الجزء السابع عشر

پارہ سترہوان

بسم الله الرحمن الرحيم

نصف الثاني

شروع ہوا دوسرا نصف سنن ابی داؤد کا

والربع الثالث

ربع تیسرا

على الكفر جو قیدی کافر ہونے پر زبردستی کیا جاوے عن خباب قال اتينا
رسلم وهو متوسد بردة في ظل الكعبة فشكونا اليه فقلنا ا
لنا فجلس محمرا وجهه فقال قد كان من قبلكم يؤخذ الرجل فيحفر
المنشار فيجعل على راسه فيجعل على فرقتين ما يصرفه ذلك عن دينه
دما دون عظامه من لحم وعصب ما يصرفه ذلك عن دينه والله
ليسير الراكب ما بين صنعاء وحضرموت ما يخاف الا الله تعالى
تركم تعجلون ترجمہ خباب بن الارت سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
ے ہوئے تھے ایک چادر پر کعبے کے سائے میں تو ہم نے شکایت کی آپ سے (کافروں کے
نے کہا آپ ہمارے واسطے مدد نہیں مانگتے اللہ سے دعا نہیں کرتے یہ سنکر آپ بیٹھ گئے اور چہرہ
سے پہلے ایک شخص کا یہ حال ہوتا کہ (ایمان کی وجہ سے) وہ پکڑا جاتا اور زمین میں
مرا گڑھا کر اوسکے سر پر چلایا جاتا یہانتک کہ وہ دو ٹکڑے ہوجاتا مگر وہ اپنی دین سے
اوسکے ہڈی پر گوشت اور پٹھوں میں چلانے لیکن وہ اپنے دین سے نہ پھرتا ف یعنی
کو اوٹھاتے تھے پر صبر کرتے تھے اور جلدی نہ کرتے تم بھی سے جلدی کرنے لگے ف
ریگا اس کام کو (دین کو) یہانتک کہ صنعا اور حضرموت میں آدمی چلیگا اور سوا خدا کے کسی سے
نے اپنی بکریان پر لیکن تم جلدی کرتے ہو (گھبراتے ہو صبر کرو اور تحمل اللہ مدد کریگا **باب**
کان مسلما اگر مسلمان کافر کو مجبور کرے عن عبيد الله بن ابي رافع وكان كاتبا
ت عليا عليه السلام يقول بعثني رسول الله صلى الله عليه وسلم انا والزبير
حتى تاتوا روضة خاخ فان بها ظعينة معها كتاب فخذوه منها فانطلقنا

الطیر فلا تبرحوا من مکانکم ھذا حتی ارسل الیکم وان رایتمونا ھزمنا القوم واوطانا
ھم فلا تبرحوا حتی ارسل الیکم قال فھزمھم اللہ قال فانا واللہ رایت النساء یشتددن
علی الجبل فقال اصحاب عبد اللہ بن جبیر الغنیمۃ ای قوم الغنیمۃ ظھر اصحابکم فما تنظرون فقال
عبد اللہ بن جبیر انسیتم ما قال لکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا واللہ لنأتین
الناس فلنصیبن من الغنیمۃ فاتوھم فصرفت وجوھھم واقبلوا منھزمین ترجمہ
براء ابن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد میں سب تیر اندازوں کا جو پچاس نفر تھے
عبد اللہ بن جبیر کو افسر مقرر کیا اور فرمایا اگر تم ہمکو دیکھو کہ پرندے اوچک رہے ہیں ہمپر (یعنی ہم مارین جاوین اور قتل
کیے جاوین اور پرندے ہمارا گوشت اوچکنے لگیں) جب بھی اپنی جگہ سے نہ ٹہنا یہانتک کہ تم بلائی نہ جاؤ اور اگر تم دیکھو کہ
ہم نے کافرون کو شکست دی اور روندڈالا جب بہی اسجگہہ سے نہ ہٹو جبتک بلائی نہ جاؤ (کیونکہ وہ مقام نہایت
قلب تہا اگر غنیم اودہر سے آجاوے تو لشکر اسلام پر پیچہے سے حملہ کرسکتا تہا) راوی نے کہا پہر اللہ جل جلالہ نے کافرون
کو شکست دی اور مین نے مشرکین کی عورتون کو دیکہا وہ پہاڑون پر چڑہنے لگین (بہاگنے لگین) عبد اللہ بن جبیر
کے ساتہیون نے کہا مال غنیمت لو تمہاری لوگ غالب ہوگئے دیکہتے کیا ہو عبد اللہ بن جبیر نے کہا کیا تم بہول گئے
جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے کہا تہا (کہ بغیر میری کہبر ہوئے اور بلائے ہوئے تم کسیطرح یہان سے
نہ ہٹنا) انہون نے کہا قسم خدا کی ہم تو جاوین گے اور غنیمت کا مال لین گے وہ گئے اللہ نے اون کے منہ پہیر دیے
اور انکو شکست ہوئی (دو وجہون سے ایک تو رسول اللہ صلعم کی نافرمانی سے دوسری دنیا کی حرص سے آخر جلدی کیا
تہی جو مال غنیمت آتا سب کو تقسیم ہوتا) **باب** فی الصفوف صف بندی کا بیان عن حمزۃ بن ابی
اسید عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین اصطففنا یوم بدر اذا اکثبوکم
یعنی اذا غشوکم فارموھم بالنبل واستبقوا نبلکم ترجمہ حمزہ بن ابی اسید اپنے باپ سے
روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدر کے دن جب ہم نے صف باندہا جسوقت کہ وہ (یعنی کفار)
تمہاری نزدیک پونہچین یعنے تیر کی زد پر تو تیر مارو انکو اور اپنے تیر باقی رکہو (یعنی سب تیر نہ خرچ کرو) **باب**
فی سل السیوف عند اللقاء جب دشمن قریب آکر مل جاوین اوسوقت تلوارین نکالین عن ابن اسید
الساعدی عن ابیہ عن جدہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم بدر اذا اکثبوکم
فارموھم بالنبل ولا تسلوا السیوف حتی یغشوکم ترجمہ ابن اسید ساعدی اپنے باپ سے
اور اوس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدر کے دن جب کفار تمہارے
قریب آوین تو انکو تیر مارو اور جبتک کہ وہ تمہیں مل جاوین اپنے تلوارین نکالو یعنی جبتک کہ وہ تلوار کی مار پر آوین

تردونون کو میان سے نہ نکالو تیر ہی سے مارو) باب فی المبارزۃ مبارز کا مقابلہ کرنا عن علی قال تقدم
یعنی عتبۃ بن ربیعۃ وتبعہ ابنہ واخوہ فنادی من یبارز فانتدب لہ شباب من الانصار
فقال من انتم فاخبروہ فقال لا حاجۃ لنا فیکم انما اردنا بنی عمنا فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قم یا حمزۃ قم یا علی قم یا عبیدۃ بن الحرث فاقبل حمزۃ الی عتبۃ
واقبلت الی شیبۃ واختلف بین عبیدۃ والولید ضربتان فاثخن کل واحد منہما
صاحبہ ثم ملنا علی الولید فقتلناہ واحتملنا عبیدۃ ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے آگے
بڑھا یعنی عتبہ بن ربیعہ اور اوسکا بیٹا بھی اوسکے پیچھے آیا یعنی ولید اور اوسکا بھائی بھی آیا یعنے شیبہ بن ربیعہ پھر عتبہ
نے آواز دی کون ہے جو میدان مین لڑنے کے لیے نکلے تو اوسکو انصار مین سے کئی جوانون نے جواب دیا یعنی
صف مین سے میدان مین لڑنے نکلے تو عتبہ نے پوچھا تم کون ہو انصار کے جوانون نے اوسکو اپنا پتا بتلایا
اوس نے سنکر کہا مجھکو تم سے کچھ غرض نہین ہم تو اپنے چچا کے اولاد کے سوا دوسرے کسی سے لڑنیکا ارادہ نہین
رکھتے یعنی قریش اور مہاجرین ہین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای حمزہ کھڑی ہو اور ای علی کھڑی
ہو اور ای عبیدہ حارث کے بیٹے کھڑے ہو تو حمزہ تو عتبہ کیطرف لڑنے کے لیے متوجہ ہوئے اور اوسکو مار لیا اور مین
شیبہ کیطرف متوجہ ہوا اور اوسکو مار لیا اتنی مین عبیدہ اور ولید کو دو زخم لگے (یعنے عبیدہ اور ولید کی آپسمین
چوٹین چلین ہر ایک نے دوسری کو زخمی کیا پھر ہمنے بھی ولید پر حملہ کیا اور اوسکو مار ڈالا اور عبیدہ کو اٹھا لائے
معرکہ مین ہے ف اس حدیث سے علی اور حمزہ کی بڑی شجاعت معلوم ہوئی خصوصًا حضرت علی کے اپنے مقابل
کو مار کر دوسرے کو بھی جا کر مار لیا باب فی النہی عن المثلۃ ناک کان کاٹنے کی ممانعت عن عبد اللہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعف الناس قتلۃ اہل الایمان ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر قتل کرنے والے ایمان دار لوگ ہین ف یعنے قتل اچھی طرح سے
کرتے ہین زیادتی نہین کرتے جیسے ناک کان کاٹنا جسکو مثلہ کہتے ہین نہ بہت تکلیف دیتے ہین عن المیلاج بن عمران
ان عمران ابق لہ غلام فجعل للہ علیہ لئن قدر علیہ لیقطعن یدہ فارسلنی مسألہ فاتیتہ
سمرۃ بن جندب فسألتہ فقال کان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحثنا علی الصدقۃ وینہانا
عن المثلۃ فاتیت عمران بن حصین فسألتہ فقال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یحثنا علی الصدقۃ وینہانا عن المثلۃ ترجمہ میلاج بن عمران سے روایت ہے کہ عمران کا ایک غلام
بھاگ گیا انہون نے نذر کی اللہ سے اگر مین اوسکو پکڑ پاؤن گا تو اوسکا ہاتھ کاٹ ڈالون گا پھر عمران نے مجھکو
سمرہ بن جندب پاس بھیجا یہ مسئلہ پوچھنے کو مین نے سمرہ سے پوچھا انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو رغبت

ولاتے تھے صدقہ دینے کے اور منع کرتے تھے مثلے سے یعنے ناک کان کاٹنے سے) پھر عمران بن حصین ہمارے پاس آیا اون سے پوچھا انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رغبت دیتے تھے ہم کو صدقے پر اور منع کرتے تھے مثلے سے ف بعضون نے کہا یہ ممانعت تنزیہی ہے کیونکہ آپ نے مثلہ کیا عرنیین کے ساتھ بعضون نے کہا تحریمی ہے اور عرنیین کے ساتھ مثلہ قصاصا ہوا تھا کیونکہ انہون نے بھی اونٹ والون کے ساتھ مثلہ کرکے اون کو مارا تھا

باب فی قتل النساء عورتون کو مارنا منع ہے

عن عبد اللہ ان امراۃ وجدت فی بعض مغازی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقتولۃ فانکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قتل النساء والصبیان ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ایک عورت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی لڑائی مین دیکھا وہ قتل کیے گئی تھی آپ نے منع کیا عورتون اور لڑکون کے مارنے سے ف یعنے بچون کے مارنے سے لڑکے ہون یا لڑکیان جبتک نابالغ ہون اسی طرح بہت بوڑھی ضعیف مرد کو جو جنگ نہ کرتا ہو نہ رای دیتا ہو

عن رباح بن ربیع قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ فرای الناس مجتمعین علی شیء فبعث رجلا فقال انظر علام اجتمع ھؤلاء فجاء فقال علی امراۃ قتیل فقال ما کانت ھذہ لتقاتل قال وعلی المقدمۃ خالد بن الولید فبعث رجلا فقال قل لخالد لا تقتلن امراۃ ولا عسیفا ترجمہ رباح بن ربیع سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم ساتھ تھے ایک لڑائی مین تو لوگون کو دیکھا کہ ایک چیز پر جمع ہو رہے ہین تو حضرت نے ایک شخص کو بھیجا کہ جاکر دیکھ یہ مجمع کاہے پر گیا ہے تو وہ شخص آیا اور کہا کہ ایک عورت ماری گئی ہے اوسپر لوگون کا مجمع ہے آپ نے فرمایا یہ تو کچھ لڑتے نہ تھے یعنے پھر اسکو کیون مارا تو لوگون نے کہا کہ اگلی فوج پر خالد بن ولید ہین آپ نے ایک شخص سے خالد کو کہلا بھیجا نہ کسی عورت کو مارو اور نہ کسی مزدور کو ف یہان مزدور سے وہ مزدور مراد ہے جو لڑتا نہ ہو بلکہ فقط خدمت کے لیے ہو

عن سمرۃ بن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقتلوا شیوخ المشرکین واستبقوا شرخھم ترجمہ سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑی عمر والے یعنے بہت قوی بوڑھے مشرکون کو مار ڈالو اور چھوٹی عمر والون کو باقی رکھو ف مراد بڑی عمر والون سے یا تو جوان ہین مقابل لڑکون کے یا وہ بڈھے جو قوی اور لڑنے پر قادر ہون اور شیخ فانی کو مارنا درست نہین مگر جب کہ صاحب رای وتدبیر ہو لڑائی مین

عن عائشۃ قالت لم تقتل من نسائھم یعنی بنی قریظۃ الا امراۃ انھا لعندی تحدث تضحک ظھرا وبطنا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقتل رجالھم بالسیوف اذ ھتف ھاتف باسمھا این فلانۃ قالت انا قلت وما شانک قالت حدث احدثتہ قالت فانطلق بھا فضربت عنقھا فما انسی عجبا منھا انھا تضحک ظھرا وبطنا وقد

انها تقتل ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ بنی قریظہ کی عورتون مین سے کوئی عورت نہین ماری گئی مگر
ایک عورت جو میری پاس بیٹھی باتین کر رہی تھی اور ہنستی جاتی تھی اسطرح کہ اوسکے پیٹھ اور پیٹ مین بل پڑتے
تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکے مردونکو قتل کر رہے تھے بازار مین یہانتک کہ ایک پکارنی والی نے پکارا
اوسکا نام لیکر فلانی عورت کہان ہے وہ بولی مین ہون مین نے پوچھا یہ کیا ہوا تجھکو (یعنے تیرا نام کیون پکارا جاتا ہے
تو نے قصور کیا کیا) وہ بولی مین نے ایک نیا کام کیا ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معاذ اللہ گالیان دی تھین
حضرت عائشہ نے کہا پھر وہ پکارنیوالا اوس عورت کو لیگیا اور اوسکی گردن ماری گئی اور مین اب تک نہین بھولی جیسا اوس
وقت مجھکو تعجب آیا تھا کہ وہ ہنستی جاتی تھی اتنا کہ پیٹھ مین اور پیٹ مین بل پڑتی تھی حالانکہ اوسکو معلوم ہوگیا تھا کہ میرے
قتل کیجاؤن گی عن الصعب بن جثامة انه سأل النبي صلى الله عليه وسلم عن الدار من المشركين
يبيتون فيصاب من ذراريهم ونسائهم فقال النبي صلى الله عليه وسلم هم منهم وكان
عمرو يعني ابن دينار يقول لهم من آبائهم قال الزهري ثم نهى رسول الله صلى الله عليه
وسلم بعد ذلك عن قتل النساء والولدان ترجمہ صعب بن جثامہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
سلم سے اوسنی پوچھا دار مشرکین سے یعنے جو مشرکین گھرون مین رہتے ہین اور وہ شب خون کیے جاوین اور اون کی بچے
اور عورتون بھی ماری جاوین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ بھی اونہین مین سے ہین عمرو بن دینار نے
کہا اون کے باپ دادا کی اولاد ہین زہری نے کہا پھر رسول اللہ صلعم نے عورتون اور بچون کے قتل سے منع فرمایا۔
(تو یہ حدیث منسوخ ٹہری بعضون نے کہا جب شب خون کیوقت تمیز نہ ہوسکے تو عورتون بچون کا مارڈالنا گناہ نہ ہوگا اور جب
تمیز ہوسکے اور پہچان تو عورتون بچون کو مارنا درست نہین) باب فی کراهية حرق العدو بالنار وشمن
کو انگارے سے مارنا کیسا ہے عن حمزة الاسلمي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم امره على سرية قال
فخرجت فيها وقال ان وجدتم فلانا فاحرقوه بالنار فوليت قفاني فرجعت اليه فقال ان
وجدتم فلانا فاقتلوه ولا تحرقوه فانه لا يعذب بالنار الا رب النار ترجمہ حمزہ اسلمی سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو افسر کیا ایک ٹکڑیکا انہون نے کہا مین نکلا آپ نے فرمایا اگر فلانے کافر کو پاؤ تو اوس کو آگ
مین جلا دینا جب مین پیٹھ موڑ کر چلا آپ نے پھر پکارا مین لوٹا آپ نے فرمایا اگر اسکو پاؤ تو مار ڈالنا جلانا مت کیونکہ آگ
سے وہی عذاب کریگا جو آگ کا پیدا کرنے والا ہے (یعنے اللہ تعالی جلشانہ تو تم کسی کو آگ سے عذاب نہ دو) عن ابی
هريرة قال بعثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم في بعث فقال ان وجدتم فلانا وفلانا فاذكر
معناه وقد ابو ہریرہ سے بھی ایسا ہی مروی ہے۔ مراد آگ سے ممانعت کی یہ ہے کہ بضرورت کسی شخص کو آگ مین جلانا
نہ سزا سے ورنہ کافرون کے کھیتون اور باغون اور بستیونکا جلانا اسی طرح توپ اور بندوق سے لڑنا درست ہے عن

عبد اللہ قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فانطلق لحاجتہ فرأینا حمرۃ معھا فرخان فاخذنا فرخیھا فجاءت الحمرۃ فجعلت تفرش فجاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال من فجع ھذہ بولدھا ردوا ولدھا الیھا ورای قریۃ نمل قد حرقناھا فقال من حرق ھذہ قلنا نحن قال انہ لا ینبغی ان یعذب بالنار الا رب النار ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک سفر مین آپکو حاجت کیواسطے گئے ہم نے ایک چڑیا دیکھی اوسکے دو بچے تھے بچون کو ہم نے پکڑ لیا وہ چڑیا اکر زمین پر پر بچھانے لگی (جیسے کوئی منت کرتا ہے اور عاجزی) اتنی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کس نے اسکو بیقرار کیا ہے اسکا بچہ لے لیا ہے دیدو اسکو بچہ اوسکا اور آپ نے ایک سوختہ چونٹیون کا دیکھا ہم نے اوسکو جلا دیا تھا آپ نے فرمایا کس نے اسکو جلایا ہم نے کہا ہم نے جلایا آپ نے فرمایا انکا رسے عذاب دینا درست نہین کسیکو مگر انکے مالک (یعنے اللہ جل جلالہ) کو (بیوجہ چیونٹی کو مارنا مکروہ ہے اگر کاٹے تو اوس کو مار ڈالے پر اونکا گھر نہ جلاوے) **باب** الرجل یکری دابتہ علی النصف او السہم کوئی شخص اپنا جانور کرایہ دیوے آدھے یا پوری حصہ پر مال غنیمت کے **عن** واثلۃ بن الاسقع قال نادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ تبوک فخرجت الی اھلی فاقبلت وقد خرج اول صحابۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلحقت فی المدینۃ انادی الا من یحمل رجلا لہ سھمہ فنادی شیخ من الانصار قال لنا سھمہ علی ان نحملہ عقبۃ وطعامہ معنا قلت نعم قال فرعلی برکۃ اللہ تعالی قال فخرجت مع خیر صاحب حتی افاء اللہ علینا فاصابنی قلائص فسقتھن حتی اتیتہ فخرج فقعد علی حقیبۃ من حقائب ابلہ ثم قال سقھن مدبرات ثم قال سقھن مقبلات فقال ما اری قلائصک الا کراما قال انما ھی غنیمتک التی شرطت لک قال خذ قلائصک یا ابن اخی فغیر سھمک ارد ترجمہ واثلہ بن الاسقع سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منادی کرائی تبوک کی لڑائی مین (مجاہدین کے جمع کرنے کیواسطے) مین اپنے گھر کو گیا وہان سے ہوکر آیا تو پہلی صحابے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نکل چکے تھے مینے شہر مین پکارنا شروع کیا کوئی ایسا ہی جو ایک آدمی کو سوار کرلے اور جو حصہ اوسکو غنیمت کے مال مین سے ملے وہ لے لے (وجہ یہ ہے کہ واثلہ کے پاس سواری نہ تھی اور لوگ جہاد کو نکل چکے تھے اسوجہ سے یہ گھبرا لے اور پکارنا شروع کیا کہ شاید کسی کے سواری پر جگہہ ہو اور وہ ان کو سوار کرلے) ایک بوڑھے انصاری بولے ہم سوار کرینگے اور اوسکا حصہ لینگے اور اوسکو اپنے ساتھ بٹھالینگے اور ساتھہ کھانا کھلاوینگے مین نے کہا مان قبول ہے انہون نے کہا اچھا آؤ اللہ کی برکت پر بھروسا کرکے انہون نے کہا مین بھت اچھی سواری کے ساتھ نکلا یہانتک کہ اللہ نے ہم کو غنیمت کا مال دیا میری حصہ مین چند اونٹنیان تیز رو آئین مین اونکو ہنکا کر اپنے رفیق کے پاس لایا وہ نکلے اور

ما عندك يا ثمامة فاعاد مثل هذا الكلام فتركه حتى كان بعد الغد فذكر مثل هذا
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اطلقوا ثمامة فانطلق الى نخل قريب من المسجد فاغتسل
ثم دخل المسجد فقال اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله وساق
الحديث قال عيسى ابو الليث وقال ذادم ثم رجعه ابو هريرة سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ایک لشکر نجد کیطرف بھیجا تو اس لشکر کے لوگ بنی حنیفہ (ایک قبیلہ کا نام ہے) مین سے ایک شخص کو پکڑ لائے کہا جاتا تھا
اوسکو ثمامہ اثال کا بیٹا (اثال ایک شہر کا نام ہے) کا سردار تو اوسکو مسجد نبوی کے ایک ستون سے باندہ دیا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف تشریف لیگئے اور فرمایا اے ثمامہ تیری پاس کیا ہے (یعنے تیرا کیا حال ہے سو خبر دی یا یہہ کہا
کہ تیرا گمان میری ساتھہ کیا ہے کہ مین تجھہ سے کیا معاملہ کرونگا) اس نے کہا اے محمد میری پاس خیر و خوبی ہے یا میری پاس
بہت مال ہے اگر تم مجکو قتل کروگے یعنے مجھہ جیسے خونی کو جو قتل کے مستحق ہے (اس مین اپنی تقصیر کا اقرار ہے یا یہ مراد ہے
اوسکو مارو گے جسکا خون ساقط نہ ہوگا۔ بلکہ میری قوم میری خون کا بدلا لیگی اس مین اپنی ریاست اور شرافت کا
گویا ہے) اور اگر احسان کروگے تو ایک قدردان پر احسان کروگے (یعنے اوسکا بدلا اور سلوک میری طرف سے ادا ہوگا)
اگر تم مال چاہتے ہو تو جتنا چاہیے اتنا مال مجا دیگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو چھوڑ دیا یعنے اوسی حال
پہنے دیا یہانتک کہ اگلا دن ہوا پھر اوس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ثمامہ تیری پاس کیا ہے تو
اوس نے وہی دوہرا کر کہا یعنے جیسا اول مین کہا تھا پھر ویسا ہی کہا پھر اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی
چھوڑ دیا یہانتک کہ تیسرا دن ہوا پھر آپ نے اوس سے ویسا ہی فرمایا اور اوس نے بدستور جیسا کہتا تھا ویسا ہی کہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ثمامہ کو چھوڑ دو ثمامہ مسجد کے پاس جو کھجور کے درخت تھے اون کی طرف گیا اور نہایا اور مسجد
حقیر مین کہا مین گواہی دیتا ہون کہ اللہ کے سوائے کوئی معبود نہین اور محمد اوس کے بندے اور اوس کے رسول ہین پھر پلٹ گیا
اس حدیث کو جیسی نے کہا لیث کی روایت مین ذادم کے بدلے مین ذادم ہے یعنے اگر قتل کروگے تو قتل کروگے
(۱۵۹) اور حرمت والی کو) عن يحيى بن عبد الله بن عبد الرحمن بن سعد بن زرارة قال قدم بالاسارى
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام المومنین رضی اللہ عنہا کی اولاد پاس تھین جب ان اونکے بٹہائے جاتے تھے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عوف بن عفرا اور معاذ بن عفرا پاس تبک جاب اور پردی کا حکم نہین اوتر انہا سودہ کہتی تہین مین اوتھی کے پاس ہ
یکایک آئی تو لوگون نے کہا یہ قیدی ہین پکڑ کر آئے ہین مین اپنے گہر مین آئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و
تھے اور ابو یزید سہیل بن عمر حجری کے ایک کونے مین تہا اوسکے دونو ہاتہہ اوسکی گردن سے بندہے ہوئی تھے ایک سہ
سے کچہ حدیث بیان کی - ابو داؤد نے کہا عوف بن عفرا ۴ ابو جہل بن ہشام کو مارا وہ اوسکو پہچانتے نہ تہے
لیکن اوسکی طرف چلے گئے اور اوس کو مار ابدر کے دن **باب** فی الاسیر ینال منه ویضرب قیدی کو مارنے
کرنے کا بیان عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ندب اصحابه فانطلقوا الی بدر فاذا
هم بروایا قریش فیها عبد اسود لبنی الحجاج فاخذه اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فجعلوا یسئلونه این ابو سفیان فیقول واللہ مالی بشیء من امرہ علم ولکن هذه قریش قد جا
فیهم ابو جهل وعتبة وشیبة ابنا ربیعة وامیة بن خلف فاذا قال لهم ذلك ضربوه
فیقول دعونی اخبرکم فاذا ترکوه قال واللہ مالی بابی سفیان علم ولکن
قریش قد اقبلت فیهم ابو جهل وعتبة وشیبة ابنا ربیعة وامیة بن خلف فاذا قال
صلی اللہ علیه وسلم یصلی وهو یسمع ذلك فلما انصرف قال والذی نفسی بیده ان
لتضربونه اذا صدقکم وتدعونه اذا کذب بکم هذه قریش قد اقبلت لتمنع با
قال انس قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم هذا مصرع فلان غدا ووضع یده علی الارض
وهذا مصرع فلان غدا ووضع یده علی الارض وهذا مصرع فلان غدا ووضع ید
الارض قال والذی نفسی بیده ما جاوز احدهم عن موضع ید رسول اللہ صلی اللہ عا
وسلم فامر بهم رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فاخذ بارجلهم فجعلوا فالقوا فی قلیب با

ٹہر جہہ انس سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو بلایا وہ سب بدر کیطرف چلے ناگاہ قریش
پانی لانیوالے اونٹ ملے اون مین ایک کالا غلام بنی الحجاج کا صحابہ نے اوسکو پکڑا اور پوچہنے لگے بتا ابو سفیان کہا
کا سردار کہان ہو وہ کہنے لگا قسم خدا کی مین ابو سفیان کا حال نہین جانتا لیکن قریش کے لوگ البتہ آئے ہین اون مین
اور عتبہ بن ربیعہ و شیبہ بن ربیعہ اور امیہ بن خلف ہین جب اوس نے یہ کہا تو صحابہ اوسکو مارنے لگے وہ بولا
چہوڑو چہوڑو مین بتاتا ہون جب اوسکو چہوڑا تو وہ بہی کہنے لگا قسم خدا کی مجہے ابو سفیان کا حال معلوم نہین لیکن قریش
البتہ آئے ہین اون مین ابو جہل اور عتبہ و شیبہ پسر ربیعہ کے بیٹے اور امیہ بن خلف ہین اوسوقت رسول اللہ صلی اللہ
سلم نماز پڑہ رہے تہے مگر بیٹہتے جاتے تہے جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا قسم خدا کی جب وہ سچ بولتا ہے تو تم اوسکو مار
ہو اور جب جہوٹ بولنا چاہتا ہے تو تم اوسکو چہوڑ دیتے ہو یعنے یہ غلام سچ کہتا ہے ابو سفیان تو شام کی قافلے کے ساتہہ

۴ اور معاذ بن عفرا

آرہا تہا اور قریش کے لوگ اوسکو بچانے کے لیے آئے کہیں ایسا نہ ہو مسلمان قافلے کے مال پر قابض ہو جاوین مسلمان چاہتے تہے قافلے سے مقابلہ ہو اللہ چاہتا تہا کافروں سے ہو ہی ہوا اسلام کی دھاک بیٹھ گئی) انس نے کہا رسول اللہ صلعم نے فرمایا یہ فلانے کی گڑہی کیجگہ ہے کل کے روز اور یہان اپنا ہاتہہ کہا یہ فلان کے گرنیکی جگہہ ہے کل کے روز اور یہ فلانے کے گرنیکی جگہہ ہے کل کے روز اور یہان اپنا ہاتہہ کہا سب کافر اوسی جا بیٹہے تہے) انس نے قسم کہا کر کہا پہر کسی کو اون میں سے رسول اللہ صلعم نے جہان ہاتہہ کہکر بتایا تہا فرق نہیں ہوا ریتے وہیں پڑے رہ گئے) پہر رسول اللہ صلعم نے حکم کیا اونکے پاؤن پکڑ کر گھسیٹے گئے اور بدر کے اندہیری کنوی میں ڈالدی گئے ف یہ رسول اللہ صلعم کا ایک معجزہ تہا آپنے پہلے ہی سے بتا دیا کہ یہان فلانا کافر مارا جاویگا یہان فلانا مارا جاویگا پہر سر مو اوسمیں فرق نہ ہوا **باب فی الاسیر یکرہ علی الاسلام** قیدی پر اسلام کے لیے زبردستی نہ کی جاوے عن ابن عباس قال کانت المراۃ تکون مقلاۃ فتجعل علی نفسہا ان عاش لہا ولد ان تہودہ فلما اجلیت بنو النضیر کان فیہم من ابناء الانصار فقالوا لا ندع ابناءنا فانزل اللہ عز وجل لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کفر کے زمانے میں جسکے کوئی عورت ایسی ہوتی جسکا بچہ جیتا تو وہ یہ نذر کرتی اگر اوسکا بچہ جیے گا تو یہودی بناوے گی جب بنی النضیر کے یہودیوں کو جلا وطن کا حکم ہوا اون میں چند لڑکے انصار کے بھی تہے انصار نے کہا ہم اپنے لڑکوں کو نہ چہوڑینگے اللہ جل جلالہ نے اوتارا دین میں زبردستی نہیں ہو سکتی یعنی وہ لڑکے اگر خوشی سے تمہارے پاس رہیں تو لیلو ورنہ جانے دو **باب قتل الاسیر ولا یعرض علیہ الاسلام** قیدی کو یوں ہی مار ڈالنا اور اسیر اسلام پیش نہ کرنے کا بیان عن سعد قال لما کان یوم فتح مکۃ امن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الناس الا اربعۃ نفر وامرأتین وسماہم وابن ابی سرح فذکر الحدیث قال واما ابن ابی سرح فانہ اختبأ عند عثمان بن عفان فلما دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الناس الی البیعۃ جاء بہ حتی اوقفہ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا نبی اللہ بایع عبد اللہ فرفع راسہ فنظر الیہ ثلاثا کل ذلک یابی فبایعہ بعد ثلاث ثم اقبل علی اصحابہ فقال اما کان فیکم رجل رشید یقوم الی ہذا حیث رانی کففت یدی عن بیعتہ فیقتلہ فقالوا ما ندری یا رسول اللہ ما فی نفسک الا اومأت الینا بعینک قال انہ لا ینبغی لنبی ان تکون لہ خائنۃ الاعین ترجمہ سعد سے روایت ہے جسدن مکے کا فتح ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب لوگوں کو امن دیا مگر چار مردوں کو اور دو عورتوں کو اور اونکا نام لیا چار مرد یہ تہے عبداللہ بن خطل اور عکرمہ بن ابی جہل اور ہبار بن الاسود اور عبداللہ بن ابی سرح یا وحشی قاتل امیر حمزہ رضی اللہ عنہ یا مقیس بن صبابہ اور عورتیں ایک ہند زوجہ ابی سفیان تہی جسنے امیر حمزہ کا دل چبا ڈالا تہا دوسری کوئی اور تہی) تو ابن

بن عثمان بن عفان اپنے باپ سے وہ اپنے باپ سے کہ عثمان کا یہ قصور تھا کہ اسلام لاکر پھر مرتد ہو گئے تھے جب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے مکہ والوں کو بیعت کے لیے بلایا تو حضرت عثمان نے ابن ابی سرح کو آپ کے سامنے لاکر کھڑا کر دیا اور بولے اے نبی اللہ
اللہ سے اس کو بیعت کیجئے آپ نے سر اٹھا کر اسکی طرف دیکھا اور بیعت نہ کی تین بار ایسا ہی کیا تین بار کے بعد پھر بیعت کر لی
بعد اوس کے اپنے اصحاب سے فرمایا کیا تم میں کوئی آدمی بھی عقلمند نہیں ہے جو اوٹھتا اور جب میں نے اس سے
ہاتھ کھینچ لیا اور بیعت نہ کی تھی تو اوسکو مار ڈالتا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کو نہیں معلوم تھا آپ کے دل
کا حال البتہ اگر آپ آنکھ سے اشارہ کر دیتے (تو ہم اوسی وقت حکم کی تعمیل کرتے) اور اوسکو مار ڈالتے آپ نے فرمایا
نبی کو یہ لائق نہیں کہ کنکھیوں سے چوری کا کام کرے ابو داؤد نے کہا ابن سرح عثمان کا رضاعی بھائی تھا اور ولید بن عقبہ
ذکر خیانی بھائی تھا جب اوس نے شراب پی تو حضرت عثمان نے اوسکو حد ماری تھی عن سعید المقبری
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم فتح مکۃ اربعۃ لا اؤمنہم فی حل ولا حرم وسمانہم
قال وقینتین کانتا لمقیس فقتلتا حدالھما وافلتت الاخری فاسلمت ترجمہ سعید بن مقبری
مزنی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس دن مکہ فتح ہوا چار مردوں میں میں اون کو امان نہیں دیتا
نہ حل میں نہ حرم میں پھر اونکا نام لیا اور دو لونڈیوں کا جو مقیس بن صبابہ کی تھیں (اور آپکی ہجو گایا کرتی تھیں) ایک
اونمیں سے قتل کیگئی اور دوسری بھاگ گئی پھر وہ مسلمان ہو گئی۔ ابو داؤد نے کہا میں ابن العلاء سے اس
حدیث کا پتہ بھی ٹھیک نہیں سمجھا عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل مکۃ
عام الفتح وعلی راسہ المغفر فلما نزعہ جاءہ رجل فقال ابن خطل متعلق باستار الکعبۃ
فقال اقتلوہ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم داخل ہوتے مکہ میں جس سال مکہ فتح ہوا آپ کے سر پر
خود تھا جب آپ نے خود اتارا تو ایک شخص آیا اور بولا یا رسول اللہ ابن خطل (ایک کافر تھا جسکا نام عبد العزیٰ
تھا) آپ نے اوسکا خون مباح کر دیا تھا) کعبے کے پردے پکڑے ہوئے لٹک رہا ہے آپ نے فرمایا اوسکو مار ڈالو ف آپ نے
ابن خطل کو مار ڈالنے کا حکم اسطرح کیا کہ ابن خطل پہلے مسلمان ہوا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو مصدق
(زکوٰۃ وصول کرنیوالا) بنا کر بھیجا اور ایک غلام مسلمان خدمت کے لیے اوس کے ساتھ کر دیا۔ ابن خطل ایک منزل میں اترا
اور غلام سے کہا ہمارا پکانے کو کہا اور خود سو رہا جب اوٹھا تو دیکھا غلام نے کہا نہیں پکایا ہے ابن خطل نے اوس غلام کو مار
ڈالا اور اسلام سے پھر گیا اور مکے میں جاکر دو لونڈیاں رکھیں جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہجو کیا کرتی تھیں پھر جب
مکہ فتح ہوا تو کعبے کے پردوں میں چھپ گیا آپ کے حکم سے وہیں حرم میں مقام پاس مارا گیا باب فی
قتل الاسیر صبرا قیدی کو پکڑ کر اوس کو مار ڈالنا عن ابراھیم قال ارادالضحاک بن قیس ان
یستعلم سرقا فقال لہ عمارۃ بن عقبۃ استعمل رجلا من بقایا قتلۃ عثمان فقال لہ مسروق حدثنا عبد اللہ

بن مسعود وکان فی انفسنا موثوق الحدیث ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما اراد قتل ابیک قال من
للصبیۃ قال النار فقد رضیت لک ما رضی لابیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ منہ مسروق بن نضیر
نے چاہا مسروق کو عامل بنانا تو عمارہ بن عقبہ نے اوس سے کہا تو عامل بنانا ہی ایسے شخص کو جو باقی رہ گیا ہے عثمان کے
قاتلوں میں سے مسروق نے اوس سے کہا مجھے حدیث بیان کی عبداللہ بن مسعود نے اور وہ ہم میں سچے معتبر تھے
کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرے باپ عقبہ بن ابی معیط (جس نے آپ کے سر پر اوجھڑی ڈالدی تھی) کے قتل
کا ارادہ کیا وہ بولا اب میری لڑکوں کے کون خبر لیگا تو آپ نے فرمایا آگ (یعنے تباہ ہوں گے یا تو خود تو آگ میں
جاتا ہے لڑکوں کا کیا فکر ہے اپنی خبر لے) پس میں راضی ہوں تیرے لیے اوس چیز سے جسکے لیے راضی ہوئے
تیرے لیے رسول اللہ صلعم یعنے تو انکا رہیں جا وے جہنم میں جلے **باب** فی قتل الاسیر بالنبل تیر سے کو باندھ کر
اسکو تیروں سے مار ڈالنا حدثنا ابی ثنا عبد الرحمن ثنا عزرہ ح وثنا قال ابی ثنا عبد الرحمن ثنا عزرہ ثنا
اللہ ثنا عبد الرحمن بن خالد بن الولید فاتی بار بعۃ اعلاج من
اللعلۃ فامر بھم فقتلوا صبرا قال ابو داود وقال الثقفی عن سعید عن ابن وھب فی ھذا الحدیث قال النبل
صبرا فبلغ ذلک ابا ایوب فاتی عمارہ فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینھی عن قتل الصبر فوالذی
نفسی بیدہ لو کانت دجاجۃ ما صبرتھا فبلغ ذلک عبد الرحمن بن خالد بن الولید فاعتق اربع رقاب
عبید بن تعلی سے روایت ہے کہ ہم نے جہاد کیا عبدالرحمن بن خالد بن ولید کے ساتھ انکو ساتھ چار کافر زبردست عجمی لائے گئے
دشمنوں میں سے انہوں نے حکم کیا وہ پکڑ کر مار ڈالی گئے ابوداؤد نے کہا سوا سعید کے اور لوگوں نے ابن وہب سے یوں روایت کیا کہ تیروں
سے مار ڈالے گئے جب یہ خبر ابو ایوب انصاری کو پہونچی انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے اس طرح
مارنے سے منع کیا قسم خدا کی جسکی قبضے میں میری جان ہے اگر مرغی بھی ہو تو میں اس طرح نہ ماروں یعنے صبر کے طور پر
(قتل صبر اسی کو کہتے ہیں کہ زندہ پکڑ کر اوسے مار مار کر مار ڈالیں) جب یہ خبر عبدالرحمن بن خالد بن ولید کو پہونچی انہوں نے چار
غلام آزاد کیے گویا کفارہ دیا اپنے خطا کا جو اون سے نادانستہ ہو گئی تھی اگلے زمانے کے لوگ کیسے محتاط اور پابند شرع تھے
ہر قصور کا تدارک کرتے تھے **باب** فی المن علی الاسیر بغیر فداء قیدی پر احسان کر کے مفت چھوڑ دینے کا بیان
حدثنا انس ثنا ثمانین رجلا من اھل مکۃ ھبطوا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ من جبل
التنعیم عند صلوۃ الفجر لیقتلوھم فاخذھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلما فاعتقھم رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانزل اللہ عز وجل وھو الذی کف ایدیھم عنکم وایدیکم عنھم ببطن مکۃ
الی آخر الایۃ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ اسی آدمی مکہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب پر تنعیم کے پہاڑ سے
اوتر آئے یعنے سال حدیبیہ میں) فجر کی نماز کے وقت آپ کے قتل کے لیے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو زندہ پکڑ لیا
درحالیکہ وہ سلیح ہو گئے پھر آپ نے انکو آزاد کر دیا تو اللہ تعالے نے یہ آیت اوتاری وہ اللہ ایسا ہی کہ اونکا ہاتھ تم سے بند رکھا اور تمہارا

اون سے کہ مین آنحضرت تک رہنے اونکو تم سے بچایا وہ تم کو قتل نکر سکے اور تم کو اون سے بچایا تمہارے دل مین قتل کا
خیال نہ ڈالا) عن مطعم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لاسارٰی بدر لو کان مطعم بن عدی
حیا ثم کلمنی فی ھؤلاء النتنی لاطلقتھم ترجمہ مطعم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا بدر کے قیدیون کے حقمین کہ اگر مطعم بن عدی جیتا ہوتا اور ان ناپاک قیدیون کے بابت مجھ سے
سفارش کرتا تو مین اُس کی خاطر سے اونکو چھوڑ دیتا باب مطعم بن عدی بن نوفل بن عبد مناف کا بیٹا ہے اور
حضرت کا ہم جدی قرابتی ہوا اور اوسکا حضرت پر ایک احسان تہا کہ حضرت طائف سے جب پھرے تو اوس نے حضرت
سے مشرکون کو دفع کیا اس لیے آپ نے کلام مذکور فرمایا باب فی فداء الاسیر بالمال قیدی مال لیکر اوسکو چھوڑنے
کا بیان عن عمر بن الخطاب قال لما کان یوم بدر فاخذ یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الفداء انزل اللہ عز وجل
ما کان لنبی ان یکون لہ اسرٰی حتی یثخن فی الارض الی قولہ لمسکم فیما اخذتم من الفداء غنما لحلا
لھم الغنائم ترجمہ حضرت عمر سے روایت ہے جب بدر کے قیدیون سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روپیہ لیا اور انکو
چھوڑ دیا اللہ جل جلالہ نے یہ آیت اُتاری نبی کے لیے قیدی نہ ہونے چاہیین جبتک کافرون کو بالکل قتل اور زیر نکر
لے یعنے اللہ کو مال لیکر چھوڑنا ناپسند ہوا کیونکہ اوسوقت کفر کا غلبہ تہا قیدیونکا مارڈالنا مناسب تہا حضرت عمر
کی یہی راے تھی) بعد اوس کے اللہ جل جلالہ نے اون کے لیے مال درست کیا عن ابن عباس ان النبی صلی
اللہ علیہ وسلم جعل فداء اھل الجاھلیۃ یوم بدر اربعمائۃ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے جاہلیت کے لوگون کا فدیہ فی آدمی چار سو درم مقرر کیے تھے عن عائشۃ قالت لما بعث اھل
مکۃ فی فداء اسرائھم بعثت زینب فی فداء ابی العاص بمال وبعثت فیہ بقلادۃ لھا کانت عند
خدیجۃ ادخلتھا بھا علی ابی العاص قالت فلما راٰھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رق لھا رقۃ
شدیدۃ وقال ان رایتم ان تطلقوا لھا اسیرھا وترد وا علیھا الذی لھا قالوا نعم وکان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذ علیہ او وعدہ ان یخلی سبیل زینب الیہ وبعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم زید بن حارثۃ ورجلا من الانصار فقال کونا ببطن یاجج حتی تمر بکما زینب فتصحبا ھا حتی
تاتیا بھا ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے جب مکیوالون نے بھیجے اپنے قیدیون کے بدلے (یعنے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم بدر کے دن جب اون پر غالب ہوئے تو بعضون کو قتل کیا اور بعضون کو قید کر کے اون سے بدلہ طلب کیا تو اہل مکہ
نے مال دیکر لوگونکو بھیجا اپنے قیدیون کو چھڑانے کے لیے) تو اوسوقت زینب نے ابی العاص کے بدلے مین کچھ مال بھیجا اور
اُس مال مین اپنا ایک ہار بھیجا تہا (وہ ہار تہا جو اول مین حضرت خدیجہ کے پاس تہا جب زینب کا نکاح ابی العاص
کے ساتھ ہوا تو وہ ہار خدیجہ کے یہان سے زینب کے ساتھ بطور جہیز کے دیا گیا تہا) حضرت عائشہ نے کہا جب رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس ہار کو دیکھا تو زینب کی حالت غربت پر آپ نے بہت سخ
آیا زینب کی تنہائی اور بیکسی دیکھکر اور مصاحبت خدیجہ کی یاد آئی اسلیے کہ وہ ہار اون کی طرف سے ہمراہ آیا تھا) تو رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا اگر تم مناسب جانو تو زینب کیخاطر کے لیے اوسکی قیدی (یعنے ابو العاص) کو چھوڑدو
اور جو مال اوسکا ہے یعنے جو مال زینب نے ابو العاص کے بدلے مین بھیجا ہے وہ مال بھی اوسکا پھیر دو تو صحابہ نے عرض کیا
کہ ہان یعنے مال بھی زینب کا پھیر دینگے مین اور ابو العاص کو بھی چھوڑ دیتے ہین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو العاص
سے عہد لیا تھا یا وعدہ کیا تھا ابو العاص نے یعنے ابو العاص کو چھوڑتے وقت آپنے عہد لیا کہ زینب کو میری پاس آنے
سے نہ روکے یعنے مدینہ مین آپ تھے اور زینب مکے مین تو زینب کے آنیکو حضرت کے پاس ابو العاص مانع نہ ہو پھر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ کو اور انصار مین سے ایک شخص کو بھیجا (یعنے زینب کے لانیکو) اور اون سے آپنے
فرمایا جبتک زینب تمہاری پاس نہ آوین تم بطن یاجج (ایک مقام ہے مکے کے پاس) مین ٹھہرے رہنا اور جب آجاوین تو اون
کے ساتھ مین رہنا جبتک کہ اونکو یہان لی آؤ ف حضرت زینب حضرت کی بڑی بیٹی تھین اور ابو العاص بن الربیع بن
عبد العزی بن عبد الشمس بن عبد مناف حضرت خدیجہ کے بھانجے تھے اور حضرت زینب کے خاوند تھے آپ نے
اپنی صاحبزادی زینب کے لانے کے لیی دو شخصونکو بھیجا جو اون کے محرم نہ تھے اسوجہ سے کہ آپکو اون پر اطمینان ہوگا۔ یا
ضرورت کیوقت درست ہے یا جبتک نامحرم کے ساتھ سفر کرنیکی ممانعت نہ ہوئی ہوگی۔ جبتک زینب مدینے مین چلی آئین تو
ابو العاص کفر کیحالت مین مکے ہی مین رہے پھر تجارت کو شام مین گئے وہان سے لوٹتے وقت مسلمانون نے اونکو اسلام
کیطرف بلایا انہون نے مکے مین جاکر وہ مال جس جس کا تھا اوسکو سپرد کیا اور سب کے سامنے وہین کلمہ شہادت پڑھا پھر
ہجرت کرکے مدینے کو آئے پھر شہید ہوئے ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خلافت مین عثمان مروان والمسور بن مخرمۃ لخبرہ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال حین جاءہ وفدھوازن مسلمین فسالوہ ان یرد الیھم اموالھم
فقال لھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معی من ترون ولحب الحدیث الی اصدقہ فاختاروا اما السبی و
اما المال فقالوا اختارسبینا فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاثنی علی اللہ ثم قال اما بعد فان
اخوانکم ھؤلاء جاؤنا تائبین وانی قد رأیت ان ارد الیھم سبیھم فمن احب منکم ان یطیب ذلک
فلیفعل ومن احب منکم ان یکون علی حظہ حتی نعطیہ ایاہ من اول ما یفیئ اللہ علینا
فلیفعل فقال الناس قد طیبنا ذلک لک یا رسول اللہ فقال لھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا لا ندری
من اذن منکم ممن لم یاذن فارجعوا حتی یرفع الینا عرفاؤکم امرکم فرجع الناس فکلمھم
عرفاؤھم فاخبروہ انھم قد طیبوا واذنوا ترجمہ مروان اور مسور بن مخرمہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ بیان فرمایا جسوقت ہوازن (ایک قبیلہ کا نام ہے) کی قوم کے لوگ مسلمان ہوکر

حضرت کے پاس گئے تو اونہون نے حضرت سے یہ سوال کیا کہ اونکے مال اونکو پھیر دین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اونسے فرمایا جو تم سمجھتے ہو میری پاس موجود ہے یعنے تمھاری قیدی اور مال دونو میری پاس موجود ہین اور اللہ کے نزدیک
سچی بات بہت پسند ہے اب دو چیزون مین سے تم ایک کو اختیار کرلو یا بندی یا مال ہوازن نے کہا ہم نے بندی کو اختیار کیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہوکر خطبہ بیان کیا فرمایا اللہ جل جلالہ کی تعریف کے بعد اوسکی یعنے حمد و ثنا کے بعد
فرمایا مقرر تمھاری بھائی (یعنے دینی بھائی یا نسبی جو ہوازن ہین) توبہ کرکے آئے ہین یعنے شرک وغیرہ گناہون سے اور مین نے
مناسب جانا کہ اونکے قیدیون کو پھیر دون اگر تم مین سے جو شخص چاہے اپنی خوشی سے بندے کو پھیر دے تو چاہیے کہ کرے
اور جو تم مین سے یہ چاہے کہ اپنا حصہ لینے پر رہے اڑا رہے یہانتک کہ ہم اوسکا عوض اوسکو دیوین پہلے مال مین سے جب
اللہ ہمپر انعام کری غنیمت مین سے چاہیے کرے (یعنے جسکو منظور ہو کہ اپنے حصے کے بندی بغیر عوض کے نہ دیوے وہ بیان
کردے) تو لوگون نے کہا یعنے بعضون نے یا بعضون نے یا رسول اللہ ہم تو اسپر خوش ہوے یعنے بندیون کے پھیرنے پر تو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مقرر ہم نہین جانتے کہ تم مین سے کون راضی ہوا اور کون راضی نہین ہوا اوسکو چاہیے
کہ ہمسے پھر جاوے یہانتک کہ تمھاری سردار ہماری پاس اس امر کو لاوین یعنے اس تفصیل کو تب لوگ پھر گئے
اور اون کے سردارون نے اون سے اس مقدمہ مین کلام کیا پھر دوبارہ لوگ لوٹ کر حضرت کے پاس آئے اور آپ کو خبر دی کہ وہ
یعنے سردار قیدیون کے پھیرنے پر راضی ہین اور اونہون نے اذن دیا ہے خوشی سے ف غزوہ ہوازن جسکو حنین بھی
کہتے ہین اوس مین ہوازن پر جہاد ہوا اون کا مال اور اسباب اور قیدی بہت ہاتھ آئے پھر وہ لوگ مسلمان ہوگئے اونہون
نے اونکو واپس مانگا ہر چند اونکا کچھ حق نہ پہنچتا تھا کیونکہ کفر کیحالت مین رہا گیا تھا پر اون کی خوشی کرلی آپنے بندیون
کا دینا قبول کیا عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ فی ھذہ القصۃ قال فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم رد واعلیھم نساءھم وابناءھم فمن مسک شیئا منھم فلہ علینا ست فرائض من
اول شیء یفیئہ اللہ علینا خمسہ یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم من بعیر فاخذ وبرۃ من سنامہ ثم
قال یا ایھا الناس لا یحل لی من ھذا الفیء شیء ولا ھذا ولا ھذا الا الخمس والخمس
مردود علیکم فادوا الخیاط والمخیط فقام رجل فی یدہ کبۃ من شعر فقال اخذت ھذہ لاصلح
بھا برذعۃ لی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما ما کان لی ولبنی عبد المطلب فھو لک
فقال اما اذا بلغت ما اری فلا ارب لی فیھا ونبذھا ترجمہ عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اوس نے اپنے دادا سے
روایت کیا ہے قصے مین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھیر دو اون کی عورتون اور بچون کو اور جو اون مین سے کسی کو
رکھنا چاہے یعنے اپنا حصہ بغیر عوض کے واپس نہ کیا چاہے تو عوض بھی دینگے وہ یہ ہے کہ اوس کے بدلے مین ہم چھ اونٹ دینگے
پہلے مال سے جو غنایت کرے ہمکو اللہ سبحانہ (یعنے اپنے خمس مین سے اسکا بدلہ ادا کرین گے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک

اونٹ کے پاس گیا اور اوسکو کوہان میں لیکر فرمایا ای لوگو مال یہ ہے کہ اس نبی کے مال میں سے میرے لیے کچھ نہیں ہے اور نہ (یعنے وہ مال جو اونٹنی میں ہے اوسکو لوگوں کو بتا کر فرمایا کہ اس مال برابر ہے تیرے مال میں میرے لیے کچھ نہیں ہے) مگر خمس اور خمس بھی تمہارے لیے خرچ کیا جاتا ہے (یعنے ہتھیار اور گھوڑے وغیرہ سامان میں) تو تم سوئی اور سوئے کو بھی ادا کرو (یعنے غنیمت کے مال میں سے کوئی اتنا بھی چرا نہ رکھے سوئی تاگا گانٹھ سب حاضر کردو) اتنے میں ایک شخص کھڑا ہوا اور اوسکے ہاتھ میں بالوں کے سے کا ایک ٹکڑا تھا تو اوس نے کہا کہ میں نے اسکو پالان کے نیچے کھلے درست کرنیکو لیا تھا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو میرے واسطے اور عبد المطلب کے واسطے ہو وہ تیرے لیے ہے (یعنے جو چیز کہ میرے اور اوسکے حصہ کی ہے اوسکو ہم تیرے لیے معاف کیا اور جو کچھ اور مجاہدوں کے حصہ کا ہے (یعنے وہ ٹکڑا جو اوسنے لیا تھا) اوسکو اوسنے بخشوانا چاہیے) تو اوس شخص نے کہا جبکہ یہ رسی اس حد کو پہونچی۔ یعنے اسکا گناہ اس درجہ پہونچا جو میں دیکھتا ہوں تو مجھ اسکی حاجت نہیں اور اوسنے کو پھینک دیا **باب فی کتمان الغلول** مال غنیمت کو چھپانے کے گناہ میں۔ مال غنیمت کو جو کفار سے حاصل ہوتا ہے۔ غنیمت کے مال میں سے چرانا بہت بڑا گناہ ہے جو کچھ حاصل ہو سب امام کے پاس جمع کردیں پھر وہ تقسیم کردیوے **باب فی الامام یستأنی بالاسیر ویعرض عنہ** یعنے امام قیدی کے حال میں غور کرے اور اوسکی طرف توجہ نہ کرے **عن ابی امامۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا غنم غنیمۃ امر بلالا فنادی فی الناس فیجیئون بغنائمھم فیخمسہ ویقسم** غالب ہوتا تو میدان جنگ میں تین رات ٹھہرتے۔ اور ابن متوکل کی روایت میں ہے کہ تین رات وہاں ٹھہرنا آپکا جتنا مقصود ہوتا گویا علامت ہے فتح اور نصرت کی کہ مسلمان اوسکو موجود پر قابض ہوئے۔ ابو داؤد نے کہا یحیی بن سعید اس حدیث میں طعن کرتے تھے **باب التفریق بین السبی** قیدیوں میں جدائی کرنیکا بیان **عن علی انہ فرق بین جاریۃ وولدھا فنھاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک وھو البیع** ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تفریق کی ایک لونڈی اور اوسکے بچے میں (یعنے ان کو یا بچے کو علیحدہ بیچ ڈالا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بیع سے منع کیا اور بیع کو رد کردیا۔ کہا ابو داؤد نے سیمون بن ابی شبیب نے اس حدیث کو علی سے روایت کیا ہے حالانکہ اوس نے علی کو نہیں پایا اور مارا گیا سیمون جہاد جمجم میں کہ یہ بصرہ میں ہے **باب فی الرخصۃ فی المدرکین یفرق بینھم** اگر جو ان قیدی ہوں تو اون میں جدائی کرنا درست ہے **عن سلمۃ قال خرجنا مع ابی بکر امرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فزونا فزارۃ فشننا الغارۃ فنظرت الی عنق من الناس فیہ الذریۃ والنساء فرمیت بسھم فوقع بینھم وبین الجبل فقاسوا فجئت بھم الی ابی بکر فیھم امرأۃ من فزارۃ وعلیھا قشع من ادم معھا بنت لھا من احسن العرب فنفلنی ابو بکر بنتھا فقدمت المدینۃ فلقیتنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لی یا سلمۃ ھب لی المرأۃ فقلت واللہ لقد اعجبتنی وما کشفت لھا ثوبا فسکت حتی اذا کان من الغد لقیتنی رسول**

الله صلی الله علیه وسلم فی السوق فقال یا سلمة هب لی المرأة لله ابوك فقلت یا رسول الله والله لقد
اعجبتنی لها فلم یقربها وهی لك جعت بها اهل مکة وفی ایدیهم اسری فقداهم بتلك المرأة ترجمہ
سبرہ سے روایت ہو کہ ہم ابوبکر کے ساتھ چلے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو ہمارا امیر بنایا تھا ہم نے جہاد کیا فتح دیدی اللہ نے
تو ہر طرف سے ہمنے لوٹا اور جو کچھ بعد اسکے میں نے دیکھا جنین ہو اور عورتین انہین ایک تیر میں نے لاکر انکو مارا
وہ اون کے اور پچھاڑ کے درمیان گرا وہ کھڑی ہو گئی پھر میں اوسکو پکڑ کر ابوبکر کے پاس لایا اون میں اکیسورت تھی فرماتے
ہین کہ بکمال میری ہوس تھی سو کبھی اور اوسکے ساتھ ایک لڑکی تھی عرب کی حسین عورتون میں سے ابوبکر نے اوسکی بیٹی کو مجھکو دیدیا
میں نے مکہ میں آکر کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھسے آپ نے فرمایا اے سلمہ وہ لڑکی مجھکو ہبہ کر دے میں نے کہا قسم اللہ کی وہ
لڑکی مجھکو پسند آتی ہے اور میں نے ابھی تک اوسکا کپڑا انہین کھولا (اوس سے صحبت نہین کی) آپ چپ ہو رہے جب دوسرا
دن ہوا تو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھسے بازار میں ملے اور آپ نے فرمایا اے سلمہ وہ لڑکی مجھکو ہبہ کر دے اپنی باپ کی قسم میں نے
کہا یا رسول اللہ قسم خدا کی ابھی تک میں نے اوسکا کپڑا انہین کھولا اور وہ آپ کے واسطے ہے پھر آپ نے اوس لڑکی کو مکہ میں
بھیجا اور مکے والون پاس جو مسلمان قید تھے اوسکے بدلے میں اونکو چھڑا لیا ف چونکہ وہ لڑکی حسین اور جمیلہ تھی اوسکے بدلے
کافرون نے اوسکے بدلے میں چند آدمی دیدیے **باب** المال یصیبه العدو من المسلمین ثم یجده صاحبه فی
الغنیمة کافرون کے ہاتھ میں کسی مسلمان کا مال بیچا وین پھر مالک مال اوسکو غنیمت میں پاوے **عن** ابن عمر ان غلاما لابن عمر
ابق الی العدو فظهر علیه المسلمون فرده رسول الله صلی الله علیه وسلم الی ابن عمر ولم یقسم ترجمہ ابن عمر سے
روایت ہو کہ ایک غلام اونکا دشمنون کیطرف یعنی کافرون میں بھاگ گیا پھر جب مسلمان غالب ہوئے اوسپر تو رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے اوس غلام کو ابن عمر ہی کو پھیر دیا اور اوسکو تقسیم نکیا یعنی مال غنیمت میں نہ داخل کیا **عن** ابن عمر قال ذهب
فرس له فاخذها العدو فظهر علیهم المسلمون فرد علیه فی زمن رسول الله صلی الله علیه وسلم وابق عبد له
فلحق بارض الروم فظهر علیهم المسلمون فرده علیه خالد بن الولید بعد النبی صلی الله علیه وسلم ترجمہ ابن عمر سے
روایت ہو کہ اونکا گھوڑا بھاگ گیا تو اونکو دشمنون - یعنی کافرون نے اوسکو پکڑ لیا پھر کافرون پر مسلمان غالب ہوئے تو وہی
گھوڑا ابن عمر کو پھیر دیا گیا - یعنی غنیمت کے مال داخل نہ کیا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین اور عبد اللہ کا ایک غلام
بھاگ گیا اور وہ روم کے کافرون مین ملا تو جب مسلمان اون پر یعنی رومی کافرون پر غالب آئے تو وہی غلام عبد اللہ کو پھیر دیا خالد
بن ولید نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد **باب** فی عبید المشرکین یلحقون بالمسلمین فیسلمون اگر کافرون
کے غلام مسلمانون پاس بھاگ آوین اور مسلمان ہو جاوین **عن** علی بن ابی طالب قال خرج عبید الی رسول الله صلی الله
علیه وسلم یوم الحدیبیة قبل الصلح فکتب الیهم موالیهم فقالوا یا محمد والله ما خرجوا الیك رغبة
فی دینك وخرجوا هربا من الرق فقال ناس صدقوا یا رسول الله ردهم الیهم فغضب رسول الله صلی الله

علیہ وسلم وقال ما اراکم تنتہون یا معشر قریش حتی یبعث اللہ علیکم من یضرب رقابکم علی ھذا وابی
ان یردہم وقال ہم عتقاء اللہ عزوجل ترجمہ علی ابن ابی طالب سے روایت ہے کہ کئی غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف
نکل آئے یعنی حدیبیہ کے دن صلح سے پہلے تو اون غلاموں کے مالکون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لکھ بھیجا کہ ای محمد خدا کی
قسم یہ غلام تمھارے دین کی خواہش کرکے تمھاری طرف کچھ نہین آئے ہین یہ تو فقط غلامی سے بھاگ کر نکل
گئے ہین - یعنی غلامی سے خلاص ہونے کیلیے تو کئی لوگون نے کہا یعنی صحابہ مین سے یا رسول اللہ ان کے مالکون نے یہ کہا ان کو انکے
مالکون کیطرف پھیر دیجیے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غصہ ہوئے اور فرمایا ای قریش کے گروہ تم کو میں نہین دیکھتا جب تم
باز آؤ - یعنی نافرمانی اور اپنی نفسانیت سے جبتک کہ اللہ تعالیٰ اوس شخص کو بھیجیگا جو اس کام پر تمھاری گردن مارے یعنی اون غلاموں
کے پھیر دینے اور اونکو بعد اسلام کے دارالحرب مین بھیجنے پر اور آپ نے اونکا پھیر دینا قبول نکیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو اونکا
کیجے ہوئے ہین ف حضرت غصہ اسلیے ہوئے کہ اون لوگون نے اپنے رای سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمان کی جو
اللہ کیجانب سے تھا مخالفت کی چاہیے تھا کہ اگر آپ ان سے مشورہ پوچھتے تو اپنی رای سے بیان کردیتے جب آپ نے اون سے رای نہ
چاہی اور ایک حکم بیان کیا تو اوسکے فی الفور تعمیل کرنا چاہیے کیونکہ وہ اللہ کا حکم ہے **باب** فی اباحۃ الطعام فی ارض
العدو اگر دشمن کے ملک مین غلہ آوے غنیمت مین اور لوگ کھالین عن ابن عمر ان جیشا غنموا فی زمان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم طعاما وعسلا فلم یؤخذ منہم الخمس ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ ایک لشکر شہد اور طعام یعنی غلہ
اناج وغیرہ لوٹ لایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین تو اون سے پانچوان حصہ نہ لیا گیا (اوس مین جو وہ کھا گئے تھے تقسیم سے
پہلے) عن عبداللہ بن مغفل قال دلی جراب من شحم یوم خیبر قال فاتیتہ فالتزمتہ قال ثم قلت
لا اعطی من ھذا الیوم شیئا قال فالتفت فاذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتبسم الی ترجمہ
عبداللہ بن مغفل سے روایت ہے کہ ایک چربی کی تھیلی ٹنک سے ہی تھی خیبر کے دن عبداللہ نے کہا - یعنی اوسکو اپنے سے چمٹا لیا
اور کہا یعنی مین نے اپنے دلمین کہا یا زبان سے کہا کہ اسمین سے تو آج کسی کو کچھ نہ دونگا پھر جو مین حضرت کیطرف موڑ کر دیکھا
تو آپ میری پر یعنی میرے اس فعل پر تبسم فرما رہے تھے کیونکہ یہ فعل انصار کی طرز معاشرت کے خلاف تھا **باب** فی النہی عن
النہبی اذا کان فی الطعام قلۃ فی ارض العدو جب غلے کی کمی ہو تو ہر ایک کو غلہ لوٹ کر اپنے لیے رکھنا منع ہے بلکہ لشکر مین
تقسیم کردینا چاہیے عن ابی لبید قال کنا مع عبدالرحمن بن سمرۃ بکابل فاصاب الناس غنیمۃ فانتہبوھا
فقام خطیبا فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینہی عن النہبی فردوا ما اخذوا فقسمہ بینہم
ترجمہ ابولبید سے روایت ہے ہم عبدالرحمن بن سمرہ کے ساتھ تھے کابل مین وہان لوگون کو غنیمت ملی انہون نے لوٹ لیا یعنی جو جس کے
ہاتھ لگا رکھ لیا عبدالرحمن نے کھڑے ہو کر خطبہ پڑہا اور کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ منع کرتے تھے لوٹ سے پھر جب
لوگون نے جو جو لیا تھا پھیر دیا عبدالرحمن نے سب کو تقسیم کردیا (کیونکہ غلے کی کمی تھی) عن عبداللہ بن ابی اوفی قال قلت جعل

كنا نخزن يعني الطعام في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اصبنا طعاما يوم خيبر فكان الرجل
يجيء فيأخذ منه مقدار ما يكفيه ثم انصرف ترجمہ عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے کہتے کیا تم پانچوان
حصہ ادا کرتے تھے یعنی طعام کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین تو کہا ہم لوگون کو خیبر کی لڑائی کے دن غلہ ملا سو جس
شخص آتا تھا اور لیتا تھا اوس قدر مین سے اپنی حاجت کے موافق پھر چلا جاتا تھا عن رجل من الانصار قال خرجنا مع
رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر فاصاب الناس حاجة شديدة وجهد فاصابوا غنما فانتهبوها
فان قدورنا لتغلي اذ جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم يمشي على قوسه فاكفأ قدورنا بقوسه ثم
جعل يرمل اللحم بالتراب ثم قال ان النهبة ليست باحل من الميتة او ان الميتة ليست باحل من النهبة
الثك من هذا ترجمہ ایک انصاری سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے ایک سفر مین لوگون کو اوس
سفر مین بڑی احتیاج اور تکلیف ہوئی رکھا ڈاور پینے کی پھر کچھ بکریان مین ہر ایک شخص نے جو پایا لوٹ لیا اور تقسیم کیا
تو گوشت ہماری دیگون مین اوبل رہا تھا اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اپنی کمان ٹیکتے ہوئے اور آپ نے اپنی کمان
سے ہماری دیگون کو اوندھا دیا اور لوٹون کو مٹی مین ملانا شروع کیا اور فرمایا لوٹ کا مال جو تقسیم نکیا جاوے اور ہر ایک جو
پاوے اوڈالے مردار سے کچھ کم نہین ہے یا مردار اوس سے کم نہین ہے یعنی دونو حرمت مین برابر ہین پھر حرام گوشت کیونکر
کھانیکے قابل ہوگا شک کیا اسمین بنا نے جو راوی ہے حدیث کا باب فی حمل الطعام من ارض العدو کھانیکی
چیزین دار الحرب سے اپنے ساتھ لے آنا عن بعض اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قال كنا نأكل الجزور في الغزوة
ونقسمه حتى ان كنا لنجمع الرحالنا واخرجنا منه مملاة ترجمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب
سے روایت ہے جہاد مین ہم اونٹ کہایا کرتے تھے یعنی ضرورت کیوقت ہم اونٹ ذبح کرتے تھے اور کہایا کرتے تھے اور اوسکو
تقسیم کرتے تھے یہانتک کہ جو وقت ہم اپنے ڈیرون کیطرف لوٹتے تو ہماری خورجیان اونٹ کے گوشت سے بھری ہوئی ہوتی تھین
ش بعض نسخون مین جزر ہے جسکی معنے اونٹ کے ہین جیسے جزور کے اگلا جزر کے بعض نسخون مین جوز ہے جسکی معنے احزوٹ کے ہین
والله اعلم عن عبد الرحمن بن غنم قال رابطنا مدينة قنسرين مع شرحبيل بن السمط فلما فتحها اصاب فيها
غنما وبقرا فقسم فينا طائفة منها وجعل بقيتها في المغنم ولقيت معاذ بن جبل فحدثته فقال معاذ
غزونا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم خيبر فاصبنا فيها غنما فقسم فينا رسول الله صلى الله عليه
وسلم طائفة وجعل بقيتها في المغنم ترجمہ عبدالرحمن بن غنم سے روایت ہے ہم نے محاصرہ کیا شہر قنسرین کا جو ایک
شہر ہے شام مین شرحبیل بن سمط کے ساتھ جب انہون نے فتح کیا اوس شہر کو تو وہان بکریان اور گائین پائین تو کچھ لوگون
مین سے ہم کو تقسیم کر دین اور باقی مال غنیمت مین شریک کرین پھر مین معاذ بن جبل سے ملا اون سے بیان کیا معاذ نے کہا ہم نے
غزوہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کا وہان ہم کو بکریان ملین آپ نے لشکرون مین سے ہم کو تقسیم کر دین جسکا کہا

کی (کہ درکار نہیں) اور باقی مال غنیمت مین شریک کردین ف تو معاذ بن جبل نے تصدیق کے سبات کی کہ تب جسل کا فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل کیموافق تھا **باب** فی الرجل ینتفع من الغنیمۃ بالشیء غنیمت کے مال مین سے کسی چیز کو اپنے کام مین لاوے **عن** رویفع بن ثابت الانصاری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان یؤمن باللہ والیوم الاخر فلا یرکب دابۃ من فیء المسلمین حتی اذا عجفہا ردھا فیہ ومن کان یؤمن باللہ والیوم الاخر فلا یلبس ثوبا من فیء المسلمین حتی اذا اخلقہ ردہ فیہ ترجمہ رویفع بن ثابت انصاری سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایمان رکھتا ہو اللہ کے ساتھ اور آخرت کے دن کے ساتھ تو مسلمانون کی غنیمت کی کسی جانور پر نہ سوار ہو۔ یعنی غنیمت مشترکہ مین سے بغیر ضرورت کے یہانتک کہ اوس جانور کو دبلا کرکے غنیمت مین پہیر دے اور جو شخص ایمان رکھتا ہو اللہ کے ساتھ اور آخرت کے ساتھ تو مسلمانون کے غنیمت سے کوئی کپڑا نہ پہنے یعنی بلا ضرورت یہانتک کہ جسوقت اوس کپڑے کو پرانا کردے تو غنیمت کے مال مین اوسکو پہیر دے ف اس سے یہ سمجھا گیا کہ جس صورت مین سوار ہونا دبلا پے کا اور کپڑا پھرنا پورا نا ہونے کا باعث ہو تو سوار ہونا اور کپڑا پھرنا مضایقہ نہین یہ مراد نہین بلکہ بطریق عادت کے فرمایا کہ سوار ہونا دبلا پے کا اور کپڑا پھرنا پورا نا ہونیکا باعث ہوتا ہے تو حاصل یہ ہے کہ غنیمت کے مال مین سے کسی چیز کا استعمال سوا کہانے اور پینے کے بغیر ضرورت کے درست نہین ہے **باب** فی الرخصۃ فی السلاح یقاتل بہ فی المعرکۃ اگر لڑائی مین ہتیار لین تو اونکا استعمال کرنا جنگ مین درست ہے **عن** ابی عبیدۃ عن ابیہ قال مررت فاذا ابو جہل صریع قد ضربت رجلہ فقلت یا عدو اللہ یا ابا جہل قد اخزی اللہ الاخر قال ولا اھابہ عنہ ذلک فقال اعمد من رجل قتلہ قومہ فضربتہ بسیف غیر طائل فلم یغن شیئا حتی سقط سیفہ من یدہ فضربتہ حتی برد ترجمہ ابو عبیدہ نے اپنے باپ عبداللہ بن مسعود سے روایت کیا مین چلا جنگ بدر مین تو مین نے ابو جہل کو دیکھا پڑا ہوا ہے مین نے اوس کے پانون پر مارا اور کہا اے دشمن خدا کے اے ابو جہل آخر اللہ نے ذلیل کیا اوس شخص کو جو اوسکے رحمت سے دور تھا عبداللہ نے کہا اوس وقت تو مین اوس سے ڈرتا نہ تہا وہ بولا بڑی تعجب کی بات ہے کہ ایک شخص کو اوس کے قوم نے مار ڈالا پھر مین نے اوسکو تلوار سے مارا لیکن کارگر نہ ہوئی یہانتک کہ اوسکی تلوار اوس کے ہاتھ سے گر پڑی مین نے اوسی کی تلوار سے اوسکو مارا یہانتک کہ ٹہنڈا ہو گیا **باب** فی تعظیم الغلول غنیمت کے مال مین سے چورانا بڑا گناہ ہے **عن** زید بن خالد ان رجلا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم توفی یوم خیبر فذکروا ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال صلوا علی صاحبکم فتغیرت وجوہ الناس لذلک فقال ان صاحبکم غل فی سبیل اللہ ففتشنا متاعہ فوجدنا خرزا من خرز یہود لا یساوی درھمین ترجمہ زید بن خالد کی روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ مین سے ایک شخص خیبر کے دن فوت پایا صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اوسکا ذکر کیا یعنی صحابی کے مرنے کی خبر کی تو آپ نے صحابہ سے فرمایا اپنے یار پر نماز پڑہو یعنی اوسکی جنازہ کی نماز مین نہ پڑہو تا تم پڑہ او

واسکو سبب سے لوگون کے چہرے متغیر ہوگئے - یعنے حضرت کی نماز نہ پڑہنے کے سبب سے کہ حضرت کس سبب سے نماز نہین پڑہتے پھر
آپ نے فرمایا تمہاری یارے اسد کے راہ مین خیانت کی - یعنے غنیمت کے مال مین سے تو ہمنے اوسکا اسباب ڈہونڈا تو ہم نے
پایا یہودی کے پوتون مین سے ایک قسم کی پوتہین - یعنے عورتین یہود کے اوسکو پہنا کرتے ہین اور وہ دو درہم کے برابر بھی نہین ہین
یعنے اونکے قیمت دو درہم سے بھی کم تھی عن ابی هریرة انه قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم عام خيبر
فلم نغنم ذهبا ولا ورقا الا الثياب والمتاع والاموال قال فوجه رسول الله صلى الله عليه وسلم نحو وادي
القرى وقد اهدى لرسول الله صلى الله عليه وسلم عبد اسود يقال له مدعم حتى اذا كنا بوادي القرى
فبينا مدعم يحط رحل رسول الله صلى الله عليه وسلم اذ جاءه سهم فقتله فقال الناس هنيئا له الجنة فقال
النبي صلى الله عليه وسلم كلا والذي نفسي بيده ان الغملة التي اخذها يوم خيبر من المغانم لم تصبها
المقاسم لتشتعل عليه نارا فلما سمع ذلك جاء رجل بشراك او شراكين الى رسول الله صلى الله عليه وسلم
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم شراك من نار او قال شراكان من نار ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نکلے
ہم ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خیبر کے سال تو غنیمت مین سونا اور چاندی حاصل نہین کیا بلکہ کپڑے اور اسباب ملے
اور چلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وادی القری کیطرف تو آپ کو ایک غلام کالا ہدیہ مین دیا گیا جسکا نام مدعم تہا پھر جب
ہم پہونچے وادی القری مین مدعم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹ کی پالان اوتار رہا تہا اتنے مین اوسکو تیر آلگا اور وہ مر گیا
لوگون نے کہا مبارک ہو جنت اوسکو واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہرگز نہین قسم اوس شخص کے جسکے قبضے مین میری
جان ہے وہ کمبل جو اوس نے خیبر کی لڑائی مین غنیمت کے مال سے قبل تقسیم کے لے لیا تہا آگ ہوکر اوسپر چل رہا ہے جب لوگون نے
یہ سنا تو ایک شخص ایک یا دو تسمے لیکر آیا آپ نے فرمایا یہ تسمہ آگ کا تہا یا دو تسمے آگ کے تبے ف یعنے یہ تسمہ تو داخل نکرتا
تو جہنم مین بھی تسمہ آگ ہوکر لپٹتا باب فی الغلول اذا كان يسيرا يتركه الامام ولا يحرق رحله جب
غنیمت مین سے کوئی حقیر چیز چرا لے تو امام اوسکو چہوڑ دے اور چرانیوالی کا اسباب نہ جلاوے عن عبد الله بن عمرو قال
كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اصاب غنيمة امر بلالا فنادى في الناس فيجيئون بغنائمهم فيخمسه
ويقسمه فجاء رجل بعد ذلك بزمام من شعر فقال يا رسول الله هذا فيما كنا اصبنا من الغنيمة فقال
سمعت بلالا ينادي ثلاثا قال نعم قال فما منعك ان تجيء به فاعتذر فقال كن انت تجيء به يوم القيمة
فلن اقبله عنك ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غنیمت پہونچتی تھی یعنے جمع
ہوتی تھی اور آپ اوسکی تقسیم کرنیکا ارادہ فرماتے تو بلال کو حکم کرتے کہ پکار دینے کا فرماتے پھر بلال لوگون مین پکار دیتے یعنے تقسیم کی خبر
کرتے تو لوگ اپنے اپنے غنیمتین آپکے پاس لے آتے یعنے جسکو مال لوٹ کا مال ہوتا وہ لے آتا پھر آپ اوسمین سے پانچوان حصہ نکالتے
یعنے اور باقی مال غنیمت مجاہدون مین تقسیم کرتے تو ایک شخص اس تقسیم کے بعد یعنے پانچوان حصہ نکالنے کے بعد ایک مہار بال کی لایا

اور کہا یا رسول اللہ یہہ غنیمت کے مال مین کی ہی آپ نے فرمایا کیا تو نے بلال کو پکارتے ہوئے سنا تہا مین نے اوسنے کہا ہان یعنے سنا تہا پھر آپ نے فرمایا تو تجھے کس چیز نے منع کیا تہا اوسکے لانے سے تو اوس نے عذر کیا یعنے مجھسے دیر ہوگئی آپ نے فرمایا رہ تو یعنے اسیطرح قیامت کے دن لاویگا اور مین تجھ سے نہ قبول کرونگا ف حضرت نے وہ مہار اسلیے اوس سے نہ قبول کی کہ اوسمین سب مجاہدونکا حق تہا اور وہ متفرق ہوگئی تہے ہر ایک کا پہرا دہمین سے حصہ پہنچنا مشکل تہا

باب فی عقوبۃ الغال غنیمت مین سے چرانیوالے کی سزا کیا ہی **عن** صالح بن محمد بن زائدۃ قال دخلت مع مسلمۃ ارض الروم فاتی برجل قد غل فسال سالما عنہ فقال سمعت ابی یحدث عن عمر بن الخطاب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا وجدتم الرجل قد غل فاحرقوا متاعہ واضربوہ قال فوجدنا فی متاعہ مصحفا فسال سالما عنہ فقال بعہ وتصدق بثمنہ ترجمہ صالح بن محمد زائدہ سے روایت ہی مین مسلمہ کے ساتھ روم کے ملک مین گیا وہان ایک شخص لایا گیا جسنے غنیمت مین چوری کی تہی تو مسلمہ نے سالم سے اوسکا مسئلہ پوچہا انہون نے کہا مین نے اپنے باپ عبداللہ بن عمر سے سنا وہ حضرت عمر سے نقل کرتے تہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسیکو دیکہو اوس نے چوری کی غنیمت کے مال مین تو اوسکا اسباب جلادو اور اوسکو مارو راوی نے کہا اوسکے اسباب مین ایک مصحف بہی تہا مسلمہ نے سالم سے پوچہا انہون نے کہا مصحف کو بیچ ڈالو اور اوسکا ہدیہ اللہ دیوے **عن** صالح بن محمد قال غزونا مع الولید بن ہشام ومعنا سالم بن عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز فغل رجل متاعا فامر الولید بمتاعہ فاحرق وطیف بہ ولم یعطہ سہمہ قال ابوداؤد ہذا اصح الحدیثین رواہ غیر واحد ان الولید بن ہشام حرق رحل زیاد بن سعد وکان قد غل وضربہ ترجمہ صالح بن محمد سے روایت ہی ہم نے جہاد کیا ولید بن ہشام بن عبدالملک بن مروان کے ساتھ اور ہمارے ساتھ سالم بن عبداللہ بن عمر اور عمر بن عبدالعزیز تہے ایک شخص نے غنیمت کے مال مین چوری کی ولید نے حکم کیا اوسکا اسباب جلایا گیا پھر وہ سب لوگون مین پہرایا گیا اور حصہ نہیں اوسکو نہ ملا۔ ابوداؤد نے کہا یہہ روایت زیادہ صحیح ہی کئی آدمیون نے اسکو روایت کیا ہی کہ ولید بن ہشام بن عبدالملک بن مروان بن الحکم نے زیاد بن سعد کا اسباب جلا دیا کیونکہ اوس نے غنیمت کے مال مین چوری کی تہی اور اوسکو مارا **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابا بکر وعمر حرقوا متاع الغال وضربوہ ترجمہ عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اوسنے اپنے دادا سے روایت کیا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ابوبکر اور عمر نے غنیمت کے خیانت کرنیوالیکا اسباب جلا دیا اور مارا اوسکو ش احمد اور اسحاق نے ظاہر حدیث پر عمل کیا ہی لیکن جو مال چورایا ہے وہ نہ جلایا جاویگا بلکہ مجاہدین کا حق ہوگا اور مالک اور شافعی اور ابوحنیفہ کے نزدیک تعزیر ہوگی **عن** سلیمان بن سمرۃ بن جندب قال اما بعد کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کتم غلا فانہ مثلہ ترجمہ سلیمان بن سمرہ بن جندب سے روایت ہی رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص غنیمت مین خیانت کرنیوالی کی خیانت کو چھپاوے یعنے ایسے ظاہر نکرے کہ فلانے نے خیانت
کی ہے تو وہ بھی خیانت کرنیوالی ہے گناہ مین برابر ہین ۔ باب فی السلب یعطی القاتل جو شخص
کسی کافر کو قتل کرے اوسی کو اوسکا اسباب دیا جاوے ۔ عن ابی قتادۃ قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی
عام حنین فلما التقینا کانت للمسلمین جولۃ قال فرایت رجلا من المشرکین قد علا رجلا من المسلمین
قال فاستدرت له حتی اتیته من ورائه فضربته بالسیف علی حبل عاتقه فاقبل علی فضمنی ضمة
وجدت منها ریح الموت فارسلنی فلحقت عمر بن الخطاب فقلت ما بال الناس قال امر اللہ ثم ان الناس رجعوا
وجلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال من قتل قتیلا له علیه بینة فله سلبه قال فقمت
ثم قلت من یشهد لی ثم جلست ثم قال من قتل قتیلا له علیه بینة فله سلبه قال فقمت ثم قلت من
یشهد لی ثم جلست ثم قال ذلک الثالثة فقمت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مالک یا ابا قتادۃ
قال فاقتصصت علیه القصة فقال رجل من القوم صدق یا رسول اللہ وسلب ذلک القتیل عندی
فارضه منه فقال ابو بکر الصدیق لا ها اللہ اذا یعمد الی اسد من اسد اللہ یقاتل عن اللہ وعن
رسوله فیعطیک سلبه فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدق فاعطه ایاه فاعطانیه فبعت
الدراع فابتعت به مخرفا فی بنی سلمة فانه لاول مال تاثلته فی الاسلام ۔ ترجمہ ابی قتادہ سے روایت ہے
کہ نکلے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ حنین مین جب ملے ہم کافرون سے تو مسلمانون مین گڑبڑ مچی تھی
جنگ حنین مین ہر چند مسلمان زیادہ تھے مگر اون کے تعلے کی وجہ سے اونکو شکست ہوئی اور میدان جنگ مین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اور چند صحابہ رہ گئے گڑبڑ سے یہی مراد ہے ف مین ایک کافر کو دیکھا کہ اوس نے ایک مسلمان کو مغلوب
کیا ہے تو مین گھوم کر پیچھے سے آنکر ایک تلوار اوسکے گردن پر ماری وہ میری طرف دوڑا اور مجھکو آنکر ایسا دبایا گویا موت کا مزہ چکھا
یا پھر خود مر گیا اور مجھے چھوڑ دیا پھر مین حضرت عمر سے ملا اور مینے کہا آج لوگون کو کیا ہوا ہے ف مسلمانون کو کیا سب بھاگ گئے مین
ف اونہون نے جواب دیا اللہ کا ایسا ہی حکم ہوا پھر مسلمان لوٹے اور بیٹھ گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا جو کسی
شخص کو مارے تو اوسکا سامان اوسکو ملیگا جب اوسپر دو گواہ ہون ابو قتادہ کہتے ہین جب مین نے یہ سنا تو اوٹھ کھڑا ہوا پھر
مینے یہ خیال کیا کہ گواہ کون ہے تو مین بیٹھ گیا پھر آپ نے فرمایا جو شخص کسیکو مارے گا اوسکا سامان اوسی کو ملیگا بشرطیکہ کوئی
گواہ رکھتا ہو تو مین اوٹھ کھڑا ہوا پھر مینے یہ خیال کیا کہ گواہ کہان ہین پھر بیٹھ رہا پھر تیسری مرتبہ آپنے یہی فرمایا مین اوٹھ
کھڑا ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا ہوا تجھکو اے ابو قتادہ مینے سارا قصہ کہہ سنایا اتنے مین ایک شخص بولا
سچ کہا یا رسول اللہ اور سامان اوس کافر کا میرے پاس ہے تو وہ سامان مجھے دیجیے اس سے حضرت ابو بکر نے کہا قسم خدا کی ایسا
کبھی نہ ہوگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی ایسا قصد نکرین گے کہ ایک شیر خدا کی شیرون مین سے اللہ رسول کیطرف سے لڑے اور

سامان مجھی ملجاوی آنحضرت نے فرمایا ابوبکر سچ کہتے ہین وہ سامان ابوقتادہ کو دیدو اوسنے مجھسے دیدیا مینے زرہ بیچکر ایک باغ خریدا بنی سلمہ کے محلہ مین اور یہہ پہلا مال ہی جو حاصل کیا مینے اسلام مین **عن** انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یومئذ یعنی یوم حنین من قتل کافرا فله سلبه فقتل ابوطلحة یومئذ عشرین رجلا واخذ اسلابهم ولقی ابوطلحة ام سلیم ومعها خنجر فقال یا ام سلیم ما هذا معك قال اردت والله ان دنا منی بعضهم ابعج به بطنه فاخبر بذالك ابوطلحة رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم رواہ مسلم

انس بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوسدن یعنی جنگ حنین کے دن جو شخص کسی کافر کو مارکر قتل کرے تو اوس کافر کا اسباب اوس شخص کو ملیگا اوسدن ابوطلحہ نے بیس کافرون کو مارا اور اونکا اسباب بھی لیلیا اور ابوطلحہ ام سلیم سے (اپنی بی بی سے) ملے دیکھا تو اون کے پاس ایک خنجر ہی اونہون نے کہا ای ام سلیم یہہ کیا ہی تمہارے پاس ام سلیم نے کہا قسم خدا کی مینے یہہ قصد کیا تہا کہ اگر کوئی کافر میرے نزدیک آوے تو اس خنجر سے اوسکا پیٹ پھاڑ ڈالون ابوطلحہ نے اسکی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کردی۔ ابوداؤد نے کہا یہہ حدیث حسن ہی

باب فی الامام یمنع القاتل السلب ان راٰی والفرس والسلاح من السلب اگر امام چاہے تو مقتول کا سامان قاتل کو نہ دی اور گہوڑا اور ہتہیار بھی سامان مین داخل ہین **عن** عوف بن مالک الاشجعی قال خرجت مع زید بن حارثة فی غزوة مؤتة فرافقنی مدد من اهل الیمن لیس معه غیر سیفه فنحر رجل من المسلمین جزورا فسأله المدد طائفة من جلده فاعطاه اٰیاه فاتخذه کهیئة الدرق ومضینا فلقینا جموع الروم فیهم رجل علی فرس له اشقر علیه سرج وسلاح فذهب فجعل الرومی یغری بالمسلمین فقعد له المدد خلف صخرة فمر به الرومی فعرقب فرسه فخر وعلاه فقتله واخذ فرسه وسلاحه فلما فتح الله عزوجل للمسلمین بعث الیه خالد بن الولید فاخذ من السلب قال عوف فاتیته فقلت یا خالد اما علمت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی بالسلب للقاتل قال بلی ولکنی استکثرته قلت لترده علیه او لاعرفنکها عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فابی ان یرد علیه قال عوف فاتیته انا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقصصت علیه قصة المدد وما فعل خالد فقال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا خالد ما حملك علی ما صنعت قال یا رسول اللہ استکثرته فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا خالد رد علیه ما اخذت منه قال عوف فقلت دونك یا خالد الم اف لك فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما ذاك فاخبرته قال فغضب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا خالد لا ترد علیه هل انتم تارکوا لی امرائی لکم صفوة امرهم وعلیهم کدره ترجمہ عوف بن مالک اشجعی سے روایت ہی مین بن مدین حارثہ کے ساتھ غزوہ مؤتہ کو جو ایک موضع ہی شام مین نکلا اور میرا رفیق مددی سے مراد وہ شخص ہی جو لشکر مین نہ ہو مگر اون کے

سعادت اور مدد کے لینے نکلو اہل یمن سے ساتھ ہوا اوسکو پاس ایک تلوار تھی اور کچھ نہا ایک شخص نے مسلمانون مین سے
ایک اونٹ نحر کیا مددی نے تہوڑی سی کہال اوسکی مانگی اوس نے دیدی مددی نے اوس کہال کو پیر کے طور پر بنا لیا پھر تم چلے
یہانتک کہ روم کی فوجون سے ملے اون فوجون مین ایک شخص اشقر گہوڑے پر سوار تہا جسکا زین سنہری اور متہیار بہی سنہری تہے
(یعنی سونیکا مع تہا یا کوفت کا کام تہا) وہ مسلمانون پر خوب حملہ کر رہا تہا (یہ جب ہی جب حدیث مین یفری فارسی ہو اور جب
یفری عنین سے ہو تو معنی یہ ہونگے کہ لوگونکو عنبت دلا رہا تہا جنگ کی اور پر انگیختہ کرتا تہا اوکو لڑائی پر) تو مددی اوس
سوار کی فکر مین ایک پتھر کی آڑ مین بیٹہا اور ادہر سے وہ سوار گزرا مددی نے اوسکے گہوڑے کے پاؤن کاٹ ڈالے وہ گر پڑا مددی
اوسپر چڑہ بیٹہا اور اوسکو قتل کیا اور گہوڑا لے لیا اور متہیار بہی اوسکے لیے جب اللہ جل جلالہ نے مسلمانون کو فتح دی
تو خالد بن الولید نے (جو لشکر کے سردار تہے) مددی پاس کسیکو بہیجا اور سامان مین سے کچہ لے لیا عوف نے کہا مین
خالد پاس آیا اور مین نے کہا ای خالد کیا تم نہین جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتول کا سامان قاتل کو لیے
مقرر کیا ہے خالد نے کہا ہان مین جانتا ہون لیکن یہ سامان بہت تہا مین نے کہا تم یہ سامان اوسکو دیدو ورنہ مین تم کو بتا دونگا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے (یعنی تمرا دلوانون گا اس فعل کی) خالد نے دینے سے انکار کیا عوف نے کہا پہر ہم سب
اکٹہا ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تو مین نے مددی کا قصہ بیان کیا اور جو خالد نے اوسکے ساتہ کیا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای خالد تو نے ایسا کیون کیا خالد نے کہا یا رسول اللہ اوس سامان کو مین نے بہت سمجہا اور اوسمین سے کچہ لے لیا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای خالد دیدے اوسکو جو تو نے لیا ہے عوف نے کہا لو اب (یعنی مین نے
تم سے وعدہ کیا تہا وہ پورا کیا (یعنی مین نے یہ کہا تہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہکر اسکا بدلہ تو لگا دونگا ہی ہوا) رسول
اللہ صلعم نے پوچہا کیا ہے مین نے سب قصہ کہہ سنایا آپ غصے ہوئے اور فرمایا ای خالد ہرگز مت دے اوسکو کیا تم لوگ چاہتے ہو کہ
میری امیرون اور سردارون کو چہوڑ دو جو وہ اچہا کام کرین اوس سے نفع اٹہاؤ اور بری بات اونمی پر ڈالو (یہ نہ ہوگا امیر
کی اچہی اور بری باتین دونو قبول کرنا ہوگا) **باب** فی السلب لا یخمس سامان مقتول کا سب قاتل کو ملیگا اوسمین
سے خمس نہ لیا جاویگا **عن** عوف بن مالک الاشجعی وخالد بن الولید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قضی بالسلب للقاتل ولم یخمس السلب **ترجمہ** عوف بن مالک الاشجعی اور خالد بن ولید سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتول کے اسباب کے باب مین فرمایا کہ اوسکا اسباب قتل کرنیوالے کے لیے ہے اور اوس اسباب مین سے پانچوان
حصہ نہ نکالا (یعنی جیسیکہ غنیمت مین سے نکالتے تہے) **باب** من اجاز علی جریح مشخن بفعل سلیہ جو شخص زخمی کافر
کو جسکا کام تمام ہو چکا ہو مار ڈالے اوسکو بہی اوسکے اسباب مین سے کچہ بطور انعام کے ملیگا **عن** عبد اللہ بن مسعود قال
نفلنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم بدر سیف ابی جہل کان قتلہ **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن مجہسے زیادہ دی مجہکو ابوجہل کے تلوار اور عبد اللہ بن مسعود نے ابوجہل کو قتل کیا تہا

ف اگرچہ ابوجہل کو دو انصاریون نے مارا تہا مگر ابن مسعود بھی شریک تھے اوسکو قتل مین کہ اوسکا سر کاٹا تہا اسی سبب سے اوسکی شمشیر جو اسباب مین تہی ابن مسعود کو عطا فرمائی **باب** فیمن جاء بعد الغنیمۃ لاسہم لہ جو شخص غنیمت کے تقسیم ہو جانے کے بعد آوے اوسکو حصہ نہ ملیگا **عن** سعید بن العاص ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث ابان بن سعید بن العاص علی سریۃ من المدینۃ قبل نجد فقدم ابان بن سعید واصحابہ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بخیبر بعد ان فتحہا وان حزم خیلہم لیف فقال ابان اقسم لنا یا رسول اللہ قال ابوھریرۃ فقلت لا تقسم لہم یا رسول اللہ فقال ابان انت بہا یا وبر تحدر علینا من رأس ضال فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اجلس یا ابان ولم یقسم لہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** سعید بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابان بن سعید بن العاص کو ایک ٹکڑی کا سردار کر کے بھیجا مدینے سے نجد کیطرف پھر ابان بن سعید اور اون کے ہمراہی لوٹ کر آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جب آپ خیبر کو فتح کر چکے تھے اور اون کے گھوڑے نئے کھجور کے چھال کے تہے ابان نے کہا یا رسول اللہ ہم کو بھی غنیمت کا مال تقسیم کیجیے ابوہریرہ نے کہا یا رسول اللہ ان لوگونکو تقسیم نہ کیجیے (کیونکہ مال اب تقسیم ہو چکا اور یہہ اس جنگ مین شریک بھی نہ تہے) ابان نے کہا تو اسی بات مین کہتا ہے اے بر (وبر ایک جانور ہوتا ہے مشابہ بلی کے یہہ تحقیر کہا) ابھی اوتر کر آیا ہے ہمارے پاس چوٹی سے ضال کے (جو ایک پہاڑ کا نام ہے بعضے نسخون مین ضان ہے جو ایک پہاڑ ہے دوس مین جہان ابوہریرہ رہتے تہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیٹھ جا اے ابان پھر آپ نے ابان کو اور اوسکے ساتھیون کو حصہ نہ دیا **ف** کیونکہ غنیمت کا مال تقسیم ہو چکا تہا پھر واپس جانا پڑا **عن** ابی ھریرۃ قال قدمت المدینۃ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بخیبر حین افتتحہا فنالتہ ان یسہم قد تکلم بعض ولد سعید بن العاص فقال لا تسہم لہ یا رسول اللہ قال فقلت ہذا قاتل ابن قوقل فقال سعید بن العاص یا عجبا لوبر تدلی علینا من قدوم ضال یعیرنی بقتل امرئ مسلم اکرمہ اللہ علی یدی ولم یہنہ علی یدیہ قال ابوداود ہؤلاء کانوا نحو عشرۃ فقتل منہم ستۃ وھرب منہم اربعۃ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے مین مدینے مین آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر مین تہے جب آپنے اوسکو فتح کیا تہا مین نے آپ سے کہا میرا بہی حصہ دیجیے تو سعید بن العاص کے لڑکون مین سے کسی لڑکے نے کہا ہم کبہی اسکو حصہ نہ دینگے مین نے کہا یہی قاتل ہے ابن قوقل کا (یہ ابوہریرہ نے اوسپر اعتراض کیا دیکہا کہ ابان بن سعید تہا ابن قوقل ایک مسلمان تہا جسکو ابان بن سعید نے حالت کفر مین کسی لڑائی مین مار ڈالا تہا) سعید بن العاص نے کہا تعجب ہے ایک دیہاتی کر کر ہمارے پاس آیا ضال کی چوٹی سے جو مجہپر دہمکاتا ہے ایک مسلمان کے قتل پر اللہ جل جلالہ نے اوسکو عزت دی میرے ہاتہ پر (یعنی میرے قتل کیوجہ سے اوسکا درجہ اور بڑہ گیا شہید ہوا) اور مجہکو ذلیل نہین کیا اوسکے ہاتہ پر کر مین کفر کیحالت مین اوسکے ہاتہ سے مارا جاتا **عن** ابی موسی قال قدمنا فوافقنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حين افتتح خيبر قسم لنا او قال فاعطانا منها وما قسم لاحد غاب عن فتح خيبر منها شيئا الا من شهد معه الا اصحمة سفينتنا جعفر واصحابه فاسهم لهم معهم ترجمہ ابو موسے اشعری سے روایت ہے کہ ہم آئے یعنی حبشہ سے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو سمجھ پایا جسوقت کہ آپنے خیبر کو فتح کیا تو آپنے ہم کو خیبر کی غنیمت مین سے حصہ دیا یا دیا سنے یہ کہا کہ ہم کو دیا یعنی حصہ کا نام نہ لیا اور اوسمین سے کسی غائب کے لیے کچھ حصہ نہ دیا سوائے اون کے جو آپکے ساتھ حاضر تہا اور لڑائی مین شریک تہا مگر ہمارے کشتی والون کو یعنی جعفر بن ابی طالب اور اون کے ساتہیون کو سب کے ساتھ حصہ دیا قال ابو موسے ہمین سے مکہ مین آئے اور اسلام لائے پھر ہجرت کر کر حبشہ کو گئے اور جعفر بن ابی طالب اور صحابہ بھی وہان ہجرۃ کر گئے تہے جب اونہون نے حضرت کی ہجرۃ کی خبر سنی تو کشتی مین بیٹھکر مدینہ کو سب روانہ ہوئے اور حضرت کی خدمت مین پہونچے جبکہ خیبر کو فتح کیا۔ اور بعضے کہتے ہین کہ اونکو حصہ دیا اس سبب سے تہا کہ اوس وقت تک مال غنیمت تقسیم نہین ہوا تہا۔ بعضون نے کہا اونکو اوس خمس مین سے دیا جو اللہ اور رسول کیواسطے نکالا جاتا تہا بعضون نے کہا وہ بڑی مصیبتین اوٹہاکر آئے تہے اسواسطے اون کے خوش کرنے کو رعایۃً حصہ دیا واللہ اعلم عن ابن عمر قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قام یوم بدر فقال ان عثمان انطلق فی حاجۃ اللہ وحاجۃ رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم وانی ابایع لہ فضرب لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسہم ولم یضرب لاحد غاب غیرہ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے دن کہڑے ہوئے یعنی خطبہ کے لیے اور فرمایا مقرر عثمان گیا ہے اللہ کے کام مین اور اوسکے رسول کے کام مین اور مین بیعت کرتا ہون اوسکیطرف سے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان کے لیے حصہ مقرر کیا یعنی غنیمت مین اور سوائے حضرت عثمان کے کسی غائب کے لیے حصہ مقرر نہ فرمایا ف جب حضرت بدر مین پہونچے تو اوسوقت حضرت رقیہ جو حضرت کی بیٹی اور حضرت عثمان کی بی بی تہین وہ بیمار تہین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان کو حضرت رقیہ کے بیمارداری کیواسطے مدینہ کو روانہ کیا اور جب غنیمت کا مال بانٹنے لگے تو فرمایا کہ وہ خدا اور رسول کے کام کے لیے گیا ہے اور مین آپ اوسکیطرف سے بیعت کرتا ہون پھر حضرت نے اپنا بایان ہاتھ اپنے داہنے ہاتھ پر مارا اور کہا یہ عثمان کا ہاتھ ہے اور غنیمت مین سے اونکے لیے حصہ نکالا باب فی المرأۃ والعبد یحذیان من الغنیمۃ عورت اور غلام کو غنیمت کے مال مین سے کچھ حصہ ملنا چاہیے یا نہ ملنا چاہیے عن یزید بن ہرمز قال کتب نجدۃ الی ابن عباس یسالہ عن کذا وکذا عن اشیاء عن المملوک الہ فی القتال شیء وعن النساء ہل کن یضربن مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہل لہن نصیب فقال ابن عباس لیس لہ ازید فی عمرتہ ما کتبت الیہ اما المملوک فکان یحذی واما النساء فقد کن یداوین الجرحی ویسقین المآء ترجمہ یزید بن ہرمز سے روایت ہے نجدہ نے ابن عباس کیطرف لکہا (نجدہ خارجیون کا رئیس تہا بہت سی باتین اون سے پوچہین یہ بھی پوچہا کہ غلام اگر جہاد مین جاوے تو اوسکو بھی کچہ حصہ ملیگا اور عورتین بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

ساتھ جہاد مین جاتین تہین اور اونکو کچھ حصہ بھی ملتا ہی یا نہین ابن عباس نے کہا کہ اگر مجھے ڈر نہ ہوتا اس بات کا کہ وہ حماقت کر بیٹھیگا تو مین اوسکو جواب نہ لکھتا پھر ابن عباس نے یہ جواب لکھا غلام کو کچھ انعام کے طور پر دیا جاویگا (نہ حصہ مثل اور مجاہدین کے) اور عورتین زخمیون کی دوا کرتین تہین اور پانی پلاتی تہین (اونکو بھی بطور انعام کے کچھ ملتا تہا نہ حصہ۔ دوسری روایت مین یہ ہے کتب نجدۃ الحروری الی ابن عباس یسالہ عن النساء ھل کن یشہدن الحرب مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھل کان یضرب لھن سہما فانا کتبت کتاب ابن عباس الی نجدۃ قد کن یحضرن الحرب مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاما ان یضرب لھن بسہم فلا وقد کان یرضخ لھن ترجمہ نجدہ حروری نے ابن عباس کو لکھا عورتین جنگ مین جایا کرتی تہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین اور اونکا کچھ حصہ بھی مقرر تہا مین نے ابن عباس کیطرف سے اوسکا جواب لکھا عورتین جنگ مین جاتین تہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین لیکن اونکا حصہ کچھ مقرر نہ ہوتا بلکہ انعام کے طور پر کچھ ملجاتا

عن حشرج بن زیاد عن جدتہ ام ابیہ انہا خرجت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ خیبر سادس ستۃ نسوۃ فبلغ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبعث الینا فجئنا فرایتا فیہ الغضب فقال مع من خرجتن وباذن من خرجتن فقلنا یا رسول اللہ خرجنا نغزل الشعر ونعین فی سبیل اللہ ومعنا دواء للجرحی ونناول السہام ونسقی السویق فقال قمن حتی اذا فتح اللہ علیہ خیبر اسہم لنا کما اسہم للرجال قال فقلت لہا یا جدۃ وما کان ذلک قالت قرا ترجمہ حشرج بن زیاد نے اپنی دادی (ام زیاد انجعیہ) سے روایت کیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ نکلین خیبر کے جنگ مین یہ ملکر چھ عورتین تہین ام زیاد نے کہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکی خبر پہونچی آپ نے ہم کو بلا بہیجا ہم گئے آپ غصہ مین تہے آپنے پوچہا تم کس کے ساتہ نکلین اور کسکے حکم سے نکلین ہم نے کہا یا رسول ہم نکلین ہین بٹتے ہین بالونکو اور مدد پہونچاتی ہین اوسکے سبب سے اللہ کی راہ مین اور ہماری ساتھ دوا ہی زخمیون کی اور ہم تیر دیا کرتے ہین مجاہدین کو اور ستو گہول کر پلاتے ہین آپنے فرمایا اچہا چلو یہانتک کہ جب خیبر فتح ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو بھی ویسا ہی حصہ دیا جیسے مردونکو دیا حشرج بن زیاد نے کہا مین نے دادی سے پوچہا (یعنی ام زیاد اپنے دادی سے) وہ حصہ کیا تہا انہون نے کہا کہجور تہی عن عمیر مولی ابی اللحم قال شہدت خیبر مع سادتی فکلموا فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فامر بی فقلدت سیفا فاذا انا اجره فاخبر انی مملوک فامر لی بشیء من خرثی المتاع ترجمہ عمیر مولی ابی اللحم سے روایت ہے مین جنگ خیبر مین اپنے مالکون کے ساتھ گیا انہون نے میری بارے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا (کہ اسکو ساتھ لیجاوین) مین نے آپنے اجازت دی اور حکم کیا مجہکو ہتیار اوٹہانے کا تو لٹکائے گئی ایک تلوار میری کمر مین جو زمین پر گہسٹتی جاتی تہی (یعنی کہ قد چہوٹا تہا اور تلوار بڑی تہی) پھر آپ کو معلوم ہوا کہ مین غلام ہون تو آپنے مجھے (غنیمت مین سے حصہ نہ دیا) گہر کے

اسبابون مین سے کچھ اسباب دیا (بطور انعام کے) **عن** جابر قال کنت امیح اصحابی الماء یوم بدر ترجمہ جابر سے روایت ہے مین مسلمانون کے لیے پانی بھر رہا تھا بدر کے دن **باب** فی المشرک یسهم له مشرک لڑائی مین مسلمانون کے ساتھ ہو تو اوسکو حصہ ملیگا یا نہین **عن** عائشة ان رجلا من المشرکین لحق بالنبی صلی الله علیه وسلم یقاتل معه فقال ارجع انا لا نستعین بمشرک ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ ایک شخص مشرکین مین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مل گیا آپکے ساتھ ہوکر لڑتا تھا آپ نے فرمایا لوٹ جا ہم مشرک کی مدد نہین چاہتے **باب** فی سهمان الخیل گھوڑے کے حصہ کا بیان **عن** ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم اسهم لرجل ولفرسه ثلاثة اسهم سهما له وسهمین لفرسه ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوار کو تین حصے دلائے ایک حصہ اوسکا اور دو حصہ گھوڑے کے **ف** یعنے پیادہ کی نسبت تگنا سوار کو ملیگا یہی مذہب ہے اکثر علما کا اور ابو حنیفہ کے نزدیک سوار کو دوہرا حصہ ملیگا پیادے کا **عن** ابی عمرة عن ابیه قال اتینا رسول الله صلی الله علیه وسلم ان نفر ومعنا فرس فاعطی کل انسان منا سهما واعطی الفرس سهمین ترجمہ ابو عمرہ نے اپنے باپ سے روایت کیا (وہ دونون باپ بیٹے مجہول ہین اونکا نام معلوم نہین) ہم چار آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور ہمارے ساتھ ایک گھوڑا تھا آپنے ہم مین سے ہر ایک آدمی کو ایک ایک حصہ دیا اور گھوڑے کو دو حصے دیے **باب** فی من اسهم له سهما جسکے نزدیک گھوڑے کو ایکحصہ دینا چاہیے اوسکی دلیل **عن** مجمع بن جاریة الانصاری قال وکان احد القراء الذین قرأوا القرآن قال شهدنا الحدیبیة مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فلما انصرفنا عنها اذا الناس یهزون الاباعر فقال بعض الناس لبعض ما للناس قالوا اوحی الی النبی صلی الله علیه وسلم فخرجنا مع الناس نوجف فوجدنا النبی صلی الله علیه وسلم واقفا علی راحلته عند کراع الغمیم فلما اجتمع علیه الناس قرأ علیهم انا فتحنا لک فتحا مبینا فقال رجل یا رسول الله افتح هو قال نعم والذی نفس محمد بیده انه لفتح فقسمت خیبر علی اهل الحدیبیة فقسمها رسول الله صلی الله علیه وسلم علی ثمانیة عشر سهما وکان الجیش الفا وخمسمائة فیهم ثلاث مائة فارس فاعطی الفارس سهمین واعطی الرجل سهما ترجمہ مجمع بن جاریہ انصاری سے روایت ہے وہ ایک قاریون مین سے تھے جو قرآن پڑھا کرتے تھے انہون نے کہا ہم صلح حدیبیہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جب ہم وہان سے لوٹے تو لوگ اپنے اونٹ جلدی جلدی ہنکانے لگے آپس مین لوگون نے ایکدوسرے سے پوچھا کیا سبب ہے جلدی ہنکانیکا معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی اوتری ہے تو ہم بھی لوگون کے ساتھ نکلی مہاگتے ہوئے ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی اونٹنی پر سوار پایا کراع الغمیم پاس (ایک موضع ہے درمیان مین مکے اور مدینے کے) جب سب لوگ آپ پاس جمع ہو گئے آپ نے یہ آیت پڑھی انا فتحنا الخ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ کیا اس سے فتح مراد ہے آپ نے فرمایا ہان قسم اوس شخص کی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے اس سے فتح مراد ہے (وہ فتح یا تو خود صلح حدیبیہ تھی جس سے مسلمانون کو اقبال

مین بڑا فائدہ حاصل ہوا یا فتح مکہ مراد ہی یا فتح خیبر جو اسکے بعد متصل واقع ہوا) پھر خیبر کے جنگ مین جو مال زیادہ عجیب کے لوگون پر تقسیم ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مال کے اٹھارہ حصے کیے اور لشکر کے لوگ سب ایکہزار پان سو تھی جنمین تین سو سوار تھے اور بارہ سو پیدل آپنے سوار ونکو دو دو حصے دیے اور پیدلون کو ایک ایک حصہ **ف** یہ حدیث امام ابو حنیفہ کی دلیل ہی کیونکہ کل حصے اٹھارہ سو تھی جنمین تین سو سوارون کو دیے اور بارہ سو پیدلون کو جن لوگون کے نزدیک سوار کے لیے تین حصے ہین انکو اس حدیث مین مشکل ہوگی کیونکہ اس صورت مین اکیس سو حصے کرنا چاہیے تھی **باب** فی النفل غنیمت مین سے امام کسی کے لیے کچھ انعام مقرر کردے جسکو نفل کہتے ہین **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم بدر من فعل کذا وکذا فلہ من النفل کذا وکذا قال فتقدم الفتیان ولزم المشیخۃ الرایات فلم یبرحوھا فلما فتح اللہ علیہم قال المشیخۃ کنا ردأ لکم لو انھزمتم لفئتم الینا فلا تذھبوا بالمغنم ونبقی فاتی الفتیان وقالوا جعلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لنا فانزل اللہ یسئلونک عن الانفال قل الانفال للہ الی قولہ کما اخرجک ربک من بیتک بالحق وان فریقا من المؤمنین لکارھون یقول فکان ذلک خیرا لھم فکذلک ایضا فاطیعونی فانی اعلم بعاقبۃ ھذا منکم ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدر کے روز جو شخص بھی کام کریگا اوسکو یہ انعام ہی تو جوان جوان لوگ گئے بڑھے اور بوڑھے لوگ نشانون کے پاس کھڑے رہے پھر وہ وہین جمے رہے جب اللہ نے مسلمانونکو فتح دی بوڑھون نے کہا ہم تمھارے مددگار اور پشت پناہ تھی اگر تم کو شکست ہوتی تو ہماری طرف پلٹتے تو یہین ہوسکتا کہ غنیمت کا مال تم ہی اوڑالو اور ہم یون ہی رہ جائین جوانون نے نہ مانا اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ ہم کو دیا ہی جب اللہ تعالی نے یہ آیت اوتاری یسئلونک عن الانفال سوال کرتے ہین تجھسے انفال کو یعنے اون مالونکو جو اللہ نے عطا فرمائے ہین اپنے احسان سے کہدی تو ای محمد انفال اللہ اور رسول کے لیے ہین (جیسے اللہ اور رسول کا ان احوال کے باب مین حکم ہوا اوسی طرح تعمیل کرو تکرار نہ کرو) جیسے تیرے پروردگار نے تجھکو تیرے گھر سے نکالا مقرر سچ پر اور ایک گروہ مسلمانونکا بُرا جانتا تھا یعنے جنگ کو پسند نہ کرتا تھا مگر اللہ کو یہی منظور تھا کہ جنگ ہوگا (دشمنون کے سردار ماری جاوین) پھر بھی بہتر ہوا اون کے لیے اسی طرح تم سب میری اطاعت کرو کیونکہ مین انجام کار کو تم سے زیادہ جانتا ہون (اور تم بالفعل نفع کو دیکھتے ہو انجام کار کی تمھین خبر نہین) **عن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم بدر من قتل قتیلا فلہ کذا وکذا ومن اسر اسیرا فلہ کذا وکذا اشر ساقہ وھذا لفظ حدیث خالد ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے لڑائی کے دن فرمایا جو شخص کسی کافر کو مارے اوسکو یہ انعام ہی اور جو کسی کافر کو قید کرے اوسکو یہ انعام ہی (سو حصہ غنیمت کے امام کو اختیار ہی کہ جہاد مین مجاہدین کے لیے کچھ بطور انعام مقرر کرے تاکہ لوگون کو رغبت ہو اسی کو نفل کہتے ہین) **عن** داؤد قال قسمھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالسواء وھذا لفظ حدیث خالد ترجمہ دوسری روایت مین یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت

سب کو برابر تقسیم کیا یعنی نفل مقرر نہ کیے واللہ اعلم **عن** مصعب بن سعد عن ابیہ قال جئت الی النبی صلے
اللہ علیہ وسلم یوم بدر بسیف فقلت یا رسول اللہ ان اللہ قد شفی صدرک الیوم من العدو فہب لی
ھذا السیف قال ھذا السیف لیس لی ولا لک فذھبت وانا اقول یعطاہ الیوم من لم یبل بلاء
فبینما انا اذ جاءنی الرسول فقال اجب فظننت انہ نزل فی شیء بکلامی فجئت فقال لی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم انک سألتنی ھذا السیف ولیس ھو لی ولا لک وان اللہ قد جعلہ لی فھو لک ثم
قرأ یسئلونک عن الانفال قل الانفال للہ والرسول الی آخر الآیۃ **ترجمہ** مصعب بن سعد سے روایت ہے انہون
نے اپنے باپ سعد بن ابی وقاص سے سنا وہ کہتے تھے مین بدر کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک تلوار لیکر آیا مین نے
کہا یا رسول اللہ بیشک اللہ نے میرا سینہ ٹھنڈا کر دیا دشمنون کیطرف سے (یعنے اونکو مین نے خوب مارا اور اپنے سینے کا بخار نکال لیا)
اب یہہ تلوار مجھے دیدیجیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تلوار نہ میری ہے نہ تیری ہے (بلکہ سب مجاہدین کا حق ہے معلوم نہین
کسکے حصے مین آوے) یہہ سنکر مین چلا اور کہتا جاتا تھا یہ تلوار اوسکو ملیگی آج کے دن جسکا امتحان میرا کا سا نہین ہوا تا گہان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے ایک شخص میرے بلانے کو آیا اور کہا چلو مین سمجھا شاید میرے اسکے پر میری بابت کچھ
اور تاجب مین آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے مجھ سے یہ تلوار مانگی تھی نہ وہ میری تھی نہ تمہاری اب اللہ نے
وہ تلوار مجھے دیدی اور مین نے تم کو دی پھر آپ نے یہہ پڑھا یسئلونک عن الانفال قل الانفال للہ والرسول اخیر آیت تک
ابو داؤد نے کہا عبد اللہ بن مسعود کی قرأت یون ہی ہے **باب فی** نفل السریۃ تخرج من العسکر
لشکر کے کسی ایک ٹکڑے کو کچھ زیادہ بطور انعام کے دینا **عن** ابن عمر قال بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی
جیش قبل نجد وانبعثت سریۃ من الجیش فکان سہمان الجیش اثنی عشر بعیرا اثنی عشر بعیرا و
نفل اھل السریۃ بعیرا بعیرا فکانت سہمانہم ثلاثۃ عشر ثلاثۃ عشر **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو بھیجا ایک لشکر کے ساتھ نجد کیطرف اور ایک ٹکڑے کو اوسی لشکر مین سے دشمن سے مقابلے کو لیے بھیجا
پھر لشکر کے لوگونکو بارہ بارہ اونٹ ملے اور ٹکڑے کے لوگون کو ایک ایک اونٹ زیادہ ملا تو اون کے حصے مین تیرہ تیرہ اونٹ
آئے ولید بن مسلم نے کہا مجھ سے عبد اللہ بن المبارک سے یہہ حدیث بیان کی) اور کہا ایسا ہی حدیث بیان کی مجھسے ابن
ابی فروہ نے نافع سے انہون نے ابن عمر سے عبد اللہ بن المبارک نے کہا ابن ابی فروہ کی روایت مالک بن انس کے روایت کے
برابر نہین ہو سکتی یعنے وہ زیادہ معتبر ہے **عن** ابن عمر قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سریۃ الی نجد
فخرجت معہا فاصبنا نعما کثیرا فنفلنا امیرنا بعیرا بعیرا لکل انسان ثم قدمنا علی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فقسم بیننا غنیمتنا فاصاب کل رجل منا اثنا عشر بعیرا بعد الخمس وما حاسبنا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بالذی اعطانا صاحبنا ولا عاب علیہ بعد ما صنع فکان لکل رجل منا ثلاثۃ عشر بعیرا

بقتلہ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ کی مین بھی اوسی مین تہا پھر ہم لوگون نے بہت سے اونٹ پائے اور ہمارے لشکر کے سردار نے ایک ایک اونٹ ہمکو انعام مین دیا بعد اوسکے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ نے غنیمت کے مال کو ہم مین تقسیم کیا تو ہر ایک کو ہم مین سے بارہ بارہ اونٹ پہونچی خمس نکالکر اور وہ جو اونٹ ہمکو سردار نے دیا تہا آپ نے اوسکو حساب مین شمار نہ کیا اور نہ اوس سردار کے فعل پر آپنے طعن کیا تو ہم مین سے ہر شخص کو تیرہ تیرہ اونٹ ملے انعام سمیت (اور باقی لشکر کے لوگونکو بارہ بارہ اونٹ ملے) ف خمس نکالکر بقیہ کل مال غنیمت مین سے پہلے پانچوان حصہ جو اللہ اور رسول کا حق ہے نکالا گیا پھر اوسکو نکالنے کے بعد ہر ایک شخص کے حصے مین بارہ بارہ اونٹ آئے عن عبداللہ بن عمران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث سریۃ فیہا عبداللہ بن عمر قبل نجد فغنموا ابلا کثیرۃ فکانت سہمانہم اثنی عشر بعیرا ونفلوا بعیرا زاد ابن موہب فلم یغیرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ کیا جسمین عبداللہ بن عمر بھی تہے نجد کیطرف تو غنیمت مین بہت اونٹ حاصل کیے ہر ایک کو حصہ سر بارہ بارہ اونٹ پہونچے اور ایک ایک اونٹ زیادہ کیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس تقسیم کو نہ بدلا ف جہاد مین جسقدر کافرونکا مال حاصل ہوتا ہے اوسکو غنیمت کہتے ہین چار حصہ اوس مال کے مجاہدینون مین تقسیم ہوتے ہین اور ایک حصہ امام رکھ لیتا ہے مگر امام کو اختیار ہے کہ لشکر مین سے کسی جماعت خاص یا شخص خاص کیواسطے کسی کام کے صلہ مین علاوہ حصہ غنیمت کے کچھ زیادہ تجویز کرے اوسکو نفل کہتے ہین۔ یہ لشکر جو نجد کیطرف گیا تہا اسمین چار ہزار آدمی تہے ہر ایک کے حصہ مین بارہ بارہ اونٹ آئے تہے مگر وہ لشکر اٹھ سو آدمیونکا جن مین عبداللہ بن عمر تہے اونکو لیے ایک ایک اونٹ زیادہ تجویز کیا گیا عن عبداللہ قال بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سریۃ فبلغت سہمانتنا اثنی عشر بعیرا ونفلنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعیرا بعیرا قال ابوداود ورواہ بزید بن سنان عن نافع مثل حدیث عبیداللہ ورواہ ایوب عن نافع مثلہ الا انہ قال ونفلنا بعیرا بعیرا لم یذکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایک لشکر کے ساتھ بہیجا تو حصہ رسد ہم کو بارہ بارہ اونٹ پہونچے اور ایک ایک اونٹ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو زیادہ دیا۔ ابوداؤد نے کہا روایت کیا اس حدیث کو یزید بن سنان نے نافع سے مثل عبیداللہ کے اور روایت کیا اوسکو ایوب نے نافع سے مثل اوسکی مگر اوسمین یہ ہے کہ ایک ایک اونٹ ہم کو زیادہ ملا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہین ہے عن عبداللہ بن عمران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد کان ینفل بعض من یبعث من السرایا لانفسہم خاصۃ النفل سوی قسم عامۃ الجیش والخمس فی ذالک واجب کلہ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض لشکریون کو حصہ زیادہ دیتے تھے۔ یعنی تقسیم سے زیادہ جنکو لشکر مین سے بہیجتے خاص اونہین کے لیے نہ تمام لشکر کے لیے لیکن خمس ان سب مین سے لیا جاتا تو پہلے سب مال مین سے خمس نکالتے پھر انعام دیتے پھر باقی برابر تقسیم کردیتے

عن عبداللہ بن عمران النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج یوم بدر فی ثلثمائۃ وخمسۃ عشر فقال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم انھم حفاۃ فاحملھم اللھم انھم عراۃ فاکسھم اللھم انھم جیاع
فاشبعھم فتح اللہ یوم بدر فانقلبوا وما منھم رجل الا قد رجع بحمل او حملین واکتسوا وشبعوا ترجمہ
عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے دن تین سو پندرہ آدمی لیکر نکلے آپ نے دعا فرمائی
یا اللہ یہ لوگ پیدل ہیں انکو سواری دے یا اللہ یہ لوگ ننگے ہیں انکو کپڑے دے یا اللہ یہ لوگ بھوکے ہیں انکو سیر کردے پھر اللہ نے
فتح دی مسلمانوں کو بدر کے روز جب وہ لوٹے تو کوئی آدمی ان میں سے ایسا نہ تھا جو ایک اونٹ یا دو اونٹ نہ لایا ہو
اور کپڑے بھی ملگئے اور سیر بھی ہو گئے ف اللہ جل جلالہ نے اپنی عنایت سے دعا اپنے پیغمبر کی قبول فرمائی اور ان کے
یاروں کو غنی کر دیا بعد محتاجی کے **باب** فیمن قال الخمس قبل النفل خمس انعام سے پہلے نکالا جاوے گا **عن** حبیب
بن مسلمۃ الفہری انہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینفل الثلث بعد الخمس ترجمہ حبیب بن مسلمہ
فہری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہائی غنیمت کا نفل دیتے تھے خمس نکالنے کے بعد ف یعنی کل مال میں سے
خمس نکال لیتے پھر باقی کی تہائی انعامون میں صرف کرتے دو تہائی بانٹ دیتے **عن** حبیب ابن مسلمۃ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کان ینفل الربع بعد الخمس والثلث بعد الخمس اذا نفل ترجمہ حبیب بن مسلمہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چوتھائی حصہ نفل دیتے تھے خمس نکالنے کے بعد۔ یعنے ابتدا جہاد میں اور تہائی نفل دیتے
تھے بعد خمس نکالنے کے جو وقت کہ جہاد سے لوٹتے ف یعنی جب جہاد سے لوٹ آتے اور پھر کوئی گروہ ان میں سے کفار
سے لڑتا تو اوسکو تہائی انعام ملتا **عن** مکحول یقول کنت عبدا بمصر لامراۃ من بنی ھذیل فاعتقنی فما
خرجت من مصر وبھا علم الاحویت علیہ فیما اری ثم اتیت الحجاز فما خرجت منھا وبھا علم الاحویت علیہ فیما اری
ثم اتیت العراق فما خرجت منھا وبھا علم الاحویت علیہ فیما اری ثم اتیت الشام فغربلتہ کل ذلک اسأل
عن النفل فلم اجد احدا یخبرنی فیہ بشیء حتی لقیت شیخا یقال لہ زیاد بن جاریۃ التمیمی فقلت لہ ھل سمعت
فی النفل شیئا قال نعم سمعت حبیب بن مسلمۃ الفہری یقول شہدت النبی صلی اللہ علیہ وسلم نفل الربع فی
البداءۃ والثلث فی الرجعۃ ترجمہ مکحول سے روایت ہے میں مصر میں ایک عورت کا غلام تھا جو بنی ہذیل میں سے تھی اوس نے
مجھے آزاد کر دیا تو میں مصر سے نہیں نکلا یہانتک کہ جتنا علم (دین حدیث و قرآن) وہان تہا وہ میں نے حاصل کر لیا اپنی دانست
کیموافق پھر میں ملک حجاز (یعنے مکہ اور مدینہ طائف وغیرہ) میں آیا اور وہان سے نہ نکلا یہانتک کہ جتنا علم وہان تہا اوسکو میں نے
حاصل کر لیا اپنی دانست کے موافق پھر عراق (یعنے بصرہ کوفہ بغداد وغیرہ) میں آیا وہان سے نہ نکلا یہانتک کہ جتنا علم تھا
وہان اوسکو میں نے حاصل کر لیا اپنی دانست کے موافق پھر شام میں آیا اور اوسکو میں نے چھانا ہر شخص سے میں نفل کا حال پوچھتا
تہا تو میں نے کسیکو نہ پایا جو اسباب میں کوئی حدیث بیان کرے یہانتک کہ ایک شخص مجھکو ملا جسکا نام زیاد بن جاریہ تمیمی تہا میں نے

اوس سے کہا تو نفل کے باب مین کچھ سنا ہے وہ بولا مین نے حبیب بن مسلمہ فہری سے سنا وہ کہتے تھے مین حاضر تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ نے نفل دیا چوتہائی مال کا جہاد شروع ہوتے وقت اور تہائی مال کا لوٹتے وقت **ف** بعد خمس نکالنے کے یعنے جب لڑائی شروع ہونے لگی اوسوقت چوتہائی مال غنیمت تک کسی ایک خاص فرقے کے لیے جو کوئی کام بہادری کا کرتا نفل مقرر کرتے اور بعد جنگ کے لوٹنے کے پھر اگر کوئی گروہ دشمن سے لڑتا تو اوسکو تہائی نفل دیتے اوسواسطے کہ محنت اور مشقت دوبارہ اوس نے کی **باب** فی السریۃ سریے کا بیان (لشکر کے ایک ٹکڑے کا) **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسلمون تتکافا دماؤھم یسعی بذمتھم ادناھم ویجیر علیھم اقصاھم وھم ید علی من سواھم یرد مشدھم علی مضعفھم ومتسریھم علی قاعدھم لا یقتل مؤمن بکافر ولا ذو عھد فی عھدہ ولم یذکر ابن اسحق القعود والتکافی ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانون کے خون برابر ہین (یعنے سزا مین قصاص ضرور اور شریف برابر ہین کچھہ فرق نہ ہوگا جیسے جاہلیت مین تہا) ادنے مسلمان امن دے سکتا ہے اور اوسکی امن کو پورا کرنا ضرور ہے اسی طرح دو مقام کا مسلمان پناہ دی سکتا ہے اگرچہ اوس سے نزدیک والا موجود ہو اور ہر ایک مسلمان دوسرے کی مدد کرے اپنے مخالفین پر اور جسکی سواریان زور اور تیز رو ہون وہ ساتھ رہے اوسکی جسکی سواریان کمزور اور ضعیف ہون اور جب لشکر مین سے کوئی ٹکڑے مملکہ مال کا ہو تو یا قعے لوگونکو اوسمین شریک کرے نہ قتل کیا جاوے مسلمان کافر کے بدلے مین اور نہ ذمی جس سے عہد ہو گیا ہو یعنے وہ کافر جس سے جزیہ لیا جاتا ہے یا وہ کافر جسکو امان دی گئی ہو دار الاسلام مین) **عن** ابی اس بن سلمۃ عن ابیہ قال اغار عبد الرحمن ابن عیینۃ علی ابل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقتل راعیھا وخرج یطردھا ھو واناس معہ فی خیل فجعلت وجھی قبل المدینۃ ثم نادیت ثلاث مرات یا صباحاہ ثم اتبعت القوم فجعلت ارمی واعقرھم فاذا رجع الی فارس جلست فی اصل شجرۃ حتی ما خلق اللہ شیئا من خلق النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا جعلتہ وراء ظھری وحتی القوا اکثر من ثلاثین رمحا وثلاثین بردۃ یستخفون منھا ثم اتاھم عیینۃ مددا فقال لیقم الیہ نفر منکم فقام الیہ منھم اربعۃ فصعدوا الجبل فلما اسمعتھم قلت اتعرفونی قالوا ومن انت قلت انا ابن الاکوع والذی کرم وجہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم لا یطلبنی رجل منکم فیدرکنی ولا اطلبہ فیفوتنی فما برحت حتی نظرت الی فوارس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتخالعون الشجر اقدمھم الاخرم الاسدی فیلحق عبد الرحمن بن عیینۃ ویعطف علیہ عبد الرحمن فاختلفا طعنتین فعقر الاخرم عبد الرحمن وطعنہ عبد الرحمن فقتلہ فتحول عبد الرحمن علی فرس الاخرم فیلحق ابو قتادۃ بعبد الرحمن فاختلفا طعنتین فعقر بابی قتادۃ وقتلہ ابو قتادۃ فتحول ابو قتادۃ علی فرس الاخرم ثم جئت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو علی الماء الذی حلیتھم عنہ ذو قرد فاذا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فی خمسمائۃ فاعطانی سہم الفارس و الرجل ترجمہ یاس بن سلمہ نے اپنے باپ سلمہ بن الاکوع سے روایت کیا ہے کہ عبدالرحمن بن عیینہ فزاری نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں کو لوٹا اور اون کے چرواہے کو مار ڈالا اور نکلا اونٹوں کو ہانکتا ہوا اور اوسکے ساتھ والے جو گھوڑوں پر سوار تھے تو میں نے اپنا منہ مدینے کے طرف کیا اور تین بار پکار کر آواز دی یا صباحاہ ف یہ وہ کلمہ ہے جسکو فریادی کہا کرتا ہے اکثر عرب میں صبح کو لوٹ ہوا کرتی تھی انہوں نے پکار دیا مدینے والوں کو کہ دوڑو دشمن آکے لوٹ لے گیا ف بعد اوسکے میں لوٹیروں کے پیچھے چلا اور اونکو تیر مارتا جاتا تھا زخمی کرتا جاتا تھا جب کوئی سوار اون میں سے میری طرف پلٹتا تو میں کسی درخت کی جڑ میں چھپ جاتا یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جتنے اونٹ تھے سب کو میں نے اپنے پیچھے کر لیا (یعنی جتنے اونٹ وہ لوٹیرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لے بھاگے تھے سب میں نے اون سے چھین لیے اور انہوں نے تیس بھالوں سے زیادہ اور تیس چادروں سے زیادہ اپنی پھینک دیں تاکہ ہلکے ہو جاویں اور بھاگنے میں اونکو آسانی ہو اتنے میں عبدالرحمن کا باپ عیینہ مدد لیکر آن پہونچا اور اوس نے کہا تم میں سے چند آدمی اس شخص کیطرف جاویں (یعنی سلمہ بن الاکوع کیطرف اور اوسکو قتل کریں) سلمہ کہتے ہیں اون میں سے چار آدمی میری طرف آئے اور پہاڑ پر چڑھے جب اتنی نزدیک ہو گئے کہ میری آواز اونکو پہونچے میں نے کہا تم مجھے پہچانتے ہو انہوں نے کہا تو کون ہے میں نے کہا میں اکوع کا بیٹا ہوں قسم اوس شخص کے جسنے بزرگی دی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے منہ کو تم میں سے کوئی شخص مجھکو پکڑنا چاہے تو کبھی نہ پا دیگا اور میں جسکو چاہونگا وہ بچ نہ سکیگا پھر تھوڑی دیر ہوئی تھی کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سواروں کو دیکھا جو درختوں میں سے سب سے آگے اون میں اخرم اسدی تھی وہ عبدالرحمن بن عیینہ فزاری سے (لوٹیروں کے سردار سے) جا ملے عبدالرحمن نے اونکو دیکھا دونوں میں چوٹیں چلیں اخرم نے عبدالرحمن کے گھوڑے کو مار ڈالا اور عبدالرحمن نے اخرم کو مار ڈالا پھر عبدالرحمن اخرم کے گھوڑے پر سوار ہو گیا بعد اوسکے ابوقتادہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص سوار) عبدالرحمن سے جا ملے اور اوس سے چوٹیں ہونے لگیں ابوقتادہ کا گھوڑا مارا گیا اور ابوقتادہ نے عبدالرحمن کو مار ڈالا پھر ابوقتادہ اخرم کے گھوڑے پر سوار ہوئے (جسکو عبدالرحمن نے لے لیا تھا) بعد اوسکے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ اوس پانی پر تھے جسکا نام ذوقرد تھا اور وہاں سے میں نے لوٹیروں کو ہانک دیا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانسو آدمیوں میں تھے آپ نے مجھے ایک سوار کا حصہ دیا اور ایک پیادے کا ف تو تین حصے دیے جا چکے انہوں نے کام ہی ایسا کیا جو جتھے سے آدمیوں سے نہ ہوتا مسلم کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سواروں میں ہمارے بہتر آج کے دن ابوقتادہ ہے اور سب پیادوں میں بہتر ہمارے سلمہ بن الاکوع ہے پھر سلمہ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے پیچھے اونٹ پر بٹھا لیا جسکا نام عضباء تھا اور مدینے تک ہم طرح آئے ایک سوار کا حصہ دیا اور ایک پیادے کا ہمیں دو حال میں ایک یہ کہ چار حصے دیے دوسرے یہ کہ تین حصے دیے سبب اسکا یہ ہے کہ سوار کے حصے میں اختلاف ہے جن لوگوں کے نزدیک سوار کے تین حصے ہیں ایک حصہ اوسکا اور دو حصے اوسکے گھوڑے کے تو اون کے نزدیک چار حصے ہوئے اور جن لوگوں کے نزدیک سوار

کے دو حصے ہین ایک حصہ اوسکا اور ایک حصہ اوسکے گھوڑیکا تو اوسکی نزدیک تین حصے ہوئے امام ابو حنیفہ نے اخیر قول اختیار
کیا ہے اور دلیل اون کی وہی حدیث مجمع بن جاریہ انصاری کی ہے جو اوپر گزری باقی ائمہ اور علما کے نزدیک سوار کے تین
حصے ہین **باب** فی النفل من الذہب والفضۃ ومن اول مغنم سونے اور چاندی مین سے نفل کا بیان اور غنیمت
کے مال مین سے **عن** ابی الجویریۃ الجرمی قال اصبت بارض الروم جرۃ حمراء فیہا دنانیر فی امراۃ معاویۃ
وعلینا رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم من بنی سلیم یقال لہ معن بن یزید فاتیتہ بہا فقسمہا بین
المسلمین واعطانی منہا مثل ما اعطی رجلا منہم ثم قال لولا انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول لا نفل الا بعد الخمس لاعطیتک فمر اخذ یعرض علی من نصیبہ فابیت ترجمہ ابی جویریہ
جرمی سے روایت ہے روم کی زمین مین ایک سرخ ٹھلیا مین نے پائی اوسمین دینار تھے معاویہ کی خلافت مین اوسوقت بنی
سلیم مین سے ایکشخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی ہماری پر حاکم تھا اوسکو معن بن یزید کہا کرتے تھے وہ ٹھلیا میرے
اوسکی پاس لایا تو اوسنے اون دیناروں کو مسلمانون مین بانٹا اور مجھکو بھی اوسمین سے اوتنا ہی دیا جتنا ہر ہر شخص کو دیا یعنی سب
کے برابر دیا کچھ زیادہ نہ دیا پھر کہا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہ سنا ہوتا جو آپ فرماتے تھے زیادہ حصہ دینا نہیں ہے
مگر خمس نکالنے کے بعد تو البتہ تجھکو زیادہ دیتا یعنی اوروں سے پہر وہ اپنے حصے مین سے مجھکو دینے لگے مین نے نہ لیا
ف یعنی حضرت نے فرمایا کہ نفل یعنے زیادہ حصہ دینا خمس نکالنے کے بعد ہوتا ہے تو یہ اوس مال مین ہوتا ہے جس مین
خمس ہو اور خمس اوس مال مین ہوتا ہے جو کافرون سے غلبہ اور قہر کے ساتھ حاصل کرین کہ اوسکو غنیمت کہتے ہین اور وہان
قتال ہوا ہو اور یہ مال ملے ہے تو اسمین خمس ہی نہین تو نفل بھی نہ ہوگا بلکہ سب مسلمانون کو برابر تقسیم کیا جاویگا دوسرے
یہ کہ نفل جبتک شروع ہو تے وقت ہوتا ہے **باب** فی الامام یستاثر بشیء من الفیء لنفسہ جو مال کافرون
سے بغیر قتال آوے اوس مین سے امام اپنے لیے کچھ رکھ لیوے **عن** عمرو بن عبسۃ قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم الی بعیر فلما سلم اخذ وبرۃ من جنب البعیر ثم قال ولا یحل لی من غنائمکم مثل ہذا
الا الخمس والخمس مردود فیکم ترجمہ عمرو بن عبسہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو نماز پڑہائی
ایک اونٹ کیطرف یعنے اوسکو سترہ کیا پہر جب سلام پہیرا تو اونٹ کے پہلو مین سے ایک بال لیا اور فرمایا تمہاری غنیمتون مین سے
میرے لیے حلال نہین ہے اسکی برابر بھی۔ یعنے اوس بال کو دیکھا کر آپنے فرمایا کہ اس بال کے برابر بھی میرے لیے حلال نہین
سوائے پانچوین حصہ کے اور وہ پانچوان حصہ بھی تمہاری ہی حاجتون مین خرچ کیا جاتا ہے **باب** فی الوفاء بالعہد
اقرار پورا کرنا ضرور ہے **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الغادر ینصب لہ لواء یوم القیمۃ
فیقال ہذہ غدرۃ فلان بن فلان ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عہد توڑنے
والے کے لیے قیامت کے دن ایک جہنڈا کہڑا کیا جاویگا اور کہا جاویگا کہ یہ عہد شکنی ہے فلانے کی جو فلانے کا بیٹا تھا

تاکہ اوسکی ذلت اور رسوائی کو سب لوگ دیکھین اور مشہور ہو) **باب یستحب للامام فی العھد ان یکون حاذقا** امام جو عہد کرے تو اوسکو پابندی لوگون پر ضرور ہے **عن ابی ھریرۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما الامام جنۃ یقاتل بہ ۱۲ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام ایک سپر ہے جس سے لڑائی کیجاتی ہے یعنے اوسی کے ساتھ لڑائی ہوتی ہے تو اوسی کی رائے پر صلح بھی چاہیے **عن** ۱۲ **راف** قال بعثنی قریش الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القی فی قلبی الاسلام فقلت یارسول اللہ انی واللہ لا ارجع الیھم ابدا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لا اخیس بالعھد ولا احبس البرد ولکن ارجع فان کان فی نفسک الذی فی نفسک الان فارجع قال فذھبت ثم اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاسلمت قال کثیر فحدثنی ان ابا رافع کان قبطیا قال ابوداؤد وھذا کان فی ذلک الزمان ۔ ترجمہ ابورافع سے روایت ہے قریش نے مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف بھیجا یعنے صلح حدیبیہ کے دن سو جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو میرے دل مین اسلام ڈالا گیا یعنے اسلام کی خوبی اور عزت اور قبولیت پیدا ہوئی میں نے کہا یارسول اللہ خدا کی قسم ہے کہ اون کیطرف کبھی پھر کر نجاؤنگا آپنے فرمایا مقرر میں عہد نہین توڑتا اور نہ قید صدر کو قید کرتا ہون مگر تو پھر جا جو اگر تیرے دل مین وہی چیز رہی جو اب ہے یعنے خوبی اسلام تو تو پھر آ ابورافع نے کہا کہ میں پھر گیا یعنے قریش کے پاس اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر آکر مسلمان ہوا یعنے اپنے اسلام کو ظاہر کیا **ف** حضرت نے اوسکو اسلیے نہین روکا کہ اون کے مدعا کیموافق جواب دے آوی اور پھر آوے یعنے کفار کے پاس سے پھر ہمارے پاس آکر اسلام لاوے یعنے اپنے اسلام کو ابھی ظاہر نہ کرے بلکہ وہان پہلے جاوے وہانسے پھر آکر اپنے اسلام کو ظاہر کرے ۔ بکیر نے کہا کہ ابورافع قبطی تھے یعنے غلام تھے ابوداؤد نے کہا یہ اوس زمانے مین تھا اب صحابہ کے نسبت ایسا نہ کہنا چاہیے کیونکہ تعظیم صحابہ کی واجب ہے **باب الامام یکون بینہ وبین العدو عھد فیسیر الیہ** جب امام مین اور کافرون مین عہد ہو تو امام اون کے ملک مین جا سکتا ہے **عن** سلیم بن عامر رجل من حمیر قال کان بین معاویۃ وبین الروم عھد وکان یسیر نحو بلادھم حتی اذا انقضی العھد غزاھم فجاء رجل علی فرس او برذون وھو یقول اللہ اکبر اللہ اکبر وفاء لا غدر فنظر فاذا عمرو بن عبسۃ فارسل الیہ معاویۃ فسالہ فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کان بینہ وبین قوم عھد فلا یشد عقدہ ولا یحلھا حتی ینقضی امدھا او ینبذ الیھم علی سواء فرجع معاویۃ ۔ ترجمہ سلیم بن عامر سے جو ایک شخص ہے قبیلہ حمیر سے روایت ہے رومیون اور معاویہ کے درمیان مین عہد و ثبات کا تھا کہ ایک وقت معلوم تک نہ لڑین اور معاویہ اون کے شہرون کیطرف سیر کرتے پھرتے تھے جسوقت عہد کی مدت گزر گئی تو اوسنے لڑنے کے تئین ایک شخص بے گھوڑے پر یا تڑکی پر سوار ہو کر آیا اور وہ یہہ کہتا تھا اللہ اکبر اللہ اکبر وفا ہو غدر نہ ہو ۔ یعنے واجب ہے تم عہد کو پورا کرو

عہد شکنی مت کرو۔ یعنی تم جو ایام صلح مین دشمنون کے شہر کیطرف پھرتے ہو یہہ عذر مین داخل ہی نہ وفا لوگون نے جو
اوسکو منظور دیکھا تو عمرو بن عبسہ صحابی تہا معاویہ نے اوس سے اسبات کو یعنی یہہ بات پوچہا کہ ہمارا پھرنا کیونکر غدر ہے
تو عمرو بن عبسہ نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی آپ فرماتے تہے جس شخص مین اور کسی قوم مین عہد
ہو تو جبتک اوس عہد کی مدت نہ گزر جاوی تب تک نہ اوس عہد کو توڑے اور نہ نیا باندہے اور جب عہد کی مدت پوری ہی جاوے
تو برابری پر عہد کو توڑ دے۔ یعنی اوسنے صاف کہدیا کہ ہم مین اور تم مین ابتک صلح تہی اب نہی اب ہم تم برابر ہین معاویہ
یہہ سنکر وہان سے پہرے ف یعنی نہ کرے کہ صلح کی مدت مین اون کے ملک مین چلا جاوی پہر مدت گزرتی ہی بغیر اون کے
اطلاع کیے ہوئے دہوکا دیکر لڑنا شروع کر دیوے باب فی الوفاء للمعاهد حرمة ذمته ذمی کافر کا قتل
کرنا بڑا گناہ ہے عن ابی بکرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من قتل معاهدا فی غیر کنهه
حرم الله علیه الجنة ترجمہ ابی بکرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے عہد والے کو مارڈالا یعنے
اوس کافر کو جو دارالاسلام مین رہتا ہی جزیہ دیکر بغیر کسی وجہ کے تو حرام کر دیگا اللہ اوسپر جنت کو باب فی الرسل
ایلچیون کا بیان عن محمد بن اسحاق قال کان مسیلمة کتب الی رسول الله صلی الله علیه وسلم قال وقد حدثنی
محمد بن اسحاق عن شیخ من اشجع یقال له سعد بن طارق عن سلمة بن نعیم بن مسعود الاشجعی عن
ابیه نعیم قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لهما حین قرأ کتاب مسیلمة ما تقولون انتما
قال نقول کما قال قال اما والله لولا ان الرسل لا تقتل لضربت اعناقکما ترجمہ نعیم بن مسعود سے
روایت ہی مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے مسیلمہ کذاب کے ایلچیون سے اوسکی کتاب پڑہ کر کہا تم کیا کہتے ہو
انہون نے کہا ہم وہی کہتے ہین جو مسیلمہ نے کہا (یعنے ہم اوسکی رسالت کے قائل ہین) آپ نے فرمایا قسم خدا کی اگر یہہ ہوتا
کہ ایلچی قتل نہین کیے جاتے تو مین تم دونون کی گردن مارتا ف مسیلمہ کذاب ایک جہوٹا شخص تہا جسنے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین نبوت کا دعوی کیا تہا پہر وہ شخص جسکا نام عبداللہ بن فجاعہ اور ابن ثمال تہا اوسکا پیام لیکر
آئے تہے آپنے ان دونون سے فرمایا کہ ایلچیونکا قتل درست نہین ہی ورنہ تم دونونکو قتل کرتا کیونکہ ان دونون نے آپ
کو سنا تہا یہہ کہا کہ مسیلمہ اللہ کا رسول ہی معاذ اللہ۔ اسپر آپ غصہ ہوئے۔ عن حارثة بن مضرب انه اتی عبد الله
فقال ما بینی وبین احد من العرب حنة وانا مررت بمسجد لبنی حنیفة فاذا هم یؤمنون بمسیلمة
فارسل الیهم عبد الله شیخی فهم فاستتابهم غیر ابن نواحة قال له سمعت رسول الله صلی الله
علیه وسلم یقول لولا انك رسول لضربت عنقك فانت الیوم لست برسول فامر قرظة بن کعب
فضرب عنقه فی السوق ثم قال من اراد ان ینظر الی ابن نواحة قتیلا بالسوق ترجمہ حارثہ بن مضرب سے
روایت ہی وہ عبداللہ بن مسعود پاس گیا اور کہا میری اور کسی عرب کے بیچ مین عداوت نہین ہی مین بنی حنیفہ کے

ایک مسجد پر گزرا تو لوگون کو دیکھا ایمان لائے ہین مسیلمہ پر عبداللہ بن مسعود نے یہہ سنکر اون لوگون کو بلا بھیجا اور اون سے توبہ کرنے کو کہا سوا ابن نواحہ کے اوس سے عبداللہ نے یہہ کہا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے اگر تو ایلچی نہ ہوتا تو مین تجھے قتل کرتا پس آج کے دن تو ایلچی نہین ہے پھر عبداللہ نے حکم کیا وظہ بن کعب کو انہون نے اوسکی گردن ماری بازار مین بعد اوسکے عبداللہ نے کہا جو شخص ابن نواحہ کو دیکھنا چاہے وہ بازار مین جاکر دیکھ لے مرا ہوا پڑا ہے **ف** یہہ لوگ مسیلمہ کے تابعین تھے اور تعداد اون کی بہت بڑہ گئی تھی یہانتک کہ ایک لاکھ آدمی اوسکے پیرو ہو گئے تھے پھر قتل ہوا مسیلمہ ابوبکر صدیق کی خلافت مین خالد بن الولید اوس لشکر کے سردار تھے وحشی کے ہاتہہ سے **باب** فی امان المرأۃ عورت اگر کسی کافر کو امان دیوے **عن** ام ہانی بنت ابی طالب انہا اجارت رجلا من المشرکین یوم الفتح فاتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت لہ ذلک فقال قد اجرنا من اجرت وامنا من امنت ترجمہ ام ہانی بنت ابی طالب سے روایت ہے کہ اونہون نے فتح مکہ کے دن ایک مشرک کو پناہ دی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اوسکا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا ہمنے پناہ دی جسکو تو نے پناہ دی اور ہم نے امن دیا جسکو تو نے امن دیا **ف** ام ہانی نے اپنے خاوند کے شتہ دار کو پناہ دی تھی علی مرتضے رضہ نے اوسکو قتل کا ارادہ کیا ام ہانی نے اپنے بہائی کا شکوہ حضرت سے عرض کیا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی **عن** عائشۃ قالت ان کانت المرأۃ لتجیر علی المؤمنین فیجوز ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے ایک عورت پناہ دیا کرتی تھی کسی کافر کو مسلمانون سے پھر وہ پناہ درست ہوتی تھی **باب** فی صلح العدو دشمن سے صلح کرنے کا بیان **عن** المسور بن مخرمۃ قال خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم زمن الحدیبیۃ فی بضع عشرۃ مائۃ من اصحابہ حتی اذا کانوا بذی الحلیفۃ قلد الہدی واشعرہ واحرم بالعمرۃ وساق الحدیث قال وسار النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی اذا کان بالثنیۃ التی یہبط علیہم منہا برکت بہ راحلتہ فقال الناس حل حل خلات القصواء مرتین فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما خلاءت وما ذلک لہا بخلق ولکن حبسہا حابس الفیل ثم قال والذی نفسی بیدہ لا یسالونی الیوم خطۃ یعظمون بہا حرمات اللہ الا اعطیتہم ایاہا ثم زجرہا فوثبت فعدل عنہم حتی نزل باقصی الحدیبیۃ علی ثمد قلیل الماء فجاءہ بدیل بن ورقاء الخزاعی ثم اتاہ یعنی عروۃ بن مسعود فجعل یکلم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکلما کلمہ اخذ بلحیتہ والمغیرۃ بن شعبۃ قائم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومعہ السیف وعلیہ المغفر فضرب یدہ بنعل السیف وقال اخر یدک عن لحیتہ فرفع عروۃ راسہ فقال من ہذا قالوا المغیرۃ بن شعبۃ فقال ای غدر اولست اسعی فی غدرتک وکان المغیرۃ صحب قوما فی الجاہلیۃ فقتلہم واخذ اموالہم ثم جاء فاسلم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اما الاسلام فقد قبلنا واما المال فانہ مال غدر لا حاجۃ لنا فیہ فذکر الحدیث

فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اکتب ھذا ما قاضی علیہ محمد رسول اللہ وقص الخبر فقال سہیل واللہ
لا یاتیک منا رجل وان کان علی دینک الا رددتہ الینا اذا فرغ من قضیۃ الکتاب قال النبی صلی اللہ علیہ
وسلم لاصحابہ قوموا فانحروا ثم احلقوا ثم جاءت نسوۃ مؤمنات مہاجرات الآیۃ فنہاھم اللہ ان یردوھن
وامرھم ان یردوا الصداق ثم رجع الی المدینۃ فجاءہ ابو بصیر رجل من قریش یعنی فارسلوا فی طلبہ فدفعہ
الی الرجلین فخرجا بہ حتی اذا بلغا ذا الحلیفۃ نزلوا یاکلون من تمرتھم فقال ابو بصیر لاحد الرجلین
واللہ انی لاری سیفک ھذا یا فلان جیدا فشلہ الآخر فقال اجل قد جربت بہ فقال ابو بصیر ارنی انظر
الیہ فامکنہ منہ فضربہ حتی برد وفر الآخر حتی اتی المدینۃ فدخل المسجد یعدو فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
لقد رای ھذا ذعرا فقال قد واللہ قتل واللہ صاحبی وانی لمقتول فجاء ابو بصیر فقال قد اوفی اللہ ذمتک قد رددتنی
الیہم ثم نجانی اللہ منہم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ویل امہ مسعر حرب لو کان لہ احد فلما سمع ذلک عرف
انہ سیردہ الیہم فخرج حتی اتی سیف البحر ویفلت ابو جندل فلحق بابی بصیر حتی اجتمعت منہم عصابۃ

سرجمہ مسور بن مخرمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ کے زمانے مین یعنے جس سال حدیبیہ کی صلح ہوئی کئی سو ورس سو
صحابی انپر ساتھ لیکر نکلے یہانتک کہ جب ذوالحلیفہ مین آئے - ذوالحلیفہ ایک جگہہ کا نام ہے مدینے کے قریب تو قلادہ باندھا ہدی کے
اور شعار کیا اور احرام باندھا عمرہ کے لیے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہان سے چلے یہانتک کہ جب ثنیہ پر پہونچے (یعنے وہ گھاٹی
جہان سے مکے مین داخل ہوتے ہین) تو حضرت کی اونٹنی آپکے لیکر بیٹھ گئی لوگون نے حل حل کہا (اونٹ کے اوہانے کے لیے
یہ کلمہ بولتے ہین) قصواء بگڑ گئی یا اڑ گئی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کا نام قصواء تہا) دوبارہ کہا کہ قصواء اڑ گئی
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قصواء نے اڑنہین کی اور نہ اوسکی عادت ہے اڑنے کی مگر اوسکو اوسی نے روکنے والے
نے روکا یعنے اللہ تعالے نے جس نے ابرہہ حبشی کے بادشاہ کے ہتہی کو کعبہ ڈہانے کو لایا تہا روکا تہا اوسی نے قصواء کو بھی روکا ہے
پہر آپنے فرمایا قسم ہے اوس ذات کی جسکی ہاتہہ مین میری جان ہے قریش جو چیز مجہسے طلب کرین گے جسمین اللہ تعالی کے حرم کی تعظیم
ہوگی وہی چیز مین اونکو دونگا یعنی اس صلح مین قریش جو کچہہ مجہسے وہان کے تعظیم کی بات طلب کرینگے مین قبول کرونگا
پہر اونٹنی کو اٹہایا تو وہ اٹہی اور آپ ایکطرف ہوئے یعنی اہل مکہ کی راہ سے اور طرف متوجہ ہوئے یہانتک کہ حدیبیہ کے
انتہا پر میدان مین ایک جگہہ پر جہان تہوڑا سا پانی ہے - یعنے ایک گڑہے مین تہوڑا سا پانی تہا اوسپر جا اوترے (حدیبیہ
اوس گڑہے کا نام ہے) پہلے آپ پاس بدیل بن ورقا خزاعی آیا ف اور قریش کا لشکر جمع کر کے آمادہ جنگ ہونا بیان کیا
آپنے فرمایا ہمین لڑنا ہرگز منظور نہین ہے ہم صرف عمرہ کرنیکو آئے ہین اور قریش سے یہ کہدینا چاہیے کہ ایک مدت قرار دیکر ہم سے صلح
کرلین کہ اوس مدت تک مین اور کافرون سے لڑتا رہون اگر مین غالب آؤن تو وہ بہی اگر چاہین اور ون کیطرح میری اطاعت
کرلین اور جو مین مغلوب ہون تو مطلب اونکا حاصل ہوگا اوس نے جاکے قریش سے کہا کہ مین نے محمد اور اونکے اصحاب کو دیکہا وہ عمرہ

کے لیوانے مین اوسکا رکنا ہرگز مناسب نہین اور پیغام آپکا ادا کیا مگر قریش ہموار نہوے ف پھر عروہ بن مسعود ثقفی آپکے پاس
اور آپسے گفتگو کرنے لگا حالت گفتگو مین عروہ بار بار آپ کے ریش مبارک کو ہاتھ لگاتا مغیرہ بن شعبہ جو آنحضرت کے پاس تلوار لیکر ہوے
کھڑے تھے اور خود بھی تھے اونہون نے عروہ کے ہاتھ پر تلوار کی کوتھی ماری اور کہا دور رکھ اپنا ہاتھ اپنا آپکے ریش مبارک سے عروہ نے سر
اوٹھاکر پوچھا یہ کون تھا لوگون نے کہا مغیرہ بن شعبہ (جو بھتیجا تھا عروہ کا) عروہ نے کہا ای مکار کیا مین نے تیرے مفسدے
اور عہد شکنی کے اصلاح مین سعی نہین کی یہ قصہ یون ہے کہ مغیرہ جاہلیت مین چند لوگون کو اپنے ساتھ لے گیا تھا پھر اون
کو قتل کیا اور اونکے مال لوٹے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور مسلمان ہوگیا آپنے فرمایا اسلام تو ہم نے قبول کیا
لیکن مال ہم نہ لینگے وہ مال فریب اور مکر سے حاصل ہوا ہے اوسکی ہمین حاجت نہین ہے ف غیر پھر جو لوگ مارے گئے
مغیرہ کے ہاتھ سے اون کے قوم والون نے عروہ سے جھگڑا کیا کیونکہ مغیرہ عروہ کے بھتیجے تھے عروہ نے اون سے بمشکل فیصلہ
کیا اور دیت دینے کا وعدہ کیا تو عروہ نے مغیرہ پر احسان جتایا کہ مین تو تیری فساد کی اصلاح کرون اور تو مجھسے برائی کرے
ف بعد اوسکے سورنے اخیر تک حدیبیہ کی کیفیت بیان کی ف پھر عروہ لوٹ کر اپنے قوم مین گیا اور آپکے اصحاب کی وفا
شعاری اور جان نثاری کا حال بیان کرکے قریش کو صلح کی صلاح دی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مناسب معلوم ہوا
اپنی طرف سے کسیکو قریش کے پاس بطور سفارت کے بھیجین پہلے حضرت عمر سے کہا انہون نے عذر کیا کہ قریش کے عداوت مجھسے
آپ کو معلوم ہے یہ کام مجھسے نہ ہوگا پھر حضرت عثمان کا بھیجنا قرار پایا وہ گئے اور آپ کا پیغام قریش سے ادا کیا قریش اون سے
بہ محبت پیش آئے اور سہیل کو آپ پاس بھیجا اوسکیواسطے سے صلح ہوئی ف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی سے
فرمایا لکھو بسم اللہ الرحمن الرحیم فیصلہ کیا محمد نے جو اللہ کے رسول ہین اور قریش نے پھر سب قصہ بیان کیا ف سہیل نے کہا کہ
آپ اللہ کے رسول ہمارے نزدیک نہین ہین یون لکھو کہ جسپر فیصلہ کیا محمد بن عبد اللہ نے آپنے حضرت علی سے کہا رسول اللہ کا لفظ
مٹا کر بن عبد اللہ لکھدو انہون نے کہا مین ایسا نہ کرونگا آپنے اپنے دست مبارک سے لفظ رسول اللہ کو محو کرکے بن عبد اللہ
لکھدیا اور شرائط صلح یہ ٹھہری کہ اب کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بغیر عمرہ کے پھر جاوین سال آیندہ مین اگر عمرہ کرین
مگر ہتھیار ساتھ نہ لاوین سوائے تلوارون کے کہ وہ بھی قراب مین ہون یعنی اوس غلاف مین جو میان کے اوپر ہوتا ہے اور تین دن
سے زیادہ نہ ٹھہرین اور دس سال صلح کی قرار پائی اس عرصے مین آپس مین لڑائی نہ ہو اور جو کوئی حلیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کا ہو قریش اوس سے نہ لڑین نہ اوس کے مخالف کی مدد کرین اور حلفاے قریش سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی
معاملہ کرین اور جو کوئی مسلمانون مین سے مرتد ہوکر قریش مین چلا آوے تو قریش اوسکو نہ پھیرین ف اور جو کوئی قریش
مین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آوے اگرچہ مسلمان ہوکر آوے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکو پھیر دین
جب آپ صلحنامہ کی تحریر سے فارغ ہوئے تو صحابہ سے فرمایا اوٹھو اور قربانیان نحر کرو پھر سر منڈاؤ پھر اوسکے چند عورتین
مسلمان ہوکر مسلمانون پاس ہجرت کرکے آئین اللہ تعالے نے اون کے پھیرنے سے منع کیا کیونکہ عہد شرط مرد

سو خاص تھی) اور مہراونٹ پہروا دیا جوادن کے کافر خاوند نے اونکو دیا تھا پھر آپ مدینے مین تشریف لائے تو ایک شخص قریش مین سے جسکا نام ابوبصیر تھا آپ پاس آیا مسلمان ہوکر قریش نے اوسکو واپس بلانے کو دو آدمی بھیجے آپنے ابوبصیر کو اون کے حوالے کردیا وہ اونکو ساتھ لیکر نکلے جب ذوالحلیفہ مین پہونچکر توا تر کر کھجورین کھانے لگے ابوبصیر نے اون دونون مین سے ایک کی تلوار دیکھکر کہا تم خدا کی قسم تمہاری تلوار بہت عمدہ معلوم ہوتی ہے اوس نے میان سے نکالکر کہا ہان مین اسکو آزما چکا ہون ابوبصیر نے کہا مین تو دیکھون اوس نے دیدی ابوبصیر نے اوسی تلوار سے اوسکو مالکر مارا یہانتک کہ وہ ٹھنڈا ہوگیا اور دوسرا ساتھی یہ دیکھکر بھاگا یہانتک کہ مدینے مین آیا اور جلد دوڑ کر مسجد شریف مین گھسا رسول اللہ صلعم نے فرمایا یہ ڈر گیا ہے وہ بولا میرا ساتھی مارا گیا اور مین بھی مارا جاؤن گا اتنے مین ابوبصیر پہونچا اور بولا یا رسول اللہ آپنے اپنا عہد پورا کیا مجھے کافرون کو پھیر دیا پھر اللہ نے مجھے اون سے نجات دی آپنے فرمایا عجب لڑائی کا بھڑکانیوالا ہے اگر اسکا کوئی ساتھی ہوتا تو فساد برپا دیتا اور صلح توڑ دیتا اس اثنا مین یہ آیا تھا کہ بھاگ جاوے اور مکہ مین جو مسلمان کافرون کے پاس ہین وہ اس سے جا ملین مگر آپنے صراحۃً ایسا نہ کہا کہ قریش سے منکر دشمن ہوجاوین اور صلح توڑ دین ف ابوبصیر نے جب یہہ سنا تو سمجھ گئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر مجھے کافرون کو پھیر دینگے وہ نکل کھڑے ہوئے اور دریا کے کنارے آرہے اور ابوجندل (جو سہیل کا بیٹا تھا جس نے صلح کرائی تھی) وہ مسلمان ہوگیا تھا اور صلح کے بعد آپ پاس آیا تھا لیکن آپنے اوسے واپس کردیا تھا کفار کو صلح کا پورا کرنا منظور تھا) وہ بھی ابوبصیر سے ملگیا یہانتک کہ ایک جماعت مسلمانون کی وہان ہوگئی ف ستر آدمی یا تین سو آدمی انہون نے کافرون کے قافلون کو لوٹنا شروع کیا قریش نے مجبور ہوکر آنحضرت صلعم کو کہلا بھیجا کہ ہم شرط سے درگذرے آپ اون لوگون کو اپنی ہی پاس بلاکر رکھیے آپنے اون سب کو بلا لیا مگر ابوبصیر حالت نزع مین تھے جسوقت نامہ آپکا طلب کے لیجو پہونچا اونہون نے ہاتھ مین اوسکو لے لیا اور جان بحق تسلیم کی۔ الحمد للہ تمام ہوا پارہ سیزدہم سنن ابی داؤد سے

مصنف دعا فرماؤ اور توفیق دے ہم کو اس کتاب کے پورا کرنیکی فقط

تم الجزء الثالث عشر ویتلوہ الجزء الرابع عشر ان شاء اللہ تعالیٰ

فہرست ابواب پارہ ہفدہم سنن ابی داؤد

صفحہ	باب	صفحہ	باب	صفحہ	باب
۶۳۹	جو قید کیا کافر ہونے پر زبردستی کیا جاوے	۶۴۲	کونسا وقت جنگ کرنیکا لیے بہتر ہے	۶۴۴	آدمی جب گھر جاوے تو کیا کرے
״	اگر مسلمان کافرونکو مخبری کرے	۶۴۳	جنگ کیوقت جیپ رہنا بہتر یا خدا کی راہ مین گرنا	۶۴۴	جو لوگ چھپا کر کمین مین بیٹھا ہی جاوین
۶۴۱	جو کافر ذمی جاسوسی کرے اوسکا بیان	״	جنگ کیوقت سلوی سے اوتارنا درست ہے	۶۴۵	صف بندی کا بیان
״	جو کافر ہمارے پاس مسلمان بنکر آوے اور جاسوسی کرے	״	لڑائی مین عورتون کو مارنیکا بیان	״	جب دشمن قریب آکر مل جاوین تو کیا

مصنف غفرلہ

صفحہ	باب
۶۴۶	مبارز کا مقابلہ کرنا
〃	ناک کان کاٹنے کی ممانعت
۶۴۷	عورتون کو مارنا منع ہے
۶۴۸	دشمن کو انگار سے مارنا کیسا ہے
۶۴۹	کوئی شخص اپنا جانور کسی کو دیدیا پھر حصہ مانگتا ہے
۶۵۰	قیدی مضبوط باندھا جاوے یا نہین
۶۵۲	قیدی کو مارپیٹ کرنیکا بیان
۶۵۳	قیدی پر اسلام کے لیے زبردستی نہ کیجاوے
〃	قیدی کو یون ہی مار ڈالنا اور سپر اسلام پیش ذکر نے کا بیان
۶۵۴	قیدی کو پکڑکر اوسکو مار ڈالنا
۶۵۵	قیدی کو باندہ کر اوسکو تیرون سے مار ڈالنا
〃	قیدی پر احسان رکھکر مفت چھوڑ دینے کا بیان
۶۵۶	قیدی سے مال لیکر اوسکو چھوڑ دینیکا بیان
۶۵۹	جب حاکم دشمن پر غالب ہو جاوے تو میدان جنگ مین ٹھہرے
〃	قیدیون مین جدائی کر دینے کا بیان
〃	اگر جوان قیدی ہون تو اون مین جدائی کرنا درست ہے
۶۶۰	کافر جنگ مین کسی مسلمان کا مال لیجاوین پھر مالک اوسکو غنیمت مین پاوے
〃	اگر کافرون کے غلام مسلمانون سے پناہ گیر ہو جاوین اور مسلمان ہو جاوین
۶۶۱	اگر دشمن کے ملک مین غلہ آوے غنیمت

صفحہ	باب
	مین اور لوگ کہا مین
۶۶۱	جب غذا کی کمی ہو تو ہر ایک کو
۶۶۹	غلہ لوٹ کر اپنے لیے رکھنا منع ہے بلکہ لشکر مین تقسیم کر دینا چاہیے
۶۶۲	کہانیکی چیزین دار الحرب سے اپنے ساتھ لے آنا
۶۶۳	غنیمت کے مال مین کسی چیز کو اپنے کام مین لاوے
〃	اگر لڑائی مین ہتیار ملین تو اونکا استعمال کرنا جنگ مین درست ہے
〃	غنیمت کے مال مین سے چورا نا بڑا گناہ ہے -
۶۶۴	جب غنیمت مین کوئی حقیر چیز چوراوے
۶۶۷	تو امام اوسکو چھوڑ دے اور چورانے والیکا اسباب نہ جلاوے
۶۶۵	غنیمت مین سے چورانیوالی کی سزا کیا ہے
۶۶۶	جو شخص کسی کافر کو قتل کرے اوسکو اوسکا اسباب دیا جاوے -
۶۶۲	اگر امام چاہے تو مقتول کا سامان قاتل کو نہ دے اور گھوڑا اور ہتیار بھی سامان مین داخل ہین
۶۶۸	سامان مقتول کا سب قاتل کو ملیگا اوس مین سے خمس نہ لیا جاویگا -
〃	جو شخص زخمی کافر کو جسکا کام تمام ہو چکا

صفحہ	باب
	ہوا مار ڈالے اوسکو بھی اوسکے اسباب مین سے کچھ بطور انعام کے ملیگا -
۶۶۹	جو شخص غنیمت کے تقسیم ہو جانیکے بعد آوے اوسکو حصہ نہ ملیگا -
۶۷۰	عورت اور غلام کو غنیمت کے مال مین سے کچھ حصہ ملنا چاہیے یا نہ ملنا چاہیے
۶۷۲	لشکر اسلام مین سے کسی کے ساتھ ہو تو اوسکو حصہ ملیگا یا نہین
〃	گھوڑے کے حصہ کا بیان
〃	جسکے نزدیک گھوڑے کو ایک حصہ دینا چاہیے اور جسکے نزدیک دو حصے
۶۷۳	غنیمت مین سے امام کسی کے لیے کچھ انعام مقرر کر دے جسکو نفل کہتے ہین -
۶۷۴	لشکر کے کسی ایک ٹکڑی کو کچھ زیادہ بطور انعام کے دینا
۶۷۶	خمس انعام سے پہلے نکالا جاویگا
۶۷۷	سریہ کا بیان (لشکر کے ایک ٹکڑی کا)
۶۷۹	سونے چاندی مین سے نفل کا بیان اور غنیمت کے جو مال کافرون سے ماتھ آوے اوس مین سے امام اپنے لیے کچھ رکھ لیوے -
〃	اقرار پورا کرنا ضرور ہے
۶۸۰	امام جو عہد کرے تو اوسکی پابندی لوگون پر ضرور ہے
〃	جب امام مین اور کافرون مین عہد ہو تو امام اونکی ملک مین جا سکتا ہے
۶۸۱	ذمی کافر کو قتل کرنا بڑا گناہ ہے
〃	ایلچیون کا بیان -
۶۸۲	عورت اگر کسی کافر کو امان دیوے

الجزء الثامن عشر

پارہ اٹھارہواں

حتی المسور بن مخرمة ومروان بن الحکم فاتہم اصطلحوا علی وضع الحرب عشر سنین یامن فیہا الناس وعلی ان بیننا عیبة مکفوفة وانہ لا اسلال ولا اغلال ترجمہ مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم کی روایت ہے کہ قریش نے صلح کی اس بات پر کہ دس برس تک لڑائی کو موقوف رکھیں گے لوگ اس مدت میں امن سے رہیں اور ہمارے اور ان کے درمیان میں دل صاف ہوگا ف یہ حاصل ترجمہ ہے لفظی ترجمہ عیبہ کا نہیں ہے عیبہ کہتے ہیں اونٹ کی تھیلی یا کپڑے کو جس میں عمدہ عمدہ کپڑے رکھا کرتے ہیں دل کو تشبیہ دی عیبہ کے ساتھ اور مکفوفہ کے معنے بند ہی ہوئی یعنی ہمارا دل صاف رہے گا مکر اور فساد اور کینہ سے اور عہد توڑنے سے ف اور نہ چوری ہوگی چھپکے اور کہل کر ف یعنی ایک فریق دوسرے فریق کا مال نہ چرا کر چھپکے سے لیں گے نہ علانیہ لوٹ مار کریں گے بعضوں نے اس کے برعکس معنے لیے ہیں یعنی اسلال علانیہ لوٹ کر مارنا اور اغلال چھپا کر چرانا۔ بعضوں نے کہا اسلال سے مراد تلوار میں نکالنا ہے اور اغلال سے مراد زرہیں پہننا ہے یعنی جنگ نہ کریں گے عن حسان بن عطیة قال مالمکحول واین ابی زکریا الی خالد بن معدان وصلت معہم فحدثنا عن جبیر بن نفیر قال قال جبیر انطلقت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتیتہ فسالہ جبیر عن الہدنة فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ستصالحون الروم صلحا آمنا وتغزون انتم وہم عدوا من ورائکم ترجمہ حسان بن عطیہ سے روایت ہے مکحول اور ابن ابی زکریا خالد بن معدان کی طرف چلے میں بھی ان کے ساتھ گیا انہوں نے حدیث بیان کی جبیر بن نفیر سے کہ جبیر نے مجھ سے کہا چل دمشق میں مخبر پاس جو ایک صحابی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا میں گیا جبیر نے اس سے پوچھا صلح کو انہوں نے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے قریب ہے کہ صلح کرو گے تم روم سے ایسی کہ خوف نہ ہوگا پھر وہ اور تم مل کر ایک اور دشمن سے لڑو گے ف یعنی فی الدنیا دولت علی غنیمة ویتشبہ بہم دشمن پاس غفلت دیکھ جانا اور اس کو دبوچ کا دیکھ مارنا عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لکعب بن الاشرف فانہ قد اذی اللہ ورسولہ فقام محمد بن مسلمة فقال انا یا رسول اللہ اتحب ان اقتلہ قال نعم قال فاذن لی ان اقول شیئا قال نعم فاتاہ فقال ان ہذا الرجل قد سالنا الصدقة وقد عنانا قال وایضا لتملنہ قال اتبعناہ فنخرہ کرہ ان ندعہ حتی ننظر الی ای شیء یصیر امرہ وقد اردنا ان تسلفنا وسقا او وسقین قال ای شیء ترہنونی قال وما تریدون منا قال نساءکم قالوا سبحان اللہ انت اجمل العرب نرہنک نساءنا فیکون ذلک عارا علینا قال فترہنونی

اوکادکم قالوا سبحان اللہ یسبا بن لحد نا فیقال رھنت بوسق او وسقین قالوا نرھنک اللامۃ
یرید السلاح قال نعم فلما اتاہ نادا ہ فخرج الیہ وھو متطیب ینضح رأسہ فلما ان جلس الیہ وقد
کان جاء معہ بنفر ثلاثۃ او اربعۃ فذکروا لہ قال عندی فلانۃ وھی اعطر نساء الناس قال اتاذن
لی فاشم قال نعم فادخل یدہ فی راسہ فشمہ قال اعود قال نعم فادخل یدہ فی راسہ فلما استمکن
منہ قال دونکم فضربوہ حتی قتلوہ ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون
قتل کریگا کعب بن الاشرف کو ف کعب بن الاشرف یہودیوں کا سردار تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عہد شکنی
کی اور ہمیشہ لوگون کو مسلمانون سے جنگ کرنے کے لیے ترغیب دیتا تھا ف کیونکہ اوس نے تکلیف دی اللہ کو اور
اوسکی رسول کو یہ سنکر محمد بن مسلمہ کھڑی ہوئے اور کہا میں یہ کام کرونگا یا رسول اللہ کیا آپ چاہتے ہین میں اوسکو قتل کردون
آپ نے فرمایا ہان محمد بن مسلمہ نے کہا تو پھر مجھے اجازت دیجیے میں کچھ کہون ف یعنی ظاہر آپ کی شکایت اوس سے کرون
تاکہ وہ مجھکو اپنا دوست جانی اور آپسے برگشتہ سمجھے ف آپ نے فرمایا ہان کہو پھر محمد بن مسلمہ کعب پاس آئے اور کہا یہ شخص ہمسے
محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے صدقہ مانگا پھر ہم کو مصیبت مین ڈالدیا کعب نے کہا ابھی کیا ہے اور تم مصیبت مین پڑوگے محمد بن
مسلمہ نے کہا ہم اوس کے پیرو ہی کرچکے اب یہ بھی بیا معلوم ہوتا ہے کہ اوسکو چھوڑ دین جبتک اوسکے کا انجام نہ دیکھین کیا ہوتا ہے ہمارا
مطلب تم سے یہ ہے کہ ایک وسق یا دو وسق اناج ہم کو قرض دو کعب نے کہا کیا چیز گرو رکھوگے محمد بن مسلمہ نے کہا تم کیا چاہتے ہو کعب نے
کہا اپنی عورتین گرو رکھو انہون نے کہا سبحان اللہ تم عمدہ عرب ہو کر ایسا کہتے ہو کیا ہم اپنی عورتین تمہارے پاس گرو رکھین اور یہ ننگ
ہم پر ہے کعب نے کہا اچھا اپنی اولاد گرو رکھو انہون نے کہا سبحان اللہ جب ہمارا بیٹا مرا ہوتو لوگ اوسکو بھی طعنہ دین کہ ایک وسق
یا دو وسق پر گرو ہوا تھا البتہ ہم اپنے ہتھیار تمہارے پاس گرو کرینگے کعب نے کہا اچھا پھر محمد بن مسلمہ اوسکے پاس گئی رات کو اور
اپنے ساتھ تین آدمیونکو اور لیتے گئے اور پکارا اوسکو (مسلم کی روایت مین ہے) اوسکی عورت نے کہا مجھے تو اس آواز سے خون معلوم
ہوتا ہے کعب نے منا نا اور کہا میرا دوست محمد بن مسلمہ ہے اور اوسکا شیر خوار بچہ اور ابو نائلہ کعب کا خوشبو لگائے ہوئے اوسکا بھائی
رہا تھا جب محمد بن مسلمہ گئے اور اپنے ساتھ تین چار آدمی لائے تھے سب نے تذکرہ شروع کیا خوشبو کا (شیخ کعب سے کہا کہ ایسی خوشبو کہان
لاتے ہو) کعب نے کہا میرے پاس فلان عورت ہے وہ سب عورتون سے زیادہ معطر رہتی ہے محمد بن مسلمہ نے کہا کیا تم مجھے اجازت دیتے ہو
کہ میں تمہارے بال سونگھون کعب نے کہا اچھا سونگھو محمد بن مسلمہ نے اپنا ہاتھ اوسکے سر میں ڈالکر سونگھا پھر دوبارہ اجازت چاہی
کعب نے کہا اچھا محمد بن مسلمہ نے اپنا ہاتھ اوسکے سر پر رکھا اور اپنے ساتھیون سے اشارہ کیا لو دیکھتے کیا ہو انہون نے مارنا شروع کیا یہان
تک کہ مرگیا ف اس حدیث سے شغلت اور دھوکا دیکر مار ڈالنے کا جواز معلوم ہوتا ہے اور یہ غدر نہین ہے کیونکہ غدر کہتے ہین عہد
توڑنے کو اور بعضون کے نزدیک یہ امر درست نہین ہے وہ استدلال کرتے ہین اس حدیث سے جو آگے آتی ہے **عن ابی ھریرۃ**
عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال الایمان قید الفتک لا یفتک مومن **ترجمہ ابی ہریرہ** سے روایت ہے کہ

نے روک دیا فتک کو اب کوئی مومن فتک نہ کرے ف فتک کہتے ہیں دھوکہ سے مار ڈالنے کو غافل پاکر مراد یہ ہے کہ مومن کو ساتھ ایسا نہ کرنا چاہیے یا کافر کے ساتھ بھی نہ کرنا چاہیے اور کعب بن الاشرف کا قتل قبل اس نہی کے ہوگا یا رخصت ہے امام کے حکم سے واللہ اعلم وباب فی التکبیر علی کل شرف فی المسیر سفر میں ہر بلندی پر چڑھتے وقت تکبیر کہنا

عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قفل من غزو او حج او عمرۃ یکبر علی کل شرف من الارض ثلث تکبیرات ویقول - لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر آئبون تائبون عابدون ساجدون لربنا حامدون صدق اللہ وعدہ ونصر عبدہ وھزم الاحزاب وحدہ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جہاد سے لوٹتے یا حج سے یا عمرہ سے تو ہر بلندی پر تکبیر کہتے تین بار اور کہتے لا الہ الا اللہ وحدہ الخیر تک یعنی نہیں ہے کوئی معبود سچا سوا خدا کے وہ اکیلا ہے اوسکا کوئی شریک نہیں ہے اوسی کی سلطنت ہے اور اوسی کو تعریف سجتی ہے وہ ہر چیز پر اختیار رکھتا ہے ہم لوٹنے والے ہیں توبہ کرنیوالے ہیں اللہ کیطرف پوجنے والے ہیں سجدہ کرنیوالے ہیں اللہ کو - اپنے پروردگار کی تعریف کرنیوالے ہیں سچا کیا اللہ نے وعدہ اپنا اور مدد کی اپنے بندے کی اور بھگا دیا فوجوں کو آپ اکیلا اوسی نے باب فی الاذن فی القعود بعد النھی جہاد سے لوٹ آنیکی اجازت بعد ممانعت کے ف ابتدای اسلام میں منافقوں کا طریقہ تھا کہ جہاد کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ نکلتے اگر نکلتے بھی تو راستہ سے طرح طرح کے بہانے کرکے ضرور تیں بیان کرکے آپ سے اذن لیکر لوٹ آتے اللہ جل جلالہ نے سورہ برات میں اوتارا لایستاذنک الذین یؤمنون باللہ والیوم الآخر ان یجاہدوا باموالھم وانفسھم واللہ علیم بالمتقین انما یستاذنک الذین لا یؤمنون باللہ والیوم الآخر وارتابت قلوبھم فھم فی ریبھم یترددون - یعنی نہیں رخصت مانگتے تجھ سے جو لوگ یقین رکھتے ہیں اللہ پر اور پچھلے دن پر اس سے کہ لڑیں اپنے مال اور جان سے اور اللہ خوب جانتا ہے ڈر والوں کو رخصت وہی مانگتے ہیں تجھ سے جو نہیں یقین رکھتے اللہ پر اور پچھلے دن پر اور شک میں پڑگئے دل اون کے تو وہ اپنے شک ہی میں بہکتے ہیں (یعنی جہاد میں جانے اور نہ جانے کے لیے شش وپنج کرتے ہیں) جب یہہ آیت اوتری تو جہاد سے لوٹ آنا اگرچہ پیغمبر کی اجازت سے ہو منع ہوا اور بعد جب اسلام قوی ہوگیا اور مجاہدین کی کثرت ہوگئی اور منافق قتل کیے گئے اللہ جل جلالہ نے سورہ نور میں دوسری آیت اوتاری - انما المؤمنون الذین آمنوا باللہ ورسولہ واذا کانوا معہ علی امر جامع لم یذھبوا حتی یستاذنوہ ان الذین یستاذنونک اولئک الذین یؤمنون باللہ ورسولہ فاذا استاذنوک لبعض شانھم فاذن لمن شئت منھم واستغفر لھم اللہ ان اللہ غفور رحیم - ایمان والے وہ ہیں جو یقین لائے ہیں اللہ پر اور اوسکی رسول پر اور جب ہوتے ہیں اوسکے ساتھ کسی جمع ہونے کے کام میں (جیسے جہاد حج وغیرہ) تو چلے نہیں جاتے جبتک اوس سے پروانگی نہ لیں تجھ سے جو لوگ مانگتے ہیں پروانگی یہی ہیں جو مانتے ہیں اللہ کو اور اوسکے رسول کو پھر جب پروانگی مانگیں تجھ سے اپنے کسی کام کے تو پروانگی دی جسکو تو چاہے

اون مین ہی اور معافی مانگ اون کے لیے اللہ سے بیشک اللہ بخشنے والا ہی مہربان۔ اب پہلی آیت منسوخ ہوگئی اور جہاد سے لوٹ آنا اگر
کوئی ضرورت پیش آوے بعد اجازت کے درست ہوا۔ اسی کا بیان ہی اس حدیث مین جو آگے آتی ہی عن ابن عباس قال الا ستثناء فی
الذین یؤمنون باللہ والیوم الاخر الایۃ نسختہا التی فی النور انما المؤمنون الذین آمنوا باللہ ورسولہ الی غفور رحیم یعنی عبداللہ بن عباس سے روایت ہی انہون نے کہا الا ستثناء فی انک الذین یؤمنون باللہ و
الیوم الاخر اخر آیت تک منسوخ ہوگئی اس آیت سے جو سورہ نور مین ہی انما المومنون الذین آمنوا باللہ اخیر تک یعنی غفور رحیم تک
باب فی بعثۃ البشراء خوشخبری دینے کے لیے کسی کو بھیجنا عن جریر قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم الا تریحنی من ذی الخلصۃ فاتاہا فحرقہا ثم بعث رجلا من احمس الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یبشرہ یکنی ابا ارطاۃ تم حدیث جریر سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے کیا تو مجھ کو بیکار نہین کرتا
ذی الخلصہ سے ف ذی الخلصہ ایک گھر تہا جسمین بت رہا کرتا تہا دوس اور خثعم وغیرہ کا، اور بعضون نے کہا خود
بت کا نام تہا اور بیکار کرنے سے مراد یہ ہی کہ اوس گھر کو اجاڑ اور برباد کیون نہین کر دیتا کہ خس کم اور جہان پاک ہو ف
یہ سنکر جریر وان گئے اور اوسکو جلا دیا پہر ایک آدمی قبیلہ احمس سے بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اسکی خوشخبری
دینے کو جسکی کنیت ابو ارطاۃ تہی باب فی اعطاء البشیر جو شخص خوش خبر لیکر آوے اوسکو کچہ انعام دینا عن کعب
بن مالک قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا قدم من سفر بدأ بالمسجد فرکع فیہ رکعتین ثم جلس
للناس وقص ابن السرح الحدیث قال ونہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسلمین عن کلامنا ایہا الثلاثۃ
حتی اذا طال علی تسورت جدار حایط ابی قتادۃ وہو ابن عمی فسلمت علیہ فواللہ ما رد علی السلام
ثم صلیت الصبح صباح خمسین لیلۃ علی ظہر بیت من بیوتنا فسمعت صائحا یا کعب بن مالک ابشر
فلما جاءنی الذی سمعت صوتہ یبشرنی ترکت لہ ثوبی فکسوتہما ایاہ فانطلقت حتی اذا دخلت
المسجد فاذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالس فقام الی طلحۃ بن عبید اللہ یہرول حتی صافحنی
وہنانی تم حدیث کعب بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے آتے تو پہلے مسجد مین جاتے اور دو رکعتین
پڑہتے پہر لوگون مین بیٹہتے بعد اوسکی ابن السرح نے پوری حدیث بیان کی کعب نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانون
کو ہم تینون آدمیون سے بات کرنے کی منع فرمایا ف وجہ اسکی یہ تہی کہ کعب بن مالک اور دو صحابی اور جو بدری تہے۔ ایک کا
نام ہلال بن امیہ اور دوسرے کا نام مرارہ بن الربیع بدون کسی عذر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک مین نہ
گئے جب آپنے مراجعت فرمائی تو یہ لوگ حضور اقدس مین حاضر ہوئے اور صاف صاف کہدیا کہ ہم لوگون کو کوئی عذر نہ تہا
یون ہی رہ گئی آپنے فرمایا تم ٹہہرو جیسا کہ خدای تعالے تمہارے باب مین حکم فرماوے گا کیا جاتا آپنے حکم دیا کہ ان تینون آدمیون سے
کوئی بات نہ کرے سب مسلمانون نے ان سے بات کرنا چہوڑ دیا ف جب بہت دن گذرے تو مین ابو قتادہ کے باغ مین دیوار پہاند

کر گیا وہ میرے چچا کا بیٹا تھا میں نے اوسکو سلام کیا قسم خدا کی اوس نے جواب تک نہ دیا (کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کلام اور سلام سے منع کیا تھا) پھر میں نے صبح کی نماز پڑھی پچاسویں دن اپنے گھر کے چھت پر تو ایک پکارنیوالی کی آواز سنی جو پکارتا ہے ای کعب بن مالک خوش ہو جا پھر جب شخص میرے پاس آیا تو میں نے اپنے دونو کپڑے اوتار کر اوسکو دیے اور میں چلا جب مسجد نبوی میں آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے طلحہ بن عبید اللہ مجھکو دیکھکر اوٹھے کودتے ہوئے اور دوڑتے ہوئے آکر مجھ سے معانقہ کیا اور مبارکباد دی ف توبہ قبول ہونے کی اللہ جل جلالہ نے اوتاری ثم یتوب اللہ من بعد ذلک علی من یشاء واللہ غفور رحیم کعب نے کہا یہ طلحہ کا میں کبھی نہیں بھولا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے دیکھا چہرہ مبارک خوشی سے چمک رہا تھا اور آپنے فرمایا بشارت ہو تجھ ایسے دن کی جو بہتر ہے اون سب دنون میں جب سے تیری ماں نے تجھے جنا ہے میں نے کہا کہ اس خوشی کے شکرانی میں جی چاہتا ہے کہ اپنا سارا مال خیرات کردون آپنے سارے مال کے نہ ڈالنیسے منع کیا اور فرمایا کچھ مال اپنے پاس بھی رہنے دے اونہا فقون کو اللہ نے رسوا کیا **باب فی سجود الشکر** سجدہ شکر کا بیان **عن ابی بکرۃ** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان اذا جاءہ امر سرور او بشر بہ خر ساجدا شکرا للہ **ترجمہ** ابوبکرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جب کوئی خوشی کی بات آتی یا آپ خوشخبری دیجاتے تو سجدہ میں گر پڑتے اللہ کے شکر کے لیے ف اس کو سجدہ شکر کہتے ہیں۔ یہ شافعی اور احمد اور محمد کے نزدیک مسنون ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک مکروہ ہے اون پر یہ حدیث حجت ہے **عن سعد بن ابی وقاص** قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مکۃ نرید المدینۃ فلما کنا قریبا من عزورا نزل ثم رفع یدیہ فدعا اللہ ساعۃ ثم خر ساجدا فمکث طویلا ثم قام فرفع یدیہ فدعا اللہ ساعۃ ثم خر ساجدا فمکث طویلا ثم قام فرفع یدیہ ساعۃ ثم خر ساجدا ذکرہ احمد ثلثا قال انی سالت ربی وشفعت لامتی فاعطانی ثلث امتی فخررت ساجدا لربی شکرا ثم رفعت راسی فسالت ربی لامتی فاعطانی ثلث امتی فخررت ساجدا لربی شکرا ثم رفعت راسی فسالت ربی لامتی فاعطانی الثلث الاخر فخررت ساجدا لربی شکرا **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے مکہ سے مدینے کو آتے تھے جب عزورا (ایک گھاٹی کا نام ہے) میں پہونچے تو آپ اوترے اور دونو ہاتھ اوٹھا کر ایک ساعت تک خدا سے دعا کی پھر سجدے میں گرے اور بڑی دیر تک سجدے ہی میں رہے بعد اوسکے کھڑے ہوئے اور ہاتھ اوٹھا کر دعا کی ایک ساعت تک پھر سجدے میں گرے اور بڑی دیر تک سجدے میں رہے پھر کھڑے ہوئے اور دونو ہاتھ اوٹھا کر دعا کی ایک ساعت تک پھر سجدے میں گرے بعد اوسکے فرمایا میں اپنے رب سے مانگا اور سفارش کی امت کو لیے اللہ جل جلالہ نے ایک تہائی امت مجھکو دیدی میں نے سجدہ شکر کیا پھر سر اوٹھایا اور دعا کی اپنی امت کے واسطے اللہ نے ایک تہائی امت اور دی میں نے سجدہ شکر کیا پھر سر اوٹھایا

اور دعا کی اپنی امت کے لیے اللہ نے ایک تہائی جو باقی تھی وہ بھی مدینی میں نے سجدہ شکر کیا اپنے پروردگار کو **باب** فی الطروق رات کو سفر سے اپنے گھر میں آنا کیسا ہے **عن** جابر بن عبداللہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکرہ ان یاتی الرجل اھلہ طروقا ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برا جانتے تھے کہ آدمی اپنے گھر میں (سفر سے) رات کو آوے **ف** اس کی بہت وجہیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ لوگ سو جاتی ہیں دروازہ مارنا آواز دینا پڑتا ہے اوسکے گھر والوں کو بھی تکلیف محلے والے بھی خفا ہوتے ہیں۔ دوسری یہ کہ رات کو اکثر تمیز نہیں ہوتی شاید لوگ چور سمجھ کر اوپر حملہ کریں اور صدمہ پہونچاویں۔ تیسری یہ کہ عورت کو فرصت نہیں ملتی کہ بن سنور کر خاوند کے سامنے آوے احتمال ہے کہ میلے کچیلے برے کپڑوں میں ہو اور خاوند کو اوسے دیکھکر نفرت پیدا ہو جاوے۔ چوتھی یہ کہ بعضی عورت بدکار ہوتی ہے احتمال ہے کہ شب کو اوسکا اشنا وہاں موجود ہو اور خاوند کو دیکھکر وہ خاوند کو مارے یا خاوند اوسکو مارے دونوں صورتوں میں خرابی ہے اور رسوائی **عن** جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان احسن ما دخل الرجل علی اھلہ اذا قدم من سفر اول اللیل ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا وقت سفر سے گھر میں آنے کا یہ ہے کہ سر شام آوے **عن** جابر بن عبداللہ قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فلما ذھبنا لندخل قال امھلوا حتی ندخل لیلا ای کی تمتشط الشعثۃ وتستحد المغیبۃ ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آئے سفر سے تو ہم شہر میں جانے لگے آپ نے فرمایا ٹھہرو ہم رات کو جاوین گے (اور شہر میں خبر کر دی) تاکہ جو عورت پریشان سر ہو وہ کنگی کرلے اور جس عورت کا خاوند غائب تھا وہ صفائی کرلے زیر ناف کے بالوں کی **باب** فی التلقی مسافر کا استقبال کرنا **عن** السائب بن یزید قال لما قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ من غزوۃ تبوک تلقاہ الناس فلقیتہ مع الصبیان علی ثنیۃ الوداع ترجمہ سائب بن یزید سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک سے مدینے کو آئے تو لوگوں نے آپکا استقبال کیا میں بھی بچوں کے ساتھ آپ سے جا کر ملا ثنیۃ الوداع پر **باب** ما یستحب من انفاد الزاد فی الغزو اذا قفل جب جہاد کا سامان کم ہے اور نہ جا سکے تو وہ سامان کسی اور مجاہد کو دیدے **عن** انس بن مالک ان فتی من اسلم قال یا رسول اللہ انی اریدالجھاد ولیس لی مال اتجھز بہ فقال اذھب الی فلان الانصاری فانہ قد تجھز فمرض فقال لہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرئک السلام وقال لہ ادفع الی ما تجھزت بہ فاتاہ فقال لہ ذلک فقال یا فلانۃ ادفعی الیہ ما تجھزت بہ ولا تحبسی منہ شیئا فواللہ لا تحبسین منہ شیئا فیبارک اللہ فیہ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ایک جوان نے قبیلہ اسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میرا قصد ہے جہاد کا لیکن سامان میرے پاس نہیں ہے آپ نے فرمایا فلان انصاری کے پاس جا اوس نے جہاد کا سامان کیا تھا لیکن بیمار ہو گیا اوس سے کہہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھکو سلام کہا ہے اور یہ کہا ہے جو سامان

تو نے جہاد کے لیے جمع کیا تہا وہ مجھ دیدے اوس شخص نے ایسا ہی کیا اوس انصاری پاس گیا اور یہی کہا انصاری نے اپنی عورت سے کہا سنتی ہے جسقدر سامان تو نی میرے لیے کیا تہا وہ سب اسکو دیدے کچھ مت رکھہ قسم خدا کی اگر تو کچھ رکھہ لے گی اوسمین برکت نہ ہوگی **باب** فی الصلوۃ عند القدوم من السفر جب سفر سے لوٹ کر آوے تو پہلے نماز پڑہے **عن** کعب بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یقدم من سفر الا نہارا قال الحسن فی الغلس فاذا قدم من سفر اتی المسجد فرکع فیہ رکعتین ثم جلس فیہ **ترجمہ** کعب بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے آتے تو دن کو آتے چاشت کے وقت پہر جب شہر مین داخل ہوتے پہلے مسجد مین آکر دو رکعتین پڑہتے بعد اوسکے بیٹہتے وہان **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین اقبل من عمرتہ دخل المدینۃ فاناخ علی باب مسجدہ ثم دخلہ فرکع فیہ رکعتین ثم انصرف الی بیتہ قال نافع فکان ابن عمر کذلک یصنع **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عمرہ کرکر آئے تو مدینے مین داخل ہوئے اور اونٹنی کو مسجد کے دروازے پر بٹہایا بعد اوسکے مسجد مین جاکر دو رکعتین پڑہین پھر گہر مین گئے نافع نے کہا عبداللہ بن عمر بھی ایسا ہی کیا کرتے **باب** فی کراہۃ المقاسم تقسیم کرنیوالے کی اجرت کا بیان **عن** ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ایاکم والقسامۃ قال فقلنا وما القسامۃ قال الشیء یکون بین الناس فینتقص منہ **ترجمہ** ابوسعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم تقسیم کی اجرت دینے سے ہم نے کہا کیا مراد ہے اس سے آپ نے فرمایا ایک چیز کئی آدمیون مین مشترک ہوتی ہے پہر وہ کم ہو جاتی ہے **ف** خطابی نے کہا اس حدیث سے یہ مقصود نہین ہے کہ تقسیم کی اجرت لینا حرام ہے بلکہ مراد نہی ہے اس اجرت سے جو بطور جبر کے حاکم کے حکم سے لیجاتی ہے بلا رضامندی مالکین اموال کے اور لیکن اگر مالکین کی رضامندی سے لیجاوے تو درست ہے دوسرے روایت مین عطا ابن یسار سے ایسا ہی مروی ہے اتنا زیادہ ہے **الرجل** یکون علی القسام من الناس فیاخذ من حظ ہذا وحظ ہذا یعنے ایک آدمی مقرر ہوتا ہے لوگون کی جماعت پر ہر ایک کے حصے مین سے کچھ لے لیتا ہے۔ اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ مقصود نہی سے وہی اجرت ہے جو زبردستی لیجاوے **باب** فی التجارۃ فی الغزو جہاد مین تجارت کرنا مکروہ ہے **عن** عبداللہ بن سلمان ان رجلا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدثہ قال لما فتحنا خیبر لخرجوا غنائمہم من المتاع والسبی فجعل الناس یبایعون غنائمہم فجاء رجل فقال یا رسول اللہ لقد ربحت ربحا ما ربح الیوم مثلہ احد من اہل ہذا الوادی قال ویحک وما ربحت قال ما زلت ابیع وابتاع حتی ربحت ثلاث مائۃ اوقیۃ فقال رسول اللہ انا انبئک بخیر ربح ربح قال ما ہو یا رسول اللہ قال

رکعتین بعد الصلوٰۃ ترجمہ عبداللہ بن سلمان سے روایت ہے ایک اصحابی نے بیان کیا دن سے (جسکا نام معلوم نہیں) جب ہم نے فتح کیا خیبر کو تو لوگون نے اپنی اپنی غنیمتون کو نکالا اسباب بھی اور قیدی بھی اور آپس میں خرید اور فروخت کرنے لگے اتنے میں بکشخص آیا اور بولا یا رسول اللہ میں نے آج اتنا نفع کمایا کہ اتنا کسی کو آج نہ ملا گا اس بستی والون میں سے آپ نے فرمایا ہائے کیا نفع کمایا تو نے بولا میں برابر بیچتا رہا اور خرید کرتا رہا یہانتک کہ تین اوقیہ (ایک اوقیہ چالیس درم کا ہوتا ہے) مجھکو نفع ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تجھکو خبر کرتا ہون اوسکے جس نے (تجھسے) بہتر نفع کمایا ہے وہ بولا کون ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا جس نے دو رکعتین نفل پڑہین بعد فجر نماز کے **باب** فی حمل السلاح الی ارض العدو دشمن کے ملک مین ہتیار لیجانے دینا **عن** ذی الجوشن رجل من الضباب قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد ان فرغ من اھل بدر بابن فرس لی یقال لھا القرحاء فقلت یا محمد انی قد جئتک بابن القرحاء لتتخذہ قال لا حاجۃ لی فیہ فان شئت ان اقتضک بہ المختارۃ من دروع بدر فعلت قلت ما کنت اقبضہ الیوم بغرۃ قال فلا حاجۃ لی فیہ

ترجمہ ذی الجوشن سے جو ایک شخص ہے قبیلہ ضباب سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے جنگ بدر کے دن کافرون سے تو مین آپ پاس ایک بھیر اگھوڑا لیکر آیا جسکی مان کا نام قرحا تہا اور مین نے کہا یا محمد مین آپ پاس قرحا کا بچہ لیکر آیا ہون تاکہ آپ اوسکو اپنی استعمال مین رکھین آپ نے فرمایا مجھے اوس کی احتیاج نہین ہے البتہ اگر تو اوسکے بدلے مین ایک زرہ بدر کی زرہون مین سے لینا چاہے تو مین لونگا مین نے کہا مین تو آج کے دن اوس کے بدلے مین گھوڑا بھی نہ لونگا آپ نے فرمایا تو مجھے بھی اوسکی حاجت نہین ہے **ف** اس حدیث کو باب سے یہ تعلق ہے کہ ذی الجوشن اوسوقت مین مسلمان تہی کافرون کے ملک مین رہتے تھے مگر آپ نے اونکو زرہ دینا منظور کیا **باب** فی الاقامۃ بارض الشرک جس زمین مین شرک ہو وہان رہنا کیسا ہے **عن** سمرۃ بن جندب اما بعد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جامع المشرک وسکن معہ فانہ مثلہ ترجمہ سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مشرک سے صحبت رکھے اور اوس کے ساتھ رہے سہے وہ اوسکی مثل ہے **ف** یعنی مشرک ہے یہ تغلیظا اور تشدید فرمایا تاکہ شرک کے صحبت سے علیحدہ رہے اور اوس سے نفرت کرے یا مراد یہ ہے کہ جب اوسکے ساتھ رہیگا تو خوف ہے کہ اوسکی مثل ہو جاوے کیونکہ صحبت کے تاثیر ضرور ہوتی ہے - یہ حدیث ہے ان مشرکین اور مبتدعین مین ایک اصل عظیم ہے **کتاب الضحایا** کتاب قربانی کے بیان مین **عن** مخنف بن سلیم قال ونحن وقوف معہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعرفات قال یا ایھا الناس ان علی اھل کل بیت فی کل عام اضحیۃ وعتیرۃ اتدرون ما العتیرۃ ھذہ التی یقول الناس الرجبیۃ

ترجمہ مخنف بن سلیم سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وقوف عرفات مین تہے - یعنی حجۃ الوداع

مین تو آپ نے فرمایا ای لوگو مقرر ہر گھر والی پر ہر سال مین قربانی کرنا واجب ہے اور عتیرہ کرنا - کیا جانتے ہو تم کہ عتیرہ کیا ہی وہ وہی ہے جسکو لوگ رجبیہ کہتے ہین **ف** عتیرہ اوائل اسلام مین مسلمانون پر واجب تہا پہر منسوخ ہوگیا دوسری حدیث سے لا فرع ولا عتیرۃ روایت کیا اسکو بخاری مسلم نے ابو ہریرہ سے **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال امرت بیوم الاضحی عید اجعلہ اللہ عز وجل لھذہ الامۃ قال الرجل ارأیت ان لم اجد الا اضحیۃ انثی اضحی بھا قال لا ولکن تاخذ من شعرک واظفارک وتقص شاربک و تحلق عانتک فتلک تمام اضحیتک عند اللہ عز وجل ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجہے حکم ہوا اضحی کے دن (دسوین ذیحجہ) کو عید کرنیکا جسکو اللہ جل جلالہ نے اس امت کے لیے کیا ایک شخص بولا یا رسول اللہ اگر مین نہ پاؤن مگر ایک اونٹنی یا بکری جو پرائی ہو اور دودہ پیتی یا بال لیتی کیا اسکی بھی بطور عاریت کے مجہکو ملی ہو کیا مین اوسکو قربانی کرون آپ نے فرمایا نہین تو اپنے بال کترا اور ناخون کترا اور مونچہہ کترا اور زیر ناف کی بال لے لیں یہی تیری قربانی ہی اللہ جل جلالہ کے نزدیک **ف** یعنی اگر میسر ہو تو قربانی کرے ورنہ غسل کرے حجامت بنوا وے غریب آدمی کی بھی عید ہی **باب** الاضحیۃ عن المیت مردی کیطرف سے قربانی کرنیکا بیان **عن** الحنش قال رایت علیا اضحی بکبشین فقلت ما ھذا فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوصانی ان اضحی عنہ فانا اضحی عنہ ترجمہ حنش سے روایت ہی حضرت علی کو مین نے دو دنبے قربانی کرتے دیکہا تو مینی اون سے کہا یہ کیا ہی - یعنی قربانی مین تو ایک ہی دنبہ کفایت ہی تم دو کیون کرتے ہو تو اونہون کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی مجہے وصیت فرمایا تہا کہ مین اون کیطرف سے قربانی کرون تو مین اونکیطرف سے قربانی کرتا ہون **باب** الرجل یاخذ من شعرہ فی العشر وھو یرید ان یضحی جس شخص کا قربانی کرنیکا ارادہ ہو تو وہ ذیحجہ کے دس دن تک بال نہ کترا وے نہ مونڈا وے **عن** ام سلمۃ تقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان لہ ذبح یذبحہ فاذا اھل ھلال ذی الحجۃ فلا یاخذ من شعرہ ولا من اظفارہ شیئا حتی یضحی ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے پاس قربانے ہو وہ اوسکو ذبح کرنا چاہتا ہو عید کے روز تو جب سے چاند ہو ذیحجہ کا وہ اپنے بال اور ناخون نہ کترا وے یہانتک کہ قربانی کرے **ف** یہ حکم بعض علما کے نزدیک وجوبی ہی اور اکثر علما کے نزدیک استحبابی اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور مالک اور شافعی کا **باب** ما یستحب من الضحایا قربانی کا جانور کس قسم کا بہتر ہے **عن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بکبش اقرن یطا فی سواد ویبرک فی سواد ویبصر فی سواد فاتی بہ فضحی بہ فقال یا عائشۃ ھلمی المدیۃ · ثم قال اشحذیھا بحجر ففعلت فاخذھا واخذ الکبش فاضجعہ وذبحہ وقال باسم اللہ اللھم تقبل من محمد وآل محمد ومن امۃ محمد ثم ضحی بہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

سینگ دار مینڈھا منگوایا جسکی آنکھ سیاہ تھی اور سینہ اور پیٹ اور پانون سیاہ تھے پھر آپ نے فرمایا ای عائشہ چھری لا اور اوسکو پتھر پر تیز کر تو مین نے چھری کو تیز کیا اور آپ نے چھری کو لیا اور مینڈھی کو پکڑ لٹایا اور اوسکو ذبح کا ارادہ کیا پھر فرمایا بسم اللہ آخر تک یعنے اللہ کے نام کے ساتھہ ذبح کرتا ہون یا اللہ محمد سے اور آل محمد سے اور اُمت محمد سے قبول کر پھر قربانی کی ساتھہ اوسکی

عن انس ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم نحر سبع بدنات بیدہ قیاما وضحی بالمدینۃ بکبشین اقرنین املحین ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سات اونٹون کو نحر کیا اپنے ہاتھہ سے کھڑا کر کے اور مدینے مین دو مینڈھی سینگ دار خبکا رنگ سیاہ اور سفید تھا دینے ابلق سفید کہال کے اندر دھاریان سیاہی کی تھین عن انس ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم ضحی بکبشین اقرنین املحین یذبح ویکبر ویسمی ویضع رجلہ علے صفاحہما ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی دو دنبہ ابلق سینگ دار کی - یعنے اوسکے سینگ دراز تھے یا لوٹے نہ تھے تو ذبح کرتے تھے اور تکبیر کہتے تھے اور بسم اللہ کہتے تھے اور اپنا بایان پیر اون کے گردن پر رکھتے تھے عن جابر بن عبد اللہ قال ذبح النبی صلے اللہ علیہ وسلم یوم الذبح کبشین اقرنین املحین موجئین فلما وجههما قال انی وجهت وجهی للذی فطر السموت والارض علی ملة ابراهیم حنیفا وما انا من المشرکین ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین لا شریک له وبذلک امرت وانا من المسلمین اللهم منک ولک عن محمد وامته باسم اللہ واللہ اکبر ثم ذبح ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذبح کرنا چاہا قربانی کے دن دو دنبہ سینگ دار ابلق خصی کو پھر جب اونکو رو بقبلہ کیا تو کہا مقرر مین اپنا مونہہ متوجہ کرتا ہون اوس کے لیے جسنے آسمانون کو اور زمین کو پیدا کیا اور مین ابراہیم کے دین پر ہون اور توحید کرنیوالا ہون اور مشرکون مین سے نہین ہون تحقیق نماز میری اور تمام عبادتین میری اور زندگانی میری اور مرنا میرا خالص واسطے اللہ پروردگار عالمون کے ہے کوئی اوسکا شریک نہین اور مین اسیکا حکم کیا گیا ہون اور مین مسلمانون مین سے ہون یا اللہ یہہ قربانی تیری ہے عطا سے ہے اور خاص تیرے ہی ضا کے لیے ہے محمد سے قبول کر اور اوسکی اُمت سے اللہ کے نام کے ساتھہ اور اللہ بہت بڑا ہے پھر اوسکو ذبح کیا عن ابی سعید قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یضحی بکبش اقرن فحیل ینظر فی سواد ویاکل فی سواد ویمشی فی سواد ترجمہ ابی سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کرتے تھے سینگ دار فربہ دنبہ کی جو دیکھتا تھا سیاہی مین یعنے اوسکی آنکھون کے گرد سیاہی تھی اور کھاتا تھا سیاہی مین یعنے مونہہ بھی سیاہ تھا اور چلتا تھا سیاہی مین یعنے پانون بھی سیاہ تھے

باب ما یجوز من السن فی الضحایا قربانی مین کس عمر کا جانور چاہیے عن جابر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا تذبحوا الا مسنة الا ان یعسر علیکم فتذبحوا جذعة من الضان ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ ذبح کرو مگر مسنہ کو اور جو مسنہ کو نہ پاؤ تو جذعہ دنبہ یا بھیڑ کو ذبح کرو مسنہ وہ اونٹ ہے

جو پوری پانچ برس کا ہو کر چھٹے مین شروع ہوا ہو اور گائی بیل بہینس مین وہ ہی جو دو برس کا پورا ہو کر تیسرے مین شروع ہوا ہو اور بکری اور دنبہ اور بہیڑ مین وہ ہی کہ ایک برس کا پورا ہو کر دوسرے مین شروع ہوا ہو تو ان سب اقسام مین مسنہ ہونا شرط ہے قربانی کے لیے مگر دنبہ اور بہیڑ کا اگر جذعہ بھی ہو تو درست ہی اور جذعہ اوسکو کہتے ہین کہ چھ مہینہ سے زیادہ ہو اور برس روز سے کم ظاہر یہہ ہی کہ اگر مسنہ بھیم نہ پہونچے تو جذعہ درست ہی مگر یہ ضرور ہی کہ بکری کا جذعہ نہ ہو بلکہ مینڈھا ہو مینڈھی واللہ اعلم **عن** زید بن خالد الجھنی قال قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اصحابہ ضحایا فاعطانی عتودا جذعا قال فرجعت بہ الیہ فقلت انہ جذع قال ضح بہ فضحیت بہ ترجمہ زید بن خالد جہنی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے یارون کو قربانی کے جانور تقسیم کیے مجھکو ایک بکری کا بچہ ایکسال کا دیا جو جذع تہا (یعنے دوسری سال مین لگ چکا تہا جذع کے یہہ معنی بھی آئے ہین) مین اوس کو لوٹا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ پاس لایا اور کہا یہہ جذع ہی آپنے فرمایا قربانی کر اسکی مین نے اوسی پر قربانی کی **عن** عاصم بن کلیب عن ابیہ قال کنا مع رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقال لہ مجاشع من بنی سلیم فحزبت العنم فقام منادیا فنادی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الجذع یوفی مما یوفی منہ الثنی ترجمہ عاصم بن کلیب نے اپنے باپ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کے ساتھ ہم تھے اور اون کو مجاشع کہتے تھے اور وہ بنی سلیم سے تھے ایکبار بکریان بہت گران ہو گئین اُنہون نے منادی کو حکم دیا پکارے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے مقرر جذعہ یعنے دو برس یا بہیڑ جو چھ مہینے سے زیادہ ہو کفایت کرتا ہی اوس چیز سے جو ثنی اوس سے کفایت کرے ف یعنی جذع کی قربانی کرنا جائز ہی اوس بکری کی قربانی کے مانند جو برس دن سے زیادہ ہو بکریون مین ثنی وہ ہی جو برس دن پورا کر کے دوسری مین لگے اور بیل گائی مین وہ ہی کہ دو برس پورا کر کے تیسری مین لگے اور اونٹ مین وہ ہی جو پانچ برس پورے کر کے چھٹے مین لگے ف بعضون کے نزدیک بکری مین ثنی وہ ہی جو دو برس کی ہو کر تیسری مین لگی اس سے پہلے جذع ہی **عن** البراء قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم النحر بعد الصلوۃ فقال من صلی صلاتنا ونسک نسکنا فقد اصاب النسک ومن نسک قبل صلاۃ فقال شاۃ لحم فقام ابو بردۃ بن نیار فقال یا رسول اللہ واللہ لقد نسکت قبل ان اخرج الی الصلاۃ وعرفت ان الیوم یوم اکل وشرب فتعجلت فاکلت واطعمت اھلی وجیرانی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلک شاۃ لحم فقال ان عندی عناقا جذعۃ وھی خیر من شاتی لحم فھل تجزی عنی قال نعم ولن تجزی عن احد بعدک ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑہا بقر عید کے روز بعد نماز کے اور فرمایا جو شخص ہماری کی سی نماز پڑہی اور ہمارے کی سی قربانی کری تو اوس نے قربانی کی (یعنے اوسکو قربانی کا ثواب ہوا) اور جو شخص قربانی کرے عید کی نماز سے پہلے تو وہ بکری قربانی کی نہ ہوگی بلکہ گوشت کی ہوگی ابو بردہ بن نیار یہہ سنکر

کھڑے ہوے اور عرض کیا یارسول اللہ مین نے تو نماز کو جانے سے پہلے قربانی کی اور مین سمجھا یہہ دن کھانے اور پینے کا ہے تو مین نے جلدی کی مین نے خود بھی کھایا اور اپنی عیال اور ہمسایون کو بھی کھلایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بکری گوشت کی بکری ہوئی (یعنی قربانی کا ثواب نہین ہوا۔ بلکہ اوس بکری کی مانند ہوئی جو گوشت کے لیے کاٹی جاتی ہے پھر ابوبردہ نے کہا یارسول اللہ میرے پاس ایک بکری ہے جذعہ (یعنی حلوان جو دوسرے برس مین نہین لگی) وہ گوشت کی دو بکریون سے بہتر ہے کیا وہ کافی ہوگی قربانی کے لیے میرے طرف سے آپ نے فرمایا ہان پھر تیری سوا ہرگز کسی کے لیے کافی نہ ہوگی (گویا خاص ہے یہہ حکم تیرے لیے) **عن** البراء بن عازب قال ضحی خالی یقال له ابوبردة قبل الصلاة فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم شاتك شاة لحم فقال یارسول الله ان عندی داجن جذعة من المعز فقال اذبحها ولا تصلح لغیرك **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہے میرے ایک ماموں نے نماز سے پہلے قربانی کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا یہہ تیری بکری گوشت کی بکری ہوئی وہ بولا یارسول اللہ میرے پاس ایک پلی ہوئی جذعہ ہے بکری مین سے آپ نے فرمایا اوسی کو ذبح کر اور سوا تیرے اور کسیکو یہہ درست نہین ہے **باب** ما یکرہ من الضحایا قربانی مین کونسا جانور مکروہ ہے **عن** عبید بن فیروز قال سالت البراء بن عازب ما لا یجوز فی الاضاحی فقال قام فینا رسول الله صلی الله علیه وسلم واصابعی اقصر من اصابعه وانامله اقصر من انامله فقال اربع لا تجوز فی الاضاحی العوراء بین عورها والمریضة بین مرضها والعرجاء بین ظلعها والکسیر التی لا تنقی قال قلت فانی اکره ان یکون فی السن نقص قال ما کرهت فدعه ولا تحرمه علی احد **ترجمہ** عبید بن فیروز سے روایت ہے مین نے براء بن عازب سے پوچھا کونسا جانور قربانی مین درست ہے تو براء نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے مین کھڑے ہوئے میری انگلیان آپکی انگلیون سے چھوٹی اور حقیر ہین اور میری پورین آپکے پورون سے چھوٹی اور حقیر ہین آپ نے چار انگلیون کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا چار طرح کا جانور قربانی کے لائق نہین ہے ایک تو جسکا کانا پن ظاہر معلوم ہوتا ہو اور وہ بیمار جسکی بیماری بظاہر معلوم ہوتی ہو اور وہ لنگڑا جسکا لنگڑا پن ظاہر معلوم ہو اور وہ دبلا جسکی ہڈی مین مغز نہ ہو میں نے کہا مجھے قربانی کے لیے وہ جانور بھی برا معلوم ہوتا ہے جسکا سن کم ہو آپ نے فرمایا جو تجھے برا لگے اوسکو چھوڑ دے لیکن اور کو منع نہ کر **عن** یزید ذو مصر قال اتیت عتبة بن عبد السلمی فقلت یا ابا الولید انی خرجت التمس الضحایا فلم اجد شیئا یعجبنی غیر ثرماء فکرهتها فما تقول قال افلا جئتنی بها قلت سبحان الله تجوز عنك ولا تجوز عنی قال نعم انك تشك ولا اشك انما نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن المصفرة والمستاصلة والبخقاء والمشیعة والکسراء والمصفرة التی یستاصل اذنها حتی یبدو سماخها والمستاصلة قرنها من اصله والبخقاء التی تبخق عینها والمشیعة التی لا تتبع الغنم عجفا وضعفا والکسراء الکسیر **ترجمہ** یزید سے روایت ہے عتبہ

بن عبد سلمی پاس آیا اور مین نے کہا ای ابا الولید مین قربانی کے لیے جانور ڈہونڈہنے نکلا تو مجہکو کوئی جانور پسند نہین
آیا (جو فربہ اور عمدہ ہو) سوا ایک بکری کے جسکا ایک دانت گر پڑا ہے تو مین نے اوسکو پسند نہین کیا ابا تم کیا کہتے ہو انہون
نے کہا تم اوسکو میرے لیے کیون نہ لائے مین نے کہا سبحان اللہ تمہارے لیے درست ہے اور میرے لیے درست نہین انہون نے
کہا تم کو شک ہے مجہے شک نہین ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین منع کیا ہے کسی جانور کی قربانی سے مگر مصفرہ اور
مستاصلہ اور نجفاء اور مشیعہ اور کسراء سے۔ مصفرہ وہ ہے جسکا کان کٹا ہوا تنا کہ سوراخ کان کا کہل گیا ہو۔ مستاصلہ
وہ ہے جسکا سینگ جڑ سے اوکھڑ گیا ہو۔ نجفاء وہ جسکی آنکہہ کی بنیائی جاتی رہی ہو اور آنکہہ قائم ہو۔ مشیعہ وہ لاغری
اور ضعف کے وجہ سے بکریون کے ساتہہ نہین رہ سکتی بلکہ پیچہے رہ جاتی ہے کسراء وہ جسکا ہاتہہ یا پانون ٹوٹ گیا ہو پس
ان قسمون کے سوا اور دو قسمین درست ہین پہر شک کیون کرتا ہے) **عن** علی قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان نستشرف العین والاذنین ولا نضحی بعوراء ولا مقابلۃ ولا مدابرۃ ولا خرقاء ولا شرقاء قال
الزہری فقلت لابی اسحاق اذکر عضباء قال لا قلت فما المقابلۃ قال یقطع طرف الاذن قلت فما
المدابرۃ قال یقطع من مؤخر الاذن قلت فما الشرقاء قال تشق الاذن قلت فما الخرقاء قال تخرق
اذنہا للسمۃ **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم کیا کہ قربانی کی آنکہہ اور کان کو
ہم خوب دیکہین (کہ اوسمین ایسا نقص نہ ہو جسکے سبب سے قربانی درست نہ ہو) اور کانی جانور کی قربانی نہ کرین اور اوس کے
قربانی نہ کرین جسکا کان اگلی طرف سے کٹا ہو یا پچہلی طرف سے یا جسکے کان گول پہٹے ہون یا دراز چیرے ہوئے ہون زہیر نے
کہا مین نے ابو اسحاق سے پوچہا عضباء کو بھی ذکر کیا انہون نے کہا نہین **ف** عضباء کہتے ہین اوس بکری کو جسکے کان
کٹے ہون اور سینگ ٹوٹے ہون یہ حدیث دلیل ہے اس پر کہ جس قربانی کا تہوڑا سا بہی کان کٹا ہو یا آنکہہ مین نقصان ہو یا
لنگڑی ہو تو اوسکی قربانی درست نہین اور یہی مذہب ہے شافعی کا اور ابو حنیفہ کے نزدیک جس قربانی کا آدہے سے کم کان
کٹا ہو اور ایسا ہی دم کٹا اور ناک کٹا اور سینگ ٹوٹا وغیرہ بہی تو اوس کی قربانی جائز ہے **عن علی** ان النبی صلی
اللہ علیہ وسلم نہی ان نضحی بعضباء الاذن والقرن **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
منع فرمایا عضباء کی قربانی سے یعنے سینگ ٹوٹی یا کان کٹے جانور کی قربانی کرنے سے **عن** قتادۃ قال قلت لسعید بن
المسیب ما الاعضب قال النصف فما فوقہ **ترجمہ** قتادہ سے روایت ہے مین نے سعید بن المسیب سے پوچہا اعضب (یا
عضباء) کس جانور کو کہینگے انہون نے کہا جسکا کان آدہے سے زیادہ کٹا ہو **باب** فی البقرۃ والجزور عن
کم تجزی ے اونٹ اور گائے بیل کی قربانی کتنے آدمیون کیطرف سے کفایت کرتی ہے **عن** جابر بن عبد اللہ قال کنا
نستمتع فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نذبح البقرۃ عن سبعۃ والجزور عن سبعۃ نشترک
فیہا **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین تمتع کرتے تھے تو گائے سات آدمی

کیطرف سے ذبح کرتے تھے اور اونٹ بھی سات آدمی کیطرف سے سب اوس مین شریک ہوجاتی **عن** جابر بن عبداللہ
ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال البقرۃ عن سبعۃ والجزور عن سبعۃ ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گائی سات کیطرف سے کفایت کرتی ہے اور اونٹ بھی سات کیطرف سے **عن** جابر
بن عبداللہ انہ قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالحدیبیۃ البدنۃ عن سبعۃ والبقرۃ عن
سبعۃ ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ ہم نے نحر کیا حدیبیہ کے سال اونٹ سات آدمیون کیطرف سے اور گائی
وبیل کے سات آدمیون کیطرف سے **ف** ابو حنیفہ اور شافعی اور اکثر علما کا یہی قول ہے **باب** فی الشاۃ یضحی
عن جماعۃ ایک بکری کی قربانی کئی آدمیون کیطرف سے کافی ہونا **عن** جابر بن عبداللہ قال شھدت مع
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاضحی بالمصلی فلما قضی خطبتہ نزل عن منبرہ واتی بکبش فذبحہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ وقال بسم اللہ واللہ اکبر ھذا عنی وعمن لم یضح من امتی ترجمہ
جابر بن عبداللہ سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تہا بقرعید مین عیدگاہ مین جب آپ
خطبہ پڑہ چکے تو منبر سے اوترے اور ایک مینڈہا آیا آپ نے اپنی ہاتھ سے اوسے ذبح کیا اور فرمایا بسم اللہ واللہ اکبر یہ میری
طرف سے ہے اور میری امت مین اوس شخص کیطرف سے جس نے قربانی نہین کی **ف** بموجب اس حدیث کے اور حدیث ابو ایوب
کی علمای محققین کا یہ قول ہے کہ ایک بکری ایک گہر والون کیطرف سے کفایت کرتی ہے **باب** الامام یذبح بالمصلی
امام کو چاہیے اپنی قربانی عیدگاہ مین ذبح کرے **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یذبح اضحیتہ
بالمصلی وکان ابن عمر یفعلہ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کو عیدگاہ مین ذبح
کرتے تھے اور ابن عمر بھی ایسا ہی کرتے تھے **باب** فی حبس لحوم الاضاحی قربانی کا گوشت رکہہ چہوڑنا **عن**
عائشۃ تقول دف ناس من اھل البادیۃ حضرۃ الاضحی فی زمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادخروا لثلث وتصدقوا بما بقی قالت فلما کان بعد ذلک قیل لرسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا رسول اللہ لقد کان الناس ینتفعون من ضحایاھم ویجملون منھا الودک
ویتخذون منھا الاسقیۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما ذاک او کما قال قالوا یا رسول
اللہ نھیت عن امساک لحوم الضحایا بعد ثلث فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما نھیتکم من
اجل الدافۃ التی دفت فکلوا وتصدقوا وادخروا ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کچہ لوگ جنگل کے رہنے والے آئے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین تو فرمایا آپ نے تین روز تک کا گوشت رکہہ لو اور باقی صدقہ دیدو بعد اوسکے لوگون نے
آپ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ قبل اسکے لوگ اپنی قربانیون سے منفعت اوٹہاتے تھے اور چربی اونکی اوٹہاتے تھے اور کہالون
کی مشکین بناتے تھے آپ نے فرمایا کیا مطلب ہے اونہون نے عرض کیا کہ اب آپ نے منع کردیا ہے تین روز سے زیادہ قربانی کے

گوشت رکھنے کو کہنے فرمایا میں نے اسواسطے منع کیا تہا کہ تم لوگ مسکین منگل سے اتنی تھے اب قربانی سے گوشت کہاؤ اور صدقہ دو اور کہیچ دو ف علما نے اسمین اختلاف کیا ہے کہ پیشتر جو آپ نے تین دن سے زیادہ قربانی کے گوشت رکھنے کو منع فرمایا کیا یہہ بھی تشریعی تھی یا تحریمی صحیح یہہ ہے کہ یہہ ممانعت مصلحت کیواسطے تھی کیونکہ اوسوقت میں مسکین زیادہ آگئے تہے اونکو گوشت پہونچانا منظور تہا اگر تین روز سے زیادہ اجازت دیتے تو لوگ گوشت بہت رکھچہوڑتے مسکین بہوکے رہتے۔ بخاری اور مسلم نے سلمہ بن الاکوع سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا میں اسواسطے منع کیا کہ اوس سال لوگون کو تکلیف تھی عن نبیشہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا کنا نہیناکم عن لحوم ہدیکم ان تاکلوھا فوق ثلاث لکی تسعکم جاء اللہ بالسعۃ فکلوا وادخروا واتجروا الا وان ھذہ الایام ایام اکل وشرب وذکر اللہ عزوجل ترجمہ نبیشہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں نے تم کو منع کیا تہا تین دن کے بعد قربانی کے گوشت کہانے سے اسواسطے کہ وہ گوشت تم سب کو پہونچ جاوے (کیونکہ جب تین دن سے زیادہ گوشت رکھنے کی ممانعت ہوگئی تو لوگ گوشت تقسیم کردین گے) اب اللہ تعالی نے گنجائش دی (لوگ غنی ہوگئے) تو کہاؤ اور اوٹہا رکھو اور ثواب کماؤ سنو دیکہو آگاہ ہوجاؤ یہ دن کہانے اور پینے اور یاد الہی کے ہین (اسی واسطے ان دنون مین روزہ رکھنا درست نہین ہے) باب فی المسافر یضحی مسافر قربانی کرے عن ثوبان قال ضحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا ثوبان اصلح لنا لحم شاتک قال فما زلت اطعمہ منہا حتی قدمنا المدینۃ ترجمہ ثوبان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی (سفر مین) پہر فرمایا اے ثوبان صاف کر اس بکری کی گوشت کو ہمارے لیے ثوبان نے کہا پہر مین وہی گوشت آپ کو کہلاتا رہا یہانتک کہ ہم مدینہ مین داخل ہوئے (سفر ختم ہوا) باب فی الرفق بالذبیحۃ قربانی کے جانور پر شفقت کرنا عن شداد بن اوس قال حفظت اثنتان سمعتہما من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ کتب الاحسان علی کل شیء فاذا قتلتم فاحسنوا القتلۃ (وروی غیر مسلم یقول فاحسنوا القتلۃ واذا ذبحتم فاحسنوا الذبح ولیحد احدکم شفرتہ ولیرح ذبیحتہ ترجمہ شداد بن اوس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے دو خصلتون کو سنا ہے اول تو یہہ کہ مقرر خدا نے احسان کرنا فرض کیا ہے ہر چیز پر سو تم جو قتل کرو تو اچھی طرح قتل کیا کرو یعنے اگر خون کے بدلے جو ان کرو تو جلدی فراغت کرو ترسا ترسا کر مت مارو دوسرے جب کسی جانور کو ذبح کیا چاہو تو اچھی طرح ذبح کرو اور چاہیے کہ اپنی چہری کو تیز کرلیا کرو اور چاہیے کہ راحت پہونچاؤ حلال کرنے کے جانور کو ف یعنے خدا نے ہر چیز کے ساتہہ احسان کرنا فرض کیا ہے یہانتک کہ قتل اور ذبح مین بھی احسان چاہیے کہ جلد فراغت کر ڈالے اور چہری کو پہلے تیز کرلیوے تا زیادہ تکلیف نہو عن ہشام بن زید قال دخلت مع انس علی الحکم بن ایوب فرای فتیانا او غلمانا قد نصبوا دجاجۃ یرمونہا فقال انس نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تصبر البہائم ترجمہ ہشام بن زید سے روایت ہے مین انس بن مالک کے ساتہہ حکم بن ایوب پاس گیا وہان چند جوانون یا لڑکون کو دیکہا انہون نے ایک مرغی کو نشانہ مقرر کیا ہے تیر ماریتی ہین اوسکو

انس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اسبات سے کہ جانور ماری جاوین اسطرح باندہ کر **ف** جسکو قتل بالصبر
کہتے ہین بعضون نے کہا صبر یہ ہے کہ جانور کو پکڑ رکھے ذبح کیواسطے نداوسکو کہا نا ذبح مانی دے **باب** فی ذبائح اھل الکتاب
اہل کتاب کے ذبیحے کا بیان **عن** ابن عباس قال فکلوا مما ذکر اسم اللہ علیہ ولا تاکلوا مما لم یذکر اسم اللہ
علیہ فنسخ واستثنی من ذلک فقال طعام الذین اوتوا الکتاب حل لکم وطعامکم حل لھم **ترجمہ** عبداللہ بن عباس
سے روایت ہے جو اللہ نے فرمایا کہا وُ اون جانورونکو جنپر اللہ کا نام لیا جاوے اور نہ کہا وُ اون جانورونکو جن پر اللہ کا نام نہ لیا
جاوے یہ آیت منسوخ ہوگئی یعنے اسمین سے اہل کتاب کے ذبیحے مستثنی ہوگئے اون کے ذبیحے درست ہین فرمایا اللہ نے کہا نا اہل کتاب کا حلال
ہے تمہارے لیے اور کہا نا تمہارا حلال ہے اون کے لیے **ف** کہا نون سے مراد ذبیحے ہین ابن عباس اور بہت تابعین سے یہ منقول ہے
عن ابن عباس فی قولہ ان الشیاطین لیوحون الی اولیاءھم یقولون ما ذبح اللہ فلا تاکلوا وما ذبحتم انتم
فکلوا فانزل اللہ عزوجل ولا تاکلوا مما لم یذکر اسم اللہ علیہ **ترجمہ** ابن عباس نے کہا یہ جو اللہ جل جلالہ نے فرمایا
ان الشیاطین لیوحون الی اولیائھم شیطان اپنے دوستون کے دلون مین ڈالتے ہین اسکی شان نزول یہ ہے وہ کہتے تھے جو اللہ نے ذبح
کیا (یعنے اپنی موت سے مرگیا) اوسکو نہین کہاتے اور جو تم نے ذبح کیا اوسکو کہاتے ہو تب اللہ نے یہ آیت اتاری مت کہا وُ اون
جانورون کو جن پر اللہ کا نام نہین لیا گیا اوسکا کہانا برا ہے اخیر آیت تک **عن** ابن عباس قال جاء الیھود الی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا ناکل مما قتلنا ولا ناکل مما قتل اللہ فانزل اللہ ولا تاکلوا مما لم یذکر اسم
اللہ علیہ الی اخر الایۃ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور کہنے لگے ہم کہا وین
اوس جانور کو جسکو ہم خود قتل کرین اور نہ کہا وین اوس جانور کو جسکو اللہ قتل کرے تب اللہ نے یہ آیت اتاری مت کہا وُ اون
جانورونکو جن پر اللہ کا نام نہ لیا جاوے **باب** ما جاء فی اکل معاقرۃ الاعراب جن جانورون کو عرب فخر
کیواسطے کاٹین اون کے کھانے کا بیان **عن** ابن عباس قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن معاقرۃ الاعراب
ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون جانورون کے کہانے سے جو عرب تفاخر کیواسطے
کاٹتے ہین **ف** عرب مین یہ دستور تھا کہ پہلے ایک آدمی ایک اونٹ کو کاٹتا دوسرا بھی اوسکو دیکھا دیکھی ایک اونٹ کو کاٹتا
پھر بھلا ایک اور اونٹ کاٹتا دوسرا بھی ایک اور کاٹتا اسی طرح صندم صندم مین کاٹتے چلے جاتے یہانتک کہ ایک جا خبر ہوجاتا
اپنے نے اس فعل سے منع کیا یا اون اونٹون کے گوشت کہانے سے منع کیا کیونکہ وہ اللہ کے واسطے ذبح نہین ہوئی بلکہ غیر خدا کی تعظیم
کیواسطے تو ما اہل بہ لغیر اللہ ہوئے اگرچہ ذبح کیوقت اوپر اللہ کا نام لیا گیا ہو اس مسئلے مین بہت اختلاف ہے کہ جو جانور غیر خدا
کی تعظیم کے لیے ذبح کیا جاوے اور ذبح کیوقت اوسپر اللہ کا نام لیا جاوے آیا اوسکا کہانا درست ہے یا نادرست جو لوگ نادرست
جانتے ہین اون کی یہ حدیث دلیل ہے **باب** فی الذبیحۃ بالمروۃ سفید پتھر سے ذبح کرنیکا بیان **عن** رافع
بن خدیج قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ انا نلقی العدو غدا ولیس معنا مدی

فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ارن اوعجل ما انهر الدم وذكر اسم الله عليه فكلوا ما لم يكن سنا
اوظفرا وساحدثكم عن ذلك اما السن فعظم واما الظفر فمدى الحبشة وتقدم سرعان من الناس فتعجلوا
فاصابوا من الغنائم ورسول الله صلى الله عليه وسلم في اخر الناس فنصبوا قدورا فمر رسول الله
صلى الله عليه وسلم بالقدور فامر بها فاكفئت وقسم بينهم فعدل بعيرا بعشر شياه وند بعير من
ابل القوم ولم يكن معهم خيل فرماه رجل بسهم فحبسه الله فقال النبي صلى الله عليه وسلم ان لهذه
البهائم اوابد كاوابد الوحش ما غلب منها هذا فافعلوا به مثل هذا ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت
ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ کل ہم دشمنوں سے ملینگے اور ہمارے پاس چھریاں نہیں
ہیں (جن سے جانوروں کو ذبح کریں اور تلواروں سے ذبح کرنہیں سکتے اس ڈر سے کہ کہیں کند نہ ہوجاویں) رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قتل کرو اسکو یا پھرتی کرو یاد یکھتے رہو۔ یا جلدی کرو یعنی ایسا نہ ہو وہ مرجاوے تو حرام ہوجاوے
بخاری مسلم کی روایت میں ہے کیا ذبح کرون میں کہا پنجے سے آپ نے فرمایا جو چیز کہ بہاوے خون کو اور اللہ کا نام اس
پر لیا جاوے سو کھاؤ اوسکو سوائے دانت اور ناخون کے اور بیان کرتا ہون میں تجھ سے وجہ اسکی دانت تو ایک ہڈی ہے اور
ناخون چھریان ہیں حبشیون کے (یعنے حبش کے لوگ ناخون سے کاٹتے ہیں) کچھ لوگ جلدی میں آگے بڑھ گئے اور غنیمت
کا مال لوٹا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگون کے اخیر میں تھے انہون نے دیگیں چڑھائیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
دیگون پر گزرے آپ نے حکم کیا اون کے الٹ دینے کا پھر تقسیم کر دیا اون کے درمیان میں مال غنیمت کو اور ایک اونٹ کو دس
بکریون کے برابر کیا اور ایک اونٹ اونٹون میں سے بھاگ نکلا اوسوقت لوگون کے پاس گھوڑے نہ تھے ایک شخص نے اوسکو
تیر مارا تو روک دیا اوسکو اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان چوپایون میں بھی بھاگنے والے جانور ہوتے ہیں
جیسے وحشی جانور ہوتے ہیں پھر جو کوئی ان جانورون میں سے ایسا کرے (یعنے بھاگ نکلے اور وحشی ہوجاوے) تو اوسکے ساتھ
ایسا ہی کرو (یعنے تیر وغیرہ جسطرح سے ہوسکے اوسکو مارڈالو وہ حلال ہے) عن محمد بن صفوان او صفوان بن محمد قال
اصدت ارنبين فذبحتهما بمروة فسألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عنهما فامرني باكلهما ترجمہ
محمد بن صفوان یا صفوان بن محمد سے روایت ہے میں نے شکار کیا دو خرگوشون کا تو ذبح کیا اون کو میں نے ایک تیز
پتھر سے (دھاردار سے) پھر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے اجازت دی مجھکو اون کے کھانے کی
شرح بعضون نے کہا مروہ ایک سفید پتھر چمکتا ہوا ہوتا ہے یا چقماق کا پتھر عن رجل من بني حارثة انه
كان يرعى لقحة بشعب من شعاب احد فاخذها الموت فلم يجد شيئا ينحرها به فاخذ وتدا فوجأ به
في لبتها حتى اهراق دمها ثم جاء الى النبي صلى الله عليه وسلم فاخبره بذلك فامره باكلها ترجمہ بنی حارثہ
کا ایک شخص سے روایت ہے کہ وہ اونٹنی کو چراتا تھا احد کے پہاڑون کے درے میں اور وہ مرنے لگے یعنے اونٹنی تو اوس نے کوئی

چیز ایسی نہ پاہی کہ جس سے اونٹنی کو نحر کریہ تو ایک میخ لیکر اونٹنی کے سینہ مین جسپر دی یعنی تیز طرف ہی یہانتک کہ اوسکے سینہ سے
خون بہا دیا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اگر اسحال کی خبر کی تو آپ نے اوسکو اوس اونٹنی کے کہانیکا حکم دیا
عن عدی بن حاتم قال قلت یارسول اللہ ارایت ان احدنا اصاب صیدا ولیس معہ سکین ایذبح بالمروۃ
وشقۃ العصا فقال امرر الدم بما شئت واذکر اسم اللہ عزوجل **ترجمہ** عدی بن حاتم سے روایت ہی مین نے
پوچہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر ہم مین سے کسیکو کوئی شکار ملجاوی اور اوسکی پاس چھری موجود نہ ہو تو کیا تیز پتھر
یا لکڑی کے ٹکڑی سے اوس شکار کو ذبح کرلے آپ نے فرمایا تو اللہ جل جلالہ کا نام لیکر جس چیز سے چاہی اوس سے اوسکی خون
کو بہا دی **ف** لوہا ہو یا پتھر یا لکڑی بشرطیکہ دھار دار اور تیز ہو جو گوشت کو کاٹ دیوی اور خون بہا دیوی اسی طرح
جو جانور گولی یا چھری سے شکار کیا جاوی اور قبل ذبح کرنے کے وہ مرجاوی تو اوسکا کہانا درست ہی بشرطیکہ گولی یا چھری
مارتے وقت اللہ کا نام لیا ہو **باب** ماجاء فی ذبیحۃ المتردیۃ جو جانور اوپر سے گر پڑی ہی اوسکی ذبح کرنے کا طریقہ
عن ابی العشراء عن ابیہ انہ قال یارسول اللہ اما تکون الذکاۃ الا فی اللبۃ او الحلق قال فقال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو طعنت فی فخذھا لاجزأ عنک **ترجمہ** ابو العشراء سے روایت ہی (ابو العشراء کا نام
اسامہ بن مالک بن قہطم ہی یا عطارد یا یسار یا سنان بن برز یا بلال بن یسار) اون کے باپ نے کہا یارسول اللہ کیا زکوۃ سینہ
اور حلق کے بیچ مین ہوتے ہی اور کہین نہین ہوتی آپنے فرمایا اگر تو اوسکی ران مین کونچا مار دے تو بہی کافی ہی۔ ابو داؤد نے
کہا یہہ مترد یا اور متوحش کی زکوۃ ہی۔ یعنی جو جانور گر پڑے اور ذبح کی مہلت نہ ملے یا بہاگ نکلے **باب** المبالغۃ
فی الذبح ذبح خوب اچھی طرح سے کرنا چاہیے **عن** ابن عباس وابی ھریرۃ قالا نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم عن شریطۃ الشیطان زاد ابن عیسی فی حدیثہ وھی التی تذبح فیقطع الجلد ولا تفری
الاوداج ثم تترک حتی تموت **ترجمہ** ابن عباس اور ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شریطہ
شیطان سے منع فرمایا **ف** زمانہ جاہلیت مین لوگ جانور کے حلق کا ہتوڑا سا پوست کاٹ کے چہوڑ دیتے تہے یہانتک
کہ وہ جانور مرجاتا اور اوسکو شریطہ الشیطان کہا کرتے تہے یعنی شرط بمعنی نشتر مارنے کے ہی شرط حجام سے ماخوذ ہی اور اوسکو شیطان کے
طرف الشیطان نسبت کیا کہ اس عمل کا باعث وہی ہوتا ہی یا اسمین جانور کو تکلیف بہت ہوتی ہی اور خون نہین نکلتا پس
شیطان کا فعل ہی **باب** ماجاء فی ذکاۃ الجنین پیٹ کے بچہ کی زکوۃ کا بیان **عن** ابی سعید قال
سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الجنین فقال کلوہ ان شئتم وقال مسدد قلنا یارسول اللہ
نحر الناقۃ وذبح البقرۃ والشاۃ نذبح ما فی بطنھا الجنین نلقیہ ام ناکلہ فقال کلوہ ان شئتم فان
ذکاتہ ذکاۃ امہ **ترجمہ** ابی سعید خدری سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مینے جنین کے پیٹ سے ذبح
کرنیکے بعد نکلتا ہی اوس کو پوچہا تو آپنے فرمایا اگر چاہو تو کہا لو اوسکو اور مسدد نے کہا ہم نے کہا یارسول اللہ ہم اونٹنی کو نحر

کرتے ہین اور گائی کو ذبح کرتے ہین اور بکری کو بھی اور ہم اوسکے پیٹ مین مردہ بچہ پاتے ہین تو کہا ہم اوسکو پھینک دیوین یا اوسکو بھی کہا لیوین تو آپ نے فرمایا جو تم چاہو تو کہا لو اوسکو مقرر اوسکی ماں کا ذبح کرنا گویا اوسکا ہی ذبح کرنا ہے (یعنی ماں کا ذبح ہونا کافی ہے پیٹ کے بچے کے حلال ہونیکو لیے اگرچہ ماں کے پیٹ سے بچہ مردہ نکلے ف اکثر علما کا یہی مذہب ہے مگر ابو حنیفہ سے اسکے خلاف مروی ہے وہ کہتے ہین اگر زندہ نکلے تو ذبح کرکے کہا وے اگر مردہ ہو تو نہ کہا وے **عن** جابر بن عبد اللہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ذکاۃ الجنین ذکاۃ امہ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پیٹ کے بچہ کا ذبح کرنا اوسکی ماں کا ذبح کرنا ہے (یعنی ماں کا ذبح کرنا کفایت ہے اب پیٹ کے بچہ کے ذبح کرنے کی حاجت نہین **باب** ماجاء فی اکل اللحم لا یدری اذکر اسم اللہ علیہ جس گوشت کا حال معلوم نہو کہ اوسکے ذبح کرنیوالے نے بسم اللہ کہی یا نہ کہی **عن** عائشۃ انہم قالوا یا رسول اللہ ان قوما حدیث عہد بالجاھلیۃ یاتون بلحمان لا ندری اذکروا اسم اللہ علیہا ام لا نذکر وانا فاکل منہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سموا وکلوا **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یا رسول اللہ چند قوم مین جو تازہ ایمان لائی ہین اور وہ ہمارے پاس گوشت لایا کرتے ہین ہم نہین جانتے کہ ذبح کیوقت خدا کا نام لیتے ہین یا نہین تو آپ نے فرمایا کہ تم خدا کے نام کو لیا کرو اور کہا یا کرو **ف** یعنی اہل اسلام پر گمان نیک کیا چاہیے کہ لوگ خدا کے نام کو ذبح کیوقت نہ ترک کرتے ہونگے تم اپنے رفع شبہ کیواسطے خدا کا نام لے لیا کرو اور یہ مطلب نہین کہ اگرچہ انہون نے ذبح کیوقت خدا کا نام نہ لیا ہو تو بھی تمہاری بسم اللہ کہنے سے پاک ہو جاویگا اسلیے کہ بسم اللہ کہنا ذبح کیوقت شرط ہے مگر وہم کا اعتبار نہین ہے حلت اور حرمت مین جب مسلمان سے کسی جانور کو ذبح کیا تو وہ حلال ہی سمجھا جاویگا **باب** فی العتیرۃ عتیرہ کا بیان (یعنی رجب کی قربانی کا) **عن** نبیشۃ نادی رجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا کنا نعتر عتیرۃ فی الجاھلیۃ فی رجب فما تامرنا قال اذبحوا للہ فی ای شہر کان وبروا اللہ عز وجل واطعموا قال انا کنا نفرع فرعا فی الجاھلیۃ فما تامرنا قال فی کل سائمۃ فرع تغذوہ ماشیتک حتی اذا استحمل قال نضر استحمل للحج ذبحتہ فتصدقت بلحمہ قال خالد احسبہ قال علی ابن السبیل قال ذلک خیر قال خالد قلت لابی قلابۃ کم السائمۃ قال مائۃ **ترجمہ** نبیشہ سے روایت ہے ایک شخص نے آواز دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ہم عتیرہ کیا کرتے تھے رجب مین جاہلیت کے زمانے مین اب آپ ہمکو کیا حکم کرتے ہین آپ نے فرمایا ذبح کرو اللہ کیواسطے جس مہینے مین ہو سکے اور اطاعت کرو اللہ کی اور کہانا کھلاؤ پھر وہ شخص بولا ہم فرع کیا کرتے تھے (یعنی پہلا بچہ جو پیدا ہوتا تھا کسی جانور کے اوسکو کاٹتے تھے بتون کیواسطے) جاہلیت کے زمانے مین اب آپ کیا حکم کرتے ہین آپ نے فرمایا ہر جانور دن مین جو چرنی والے ہون ایک فرع ہے جسکو کہلاتے ہین جانور تیرے (یعنی چارہ لاد کر لاتے ہین اوسکے لیے) جب بوجھ لادنے کے لائق ہو جاوے یا اونٹ ہو جاوے تو اوسکو ذبح کرکے اوسکا گوشت صدقہ کر (خالد نے کہا)

مسافرونپر یہ بہتر ہے خالد نے کہا مین نے ابو قلابہ سے پوچھا کتنے جانورون مین ایسا کرے انہون نے کہا سو جانورون مین **عن** ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا فرع ولا عتیرۃ ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام مین نہ فرع ہے اور نہ عتیرہ ہے **ف** فرع اوسکو کہا کہ زمانہ جاہلیت مین جس جانور کا اول بچہ پیدا ہوتا تو اوسکو بتون کیواسطے ذبح کرتے تہے اور ابتدا اسلام مین مسلمان بھی اللہ کیواسطے کرتے تہے پھر وہ منسوخ اور منع کیا اسلیے کہ مشابہت کفار کی نہو اور عتیرہ اوسکو کہتے ہین کہ رجب کے اول دہے مین تقرب حاصل کرنے کیلیے زمانہ جاہلیت مین ذبح کرتی تھے کا فر اپنے بتون کیواسطے تقرب کیلیے اور مسلمان اللہ تعالے کے لیے کرتے تہے پھر یہ دونون منسوخ ہوگئے۔ اب نہ فرع ہے نہ عتیرہ بلکہ مسلمانون کے لیے قربانی ہے عید اضحے کے روز **عن** سعید قال الفرع اول النتاج کان ینتجلھم فیذبحونہ ترجمہ سعید بن المسیب نے کہا کہ فرع پہلے بچے کو کہتے ہین جو پیدا ہوتا تھا وہ اوسکو ذبح کیا کرتے تہے **عن** عائشۃ قالت امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نعق عن الجاریۃ شاۃ وعن الغلام شاتان مکافئتان ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے حکم کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر لڑکی مین سے ایک بکری کاٹنے کا اور لڑکے مین سے دو بکریان برابر کی۔ یعنی عقیقہ مین **عن** ام کرز الکعبیۃ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول عن الغلام شاتان مکافئتان وعن الجاریۃ شاۃ ترجمہ ام کرز کعبیہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا ہے جو آپ فرماتے تہے لڑکے کیطرف سے دو بکریان برابر کی۔ یعنی عقیقہ مین لڑکیطرف سے دو بکریان برابر کی ہین اور لڑکی کیطرف سے ایک بکری (برابر کی) یعنی ہمسن ہون چھوٹی بڑی نہ ہون) **عن** ام کرز قالت سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اقرو الطیر علی مکناتھا قالت وسمعتہ یقول عن الغلام شاتان وعن الجاریۃ شاۃ لا یضرکم اذکرانا کن ام اناثا ترجمہ ام کرز سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا ہے آپ فرماتے تہے پرندون کو اونکے گہونسلون مین بیٹہا رہنے دو۔ یعنی اونکو گہونسلون سے اوڑا کر تکلیف نہ دو اور آپ فرماتے تہے لڑکے کیطرف سے دو بکریان ہین یعنی عقیقہ مین اور لڑکی کیطرف سے ایک بکری اور تم کو اسمین ضرر نہین کہ وہ مرہون یا وہ نہ ہو یہ خیال نکرو کہ لڑکا ہو تو اوسکی طرف سے زیادہ ہے اور لڑکی کیطرف سے زیادہ **عن** ام کرز قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الغلام شاتان مثلان وعن الجاریۃ شاۃ ترجمہ ام کرز سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکے کیطرف سے دو بکریان برابر کی اور لڑکی کیطرف سے ایک بکری چاہیے عقیقہ مین **عن** سمرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کل غلام رھینۃ بعقیقۃ تذبح عنہ یوم السابع ویحلق راسہ ویدمی فکان قتادۃ اذا سئل عن الدم کیف یصنع بہ قال اذا ذبحت العقیقۃ اخذت منھا صوفۃ واستقبلت بہ اوداجھا ثم توضع علی یافوخ الصبی حتی یسیل علی راسہ مثل الخیط ثم یغسل راسہ بعد ویحلق ترجمہ سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر لڑکا گرو ہے اپنے عقیقہ کے بدلے مین ساتوین دن اوسکیطرف سے

ف اور اسلام کے ابتدا مین مسلمان بھی اللہ کیواسطے کرتے تہے

ذبح کیا جاوے اور اوسکا سر مونڈا جاوے اور قربانی کا خون اوسکے سر پر لگایا جاوے قتادہ راوی حدیث کے راوی ہین) اور سعید سے جب کوئی پوچھتا کہ کسطرح خون لگایا جاوے تو وہ کہتے جب عقیقہ کا جانور ذبح ہونے لگے تو اوسکی مالون مین سے ایک ٹکڑا لیکر رگون پر رکھ دیا جاوے اور وہ ٹکڑا خون مین تر ہو جاوے گا پھر وہ ٹکڑا اوسکی چندیا پر رکھا جاوے یہانتک کہ خون اوسکے سر پر بہنے لگے جیطرح پہر اوسکا سر دھویا جاوے اور سر مونڈا جاوے (بعضون کے نزدیک خون لگانا منسوخ ہے

عن سمرة بن جندب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كل غلام رهينة بعقيقته تذبح عنه يوم سابعه ويحلق ويسمى **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر لڑکا اپنے عقیقہ کے بدلے مین گرو ہے - ساتوین دن تک اوسکی طرف سے ذبح کیا جاوے اور سر مونڈا جاوے اور نام کہا جاوے اوسکا (بہتر نام جیسے عبد اللہ یا عبد الرحمن یا انبیا کے نام پر) **عن** سلمان بن عامر الضبي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مع الغلام عقيقة فاهريقوا عنه دما واميطوا عنه الاذى **ترجمہ** سلمان بن عامر ضبی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لڑکا پیدا ہونے کے ساتھہ اوسکا عقیقہ سنت ہے تو بہاؤ اوسکی عوض خون اور دور کرو اوس سے تکلیف اور نجاست کو یعنے سر کے بال مونڈو اور غسل دو **ف** جب لڑکا پیدا ہو تو ساتوین دن عقیقہ کرے لڑکا ہو تو دو بکریان اور لڑکی ہو تو ایک بکری ذبح کرے **عن** الحسن انه كان يقول اماطة الاذى حلق الرأس **ترجمہ** حسن سے روایت ہے تکلیف اور نجاست دور کرنیسے مراد سر مونڈنا ہے اور اول کا ٹہا غسل دینا وغیرہ **عن** ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم عق عن الحسن والحسين كبشا كبشا **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امام حسن اور امام حسین کیطرف سے ایک ایک دنبہ عقیقہ کیا **عن** عمرو بن شعيب عن ابيه اراه عن جده قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن العقيقة فقال لا يحب الله العقوق كانه كره الاسم ومن ولد له فاحب ان ينسك عنه فليفعل عن الغلام شاتان مكافأتان وعن الجارية شاة وسئل عن الفرع قال والفرع حق وان تتركوه حتى يكون بكرا شمخرا ابن مخاض او ابن لبون فتعطيه ارملة او تحمل عليه في سبيل الله خير من ان تذبحه فيلزق لحمه بوبره وتكفئ اناءك وتوله ناقتك **ترجمہ** عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اوس نے اپنے دادا سے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے عقیقہ سے اپنے فرمایا اللہ تعالے عقوق کو دوست نہین رکھتا **ف** عقوق کہتے ہین والدین کی نافرمانی کرنے کو عقیقہ اور عقوق کا مادہ ایک ہے اسواسطے **ف** آپنے اس نام کو مکروہ جانا اور فرمایا جسکا بچہ پیدا ہوا اور وہ اپنے بچہ کیطرف سے قربانی کرنا چاہے تو لڑکے کیطرف سے چاہیے کہ دو بکریان کرے برابر کی اور لڑکی کیطرف سے ایک بکری پھر پوچھے گئے آپ فرع سے آپنے فرمایا فرع حق ہے (یعنے خدا کیواسطے فرع کرنا بیکار اور لغو نہین مگر واجب بھی نہین ہے) اگر تم اوسکو چھوڑ دو یہانتک کہ جوان اونٹ ہو جاوے ایک برس کا یا دو برس

کا پھیر دیدو اوسکو بیوون یا محتاجون کو یا جہاد کیواسطے خدا کی راہ مین دیدو تو وہ بہتر ہے اس سے کہ کاٹ ڈالو اوسکو
(پیدا ہوتی ہی) اور گوشت اوسکا اوسکے بالون سے لگا ہوا (یعنی کم ہو) اور پنیا برتن اوندھا دو (یعنی تہین اوسکی بازگا کیونکہ
بچہ کاٹ والنے سے دودہ کم ہوجاویگا) اور اوسکی ماں کو دیوانہ کرو **عن** عبد اللہ بن بریدۃ یقول کنا فی الجاھلیۃ
اذا ولد لاحدنا غلام ذبح شاۃ ولطخ راسہ بدمھا فلما جاء اللہ بالاسلام کنا نذبح شاۃ ونحلق
راسہ ونلطخہ بزعفران **ترجمہ** عبد اللہ بن بریدہ سے روایت ہی زمانہ جاہلیت مین جب کسیکے ہان ہم مین سے لڑکا پیدا
ہوتا تو وہ ایک بکری ذبح کرتا اور اوسکا خون بچہ کے سر مین لگاتا پھر جب اسلام آیا تو ہم بکری ذبح کرتے تھے اور بچہ کا
مونڈ کر زعفران لگاتے تھے (خون لگانا موقوف ہوگیا یہ حدیث ناسخ ہی اوس حدیث کی جو اوپر گزری **باب**
فی اتخاذ الکلب للصید وغیرہ کتا شکار یا اور کسی ضرورت کیواسطے رکھنا **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال من اتخذ کلبا الا کلب ماشیۃ او صید او زرع انتقص من اجرہ کل یوم قیراط **ترجمہ** ابی
ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی کتا پالے اوس کتے کے سوا جو مویشی - یعنی بکریون وغیرہ
جانورون کے نگہبانی کو پالتے ہین یا شکار کو یا کھیتی کے رکھوالی کو تو ہر روز اوسکے ثواب مین سے ایک قیراط برابر کم ہوگا
ف قیراط کا اندازہ اللہ جل جلالہ کے نزدیک کچھ مقرر ہوگا ثواب کم ہونے کی وجہ یہ ہی کہ کتا نجس ہی اوسکے گھر مین رہنے
سے رحمت کے فرشتے نہین آتے یا آنے جانیوالون کو تکلیف ہوتی ہی لوگون کو ستاتا ہی دوسری حدیث مین ہی کہ دو قیراط
بھر ثواب اوسکا کم ہوتا ہے **عن** عبد اللہ بن مغفل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لولا ان الکلاب
امۃ من الامم لامرت بقتلھا فاقتلوا منھا الاسود البھیم **ترجمہ** عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ بات نہوتے کہ کتے بھی ایک جماعت ہین جماعتون مین سے ہی یعنی ایک عالم ہین اللہ کے عالمون
مین سے تو مین اون کے قتل کرنیکا ضرور حکم کرتا اب تم اون مین سے خالص سیاہ کتون کو قتل کرو (جنمین بالکل سفیدی نہو
کیونکہ وہ شریر ہوتا ہی لوگون کو ایذا دیتا ہے) **عن** جابر قال امرنی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقتل الکلاب حتی
ان کانت المراۃ تقدم من البادیۃ یعنی بالکلب فقتلہ ثم نھانا عن قتلھا وقال علیکم بالاسود
ترجمہ جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتونکے مارنے کا حکم کیا یہانتک کہ کوئی عورت جنگل سے اپنے
ساتھ کتا لیکر آتی ہم اوسکو مار ڈالتے پھر آپنے منع کیا اون کے مارنیسے اور فرمایا کالے کتے کو مارا کرو **ف** یہ حدیث نسخہ
مطبوعہ مصر یہ مین نہین ہی اور اوس کے بجای ابو ثعلبہ کی حدیث ہی جو آگے آتی ہی اور نسخہ مطبوعہ دہلی مین یہ حدیث ہی لیکن
ابو ثعلبہ کی حدیث نہین ہی اور نسخہ قلمی مطابق نسخہ مصر کے ہی **عن** ابی ثعلبۃ الخشنی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال اذا رمیت الصید فادرکتہ بعد ثلاث لیال وسھمک فیہ فکلہ مالم ینتن **ترجمہ** ابی ثعلبہ خشنی سے روایت
ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو شکار پر تیر چلاوے اور پھر تو اوسی شکار کو اپنے تین رات کے بعد پاوے اور تیرا

تیر اوسمین موجود ہو تو جبتک اوسمین سے بو نہ ہو تو اوسکو کہا کہ (یعنی جبتک وہ سڑا نہ ہوا ور متغفن نہ ہوا ہو اور تیر موجود ہونے کی قید اسلیے لگائی کہ اوسکے مرنے کا یقین تیر کے صدمے سے ہو جاوے **باب** فی الصید شکار کرنے کا بیان **عن** عدی بن حاتم قال سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم قلت انی ارسل الکلاب المعلمة فتمسك علی افاکل قال اذا ارسلت الکلاب المعلمة وذکرت اسم اللہ فکل مما امسکن علیك قلت وان قتلن قال وان قتلن ما لم یشرکھا کلب لیس منھا قلت ارمی بالمعراض فاصیب افاکل قال اذا رمیت بالمعراض وذکرت اسم اللہ فاصاب فخرق فکل وان اصاب بعرضه فلا تاکل **ترجمہ** عدی بن حاتم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مینی پوچھا تو مین نے کہا کہ مین سدھے ہوے کتے کو چھوڑتا ہون یعنے شکار پر وہ جاکر شکار کے جانور کو پکڑ لیتا ہے کیا مین اوسکو کہاؤن آپ نے فرمایا جب تو اپنے سکھائے ہوے شکاری کتونکو چھوڑے اور خدا کا نام اوسپر لیوے تو اوس شکار کو کہالے جسکو تیرے لیے پکڑ رکھین عدی بن حاتم نے حضرت سے کہا کہ کتے اگر شکار کو جان سے مار ڈالین تو بھی کیا وہ شکار حلال ہے حضرت نے فرمایا کہ اگر مار بھی ڈالین تو بھی حلال ہے جبتک دوسرا کتا غیر شکاری اوس شکار مارنے مین شریک نہو عدی بن حاتم نے کہا کہ مینی پھر حضرت سے کہا کہ بے پر اور بی گانسی کے تیر سے شکار حاصل کرتا ہون (جو بوجہ اور دنون کی وجہ سے جانور کو مارتا ہے) پھر اوسکو کہاؤن حضرت نے فرمایا جب کہ تو چھوڑے اور بے گانسی کے تیر کو مارے اللہ کا نام لیکر پھر وہ تیر شکار کے جسم مین گھسکر چیر پھاڑ دیوے تو کہالے اور اگر تیر شکار کو بینڈا ہو کر لگے تو مت کہا **ف** اس حدیث سے چند مسئلے شکار کے معلوم ہوئے۔ اول یہ کہ کتے کا شکار کھینا درست ہے دوسرے یہ کہ کتے کو جب آپ شکار پر چھوڑا تو حلال ہے اور اگر کتا خود بخود چھوٹ گیا اور شکار مار لایا تو حلال نہین۔ تیسرے یہ کہ کتے کی تعلیم شرط ہے اور تعلیم کی یہ علامت ہے کہ اوسکو تین بار شکار پر چھوڑے اور ہر بار وہ شکار مار لاے خود نہ کھاوے چوتھی یہ کہ کتے کے چھوڑتے وقت بسم اللہ کہنا شرط ہے اگر قصداً بسم اللہ نہ بولا تو شکار مردار ہوا اور جو بھولے سے نکہا تو حلال ہے یہ امام اعظم کا مذہب ہے اور امام شافعی کے نزدیک زبان سے بسم اللہ کہنا واجب نہین ہر مسلمان کے دل مین خدا کا نام ہے لیکن زبان سے کہنا مستحب ہے پانچوین یہ کہ اگر شکاری کتے سے شکار مر بھی جاوے تو حلال ہے چھٹی یہ۔ کہ اگر شکاری کتے کے ساتھ دوسرا کتا جسکی تعلیم نہین ہوئی شکار مارنے مین شریک ہووے تو شکار مردار ہے الوسطے کہ جب حلال اور حرام ایک چیز مین جمع ہو لے تو حرام کے سبب سے حرام ہی غالب ہو جاتا ہے۔ ساتوین یہ۔ کہ بے گانسی کے تیر کے شکار مین زخم ہونا شرط ہے تاکہ خون ناپاک نکلجاوے اور اگر بے زخم کے صدمے بوجہ سے مرجاوے تو وہ شکار حلال نہین جیسے غلیل کے غلہ سے یا اینٹ پتھر سے جانور کو مار ڈالے تو مردار ہے کہ خون نہ نکلا شکار اوس چیز سے حلال ہوتا ہے جو تیز ہو اور چیر پھاڑ ڈالے جیسے چھری تلوار گانسی والا تیر وغیرہ اسی طرح بندوق کی گولی یا چھری جس سے جسم پھٹ جاتا ہے اور خون نکل آتا ہے **عن** عدی بن حاتم قال سئلت النبی صلی اللہ علیہ وسلم قلت انا نصید بھذہ الکلاب فقال لی اذا ارسلت کلابك المعلمة وذکرت

اسم الله عليها فكل مما امسكن عليك وان قتل الا ان ياكل الكلب فان اكل فلا تاكل فاني اخاف ان يكون
انما امسكه على نفسه ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے پوچھا تو مینے کہا کہ ہم
ان کتون سے شکار کرتے ہین (آپ کیا فرماتے ہین) تو آپ نے مجھ سے فرمایا جب تو اپنے سکھائی ہوئی کتو کو چھوڑے یعنے شکار
پر اور اوسپر خدا کا نام لیا ہو تو اوسکو کھالے جو تیرے لیے کتے نے شکار پکڑ رکھا ہو اگرچہ کتا اوس جانور کو مار ڈالے مگر یہ ضرر نہیں
کہ کھا وے نہین اگر اوسمین سے کھالیوے تو پھر اوسکو نہ کہا کیونکہ احتمال ہے اوس نے اپنے واسطے اوس جانور کو پکڑا ہو اور دوسرے کہ
کہ جب اوس نے شکار کے جانور مین سے کھالیا تو وہ معلم نہ ہوا غیر معلم ہوا اوسکا شکار درست نہین عن عدی بن حاتم ان النبی
صلی الله عليه وسلم قال اذا رميت بسهمك وذكرت اسم الله وجدته من الغد لم تجده في ماء ولا فيه اثر غير
سهمك فكل واذا اختلط بكلابك كلاب من غيرها فلا تاكل لا تدري لعله قتله الذي ليس منها ترجمہ
عدی بن حاتم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو وقت تو نے اپنے تیر سے شکار کیا اللہ کا نام لیکر اور اوس شکار کو دوسرے
روز پایا یعنے شکار تیر کی چوٹ کھا کر نکل گیا اور پھر دوسرے روز ملا مگر پانی مین نہ گرا نہ تو نے اوسمین سوائے اپنے تیر کے زخم کے کچھ نشان
نہ پایا تو کھالے اور جب تیرے کتے کے ساتھ دوسرا کتا بھی ملگیا یعنے دونون نے ملکر شکار مارا تو اوسکو نہ کھا کیونکہ تو نہین جانتا کہ کس نے
اوس جانور کو مارا شاید دوسرے کتے نے مارا ہو عن عدی بن حاتم ان النبی صلی الله عليه وسلم قال اذا وقعت سهمك
في ماء فغرق فمات فلا تاكل ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو ایک جانور کو
تیر مارے اور وہ پانی مین گر کر ڈوب جاوے اور مر جاوے تو اوسکو نہ کھا عن عدی بن حاتم ان النبی صلی الله عليه وسلم
قال اذا علمت من كلب او باز ثم ارسلته وذكرت اسم الله فكل مما امسك عليك قلت وان قتل قال وان قتل اذا لم
ياكل منه شيئا فانما امسكه عليك ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کتے یا باز
کو کہ تو نے اوسکو سکھایا ہو اور پھر تو نے اوسکو شکار پر چھوڑا بسم اللہ کہہ تو اوس جانور کو کھالے جو تیرے لیے اوس نے پکڑ رکھا ہو
یعنے خواہ کتا ہو یا باز جو سدھایا ہوا ہو اور وہ پکڑ رکھی عدی نے حضرت سے کہا کہ اگرچہ اوس شکار کو مار ڈالا تو آپ نے فرمایا جو وقت
کہ کتے یا باز نے مار ڈالا شکار کو اور اوس مین سے کچھ کھایا نہین تو گویا کہ اوسنے تیرے لیے شکار کو پکڑ رکھا ہے (تو وہ درست ہے اور
جب کھالیا تو اوس نے اپنے لیے پکڑا اوسکا کھانا درست نہین) عن ابی ثعلبة الخشني قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم في صيد الكلب اذا ارسلت كلبك وذكرت اسم الله فكل وان اكل منه وكل ما ردت عليك
ترجمہ ابی ثعلبہ خشنی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شکاری کتے کے شکار کے باب مین فرمایا جو وقت تو نے
اپنے کتے کو چھوڑا یعنے شکار پر اور اللہ کا نام یاد کیا یعنے بسم اللہ کہہ کر چھوڑا تو اوس شکار کو کھا۔ اگرچہ وہ اوس مین سے کھالیوے
اسیطرح کھا اوس جانور کو جو تیرے لیے مارے عن عدی بن حاتم انه قال يا رسول الله لحذ نرمي الصيد فيقتفي
اثره ليومين والثلاثة ثم يجده ميتا وفيه سهمه اياكل قال نعم ان شاء واقال ياكل ان شاء ترجمہ عدی

بن حاتم سے روایت ہی کہ اونہون نے کہا یارسول اللہ کوئی ہم مین سی تیر مارتا ہی شکار کے جانور کو پہر اوسکا نشان دہونڈہا کرتا ہی دو دو تین تین دن تک بعد اوسکے اوسکو مرا ہوا پاتا ہی اور تیر اوس مین لگا ہوا ہوتا ہی کیا اوسکو کہا وی یا نہ کہا وی آپ نے فرمایا ان اگر ہی چاہیے تو کہا لیوے (اور جو احتیاط نہ کہا وی تو بہتر ہی شاید اور کسی سبب سے مرا ہو) عن عدی بن حاتم سالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن المعراض فقال اذا اصاب بحدہ فکل واذا اصاب بعرضہ فلا تاکل فانہ وقیذ قلت ارسل کلبی فاجد علیہ کلبا اخر فقال لا تاکل انما سمیت علی کلبک ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی مین نے بے پر کے تیر کے باب مین سوال کیا تو آپ نے فرمایا جب اپنی تیزی سی پہونچے تو کہا یعنے جب وہ تیر اپنی تیزی سی گہس گیا ہو اور جو تیر مینڈہا ہو کر لگا تو مت کہا کیونکہ وہ تو موقوذہ ہی جو کلام اللہ مین حرام ہی یعنے اوس نے چوٹ کہائی ہی یعنے شکار نے راوی کہتا ہی کہ پھر مین نے حضرت سے پوچھا جو مین نے اپنے کتے کو شکار پر چھوڑا اور اوسکے ساتہہ دوسرے کتے کو بھی پایا یعنے شکار کر نہین تو آپ نے فرمایا مت کہا اسلیے کہ بسم اللہ تو تو نے اپنے ہی کتے پر کہا ہے (نہ دوسرے کتے وہ تو بغیر بسم اللہ کے شریک ہو گیا) عن ابی ثعلبۃ الخشنی یقول قلت یارسول اللہ انی اصید بکلبی المعلم وبکلبی الذی لیس بمعلم قال اما ما صدت بکلبک المعلم فاذکرت اسم اللہ وکل وما اصدت بکلبک الذی لیس بمعلم فادرکت ذکاتہ فکل ترجمہ ابو ثعلبہ خشنی سی روایت ہی کہا یارسول اللہ مین شکار کرتا ہون شکاری سدہا ہوئی کتی سے اور بن سدہی ہوئے کتے سے شکار کری تو یاد کرنام اللہ کا یعنے بسم اللہ اور کہا جو تو نے بن سدہے ہوئے کتے سے شکار کیا اور تو نے اوسکے ذبح کو پایا یعنے زندہ پایا اور ذبح کیا پس کہا اور نہ کہا کیونکہ وہ کتا تعلیم یافتہ نہین تہا تو اوس کا مارڈالنا قائم مقام ذبح کے نہین ہو سکتا عن ابی ثعلبۃ الخشنی قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا ثعلبۃ کل ما ردت علیک قوسک وکلبک وذکر عن ابن حرب المعلم ویدرک فکل ذکیا وغیر ذکی ترجمہ ابو ثعلبہ خشنی سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہسی فرمایا ای ابا ثعلبہ کہا لے اوس جانور کو جو اپنی تیر کمان سے ماری یا کتے سی مارے ابن حرب کے روایت مین اتنا زیادہ ہی کہ وہ کتا شکاری ہو اور کہا اوس جانور کو جسکو تیرا ہاتہہ ماری (یعنی تیر سے) خواہ اوسکو ذبح کر سکے یا نہ کر سکے قبل ذبح کے وہ مرجاوی عن ابی ثعلبۃ قال یارسول اللہ انی بارض کلابا مکلبۃ افتنی فی صیدہا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کان لک کلاب مکلبۃ فکل مما امسکن علیک قال وان قتلن قال وان قتلن الا ان یاکل کلب منہا فان فعل فلا تاکل فانما امسکہ علی نفسہ قال یارسول اللہ افتنی فی قوسی قال کل ما ردت علیک قوسک قال ذکیا او غیر ذکی قال وان تغیب عنک یوما لم یصل او تجد فیہ اثر غیر سہمک قال افتنی فی انیۃ المجوس ان وجدت فیہا قال اغسلہا وکل فیہا ترجمہ ابو ثعلبہ سے روایت ہی اوس نے کہا یارسول اللہ میری پاس کتے تیار ہین شکار کیواسطے (یعنی تعلیم یافتہ سدہی ہوئے) تو آپ حکم فرمایی اون کے شکار کے باب مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اگر تیر ہی پاس سیدھے ہوئے تیار کئے ہین تو کہا اوس جانور کو جسکو وہ تیر ہی پکڑ کہین ابو ثعلبہ نے کہا خواہ مین اوسکو ذبح کرسکون یا نہ کرسکون آپنے فرمایا ہان ابو ثعلبہ نے کہا اگرچہ وہ کتے اوس جانور مین سے کہا لین آپنے فرمایا اگرچہ وہی کہا لین اسمین سے ف عدی بن حاتم کی حدیث سے جسمین کہا اوس جانور مین سے کہا لے تو اوسکا کہنا درست نہین ف پہر اوس نے کہا یا رسول اللہ بیان فرمایئے میرے کمان کے شکار کا آپنے فرمایا جو تیری کمان شکار کرکے اوسکو کہا خواہ تو اوسکو ذبح کرنے پاوے یا نہ پاوے اوس نے کہا اگرچہ وہ شکار تیرکہا کر میری نظر سے غائب ہوجاوے جبتک وہ شکار کے نہین یا دوسرا کوئی صدمہ اوسکو معلوم نہ ہو سوا تیر کے تیر کے پہر اوس نے کہا بیان فرمایئے پارسیوں کے برتنونکو جب ہم کو دوسرا برتن نہ ملے آپنے فرمایا دہو کر اون مین کہا لے **باب** فی صید قطع منہ قطعۃ زندہ جانور کا ایک ٹکڑہ کاٹ لیا جاوے تو وہ حرام ہے عن ابی واقد قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما قطع من البھیمۃ وھی حیۃ فھی میتۃ ترجمہ ابی واقد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چیز کہ زندہ جانور کے بدن سے کاٹی جاوے تو وہ چیز مردار ہے یعنے جو عضو زندہ جانور سے کاٹ لیا ہو تو وہ مردار ہے اوسکا کہنا درست نہین **باب** فی اتباع الصید شکار کے پیچھے پھرنا کیسا ہے عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم و قال مرۃ سفیان وکا اعلمہ الا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من سکن البادیۃ جفا ومن اتبع الصید غفل ومن اتی السلطان افتتن ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جنگل مین رہا کریگا اوسکا دل سخت ہوجاویگا اور جو شکار کے پیچھے پھرے گا وہ غافل ہوجاویگا (دنیا کے یاد مین کے کاموں سے) اور جو شخص بادشاہ پاس سے سفت کریگا وہ کسی بلا مین پڑجاویگا (کبھی تو دنیا ہی مین بلا آوے گی ورنہ آخرت مین بلا مین پڑیگا) **انتہ کتاب الضحایا** شکر خدا کا تمام ہوئی کتاب قربانیون کی اور شکار اور ذبیحون کی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب الوصایا شروع ہوئی کتاب وصیتون کی۔ (وصیت جو آدمی بیماری مین مرتے وقت کہجاتا ہے)

باب ما یؤمر بہ من الوصیۃ وصیت کرنے کی تاکید کا بیان عن ابن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما حق امرئ مسلم لہ شئی یوصی فیہ یبیت لیلتین الا ووصیتہ مکتوبۃ عندہ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین لائق ہے مرد مسلمان کو کہ اوسکی کوئی چیز ایسی ہو جو وہ ملاحیت وصیت کی کہتی ہو یعنے مال مالوگون کے ساتھ معاملہ ہو جسکی وصیت ضرور ہو اور گزاری دو راتین اوسکی وصیت اوسکے پاس لکھی ہوئی ف یعنے جسپر لوگون کا قرض ہو یا کسی کے امانت ہو اوسپر لازم ہے کہ اپنے پاس اوسکے وصیت لکھ رکھے اور دو راتین بھی بغیر وصیت کئے گزارے تاکہ اوسکے بعد اوسکے وارث پر اوسپر عمل کرین اس واسطے کہ آدمی کو اپنی موت معلوم

اون کے سبب سے مسلمانو کو نفع ہوا۔ اور کفار کو اونکے سبب سے ضرر ہوا اور ۱۰ھ ہجری مین یا ۱۱ھ ہجری مین سعد کا
انتقال ہوا تو اس بیماری کے بعد ۱۵ برس تک زندہ رہے ف پھر آپنے یہ دعا فرمائی اے پروردگار میرے اصحاب کی
ہجرت پوری کردی اور مت پھیر دی اونکو اس ہجرت سے اون کی ایڑیون پر لیکن مصیبت زدہ سعد بن خولہ ہین جنکو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم رنج کرتے تھے اسوجہ سے کہ وہ مکہ مین مرگئے ف حجۃ الوداع مین کیونکہ جس زمین سے آدمی ہجرت کرکے
پھر وہان مرنا مکروہ ہے۔ اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وارثون کا حق مقدم ہے فقیرون پر اور تہائی سے زیادہ وصیت درست
نہین اور جو روٹی لڑکون کو کھانے کپڑے دینے مین بھی ثواب ہے اگر خدا کا حکم جان کر دیوے **باب** فی کراہیۃ الاضرار فی
الوصیۃ وصیت سے کسی کو ضرر پہونچانا مکروہ ہے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رجل للنبی صلی اللہ علیہ وسلم یا
رسول اللہ ای الصدقۃ افضل قال ان تصدق وانت صحیح حریص تامل البقاء وتخشی الفقر ولا
تمھل حتی اذا بلغت الحلقوم قلت لفلان کذا ولفلان کذا وقد کان لفلان ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کونسی خیرات بہتر ہے آپنے فرمایا جو صحت کیحالت مین
ہو وسوقت تجھے زندگی کی امید ہو اور محتاجی کا خوف ہو یہ نہین کہ توٹہرا رہے جب جان تیری حلق مین آرہے تو کہنے لگے فلان کو اتنا
دینا اور فلان کو اتنا دینا حالانکہ وہ مال فلان کا حق ہوچکا ف یعنے مرتے وقت جب اوس مال کے وارث مقدار ہوگئے تو اونکے
حق مین خلل ڈالکر صدقہ دینا کچھ بہتر نہین ہے چاہیے کہ زندگی مین صحت مین خیرات کرے تو ثواب زیادہ ہوگا **عن** ابی
سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کان یتصدق الرجل فی حیوتہ بدرھم خیر لہ من ان
یتصدق بمائۃ عند موتہ ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر آدمی اپنے
زندگی مین (جب تندرست ہو) ایک درہم خیرات کرے تو وہ بہتر ہے اس سے کہ مرتے وقت سو درہم خیرات کرے (کیونکہ مرتے وقت
تو دنیا سے نفرت ہوہی جاتی ہے) **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الرجل لیعمل المراۃ
بطاعۃ اللہ ستین سنۃ ثم یحضرھما الموت فیضاران فی الوصیۃ فتجب لھما النار قال وقرا علی ابو
ھریرۃ من ھھنا وصیۃ یوصی بھا اودین غیر مضار حتی بلغ ذلک الفوز العظیم ترجمہ ابی ہریرہ سے
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی مرد یا عورت اللہ کے عبادت کرتی ہین ساٹھ برس تک پھر اونکو
موت آنے لگتی ہے تو نقصان پہونچاتے ہین وصیت کے کے (وارثون کو کسی کو محروم کردیتے ہین کسی کا حق کم کردیتے ہین) اسوجہ سے
اونکے لیے جہنم واجب ہوجاتا ہے شہر بن حوشب نے کہا ابوہریرہ نے مجھپر یہ آیت پڑہی یہان سے وصیت یوصی بہا اودین غیر مضار
ذلک الفوز العظیم تک۔ ترجمہ بعد وصیت کے ادا کرنیکی یا قرض کے سبب وصیت کرنیوالا نقصان پہونچانی والا نہ ہو یہ حکم ہے اللہ کا
اور اللہ خوب جانتا ہے حکمت والا ہے حلیمون مین اللہ کے تو مت بڑہو اون سے اخیر تک **باب** ما جاء فی الدخول فی الوصایا
وصی بننا کیسا ہے بہت خوف کا باعث ہے **عن** ابی ذر قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا اباذر انی اراک

ضعیفا واني احب لك ما احب لنفسي فلا تامرن على اثنين ولا تولين مال يتيم ترجمہ ابی ذر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا ای اباذر مین تجھکو ضعیف دیکھتا ہون جو مین اپنے واسطے چاہتا ہون وہی تیرے لیے چاہتا ہون تو ہرگز حاکم بن دو آدمیون کا بھی اور ولی بن یتیم کے مال کا ایسا نہ ہوا وسمین احتیاط نہ ہوسکے اور تو یتیم کا مال کہا جاوے تو نیکی برباد گنہ لازم ہو **باب** ما جاء في نسخ الوصية للوالدين فلا قربين والدين اور دوسرے عزیزون کے لیے وصیت کا منسوخ ہونا **عن** ابن عباس ان ترك خيرا الوصية للوالدين والاقربين فكانت الوصية كذلك حتى نسختها اية الميراث ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی یہ آیت ان ترک خیرا الوصیۃ للوالدین والاقربین۔ پہلے ابتدای اسلام مین وصیت ہوا کرتی ماں اور باپ اور دوسرے وارثون کے لیے (جسقدر موصی وصیت کرتا اونکا مال ہر ایک کو ملتا) بعد اوسکی یہ آیت منسوخ ہوگئی میراث کی آیت سے **باب** في الوصية للوارث وارث کے لیے وصیت کرنا درست نہین ہی **عن** ابی امامة سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الله قد اعطى كل ذي حق حقه فلا وصية لوارث ترجمہ ابی امامہ سے روایت ہی مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے اللہ نے ہر مستحق کو اوسکا حق دلوایا (حصہ مقرر کر دیا آیت میراث مین) تو وصیت نہین ہی وارث کیواسطے **باب** مخالطة اليتيم في الطعام یتیم کا کھانا اپنے کھانے کے ساتھ شریک کرنا کیسا ہی **عن** ابن عباس قال لما انزل الله عز وجل ولا تقربوا مال اليتيم الا بالتي هي احسن وان الذين ياكلون اموال اليتامى ظلما الاية انطلق من كان عنده يتيم فعزل طعامه من طعامه وشرابه من شرابه فجعل يفضل من طعامه فيحبس له حتى ياكله او يفسد فاشتد ذلك عليهم فذكروا ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم فانزل الله عز وجل ويسئلونك عن اليتامى قل اصلاح لهم خير وان تخالطوهم فاخوانكم فخالطوا طعامهم بطعامه وشرابهم بشرابه ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہی جب اللہ تعالی نے یہ آیت اوتاری ولا تقربوا مال الیتیم الا بالتی ہی احسن۔ یعنی مت نزدیک جاؤ یتیمونکے مال کے مگر اچھے طور سے اور یہ آیت ان الذین یاکلون اموال الیتامی ظلما۔ یعنی جو لوگ کہا جاتے ہین یتیمونکے مالونکو ظلم سے وہ اپنے پیٹ مین انگار کھاتے ہین اور قریب ہی کہ جہنم مین جاوین تو جن جن لوگون کے پاس یتیم تھے انہون نے اونکا کھانا اپنے کھانے سے جدا کر دیا اور اونکا پینا اپنے پینے سے جدا کر دیا (ایسا نہ ہو کہ ایک ساتھ ہو تو اونکا کھانا پیتا وہ لوگ کہا لین) تو یتیم کا کھانا جب پڑا رہتا اور رہتا یہانتک کہ وہ خود ہی کھاتا یا کھانا سڑ جاتا یہ امر لوگون پر شاق گزرا انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا اوسوقت اللہ نے یہ اوتاری ویسئلونک عن الیتامی۔ یعنی پوچھتے ہین تجھ سے یتیمونکا حال کہدو اونکی بہتری کرنا اچھا ہی اگر ملکر اونکے ساتھ رہو تو وہ تمہارے بھائی ہین پھر لوگون نے اپنا کھانا پینا اونکے کھانے پینے کے ساتھ شریک کر لیا (جب نیت خیر ہو تو یتیم کا مال اگر کھانے کے سبب سے متولی پر کچھ چڑھ

اور متولی کا یتیم پر کچھ تجارت نہیں کرنا یہ ضرور ہے کہ وہ مال ایسا ہی حقیر کم قیمت ہو جیسے کھانا پانی وغیرہ بیش قیمت اموال اور روپیہ پیسہ میں یہ حکم نہیں ہے باب ما جاء فیما للولی الیتیم ان ینال من مال الیتیم یتیم کی متولی پرورش کرنیوالا کو کسقدر یتیم کے مال میں سے کھانا درست ہے عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رجلا اتی النبی صلے اللہ علیہ وسلم فقال انی فقیر لیس لی شیئا ولی یتیم قال فقال کل من مال یتیمک غیر مسرف ولا مبادر ولا متاثل ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور بولا میں محتاج ہوں میرے پاس کچھ نہیں ہے البتہ ایک یتیم میرے پاس ہے آپ نے فرمایا اوسکے مال میں سے کھا بغیر اسراف اور فضول خرچی کے اور بغیر ڈرے ہوئے اوسکے تربی ہو جانے سے اور بغیر پونجی بنانے کے اوسکے مال سے بقدر ضرورت کھا یہ نہ کر کہ فضول بیہودہ خرچ کر ڈال یا یہ خیال کر کے کہ اب یتیم بڑا ہو جائیگا تو بیچ مال نہ ملیگا جلدی خرچ کر ڈال یا اوسمیں سے اپنے لیے کچھ جمع حاصل کر لے البتہ تجارت کرنا اوسمیں بہتر ہے مگر نفع اور اصل دونوں یتیم کا ہوگا باب متی ینقطع الیتم یتیم کب تک کہنا چاہیے یعنی کس عمر تک عن علی بن ابی طالب حفظت عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا یتم بعد احتلام ولا صمات یوم الی اللیل ترجمہ حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب سے روایت ہے میں نے یاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنکر آپ فرماتے تھے نہیں یتیم ہے بعد احتلام کے یعنی جب جوان ہو گیا تو وہ یتیم نہ رہا اور نہ خاموشی ہے دن بھر کی رات تک (جسکو صوم صمت کہتے ہیں یا گونگے مسلمانوں میں تھا دن بھر بات نہ کرتے) باب التشدید فی اکل مال الیتیم یتیم کا مال کھا جانا کتنا بڑا گناہ ہے عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اجتنبوا السبع الموبقات قیل یا رسول اللہ وما ھن قال الشرک باللہ والسحر وقتل النفس التی حرم اللہ الا بالحق واکل الربوا واکل مال الیتیم والتولی یوم الزحف وقذف المحصنات الغافلات المؤمنات ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بچو سات کبیرہ گناہوں سے جو ایمان کو ہلاک کر ڈالتے ہیں تو پوچھا گیا آپ سے یا رسول اللہ وہ کون سے گناہ ہیں آپ نے فرمایا خدا کے ساتھ شریک کرنا۔ اور جادو۔ اور اوس جان کو مارنا جسکا مارنا خدا نے حرام کیا ہے لیکن حق پر مارنا درست ہے۔ اور ربا کھانا۔ اور یتیم کا یعنے بے باپ کے لڑکے کا مال کھانا۔ اور لڑائی کے دن کافروں کے سامنے سے بھاگ جانا۔ اور خاوند والی ایماندار عورتوں کو جو بدکاری سے واقف نہیں انکو عیب لگانا ف ہر چند اس حدیث میں گناہ کبیرہ سات ہی فرمائے لیکن اور حدیثوں میں زیادہ بھی ثابت ہیں اوسوقت اتنے ہی گناہ ہونگے ذکر کرنا مقصود ہوگا عن عبید بن عمیر عن ابیہ انہ حدثہ وکانت لہ صحبۃ ان رجلا سالہ فقال یا رسول اللہ ما الکبائر فقال ھن تسع فذکر معناہ زاد وعقوق الوالدین المسلمین واستحلال البیت الحرام قبلتکم احیاء وامواتا ترجمہ عبید سے روایت ہے وہ صحابی تھے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا

یارسول اللہ کبیرہ گناہ کیا کیا مین آپنے فرمایا نو گناہ سات تو وہی جو اوپر کی حدیث مین بیان ہوے اور دو اسمین زیادہ ہین ایک نافرمانی کرنا مسلمان ماں یا مسلمان باپ کے دوسری حرمت نہ کرنا بیت اللہ کی (روؤن خون کرنا فساد کرنا شکار کھیلنا) جو حرمت والا ہے اور قبلہ ہے تمہارا زندگی اور موت مین **باب** الدلیل علی ان الکفن من راس المال کفن کا کپڑا بھی مردے کے مال مین داخل ہے **عن** خباب قال مصعب بن عمیر قتل یوم احد ولم یکن له الا نمرة کنا اذا غطینا راسه خرجت رجلاه واذا غطینا رجلیه خرج راسه فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم غطوا بها راسه واجعلوا علی رجلیه من الاذخر ترجمہ خباب سے روایت ہے کہ مصعب بن عمیر احد کی لڑائی کے دن ماری گئی اور کچھ نہ تھا اون کے پاس سوا ایک کمل کے جب ہم اونکا سر ڈھانکتے تو پاؤن اونکے کھلجاتے اور جب پاؤن ڈھانکتے تو سر کھلجاتا یہ دیکھکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ڈھانپ دو سر اونکا اور پاؤن پر اذخر رکھدو (اذخر ایک گھانس ہوتی ہے عرب مین جو خوشبودار ہوتی ہے اور استعمال کیجاتی ہے) **باب** الرجل یهب الهبة ثم یوصی لها وین شها ایک شخص کوئی چیز ہبہ کردی پھر وصیت یا میراث سے وہی چیز پاوے **عن** عبد الله بن بریدة عن ابیه ان امرأة اتت رسول الله صلی الله علیه وسلم فقالت کنت تصدقت علی امی بولیدة وانها ماتت وترکت تلک الولیدة قال قد وجب اجرک ورجعت الیک فی المیراث قالت وانها ماتت وعلیها صوم شهر افیجزی او یقضی عنها ان اصوم عنها قال نعم قالت وانها لم تحج افیجزی او یقضی عنها ان احج عنها قال نعم ترجمہ بریدہ سے روایت ہے ایک عورت آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور بولی کہ مین نے ایک لونڈی ہبہ کی تھی اپنی ماں کو اب میری ماں مرگئی اور وہ لونڈی چھوڑ گئی آپنے فرمایا تیرا ثواب جم گیا اور تیری لونڈی بھی تجھیکو مل گئی پھر اوس نے کہا میری ماں مرگئی اور اوسپر ایک مہینے کے روزے تھے کیا مین اوسکیطرف سے قضا کرلون تو کافی ہے آپنے فرمایا ہاں پھر اوس نے کہا اوس نے حج بھی نہین کیا تھا کیا مین اوسکیطرف سے حج کرلون تو کافی ہوگا آپنے فرمایا ہاں کرلے **ف** کافی ہوجاویگا۔ دوسری روایت مین ہے کہ اگر تیری ماں پر قرضہ ہوتا تو تو ادا کرتی وہ بولی ہاں پھر آپنے فرمایا پھر اللہ کا قرضہ ادا کرنا مقدم ہے۔ اسحدیث سے بہت سے مسائل معلوم ہوگئے تفصیل کیضرورت نہین ہے) **باب** فی الرجل یوقف الوقف وقف کا بیان (جس مال کا نفع خدا کی راہ مین کردیا جاوے) **عن** ابن عمر قال اصاب عمر ارضا بخیبر فاتی النبی صلی الله علیه وسلم فقال اصبت ارضا لم اصب مالا قط انفس عندی منه فکیف تامرنی به قال ان شئت حبست اصلها وتصدقت بها فتصدق بها عمر انه لا یباع اصلها ولا یوهب ولا یورث للفقراء والقربی والرقاب وفی سبیل الله وابن السبیل والضیف لا جناح علی من ولیها

ان یاکل منها بالمعروف ویطعم صدیقا غیر متمول فیه زاد عن بشر قال وقال محمد غیر متاثل مالا

ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہی حضرت عمرؓ کو ایک زمین ملی خیبر مین وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ مین نے ایک زمین پائی جس سے بہتر کوئی مال مجھکو نہین ملا اب کیا حکم کرتے ہین آپ اوسکے باب مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو چاہے تو زمین کی ملکیت روک لے اور اوسکے منافع کو تصدق کر دے (اسی کا نام وقف ہی) حضرت عمر نے ایسا ہی کیا کہ اصل زمین نہ بیع کیجاوے نہ ہبہ نہ میراث ہین آوے منفعت اوسکی اوس سے فقیر اور قریب) اور غلام اور مجاہدین اور مسافر اور مہمان اور جو شخص اوسکا متولی ہو تو وہ اوسکے منافع مین سے دستور کے موافق کھاوے اور اون دوستون کو کھلاوے جو مالدار نہ ہون زمال جوڑنے والے ہون اوس سے ف زمین کی ملکیت روک لے یعنی اللہ جل جلالہ کو اوسکا مالک کر دے کہ کوئی اوسکا وارث نہ ہوسکے اکثر ائمہ کا مذہب یہی ہی کہ وقف کہتے ہین روک رکھنے کو کسی چیز کے اللہ تعالے کی ملک مین اور ابو حنیفہ کے نزدیک وقف کہتے ہین کسی چیز کو اپنی ملک مین سے کہنا اور اوسکا نفع خیرات کر دینا عن یحیی بن سعید عن صدقة عمر بن الخطاب قال نسخها لی عبد الحمید بن عبد الله بن عبد الله بن عمر بن الخطاب

بن عمر بن الخطاب یحیی بن سعید سے روایت ہی کہ عبد الحمید نے جو بیٹے ہین عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر بن الخطاب کے انہون نے مجھے نقل کر دی حضرت عمر کے صدقے کی کتاب کی وہ یہ ہے بسم الله الرحمن الرحیم

هذا ما کتب عبد الله عمر فی ثمغ

یہ وہ کتاب ہے جو اللہ کے بندے عمر نے ثمغ کے باب مین لکھی (ثمغ اوس مال کا نام ہی یا اوس باغ کا جسکو حضرت عمر نے وقف کیا تھا مدینے مین یا خیبر مین فقص من خبره نحو حدیث نافع قال غیر متاثل مالا

فاعفاه منه من شره فهو للسائل والمحروم قال وساق القصة قال وان شاء ولی ثمغ اشترى

من ثمره رقیقا لعمله وکتب معیقیب وشهد عبد الله بن الارقم پھر بیان کیا حدیث کو اوسی طرح جیسے اوپر گزرا اخیر تک یعنے نہ مال جوڑنے والے ہون اوس سے اور جو پہل اوسمین سے گرین وہ فقیرون کے ہین مانگنے والونکے اور نہ مانگنے والونکے بعد اوسکے بیان کیا قصے کو اور یہ بھی کہا اگر متولی ثمغ کا چاہے تو اوسکی پہلون کے بدلے مین کوئی غلام خرید لے کام کاج کیواسطے (یعنے اوسے باغ کے کام مین لیوے واسطے) اور یہ لکھا معیقیب نے اور گواہی کی اوسپر عبد اللہ بن الارقم

بسم الله الرحمن الرحیم

هذا ما اوصی به عبد الله عمر امیر المؤمنین ان حدث به حدث ان ثمغا وصرمة بن الاکوع وعبید

الذی فیه والمائة سهم التی بخیبر وحبیقة الذی فیه والمائة التی اطعمه محمد صلی الله علیه وسلم

بالوادی لحفصة ما عاشت ثم لیلیه ذو الرای من اهلها ان لا یبیاع ولا یشترى یفقه حیث

یرا من السائل والمحروم وذی القربی وکاتب علی ولیه ان اکل او اکل او اشترى رقیقا منه ترجمہ

یہ وہ وصیت نامہ ہی جسکی وصیت کی اللہ کے بندی عمر نے جو امیر ہی مومنین کا اگر مجھپر کوئی حادثہ آوے (یعنی میں جاؤن) تو ثمغ اور صرمہ بن الاکوع (ایک باغ کا نام ہے) اور جو غلام وہان ہی اور سو حصے میرے خیبر مین اور جو غلام وہان ہین اور سو حصے وہ جو محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھکو دیے تہے اوس وادی مین جو نزدیک ہی خیبر کے ان سب کے متولی حفصہ ہونگی (جو بیٹی تہین حضرت عمرؓ کی اور بی بی تہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی) جبتک وہ جیتی پہر اوس کے بعد جو عقلمند شخص ہو اوس کے لوگون مین سے اس شرط پر کہ یہ مال نہ بیچا جاوے نہ خریدا جاوے جہان پر مناسب جانے سائل اور محروم اور عزیزون مین اوسکو صرف کرے اور جو شخص اوسکا متولی ہو تو کچھ حرج نہین کہ اوسمین سے کہاوے یا کہلاوے یا اوس کی آمدنی مین سے غلام خریدے اوس مال کی حفاظت اور خدمت کیواسطے **باب**

فی الصدقة عن المیت میت کیطرف سے جو صدقہ ہو اوسکا ثواب میت کو پہونچیگا **عن** ابی هریرة ان رسول

الله صلی الله علیه وسلم قال اذا مات الانسان انقطع عنه عمله الا من ثلاثة اشیاء من صدقة

جاریة او علم ینتفع به او ولد صالح یدعو له ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی مر گیا تو اوسکا عمل کٹ گیا اور موقوف ہو گیا مگر تین چیز کا عمل جو موت کے بعد بھی ثواب اونکا نہین موقوف ہوتا ایک تو خیرات اور صدقہ جسکا فایدہ ہمیشہ جاری ہی دوسرے وہ علم جس سے خلق فائدہ پاوے تیسرے نیک بخت بیٹا جو باپ کیواسطے دعا کرے **ف** یعنے نیک عمل کا ثواب زندگی تک ہے موت کے بعد نہ عمل ہے نہ ثواب۔ مگر ان تین عملونکا ثواب موت کے بعد بھی موقوف نہین ہوتا صدقہ جاری یعنے وہ نیک کام جسکا فایدہ خلقت کو سدا حاصل رہے جیسے مسجد اور کنوان اور مدرسہ اور سرائے اور معافی کی زمین اور وقف دی مین کا پاکہر یا کتاب کا۔ اور علم جس سے خلق کو فایدہ ہو یعنے لوگون کو علم دین پڑہانا دینی علم کی کتاب بنانا جیسے علم تفسیر اور علم حدیث اور علم فقہ یا کسی دین کی کتاب کا ترجمہ اور شرح کرنا کہ ناواقف مسلمان دین سے واقف ہو جاوین اور نیک بیٹا یعنے بیٹا جو نیک ہو جسے میت کو ثواب پہنچے حاصل مطلب اس حدیث کا یہہ ہی کہ موت مردم سامنے ہی ایسا نہ ہو کہ دین کی راہ سے آدمی بے نام و نشان مر جاوے ان تین کاموں مین سے جو ہو سکے اوسکی جلد فکر کرے اگر دنیا کا کچھ مقدور ہو تو اوس کے موافق صدقہ جاریہ کی تدبیر کرے اگر علم ہی تو اوسکی بات رہنے کی فکر کرے اور اگر اولاد ہو تو اون کو دین کے تعلیم کرے اور بری صحبت اور بری کاموں سے بچاوے تاکہ موت کے بعد اونکی دعا سے فایدہ اوٹھاوے معلوم ہوا کہ مردہ حقیقت مین وہ ہی جسکا موت کے بعد کچھ نیک نشان نہ رہا بیت زندہ جاوید گشت

ہر کہ نکو نام نزیست + کز عقبش ذکر خیر زندہ کند نام را **باب** فیمن مات من غیر وصیة یتصدق عنه

جو شخص مر جاوے اور وصیت نہ کرے اوسکیطرف سے صدقہ دینا کیسا ہے **عن** عائشة ان امرأة قالت یا رسول

الله صلی الله علیه وسلم ان امی افتلتت نفسها ولو اذ ذالك لتصدقت واعطت افیجزی ان اتصدق

عنها فقال النبی صلی الله علیه وسلم نعم فتصدق ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم سے ایکعورت نے عرض کیا کہ میری ماں ناگہان مرگئی اور جو وہ ناگہان نہ مرجاتی تو کچھ نہ کچھ دیتی اور صدقہ کرتے کیا اوسکو ثواب ہوگا جو مین اوسکیطرف سے نہ خیرات کرون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہان تو خیرات کر ف باتفاق علمائے اہل سنت کے صدقے اور دعا کا ثواب اموات کو پہونچتا ہی باقی اور عبادات مین اختلاف ہی اہل حدیث کے نزدیک پہونچتا ہی اور بعضون کے نزدیک نہین پہونچتا عن ابن عباس ان رجلا قال یارسول اللہ ان امی توفیت افینفعہا ان تصدقت عنہا قال نعم قال فان لی مخرفا واني اشہدك انی قد تصدقت بہ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ میری ماں مرگئی ہی کیا اوسکو نفع یعنی ثواب پہونچیگا اگر مین اوسکیطرف سے خیرات کرون آپ نے فرمایا ہان یعنی پہونچیگا اوس نے کہا تو میری ایک باغ ہی مین آپ کو گواہ کرتا ہون کہ مین نے اوسکو تصدق کردیا اپنی ماں کیطرف سے **باب** فی وصیۃ الحربی یسلم ووليہ ایلزمہ ان ینفذہا ایک کافر مرجاوے اور اوسکا وارث مسلمان ہوجاوے تو کافر کی وصیت پوری نہ کریگا عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان العاص بن وائل اوصی ان یعتق عنہ مائۃ رقبۃ فاعتق ابنہ ہشام خمسین رقبۃ فاراد ابنہ عمرو ان یعتق عنہ الخمسین الباقیۃ فقال حتی اسال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یارسول اللہ ان ابی اوصی بعتق مائۃ رقبۃ وان ہشاما اعتق عنہ خمسین وبقیت علیہ خمسون رقبۃ افاعتق عنہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کان مسلما فاعتقتم عنہ او تصدقتم عنہ او حججتم عنہ بلغہ ذلك ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہی کہ عاص بن وائل نے وصیت کی تھی اپنی طرف سے سو غلام آزاد کرنے کے تو اوسکے بیٹے ہاشم نے اوسکیطرف سے پچاس غلام آزاد کیے بعد اوسکے اوسکے دوسرے بیٹے عمرو نے یہ چاہا کہ پچاس غلام جو باقی ہین وہ مین اوسکیطرف سے آزاد کردون پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھنے پر کہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آکر بولا یارسول اللہ میری باپ نے وصیت کی تھی سو غلام آزاد کرنے کے تو اوسکے بیٹے ہشام نے پچاس غلام اوسکیطرف سے آزاد کیے اور پچاس اوسپر باقی ہین کیا مین آزاد کردون اوسکیطرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ مسلمان ہوتا اور تم اوسکیطرف سے آزاد کرتے یا صدقہ دیتے یا حج کرتے تو اوسکو ثواب پہونچتا ف اور جب کافر مرا تو اوسکے عمل جو خود اوس نے کیے تھے لغو اور بیکار ہوگئی۔ اولئک الذین حبطت اعمالہم فلا نقیم لہم یوم القیمۃ وزنا پھر تم اگر اعمال صالحہ اوسکیطرف سے کروگے تو کیا فائدہ ہوگا بغیر اسلام کے آخرت مین کسی عمل صالح کا فائدہ نہ ملیگا **باب** فی الرجل یموت وعلیہ دین ولہ وفاء یستنظر غرماءہ ویرفق بالورثۃ ایک شخص قرضدار ہوکر مرجاوے اور مال چھوڑ جاوے تو قرضخواہون سے مہلت دلوائی جاویگی ورثہ کو عن جابر بن عبداللہ انہ اصیب ابوہ یوم احد وترك علیہ ثلاثین وسقا لرجل من الیہود فاستنظرہ جابر فابی فکلم جابر النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ان یشفع له الیه فجاء رسول الله صلی الله علیه وسلم وکلم الیهودی لیاخذ تمر نخله بالذی له علیه فابی وکلمه رسول الله صلی الله علیه وسلم ان ینظره فابی وساق الحدیث ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے اون کے باپ نے انتقال کیا اور اپنے اوپر بیس وسق (ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے) کھجور کا قرضہ ایک یہودی کا چھوڑ گئے جابر نے اوس یہودی سے مہلت مانگی اوس نے انکار کیا جابر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سفارش چاہی (یعنی آپ یہودی سے سفارش کریں مہلت دینے کے لیے) آپ اوس یہودی پاس گئے اور گفتگو کی آپ نے فرمایا تو اپنے قرض کے بدلے میں جنتی پھل کھجور کے جابر کے باغ میں ہیں لے لے اوس نے انکار کیا پھر آپ نے اوس سے کہا اچھا جابر کو مہلت دی اوس نے انکار کیا اخیر حدیث تک ف پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جابر کے باغ میں کھجوروں کو سب قرضخواہوں کو تقسیم کرنا شروع کیا سب کا قرضہ ادا ہو گیا اور کھجوروں کے ڈھیر ویسے ہی رہے یہ آپ کا معجزہ تھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب الفرائض

کتاب فرائض کے بیان میں ف فرائض جمع ہے فریضہ کی یعنی اون حصوں کا بیان جو اللہ نے مقرر کیے ہیں

باب فی تعلیم الفرائض علم فرائض کے سیکھنے کی فضیلت **عن** عبداللہ بن عمرو بن العاص ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال العلم ثلاثة وما سوی ذلک فهو فضل اية محکمة او سنة قائمة او فريضة عادلة ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم دین تین چیزیں ہیں اور سوا ان کے فضول ہے ایک آیت جو محکم ہو (یعنی منسوخ نہ ہو) دوسری حدیث جو صحیح اور درست ہو تیسری ہر مسئلہ فرائض کا جس سے تقسیم ترکے کی انصاف سے ہو سکے **باب** فی الکلالة کلالے کا بیان جسکا باپ زندہ نہ ہو نہ اوس کی اولاد ہو **عن** جابر یقول مرضت فاتانی النبی صلی الله علیه وسلم یعودنی هو وابوبکر ماشیین وقد اغمی علی فلم اکلمه فتوضأ وصب علی فافقت یارسول الله کیف اصنع فی مالی ولی اخوات قال فنزلت آیة المیراث یستفتونک قل الله یفتیکم فی الکلالة ترجمہ جابر سے روایت ہے میں بیمار ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر پاپیادہ میری دیکھنے کو آئے میں بیہوش تھا آپ سے بات نہ کر سکا آپ نے وضو کیا اور وضو کا پانی میری اوپر ڈالا (مجھے ہوش آ گیا) میں نے کہا یارسول اللہ میرے مال کو کیا کروں سوا بہنوں کے کوئی میرا نہیں ہے اوسوقت میراث کی آیت اتری یستفتونک اخیر تک یعنے اللہ کا حکم لے میں بھی اگر کوئی مر جاوے اوسکی اولاد نہ ہو اور ایک بہن ہو تو آدھا مال لیوے دو بہنیں ہوں تو دو ثلث لیویں اگر بہنیں بہت ہوں تو بھائی کو دو حصے بہنوں کو ایک حصہ ملے گا اخیر تک **باب** من کان لیس له ولد وله اخوات جو شخص اولاد نہ رکھتا ہو اور بہنیں رکھتا ہو **عن** جابر قال اشتکیت وعندی سبع اخوات فدخل علی رسول الله صلی الله

علیه وسلم فنفخ فی وجهی فافقت فقلت یارسول الله الا اوصی لاخواتی بالثلث قال احسن قلت الشطر
قال احسن ثم خرج وترکنی فقال یاجابر لا اراک میتا من وجعک هذا وان الله قد انزل فبین الذی
لاخواتک فجعل الثلثین قال فکان جابر یقول انزلت هذه الآیة فی یستفتونک قل الله
یفتیکم فی الکلالة ترجمہ جابر سے روایت ہے میں بیمار ہوا میرے تین بہنیں تھیں تو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم میری پاس آئے اور میرے موئھ پر پھونکا مجھے ہوش آگیا میں نے کہا یارسول اللہ کیا میں اپنے بہنوں کیواسطے
تہائی مال کی وصیت کردوں آپ نے فرمایا نیکی کر میں نے کہا آدھا مال کی وصیت کروں آپ نے فرمایا نیکی کر پھر آپ
نکلے اور مجھے چھوڑ گئے آپ نے فرمایا اے جابر میں نہیں جانتا کہ تم اس بیماری سے مرجاؤ گے نہیں مگر کسی
اور اللہ جل جلالہ نے اوتار اکلام اپنا اور بیان کیا حصہ تمہاری بہنوں کا تہائی کیے لیے دو ثلث مقرر کیے راوی نے کہا جابر
کہا کرتے تھے میری باب میں یہ آیت اوتری ہے یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالة یعنے پوچھتے ہیں تم سے اے محمد صلی
اللہ علیہ وسلم کلالے کو کہو اللہ حکم دیتا ہے تم کو کلالے میں اخیر تک عن البراء ابن عازب قال اٰخر اٰیة نزلت فی الکلالة
یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالة ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے سب سے اخیر وہ آیت اوتری ہے
جو کلالے کے باب میں ہے یعنی یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالہ (جو سورہ نساء کے آخر میں ہے) عن البراء بن
عازب قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یارسول اللہ یستفتونک فی الکلالة ما
الکلالة قال تجزیک اٰیة الصیف فقلت لابی اسحاق هو من مات ولم یدع ولدا ولا والدا قال
کذلک ظننت انه کذلک ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور عرض
کیا یارسول اللہ یستفتونک فی الکلالة میں کلالہ سے کیا مراد ہے آپ نے فرمایا کافی ہے تجھے وہ آیت جو گرمی میں اوتری ہے یعنے
جو سورۂ نساء کے آخر میں ہے اور جو شروع میں ہے وہ جاڑے میں اوتری) ابوبکر نے کہا میں نے ابو اسحاق سے پوچھا کلالہ وہی ہے
جو نہ باپ کو نہ چھوڑے نہ اولاد کو انہوں نے کہا ہاں ایسا ہی لوگوں نے سمجھا ہے **باب** ما جاء فی الصلب اولاد
کی میراث کا بیان یعنے بیٹا بیٹی پوتا پوتی کی میراث کا عن هزیل بن شرحبیل الاودی قال جاء رجل الی ابی
موسی الاشعری وسلمان بن ربیعة فسالهما عن ابنة وابنة ابن واخت لاب وام فقال لابنة النصف
وللاخت من الاب والام النصف ولم یورث ابنة الابن شیئا وأت ابن مسعود فانه سیتابعنی فسال
الرجل فساله واخبره بقولهما فقال لقد ضللت اذا وما انا من المهتدین ولکنی اقضی فیها
بقضاء النبی صلی اللہ علیه وسلم لابنته النصف ولابنة الابن سهم تکملة الثلثین وما بقی
فللاخت من الاب والام ترجمہ ہزیل بن شرحبیل اودی سے روایت ہے ایک شخص آیا ہے ابو موسیٰ اشعری اور سلمان
بن ربیعہ پاس آیا اور دونوں سے اس نے مسئلہ کو پوچھا کہ ایک بیٹی ہو اور ایک پوتی اور ایک بہن سگی یعنے ایک شخص

مری ماں کو وارث چھوڑ کر تو اوسکی میراث کیونکر بٹے تو دونون نے جواب دیا کہ بیٹی کو آدھا اور سگی بہن کو آدھا۔ یعنے پوتی کو محروم کیا اور پوتی کو کسی چیز کا وارث نہین کیا اور پوچھنے والے سے دونون نے کہا کہ تو عبد اللہ بن مسعود پاس جا یعنے اونسے بھی اس مسئلے کو پوچھ تو وہ بھی اس مسئلے مین ہمارے موافقت کرینگے یعنے ایسا ہی کہینگے تو وہ پوچھنے والا شخص عبد اللہ بن مسعود پاس آیا اور جو فتوے اون دونون نے دیا تھا اوسکو عبد اللہ بن مسعود سے کہا تو عبد اللہ بن مسعود نے کہا اگر مین بھی ایسا فتوے دون تو اوسوقت گمراہ ہون اور راہ پانیوالون مین سے نہ ہون لیکن مین تو اس مسئلے مین وہ فتوے دونگا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہے اور وہ یہہ ہے بیٹی کو آدھا اور پوتی کو چھٹا حصہ دو تہائی کے پورا کرنیکے لیے یعنے حق دو بیٹیون کا یا زیادہ کا دو سے دو تہائی تہا جب ایک بیٹی نے آدھا پایا تو چھٹا حصہ پوتی کو دیکر دو تہائی پوری کر دیگی اور جو باقی رہے تو بہن سگی کیواسطے ہے (یہ سنکر ابو موسے نے کہا جبتک یہہ عالم تم مین رہے مجھ سے نہ پوچھو) عن جابر بن عبد اللہ قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی جئنا امراۃ من الانصار فی الاسواق فجاءت المراۃ بابنتین فقالت یا رسول اللہ ھاتان بنتا ثابت بن قیس قتل معک یوم احد قد استفاء عمھما مالھما ومیراثھما کلہ فلم یدع لھما مالا الا اخذہ فما تری یا رسول اللہ فواللہ لا تنکحان ابدا الا ولھما مال فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقضی اللہ فی ذلک قال ونزلت سورۃ النساء یوصیکم اللہ فی اولادکم الآیۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادع الی المراۃ وصاحبھا فقال لعمھما اعطھما الثلثین واعط امھما الثمن وما بقی فلک ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تو ایک انصاری عورت پاس پہنچی اسواف مین (اسواف مدینے کے حرم کو کہتے ہین) وہ اپنی دو بیٹیون کو لیکر آئی اور بولی یا رسول اللہ یہ دو بیٹیان ہین ثابت بن قیس کے جو قتل کیا گیا آپکے ساتھ احد کے دن (ابو داؤد نے کہا یہہ راوی کے غلطی ہے وہ بیٹیان سعد بن ربیع کی تہین اور ثابت بن قیس حضرت ابو بکر کی خلافت مین جنگ یمامہ مین شہید ہوئے) ان کے چچا نے انکا مال اور اسباب سب لے لیا۔ اور ان کیواسطے کچھ نہ رکھا اب آپ کیا فرماتے ہین قسم خدا کی انکا نکاح نہین ہو سکتا جبتک ان کے پاس مال نہ ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ اسکا فیصلہ کریگا پھر یہہ آیتین اوترین یوصیکم اللہ فی اولادکم الآیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس عورت کو بلا بھیجا اور اوس کے دیور کو بھی بلایا اور دیور سے کہا دو تو لڑکیون کو دو تہائی مال دیدے اور اون کی ماں کو آٹھوان حصہ دیدے تو باقی لے لے ف تو مسئلہ ۲۴ سے ہوگا ۱۶ دو تو بیٹیون کے اور ۳ اون کی ماں کے اور ۵ اون کے چچا کے۔

یہہ حدیث نسخہ مطبوعہ مصر یہ مین اسباب مین ہے اور نسخہ مطبوعہ دہلی مین پہلے کے باب مین ہے جو غالبا صحیح معلوم نہین ہوتا کیونکہ اوس مین کلالے کا ذکر ہے نہ میراث صلب کا مگر نسخہ قلمی بھی مطابق نسخہ مطبوعہ دہلی کے ہے واللہ اعلم عن جابر بن عبد اللہ ان امراۃ سعد بن الربیع قالت یا رسول اللہ ان سعدا اھلک وترک ابنتین وساق

غزوہ تر جمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے سعد بن ربیع کی عورت نے کہا یا رسول اللہ سعد مر گیا اور دو بیٹیاں چھوڑ
گیا پھر بیان کیا ہی حدیث کو آخیر تک ف ابو داؤد نے کہا یہ روایت صحیح ہے اور اس سے معلوم ہو گئی غلطی پہلی روایت کی
جسمین سعد بن الربیع کے بجائے ثابت بن قیس مذکور ہے عن الاسود بن یزید ان معاذ بن جبل ورث اختا
وابنة فجعل لکل واحدة منهما النصف وهو بالیمن ونبی الله صلی الله علیه وسلم یومئذ حی ترجمہ
اسود بن یزید سے روایت ہے کہ معاذ بن جبل رض نے ترکہ تقسیم کیا بہن اور بیٹی مین اسطرح کہ آدھا مال بیٹی کو دلایا اور آدھا بہن کو
اوسوقت معاذ یمن مین تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ تھے ف کیونکہ بہن بیٹی کے ساتھہ عصبہ ہو جاتی ہے باب
فی الجدة دادی اور نانی کی میراث کا بیان عن قبیصة بن ذویب انه قال جاءت الجدة الی ابی بکر الصدیق
تسأله میراثها فقال ما لک فی کتاب الله شیء وما علمت لک فی سنة نبی الله صلی الله علیه وسلم شیئا
فارجعی حتی اسأل الناس فسأل الناس فقال المغیرة بن شعبة حضرت رسول الله صلی الله علیه وسلم اعطاها
السدس فقال ابو بکر هل معک غیرک فقام محمد بن مسلمة فقال مثل ما قال المغیرة بن شعبة فانفذه
لها ابو بکر ثم جاءت الجدة الاخری الی عمر بن الخطاب رضی الله عنه تسأله میراثها فقال ما لک
فی کتاب الله تعالی شیء وما کان القضاء الذی قضی به الا لغیرک وما انا بزائد فی الفرائض ولکن
هو ذلک السدس فان اجتمعتما فیه فهو بینکما وایکما خلت به فهو لها ترجمہ قبیصہ بن ذویب سے روایت
ہے کہ میت کی نانی ابو بکر صدیق رض پاس میراث مانگنے کو آئی ابو بکر نے کہا اللہ کی کتاب مین تیرا حصہ کچھ نہین ہے نہ میرے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسباب مین کوئی حدیث سنی ہے جا تو مین لوگون سے پوچھکر دریافت کرونگا ابو بکر
صدیق رض نے لوگون سے پوچھا مغیرہ بن شعبہ نے کہا مین اوسوقت موجود تہا میرے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
نانی کو چھٹا حصہ دلایا ہے ابو بکر نے کہا اور بھی کوئی تمھارے ساتھہ ہے (جو اس مسئلے کو جانتا ہو) تو محمد بن مسلمہ کھڑے ہوئے
اور جیسا مغیرہ بن شعبہ نے کہا تہا ویسا ہی بیان کیا ابو بکر صدیق نے چھٹا حصہ اوسکو دلا دیا پھر حضرت عمر کے وقت مین
دادی میراث مانگنے کو آئی حضرت عمر نے کہا اللہ کی کتاب مین تو تیرا کچھ حصہ کو نہین ہے اور پہلے جو حکم ہو چکا ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر کے دانے مین / وہ نانی کے باب مین ہوا تھا اور مین اپنی طرف سے فرائض مین کچھ بڑہا
نہین سکتا لیکن وہی چھٹا حصہ تو بھی لے اگر نانی بھی ہو تو تم دونو سدس کو بانٹ لو اور جو تم دونو مین اکیلی ہو (یعنی صرف
نانی ہو یا صرف دادی ہو) وہی چھٹا حصہ لے لیوے عن ابی بریدة عن ابیه ان النبی صلی الله علیه وسلم جعل
للجدة السدس اذا لم یکن دونها ام ترجمہ ابی بریدہ نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
نانی کے لیے چھٹا حصہ ٹھہرایا ہے اگر اوسکو ماں حاجب نہ ہو ف یعنی اگر میت کی ماں جیتی ہوگی تو وہ حاجب ہو گی نانی
کو حصے سے محروم کر دیگی باب میراث الجد دادا کی میراث کا بیان عن عمران بن حصین ان رجلا

الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان ابنی مات فمالی من میراثہ فقال لک السدس فلما ادبر دعاہ فقال لہ السدس الاخر طعمۃ قال قتادۃ فلا یدعون مع ای شی ورث الجد السدس ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا کہ میرا بیٹا مرگیا ہے تو مجھے اوسکے میراث سے کیا پہونچتا ہے آپنے فرمایا تیرے لیے چھٹا حصہ ہے جب وہ لوٹ کر چلا تو اوسکو پھر بلایا اور فرمایا ایک اور چھٹا حصہ تجھ ہے تیرے لیے قتادہ نے کہا صحابہ کو معلوم نہیں کب دادا کو چھٹا حصہ ملتا ہے (اور کب ثلث ملتا ہے اسمین علما کا بہت اختلاف ہے) عن الحسن ان عمر قال ایکم یعلم ما ورث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجدۃ فقال معقل بن یسار انا ورثہ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السدس قال مع من قالہ ادری قال لا ادریت فانفذہ ترجمہ حسن سے روایت ہے حضرت عمر نے کہا تم میں سے کون جانتا ہے یہ بات کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دادا کو ترکے میں سے کیا دلایا معقل بن یسار نے کہا میں جانتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو چھٹا حصہ دلایا انہوں نے کہا کس وارث کے ساتھ معقل نے کہا یہ معلوم نہیں عمر نے کہا پھر تم کیا جانتے ہو کیا فائدہ **باب** فی میراث العصبۃ عصبات کی میراث کا بیان جیسے چچا باپ بھائی عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقسم المال بین اھل الفرائض علی کتاب اللہ فما ترکت الفرائض فلاولی ذکر ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بانٹ مال کو درمیان میں ذوی الفروض کے (اون لوگون کے جنکے حصے مقرر ہیں اللہ کی کتاب میں) موافق کتاب اللہ کے پھر جو اون کے حصون سے بچ رہے وہ اس مرد کو ملے گا جو میت سے سب سے زیادہ قریب ہو **باب** فی میراث ذوی الارحام ذوی الارحام کی میراث کا بیان جو نہ ذوی الفروض ہیں نہ عصبہ عن المقدام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ترک کلا فالی وربما قال الی اللہ والی رسولہ ومن ترک مالا فلورثتہ وانا وارث من لا وارث لہ اعقل لہ وارثہ ویفک عانہ والخال وارث من لا وارث لہ یعقل عنہ ویرثہ ترجمہ مقدام بن معدیکرب سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص قرضہ یا عیال و اطفال چھوڑ جاوے تو میری طرف سے یا اللہ اور رسول کیطرف سے (یعنی میں اوسکا قرض ادا کرونگا اوسکی اولاد کی خبر گیری کرونگا) اور جو مال چھوڑ جاوے وہ اوسکے وارثوں کا ہے اور میں وارث ہوں اوسکا جسکا کوئی وارث نہیں میں اوسکیطرف سے دیت دونگا اور اوسکا ترکہ لونگا ایسا ہی مامون وارث ہے اوسکا جسکا کوئی اور وارث نہیں ہے وہ اوسکی دیت دیگا اور اوسکا وارث ہوگا عن المقدام الکندی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اولی بکل مؤمن من نفسہ فمن ترک دینا او ضیعۃ فالی ومن ترک مالا فلورثتہ وانا مولی من لا مولی لہ ارث مالہ وافک عانہ والخال مولی من لا مولی لہ یرث مالہ ویفک عانہ قال ابوداود ورواہ الزبید عن راشد عن ابن عائذ عن المقدام ورواہ معویۃ بن صالح عن راشد قال سمعت المقدام سمعت ابا امامۃ

یقول الضیعۃ معناہ عیال ترجمہ مقدام کندی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں لائق ترہون ساتھ ہر مسلمان کے یعنے مین قریب تر مسلمانون سے ہون اون کی ذاتون سے زیادہ سو جو کوئی اپنے ذمہ کچھ قرض چھوڑ جاوی یا عیال چھوڑ جاوے تو اوس قرض کا ادا کرنا یا اون عیال کی پرورش کرنا میرے طرف ہے اور جو کوئی مال چھوڑ جاوے تو وہ اوسکے وارثون کے لیے ہے اور جسکا کوئی والی اور کارساز نہین اوسکا مین والی اور کارساز ہوتا ہون اور اوسکے مال کا وارث ہوتا ہون یعنے اوسکو بیت المال مین رکھتا ہون ورنہ انبیا کسی کے وارث نہین ہوتے اور نہ اونکا کوئی وارث ہوتا ہے۔ اور مین اوسکی قیدیون کو چھوڑاتا ہون۔ یعنے جو اوسپر خون بہا دینا لازم تھا اوسکو ادا کرتا ہون اور جسکا کوئی کارساز نہین اوسکا مامون اوسکا کارساز ہے اوسکے مال کا وارث ہوتا ہے اوسکی قیدیون کو چھوڑاتا ہے یعنے جب ذوی الفروض اور عصبات مین سے کوئی نہ ہو تو مامون ہی وارث ہوگا عن صالح بن یحیی بن المقدام عن ابیہ عن جدہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انا وارث من لا وارث لہ افک عانیہ وارث مالہ والخال وارث من لا وارث لہ یفک عانیہ ویرث مالہ ترجمہ صالح بن یحیی بن مقدام نے اپنے باپ سے اور اوس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا ہے آپ فرماتے تھے جسکا کوئی وارث نہین اوسکا مین وارث ہون اوس کیطرف سے دیت دیتا ہون اور اوس کے مال کا وارث ہوتا ہون اور مامون وارث ہے اوسکا جسکا کوئی وارث نہین وہ دیت ادا کریگا اور مال کا وارث ہوگا (اپنے بہانجے کا) عن عائشۃ رضی اللہ عنہا ان مولی للنبی صلی اللہ علیہ وسلم مات وترک شیئا ولم یدع ولدا ولا حمیما فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعطوا میراثہ رجلا من اھل قریۃ قال ابوداؤد وحدیث سفیان اتم وقال مسدد قال فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھاھنا احد من اھل ارضہ قالوا نعم قال فاعطوہ میراثہ ترجمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک غلام آزاد کیا ہوا مر گیا کچھ مال چھوڑ گیا اور کوئی وارث نہ چھوڑا نہ اولاد نہ عزیز تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوسکا ترکہ دیدو ایک شخص کو جو اوسکی بستی والون مین سے تھا (وہ ترکہ آپ کا حق تھا مگر آپ نے تصدق کر دیا اوسکی ہمسایون مین کوئی مصلحت ہوگی کیونکہ امام کو ایسا اختیار ہے) مسدد کی روایت مین ہے کہ آپ نے پوچھا اسجگہہ پر کوئی شخص اوسکی ملک والون مین سے ہے لوگون نے کہا ہان ہے آپ نے فرمایا وہ ترکہ اوسی کو دیدو (ابوداؤد نے کہا سفیان کی روایت بہت پوری ہے) ف جب کوئی جاوے اور اوسکا کوئی وارث نہ ہو تو وہ ترکہ بیت المال مین رکھنا چاہیے سب مسلمانونکا حق اوس مین ہوگا عن عبداللہ بن بریدۃ عن ابیہ قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجل فقال ان عندی میراث رجل من الاعراب ولست اجد ازدیا ادفعہ الیہ قال اذھب فالتمس ازدیا حولا قال فاتاہ بعد الحول فقال یا رسول اللہ لم اجد الا ازدیا ادفعہ الیہ قال فاذھب فالتمس ازدیا حولا قال فاتاہ بعد الحول فقال یا رسول اللہ لم اجد ازدیا ادفعہ الیہ قال فانطلق فانظر ای شیء تلقاہ فادفعہ الیہ فلما ولی قال علی الرجل فلما جاء

قال انظر حتی اجد خزاعة فادفعه الیه ترجمہ عبداللہ بن بریدہ نے اپنے باپ سے روایت کیا ایک شخص رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور بولا میرا باپ مرگیا ہے ایک شخص کا جو قبیلہ ازد مین سے تھا اب مجھ کوئی شخص ازد کا نہین
ملتا کہ وہ ترکہ اوسے دیدون آپ نے فرمایا جا کسی شخص کو تلاش کر جو ازد مین سے ہو ایک سال تک راوی نے کہا پھر
وہ ایکسال کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور بولا یا رسول اللہ مجھ کو کوئی ازدی نہین ملتا کہ مین مال
اوسکے حوالے کردون آپ نے فرمایا جا اور تلاش کر کسی خزاعی کو اگر ملجاوے تو وہ مال اوسکو دیدے (کیونکہ خزاعہ بھی
ایک شاخ ہے ازد کی) جب وہ شخص پیٹھ پھیر کر چلا تو آپ نے فرمایا پھر بلاؤ اوسکو جب وہ آیا آپ نے فرمایا دیکھ جو شخص
خزاعہ سے بہت نزدیک ہوگا جو جد اعلی ہے اس بطن کا وہ ازد سے قریب ہوگا بہ نسبت اوس شخص کے جو اوس سے
زیادہ خزاعہ سے فاصلہ رکھتا ہوگا عن بریدة قال مات رجل من خزاعة فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
بمیراثه فقال التمسوا له وارثا او ذا رحم فلم یجد واله وارثا ولا ذا رحم فقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اعطوه اکبر من خزاعة قال یحیی قد سمعته مرة یقول فی هذا الحدیث انظروا
اکبر رجل من خزاعة ترجمہ بریدہ سے روایت ہے ایک شخص خزاعہ (نام ہے ایک قبیلہ کا) مین سے مرگیا اوسکی میراث
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی گئی آپ نے فرمایا اوسکی وارث کو ڈہونڈو (یعنی ذوی الفروض یا عصبات
یا ذی رحم کو تو اوسکا کوئی وارث نہ ملا اور نہ کوئی ذی رحم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خزاعہ مین جو بڑا ہو
اوسکو میراث دو (بڑا ہونے سے یعنی خزاعہ سے زیادہ نزدیک ہو پشتون مین) یحیی نے کہا ایکبار مین نے شریک سے سنا
یون کہتے تھے دیکھو جو شخص بڑا ہو خزاعہ مین سے اوسکو دیدو وعن ابن عباس ان رجلا مات ولم یدع وارثا الا
غلاما له کان اعتقه فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم هل له احد قالوا لا الا غلاما کان اعتقه
فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم میراثه له ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ایک شخص مرگیا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین اور کوئی وارث نہ چہوڑا مگر ایک غلام جسکو اوس نے آزاد کیا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
صلی نے پوچہا کوئی اوسکا وارث ہے لوگون نے کہا کوئی نہین سوا ایک غلام کے جسکو اوس نے آزاد کیا تہا آپ نے فرمایا
اوسی کو ترکہ دیدو (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ معتق آزاد کیا ہوا بہی وارث ہوتا ہے آزاد کرنے والا کا جب اور کوئی وارث
نہ ہو لیکن جمہور اسکے خلاف ہین) باب میراث ابن الملاعنة جس عورت سے لعان ہوا ہو اوسکی بچی کی میراث
کا بیان عن واثلة بن الاسقع عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال المرأة تحرز ثلاث مواریث عتیقها
ولقیطها وولدها الذی لاعنت عنه ترجمہ واثلہ بن الاسقع سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا عورت تین شخصون کی میراث کو پاسکتی ہے - آپنے آزاد کیے ہوئے کی - یعنی جس بردہ کو عورت آزاد کرے اور بردہ
مرجاوے تو میراث اوسکی عورت کو ملے گی - اور پائے ہوئے کی - یعنی جس بچے کو راہ مین پایا - اور اپنے بچے کی جس سے لعان ہو

ف زیادہ نزدیک ہونے کی وجہ سے

یعنی جسکی نسب سے خاوند مسلم ہوگیا ہو تو عورت اوس کے وارث ہوگی عن مکحول قال جعل رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم میراث ابن الملاعنۃ لامہ ولورثتہا من بعدھا ترجمہ مکحول سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے لعان والی عورت کے بچہ کی میراث اوسکی ماں کو دلائی پھر اوسکی ماں کے بعد ماں کے وارثوں کو دلائی (کیونکہ باپ کو
اور اوسکے وارثوں کو بچہ سے علاقہ نہ رہا) باب ھل یرث المسلم الکافر کیا مسلمان کافر کا وارث ہوتا ہے عن اسامۃ بن
زید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یرث المسلم الکافر ولا الکافر المسلم ترجمہ اسامہ بن زید سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ کافر مسلمان کا وارث ہوتا ہے اور نہ مسلمان کافر کا وارث ہوتا ہے عن اسامۃ
بن زید قال قلت یا رسول اللہ این تنزل غدا فی حجتہ قال وھل ترک لنا عقیل منزلا ثم قال نحن نازلون
بخیف بنی کنانۃ حیث تقاسمت قریش علی الکافرین یعنی المحصب وذالک انہ بنی کنانۃ حالفت
قریشا علی بنی ھاشم ان لا یناکحوھم ولا یبایعوھم ولا یؤوھم قال الزھری والخیف الوادی ترجمہ اسامہ
بن زید سے روایت ہے میں نے کہا یا رسول اللہ آپ کل کہاں اوترینگے یہ قصہ حجۃ الوداع کا ہے آپ نے فرمایا کیا عقیل نے ہمارے
واسطے کوئی گھر چھوڑا ہے (یعنی کہ میں اب کوئی گھر ہمارا ہے یا نہیں) پھر آپ نے فرمایا ہم اوترینگے بنی کنانہ کے خیف میں
جہاں کہ بسطے قریش نے قسم کھائی تھی کفر پر یعنی محصب میں کیونکہ بنی کنانہ نے عہد لیا تھا قریش سے کہ بنی ہاشم سے
نکاح نہ کرینگے خریدا و فروخت نہ کرینگے اپنی پناہ جگہ نہ دینگے ف یہ حدیث کتاب الحج میں گزر چکی قصہ
اسکا مشہور ہے قریش اور بنی کنانہ نے ایک اقرار نامہ لکھا تھا کہ ہم بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب کو کہیں سے نکال دینگے اور ان
سے کسیطرح کا ارتباط شادی بیاہ یا معاملے کا نہ رکھینگے اوس اقرار نامہ کو دیمک چاٹ گئی عن عبد اللہ بن عمر قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یتوارث اھل ملتین شتی ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا دو مختلف دین والوں میں وراثت نہیں ہوتی (یعنی کافر اور مسلمان میں) عن عبد اللہ بن یزید قال
ان اخوین اختصما الی یحیی بن یعمر یھودی ومسلم فورث المسلم منھما وقال حدثنی ابو الاسود ان رجلا
حدثہ ان معاذا حدثہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الاسلام یزید ولا ینقص
فورث المسلم ترجمہ عبد اللہ بن یزید کا روایت ہے دو بھائیوں نے جھگڑا کیا یحیی بن یعمر کے پاس اون میں سے ایک یہودی
تھا ایک مسلمان انہوں نے مسلمان کو میراث دلائی اور کہا حدیث بیان کی مجھسے ابو الاسود نے انہوں نے ایک شخص سے سنا
اوس نے معاذ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اسلام بڑھتا ہے کم نہیں ہوتا پھر انہوں نے ترکہ دلایا مسلمان کو
ف تو مسلمان کافر کا وارث ہوسکتا ہے مگر کافر مسلمان کا وارث نہیں ہوسکتا یہ مذہب جمہور علما کے خلاف ہے
دوسری روایت میں ہے ان معاذا اتی بمیراث یقضی وارثہ مسلم یعنی معاذ ایک یہودی کا ترکہ جسکا وارث
مسلمان تھا لیکر آئے پھر وہی حدیث بیان کی باب فیمن اسلم علی میراث میراث کی تقسیم ہونے سے پہلے اگر دو

مسلمان ہوجاوے ترجمہ ابن عباس قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کل قسم قسم فی الجاھلیۃ فھو علی ما قسم وکل قسم ادرکہ الاسلام فھو علی قسم الاسلام ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ترکہ بانٹ دیا گیا جاہلیت میں تو وہ اسلام کے زمانے میں بھی اوسی حال پر رہیگا اور جو ترکہ تقسیم نہیں ہوا اسلام کے زمانے تک تو وہ اسلام کے قاعدوں کیموافق تقسیم کیا جاویگا **باب فی الولاء** ولاء (آزاد کیے ہوئے بردے کا ترکہ) کا بیان ترجمہ عن ابن عمران عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا ام المؤمنین ارادت ان تشتری جاریۃ تعتقھا فقال اھلھا نبیعکھا علی ان ولاءھا لنا فذکرت عائشۃ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا یمنعک ذلک فان الولاء لمن اعتق ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا ایک لونڈی کو خرید کر کے آزاد کرنا چاہا لونڈی کے مالکون نے کہا ہم بیچتے ہین لونڈی کو اس شرط سے کہ ولا اوس کی ہمکو ملے حضرت عائشہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ذکر کیا آپنے فرمایا تو خرید نیسے مت رک ولا اوسی کو ملے گی جو آزاد کرے (یعنی اسی شرط پر خرید کر کے ولا اونکو ملیگی اور خوف نہ کر یہ شرط خود لغو ہوجاویگی اور ولا تجھی کو پہونچیگی عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الولاء لمن اعطی الثمن وولی النعمۃ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ولا اوسکو ملیگی جو مول لیوے قیمت دیکر اور احسان کسی پر بدی پر یعنی اوسکو آزاد کرے عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رباب بن حذیفۃ تزوج امراۃ فولدت لہ ثلاثۃ غلمۃ فماتت امھم فورثوھا رباعھا وولاءھا وکان عمرو بن العاص عصبۃ بنیھا فاخرجوھم الی الشام فماتوا فقدم عمرو بن العاص وبیعت رباعھا وترک مالا فخاصمہ اختھا الی عمر بن الخطاب فقال عمر سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما احرز الولد او الوالد فھو لعصبتہ من کان قال فکتب لہ کتابا فیہ شھادۃ عبد الرحمن بن عوف وزید بن ثابت ورجل اخر فلما استخلف عبد الملک اختصموا الی ھشام بن اسماعیل او اسماعیل بن ھشام فرفعھم الی عبد الملک فقال ھذا من القضاء الان ھیھات ترکت ارادۃ قال فنقضہ لنا بکتاب عمر بن الخطاب فمن فیہ الی الساعۃ ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ رباب بن حذیفہ نے نکاح کیا ایکعورت سے اوس سے تین لڑکے پیدا ہوئی پھر ان لڑکون کی مرگئی وہ لڑکے اپنی ماں کے وارث ہوئے اوسکے گھر ونکے اور اوس کے آزاد کیے ہوئے بردون کے ولا کے اور عمرو بن العاص اون لڑکونکے عصبہ تھے (یعنی وارث تھے) بعد اوسکے عمرو بن العاص نے اون لڑکون کو شام کیطرف نکالدیا وہ وہان مرگئی اور عمرو بن عاص آئے اوس عورت کا ایک بردہ آزاد کیا ہوا مرا اور مال چھوڑ گیا تو جب گرکیا اسعورت کے بھائیون نے اوسکی ولا کے لیے حضرت عمر بن خطاب کیپاس حضرت عمر نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ولا اولاد یا باپ حاصل کرے تو وہ اوسکے عصبہ کو ملیگی (یعنی بعد اولاد کے یا باپ کے مرجانے کے اور مان کے وارثون کو ملے گی) پھر حضرت عمر نے اسباب میں ایک فیصلہ نامہ لکھدیا اور اوسپر

عبد الرحمن بن عوف اور زید بن ثابت اور ایک اور شخص کی گواہی کر دی جب عبد الملک بن مروان خلیفہ ہوا تو پھر ان
لوگون نے جا کر کہا ہشام بن اسمعیل یا اسمعیل بن ہشام پاس اوس نے عبد الملک پاس مقدمہ کو بھیجا یا عبد الملک
نے کہا فیصلہ تو ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے میں اسکو دیکھ چکا ہون راوی نے کہا پھر عبد الملک نے وہی فیصلہ عمر بن
خطاب کا جو تھا اوسی کے موافق فیصلہ کیا اور وہ ولاء بترک ہوا کرتی ہے باب ما جاء الرجل یسلم علی ید
الرجل کوئی شخص کسی کے ہاتھ پر مسلمان ہو تو وہ اوسکا وارث ہوگا عن تمیم الداری انہ قال یا رسول اللہ
وقال یزیدان تمیما قال یا رسول اللہ ما السنۃ فی الرجل یسلم علی ید الرجل من المسلمین قال
ھو اولی الناس بحیاتہ ومماتہ ترجمہ تمیم داری سے روایت ہے میں نے کہا یا رسول اللہ شرع کا کیا حکم ہے اوس
شخص کے باب میں جو ایک مسلمان شخص کے ہاتھ پر اسلام لایا تو آپ نے فرمایا وہ شخص یعنی جسکے ہاتھ پر مسلمان ہوا اسکے
لائق تر ہے اسکا زندگی اوسکے کے اور مرنے اوسکے کے (اگر کوئی وارث نہ ہو تو وہی وارث ہوگا) باب فی
بیع الولاء ولا کا بیچنا درست نہیں ہے عن ابن عمر قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع الولاء و
عن ھبتہ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ولاء کے بیچ اور ہبہ سے
(یعنے حق ولاء کی بیع اور ہبہ سے کیونکہ وہ بالفعل معدوم ہے) باب فی المولود یستھل ثم یموت
ایک بچہ زندہ پیدا ہوا اور رو کر مر جاوے عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا
استھل المولود ورث ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لڑکا آواز
کرے تو وارث کیا جاوے (یعنے بچہ پیدا ہونے کے بعد اوس کے آثار زندگی معلوم ہون تو اوس کی میراث شرعا ثابت ہے باب نسخ میراث العقد بمیراث الرحم ناتے کے میراث نے اقرار کی میراث کو موقوف
کر دیا عن ابن عباس قال والذین عاقدت ایمانکم فاتوھم نصیبھم کان الرجل یحالف الرجل
لیس بینھما نسب فیرث احدھما الاخر فنسخ ذلک الانفال فقال واولوا الارحام بعضھم اولی
ببعض ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے فرمایا اللہ تعالی نے جن لوگون سے تم نے قسمین کھائین اون کو
اونکا حصہ دیدو اگلے زمانے مین ایک دوسرے شخص سے قسم کھاتا جس سے قرابت نہ ہوتی پھر ایکدوسرا لڑکا وارث ہوتا یہ
حکم منسوخ ہو گیا سورہ انفال کی اس آیت سے واولوا الارحام بعضھم اولی ببعض فی کتاب اللہ یعنے ناتے والے آپس
مین ایکدوسرے کے مال کے حقدار ہین (اون لوگون سے جو ناتا نہین رکھتے) اللہ کی کتاب مین عن ابن عباس
فی قولہ والذین عاقدت ایمانکم فاتوھم نصیبھم قال کان المھاجرون حین قدموا المدینۃ
یتوارث الانصار دون ذوی رحمہ للاخوۃ التی اخی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینھم
فلما نزلت ھذہ الآیۃ ولکل جعلنا موالی مما ترک قال نسختھا والذین عاقدت ایمانکم

فاتوهم نصیبهم من النصرة والنصیحة والرفادة ویوصی له وقد ذهب المیراث ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے جو اللہ جل جلالہ نے فرمایا والذین عاقدت ایمانکم فاتوہم نصیبہم یعنی جن لوگوں سے تم نے قسمیں کھائیں انکو اونکا حصہ دیدو اس آیت کا قصہ یہ ہے کہ مہاجرین (جب مکہ سے) مدینہ کو ہجرت کرکے آئے تو وہ وارث ہوتے تھے انصار کے (اور انصار اون کے وارث ہوتے تھے) اور غیر اقربا وارث نہ ہوتے اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھائی چارہ کردیا تھا انصار اور مہاجرین میں (اسی کا نام عقد مواخاۃ ہے) جب یہ آیت اتری۔ ولکل جعلنا موالی مما ترک الوالدان والاقربون۔ یعنی ہم نے ہر ایک کے وارث بنائے اوس مال کے جسکو چھوڑ جاویں ماں۔ باپ یا اور کنبہ والے تو منسوخ ہوگئی وہ آیت یعنی والذین عاقدت ایمانکم فاتوہم نصیبہم اور جو حصہ اون لوگونکا بوجہ مدد کرنے اور نصیحت کرنے اور امانت اور رفاقت کے مقرر تھا وہ جاتا رہا اب وصیت اون کے لیے کرسکتا ہے (تہائی مال تک) لیکن میراث سرجاتی رہی (وہ کنبہ والوں کے لیے ہے) عن داود بن الحصین قال کنت اقرأ علی ام سعد بنت الربیع وکانت یتیمة فی حجر ابی بکر فقرأت والذین عاقدت ایمانکم فقالت لا تقرأ والذین عاقدت ایمانکم انما نزلت فی ابی بکر وابنه عبد الرحمن حین ابی الاسلام فحلف ابو بکر ان لا یورثه فلما اسلم امر الله تعالی نبیه علیه السلام ان یؤتیه نصیبه قال داود فذکرت ذلک لعبد العزیز فانا اسلم حتی حمل علی الاسلام بالسیف ترجمہ داؤد بن الحصین سے روایت ہے میں کلام اللہ پڑھتا تھا ام سعد بنت ربیع سے اور وہ یتیم تھیں پرورش پائی تھی انہوں نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی گود میں تو میں نے اس آیت کو پڑھا والذین عاقدت ایمانکم انہوں نے کہا مت پڑھ اس آیت کو (کیونکہ یہ منسوخ ہوگئی ہے یا خاص تھی ایک شخص سے نہ پڑھنے سے مراد یہ ہے کہ اوسپر عمل نہ کر) یہ آیت ابوبکر اور اون کے بیٹے عبد الرحمن کے باب میں اتری جب عبد الرحمن نے مسلمان ہونے سے انکار کیا تو ابوبکر رضی نے قسم کہالی کہ میں اونکو اپنا وارث نہ کرونگا پھر وہ مسلمان ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا اونکا حصہ دینے کا عبد العزیز کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ عبد الرحمن مسلمان نہیں ہوئے مگر تلوار کے زور سے (یعنی جب اسلام کو غلبہ ہوا) عن ابن عباس والذین امنوا ولم یهاجروا فکان الاعرابی لا یرث المهاجر ولا یرثه المهاجر فنسختها فقال واولوا الارحام بعضهم اولی ببعض ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے پہلے اللہ نے یوں فرمایا تھا جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی وہ ایک دوسرے کے وارث ہیں اور جو لوگ ایمان لائے لیکن ہجرت نہ کی تو تم اون کے وارث نہ ہوگے جبتک وہ ہجرت نہ کریں پس جو مسلمان کسی اور ملک میں ہوتا کافروں کے وہ مہاجر کا وارث نہ ہوتا نہ مہاجر اوسکا وارث ہوتا۔ پھر اوسکا یہ حکم منسوخ ہوگیا۔ اس آیت سے واولوا الارحام بعضہم اولی ببعض فی کتاب اللہ باب فی الخلف

کسی بات کا قول قرار کرنا اور سپر پہننی کھانا عن جبیر بن مطعم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا حلف فی الاسلام وایما حلف کان فی الجاھلیۃ لم یزدہ الاسلام الا شدۃ ترجمہ جبیر بن مطعم سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمانہ کفر کی قسم اور عہد و پیمان کا اسلام مین کچھ اعتبار نہین اور جو عہد و پیمان
نیک کام مین تہا کفر کے وقت تو اسلام نے اوسکی زیادہ تر مضبوطی کی ف کفار عرب کا دستور تہا کہ ایک قوم دوسری قوم
سے ہم قسم ہوتا تو ایک دوسرے کا حق اور ناحق مین مدد کیا کرتا سو فرمایا کہ اسلام مین کفر کی قسم اور عہد و پیمان کا کچھ اعتبار
نہین رہا لیکن مظلوم کی مدد کرنا اور حق کام کی تائید کرنا سو اسلام مین اوس کی زیادہ تر تاکید ہے عن عاصم الاحول
قال سمعت انس بن مالک یقول حالف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین المہاجرین والانصار فی دارنا فقیل
لہ ایسن قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا حلف فی الاسلام فقال حالف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بین المہاجرین والانصار فی دارنا مرتین او ثلاثا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
عہد مواخاۃ کرایا (بہائی چارہ) مہاجرین اور انصار مین ہمارے گہر مین کسینے انس سے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
نہین فرمایا کہ اسلام مین حلف (یعنے عہد و پیمان) نہین ہے۔ انس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مخالفہ (عہد مواخاۃ)
اور بہائی چارہ کرنا قسمین کہا کر کہ ایکدوسرے سے بہائیون کے طور پر رہین گے) کیا درمیان مین مہاجرین اور انصار کے
ہمارے گہر مین دو بار یا تین بار بہی کہا (اور وہ جو آپ نے فرمایا اسلام مین حلف نہین ہے اوس سے مراد یہ ہے وہ اقرار
نہین ہے جو شر اور فساد کے لیے ہو) باب فی المراۃ ترث من دیۃ زوجہا عورت اپنے خاوند کی دیت مین سے حصہ
پاوے گی عن سعید قال کان عمر بن الخطاب یقول الدیۃ للعاقلۃ ولا ترث المراۃ من دیۃ زوجہا شیئا
حتی قال لہ الضحاک بن سفیان کتب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اورث امراۃ اشیم الضبابی من
دیۃ زوجہا فرجع عمر قال احمد بن صالح ترجمہ سعید سے روایت ہے پہلے حضرت عمر کہا کرتے تہے دیت کنبہ
والون کے لیے ہے اور عورت اپنے خاوند کی دیت مین سے کچھ حصہ نہ پاوے گی یہانتک کہ ضحاک بن سفیان نے اون سے کہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو لکھ بہیجا تہا کہ مین وارث کردون اشیم ضبابی کی عورت کو اوسکے خاوند کی دیت مین سے
(یعنے حصہ دلاون اوسکو اوس مین سے) جب یہ عمر نے سنا تو اپنے قول سے پھر گئے (کیونکہ حدیث پہونچ گئی جب حدیث یا آیت
ملجاوے تو پھر رائے اور قیاس کا دخل دینا لغو ہے جب خلفاے راشدین جنکا اتباع رسول اللہ صلعم کے حکم سے ضروری ہے اونکا
یہ حال ہو کہ اپنے رائے اور قیاس کو حدیث پہونچتے ہی چھوڑ دین تو اور فقہا اور مجتہدین کی رائے کس شمار مین ہے ۱۲ منہ
اٹہارہوان سنن ابی داؤد کی بتیس ہاتون مین سے اب شروع ہوتا ہے پانسو اوسیان اوسکی فضل اور انعام پر اعتماد اور بہروسا کرکے
وہی وکیل الامر اور وہی توفیق دینے والا ہے اللہ جلد تمام کرواوے اس کتاب کو اپنے فضل و کرم سے اور قبول کرے اسکو دنیا اور آخرت مین فقط

تم الجزء الثامن عشر ویتلوہ الجزء التاسع عشر ان شاء اللہ

فہرست پارہ ہفتم دہم سخن ابی داؤد علیہ الرحمۃ

صفحہ	باب
۶۸۷	دشمن پاس غفلت دیکر جانا اور اوسکو دھوکا دیکر مارنا
۶۸۹	سفر مین ہر بلندی پر پہنچ کر وقت تکبیر کہنا۔
〃	جہاد سے لوٹ آنیکی عبادت بعد مانست کے
۶۹۰	خوشخبری دینے کے لیے کسیکو بھیجنا۔
〃	جو شخص خوشخبر لیکر آوے۔ اسکو کچھ انعام دینا
۶۹۱	سجدہ شکر کا بیان۔
۶۹۲	رات کو سفر سے اپنے گھر مین آنا کیسا ہے۔
〃	مسافر کا استقبال کرنا۔
〃	جب جہاد کا سامان کرے اور نہ جا سکے تو وہ سامان کسی اور مجاہد کو دیدیوے
۶۹۳	جب سفر سے لوٹ کر آوے تو پہلے نماز پڑھے
〃	تقسیم کرنیوالے کی اجرت کا بیان۔
〃	جہاد مین تجارت کرنا مکروہ ہے۔
۶۹۴	دشمن کے ملک مین ہتھیار جانے دینا۔
〃	جس زمین مین شرک ہو وہان رہنا کیسا ہے
〃	کتاب قربانی کے بیان مین
۶۹۵	مرد سے کیطرف سے قربانی کرنیکا بیان
〃	جس شخص کا قربانی کرنے کا ارادہ ہو تو وہ ذیحجہ کی دس دن تک بال نہ کترے نہ مونڈاوے۔
〃	قربانی کا جانور کس قسم کا بہتر ہے۔
۶۹۶	قربانی مین کس عمر کا جانور چاہیے۔
۶۹۸	قربانی مین کونسا جانور مکروہ ہے۔
۶۹۹	اونٹ اور گائی بیل کے قربانی کتنے آدمیون کیطرف سے کافی ہوتا ہے

صفحہ	باب
〃	سے کفایت کرتی ہے۔
۷۰۰	ایک بکری کی قربانی کئی آدمیون کیطرف سے کافی ہوتا
〃	امام کو چاہیے اپنی قربانی عید گاہ مین ذبح کرے۔
〃	قربانی کا گوشت رکھہ چھوڑنا۔
۷۰۱	مسافر قربانی کرے۔
〃	قربانی کے جانور پر شفقت کرنا۔
۷۰۲	اہل کتاب کے ذبیحہ کا بیان۔
〃	جن جانورونکو عرب فخر کیواسطے کاٹین اونکے کہانیکا بیان
〃	سفید پتھر سے ذبح کرنیکا بیان۔
۷۰۴	جو جانور اوپر سے گر پڑے اوسکے ذبح کرنے کا طریقہ۔
〃	ذبح خوب اچھی طرح کرنا چاہیے۔
〃	پیٹ کے بچے کی ذکوۃ کا بیان۔
۷۰۵	جس گوشت کا حال معلوم نہ ہو کہ اوسکی ذبح کرنے والے بسم اللہ کہی یا نہ کہی۔
〃	عقیر کا بیان (یعنے رجب کی قربانی کا)
۷۰۶	عقیقہ کا بیان۔
۷۰۸	کتا شکار یا اور کسی اور ضرورت کیواسطے رکھنا۔
۷۰۹	شکار کرنے کا بیان
۷۱۲	زندہ جانور کا ایک ٹکڑا کاٹ لیا جاوے تو وہ حرام ہے۔
〃	شکار کے پیچھے رہنا کیسا ہے۔
〃	کتاب وصیتون کی۔ وصیت کرنے کے تاکید کا بیان
۷۱۳	جو وصیت درست نہین ہے اوسکا بیان۔
۷۱۴	وصیت سے کسی کو ضرر پہونچانا مکروہ ہے

۷۱۴	وصی بنانا کیسا ہے اسکے خوف کا باعث ہے۔	۷۲۱
۷۱۵	والدین اور دوسرے عزیزون کے لیے وصیت کا منسوخ ہونا	۷۲۲
″	وارث کے لیے وصیت کرنا درست نہین ہے	۷۲۴
″	یتیم کا کھانا اپنے کھانے کے ساتھ شریک کرنا کیسا ہے	۷۲۵
۷۱۶	یتیم کے متولی (پرورش کرنیوالے) کو کتنا یتیم کے مال سے کھانا درست ہے۔	″
″	یتیم کب تک کہنا چاہیے۔ یہ کس عمر تک	۷۲۵
″	یتیم کا مال کھانا کتنا بڑا گناہ ہے۔	″
۷۱۷	کفن کا کپڑا بھی مرنیوالے کے مال مین داخل ہے۔	۷۲۷
″	ایک شخص کوئی چیز ہبہ کردے پھر وصیت یا میراث سے وہی چیز پاوے۔	۷۲۸
″	وقف کا بیان (جس مال کا نفع خدا کے راہ مین کردیا جاوے	۷۲۹
۷۱۹	میت کیطرف سے جو صدقہ ہووے اسکا ثواب میت کو پہونچے گا۔	۷۳۰
″	جو شخص مرجاوے اور وصیت نہ کرے اوسکیطرف سے صدقہ دینا کیسا ہے۔	″
۷۲۰	ایک کافر مرجاوے اور اوسکا وارث مسلمان ہوجاوے تو کافر کی وصیت پوری نہ کرے	″
″	ایک شخص قرضدار ہوکر مرجاوے اور مال چھوڑ جاوے تو قرضخواہون کو مہلت دلوائی جاوے گی وارث کو۔	۷۳۱
۷۲۱	کتاب فرائض کے بیان مین	″
″	علم فرائض کے سیکھنے کی فضیلت	
″	کلالہ کا بیان۔ جسکا باپ زندہ نہ ہو نہ اوس کی اولاد ہو۔	
۷۲۱	جو شخص اولاد نہ رکھتا ہو۔ اور بہنین رکھتا ہو	
۷۲۲	اولاد کی میراث کا بیان یعنی بیٹا بھی ہو تو پوتی کی میراث	
۷۲۴	دادی اور نانی کی میراث کا بیان۔	
″	دادا کی میراث کا بیان۔	
۷۲۵	عصبات کی میراث کا بیان جیسا بیٹا بھائی	
″	ذوی الارحام کی میراث کا بیان۔ جو نہ ذوی الفروض ہین نہ عصبہ۔	
۷۲۷	جس عورت سے لعان ہوا ہو اوس کے بچہ کی میراث کا بیان۔	
۷۲۸	کیا مسلمان کافر کا وارث ہوتا ہے	
″	میراث کی تقسیم ہونیسے پہلے اگر وارث مسلمان جاوے	
۷۲۹	(غلام آزاد کیے ہوئے بردہ کے ترکہ کا بیان)	
۷۳۰	کوئی شخص کسیکے ہاتھ پر مسلمان ہو تو وہ اوسکا وارث ہوگا۔	
″	ولاء کا بیچنا درست نہین ہے۔	
″	ایک بچہ زندہ پیدا ہوا ہو اور مرجاوے۔	
″	نانی کی میراث نے اقرار کے موقوف کردیا۔	
۷۳۱	کسی بات کا قول قرار کرنا اوسپر نہین کہا۔	
″	عورت اپنے خاوند کے دیت مین سے حصہ پاوے گی۔ فقط	

الجزء الثامن عشر

پارہ اوگنیسوان

کتاب الخراج والامارۃ محاصل اور سرداری کے بیان **عن** عبداللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الا کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ فالامیر الذی علی الناس راع علیھم وھو مسئول عنھم والرجل راع علی اھل بیتہ وھو مسئول عنھم والمرأۃ راعیۃ علی بیت بعلھا وولدہ وھی مسئولۃ عنھم والعبد راع علی مال سیدہ وھو مسئول عنہ فکلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنردار ہو تم مین سے ہر ایک نگہبان ہی اپنی رعیت کا اور پوچھا جاویگا (قیامت کے دن) اپنی رعیت سے (یعنے تو نے کسطرح اور کیونکر اپنی رعیت کی نگہبانی کے موافق شرع کے یا مخالف شرع کے) پس امیر جو حاکم ہو لوگونکا تو وہ اونکا نگہبان ہے پوچھا جاویگا اپنی رعیت سے اور آدمی نگہبان ہی اپنے گھر والونکا پوچھا جاویگا اون سے دن قیامت کے اور عورت نگہبان ہی اپنے خاوند کے گھر کی (اوسکے مال اور آبرو کی محافظت کی) اور اپنے خاوند کی اولاد کی پوچھی جاویگی اون سے اور غلام نگہبان ہے اپنے مالک کے مال کا اور وہ پوچھا جاویگا اوس سے تو ہر ایک تم مین سے راعی (یعنے نگہبان) ہے اور ہر ایک تم مین سے پوچھا جاویگا اپنی رعیت سے **باب** ماجاء فی طلب الامارۃ حکومت کو طلب کرنا منع ہے **عن** عبدالرحمن بن سمرۃ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا عبدالرحمن بن سمرۃ لا تسئل الامارۃ فانک ان اعطیتھا عن مسئلۃ وکلت فیھا الی نفسک وان اعطیتھا من غیر مسئلۃ اعنت علیھا **ترجمہ** عبدالرحمن بن سمرہ سے روایت ہی فرمایا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ای عبدالرحمن بن سمرہ مت مانگ حکومت کو کیونکہ اگر تجھے مانگنے سے حکومت ملیگی تو تو سونپ دیا جاویگا اپنے نفس کی طرف (یعنے اللہ تعالے تیری مدد نہ کریگا اوسکے سرانجام پر) اور جو تجھکو بن مانگے حکومت ملے گی تو تو مدد کیا جاویگا اوس پر **عن** ابی موسے قال انطلقت مع رجلین الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فشھدا حدھما ثم قال جئتا لنستعین بنا علی عملک فقال الاٰخر مثل قول صاحبہ فقال ان اخونکم عندنا من طلب ھذا فاعتذر ابوموسے الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال لہ ما علم لما جاء اللہ فلم یستعن بھما علی شیء حتی مات **ترجمہ** ابوموسی سے روایت ہی مین دو آدمیون کو ساتھ لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا اون مین سے ایک نے خطبہ پڑھا یعنے شہادت پڑھا پھر کہنے لگا ہم اسواسطے آپ پاس آئے کہ آپ ہم سے مدد لیجیے حکومت پر (یعنے ہم کو کوئی کام دیجیے عامل بنا کر) پھر دوسرے نے بھی ایسا ہی کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سب مین زیادہ جھوٹا ہمارے نزدیک وہی ہی جو حکومت کو طلب کرے پھر

ابوموسے نے عذر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ مجھ معلوم نہین تھا کہ یہ دونو آدمی اس کام کو چاہتے ہین اور نہ میں نے ان کے
چہرے سے خیال کیا اور اسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے کسی کام مین ہرگز دل نہیں رکھا تھا کہ آپ کی وفات ہوئی تھی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی جب کوئی کسی کام کو طلب کرتا اور اوس کی خواہش کرتا تو وہ کام اوسکو نہ دیتے تھے فی
فی المغرب یولی امرہ کو حاکم کرنا دست ہے عن انس ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم استخلف ابن ام مکتوم
علی المدینۃ مرتین ترجمہ انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبار رجب جہاد کو جانے کے اعتبار
ابن ام مکتوم کو اپنا خلیفہ کیا مدینے مین باب فی اتخاذ الوزیر و دیدیتر کرنے کا بیان عن عائشۃ قالت قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد اللہ بالامیر خیرا جعل لہ وزیر صدق ان نسی ذکرہ وان ذکر
اعانہ واذا اراد اللہ بہ خیر ذلک جعل لہ وزیر سوء ان نسی لم یذکرہ وان ذکر لم یعنہ ترجمہ حضرت
ام المومنین عائشہ صدیقہ رضہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اللہ جل جلالہ کسی حاکم کی بھلائی چاہتا
ہے تو اوسکو سچا وزیر عنایت فرماتا ہے اگر حاکم بھول جاتا ہے تو وہ یاد دلا دیتا ہے اور جو یاد رکھتا ہے تو وزیر اوسکی مدد
کرتا ہے اور جب اللہ کسی حاکم کو بگاڑنا چاہتا ہے تو اوسکو برا وزیر دیتا ہے اگر حاکم کچھ بھول جاتا ہے تو وہ یاد نہیں
دلاتا اگر یاد رکھتا ہے تو وزیر اوسکی مدد نہین کرتا ف یہ حدیث ایک اصل عظیم ہے امراء اسلام کو لیے تو اوسکی
کتابون کو دیکھا تو معلوم ہوا کہ اکثر بادشاہون کی حکومت اسی وجہ سے تباہ ہوئی کہ اون کے وزیر اور مشیر لائق اور
بُرے ہوئے جن بادشاہون کے وزیر اور مشیر عمدہ اور عقیل ہوتے ہین اونکی حکومت کو روز بروز ترقی ہوتی ہے ہر حاکم
کو چاہیے کہ اپنے جلسہ وزراء مین عمدہ عمدہ متدین اور ہوشیار لوگ بھرتی کرے جو ملک کے حالات اور رسوم اور قدیمی دستور
کی حالات اور تدبیر و انتظام اور سیاست مدن سے بخوبی واقف ہون اور ہر وقت بادشاہ کو صلاح نیک دین اور بری باتون سے
باز رکھین باب فی المعرفۃ عرافت کا بیان ف حاکم کیطرف سے رعایا کے ہر قبیلہ اور قوم مین ایک ایک
چودہری رہتا ہے جو ضرورت کیوقت اپنے قوم کے ہر ایک شخص کا رویہ اور چلن حاکم سے بیان کرتا ہے اور برے بھلے کی
خبر حاکم کو دیتا ہے اوسکو عریف کہتے ہین عن المقدام بن معدیکرب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ضرب علی منکبیہ ثم قال افلحت یا قدیم ان مت ولم تکن امیرا ولا کاتبا ولا عریفا ترجمہ مقدام
بن معدیکرب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ مارا اون کے مونڈھون پر اور فرمایا اے قدیم ف
مقدام کی تصغیر قدیم ہے یہ واسطے شفقت کے ہے تو نے نجات پائی اگر تو مر گیا اور نہ امیر ہوا نہ منشی ہوا نہ عریف ہوا
ف اس لیے کہ ہر ایک سرکاری کام مین مواخذے اور تقصیر خدمت کا خوف ہے اسی واسطے سلف نے زراعت
اور تجارت اور کسب کو نوکری سے بہتر جانا ہے عن غالب القطان عن رجل عن ابیہ عن جدہ کانوا عند
منہل من المناہل فلما بلغہم الاسلام جعل صاحب الماء لقومہ مائۃ من الابل علی ان یسلموا فاسلموا

وقسم الابل بينهم وبدا له ان يرتجعها منهم فارسل ابنه الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال له ايت
النبي صلى الله عليه وسلم فقل له ان ابي يقرئك السلام وانه جعل لقومه مائة من الابل على ان يسلموا
فاسلموا وقسم الابل بينهم وبدا له ان يرتجعها منهم فهو احق بها منهم فان قال لك تسلموا ولا تقبل
له ان ابي شيخ كبير وهو عريف الماء وانه يسئلك ان تجعل له العرافة بعده فاتاه فقال ان ابي
يقرئك السلام فقال وعليك وعلى ابيك السلام فقال ان ابي جعل لقومه مائة من الابل على ان
يسلموا فاسلموا وحسن اسلامهم ثم بدا له ان يرتجعها منهم فهو احق بها منهم فقال ان
بدا له ان يسلمها لهم فليسلمها وان بدا له ان يرتجعها فهو احق بها منهم فان اسلموا فلهم
اسلامهم وان لم يسلموا قوتلوا على الاسلام وقال ان ابي شيخ كبير وهو عريف الماء وانه
يسئلك ان تجعل له العرافة بعده فقال ان العرافة حق ولا بد للناس من العرفاء ولكن العرفاء

فی النار ترجمہ غالب گمان ہو روایت ہو اوس نے سنا ایک شخص سو اوس نے اپنے باپ سے اوس نے اوس کے دادا سے
کہ کچھ لوگ عرب کے ایک چشمے پر رہتے تھے جب دین اسلام کی خبر پہونچی تو چشمے والے نے اپنی قوم والون کو سو اونٹ
دینے کیے اس شرط پر کہ وہ مسلمان ہو جاوین تو وے مسلمان ہو گئے اوس نے اونٹونکو اون مین تقسیم کر دیا بعد اوس کے
اوس نے اپنے اونٹونکو پھیر نا چاہا تو اپنے بیٹے کو بلا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس بھیجا اوس سے کہا تو حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم پاس جا اور کہہ میرے باپ نے آپ کو سلام کہا ہے اوس نے اپنی قوم کو سو اونٹ دینے کیے تھے اس شرط پر کہ وہ
مسلمان ہو جاوین وہ مسلمان ہو گئے اور میری باپ نے اونٹون کو اون مین تقسیم کر دیا۔ اب وہ چاہتا ہو کہ اون سے
اپنے اونٹ پھیر لیوے کیا پھیر سکتا ہے یا نہین آپ مان فرماوین گے یا نہین پھر تو کہہ میرا باپ بوڑھا ضعیف ہو اور اوس
چشمے کا وہ عریف ہو وہ چاہتا ہو کہ اپنے بعد آپ مجھکو وہان کا عریف کیجیے خبر پٹیا یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے باپ نے آپکو سلام کہا ہے آپنے فرمایا وعلیک وعلی ابیک السلام تجھپر اور تیری باپ پر
سلام ہو پھر اوس نے کہا یا رسول اللہ میری باپ نے اپنی قوم کو سو اونٹ دینے کہے تھے اس شرط پر کہ وہ مسلمان ہو جاوین سو
وہ مسلمان ہو گئے اچھی طرح اب میرا باپ چاہتا ہو کہ اون اونٹون کو اون سے پھیر لیوے کیا میرا باپ اون اونٹون کا
حقدار ہے یا وے لوگ حقدار ہین آپنے فرمایا اگر تیرا باپ چاہو کہ اون اونٹونکو اون لوگون کو دیدیوے تو دیدیوے اور اگر
چاہے کہ پھیر لیوے تو وہ اونکا حقدار ہے پھیر لے سکتا ہو اور وہ جو مسلمان ہو گئے تو اپنے اسلام کا فائدہ آپ اٹھاوین
گے اگر مسلمان نہ ہون گے قتل کیے جاوینگے دین اسلام پر پھر اوس نے کہا یا رسول اللہ میرا باپ بوڑھا ضعیف ہے وہ اوس
چشمے کا (وہان کی آبادی کا) عریف ہو وہ چاہتا ہو کہ آپ اوسکے بعد عرافت کا عہدہ مجھکو بھیجیے آپنے فرمایا عرافت تو ضرور
ہی ہے یعنے ایک ایسی خدمت ہو جسکے بغیر چارہ نہین امام کو ساری قوم کا حال اوس سے معلوم ہوتا ہو جسکو چاہیے

ہوتی ہے تو انتخاب مجاہدین کا وہی کرتا ہے عطایا اوسی کو ملتے ہین تقسیم کے لیے بڑے بہلے کا وہی جو ابدار ہوتا ہے ف اور لڑکونکو
کو بغیر اوسکے چارہ نہین مگر حریف جہنم مین جاوین گے ف یعنے قریب ہے کہ جہنم مین جاوین کیونکہ خوف ہے کہ انصاف سے
اس کام کو انجام نہ دین لوگون کی حق تلفی کرین حاکم سے بے سبب کسی کی بدگوئی کرین **باب** فی اتخاذ الکاتب
منشی رکھنے کا بیان **عن** ابن عباس قال السجل کاتب کان للنبی صلے اللہ علیہ وسلم ترجمہ ابن عباس سے روایت
ہے سجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب (منشی یا محرر) کا نام تھا **باب** فی السعایۃ علی الصدقۃ زکوۃ وصول
کرنیکا ثواب ف زکوۃ وصول کرنے کے لیے جابجا امام کیطرف سے لوگ مقرر ہوتے ہین اونکو عامل کہتے ہین **عن** رافع
بن خدیج قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول العامل علی الصدقۃ بالحق کالغازی فی
سبیل اللہ حتی یرجع الی بیتہ ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
آپ فرماتے تھے جو شخص عامل ہو زکوۃ کا خدا کیواسطے تو وہ مثل غازی فی سبیل اللہ کے ہے (یعنے اوسکا ثواب مثل اوسکے ہے جو
اللہ کی راہ مین جہاد کرتا ہے) جبتک لوٹ کر اپنے گھر آوے **عن** عقبۃ بن عامر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقول لا یدخل الجنۃ صاحب مکس ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
جنت مین نہ جاویگا جو مکس کریگا ف مکس کہتے ہین زیادہ لینے کو قدر واجب سے بعض عامل یہ کرتے ہین کہ زکوۃ لیکر کچھ زیادہ
لیتے ہین مالکین اموال سے ظلم کرکے یہ بڑا گناہ ہے آپنے فرمایا جو ایسا کریگا وہ جنت مین نہ جاویگا **عن** ابن اسحاق قال اللذی یعشر
الناس قال صاحب المکس ترجمہ ابن اسحاق سے روایت ہے صاحب مکس وہ شخص ہے جو لوگون سے عشر (دہ یکی) لیتا ہے **عن**
ابن عمر قال قال عمر انی لا استخلف فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یستخلف وان استخلف فان
ابا بکر قد استخلف قال فوالله ما هو الا ان ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابا بکر فعلمت انہ لا
یعدل برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احدا وانہ غیر مستخلف ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے جب حضرت
عمر زخمی ہوئے تو لوگون نے اون سے کہا کسی کو خلیفہ کرنے کیواسطے عمر نے کہا اگر مین کسیکو خلیفہ کرون (تو بھی ہو سکتا ہے کیونکہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کسی کو خلیفہ مقرر نہین کیا اور اگر مین کسیکو خلیفہ کرون (تو بھی ہو سکتا ہے) کیونکہ ابوبکر
صدیق نے خلیفہ مقرر کیا عبداللہ بن عمر نے کہا تو قسم خدا کی عمر نے نہین ذکر کیا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر کا
مین نے جانا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر کسی کو کرنیوالے نہین ہین اور وہ کسیکو خلیفہ مقرر نہ کرینگے ف
ایسا ہی ہوا حضرت عمر نے کسی خاص شخص کو خلیفہ نہین مقرر کیا بلکہ چھ آدمیون کو جو کبار صحابہ مین سے تھے کہا ان مین جسپر مسلمان
اتفاق کرلین وہ خلیفہ ہو جاوے وہ چھ آدمی یہ تھے۔ طلحہ۔ اور زبیر اور عثمان۔ اور علی عبدالرحمن بن عوف اور ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہم **باب** ما جاء فی البیعۃ بیعت کا بیان **عن** ابن عمر قال کنا نبایع النبی صلی اللہ علیہ وسلم
علی السمع والطاعۃ ویلقننا فیما استطعتم ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے ہم بیعت کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سننے اور اطاعت کرنے پر یعنے جو حکم آپ فرماوینگے اوسکو کان لگاکر سنینگے اور بجالاوینگے) اور آپ ہم کو تعلیم کرتے تھے یہ بھی کہ جہانتک کہ ہم کو طاقت ہو ف یہ پکار حم تھا اور کرم کہ استطاعت کی قید لگانے کو فرمایا تاکہ آئندہ بیعت توڑنے کا خوف نہ ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو بیعتیں ثابت ہیں وہ بھی ہیں۔ ایک تو بیعت سمع اور اطاعت پر دوسری بیعت امام سے مناقشہ نہ کرنے پر بشرطیکہ وہ مستحق ہو امامت کے تیسری بیعت سچ بولنے پر چوتھی بیعت انصاف کی بات کہنے پر پانچوین بیعت اپنے سے کسی کو زیادہ حصہ یا درجہ دینے پر مناقشہ نہ کرینگے چھٹی بیعت خلوص پر ہر مسلمان کے ساتھ ساتوین بیعت نہ بھاگنے پر آٹھوین بیعت ترک مرجانے پر نوین بیعت جہاد پر دسوین بیعت ہجرت پر گیارہوین بیعت ترک معاصی پر جو آپنے عورتونسے لی تھی کہ ہم خاوندون کی ناشکری نہ کرینگے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرینگے۔ مطلق بیعت کی اصل تو کلام اللہ سے بھی ثابت ہے ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم اور اقسام بیعت کے احادیث میں مذکور ہیں جو اوپر مذکور ہوئے پر اس قسم کی بیعت جو اس زمانے میں درویشون میں ہے وجہ یہ ہے کہ خاص ایک سلسلے میں داخل ہونے ہیں اور پھر اپنے پیر کے سوا دوسرے سے بیعت نہیں کرسکتی اسکی اصل بصراحت کتاب و سنت سے ثابت نہیں ہے البتہ بیعت ہر مرد صالح پر انسان کرسکتا ہے کہ فرائض اور واجبات کو ادا کرینگے اور معاصی اور مناہی شرعیہ سے بچینگے۔ مگر اسمیں یہ ضرور نہیں ہے کہ جب ایک شخص سے یہ بیعت کرلی ہو تو دوسرے سے نہ کرے بلکہ ہر ایک صالح اور متقی شخص کے ہاتھ پر یہ بیعت کرسکتا ہے اگرچہ پہلے کسی اور سے بیعت کرچکا ہو اور وہ موجود ہو۔ فقہائے حنفیہ نے لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص کسے کامرید ہو اور پھر اپنے پیر کے سوا کسی اور سے بیعت کرلے تو کچھ قباحت نہیں ہے نہ یہ موجب گناہ کا ہے (تنقیح الحامدیہ) عن عروۃ ان عائشۃ رض اخبرتہ عن بیعۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النساء قالت ما مس النبی صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ امراۃ قط الا ان یاخذ علیھا فاذا اخذ علیھا فاعطتہ قال اذھبی فقد بایعتک ترجمہ عروہ سے روایت ہے حضرت عائشہ نے اون سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عورتون سے کسطرح بیعت کرتے تھے نے کہا آپنے اپنے ہاتھ سے کبھی کسی اجنبی عورت کو نہیں چھوا۔ البتہ عورت سے عہد لیتے جب وہ عہد دیتی تو آپ فرماتے جا میں تجھ سے بیعت کرچکا عن عبداللہ بن ھشام قال وکان قد ادرک النبی وذھبت بہ امہ زینب بنت حمید الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ بایعہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھو صغیر فمسح راسہ ترجمہ عبداللہ بن ہشام سے روایت ہے اون کو اونکی ماں زینب بنت حمید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیگئیں اور بولیں یا رسول اللہ اس سے بیعت کیجیے آپنے فرمایا یہ کم سن ہے پھر آپنے اون کے سر پر ہاتھ پھیرا **باب** فی ارزاق العمال عاملون کی تنخواہ کا بیان عن بریدۃ عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من استعملناہ علی عمل فرزقناہ رزقا فما اخذ بعد ذلک فھو غلول ترجمہ بریدہ نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکو ہم عامل کرین کسی کام پر اور اوسکا کچھ حصہ مقرر کرین پھر وہ اوسمین سے سوا اوس کے

کچھ لیوے تو وہی چوری ہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شخص سیلدار یا کسی کام پر مقرر کرنے کے وقت کچھ کرایہ مقرر کرلے بدون مرضی کوئی چیز لینا درست نہیں **عن** ابن الساعدی قال استعملنی عمر علی الصدقة فلما فرغت لہ ابی بعالتہ فقلت انما عملت للہ قال خذ ما اعطیت فانی قد عملت علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعملنی

ترجمہ ابن الساعدی سے روایت ہے مجھ کو حضرت عمرؓ نے عامل کیا صدقے پر (یعنی وصول کرنے پر مقرر کیا) جب میں اس کام سے فارغ ہوا تو انہوں نے میرا بسطے اجرت دینے کا حکم کیا میں نے کہا میں نے تو خدا کیواسطے یہ کام کیا ہے عمرؓ نے کہا جو تجھکو دیا جاتا ہے لے لے میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کام کیا تھا تو مجھکو آپ نے اسکی اجرت دی **عن** المستورد بن شداد قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کان لنا عاملا فلیکتسب زوجة فان لم یکن لہ خادم فلیکتسب خادما فان لم یکن لہ مسکن فلیکتسب مسکنا قال قال ابوبکر لخبرت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اتخذ غیر ذلک فھو غال او سارق

ترجمہ مستورد بن شداد سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو شخص ہمارا عامل ہو تو وہ ایک بی بی رکھ لیوے (یعنی بی بی کا خرچ بیت المال میں سے دے سکتا ہے) اگر اوسکی پاس کوئی خدمتگار نہ ہو تو ایک خدمتگار رکھ لیوے اگر رہنے کے لیے گھر نہ ہو تو ایک مکان رہنے کے لیے لے لیوے مستورد نے کہا ابوبکر نے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے پھر جو شخص ان چیزوں کے سوا اور اوس میں سے لیوے تو وہ خائن اور چور ہے (کہ مسلمانوں کا روپیہ اپنیات میں صرف کرتا ہے) **باب** فی ھدایا العمال عامل کو ہدیہ لینا درست ہے **عن** ابی حمید الساعدی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم استعمل رجلا من الازد یقال لہ ابن اللتبیة قال ابن السرح ابن الاتبیة علی الصدقة فجاء فقال ھذا لکم وھذا اھدی لی فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی المنبر فحمد اللہ واثنی علیہ وقال ما بال العامل نبعثہ فیجیء فیقول ھذا لکم وھذا لی الا جلس فی بیت امہ او ابیہ فینظر ایھدی لہ ام لا والذی نفسی بیدہ لا یاتی احد منکم بشیء من ذلک الا جاء یوم القیامة ان کان بعیرا لہ رغاء او بقرة لھا خوار او شاة تیعر ثم رفع یدیہ حتی راینا عفرة ابطیہ ثم قال اللھم ھل بلغت اللھم ھل بلغت

ترجمہ ابی حمید ساعدی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ لینے والے پر ایک شخص کو ازد میں سے عامل کیا اسکو ابن اللتبیہ کہتے تھے اور ابن السرح نے کہا کہ اسکو ابن الاتبیہ کہتے تھے پھر جب وہ آیا یعنی مدینے میں تو کہا یہ مسلمانوں سے کر کے مال تو تمہارے لیے ہے اور یہ میرے لیے تحفہ بھیجا گیا ہے (یعنی زکوٰۃ کے مال میں سے اپنے لیے تحفہ جدا نکالا) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر کھڑے ہو کر حمد و ثنا کے بعد فرمایا کہ عامل کو یہ لائق نہیں ہے جو ہم اوسے بھیجیں اور وہ مال زکوٰۃ لاوے اور کہے کہ یہ مال تمہارے لیے ہے اور یہ میرے لیے ہدیہ دیا گیا ہے وہ اپنے ماں باپ کے گھر میں بیٹھا رہتا تو وہ دیکھتا کہ کیا تحفہ ملتا ہے یا نہیں جو کوئی تم میں سے کوئی چیز لیگا وہ اوسکو قیامت کے

دن لیے اویگا اگر اونٹ ہوگا تو وہ بلبلاتا ہوگا یا بیل ہوگا تو وہ بھی بلبلاتا ہوگا یا بکری ہوگی تو آواز کرتی ہوگی پھر حضرت نے دونوں ہاتھ اسقدر اوٹھائے کہ ہم نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی یعنی بہت اونچا اوٹھائے پھر فرمایا الٰہی یعنے جو تو نے فرمایا تھا تحقیق میں اوسکو پہونچا دیا الٰہی تحقیق میں نے پہنچا دیا **باب** اپنی ان باپ کے گھر بیٹھا رہتا یعنے اگر اس کام پر مقرر نہ ہوتا تو وہ ہدیہ اوسکو کبھی نہ ملتا پھر ایسا ہدیہ لینا جو کام کے ذریعے لوگ بھیجیں رشوت میں داخل ہے البتہ جو ہدیہ کام سے پہلے بھی آیا کرتا ہو اوسکا لینا درست ہے **باب** فی غلول الصدقة زکوٰۃ میں سے چورانے کا بیان

عن ابی مسعود الانصاری قال بعثنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ساعیا ثم قال انطلق ابا مسعود ولا الفینک یوم القیامة تجئ علی ظهرك بعیر من ابل الصدقة له رغاء قد غللته قال اذا لا انطلق قال اذا لا اعفیك

ترجمہ ابو مسعود انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عامل مقرر کیا اور فرمایا جا ای ابو مسعود مگر ایسا نہ ہو کہ قیامت میں میں تجھے دیکھوں تو آتا ہو اپنی پیٹھ پر زکوٰۃ کا ایک اونٹ لادے ہوئے (جو دنیا میں چورایا ہو) وہ آواز کر رہا ہو ابو مسعود نے کہا اگر ایسا ہی تو میں اس کام پر نہیں جاتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں بھی تجھ پر جبر نہیں کرتا (کہ خواہ نخواہ تو جاوے بلکہ اگر تجھکو اپنے نفس پر اطمینان ہے تو جا ورنہ نہ جانا بہتر ہے تیری مرضی) **باب** فیما یلزم الامام من امر الرعیة امام پر رعیت کے کیا حقوق ہیں

عن معقل ابی مریم الازدی قال جلست علی معویة فقال ما انعمنا بك ایا فلان وهی کلمة تقولها العرب فقلت حدیثا سمعته اخبرك به سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من ولاه اللہ عز وجل شیئا من امر المسلمین فاحتجب دون حاجتهم وخلتهم وفقرهم احتجب اللہ عنه دون حاجته وخلته وفقره قال فجعل رجلا علی حوائج الناس ترجمہ ابی مریم ازدی سے روایت ہے میں معاویہ بن ابی سفیان پاس گیا انہوں نے کہا کیا خوب ہوا تیرا آنا ہماری پاس سے فلانی میں نے کہا میں نے ایک حدیث سنی ہے تم سے بیان کرتا ہوں سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جس شخص کو اللہ جل جلالہ کوئی کام مسلمانوں کا عنایت کرے (یعنے کوئی خدمت پر مامور ہو) پھر وہ لوگوں کی حاجت پوری نہ کرے جب وہ محتاج ہوں یا فقیر تو اللہ جل جلالہ بھی اوسکے حاجت اور ضرورت اور کام کو پورا نہ کریگا۔ یہ سنکر معاویہ نے ایک شخص کو مقرر کیا لوگوں کے کاموں پر (یعنے جو شخص فریاد کی سنے گا اون کے مقصد پوری نہ کریگا تو اللہ جل جلالہ بھی اوسکیطرف سے اعراض کریگا اور اوسکے مقاصد اور حاجات کو پورا نہ کریگا **عن** ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اولیکم من شیء وما امنعکموه ان انا الا خازن اضع حیث امرت ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں کوئی چیز تم کو اپنی طرف سے نہ دیتا ہوں نہ روکتا ہوں میں تو اللہ جل جلالہ کا خزانچی ہوں جہاں حکم ہوتا ہے وہاں صرف کرتا ہوں (یعنے مجھکو مثل اور بادشاہوں کی نہ سمجھو جو اپنی خواہش کے

موافق کسیکو دیتے مین کسی کو نہین دیتے) عن مالک بن اوس بن الحدثان قال ذکر عمر بن الخطاب یوما الفیٔ
فقال ما انا باحق بهذا الفیٔ منکم وما احد منا باحق به من احد الا انا علی منازلنا من کتاب
الله عز وجل وقسم رسول الله صلی الله علیه وسلم فالرجل وقدمه والرجل وبلاؤه والرجل وعیاله
والرجل وحاجته ترجمہ مالک بن اوس بن حدثان سے روایت ہے عمر بن خطاب نے ایک دن فیٔ کا ذکر کیا اور کہا
مین تم سے زیادہ اس فیٔ کے لائق نہین ہون اور نہ کوئی ہم مین سے لائق تر اس فیٔ کے ہے لیکن اللہ عزوجل کی کتاب
مین ہم اپنے اپنے مراتب پر ہین اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی تقسیم سے تو جو شخص یا قدیم الاسلام یا شجاع یا عیالدار یا حاجتمند
ہو تو اوسکی لیاقت کیموافق تقسیم کرتے ہین اوسکو (یعنی استحقاق مال کے یہ سبب ہین۔ قدامت اسلام۔ شجاعت عیالداری
محتاجی وغیرہ) باب فی قسم الفیٔ مال غنیمت کو جو بغیر جنگ کے ملے تقسیم کرنیکا بیان عن زید بن اسلم ان
عبد الله بن عمر دخل علی معویة فقال حاجتك یا ابا عبد الرحمن فقال عطاء الحرین فانی رایت
رسول الله صلی الله علیه وسلم اول ما جاده شیء بدأ بالحرین ترجمہ زید بن اسلم سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر معاویہ
کے پاس آئے تو معاویہ نے کہا اے ابا عبد الرحمن کیا حاجت ہے تو اونہون نے کہا آزاد کیے ہوئے غلامونکا حصہ دو رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کو مین نے دیکھا تھا جب آپ کے پاس نئے آئی تو آپ اوسمین سے اول آزاد غلامونکا حصہ دینا شروع کرتے
ف اسواسطے کہ آزاد غلامونکا نام حاکم کے دفتر مین نہین ہوتا تو وہ بیچارے خالی رہ جاتے ہین عن عائشة رضی الله
عنها ان النبی صلی الله علیه وسلم اتی بصبیة فی ناخر فقسمها للحرة والامة قالت عائشة کان ابی رضی
الله عنه یقسم للحر والعبد ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ٹیلا آیا جس
مین لڑکے تھے سو آپنے اوسکو باندیون کو اور بی بیون کو اور حضرت عائشہ نے کہا کہ میرے باپ تقسیم کرتے تھے غلام
اور آزاد کو (یعنے معلوم ہوا کہ غنیمہ کی تقسیم عورتون کے لیے مخصوص نہین عن عوف بن مالک ان رسول الله صلی الله
علیه وسلم کان اذا اتاه الفیٔ قسمه فی یومه فاعطی الاهل حظین واعطی العزب حظا زاد ابن المصفی فدعینا
وکنت ادعی قبل عمار فدعیت فاعطانی حظین وکان لی اهل ثم دعی بعد عمار بن یاسر فاعطی حظا
ولحدا ترجمہ عوف بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب فیٔ کا مال آتا تو اوسکو اوسی دن بانٹ
دیتے اور بی بی والیکو دو حصے دیتے اور مجرد کو ایک حصہ دیتے ابن المصفی نے زیادہ کیا۔ یہہ کہ بلائے گئے ہم اور مین عمار کے پہلے
بلایا جاتا تھا تو مجھے بلا کر دو حصے دیے کیونکہ میرے گھر کے لوگ بھی تھے پھر میرے بعد عمار بلائے گئے اونکو ایک حصہ ہی ملا ف
یعنی مجرد آدمیون کو ایک ایک حصہ دیا اور عیالدار لوگون کو دو دو حصے دیے اونکا صرف مجرد لوگون سے زیادہ ہوتا ہے تو اونکا
حصہ بھی زیادہ چاہیے باب فی ارزاق الذریة مسلمانون کی اولاد کو حصہ دینا عن جابر بن عبد الله قال کان
رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول انا اولی بالمؤمنین من انفسهم من ترک مالا فلاهله ومن ترک دینا

افضیا عا فالی وعلی ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے مین قریب تر مسلمانون سے ہون اونکی ذاتون سے سو جو کوئی مسلمانون مین سے مرجاوے اور مال چھوڑ جاوے تو اوسکے گھر والون کا حق ہے اور جو کوئی قرض چھوڑ جاوے یا عیال تو وہ میری پر ہے یعنے قرض کا ادا کرنا اور عیال کی پرورش کا ذمہ میرا ہے عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ترک مالا فلورثتہ ومن ترک کلا فالینا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مال چھوڑ جاوے یعنے بعد مرنے کے تو اوسکے وارثون کو پہنچے ہے اور جو کوئی عیال و اطفال چھوڑ جاوے تو اونکی پرورش ہمارے ذمہ ہے عن جابر بن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول انا اولی بکل مؤمن من نفسہ فایما رجل مات وترک دینا فالی ومن ترک مالا فلورثتہ ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے مین ہر مسلمان کے قریب تر ہون اوسکی ذات سے سو جو کوئی مرجاوے اور قرض چھوڑ جاوے تو اوسکی ادا کا میرا ذمہ ہے اور جو مال چھوڑ جاوے وہ اوسکے وارثون کا حق ہے (مین نہ لونگا) باب متی یفرض للرجل فی المقاتلۃ کس عمر کے مرد کا حصہ لگانا چاہیے عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عرضہ یوم احد وھو ابن اربع عشرۃ فلم یجزہ وعرضہ یوم الخندق وھو ابن خمس عشرۃ فاجازہ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے وہ پیش کیے گئے احد کے دن جب اون کی عمر چودہ برس کے تھی آپنے اون کو قبول نہین کیا پھر وہ پیش کیے گئے خندق مین اوس وقت اونکی عمر پندرہ برس کی تھی آپنے قبول کیا باب فی کراھیۃ الاقتراض فی اخر الزمان آخر زمانی مین قرض لینے کی کراہت کا بیان عن ابی مطیر انہ خرج حاجا حتی اذا کان بالسویداء اذا انا برجل قد جاء کانہ یطلب دواء او حضضا فقال اخبرنی من سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع وھو یعظ الناس و یامرھم وینھاھم فقال یا ایھا الناس خذوا العطاء ما کان عطاء فاذا تجاحفت قریش علی الملک وکان عن دین احدکم فدعوہ ترجمہ ابو مطیر سے روایت ہے وہ حج کرنیکو نکلے جب سویدا مین پہونچے (ایک مقام کا نام ہے) تو ایک شخص آیا دوا ڈھونڈھتا ہوا یا رسوت ڈھونڈھتا ہوا اور بولا مجھے اوس شخص نے خبر دی جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے حجۃ الوداع مین لوگون کو نصیحت کرتے تھے اور حکم کرتے تھے نیک بات کا اور منع کرتے تھے بری بات سے آپنے فرمایا اے لوگو لے لیا کرو امام یا حاکم کی عطا کو جبتک وہ عطا ہے (یعنے موافق شرع کے حاصل ہو اور موافق شرع کے تقسیم ہو) پھر جب قریش لڑ ایک دوسرے سے لڑین سلطنت پر اور عطا قرض کے بدلے مین ملے تو اوسکو چھوڑ دو یعنے نہ لو اوس وقت محنت اور مزدوری کرکے کھانا بہتر ہے بادشاہون کی عطا سے عن سلیم بن مطیر من اھل وادی القری عن ابیہ انہ حدثہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع قام الناس وینھاھم ثم قال اللھم ھل بلغت قالوا اللھم نعم ثم قال اذا تجاحفت قریش علی الملک فیما بینھا وعاد العطاء وکان مستافدعوہ فقیل من ھذا قالوا ھذا ذو الزوائد صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ سلیم بن مطیر وادی القری کے رہنے والے

نے پنوبات سے روایت کیا ہی اوس نے ایک شخص سے سنا کہ اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حجۃ الوداع مین سنا آپ
لوگون کو حکم کیا اچھی باتون کا اور منع کیا بری باتون سے بعد اوسکے فرمایا یا خدا مین نے تیرا پیام پہونچا دیا لوگون نے کہا ہان پہونچا
دیا آپنے پھر فرمایا جب قریش کے لوگ آپس مین حکومت اور سلطنت کیلئے لڑنے لگین اور
علماء رشوت ہو جاوے (یعنی مستحقون کو نہ ملے اور غیر مستحقون کو ملنے لگے) تو چھوڑ دو اوسکو لوگون نے کہا کیون شخص سے معلوم
ہوا وہ ذوالزوائد تہا صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا (ذوالزوائد ایک صحابی کا لقب ہے تقریب التہذیب مین
ہی کہ اوسکا نام معلوم نہین ہوا کیا تہا) **باب** فی تدوین العطاء جن لوگونکو عطا منا چاہیے اونکا نام بادشاہی دفتر مین لکہنا
عن عبد اللہ بن کعب بن مالک الانصاری ان جیشا من الانصار کانوا بارض فارس مع ابی موسی وکان
عمر یعقب الجیوش فی کل عام فشغل عنهم عمر فلما مر الاجل قفل اهل ذلك الثغر فاشتد علیهم وتواعدهم
وهم اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فقالوا یا عمر انك غفلت عنا وترکت فینا الذی امر به رسول اللہ
صلی اللہ علیه وسلم من عقاب بعض الغزیة بعضا **ترجمہ** عبد اللہ بن کعب بن مالک انصاری سے روایت ہی ایک لشکر انصار
کے لوگونکا فارس کے ملک مین تہا اپنے امیر کے ساتہہ اور حضرت عمر رض ہر سال لشکرون کی تبدیل کیا کرتے تہے (یعنی جو لشکر
ملک مین ہوتا اوسکو بلا لیتے اور دوسرا لشکر وہان بہیجدیتے تاکہ وہ پریشان نہ ہو جاوین) حضرت عمر دوسرے کام مین مشغول ہو گئے
(یعنی دفتر مرتب کرنے مین) جب میعاد پوری ہو گئی تو اوس لشکر کے لوگ لوٹ آئے پھر امراون پر سخت گزرا اور صحابیون نے اون کو
ڈرایا اون لوگون نے کہا ای عمر تم ہم سے غافل ہو گئے اور تم نے وہ قاعدہ چہوڑ دیا ہم مین جسکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
حکم دیا تہا ایک لشکر بہیجا دو سرے کے بعد تاکہ پہلا لشکر لوٹ آوے اور یہ وہان رہے **عن** عمر بن عبد العزیز کتب الی من سالہ
عن مواضع الفیء فهو ما حکم فیه عمر بن الخطاب رضی اللہ عنه فراه المؤمنون عدلا موافقا لقول النبی
صلی اللہ علیه وسلم جعل اللہ الحق علی لسان عمر وقلبه فرض الاعطیة وعقد لاهل الادیان ذمة بما فرض
علیهم من الجزیة لم یضرب فیها بخمس ولا مغنم **ترجمہ** عمر بن عبد العزیز نے لکہا جو شخص پوچہے کہ مال فیٔ کو کہان کہان
صرف کرنا چاہیے تو اوسکا جواب یہ ہی کہ جیسے حضرت عمر بن الخطاب رض نے حکم دیا پہر مسلمانون نے اوسکو انصاف کیموافق رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کے مطابق سمجہا کہ اللہ جل جلالہ نے حق جاری کر دیا ہی عمر کی زبان پر اور دل پر (یعنی جو بات عمر
کہتے ہین وہ انصاف کے اور سچی کہتے ہین) حضرت عمر نے مقرر کیا عطاؤن کو اور سب دین والون کا ذمہ یہ (یعنی اونکو امن دے اور اونکے
حفاظت کی) جزیے کے بدلے مین نہ اوس مین پانچوان حصہ مقرر کیا نہ اوسکو مثل مال غنیمت کے سمجہا (جو مجاہدین مین تقسیم
ہو جاتا ہے اور پانچوان حصہ اللہ اور رسول کا نکال لیا جاتا ہی) **عن** ابی ذر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم
یقول ان اللہ وضع الحق علی لسان عمر یقول به **ترجمہ** ابو ذر رض سے روایت ہی مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
سلم سے آپ فرماتے تہے اللہ نے حق رکہدیا ہی عمر کی زبان پر وہ حق ہی کہا کرتے ہین (جب کہتے ہین) **باب** فی صفایا رسو

الله صلی الله علیه وسلم من الاموال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جن مالوں کو اپنے لیے خاص کر لیتے تھے اموال غنیمت میں سے
اونکا بیان **عن** مالک بن اوس بن الحدثان قال ارسل الی عمر حین تعالی النہار فجئته فوجدته جالسا علی
سریر مفضیا الی رماله فقال حین دخلت علیه یا مال انه قد دف اهل ابیات من قومک وقد امرت فیهم
بشیء فاقسم فیهم قلت لو امرت غیری بذلک فقال خذه فجاءه یرفأ فقال یا امیر المؤمنین هل لک فی عثمان
بن عفان وعبد الرحمن بن عوف والزبیر بن العوام وسعد بن ابی الوقاص قال نعم فاذن لهم فدخلوا ثم جاء
یرفأ فقال یا امیر المؤمنین هل لک فی العباس وعلی قال نعم فاذن لهم فدخلوا فقال العباس یا امیر المؤمنین
اقض بینی وبین هذا یعنی علیا فقال بعضهم اجل یا امیر المؤمنین اقض بینهما واحسما قال مالک بن اوس
خیل الی انهما قدما اولئک النفر لذلک فقال عمر رحمه الله اتئدا ثم اقبل علی اولئک الرهط فقال انشدکم
بالله الذی باذنه تقوم السماء والارض هل تعلمون ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا نورث ما
ترکنا صدقة قالوا نعم ثم اقبل علی علی والعباس رضی الله عنهما فقال انشدکما بالله الذی باذنه تقوم
السماء والارض هل تعلمان ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا نورث ما ترکنا صدقة فقالا نعم قال
فان الله خص رسوله صلی الله علیه وسلم بخاصة لم یخص بها احدا من الناس فقال الله تعالی وما افاء الله علی
رسوله منهم فما اوجفتم علیه من خیل ولا رکاب ولکن الله یسلط رسله علی من یشاء والله علی کل شیء قدیر
فکان الله افاء علی رسوله بنی النضیر فوالله ما استأثر بها علیکم ولا اخذها دونکم فکان رسول الله
صلی الله علیه وسلم یاخذ منها نفقة سنة او نفقته ونفقة اهله سنة ویجعل ما بقی اسوة المال
ثم اقبل علی اولئک الرهط فقال انشدکم بالله الذی باذنه تقوم السماء والارض هل تعلمون ذلک
قالوا نعم ثم اقبل علی العباس وعلی رضی الله عنهما فقال انشدکما بالله الذی باذنه تقوم السماء والارض
هل تعلمان ذلک قالا نعم فلما توفی رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ابو بکر انا ولی رسول الله صلی الله
علیه وسلم فجئت انت وهذا الی ابی بکر تطلب انت میراثک من ابن اخیک ویطلب هذا میراث امراته من
ابیها فقال ابو بکر رحمه الله قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا نورث ما ترکنا صدقة والله یعلم انه
لصادق بار راشد تابع للحق فولیها ابو بکر فلما توفی قلت انا ولی رسول الله صلی الله علیه وسلم وولی
ابی بکر فولیتها ما شاء الله ان الیها فجئت انت وهذا وانتما جمیع وامرکما واحد فسألتمانیها فقلت
ان شئتما ان ادفعها الیکما علی ان علیکما عهد الله ان تلیاها بالذی کان رسول الله صلی الله علیه وسلم
یلیها فاخذتماها منی علی ذلک ثم جئتمانی لاقضی بینکما بغیر ذلک والله لا اقضی بینکما بغیر ذلک حتی
تقوم الساعة فان عجزتما عنها فردا الی ترجمہ مالک بن اوس بن حدثان سے روایت ہے حضرت عمر رضی نے میرے

بلانے کو آدمی بھیجا جب دن چڑھ گیا تو مین آیا اونکے پاس اور اونکو ایک تخت پر بیٹھے ہوئے پایا بغیر بچھونے کے جب مین ان
کے پاس پہونچا تو مجھے دیکھکر کہا ای مالک کچھ لوگ تمھارے قوم والون مین سے میرے پاس آئے اور مین نے اونکو دینے کے لیے
کچھ حکم کیا سو تم تقسیم کر دو اون کو مین نے کہا کاش آپ اس کام کیواسطے کسی اور کو کہتے حضرت عمر نے کہا نہین لے لو اوسکو (اوس مال
کو جو مین نے دیا ہے اون لوگون مین تقسیم کرنے کیواسطے اتنے مین یرفا آیا (یرفا حضرت عمرؓ کے دربان کا نام تھا وہ اونکا
غلام تھا آزاد کیا ہوا) اور کہا کہ عثمان بن عفان و عبدالرحمن بن عوف اور زبیر بن العوام اور سعد بن ابی الوقاص اور وانہی
پہنچے ہوئے اون چاہتے ہین اگر آنیکی لی تو کہا آنے دے پھر وہ آئے پھر تھوڑی دیر کے بعد یرفا آیا اور کہا کہ عباس اور علی بھی
اذن چاہتے ہین اگر حکم ہو تو اونکو بھی آنے دین کہا کہ آنے دی جب وہ آئے تو عباس نے کہا یا امیرالمومنین ہمارے اور ان کے
درمیان مین فیصلہ کر دیجیے (یعنی اوس مال کے باب مین جو اللہ جل جلالہ نے اپنے رسول کو عنایت فرمایا تھا اموال بنی نضیر
اور فدک اور خیبر) اتنے مین اور چند لوگ بول اوٹھے ہان ای امیرالمومنین فیصلہ کر دیجیے (اور زبیر وغیرہ) آگے بھیجا تھا اسی
نے کہا مجھے ایسا خیال ہے کہ علی اور عباس نے ہی اون لوگون کو (عثمان اور عبدالرحمن بن عوف وغیرہ) آگے بھیجا تھا اسی
کام کیواسطے تو حضرت عمر نے کہا صبر اور سہولت کرو پھر متوجہ ہوئے اون صحابہ کیطرف اور کہا مین تم کو قسم دیتا ہون اوس خدا کی جسکے
حکم سے آسمان اور زمین قائم ہین آیا تم جانتے ہو کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے نہین چھوڑتے ہم بغیر گروہ انبیا میراث
جو کچھ کہ ہم چھوڑتے ہین صدقہ ہے جو صحابہ وہان بیٹھے تھے اونہون نے کہا ہان بلاشبہ فرمایا ہے پھر حضرت عمر حضرت علی اور
حضرت عباس کیطرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ مین تم کو خدا کی قسم دیتا ہون جسکے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہین آیا تم نہین
جانتے ہو کہ آنحضرتؐ نے یہ فرمایا تھا کہ ہم میراث نہین چھوڑتے جو ہم چھوڑ جاوین وہ صدقہ ہے علی اور عباس نے کہا ہان پھر
عمر نے کہا اللہ جل جلالہ نے خاص کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک ایسی شے سے جو کسی آدمی کو اوس سے خاص نہین کیا فرمایا وما
افاء اللہ علی رسولہ منہم فما اوجفتم علیہ من خیل (یعنی جو کچھ کہ اللہ نے اپنے رسول کو اون سے سو تم نے نہین دوڑائے اوس پر گھوڑے
اور نہ اونٹ لیکن اللہ جتا دیتا ہے اپنے رسولون کو جس پر چاہے اور اللہ سب چیز پر قادر ہے - اللہ نے اپنے رسول کو بنی نضیر کا مال دلایا
قسم خدا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ مال اپنے لیے نہ رکھ لیا نہ صرف اوسی مال کو لیا اور کو نہ لیا بلکہ آپ اس مال مین سے ایکسال
کا خرچ اپنا نکال لیتے اور اپنے اہل و عیال کا اور جو باقی رہتا وہ برابر ہوتا دوسرے مالون کے بعد اوسکی حضرت عمر متوجہ ہوئے اون صحابہ
کیطرف (عثمان اور عبدالرحمن وغیرہ) پھر کہا مین تم کو قسم دیتا ہون اوس خدا کے جسکے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہین تم اس حال کو
جانتے ہو یا نہین انہون نے کہا کہ ہان ہم جانتے ہین (یعنی ایسا ہی ہے) پھر حضرت عمر حضرت عباس اور حضرت علی کیطرف متوجہ
ہوئے اور کہا کہ مین تم کو خدا کی قسم دیتا ہون جسکے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہین کیا تم دونون اس حال کو جانتے ہو انہون نے
کہا ہان ہم جانتے ہین تو جب وفات ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ابوبکر صدیقؓ نے کہا مین متولی ہون رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے اونکا تو تم (ای عباس) اور یہ (علی) ابوبکر کے پاس آئے تم اپنی میراث مانگتے تھے اپنے بھتیجے سے (رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے) اور یہ یعنے علی میراث مانگتے تھے اپنی بی بی کی باپ کے مال مین سے (یعنے حضرت فاطمہؓ کا ترکہ طلب کرتے تھے) ابوبکر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا کوئی وارث نہین ہوتا جو ہم چھوڑ جاوین وہ صدقہ ہے اور اللہ جانتا ہے کہ ابوبکر سچے اور نیک اور ہدایت پانی والے حق کے تابع تھے پھر ابوبکر اوس مال پر قابض رہے یہانتک کہ انہون نے وفات پائی جب مین نے کہا مین متولی ہون رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف سے اور ابوبکر کیطرف سے پھر مین ون مالون پر متولی رہا جبتک اللہ جل جلالہ کو میرا متولی رہنا منظور تھا پھر تم ای عباس اور یہ یعنے علی رض آئے اور تم سب ایک ہو تمہارا کام بھی ایک ہے تم دونون نے مجھسے کہا کہ وہ مال ہمارے حوالے کیجئے مین نے کہا اگر تم چاہو تو وہ مال مین تم کو پھر دیتا ہون اس شرط سے کہ تم کو قسم ہے اللہ کی اوس مال مین اوسی طرح کام کرو جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر متولی رہتے تھے تم نے اسی شرط پر وہ مال مجھسے لیا پھر اب تم دونون میرے پاس آئے ہو کہ مین تمہارا فیصلہ کرون سوا اسکے اور طریق پر (یعنے اوس مال کو تقسیم کردون تم دونون مین اور وہ تم مین سے ہر ایک کے ملک ہو جاوے) تو قسم خدا کی مین سوا اوس طور کے اور کسی طرح کا فیصلہ نہ کرونگا قیامت تک البتہ اگر تم سے اون مالونکا اہتمام نہ ہو سکے تو پھر مجھے دیدو تب یعنے پھر مین اوس کی تولی شروع کردون جیسی پہلے کیا کرتا تھا۔ حضرت فاطمہؓ نے جب یہ اموال حضرت ابوبکر سے طلب کیے تو حضرت ابوبکر نے یہی حدیث سنائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہم گروہ انبیا کے ہمارا کوئی وارث نہین ہوتا جو ہم چھوڑ جاوین وہ صدقہ ہے مگر حضرت فاطمہ بمقتضای بشریت اور نیز اسوجہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت مین نہین حضرت ابوبکر سے خفا ہو گئین بعد اوسکے منقول ہے کہ حضرت ابوبکر نے اون کے خدمت مین جانا رخواہی کی کہ قرابت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی میری قرابت پر مقدم ہے مگر جو آپ نے فرمایا اوسکی تعمیل ضرور ہے پھر حضرت عمر نے اپنی خلافت مین وہ مال حضرت علی اور عباس رض کے سپرد کر دیئے بطریق ملکیت کے بلکہ بطریق ولایت اور خبرگیری کے جب اون دونون نے اوسکو تقسیم کرنا چاہا تو حضرت عمر نے اس سے انکار کیا عن مالک بن اوس بهذه القصة وهما يعني عليا والعباس رضي الله عنهما يختصمان فيما افاء الله على رسوله من اموال بني النضير ترجمہ مالک بن اوس سے اسی قصے مین مروی ہے کہ وہ دونون یعنی علی و عباس رض جھگڑا کرتی تھے اون مالون مین جو اللہ جل جلالہ نے عنایت فرمایا تھا اپنے رسول کو یعنی بنی نضیر کے مالون مین (جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بدون جنگ کے ملے تھے یہودیون سے یہ واقعہ سنہ ۴ ہجری مین ہوا)

عن عمر قال كانت اموال بني النضير مما افاء الله على رسوله مما لم يوجف المسلمون بخيل ولا ركاب كانت لرسول الله صلى الله عليه وسلم خالصا ينفق على اهل بيته قال ابن عيدة ينفق على اهله قوت سنة فما بقي جعل في الكراع وعدة في سبيل الله عز وجل قال ابن عيدة في الكراع والسلاح ترجمہ حضرت عمرؓ سے روایت ہے بنی نضیر کا مال اس قسم کا تھا جو اللہ تعالی نے اپنے نبی کو عطا فرمایا اور مسلمانون نے اوسپر گھوڑے اور اونٹ نہین دوڑائے تھے تو وہ مال حضرتؐ کے لیے خاص ہوا اوسکو آپ اپنے گھر والون پر خرچ کرتی تھے اور ابن عیدہ نے کہا کہ ایک برس کا

خرچ اپنے گھر والون پر صرف کرتی تہی اور باقی کو جانورون کے خریدنے مین صرف کرتی تہی اور جہاد کا سامان کیا کرتی تہی ابن عبدہ نے کہا آپ باقی کو صرف کرتے تہے جانورون اور ہتہیارون مین **ف** یہی حکم ہے فیٔے کا یعنی جو مال کفار سے ہاتہہ لگے بغیر جنگ کے وہ مال مسلمانون کے لیے ہے مگر اختیار اوسکا حضرتؐ کو تہا جسکو چاہین دین جسکو چاہین نہ دین **عن** الزہری قال عمر ہذہ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاصۃ قری عن یسیبۃ فدک وکذا وکذا امّا افاء اللہ علی رسولہ من اہل القری فللہ وللرسول ولذی القربی والیتامی والمساکین وابن السبیل وللفقراء الذین اخرجوا من دیارہم واموالہم والذین جاؤا من بعدہم فاستوعبت ہذہ الآیۃ الناس فلم یبق احد من المسلمین الا لہ فیہا حق قال ایوب او قال حظ الا بعض من تملکون من ارقائکم ترجمہ حضرت عمرؓ نے کہا اللہ جل جلالہ نے فرمایا جو مال اللہ نے غنایت فرمایا اپنے رسول کو نہین دوڑائے اوسپر تم نے اپنے گہوڑے نہ اونٹ اسلیے وہ خاص ہوے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے چند گانون عرب کے جیسے فدک وغیرہ اور دوسری آیتین جیسی یہہ فرمایا جو اللہ نے دلایا اپنے رسولؐ کو گانون والون سے تو وہ اللہ اور رسولؐ اور عزیزون اور یتیمون اور مسکینون اور مسافرون کے لیے ہے اور فرمایا اون فقیرون کیواسطے جو اپنے گھرون اور مالون سے نکالے گئے اور جو لوگ اپنے گھرون اور مالون مین سے نکالے گئے اور فرمایا جو لوگ دارالاسلام مین آگئے اور مسلمان ہو گئے پہلے اون سے اور جو لوگ آئے بعد اون کے اس آیت سے تمام مسلمان شریک ہو گئے تو اب کوئی ایسا مسلمان نہین رہا جسکو حق نہ ہو فیٔے مین مگر غلامون اور لونڈیون کو جنکے تم مالک ہو **ف** یعنی فیٔے مین سب مسلمانون کا حصہ ہے اوس مین خمس نہین ہے نہ خاص ہے کسی قسم کے مسلمانون سے حضرت عمرؓ کا مذہب یہی ہے **عن** مالک بن اوس بن الحدثان قال کان فیما احتج بہ عمر رضی اللہ عنہ انہ قال کانت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاث صفایا بنو النضیر فکانت حبسا لنوائبہ واما فدک فکانت حبسا لابناء السبیل واما خیبر فجزأہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثۃ اجزاء جزئین بین المسلمین وجزءً لنفقۃ اہلہ فما فضل عن نفقۃ اہلہ جعلہ بین فقراء المہاجرین ترجمہ مالک بن اوس بن حدثان سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے جس مین حجت پکڑی تہی وہ یہہ تہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تین صفایا تہے سو بنو نضیر یعنی جو مال کہ اونکی زمین سے حاصل ہوا تہا وہ تو آنحضرتؐ کے حاجتون کے لیے محبوس یعنی مقرر تہا جیسے مہمانون کی ضیافت اور مجاہدون کے ہتہیار و سواری وغیرہ اور جو محاصل فدک تہا سو محتاج مسافرون کے لیے تہا اگرچہ وطن مین اونکا مال ہوتا اور خیبر کی آنحضرتؐ نے تین حصے تقسیم کیے تہے دو حصے تو مسلمانون کے لیے اور ایک حصہ اپنے اہل و عیال کے خرچ کے لیے پہر جو آپکے اہل کے خرچ سے بچتا سو فقرا و مہاجرین پر خرچ کرتے **ف** حجت پکڑی یعنی جب حضرت علی اور عباس جہگڑتے ہوے آئے تہی اور صفایا جمع ہے صفیہ کی اور صفیہ اوس مال کو کہتے ہین جو امام جہانٹ لیوے مال غنیمت مین سے اپنے لیے قبل تقسیم ہونے غنیمت کے اور یہہ بات خاص ہے حضرتؐ سے کہ خمس کے ساتہہ اور بہی جو چیز چاہین لے لین **عن** عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا لجالسۃ

ان فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم ارسلت الى ابى بكر الصديق رضى الله عنه تسأله ميراثها من رسول الله صلى الله عليه وسلم مما افاء الله عليه بالمدينة وفدك وما بقى من خمس خيبر فقال ابو بكر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا نورث ما تركنا صدقة انما يأكل آل محمد من هذا المال واني والله لا اغير شيئا من صدقة رسول الله صلى الله عليه وسلم عن حالها التى كانت عليه فى عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فلاعملن فيها بما عمل به رسول الله صلى الله عليه وسلم فابى ابو بكر رضى الله عنه ان يدفع الى فاطمة عليها السلام منها شيئا **ترجمہ** حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت سیدۃ النسا فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی نے ابوبکر صدیق پاس بہیجا کسیکو اپنی میراث مانگنے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو اللہ نے اونکو دیا تہا مدینے مین اور فدک مین اور جو باقی رہا تہا خیبر کے پانچوین حصے مین سے ابوبکر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا کوئی وارث نہین ہوتا جو ہم چہوڑ جاوین وہ صدقہ ہی تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل اس مال مین سے صرف کہانیکی مقدار لین گے اور مین قسم خدا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صدقہ کو نہ بدلونگا اوس حال سے جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین تہا اور مین اوس مین وہی کام کرونگا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے حاصل یہ ہو کہ ابوبکرؓ نے انکار کیا حضرت فاطمہ کو اوس مین سے کچہہ بھی دینے سے **ف** کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی خلاف ہوتا تہا اور حضرت فاطمہ زہرا رضؓ اوس مال کو بطریق میراث طلب کرتی تہین نہ بطریق ولایت اور حفظ ہی واسطے حضرت عمر نے اپنے عہد خلافت مین وہ مال بطریق ولایت حضرت علی اور عباس کو سپرد کیا بخاری کی روایت مین ہی کہ حضرت فاطمہ یہ سنکر ناراض ہوئین اور انہون نے چہوڑ دیا ابوبکر کو پھر اون سے نہ بولین دم وفات تک ۔ ظاہر ہی کہ یہ خفگی ایک خیال پر مبنی تھی جسکو حضرت فاطمہ زہرا صحیح جانتے تہین اور ابوبکر اوسکے خلاف حدیث سن چکے تھے اسواسطے اوسپر عمل نہ کرسکتے تھے **عن** عائشة زوج النبى صلى الله عليه وسلم بهذا الحديث قال وفاطمة عليها السلام حينئذ تطلب صدقة رسول الله صلى الله عليه وسلم التى بالمدينة وفدك وما بقى من خمس خيبر قالت عائشة رضى الله عنها فقال ابو بكر عليه السلام ان رسول الله قال لا نورث ما تركنا صدقة وانما يأكل آل محمد فى هذا المال يعنى مال الله ليس لهم ان يزيدوا على المأكل **ترجمہ** حضرت عائشہ رضؓ سے یہی حدیث مروی ہی اس روایت مین یہ ہی کہ حضرت فاطمہ زہرا رضؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے کو مانگتی تہین جو مدینے اور فدک مین تہا اور جو بچ رہا تہا خیبر کے پانچوین حصے مین سے حضرت عائشہ نے کہا کہ ابوبکر صدیق نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا کوئی وارث نہین ہوتا جو ہم چہوڑ جاوین وہ صدقہ ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد اس مال مین سے اپنے کہانے کی مقدار لینگے یعنے اللہ کے مال مین سے (نہ اون کی مال مین سے کیونکہ وہ ترکے مین نہین آیا بلکہ صدقہ ہے خدا کا مال ہی) یہ نہین اونکو پہونچتا کہ کہانے سے زیادہ اس مال مین سے لین **عن** عروة ان عائشة رضى الله عنها اخبرته بهذا الحديث قال فيه فابى ابو بكر رضى الله

عنه علیها ذلك وقال لست تارکا شیئا کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یعمل به الا عملت به انی اخشی
ان ترکت شیئا من امره ان ازیغ فاما صدقته بالمدینة فدفعها عمر الی علی وعباس رضی الله عنهم فغلبه
علیها واما خیبر وفدك فامسکها عمر وقال هما صدقة رسول الله صلی الله علیه وسلم کانتا لحقوقه
التی تعروه ونوائبه وامرهما الی من ولی الامر قال فهما علی ذلك الیوم ترجمہ حضرت عائشہ و عروہ سے
یہی حدیث بیان کی اوس مین یہ ہے کہ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ نا گتی تہین تو
ابوبکر نے انکار کیا اون کو دینے سے اور کہا مین چہوڑنے والا نہین ہون اوس کام کو جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتی تہے
بلکہ اوسی کو کرونگا مین ڈرتا ہون اگر کوئی کام جو آپ کرتی تہے مین اوسکو چہوڑ دون تو گمراہ ہو جاؤن پہر جب ابوبکر کی وفات
ہوئی اور عمر کی خلافت ہوئی تو) جو صدقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مدینہ مین تہا۔ اوسکو عمر نے علی اور عباس رضی اللہ عنہما کے
حوالے کیا مگر علی اوسپر قابض رہے اور غالب آئے عباس پر اور خیبر اور فدک کو حضرت عمر نے رکہہ چہوڑا اور کہا یہ دونو صدقے
ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور یہ صرف ہوتی تہی آپکے کامون اور مطلبون مین (یعنی جب دین کا کوئی کام
پڑتا مثلاً مجاہدین کی تیاری ہتیارون کی خریدی مسافرون کی خبرگیری تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان مالونکا کام
مین صرف کرتے) انکا اختیار اوسکو رہے گا جو والی ہو امر کا یعنی خلافت کا راوی نے کہا پہر وہ دونو اوسی طرح پر رہے (یعنی جو
خلیفہ ہوتا رہا اوسکی قبضے مین خیبر اور فدک رہی پہلی ابوبکر پاس پہر عمر پاس پہر عثمان پاس پہر علی پاس) عن
الزہری فی قوله فما اوجفتم علیه من خیل ولا رکاب قال صالح النبی صلی الله علیه وسلم اهل فدك و
قری قد سماها لا احفظها وهو محاصر قوما اخرین فارسلوا الیه بالصلح قال فما اوجفتم علیه من
خیل ولا رکاب یقول بغیر قتال قال الزهری وکانت بنو النضیر للنبی صلی الله علیه وسلم خالصا لم یفتحوها
عنوة افتحوها علی الصلح فقسمها النبی صلی الله علیه وسلم بین المهاجرین لم یعط الانصار منها شیئا
الا رجلین کانت بهما حاجة ترجمہ زہری سے روایت ہے یہ جو اللہ نے فرمایا فما اوجفتم علیه من خیل ولا رکاب یعنی نہین
دوڑائے تم نے اون مالون کیواسطے گہوڑے اور اونٹ یعنی بغیر لڑائی کے حاصل ہوئے اسکا قصہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
سلم نے صلح فدک اور کئی گانون والون سے جنکا نام زہری نے لیا لیکن راوی کو یاد نہ رہا اوس حال مین کہ آپ محاصرہ کیے ہوئے تہے
ایک اور قوم کا اور اون لوگون نے آپ پاس مال بہیجا بطور صلح کے تو اللہ نے فرمایا نہین دوڑائے تم نے ان مالون پر گہوڑے اور اونٹ یعنی
بغیر لڑائی کے مال ہاتہ آیا اللہ نے یا اپنے رسول کو زہری نے کہا بنو النضیر کے مال بہی خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتیار
مین تہے کیونکہ بغیر جنگ کے وہ حاصل ہوئے تہے کچہ زور سے تو اون کو فتح نہین کہا تہا بلکہ صلح کے طور پر فتح کیا تہا اسواسطے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون مالونکو تقسیم کر دیا مہاجرین کو اور انصار کو اون مین سے کچہ دیا مگر دو شخصونکو جو حاجت رکہتے
تہے عن المغیرة قال جمع عمر بن عبد العزیز بنی مروان حین استخلف فقال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم

كانت له فدك فكان ينفق منها ويعود منها على صغير بني هاشم ويزوج فيها ايمهم وان فاطمة سالته
ان يجعله لها فابى فكانت كذلك في حيات رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى مضى لسبيله فلما ان ولي
عمر عمل فيها بمثل ما عملا حتى مضى لسبيله ثم اقطعها مروان ثم صارت لعمر بن عبد العزيز قال يعني عمر
بن عبد العزيز فرايت امرا منعه رسول الله صلى الله عليه وسلم فاطمة عليها السلام ليس لي بحق وانا اشهد
كم اني قد رددتها على ما كانت يعني على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ مغیرہ سے روایت ہے کہ عمر بن
عبد العزیز بن مروان بن حکم نے مروان کے بیٹوں کو جمع کیا جو تخت و خلیفہ کیا گیا تو کہا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا جو فدک
تھا تو آپ اوسکی آمدنی سے خرچ کرتے یعنی اہل و عیال اور فقراء و مساکین پر اور اوسمین سے بنی ہاشم کے چھوٹے لڑکون پر احسان کرتے
تھے اور بیوہ عورتون کے نکاحمین صرف کرتی یا خاوند والی بی بی کے نکاحمین صرف کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت
فاطمہ نے فدک کا سوال کیا تھا یعنی فدک کو دیوین اون کے لیے تو آپ نے ندیا اور پھر وہ ویسا ہی رہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
زندگی بھر یہانتک کہ حضرت کی وفات ہوگئی پھر جب حضرت عمر خلیفہ ہوئے تو اونہون نے بھی ویسا ہی عمل کیا یعنی جسطرح حضرت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زندگی مین اپنے اہل و عیال اور برادران بنی ہاشم پر اور نکاح مذکور وغیرہ مین صرف کرتے ویسی ہی حضرت عمر
نے کیا یہانتک کہ حضرت عمر کی بھی وفات ہوئی پھر مروان نے اوسکو جاگیر کرلیا یعنی اپنے لیے اور اپنے توابع کے لیے حضرت عثمان کے
خلافت مین یا اپنے بادشاہت مین پھر وہ عمر بن عبد العزیز کے قبضہ مین و تصرف مین آیا تو اوس نے کہا مین نے اوسمین بھی امر دیکھا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو حضرت فاطمہ کو نہین دیا تو وہ میرے لیے بھی سزاوار نہین اور مین تم کو اسپر گواہ کرتا ہون
کہ مین نے اوسکو پھیر دیا اوسی طرح جیسے آنحضرت صلعم کے زمانے مین تھا یعنے پھر وقف کردیا عن ابی الطفیل قال جاءت فاطمة
رضی الله عنها الى ابي بكر رضي الله عنه تطلب ميراثها من النبي صلى الله عليه وسلم قال فقال ابو بكر
عليه السلام سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الله عز وجل اذا اطعم نبيا طعمة فهي للذي يقوم
من بعده ترجمہ ابو الطفیل سے روایت ہے حضرت فاطمہ زہرا آئین ابو بکر رضہ پاس اپنے میراث مانگنے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے ابو بکر نے کہا مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے بیشک اللہ تعالی جب کسی پیغمبر کو کوئی معاش
دیتا ہے تو وہ بعد اوسکے اوسکے قائم مقام کو ملتی ہے اوسکے وارثونکو نہین ملتی وجہ اسکی یہہ ہے کہ پیغمبر دنیا مین لوگونکو ہدایت کرنے
کیواسطے بھیجے گئے ہین نہ دنیا کا مال حاصل کرنیکیواسطے اسواسطے جو مال اونکو زندگی مین بجاوے وہ بھی اون کی وفات کے بعد صدقہ
ہوگا تاکہ لوگون کو گمان نہ ہو کہ اپنے وارثون کیلیے مال جمع کرنیمین مصروف تھے عن ابی هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم
قال لا تقسم ورثتي دينارا ما تركت بعد نفقة نسائي ومؤنة عاملي فهو صدقة ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے وارث تقسیم نہ کرینگے ایک اشرفی کو بھی جو مین چھوڑ جاؤن اپنی بی بیون کے خرچ اور عامل
کی محنت کے بعد وہ صدقہ ہے (عامل سے مراد خلیفہ ہے جو مال کی حفاظت اور ولایت کرے یا جو محنت کرے یعنی ابی البختری

قال سمعت حدیثا من رجل فاعجبنی فقلت اکتبه لی فاتی به مکتوبا بخطه یدا دخل العباس وعلی علی
عمر وعنده طلحة والزبیر وعبد الرحمن وسعد وهما یختصمان فقال عمر لطلحة والزبیر وعبد الرحمن
وسعد الم تعلموا ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال کل مال النبی صلی الله علیه وسلم صدقة الا ما
اطعمه اهله وکساهم انا لا نورث قالوا بلی قال فکان رسول الله صلی الله علیه وسلم ینفق من ماله علی اهله
ویتصدق بفضله ثم توفی رسول الله صلی الله علیه وسلم فولیها ابو بکر سنتین فکان یصنع الذی
کان یصنع رسول الله صلی الله علیه وسلم ثم ذکر شیئا من حدیث مالک بن اوس ترجمہ ابو البختری سے روایت
ہے میں نے ایک حدیث سنی ایک شخص سے (شاید وہ مالک بن اوس ہو) وہ پسند آئی مجھکو میں نے کہا اسکو مجھکو لکھدو وہ لکھکر
لایا صاف اور عباس اور علی داخل ہوئے عمر کے پاس وہاں طلحہ اور زبیر اور عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن وقاص بیٹھے ہوئے
دونوں یعنی علی اور عباس آپس میں جھگڑتے تھے عمر نے طلحہ اور زبیر اور عبد الرحمن اور سعد سے کہا کیا تم نہیں جانتے ہو رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب مال میرا صدقہ ہے مگر جسقدر میری اہل کے کھانے اور کپڑے کے لیے ضرور ہو اور ہم لوگوں کا کوئی
وارث نہیں ہوتا اون لوگوں نے کہا کیوں نہیں ہم جانتے ہیں آپ نے ایسا ہی فرمایا عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے
مال میں سے اپنی اہل پر صرف کرتے اور جو کچھ بچ رہتا وہ صدقہ کرتے بعد اسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور
مال کے متولی ابو بکر ہوئے دو برس تک پھر وہ بھی ایسا ہی کرتے ہے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے پھر آپ کے
بی بیون کو اوس میں سے بقدر ضرورت خرچ دیتے رہے اور جو بچا وہ مسلمانون کے بہتر کامون میں صرف کرتے رہے اس
روایت سے تصدیق ہو گئی اوس حدیث کی جسکو ابو بکر صدیق نے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بوجہ اتفاق کہنے اکثر
صحابہ کے اسپر اور تسلیم کر لینے علی اور عباس کے پس کوئی شبہہ باقی نرہا اون شبہون میں سے جو لوگ کیا کرتے ہیں عن
عائشة انها قالت ان ازواج النبی صلی الله علیه وسلم حین توفی رسول الله صلی الله علیه وسلم اردن ان یبعثن
عثمان بن عفان الی ابی بکر الصدیق فیسالنه ثمنهن من النبی صلی الله علیه وسلم فقالت لهن عائشة الیس قد
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا نورث ما ترکنا فهو صدقة ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے جب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو آپ کی بی بیون نے ارادہ کیا کہ حضرت عثمان بن عفان کو بھیجیں ابو بکر صدیق کے
پاس انہا آٹھوان حصہ جو کہ نے کو جو پہونچتا تھا اون کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مال میں سے حضرت عائشہ نے اون سے
کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا ہے ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جاویں وہ صدقہ ہے ف
کلام اللہ میں جو حضرت زکریا کا یہ قول منقول ہے یرثنی ویرث من آل یعقوب اور یہ جو فرمایا ورث سلیمان داؤد ومراد اس
سے علم کی وراثت ہے نہ دنیا کے مال کی اور تفصیل اس بحث کی کتب کلام اور تفسیر میں معلوم ہوگی عن ابن شهاب انه
بلغه ان ابا بکر الصدیق قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا نورث ما ترکنا فهو صدقة والله

هذا المال لآل محمد لنائبتهم ولضيفهم فاذا مت فهو الى من ولى الامر من بعدى ترجمہ ابن شہاب سے یہ حدیث
اوسی طرح مروی ہی جیسا اوپر گزری اس مین یہ ہی کہ حضرت عائشہ نے اون بی بیون سے کہا کیا تم نہین ڈرتے ہو اللہ سے کیا تم
نے نہین سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول آپ فرماتے تہے ہمارا کوئی وارث نہین ہوتا جو ہم چھوڑ جاوین وہ صدقہ
ہی اور یہ مال آل محمد کیواسطے ہی اون کی ضرورتون اور مہمانون کیواسطے اور جب مین مر جاؤن تو یہ مال اوسکے پاس رہیگا جو خلیفہ
ہو بعد میرے باب فی بیان موضع قسم الخمس وسهم ذی القربی وہ خمس جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مال غنیمت
مین سے لیتے تہے کہان کہان تقسیم کرتے تہے اور کن کن قرابت والونکو دیتے تہے جبیر بن مطعم انه جاء هو وعثمان
بن عفان يكلمان رسول الله صلى الله عليه وسلم فيما قسم من الخمس بين بني هاشم وبني المطلب
فقلت يا رسول الله قسمت لاخواننا بني المطلب ولم تعطنا شيئا وقرابتنا وقرابتهم منك واحدة
فقال النبي صلى الله عليه وسلم انما بنو هاشم وبنو المطلب شيء واحد قال جبير ولم يقسم لبني
عبد الشمس ولا لبني نوفل من ذلك الخمس كما قسم لبني هاشم وبني المطلب قال وكان ابو بكر
يقسم الخمس نحو قسم رسول الله صلى الله عليه وسلم غير انه لم يكن يعطي قربى رسول الله صلى الله
عليه وسلم ما كان النبي صلى الله عليه وسلم يعطيهم قال وكان عمر بن الخطاب يعطيهم منه وعثمان
بعد اثر جبیر بن مطعم سے روایت ہی وہ اور حضرت عثمان بن عفان آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گفتگو
کرنے کو اوس باب مین جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تقسیم کردیا تہا خمس کو بنی ہاشم اور بنی المطلب مین مین نے کہا
یا رسول اللہ آپ نے حصہ دلایا ہمارے بہائیون بنی المطلب کو اور نہ حصہ دلایا ہمکو حالانکہ ہماری اور آپ کی قرابت مثل اون
کی قرابت کی ہی وقت کیونکہ عبد مناف کے چارون بیٹے تہے ایک ہاشم جنکی اولاد مین رسول اللہ صلی اللہ وسلم تھے دوسرے
مطلب تیسری عبد شمس جنکی اولاد مین حضرت عثمان تھے چوتھی نوفل جنکی اولاد مین جبیر بن مطعم تھے وقت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی ہاشم اور بنی مطلب ایک ہین (یعنی ہمیشہ ایکدوسری کی مدد کرتے ہے اسی واسطے جب کفار نے
ایک عہدنامہ لکہا تہا اوسمین بنی ہاشم اور بنی مطلب دونون کو شریک کیا تہا کہ اون سے نکاح شادی نہ کرین گے خرید و فروخت
نہ کرینگے) جبیر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عبد شمس اور بنی نوفل کو خمس مین سے نہ دیا جیسے بنی ہاشم اور
بنی مطلب کو دیا پہر ابوبکر صدیق بھی اپنی خلافت مین اسی طرح تقسیم کرتے تہے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تقسیم کرتے
تھے مگر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عزیزون کو نہ دیتے تھے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کو دیتے تھے
(اسوجہ سے کہ وہ اوس وقت مین غنی ہون گے اور دوسرے لوگ اون سے زیادہ حاجت مند ہون گے) اور عمر بن الخطاب
اون کو دیتے تہے اور عثمان بھی عمر کے بعد اونکو دیتے تہے (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عزیزون کو جیسے آپ اون
کو دیا کرتے تہے) حسن جبیر بن مطعم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقسم لبني عبد الشمس ولا

لبني نوفل من الخمس شيئا كما قسم لبني هاشم وبني المطلب قال وكان ابو بكر يقسم الخمس نحو قسم رسول الله
صلى الله عليه وسلم غير انه لم يكن يعطي قربى رسول الله صلى الله عليه وسلم كما كان يعطيهم رسول الله
صلى الله عليه وسلم وكان يعطي جدة ومن كان بعدها من ترجمہ جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے خمس کو تین تقسیم کیا بنی عبد شمس اور بنی نوفل کو خمس میں سے کچھ نہیں دیا تقسیم کیا بنی ہاشم اور بنی المطلب کو راوی نے کہا ابو
صدیق بھی جس کو اسی طرح تقسیم کرتے تھے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تقسیم کرتے تھے مگر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے عزیزوں کو نہ دیتے تھے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو دیا کرتے تھے البتہ عمر رضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے عزیزوں کو دیا کرتے تھے اور ان کے بعد جو خلیفہ ہوئے وہ بھی دیا کرتے تھے ۵۵ حضرت ابوبکر نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے عزیزوں کو اس واسطے نہ دیا کہ وہ اوس وقت میں غنی ہوں گے انکو حاجت نہ ہوگی جیسا آگے دوسری روایت
میں حضرت علی سے مروی ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایک حصہ خمس میں سے دیدیا تھا جب حضرت عمر نے ان کو
بلایا حصہ دینے کے لیے تو انہوں نے نہ لیا اور کہا ہم غنی ہیں عن جبیر بن مطعم قال لما كان يوم خيبر ووضع رسول الله
صلى الله عليه وسلم سهم ذي القربى في بني هاشم وبني المطلب وترك بني نوفل وبني عبد شمس فانطلقت
انا وعثمان بن عفان حتى اتينا النبي صلى الله عليه وسلم فقلنا يا رسول الله هؤلاء بنو هاشم لا ننكر
فضلهم للموضع الذي وضعك الله به منهم فما بال اخواننا بني المطلب اعطيتهم ونحن كنا وقرابتنا
واحدة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انا وبنو المطلب لا نفترق في جاهلية ولا اسلام انما نحن
وهم شيء واحد وشبك بين اصابعه ترجمہ جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ جب خیبر کی جنگ ہو چکی تو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت میں سے ذوی القربے کا حصہ بنی ہاشم اور بنی المطلب میں تقسیم کیا اور بنی نوفل اور بنی عبد شمس
کو چھوڑ دیا تو میں اور عثمان بن عفان ملکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ البتہ بنی ہاشم
کی تو فضیلت کا ہم انکار نہیں کرتے کیونکہ اللہ جل جلالہ نے آپکو ان میں سے بنایا لیکن بنی المطلب ہماری بھائیوں کا کیا
حال ہے آپنے انکو دیا اور ہم کو نہ دیا حالانکہ ہماری بھی قرابت ایک ہی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم اور بنی
المطلب کبھی جدا نہیں ہوئے نہ جاہلیت میں نہ اسلام میں اور ہم وہ ایک ہیں اور اوسنے انگلیوں کو ایک ہاتھ کے دوسرے ہاتھ کے
انگلیوں میں ڈالا ۵۵ یہ ہے جو فرمایا ہم اور بنی مطلب ایک ہیں جدا نہیں ہوئے جاہلیت میں نہ اسلام میں قصہ اسکا یہ ہے کہ قریش اور
بنی کنانہ نے حلف کیا تھا بنی ہاشم اور بنی مطلب کے جدا کر دینے پر کہ نہ اون سے نکاح کرینگے نہ خرید و فروخت کرینگے جبتک وہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے سپرد نہ کریں اور اوس عہد نامہ کو محصب میں لٹکا دیا اللہ جل جلالہ کی قدرت سے دیمک اوسکو سب چاٹ گئی
اور کفار مغلوب ہوئے عن السدي في ذي القربى قال هم بنو عبد المطلب ترجمہ اسمٰعیل بن عبد الرحمن سدی سے روایت ہے
انہوں نے کہا کلام اللہ میں ذی القربے سے مراد عبد المطلب کے اولاد ہے عن يزيد بن هرمز ان نجدة الحروري كتب الى ابن عباس في قتله

ابن الزبیر ارسل الی ابن عباس یسالہ عن سہم ذی القربی ویقول لمن تراہ قال ابن عباس لقربی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قسمہ لہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد کان عمر عرض علینا من ذالک
عرضا دیناہ دون حقنا فرددناہ علیہ وابینا ان نقبلہ ترجمہ یزید بن ہرمز روایت ہے کہ نجدۃ حروری
خارجیوں کے نے جب حج کیا جب عبداللہ بن زبیر کی شہادت ہوئی (حجاج بن یوسف چڑھ کر آیا تھا مکے میں)
ایک شخص کو اوس نے بھیجا عبداللہ بن عباس پاس ذی القربے کا حصہ پہنچنے کو (جو اس آیت میں مذکور ہے واعلموا انما غنمتم
من شئ فان للہ خمسہ وللرسول ولذی القربے الآیۃ) ابن عباس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غرض ہمارے ہمین
اوسکو دیدیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حضرت عمر نے پیش کیا تھا ہمکو اوسمین سے کچھ مگر ہم نے اوسکو اپنی
حق سے کم پایا اسواسطے پھیر دیا اور نہ لیا اوسکو **ف** حضرت عمر نے مثل اور مسلمانون کے ہمکو دیا ہوگا اور وہ جنس
کی پانچوین حصہ کے مستحق تھے اسواسطے انہون نے پھیر دیا **عن** عبدالرحمن بن ابی لیلی قال سمعت علیا یقول والذی
نفسی بیدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس الخمس فوضعتہ مواضعہ حیاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم وحیاۃ ابی بکر وحیاۃ عمر فاتانی بمال فدعانی فقال خذہ فقلت لا اریدہ قال خذہ فانتم احق
بہ قلت قد استغنینا عنہ فجعلہ فی بیت المال ترجمہ عبدالرحمن بن ابی لیلے سے روایت ہے مین نے حضرت
امیرالمؤمنین علی رض سے سنا فرماتے تھے ولایت مین دیا میرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خمس کے خمس کو تو مین اوسکو
صرف کرتا رہا اپنے مقامون مین جبتک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ رہے اور ابوبکر اور عمر زندہ رہے پھر عمر پاس
ایکبار مال آیا اونہون نے مجھے بلایا اور کہا اسکو لیلو مین نے کہا نہین مین نہین چاہتا اونہون نے کہا لو تم اسکے حقدار
ہو مین نے کہا ہم کو اسکی حاجت نہین پھر حضرت عمر نے وہ مال کو بیت المال مین کہدیا (جب اونکو احتیاج نہ تھے)
عن علی علیہ السلام یقول اجتمعت انا والعباس وفاطمۃ وزید بن حارثۃ عند النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فقلت یا رسول اللہ ان رایت ان تولینی حقنا من ہذا الخمس فی کتاب اللہ فاقسمہ حیاتک
کیلا ینازعنی احد بعدک فافعل قال ففعل ذلک قال فقسمتہ حیاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ثم ولانیہ ابوبکر رضی اللہ عنہ حتی اذا کانت اخر سنۃ من سنی عمر رضی اللہ عنہ فانہ اتانا مال
کثیر فعزل حقنا ثم ارسل الی فقلت بنا عنہ العام غنی وبالمسلمین الیہ حاجۃ فاردد علیہم فردہ
علیہم ثم لم یدع الی احد بعد عمر فلقیت العباس بعد ما خرجت من عند عمر فقال یا علی حرمتنا
الغداۃ شیئا لا یرد علینا ابدا وکان رجلا داھیا ترجمہ عبدالرحمن بن ابی لیلے سے روایت ہے مین نے
حضرت علی رض سے سنا کہتے تھے مین اور عباس اور فاطمہ اور زید بن حارثہ جمع ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
مین نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر آپ مناسب جانیے تو حق ہمارا خمس مین سے اللہ کی کتاب کے موافق وہ ہمارے اختیار

مین اید بھیجیا پھر زندگی مین تا کہ پھر کوئی آپ کے بعد مجھ سے جھگڑا نہ کرے آپ نے ایسا ہی کیا مین اوسکو تقسیم کیا جبتک
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ رہے پھر ابوبکر نے مجھے اوسکا اختیار دیا یہانتک کہ جب حضرت عمر کی خلافت کا آخری سال
تہا اون کے پاس بہت سا مال آیا اونہون نے اوسمین سے ہمارا حق نکالا اور مجھکو بلا بھیجا مین نے کہا اب کے سال ہم کو مال کی حاجت
نہین اور مسلمان اوسکی حاجت رکہتے ہین آپ اون کو دیدیجیے حضرت عمر نے اونکو دیدیا پھر عمر کے بعد کسی نے مجھکو نہ بلایا اوس مال
کیواسطے (یعنی خمس الخمس دینے کیلیے) پھر مین عباس سے ملا جب عمر کے پاس سے آیا اونہون نے کہا ای علی تم نے ہم کو آجکے دن سے
محروم کیا اب کبھی بہی حصہ ہم کو نہ ملیگا اور عباس بہت عقلمند آدمی تہے ف تجربہ کار اونہون نے زمانے کی حالت دیکہکر کہا
کہ مال کا دینا لوگون پر خصوصًا دنیا دارون پر بہت شاق ہوتا ہے ذرا سا بہی حیلہ بہانے سے تو وہ نہین دیتے سب لوگ عمر کے پیچہے ہو
ہون گے جو تم کو بلایا کرین اور دین ایسا ہی ہوا ف عن عبد المطلب بن ربیعة بن الحرث بن عبد المطلب ان اباہ
ربیعة بن الحرث وعباس بن عبد المطلب قالا لعبد المطلب بن ربیعة والفضل بن عباس ائتیا رسول الله
صلی الله علیه وسلم فقولا له یا رسول الله قد بلغنا من السن ما ترے ولحبنا ان تزوج وانت یا رسول الله ابر الناس
واوصلهم ولیس عندابوینا ما یصدقان عنا فاستعملنا یا رسول الله علی الصدقات فنؤدی الیك ما یؤدی
العمال ولنصب ما کان فیها من فوق قال فاتی علی بن ابیطالب وهن علی تلك الحال فقال لنا ان رسول الله
صلی الله علیه وسلم قال لا والله لا نستعمل منکم احدا علی الصدقة فقال لربیعة هذا من امرك قد ذللت
صهر رسول الله صلی الله علیه وسلم فلم تحسد لك علیه فالقی علی رداءه ثم اضطجع علیه فقال انا ابو حسن القرم
والله لا اریم حتی یرجع الیکما ابناکما بحوائجکما بعثتما بها الی النبی صلی الله علیه وسلم قال عبد المطلب
فانطلقت انا والفضل الی باب حجرة النبی صلی الله علیه وسلم حتی نوافق صلاة الظهر قد قامت فصلینا
مع الناس ثم اسرعت انا والفضل الی باب حجرة النبی صلی الله علیه وسلم وهو یومئذ عند زینب بنت
جحش فقمنا بالباب حتی اتی رسول الله صلی الله علیه وسلم فاخذ باذنی واذن الفضل ثم قال اخرجا ما تقرّان
ثم دخل فاذن لی وللفضل فدخلنا فقوّم کلمنا الکلام قلیلا کلمته او کلمه الفضل قد شك فی
ذلك عبد الله قال کلمه بالامر الذی امر به ابوانا فسکت رسول الله صلی الله علیه وسلم ساعة ورفع بصره
قبل سقف البیت حتی طال علینا انه لا یرجع الینا شیئا حتی رأینا زینب تلمع من وراء الحجاب بیدها تاتمرنا
ان لا تعجلا وان رسول الله صلی الله علیه وسلم فی امرنا ثم خفض رسول الله صلی الله علیه وسلم راسه
فقال لنا ان هذه الصدقة انما هی اوساخ الناس وانها لا تحل لمحمد ولا لآل محمد ادعوا لی نوفل بن
الحرث فدعی له نوفل بن الحرث فقال یا نوفل انکح عبد المطلب ابنتك نوفل ثم قال النبی صلی الله علیه و
سلم ادعوا لی محمیة بن جزء وهو رجل من بنی زبید کان علی عمل رسول الله صلی الله علیه وسلم استعمله علی الاخماس

فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لمحمية انكح الفضل فانكحه ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
فرقا صدق عنهما من الخمس كذا وكذا لم يسمه لي عبد الله بن الحرث ترجمہ عبد المطلب بن ربیعہ بن حارث سے
روایت ہے کہ اون کے باپ ربیعہ بن الحارث نے اور عباس بن عبد المطلب نے اون کو اور فضل بن عباس کو کہا جاؤ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم پاس اور عرض کرو آپ سے یا رسول اللہ اب ہمارا جوبن ہو گیا ہے اور سکو آپ جانتے ہین (یعنی ہم بڑی شادی
کی لائق ہو گئے ہین) اور ہم چاہتے ہین کہ نکاح کرین اور آپ یا رسول اللہ سب آدمیونسے زیادہ نیکی پہونچانے والے ہین اور سب سے
زیادہ دنانے والون کے ساتھ سلوک کرنیوالے ہین اور ہمارے باپون کے پاس مہر دینے کیواسطے کچھ نہین ہے تو آپ ہم کو حاصل
کر دیجیے صدقات وصول کرنے پر + ہم آپ کو وہی دیا کرینگے جو اور عامل دیا کرتے ہین اور جو فائدہ حاصل ہوگا وہ ہم پاوین
گے عبد المطلب نے کہا ہم بھی گفتگو کر رہے تھے کہ علی بن ابی طالب آئے اونہون نے کہا کہ قسم خدا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم تم مین سے کسی کو صدقے کا عامل نہ کرین گے (کیونکہ آپ کی عادت شریف یہ تھی جو کسی کام کو سوال کرتا وہ کام اوسکو نہ دیتے)
ربیعہ نے کہا یہ تم حسد سے کہتے ہو تم تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد بن گئے اور ہم نے تمپر کچھ حسد نہین کیا اس بات پر
علی رض نے یہ سنکر اپنی چادر بچھائی اور اوسپر لیٹے پھر کہا مین ابو الحسن ہون عقل مین سب سے زیادہ ہون (جیسے بڑا اونٹ اونٹون
مین ہوتا ہے) قسم خدا کی مین یہین سے نہونگا جب تک تمہاری بیٹی اوس کام سے ناامید ہو کر نہ آوین جسکام کے لیے تم اون کو بھیجتے
ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس عبد المطلب نے کہا مین اور فضل بن عباس دونو گئے جب ہم پہونچے تو ظہر کی نماز کی تکبیر
ہوئی ہم نے نماز پڑہی لوگون کے ساتھ پھر مین اور فضل جلدی کر کے چلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجری کے دروازے
کیطرف آپ اوسدن زینب بنت جحش پاس تھے ہم دروازے پر کہڑے ہوئے یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگئے
آپ نے میرا اور فضل کا کان پکڑا (پیار سے) بعد اوسکے کہا جو تمہارے دل مین ہے کہو بعد اوسکے آپ گہر مین چلے گئے اور ہم کو
دونون کو اجازت دی اندر آنے کی ہم اندر گئے اور ہم مین سے ہر ایک نے دوسرے کو کہنے کے لیے کہا پھر مین نے کہا یا فضل نے
(اسمین عبد الصمد کو شک ہے جو راوی ہے اسحدیث کا) وہی کہا جو ہمارے باپون نے حکم کیا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سنکر
ایک گہڑی تک چپ ہو رہے اور اپنی نگاہ اوٹھا کر چھت کیطرف دیکھا بڑی دیر تک یہانتک کہ ہم سمجھے آپ کچھ جواب نہین گے
اور ہم نے زینب کو دیکھا وہ اشارہ کر رہی تھین پردے کی آڑ سے اپنے ہاتھ سے کہ جلدی نہ کرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے مطلب
کی فکر مین ہین بعد اوسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سر کو نیچے کیا اور فرمایا یہ صدقہ میل ہے لوگونکا (یعنی میل ہے مالونکا)
اور وہ درست نہین ہے محمد کے لیے نہ محمد کی آل کے واسطے (یعنی بنی ہاشم کے واسطے) بلاؤ نوفل بن حارث کو وہ بلائے گئے آپ نے
اون سے فرمایا تم نکاح کر دو اپنی بیٹی کا عبد المطلب سے تو نوفل نے میرے ساتھ نکاح کر دیا پھر فرمایا آپ نے بلاؤ محمیہ بن جزء کو اور وہ
ایک شخص تہا بنی زبید مین سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو عامل کیا تہا خمس وصول کرنے پر آپ نے اوس سے فرمایا
تم نکاح کر دو فضل کا اوس نے میرا نکاح کر دیا بعد اوسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھڑا ہو اور مہر ادا کر دے اوسنے دونون کیطرف

ہوتی ہے اس بنا پر وہ کہتا ہے کہ عبد اللہ بن الحارث نے مجھ سے بیان نہیں کیا لہذا یہ حدیث
بنی ہاشم اور ان کے موالی کے لیے درست نہیں ہے اور ایک روایت ابو حنیفہ سے یہ ہے کہ اس زمانے میں صدقہ لینا بنی ہاشم کو
اور یہ اس لیے کہ یہ لوگ خمس میں سے اپنے حق ادا کرنے کے لیے معین ہیں بتا اب نہیں بتاتا ابو یوسف نے کہا کہ بنی ہاشم کو بنی ہاشم کی زکوٰۃ لینا درست
ہے اس لیے کہ یہ لوگ خمس میں سے اپنے حق ادا کرنے کے لیے معین ہیں بتا اب نہیں بتاتا ابو یوسف نے کہا کہ بنی ہاشم کو بنی ہاشم کی زکوٰۃ لینا درست

عن علی بن ابی طالب قال کانت لی شارف من نصیبی من المغنم یوم بدر وکان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اعطانی شارفا من الخمس یومئذ فلما اردت ان ابتنی بفاطمۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم واعدت رجلا صواغا من بنی قینقاع ان یرتحل معی فنأتی باذخر اردت ان ابیعہ من
الصواغین فاستعین بہ فی ولیمۃ عرسی فبینا انا اجمع لشارفی متاعا من الاقتاب والغرائر والحبال
وشارفای مناخان الی جنب حجرۃ رجل من الانصار اقبلت حین جمعت ما جمعت فاذا بشارفی
قد اجتبت اسنمتهما وبقرت خواصرهما واخذ من اکبادهما فلم املک عینی حین رایت ذلک
المنظر فقلت من فعل هذا قالوا فعله حمزۃ بن عبد المطلب وهو فی هذا البیت فی شرب من الانصار
غنته قینۃ واصحابہ فقالت فی غنائها + الا یا حمز للشرف النواء ۞ فوثب الی السیف فاجتب اسنمتهما
وبقر خواصرهما واخذ من اکبادهما قال علی فانطلقت حتی ادخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وعندہ زید بن حارثۃ قال فعرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذی لقیت فقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم مالک قال قلت یا رسول اللہ ما رایت کالیوم عدا حمزۃ علی ناقتی فاجتب اسنمتهما وبقر
خواصرهما وها هو ذا فی بیت معه شرب فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بردائه فارتداه ثم انطلق یمشی
واتبعته انا وزید بن حارثۃ حتی جاء البیت الذی فیه حمزۃ فاستاذن فاذن له فاذا هم شرب
فطفق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلوم حمزۃ فیما فعل فاذا حمزۃ ثمل محمرۃ عیناه فنظر حمزۃ الی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ثم صعد النظر فنظر الی رکبتیه ثم صعد النظر فنظر الی سرته ثم صعد النظر فنظر الی وجهه قال
حمزۃ وهل انتم الا عبید لابی فعرف رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم انه ثمل فنکص رسول اللہ صلی اللہ علیه
وسلم علی عقبیه القهقری فخرج وخرجنا معه ۞ ترجمہ حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
میرے پاس ایک اونٹنی تھی بہت عمدہ والی میرے حصے کی جو ملا تھا غنیمت سے دن بدر کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک
اور اونٹنی بہت عمدہ والی دسدن خمس میں سے مجھ دی تھی جب میں نے قصد کیا کہ ہم صحبت ہوں ساتھ فاطمہ دختر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی صاحبزادی کے تو میں نے وعدہ کیا ایک سنار سے جو بنی قینقاع میں سے تھا کہ میرے ساتھ چلے اور ہم دونوں ملکر اذخر
(ایک گھاس ہے خوشبودار) لائیں اور اسکو سناروں کے ہاتھ بیچکر میں اپنے نکاح کا ولیمہ کروں تو اسی خیال میں میں اپنی اونٹنیوں
کیلئے سامان اکٹھا کر رہا تھا جیسے پالان اور گھاس کے ٹوکرے اور رسیاں اور میری دونوں اونٹنیاں ایک مرد انصاری کے گھر کے

پہلو میں چھپی ہوئی تھیں تو میں سامان کشتہ کرکے جب لوٹ کر آیا تو اپنی دونو اونٹنیوں کو دیکھا اون کے کوہان کٹی ہوئی تھیں
اور کوکھیں چھپی ہوئے تھیں اور جگر اون کے کسی نے نکال لیے تھے میں جب میں نے یہ حال اپنی اونٹنیوں کا دیکھا تو مجھ سے دیکھا نہ گیا اور میں نے
کہا یہ کس نے کیا ہے انہوں نے کہا حمزہ بن عبد المطلب نے اور وہ اس گھر میں ہیں چند انصاریوں کے ساتھ جو شراب پی کر
ہیں ایک گانے والی ہے اون کے ساتھ اور اون کے ساتھیوں کے سامنے یوں گاتی ہے الا یا حمز للشرف النواھد وھن معقلات بالفناء
فرح اکبادا تبکی اللبات منھا ۔ وضرجھن حمزۃ بالدماء ۔ وعجل من اطاعھا بالشراب ۔ قدیدا من طبیخ او شواء ۔ یعنی ای حمزہ
اوٹھ اور موٹی موٹی اونٹنیاں جو بندھی ہوئی ہیں میدان میں رکھی ہیں جن کے جگر ہیں کہ ان کے حلق پر اور خون کردے انکو ای حمزہ
اور جلدی تیار کر ان کے پاکیزہ ٹکڑوں سے یعنی کوہان اور جگر سے پکا ہوا یا بھنا ہوا گوشت شراب پینے والوں کے لیے فقط
حمزہ یہ سنکر فوراً اوٹھا اور تلوار لیکر اون کی کوہانوں کو کاٹ ڈالا اور اون کے کمروں کو پھاڑ ڈالا اور کلیجہ نکال لیا حضرت علیہ
نے کہا میں چلا یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا اور آپ کے پاس زید بن حارثہ بیٹھے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے مجھکو دیکھکر پہچان لیا (چہرہ کو دیکھکر پہچان لیا کہ کچھ بات ہے) میرا رنج ہوا ہے آپ نے فرمایا کیا ہوا تجھکو میں نے کہا
یا رسول اللہ میں نے آج کے دن کا سا کبھی نہیں دیکھا حمزہ نے میری اونٹنیوں پر ظلم کیا اور کے کوہان کاٹ ڈالی اون کے
پیٹ پھاڑ ڈالے اور وہ یہاں ایک گھر میں بیٹھے ہوئے ہیں شراب پیئے ہوئے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی چادر
منگوائی اور اوسکو اوڑھکر چلے میں بھی اون کے پیچھے چلا اور زید بن حارثہ بھی یہانتک کہ اوس گھر میں پہونچے جہاں حمزہ تھے
آپنے اذن چاہا تو اذن دیا گیا جب اندر گئے تو دیکھا سب شراب پیئے ہوئے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حمزہ کو ملامت کرنی
لگے اس کام پر دیکھا تو حمزہ نشے میں ہیں اون کی آنکھیں سرخ ہیں حمزہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طرف دیکھا
پھر تیوری نظر بلند کی تو آپ کے گھٹنوں کو دیکھا پھر تھوڑے سے نظر بلند کی اور آپ کے ناف کو دیکھا پھر تھوڑی نظر بلند کی اور آپ
کے چہرہ مبارک کو دیکھا بعد اسکے حمزہ نے کہا تم تو میری باپ کے غلام ہو فقط حمزہ عبد المطلب کے بیٹے تھے جو رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کی جد امجد تھے اور حضرت علی کی بھی جد امجد تھے اور زید بن حارثہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے غلام
تھے حمزہ نے نشے کی حالت میں ان تینوں کو اپنے باپ کا غلام کہا اوسوقت تک شراب حرام نہ ہوئی تھی عرب کے محاورے میں داخل
تھی کہ جو میں اپنے سے کمتر ہو تو ہر ایک اپنے دادا کا غلام ہو سکتا ہے ایک حدیث میں ہے امتی مثل الغیث لا یدری اولہ خیر
او اخرہ تب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پہچانا کہ حمزہ نشے میں مست ہیں آپ الٹے پاؤں وہاں سے پھرے اور نکلے ہم بھی آپ کے ساتھ نکل کر پھرے ہوئے

خرج الفضل بن الحسن الضمری ان ام المؤمنین میمونۃ بنت الحارث زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخبرتہ عن احدا
ھما انھا قالت صار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبیا فذھبت انا واختی فاطمۃ بنت الحارث رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فشکونا الیہ ما نحن فیہ وسالناہ ان یامر لنا بشیء من السبی فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سبقکن یتامی بدر ولکن سأدل لکن علی ما ھو خیر لکن من ذلک تکبرن اللہ عشرا کل صلاۃ

ثلاثا وثلاثين تكبيرة وثلاثين تسبيحة ثلاثا وثلثين تحميدة ولا اله الا الله وحده لا شريك
له له الملك وله الحمد وهو على كل شئ قدير قال عياش وهما ابنتا عم النبي صلى الله عليه وسلم ترجمہ
فضل بن حسن ضمری سے روایت ہے کہ ام حکم یا ضباعہ جو زبیر بن عبد المطلب کے بیٹیان تہین ان مین سے کسی ایک نے کہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس قیدی آئے تو مین اور میری بہن اور حضرت فاطمہ زہرا صاحبزادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
آپ پاس گئین اور شکوہ کیا اپنے حال کا یعنی بسبب مفلسی کے کوئی غلام لونڈی میسر نہین ہے سب کام اپنے ہاتھ سے کرنا پڑتا ہے
اور آپ سے چاہا کہ کوئی قیدی ہمکو دلاوین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے مستحق ہین ان کی وہ لڑکیان جنکے
باپ بدر کے روز شہید ہوئے (یعنی تم سے پہلے اونہون نے آکر قیدیون کی درخواست کی اور اون کو لیا) لیکن مین تم کو بتاتا
ہون وہ بات جو اس سے بہتر ہے تمہارے لیے اللہ اکبر کہو ہر نماز کے بعد تینتیس بار اور سبحان اللہ کہو تینتیس بار اور الحمد للہ کہو
تینتیس بار اور لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شئ قدیر ایک بار سو مین مرتبہ مین عیاش نے
کہا یہ ضباعہ اور ام حکم دونو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کی بیٹیان تہین ف زبیر کی جو عبد المطلب کے بیٹے تھے
علمائے کہا ہے کہ اس عمل کا تجربہ ہو چکا ہے جسکے پاس نوکر یا غلام نہ ہو اور اوسکے ہاتھ سے سب کام اپنے نہ ہو سکتے ہون تو وہ
ہر نماز کے بعد یہی کلمات کہا کرے اللہ تعالے اوسکے اعضا مین قوت دیگا اور وہ اپنے کام آپ کریگا عن ابن عبید قال قال علی
رضی اللہ عنہ الا احدثك عني وعن فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم وكانت من احب اهله اليه قلت
بلى قال انها جرت بالرحى حتى اثر في يدها واستقت بالقربة حتى اثرت في نحرها وكنست البيت حتى اغبرت
ثيابها فاتى النبي صلى الله عليه وسلم خدم فقلت لو اتيت اباك فسالته خادما فاتته فوجدت عنده
حداثا فرجعت فاتاها من الغد فقال ما كان حاجتك فسكتت فقلت انا احدثك يا رسول الله جرت
بالرحى حتى اثرت في يدها وحملت بالقربة حتى اثرت في نحرها فلما ان جاءك الخدم امرتها ان تاتيك
فتستخدمك خادما يقيها حرما هي فيه قال اتقي الله يا فاطمة وادي فريضة ربك واعملي عمل اهلك
فاذا اخذت مضجعك فسبحي ثلاثا وثلاثا واحمدي ثلاثا وثلاثين وكبري اربعا وثلاثين فتلك مائة
فهي خير لك من خادم قالت رضيت عن الله عز وجل وعن رسوله صلى الله عليه وسلم ترجمہ ابن عبد
روایت ہے حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب نے مجھسے فرمایا کیا مین حدیث نہ بیان کرون تجھسے اپنی اور فاطمہ زہرا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والون مین اونکو سب سے زیادہ محبوب تھین لیے
حضرت فاطمہ زہرا کے برابر آپ کسیکو نہین چاہتے تھے) مین نے کہا کیون نہین فرمایی حضرت علی نے کہا فاطمہ زہرا نے
چکی چلتے چلتے ہاتھ مین گٹے پڑ گئے تھے اور پانی بھر بھر مشک مین لیتے لیتے سینے مین درد ہونے لگا اور
جھاڑو دیتے دیتے گھر مین یہانتک کہ اون کے کپڑے خاک آلود ہو گئے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس غلام لونڈیون آئی تو مین نے

کہا کاش تم اپنے باپ پاس جاتین اور آپسے ایک خادم مانگتین وہ گئین تو دیکھا آپ پاس کئی آدمی بیٹھے باتین کر رہے ہین
تو لوٹ آئین پھر دوسرے دن گئین تب آپنے پوچھا کیا کام ہے وہ چپ ہوگئین مین نے کہا یا رسول اللہ مین عرض کرتا ہون
انہون نے چکی پیسی یہانتک کہ ان کے ہاتھون مین نشان ہوگیا اور مشک اٹھائی یہانتک کہ سینے مین درد ہونے لگا اب آپ پاس
خادم آئے ہین تو مین نے ان سے کہا کہ آپ پاس جاوین اور ایک خادم آپسے مانگ لاوین جو ان کو محنت سے بچالے آپ نے
فرمایا ای فاطمہ خدا سے ڈر اور اپنی پروردگار کا حکم بجالا اور اپنی گھر کا کام کیا کر جب تو سونے لگے تو تینتیس بار سبحان اللہ
کہہ اور تینتیس بار الحمد للہ کہہ اور چونتیس بار اللہ اکبر کہہ سب سو بار ہوئی یہ تیری واسطے خادم سے بہتر ہے حضرت فاطمہ بولین
مین خوش ہون اللہ سے اور اوسکے رسول سے ف شاید اسی مین کچھ مصلحت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کو
دنیا مین تکلیف رہے اور مصیبت تاکہ آخرت مین درجہ اونکا زیادہ ہو عن علی بن الحسین بھذہ القصۃ قال ولم
یخدم فاطمۃ احدا امام زین العابدین سے بھی یہ حدیث منقول ہے اوسمین یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کو خادم نہ دیا
عن عنبسۃ بن عبد الواحد القرشی قال ابو جعفر یعنی ابن عیسی کنا نقول انہ من الابدال قبل ان
نسمع ان الابدال من الموالی قال حدثنی الدخیل بن ایاس بن نوح بن مجاعۃ عن ھلال بن سراج بن مجاعۃ
عن ابیہ عن جدہ مجاعۃ انہ اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یطلب دیۃ لاخیہ قتلتہ بنو سدوس من بنی
ذھل فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو کنت جاعلا المشرک دیۃ جعلت لاخیک ولکن ساعطیک منہ
عقبی فکتب لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمائۃ من الابل من اول خمس یخرج من مشرکی بنی ذھل فاخذ
طائفۃ منھا واسلمت بنو ذھل فطلبھا بعد مجاعۃ الی ابی بکر واتاہ بکتاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فکتب لہ ابو بکر باثنی عشر الف صاع من صدقۃ الیمامۃ او اربعۃ الاف شعیر او اربعۃ الاف تمر وکان
فی کتاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم لمجاعۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم ھذا کتاب من محمد النبی لمجاعۃ
بن مرارۃ من بنی سلمی انی اعطیتہ مائۃ من الابل من اول خمس یخرج من مشرکی بنی ذھل عقبۃ من
اخیہ ترجمہ عنبسہ بن عبد الواحد سے روایت ہے (ابو جعفر یعنی محمد بن عیسی نے کہا کرتی تھے کہ عنبسہ ابدال مین سے ہین بوجہ
عبادت اور زہد عنبسہ کے) پہلے اس سے کہ سنین ہم کہ ابدال موالی مین سے ہوتے ہین) انہون نے سنا دخیل بن ایاس سے
انہون نے ہلال بن سراج سے انہون نے اپنے باپ سے انہون نے اوسکے دادا مجاعہ سے روایت کی وہ آئے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پاس اپنے بھائی کی دیت مانگنے کو جسکو مار ڈالا تھا بنی سدوس نے جو بنی ذہل مین سے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا اگر مین کسی مشرک کو دیت دلاتا تو تیری بھائی کی دیت دلاتا لیکن مین اوسکا بدلہ مجھ دلائے دیتا ہون پھر آپنے اوسکو
واسطے سو اونٹ لکھدیے اول خمس مین سے جو حاصل ہو بنی ذہل کے مشرکین سے پھر مجاعہ کو اون اونٹون مین سے کچھ اونٹ ملے بعد اوسکے
بنو ذہل مسلمان ہوگئے اور مجاعہ نے اپنی باقی اونٹون کو ابو بکر صدیق سے جب وہ خلیفہ ہوئے طلب کیا اور انکی پاس رسول اللہ

ف ای فقر اکثر ابن

صلی اللہ علیہ وسلم کی کتاب لیکر آئے ابوبکر نے مجاعہ کو بارہ ہزار صاع خرما مہ کے صدقہ میں سے دلائی چار ہزار صاع گیہون
اور چار ہزار جو کے اور چار ہزار گھی کے کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کتاب مجاعہ کو لکھدی تھی اوسکا یہ مضمون

تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم ھذا کتاب من محمد النبی صلی اللہ علیہ وسلم لمجاعۃ بن مرارۃ من بنی سلمی انی
اعطیتہ مائۃ من الابل من اول خمس یخرج من مشرکی بنی ذھل عقبۃ من لخمیہ یعنی شروع کرتا ہون میں
اللہ کے نام سے جو بڑا رحم کرنیوالا ہی بہت مہربان یہ کتاب ہی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے مجاعہ بن مرارہ
کے لیے جو بنی سلمی میں سے ہے میں نے اوسکو سو اونٹ دیے اول خمس میں سے جو حاصل ہو بنی ذہل کے مشرکون سے یہ بدلہ ہے
اوسکے بہائیکا جو مارا گیا ہے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مشرک کی کوئی دیت نہیں ہی جسکو مارا جاوے کافرون
کے ہاتھ سے یا مسلمانون کے ہاتھ سے مگر جو مشرک ذمی ہو یعنے دارالاسلام میں رہتا ہو اور اوس سے جزیہ لیا جاتا ہو اوسکو
اگر کافر مار ڈالے تو قصاص ہوگا یا دیت اور جو مسلمان مار ڈالے تو دیت دینا ہوگا اور بعضون کے نزدیک قصاص واجب
ہوگا باب ماجاء فی سھم الصفی صفی کا بیان (جو رسول اللہ صلعم غنیمت میں سے کوئی چیز پسند کرکے لے لیتے
عن عامر الشعبی قال کان للنبی صلی اللہ علیہ وسلم سھم یدعی الصفی ان شاء عبدا وان شاء امۃ وان
شاء فرسا یختارہ قبل الخمس ترجمہ عامر شعبی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک حصہ مقرر تھا جسکو
صفی کہتے تھے آپ چاہتے تو غلام یا لونڈی یا گھوڑا پسند کرکے نکال لیتے مال غنیمت میں سے خمس سے پہلے عن ابن
عون سالت محمدا عن سھم النبی صلی اللہ علیہ وسلم والصفی قال کان یضرب لہ بسھم مع المسلمین وان
لم یشھد والصفی یاخذ لہ راس من الخمس قبل کل شئ ترجمہ ابن عون سے روایت ہی میں نے محمد سے پوچھا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حصے کو اور صفی کو انہون نے کہا آپکا بھی ایک حصہ لگایا جاتا اگرچہ آپ
اوس لڑائی میں شریک نہ ہون اور صفی آپکے لیے لیا جاتا خمس میں سے سب سے پہلے ف اس سے معلوم ہوا کہ صفی خمس
میں سے ہوتا ہی اور اور حدیثون سے معلوم ہوتا ہی کہ خمس نکالنے سے پہلے لیا جاتا اور وہی صحیح ہی عن قتادۃ قال کان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا غزا کان لہ سھم صافیا خذہ من حیث شاء فکانت صفیۃ من
ذلک السھم کان اذا لم یغز بنفسہ ضرب لہ بسھمہ ولم یخیر ترجمہ قتادہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جب خود لڑائی میں شریک ہوتے تو ایک حصہ جہانسے چاہتے لیتے صفیہ جو جنگ خیبر میں آپکو ملیں اوسی حصے
میں آئیں اور جب آپ خود لڑائی میں شریک نہ ہوتے تو ایک حصہ آپکے لیے لگایا جاتا مگر آپ کو اختیار نہ ہوتا کہ جو چاہیں چھانٹ
کر لیوین عن عائشۃ قالت کانت صفیۃ من الصفی حضرت عائشہ نے کہا صفیہ صفی میں سے تھیں عن انس ابن
مالک قال قدمنا خیبر فلما فتح اللہ تعالی الحصن ذکر لہ جمال صفیۃ بنت حیی وقد قتل زوجھا وکانت
عروسا فاصطفاھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لنفسہ فخرج بھا حتی بلغنا سد الصھبا حللت فبنی بھا

ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ہم آئے خیبر پر جب اللہ نے فتح کیا اوس قلعہ کو تو لوگوں نے صفیہ بنت حیی کی حسن و جمال کی بیان کیا اونکے خاوند مارا گیا تھا وہ دولہن تھیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کو چن لیا پھر واسطے اپنے اور اون کو لیکر نکلے یہانتک کہ پہنچے سد الصہبا میں بیان حلال ہونیں رہیں حیض سے فارغ ہوئیں تو حدیث اون کی پوری ہوگئی آپ نے اولے تحت کے ف صفیہ کا نام بعضوں نے کہا پہلے زینب تھا جب آپ نے اونکو چنا تو اون کا نام صفیہ ہوا عن انس بن مالک قال صارت صفیۃ لدحیۃ الکلبی ثم صارت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ انس بن مالک کی روایت ہے پہلے صفیہ دحیہ کلبی کے حصے میں آگئی تھیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حصے میں آئیں ف آپ نے اونکو دوسری عورت دیکر صفیہ کو اپنے واسطے لے لیا اسواسطے کہ وہ قریظہ اور نضیر کے سردار کی بیٹی تھیں عن انس قال وقع فی سہم دحیۃ جاریۃ جمیلۃ فاشتراھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسبعۃ اراس فدفعھا الی ام سلیم تصنعھا وتھیئھا ترجمہ انس سے روایت ہے کہ دحیہ کلبی کے حصے میں ایک لونڈی حسینہ آئی رصفیہ ہم آپ نے اوسکو خرید لیا دحیہ سے سات سر دیکر پھر اوس نے لونڈی کو حوالے کیا ام سلیم کے تاکہ اوسکا بناؤ اور سنوار کر دی حماد نے کہا میں سمجھتا ہوں آپ نے فرمایا عدت کر کہ صفیہ بنت حیی ام سلیم کے گھر میں عن انس قال جمع السبی یعنی بخیبر فجاء دحیۃ فقال یا رسول اللہ اعطنی جاریۃ من السبی قال اذھب فخذ جاریۃ فاخذ صفیۃ بنت حیی فجاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا نبی اللہ اعطیت دحیۃ قال یعقوب صفیۃ بنت حیی سیدۃ قریظۃ والنضیر ما تصلح الا لک قال ادعوہ بھا فلما نظر الیھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لدحیۃ خذ جاریۃ من السبی غیرھا وان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعتقھا وتزوجھا ترجمہ انس سے روایت ہے جب جمع کیگئی خیبر میں تو دحیہ کلبی آیا اور بولا یا رسول اللہ ایک لونڈی مجھ دیجیو ان قیدیوں میں سے آپ نے فرمایا جا اور لیلے اون لونڈیوں میں سے صفیہ بنت حیی کو لے لیا تو ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور بولا یا رسول اللہ آپ نے دحیہ کو دیدیا صفیہ بنت حیی کو جو سردار ہے قریظہ اور نضیر کے یہودیوں کی وہ نہیں لائق ہے مگر آپ کے واسطے آپ نے فرمایا بلاؤ دحیہ کو پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کو آزاد کیا اور اون سے نکاح کیا ف شاید یہ معاملہ دحیہ کلبی کے سندی کے ساتھ ہوا ہو وے یہ کہ آپ نے اون کو ایک لونڈی لینے کی اجازت دی تھی عام لونڈیوں میں سے نہ یہ کہ جہانت سب سے بہتر ہو اوسکو لیوے تیسری یہ کہ صفیہ سردار تھیں اپنی قوم میں اونکا رہنا ایک نے صحابی پاس مناسب نہ تھا اون کو رشک ہوتا چوتھی یہ کہ اگر ایسی عورت دحیہ پاس رہتی تو وہ دحیہ کی عزت نہ کرتی آخر کار لڑائی ہوتی اور فساد ہوتا عن قرۃ قال سمعت یزید بن عبد اللہ قال کنا بالمربد فجاء رجل اشعث الراس ببدہ قطعۃ ادیم احمر فقلنا کانک من اھل البادیۃ فقال جئت قلنا وما ھذہ القطعۃ الادیم التی فی یدک فقال فیھا اسم محمد رسول اللہ الی بنی زہیر بن اقیش انکم ان شھدتم ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ

ف صفیہ کو دحیہ سے لینے اور اون کو آزاد کرنے کے بعد آپ نے اونسے نکاح کیا

اقام الصلاة وتيتم الزكوة واديتم الخمس من المغنم وسهم النبي صلى الله عليه وسلم وسهم الصفي انتم المؤمنون
وامان الله ورسوله فقلنا من كتب لك هذا الكتاب قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ زید بن عبد اللہ
روایت ہے ہم بدین قبیلہ ربیعہ کا نام ہے آیا ایک شخص آیا جسکی بال بکھری ہوئی تھے اور ہاتھ مین ایک مکرا لال چمڑہ کا لیے ہوئے
تھا ہم نے کہا شاید تو جنگل کا رہنے والا ہے بولا امان ہم نے کہا یہ مکرا چمڑہ کا ہم کو دی جو تیرے ہاتھ مین ہے اوس نے ہم کو دیا ہم
نے اوس مین جو لکھا تھا پڑھا اوس مین یہہ لکھا تھا محمد کیطرف سے جو اللہ کے رسول ہین بنی زہیر بن قیس کو معلوم ہو جبتک
تم گواہی دوگے اسبات کی کہ کوئی سچا معبود نہین ہے سوا اللہ کے اور محمد اللہ کے سچے ہوئے ہین اور قائم کروگے تم نماز کو اور
ادا کروگے تم زکوۃ کو اور ادا کروگے غنیمت کے مال مین سے پانچوین حصے کو (جو حق ہے اللہ اور رسول کا) اور ادا کروگے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ صفی یعنے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پسند کرلین مال غنیمت مین سے) تو تم کو امان ہوگی
اللہ کی امان اور اسکے رسول کے امان ہم نے پوچھا یہ کتابہ تجھکو کس نے لکھی بولا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے **ف** اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ صفی خمس کے سوا ہوتا ہے تو پہلے کل مال مین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار تھا جو چیز چاہین
پسند کرلین یہہ صفی ہے پھر پانچوان حصہ اللہ اور رسول اور یتامی وغیرہ کے لیے نکالا جاتا پھر غنیمت تقسیم ہوتی **باب** کیف
کان اخراج الیہود من المدینۃ یہود مدینے سے کیونکر نکالے گیے اوسکا بیان **عن** کعب بن مالک وکان احد الثلاثۃ
الذین تیب علیہم وکان کعب بن الاشرف یہجو النبی صلی اللہ علیہ وسلم ویحرض علی کفار قریش وکان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین قدم المدینۃ واہلہا اخلاط منہم المسلمون والمشرکون یعبدون
الاوثان والیہود وکانوا یوذون النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ فامر اللہ عز وجل نبیہ بالصبر
والعفو ففیہم انزل اللہ ولتسمعن من الذین اوتوا الکتاب من قبلکم الآیۃ فلما ابی کعب بن الاشرف
ان ینزع عن اذی النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم سعد بن معاذ ان یبعث رہطا
یقتلونہ فبعث محمد بن مسلمۃ وذکر قصۃ قتلہ فلما قتلوہ فزعت الیہود والمشرکون فغدوا علی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا طرق صاحبنا فقتل فذکر لہم النبی صلی اللہ علیہ وسلم الذی کان یقول
ودعاہم النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی ان یکتب بینہ وبینہم کتابا ینتہون الی ما فیہ فکتب النبی صلی اللہ
علیہ وسلم بینہ وبینہم وبین المسلمین عامۃ صحیفۃ ترجمہ کعب بن مالک سے روایت ہے اور وہ ان تین
شخصون مین ہے جنکا گناہ معاف ہوا تھا (غزوہ تبوک مین جو سنہ ۹ ہجری مین واقع ہوا) اور کعب بن اشرف (ایک یہودی
بڑا مالدار تھا) ہجو کیا کرتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور قریش کے کافرون کو آپ سے لڑانے کی ترغیب دیا کرتا تھا
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینے مین تشریف لائے تھے اوسوقت وہان سب قسم کے لوگ ملے جلے تھے بعض اون مسلمان تھے
بعض مشرکین جو بتون کو پوجتے تھے بعض یہود اور یہود بہت ستاتی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ کے اصحاب کو تو

اللہ جل جلالہ نے حکم کیا اپنے پیغمبر کو صبر کرنے کا اور درگزر کرنے کا اونکی ایذا دہی کے شان مین یہ آیت اتری ولتسمعن
من الذین اوتوا الکتاب من قبلکم ومن الذین اشرکوا اذی کثیرا یعنے تم سنوگے اون لوگون سے جو دیے گئے
کتاب (یہود و نصاریٰ) تم سے پہلے اور اون لوگون سے جو شرک کرتے ہین بہت مصیبت یعنے تم کو بُرا کہینگے اور ایذا پہونچاوینگے
(اگر تم صبر کرو اور ڈرو اللہ سے تو یہ بڑا کام ہے) تو جب کعب بن اشرف نے انکار کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایذا سے باز
رہنے سے آپ نے حکم کیا سعد بن معاذ کو کہ چند آدمی بھیجکر اوسکو قتل کراوین انہون نے محمد بن مسلمہ کو بھیجا اور بیان کیا قصہ اوسکے قتل
کا (جو اوپر گزر چکا) جب کعب بن الاشرف کو اون لوگون نے مارڈالا تو یہودی اور مشرکین سب ڈر گئے اور صبح کو رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کرنے لگے کہ یا اصاحب رات کو مارا گیا (یعنے کعب بن الاشرف) رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اون سے بیان کیا جو وہ کہا کرتا تہا (یعنے آپکے برائیان اور ہجو جو وہ کیا کرتا تہا) بعد اوسکے آپنے اون سے کہا
کہ اب ہماری اور تمھاری درمیان مین ایک عہدنامہ لکہا جاوے جسپر دونو فریق تمھم جاوین پھر آپ نے ایک کتاب لکہی درمیان
اون کے اور اپنے اور سب مسلمانون کے عموماً طور سے ف پھر اوسکے چند روز کے بعد سنہ ۷ ہجری مین جنگ خیبر ہوئے
جسمین یہودیون کی کمر ٹوٹ گئی بعد اوس کے حضرت عمر نے اپنی خلافت مین یہود کو خیبر سے نکال دیا وہ شام کو چلے گئے
اور جزیرہ عرب جو جب سے شاہی کے کافرون اور مشرکون سے بالکل صاف کر دیا گیا سب مسلمان ہی مسلمان رہ گئے عن
ابن عباس قال لما اصاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریشا یوم بدر وقدم المدینۃ جمع الیہود فی سوق
بنی قینقاع فقال یا معشر یہود اسلموا قبل ان یصیبکم مثل ما اصاب قریشا قالوا یا محمد لا یغرنک
من نفسک انک قتلت نفرا من قریش کانوا اغمارا لا یعرفون القتال انک لو قاتلتنا لعرفت
انا نحن الناس وانک لم تلق مثلنا فانزل اللہ عزوجل فی ذلک قل للذین کفروا ستغلبون قرأ حمزہ
الی قولہ فئۃ تقاتل فی سبیل اللہ بیدر واخری کافرۃ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے جب رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے قریش پر فتح حاصل کی جنگ بدر مین اور آپ مدینہ مین لوٹ کر آئے تو آپنے یہودیون کو اکٹہا کیا بنی قینقاع
کے بازار مین اور فرمایا اے گروہ یہودیون کے مسلمان ہو جاؤ قبل اسکے کہ تمھارا بھی وہی حال ہو جو قریش کا حال ہوا ہے انہون نے
کہا یا محمد تم اسبات پر مغرور نہ ہو کہ تم نے چند لوگون کو قریش کے قتل کیا جو ناتجربہ کار تھے لڑائی کے فن سے واقف نہ تھے اگر
ہم سے لڑتے تو البتہ تم کو معلوم ہوتا کہ ہم بھی کوئی آدمی ہین اور تم نے ہمارے مثل کسی کو نہ دیکھا ہوگا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت
اتاری قل للذین کفروا ستغلبون ف وتحشرون الی جہنم وبئس المہاد قد کان لکم آیۃ فی فئتین التقتا فئۃ تقاتل
فی سبیل اللہ واخری کافرۃ یرونہم مثلیہم رای العین واللہ یؤید بنصرہ من یشاء ان فی ذلک لعبرۃ لاولی الابصار یعنے
اے محمد کافرون سے کہ اب تم مغلوب ہونگے اور ہانکے جاؤگے دوزخ کو اور کیا بری تیاری ہے جو ابھی ہو چکا ہے تم کو ایک نمونہ
لڑائی مین جو بدر کی تہی ہین ایک فوج ہے جو لڑتی ہے اللہ کی راہ مین اور دوسری کافر ہے یہ اون کو دیکھتی ہین اپنے دو اوتنا صح

انلہون سے اور اللہ زور دیتا ہی اپنی مدد کا جسکو چاہی اسی مین خبردار ہو جاوین جنکو آنکہین مین رہتی کفار اصل آہین مین برابر
تھے مگر اللہ نے دو برابر کہا ہے تاکہ مسلمان گہبراوین نہین) عن محیصة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من
ظفرتم به من رجال یهود فاقتلوه فوثب محیصة علی شبیبة رجل من تجار یهود کان یلابسهم فقتله
وکان حویصة اذ ذاک لم یسلم وکان اسن من محیصة فلما قتله جعل حویصة یخبر به ویقول یا عدو
الله اما والله لرب شحم فی بطنک من ماله ترجمہ محیصہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہودیون
مین سے جس مرد کو تم پاؤ اوسکو مار ڈالو تو محیصہ نے حملہ کیا ایک شخص پر یہود کے سوداگرون مین سے جسکا نام شبیبہ تہا اور اوسکو
قتل کیا اوسوقت محیصہ یہودیون سے ملا جلا رہتا تہا جبتک حویصہ محیصہ کا بہائی مسلمان نہین ہوا تہا اور وہ اسوقت تک
توجب محیصہ نے اوس یہودی کو مار ڈالا حویصہ اوسکو مارتے تھے اور کہتے تہے اے دشمن خدا کے قسم اللہ کی بہت چربی ہی تیری
پیٹ مین اوسکے مال کی ف تو یہ قول حویصہ کا اوسحالت مین تہا جب وہ ایمان نہ لائے تہے ورنہ ایسا کیون کہتے اس لیے کہ
نی تو اوس یہودی کو بموجب ارشاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مار ڈالا تہا۔ شاید اسوجہ سے ملامت کرتے ہون گے کہ
محیصہ نے اوس یہودی کو فریب سے مارا ہوگا عن ابی هریرة انه قال بینا نحن فی المسجد اذ خرج الینا رسول الله صلی
الله علیه وسلم فقال انطلقوا الی یهود فخرجنا معه حتی جئناهم فقام رسول الله صلی الله علیه وسلم
فناداهم فقال یا معشر یهود اسلموا تسلموا فقالوا قد بلغت یا ابا القاسم فقال لهم رسول الله صلی الله علیه
وسلم ذلک اریده ثم قالها الثالثة اعلموا انما الارض لله ورسوله وانی اریده اجلیکم فمن وجد منکم بماله شیئا فلیبعه والا فاعلموا انما الارض لله ورسوله صلی الله علیه وسلم
ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہی ہم مسجد مین تہے ناگاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف تشریف لائے اور فرمایا کہ یہود
کیطرف نکلو تو ہم حضرت کے ساتہہ نکلے یہانتک کہ ہم یہود کے مقام پر پہونچگئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہڑے ہوے اور اونکو
بلایا اور فرمایا اے یہود کے گروہ مسلمان ہو جاؤ تاسلامت رہو یعنی دنیا اور آخرت کی بلاؤن سے تو اونہون نے کہا کہ یا ابا القاسم آپ
نی پیام پہونچا دیا تو پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا بہی اونہون نے ایسا ہی جواب دیا بعد اوسکے آپ نے کہا
یہی میرا مقصد تہا پہر تیسری بار مین کہا جانو کہ تحقیق زمین خدا کے لیے ہی یعنی وہ اوسکا خالق اور مالک ہی اور اوسکی رسول کیواسطے
یعنی نیابت اور خلافت اور مین تمہاری کو جلاوطن کرنے کا ارادہ کرتا ہون اس زمین سے یعنی جزیرہ عرب سے سو جو شخص کہ بار
تم مین سے اپنے مال سے کچہہ الفت یعنی جانا اوسکا دشوار ہو جیسے زمین و غیرہ تو اوسکو بیچ ڈالے اور نہین تو یہہ سمجہ لو کہ زمین اللہ کی
اوسکی رسول کی ہی ف یعنی ابہی سے ہوسکے تو بیچ ڈالو ایسے کہا لو پہر زمین متاع سب چھن جاوے گی اور افسوس کچہہ کام نہ آوے گا
و ب فی خبر النضیر یہود بنی النضیر کا حال جو سنہ ۴ ہجری مین مدینہ سے نکالے گئے عن عبد الرحمن بن کعب بن مالک
عن رجل من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم ان کفار قریش کتبوا الی ابن ابی ومن کان یعبد معه

الا وثان من الاوس والخزرج ورسول الله صلى الله عليه وسلم يومئذ بالمدينة قبل وقعة بدر انكم اويتم
صاحبنا وانا نقسم بالله لتقاتلنه او لتخرجنه او لنسيرن اليكم بأجمعنا حتى نقتل مقاتلتكم ونستبيح
نساءكم فلما بلغ ذلك عبد الله بن ابي ومن كان معه من عبدة الاوثان اجتمعوا لقتال النبي صلى الله عليه
وسلم فلقيهم فقال لقد بلغ وعيد قريش منكم المبالغ ما كانت تكيدكم بأكثر مما تريدون ان تكيدوا
به انفسكم تريدون ان تقاتلوا ابناءكم واخوانكم فلما سمعوا ذلك من النبي صلى الله عليه وسلم تفرقوا
فبلغ ذلك كفار قريش فكتبت كفار قريش بعد وقعة بدر الى اليهود انكم اهل الحلقة والحصون
انكم لتقاتلن صاحبنا او لنفعلن كذا وكذا ولا يحول بيننا وبين خدم نسائكم شيء وهي لزينا الخيل
فلما بلغ كتابهم النبي صلى الله عليه وسلم اجتمعت بنو النضير بالغدر فارسلوا الى رسول الله صلى الله عليه
وسلم اخرج الينا في ثلاثين رجلا من اصحابك ويخرج منا ثلاثون حبرا حتى نلتقي بمكان المنصف فيسمعوا
منك فان صدقوك وآمنوا بك آمنا بك فلما كان الغد غدا عليهم رسول الله صلى الله عليه
وسلم بالكتائب فحصرهم فقال لهم انكم والله لا تامنون عندي الا بعهد تشاهدون علي فابوا ان
يعطوه عهدا فقاتلهم يومهم ذلك ثم غدا الغد على بني قريظة بالكتائب وترك بني النضير ودعاهم
الى ان يعاهدوه فعاهدوه فانصرف عنهم وغدا على بني النضير بالكتائب فقاتلهم حتى نزلوا على
الجلاء فجلت بنو النضير واحتملوا ما اقلت الابل من امتعتهم وابوابهم وخشبها فكان نخل
بني النضير لرسول الله صلى الله عليه وسلم خاصة اعطاه الله اياها وخصه بها فقال وما افاء الله على
رسوله منهم فما اوجفتم عليه من خيل ولا ركاب يقول بغير قتال فاعطى النبي صلى الله عليه وسلم اكثرها
للمهاجرين وقسمها بينهم وقسم منها لرجلين من الانصار وكانا ذوي حاجة لم يقسم لاحد من
الانصار غيرهما وبقي منها صدقة رسول الله صلى الله عليه وسلم التي في ايدي بني فاطمة رضي الله
عنها ۔ ترجمہ عبد الرحمن بن کعب سے روایت ہے انہون نے سنا ایک شخص سے جو صحابہ مین سے تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے قریش کے کافرون نے عبد اللہ بن ابی اور اوسکے ساتھیون کو جو بت پرستی کرتے تھے اوس اور خزرج مین سے لکھا
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسوقت مدینہ مین تھے بدر کی لڑائی سے پہلے کہ تم نے جگہ دی ہمارے ساتھی کو (یعنے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو) اور ہم قسم کھا کر کہتے ہین کہ تم اوس سے لڑو یا اوسکو نکال دو نہین تو ہم سب ملکر تمہارے اوپر حملہ کرین گے
اور جو لوگ تم مین سے لڑنیوالے ہین اونکو قتل کرین گے اور تمہاری عورتون کو اپنے تصرف مین لاوین گے جب یہہ خط عبد اللہ بن
ابی کو پہونچا اور اوسکے ساتھیونکو جو بت پرستی کرتے تھے تو وے سب جمع ہوے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑنے کو جب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر پہونچی آپنے اون سے جاکر ملاقات کی اور اون کو سمجھایا کہ قریش نے جو تم کو دھمکایا ہے وہ انتہا

کی دھمکی ہے تمھاری نزدیک حالانکہ قریش تم کو اتنا ضرر نہین پہونچا سکتی جتنا تم خود اپنی تئین ضرر پہونچاتی ہو کیونکہ تم چاہتے ہو
لڑو اپنے بیٹے لئے اور بھائیون سے **ف** یعنے قریش نے تو تم کو یہی دھمکی دی ہے کہ اگر تم محمدؐ سے لڑوگے تو ہم تم سے لڑینگے پس اگر تم
اونکا کہنا مان لوگے تو تمہارا زیادہ نقصان ہوگا اسوجہ سے کہ اپنے لوگون سے لڑنا ہوگا یعنے اپنے اون عزیزون سے جو تم مین سے
مسلمان ہوگئے ہین پھر تم بھی مارے جاؤگے اور تمہارے ہاتھ سے تمہارے عزیزون کا بھی خون ہوگا اور جو تم قریش کا کہنا نہ مانوگے
تو صرف یہی نقصان ہوگا کہ وہ تم سے لڑینگے اسمین چندان نقصان نہین ہے خصوصاً جب کبھی قریش سے لڑنے کو تیار ہوئے
ف جب اون لوگون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ تقریر سنی تو وے جدا جدا ہوگئے یعنے متفرق ہوگئے (اور جنگ کا
ارادہ فسخ کیا) پھر پہنچے خبر قریش کے کافرون کو پہونچی اونہون نے بنی قینقاع کے یہودیون کو لکھا کہ تم گھر بار والے اور قلعہ والے ہو (یعنے
ساز و سامان تمہارا اور قلعہ رکھتے ہو) تو تم لڑو ہمارے ساتھی ہو (یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے) نہین تو ہم ایسا کرینگے ایسا کرینگے
یعنے تم کو قتل کرینگے) اور تمہاری عورتون کی پانچ رسین ہم سے کوئی نہ بچا سکیگا (یعنے کوئی حائل نہ ہوگا) مطلب یہ ہے کہ ہم
مرد و کو تمہارے قتل کرین گے اور تمہاری عورتون کو اپنے تصرف مین لاوین گے) جب یہ کتاب بنی النضیر کے یہودیون کو پہونچی
اونہون نے اتفاق کیا فریب کرنیکی لیے اور عہد توڑنے کے لیے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کہلا بھیجا کہ آپ اپنے اصحاب
مین سے تیس آدمی لیکر نکلیے اور ہم مین سے بھی تیس عالم نکلکر آپ سے ملاقات کرین گے ایک درمیانی مقام مین (یعنے دونو کے لوگ جب
جدا دور پر رہین گے) وہ عالم ہماری آپ کی گفتگو سنینگے اگر آپ کی تصدیق کرین اور آپ پر ایمان لاوین تو ہم بھی سب
آپ پر ایمان لاوینگے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خبر صحابہ سے بیان کی جب دوسرا دن ہوا تو آپ لشکر لیکر
اون کے پاس گئے اور اون سے کہا قسم خدا کی مجھے تمپر اطمینان نہ ہوگا جبتک تم مجھ سے عہد نہ کرو اونہون نے انکار کیا جھ
کرنے سے (کیونکہ اون کی نیت مین فاطمی) آپ اون سے لڑے دن بھر پھر دوسرے دن بنی قریظہ کی یہودیون پر گئے لشکر لیکر
اور بنی نضیر کو چھوڑ دیا اون سے کہا تم عہد کرو اونہون نے عہد کر لیا کہ ہم آپ سے نہ لڑینگے نہ آپ کے دشمن کی مدد کرینگے
پھر آپ دوسری روز بنی نضیر پر گئے فوجین لیکر اور لڑے اون سے یہانتک کہ وہ راضی ہوئے جلاوطن ہونے پر پھر وہ لوگ جلا
وطن ہوئے اور جو کچھ اون کے اونٹون سے لادھ سکا اپنے اسباب اور کاشانہ کو اڑتوڑ توڑ کر لیگئے اور اونکی درخت کھجور
کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی اللہ نے آپ کو عنایت کی خاص آپ ہی کے فرمایا اللہ تعالی نے **وما افاء اللہ علی**
رسولہ منہم فما اوجفتم علیہ من خیل ولا رکاب یعنے جو کچھ عنایت کیا اللہ نے اپنے رسول کو کافرون کے مال مین
سے تو نہین دوڑائے تم نے اون پر گھوڑے نہ اونٹ مطلب یہ ہے کہ بغیر لڑائی کے حاصل ہوا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
مین سے اکثر حصہ مہاجرین کو دیا اور اون مین تقسیم کر دیا اور دو انصاریون کو بھی دیا جو حاجت مند تھے اور انصار کو نہین دیا
اور جسقدر باقی رہا وہ صدقہ تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو بنی فاطمہ کے ہاتھ مین رہا **ف** یہود کو درخت خرما کی
گٹھلی کے تھے بھوت محبوب ہے مثل اولاد کے اسین خیال کہ اگر یہ درخت کاٹ ڈالے جاوین تو اون کے روح پر صدمہ ہوگا آپ نے

حکم دیا جنھون نے کاٹنے کا دیا اصحاب نے درخت کاٹنے شروع کیے بعضون نے عمدہ قسم کے درخت کاٹے باین نیت کہ اون کے
کٹنے سے کافر ذکور بجر دیا وہ ہوگا بعضے صحابہ نے بڑے قسم کے کاٹے باین نیت کہ اونکو یقین کامل اسبات کا تہا کہ اہل اسلام
کی فتح ہوگی اور سب اموال بنی نضیر کے اہل اسلام کے قبضے مین آوینگے عمدہ قسم مسلمانون کے لیے بچ رہے اللہ تعالی کو دونو
فعل بمقتضاے حسن نیت پسند ہوے اور دونون کو خدا تعالی نے اپنا حکم فرمایا ما قطعتم من لینة او ترکتموها قائمة
علی اصولها فباذن الله ولیخزی الفاسقین یعنے جو کاٹے تم نے ایک قسم درخت خرما کے یا چھوڑی قائم اپنی جڑون پر
سو بحکم خدا ہے اور اس لیے کہ رسوا کرے نافرمانونکو اور صحیح بخاری مین ہے کہ آپنے درختون کے جلانے کا بھی حکم دیا تہا چنانچہ
کچھ درخت وہان جلائے بھی گئے اسی باب مین حضرت حسان بن ثابت کا یہ شعر ہے ح وهان علی سراة بنی لوی +
حریق بالبویرة مستطیر + یعنے آسمان ہوا سرداران بنی لوی پر آگ لگا دینا بویرہ مین کہ شراری اوسکی اوڑتے تھے بویرہ
اوسجگہہ کا نام ہے جہان درخت خرما بنی نضیر کے تھے اور لوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اجداد مین سے ایک شخص ہین
اللہ جل جلالہ نے سورہ حشر مین بنی نضیر کے نکالے جانیکا بیان فرمایا هو الذی اخرج الذین کفروا من اهل الکتاب
وہی ہے جس نے نکالا اونکو جو کافر ہین اہل کتاب مین سے اون کے گہرون مین سے پہلے ہی بار کے لشکر جمع کرنیمین گمان نہ
تہا کہ وہ نکل جاوینگے اور اونکا یہ گمان تہا کہ اون کے قلعے اون کو اللہ سے بچا لیوینگے سو آیا اون پر عذاب اللہ کا اوس جگہہ سے
جہانکا اونکو خیال نہ تہا اور ڈالا اون کے دلون مین رعب اوجاڑتے تہے اپنے گہرون کو اپنے ہاتھون سے اور مسلمانون کے ہاتھون
سے سو عبرت لو اے عبرت لینے والو (یعنے غور کرو اوسکی نافرمانی اور اوسکے رسول کی نافرمانی کا انجام یہی ہے) عن
ابن عمر ان یهود النضیر وقریظة حاربوا رسول الله صلی الله علیه وسلم فاجلی رسول الله صلی الله علیه
وسلم بنی النضیر واقر قریظة ومن علیهم حتی حاربت قریظة بعد ذلک فقتل رجالهم وقسم نساءهم
واولادهم واموالهم بین المسلمین الا بعضهم لحقوا برسول الله صلی الله علیه وسلم فامنهم واسلموا
وجلا رسول الله صلی الله علیه وسلم یهود المدینة کلهم بنی قینقاع وهم قوم عبد الله بن سلام ویهود
بنی حارثة وکل یهودی کان بالمدینة ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ بنی نضیر اور بنی قریظہ کے یہودیون نے
جنگ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے نکال باہر کیا بنی نضیر کو اور قائم رکہا بنی قریظہ کو اس لیے کہ اونہون نے
عہد کر لیا جب جنگ ختم ہوئی تو بنی قریظہ نے بدعہدی کی اور در پردہ کفار قریش کی اعانت کو تیار ہوے اور آپ سے
لڑنا چاہا آپنے اون پر احسان کیا یہانتک کہ پھر بنی قریظہ لڑے آپنے اون کے مردون کو قتل کیا اور اون کے عورتون
اور بچون کو اور مالون کو مسلمانون مین تقسیم کیا مگر بعضون کو جو آپ سے آکر مل گئے آپنے اون کو امان دی وہ مسلمان ہو گئے
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینے سے کل یہودیون کو نکال دیا بنی قینقاع کو جو عبد اللہ بن سلام کی قوم تھی اور بنی حارثہ
کو اور جو یہودی مدینے مین تہا کوئی نہ رہنے پایا مدینے مین سب مسلمان ہی مسلمان ہو گئے اور اسلام کو غلبہ ہوا۔ یہ آپکے

فرمایا جزیرہ عرب میں دو دین نہ رہیں اسواسطے میں تم کو نکالتا ہوں عن عبد اللہ بن عمر قال لما افتتحت خیبر
سالت یہود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یقرہم علی ان یعملوا علی النصف مما خرج منہا فقال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرکم فیہا علی ذلک ما شئنا فکانوا علی ذلک وکان التمر یقسم علی السہمان من
نصف خیبر ویاخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخمس من الخمس مائۃ وسق تمر وعشرین وسقا شعیر اذا عمر اخرج الیہود
ارسل الیہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہم من احب منکم ان اقسم لہا نخلا الجز صہا
مائۃ وسق یکون لہا اصلہا وارضہا وماؤہا ومن الزرع مزرعۃ خرص عشرین وسقا
فقلنا ومن احب ان نترک الذی لنا فی الخمس کما ہو فعلنا ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے جب خیبر
فتح ہوا تو یہودیوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ آپ ہم کو رہنے دیں اس شرط پر کہ ہم محنت کریں گے
اور جو پیداوار ہو اوسکا آدھا ہم لیں گے اور آدھا آپکو دیں گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا میں تم کو رکھونگا
اس شرط پر جبتک ہم چاہیں پھر وہ اسی شرط پر رہے تو خیبر کی کھجور کی کھیتی دس میں سے پانچوان حصہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لیتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر عورت کو اپنے اوس خمس میں سے ایکسو وسق کھجور کے دیتے اور بیس وسق جو کے
دیتے جب حضرت عمر نے یہود کو نکالنا چاہا تو آپ کی بی بیوں سے کہلا بھیجا تم میں سے جسکا جی چاہے میں اوسکو اوتنی زمین
دیدوں جن میں سے سو وسق کھجور نکلیں ہم جڑ اور زمین اور پانی کے اسیطرح کھیتی میں سے اوسقدر زمین جس میں
بیس وسق جو پیدا ہوں اور جو چاہے تو میں خمس میں سے اوسکا حصہ نکالا کروں عن انس ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم غزا خیبر فاصبنا ہا عنوۃ فجمع السبی ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے جہاد کیا خیبر پر پھر ہم نے اوسکو حاصل کیا پھر تو اکٹھا کیا گیا قیدیوں کو (یعنی کہ مسلمانوں میں تقسیم کیا جاوے) ہر ایک
اون میں سے کیونکہ وہ حق تھے مسلمانوں کے عن سہل ابن ابی حثمۃ قال قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم خیبر نصفین نصفا لنوائبہ وحاجتہ ونصفا بین المسلمین قسمہا بینہم علی ثمانیۃ عشر سہما
ترجمہ سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تقسیم کیا تہا خیبر کو دو حصے پر ایک حصہ تو اپنے کاموں
اور ضرورتوں کیواسطے اور دوسرا حصہ مسلمانوں کیواسطے تقسیم کیا تہا اوس حصے کو اٹھارہ حصے پر (کیونکہ لشکر کے لوگ ایک
ہزار پانسو تہے اون میں تین سو سوار تھے سواروں کو دو حصے ملتا تہا اور پیادوں کو اکہرا حصہ سب اٹھارہ سو حصے ہوئے)
عن بشیر بن یسار انہ سمع نفرا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالوا فذکر ہذا الحدیث قال فکان
النصف سہام المسلمین وسہمہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعزل النصف للمسلمین لما ینوبہ من
الامور والنوائب ترجمہ بشیر بن یسار سے روایت ہے اوس نے سنا چند صحابہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

اونہون نے نقل کیا اسی حدیث کو کہا کہ نصف آمدنی مین سب مسلمانون کے حصے تہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی حصہ تہا اور جو نصف باقی رہتا وہ مسلمانون کے اون کامون کے لیے رکہا جاتا جو اون کو پیش آتے (یعنی حوادث اور ضرورت کیواسطے جیسے مصارف جنگ وغیرہ) عن بشیر بن یسار مولی الانصار عن رجال من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما ظهر علی خیبر قسمها علی ستة وثلاثین سهما جمع کل سهم مائة سهم فکان لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والمسلمین النصف من ذلک وعزل النصف الباقی لمن نزل به من الوفود والامور ونوائب الناس ترجمہ بشیر بن یسار سے جو انصار کا مولی (غلام آزاد) ہے اوس نے سنا چند صحابہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غالب ہوے خیبر پر تو تقسیم کیا اوسکو چھتیس حصون پر ایک ایک حصہ مین سو حصے تہے تو اوس مین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک نصف ملا اور سب مسلمانون کے اور وہ جو نصف بچا تو رکہا گیا اون لوگون کے خرچ کیواسطے جو آپ پاس آیا کرتے اپنی قومون کیطرف سے یعنی وفود کے لیے اور اور ضروری کامون اور ضرورتی حاجتون کیواسطے عن بشیر بن یسار قال لما افاء اللہ علی نبیه صلی اللہ علیه وسلم خیبر قسمها علی ستة وثلاثین سهما جمع کل سهم مائة سهم فعزل نصفها لنوائبه وما ینزل به الوفود سیحته والکتیبة وما احیز معهما وعزل النصف الآخر فقسمه بین المسلمین الشق والنطاة وما احیز معهما ترجمہ بشیر بن یسار سے روایت ہے جب اللہ تعالی نے اپنے رسول کو خیبر عطا فرمایا آپ نے اوسکو چھتیس حصون پر تقسیم کیا ہر حصہ مین سو حصے تھے پھر دو حصے ان مین سے (یعنی اٹہارہ حصے) اپنی ضروری حادثون اور کامون کیواسطے رکہے (انہی حصون مین تہا وطیحہ اور کتیبہ خیبر کے گانون ہین) اور آدہی باقی کو تقسیم کیا مسلمانون مین اون مین شق اور کتیبہ اور جو اونکی متعلق تہا (وطیحہ اور کتیبہ خیبر کے گانون ہین) اور آدہی باقی کو تقسیم کیا مسلمانون مین اون مین شق تہا اور نطاۃ (جو گانون کے نام ہین) اور جو ان کے متعلق تہا ف مطلب یہ ہے کہ نصف زمین کی آمدنی اخراجات کیواسطے بیت المال مین رکہی اور نصف مسلمانون کو تقسیم کردی عن بشیر بن یسار ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لما افاء اللہ علیه خیبر قسمها ستة وثلاثین سهما جمع فعزل للمسلمین الشطر ثمانیة عشر سهما یجمع کل سهم مائة النبی صلی اللہ علیه وسلم معهم له سهم کسهم لاحدهم وعزل رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ثمانیة عشر سهما وهو الشطر لنوائبه وما ینزل به من امر المسلمین فکان ذلک الوطیح والکتیبة والسلالم وتوابعها فلما صارت الاموال بید النبی صلی اللہ علیه وسلم والمسلمین لم یکن لهم عمال یکفونهم عملها فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم الیهود فعاملهم ترجمہ بشیر بن یسار سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اللہ نے خیبر عطا فرمایا آپ نے اوسکے چھتیس حصے کیے بڑے بڑے حصے (کہ ہر ایک حصہ سو حصون کو شامل تہا) پھر مسلمانون واسطے اون مین سے آدہا جدا کیا یعنی اٹہارہ حصے نکالے ہر ایک حصے مین سو آدمی تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی قتل اور صحابہ کے تہے یعنی آپکو بہی ایک ہی حصہ ملا جیسے اورون کو ایک ایک حصہ ملا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹہارہ حصے یعنی نصف کے تہے یعنی آپکو بہی ایک ہی حصہ ملا جیسے اورون کو ایک ایک حصہ ملا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹہارہ حصے یعنی نصف

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

جدا کیے اپنی ضروری حاجتون کے واسطے (یعنی مصارف انتظامی کیواسطے جو پڑجاوین جیسے خبگ وغیرہ) اور جو حاجتی مسلمانون کے پیش آوین آپ پرلون کے لیے اس نصفین (طبع اور کتیبہ) اور سالم اور اون کے متعلقات تھے (یہ خیبر کے دیہات کے نام ہین) جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قبضہ مین یہ مال آیے اور مسلمانون کو کام کرنیوالے نہ ملے جو اون کیلیے فصل محنت کرین آپ نے یہودیون کو قائم رکھا محنت مشقت پر اور بٹائی کرلی اون سے عن مجمع بن یعقوب بن مجمع بن یزید الانصاری قال سمعت ابی یعقوب بن مجمع یذکر عن عمه عبد الرحمن بن یزید الانصاری عن عمه مجمع بن جاریة الانصاری وکان احد القراء الذین قرؤا القرآن قال قسمت خیبر علی اهل الحدیبیة فقسمها رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم علی ثمانیة عشر سهما وکان الجیش الفا وخمسمائة فیهم ثلثمائة فارس فاعطی الفارس سهمین واعطی الرجل سهما ترجمہ مجمع بن یعقوب بن مجمع بن یزید انصاری سے روایت ہے انہون نے کہا سنا مین نے اپنے باپ یعقوب بن مجمع سے وہ نقل کرتے تھے اپنے چچا عبد الرحمن بن یزید انصاری سے وہ اپنے چچا مجمع بن جاریہ انصاری سے جو منجملہ قرآن کے قاریون کے ایک قاری تھے کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تقسیم کیا خیبر کو اون لوگون پر جو صلح حدیبیہ مین شریک تھے (کیونکہ یہی لوگ تھے جو آئے خیبر کی خبگ مین گئے تھے) اٹھارہ حصون پر اور سب لشکر کی تعداد ایکہزار پانسو تھی اون مین تین سو سوار تھے (اور بارہ سو پیادی) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوار کو دو حصے دیے (تو سب پچھہ سو حصے ہوئے سوارون کے) اور پیادی کو ایک حصہ دیا (اون کے بارہ سو حصے ہوئے سب ملکر اٹھارہ سو حصے ہوئے) عن الزهری وعبد اللہ بن ابی بکر وبعض ولد محمد بن مسلمة قالوا بقیت بقیة من اهل خیبر تحصنوا فسالوا رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ان یحقن دماءهم ویسیرهم ففعل فسمع بذلک اهل فدک فنزلوا علی مثل ذلک فکانت لرسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم خاصة لانه لم یوجف علیها بخیل ولا رکاب ترجمہ ابن شہاب زہری سے اور عبد اللہ بن ابی بکر اور محمد بن مسلمہ کے بعض لڑکون سے روایت ہے ان سب نے کہا کہ جب خیبر فتح ہوگیا تو کچھ لوگ خیبر مین رہ گئے اور وہ ایک قلعہ مین بند ہوئے انہون نے درخواست کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ہمارے جانون کو امن دیجیے اور ہم کو روانہ کردیجیے (یعنے ہم یہان سے چلے جاوینگے) آپ نے قبول کیا یہ خبر فدک والون کو پہونچی وہ بھی ایک قلعہ تھا خیبر کے متعلقات مین سے) وہان کے لوگ بھی اسی شرط پر نکل کھڑے ہوئے پھر یہ فدک خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گنا جاتا اسوجہ سے کہ اوس پر گھوڑے اور اونٹ نہین دوڑائے گئے (یعنے بغیر خبگ کے حاصل ہوا اگر خبگ سے حاصل ہوتا تو سب مسلمانون کا حق اوسمین ہوتا) عن الزهری ان سعید بن المسیب لخبره ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم افتتح بعض خیبر عنوة قال ابو داود قرئ علی الحرث بن مسکین وانا شاهد فخبر کم ابن وهب قال حدثنی مالک عن ابن شهاب ان خیبر کان بعضها عنوة وبعضها صلحا

والكتيبة اكثرها عنوة وفيها صلح قلت لمالك فوالكتيبة قال ارض خيبر وهي ثمانون الف

عذاق ترجمہ زہری کی روایت ہے سعید بن المسیب نے اوسکو خبر دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ خیبر فتح کیا زور سے
اور کچھ فتح کیا صلح سے (مگر اکثر زمد سے فتح کیا) اور کتیبہ (جو ایک قریہ ہے خیبر کا) فتح ہوا زور سے اکثر اوس کا اور کچھ
اوسمین صلح سے بھی فتح ہوا۔ ابن شہاب نے کہا مین نے مالک سے پوچھا کتیبہ کیا ہے اوہنون نے کہا خیبر کی زمین ہے

ایک دمین ہے جس مین چالیس ہزار کھجور کے درخت تھے ف خیبر مین کئی شاخ کھجور ہی کے تھے اور کئی کھیتی
بھی تھی اور کچھ زراعت بھی ہوتی تھی۔ چنانچہ اب تک مدینہ منورہ مین خیبر کی کھجورین آتی رہتی ہین۔ اور بنسبت قسم
اون مین سے بہت عمدہ ہوتی ہین جیسے شلبی وغیرہ عن ابن شہاب قال بلغنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم افتتح خیبر عنوة بعد القتال ونزل من نزل من اهلها على الجلاء بعد القتال ترجمہ ابن شہاب سے
روایت ہے مجھ کو پہنچا یہ امر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح کیا خیبر کو زور سے لڑائی کر کے اور رہے اون مین کے لوگ جو
سماوترے تھے تو وطن سے نکلجانے کی شرط پر اوترے تھے ف پھر اوہنون نے منت کی اور کہا ہم کو یہان رہنے دو
ہم زراعت کرین گے اور نصف پیداوار تم کو دین گے عن ابن شہاب قال خمس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

خیبر ثم قسم سائرها على من شهدها ومن غاب عنها من اهل الحديبية ترجمہ ابن شہاب سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچوان حصہ نکال لیا خیبر کے مال مین سے (جو غنیمت مین آیا) اور جو رہا اوسکو تقسیم
کیا اون لوگون پر جو حاضر تھے جنگ مین اور جو حاضر نہ تھے جنگ مین مگر صلح حدیبیہ کے وقت موجود تھے (جو جنگ خیبر سے
ایکسال پہلے ہوئی) عن عمر قال لولا اخر المسلمين ما فتحت قرية الا قسمتها كما قسم رسول الله صلى

الله عليه وسلم خيبر ترجمہ حضرت عمر رضہ سے روایت ہے اگر مجھ کو خیال نہ ہوتا اون مسلمانون کا جو ہمارے بعد پیدا ہونگے
یعنی اونکی محتاجی کا تو مین جو گاؤن یا شہر فتح ہوتا اوسکو اوسی طرح تقسیم کر دیتا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو
تقسیم کیا **باب** ما جاء في خبر مكة كے فتح کا بیان (جو ۸ ہجری مین ہوا) عن ابن عباس ان

رسول الله صلى الله عليه وسلم عام الفتح جاء العباس بن عبد المطلب بابي سفيان بن حرب فاسلم بمر الظهران

فقال له العباس يا رسول الله ان ابا سفيان رجل يحب هذا الفخر فلو جعلت له شيئا قال نعم
من دخل دار ابي سفيان فهو امن ومن اغلق بابه فهو امن ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے پاس جس سال مکہ فتح ہوا حضرت عباس رضی اللہ عنہ ابوسفیان بن حرب کو لیکر آئے وہ مسلمان ہوا مر الظہران مین
(ایک مقام ہے قریب مکے کے) اوس وقت حضرت عباس نے عرض کیا یا رسول اللہ ابوسفیان ایسا شخص ہے جو فخر اور
گھمنڈ دوست رکھتا ہے آپ کچھ اوسکے لیے ایسی بات ارشاد فرماوین جسمین اوسکو فخر ہو جاوے تو مناسب ہے آپ نے فرمایا جو شخص
ابوسفیان کے گھر مین چلا جاوے اوسکو امن ہے اور جو شخص اپنا دروازہ بند کر لیوے اوسکو امن ہے ف یعنی ہم اوسکو نہ مارینگے

عن ابن عباس قال لما نزل رسول الله صلى الله عليه وسلم بمر الظهران قال العباس قلت والله لئن دخل
رسول الله صلى الله عليه وسلم مكة عنوة قبل ان ياتوه فيستامنوه انه لهلاك قريش فجلست على
بغلة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت لعلي اجد ذا حاجة ياتي اهل مكة فيخبرهم بمكان رسول
الله صلى الله عليه وسلم ليخرجوا اليه فيستامنوه فاني لاسير سمعت كلام ابي سفيان وبديل بن
ورقاء فقلت يا اباحنظلة فعرف صوتي فقال ابو الفضل قلت نعم قال مالك فداك ابي وامي
قلت هذا رسول الله صلى الله عليه وسلم والناس قال فما الحيلة قال فركب خلفي ورجع صاحبه
فلما اصبح غدوت به على رسول الله صلى الله عليه وسلم فاسلم قلت يا رسول الله ان ابا سفيان يحب
هذا الفخر فاجعل له شيئا قال نعم من دخل دار ابي سفيان فهو امن ومن اغلق عليه بابه فهو امن
ومن دخل المسجد فهو امن فقال الناس كل دورهم والى المسجد ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت
ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دس ہزار لشکر ہمراہ لیکر جو مکے کے فتح کیلیے لائے تھے مر الظہران میں اترے تو عباس
نے اپنے دل میں خیال کیا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ لشکر لیے ہوئے زور مکہ میں داخل ہوجاوینگے اور قریش جاکر
آکر حاضر نہ ہوئے اور انہوں نے امان نہ لی تو وہ سب تباہ ہوجاوینگے پھر عباس نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے خچر پر سوار ہوکر نکلا اس خیال سے کہ شاید کوئی شخص کام کاج کے لیئے نکلا ہو اور مکے میں جاتا ہو وہ مجھے پاوے اور اہل مکہ
سے آپکے خبر کردیوے (کہ آپ مع لشکر جرار تمہاری سر پر آن پہونچے ہیں) تاکہ وہ لوگ باہر نکلیں اور حضور اقدس میں
حاضر ہوکر امان لیویں میں اسی خیال میں جارہا تھا کہ میں نے ابوسفیان اور بدیل بن ورقا کی آواز سنی میں نے پکار کر کہا
اے اباحنظلہ (کنیت ہے ابوسفیان کی) اوس نے میری آواز پہچان لی اور بولا ابو الفضل (میری کنیت ہے حضرت عباس
کی) میں نے کہا ہاں بولا تم کو کیسا ہے فدا ہوں تم پر ہاں باپ میرے میں نے کہا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور لوگ
کے ساتھ کے لوگ ہیں ابوسفیان نے کہا پھر کیا تدبیر کروں حضرت عباس نے اوسے اپنے پیچھے سوار کرلیا اور اوسکا ساتھی بدیل
بن ورقاء لوٹ گیا جب صبح ہوئی تو عباس کہتے ہیں میں ابوسفیان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے گیا وہ مسلمان
ہوگیا (فت) حضرت عمر نے ابوسفیان کو دیکھکر اوسکے قتل کا ارادہ کیا مگر حضرت عباس نے کہا میں نے اوسکو امان دی
ہے اور دونوں جھگڑتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے آپ نے حضرت عباس سے فرمایا تم رات کو ابوسفیان
کو اپنے ڈیرے میں لیجاؤ صبح کو لیکر آؤ جب صبح کو لیکر آئے تو ابوسفیان کو آپ نے نصیحت کی مسلمان ہونے کے لیے اوس
نے قبول کیا عباس نے عمر سے فرمایا کہ اگر مسلمان نہ ہوگا تو وہ تیرا سر کاٹ لیگا یہ سنکر ابوسفیان مسلمان ہوگیا (فت)
حضرت عباس نے کہا یا رسول اللہ ابوسفیان فخر ادنی خصلت چاہتا ہے تو کوئی بات فخر کی اوسکے لیے کردیجیے آپ نے فرمایا ہاں جو
ابوسفیان کے گھر میں جاوے اوسکو امن ہے اور جو دروازہ بند کرلیوے اوسکو امن ہے اور جو مسجد الحرام میں جاوے اوسکو امن ہے

یہ سنکر لوگ اپنے اپنے گھروں میں چھپ رہے اور مسجد میں عمرو وہب قال سالت جابرا اھل غنموا یوم الفتح
شیئا قال ترجمہ وہب سے روایت ہے میں نے جابر سے پوچھا کیا کچھ غنیمت ملے مسلمانوں کو جس دن مکہ فتح ہوا انہوں نے
کہا نہیں کچھ نہیں ملی عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما دخل مکۃ سرح الزبیر بن العوام و
اباعبیدۃ بن الجراح وخالد بن الولید علی الخیل وقال یا اباھریرۃ اھتف بالانصار قال السلکر
ھذا الطریق فلا یشرفن لکم احد الا انمتموہ فنادی منادٍ لا قریش بعد الیوم فقال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من دخل دارا فھو آمن ومن القی السلاح فھو آمن وعمد صنادید قریش
فدخلوا الکعبۃ فغض بھم وطاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم وصلی خلف المقام رکعتین ثم اتی
الباب فخرجوا فبایعوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی الاسلام ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے جب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مکے میں داخل ہوئے تو آپ نے زبیر بن عوام اور ابوعبیدہ بن الجراح اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہم
کو چھوڑ دیا گھوڑوں پر اور فرمایا ابوہریرہ سے تم پکارو انصار کو کہ اس راہ میں سے جاویں اور جو سامنے سے آدمی اوسکو قتل کریں
اتنے میں ایک منادی نے آواز دی آج کے دن سے قریش نہیں رہے (یعنی آج اکثروں کو قتل کر دیا جاوینگے اور اونکی شوکت اور
صولت مٹ جاویگی مراد قریش سے کفار قریش ہیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے گھر میں بیٹھا رہے اوسکو
امن ہے اور جو ہتھیار رکھدے اوسکو امن ہے اور قریش کے سردار کعبہ کے اندر چلے گئے کعبہ اون سے بھر گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے طواف کیا خانہ کعبہ کا اور نماز پڑھی مقام ابراہیم کے پیچھے پھر دروازہ کعبہ کے دو چوکھٹ پکڑ کر اوسوقت وہ لوگ جو
تھے باہر نکلے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اسلام پر **باب** ماجاء فی خبر الطائف کی فتح
کا بیان عمرو وہب قال سالت جابرا عن ثقیف اذا بایعت قال اشترطت علی النبی صلی اللہ علیہ
وسلم ان لا صدقۃ علیھا ولا جھاد وانہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد ذلک یقول سیتصدقون
ویجاھدون اذا اسلموا ترجمہ وہب سے روایت ہے میں نے پوچھا جابر سے جب ثقیف نے بیعت کی تو کیا شرط کی تھی
انہوں نے کہا یہ شرط کی تھی کہ نہ ہم زکوۃ دینگے نہ جہاد کرینگے بعد اوسکے جابر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے
تھے قریب ہے کہ وہ زکوۃ دینگے اور جہاد کرینگے جب مسلمان ہو جاوینگے **ف** جب پہلے پہل ثقیف کے لوگ آپ کی خدمت
میں حاضر ہوئے اسلام کو بھلی تو انہوں نے یہ شرط کرلی کہ زکوۃ اور جہاد ہم کو معاف ہو آپ نے قبول کیا اس خیال سے کہ زکوۃ
بالفعل واجب نہیں ہے جبتک مال بقدر نصاب نہ ہو اور سال نہ گزر جاوے اسی طرح جہاد کے لیے نکلنا بھی فرض عین نہیں ہے
چونکہ یہ نئے مسلمان ہوئے ہیں تو ان پر آسانی کرنا چاہیئے پھر جب اسلام انکا پورا ہو جاویگا تو آپ سے آپ سب ارکان ادا کرینگے **عن**
عثمان بن ابی العاص ان وفد ثقیف لما قدموا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انزلھم المسجد لیکون ارق
لقلوبھم فاشترطوا علیہ ان لا یحشروا ولا یعشروا ولا یجبوا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکذان

لا عشر والا تقشروا ولا تحشروا فی دین لیس فیہ رکوع ترجمہ عثمان بن ابی العاص سے روایت ہے کہ وفد ثقیف (ایک قوم تھی طائف مین) جب آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس تو آپ نے اونکو اوتارا مسجد مین تاکہ اون کو دل نرم ہون انہون نے آپ سے شرط کی کہ ہم جہاد کے لیے نہ نکالے جاوین اور ہم سے زکوۃ نہ لیجاوے (یا زکوۃ کے لیے ہم لوگون کے مال عامل تک نہ لائے جاوین اور ہم سے عشر نہ لیا جاوے) اور ہم کو نماز نہ پڑھنا پڑے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیر یہ تو ہو سکتا ہے کہ تم جہاد کے لیے نہ نکالے جاؤ (کیونکہ اور لوگ جہاد کیواسطے موجود ہین) اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ تم سے زکوۃ نہ لیجاوے (بالفعل کیونکہ ابھی ایکسال نہین گزرا) لیکن وہ دین جسمین رکوع نہ ہو (یعنے نماز نہ ہو) **باب فی حکم ارض الیمن**

یمن والونکا اور یمن کے زمین کا بیان **عن** عامر بن شہر قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت لہمدان هل انت آت هذا الرجل وهنا دلنا فان رضیت لنا شیئا قبلناه وان کرهت شیئا کرهناه قلت نعم فجئت حتی قدمت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرضیت امرہ واسلم قومی وکتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم هذا الکتاب الی عمیر ذی مران قال وبعث مالک ابن مرارة الرهاوی الی الیمن جمیعا فاسلم علک ذو خیوان قال فقیل لعلک انطلق الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخذ منه الامان علی قومک ومالک فقدم وکتب له رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ لعلک ذی خیوان ان کان صادقا فی ارضه وماله وقبیلة فله الامان وذمة اللہ وذمة محمد رسول اللہ وکتب خالد بن سعید بن العاص ترجمہ عامر شہر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے تو مجھسے ہمدان (ایک قبیلہ کا نام ہے) کے لوگون نے کہا کیا تم سے یہ ہو سکتا ہے کہ اس شخص کے پاس جاؤ (یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس) اور ہمارا طرف سے گفتگو کرو اگر تم کسی بات پر راضی ہو جاؤ گے ہم اوسکو قبول کرینگے اور جس بات کو تم برا جانوگے ہم بھی اوس کو برا جانینگے میں نے کہا ہان جاؤنگا پھر میں چلا یہانتک کہ آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور پسند کیا میں نے حکم آپ کا اور مسلمان ہو گئی میری قوم کے لوگ راوی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مالک بن مرارہ رہاوی کو تمام یمن والون پاس بھیجا (اسلام کا پیام پہونچانے کو) تو ایک شخص تھا ذو خیوان اوسکا نام تھا وہ مسلمان ہو گیا لوگون نے اوس سے کہا جا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور آپ سے امان لیکر آ اپنی بستی کیواسطے (تاکہ آیندہ پھر کوئی تجھپر اور تیری بستی والون پر زیادتی نہ کرے) اور اپنے مال کیواسطے وہ شخص (یعنے ذو خیوان) آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپ نے اوسکے لیے لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے جو اللہ کے رسول ہین ذو خیوان کو لکھا جاتا ہے اگر وہ سچا ہے تو اوسکو امان ہے اوسکی زمین مین اور مالون مین اور غلامون مین اور وہ ذمہ مین ہے اللہ کے اور اوسکے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ پروانہ خالد بن سعید بن العاص نے لکھا تھا **عن** ابیض بن حمال انه کلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الصدقة حین وفد علیه فقال یا اخا سبا لا بد من صدقة فقال انما زرعنا القطن یا رسول اللہ وقد تبددت سبا ولم یبق

منهم لاقين مارب فتمالئ نبي الله صلى الله عليه وسلم على سبعين حلة من قيمة وفاء بين للعامة وكل
سنة عمر بقي من سبا مارب فلم يزالوا يؤدونها حتى قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم وان
المال لتستقضوا عليهم بعد قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم فيما صالح ابيض بن حمال رسول
الله صلى الله عليه وسلم في الحلل السبعين فرد ذلك ابو بكر على ما وضعه رسول الله صلى الله عليه وسلم
حتى مات ابو بكر رضي الله عنه انتقض ذلك وصارت على الصدقة ترجمہ ابیض بن حمال سے روایت
ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کی صدقے میں جیبہ وفد میں آئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہی سبائی سبا کہ (سبا ایک شہر تہا یمن میں) صدقہ دینا تو ضرور ہی ابیض بن حمال نے کہا یا رسول اللہ ہماری زراعت تو
صرف کپاس کے ہی اور سبا والی اب جدا جدا ہو گئی (یعنی وہ شہر وہ آبادی اب نہیں ہی جیسی پہلے بلقیس کے زمانے میں تھی اب تو
لوگ وہاں کے متفرق ہو گئے اور سبا بالکل اجاڑ ہو گیا) البتہ کچہ تہوڑی ہی لوگ سبا والوں میں ہی مارب میں وہ گئی ہیں (سبا ایک شہر
نام تہا) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس سے ستر جوڑی کپڑے کے ٹہرائی مسافر کے کپڑے میں سی ہر سال میں (معافر ایک جگہ ہے
تہا یمن میں جہاں پر کپڑے بنتے تہے چونکہ یہ لوگ روئی والی تھے تو آپ نے اُن سے کپڑوں کی جوڑی لینا ٹہرائے) اون لوگوں سے جو جا
رہ گئی ہیں مارب میں ہر وہ لوگ ہمیشہ ان جوڑوں کو ادا کرتے رہے یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی اور لوگ
نے عہد کر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جو ابیض بن حمال نے آپ سے کیا تہا ستر جوڑی دینے کی پھر ابو بکر نے جب
یہنا تو جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا تہا ویسا ہی قرار دیا یعنی ستر جوڑی لینا جانے کا ہر سال میں بعد اوسکے جب ابو بکر کی
کی وفات ہوئی تو وہ جھگڑ گیا اور قصہ جیسے اوپر سے لیا جاتا اون سے بھی لیا جانے لگا **باب** اخراج اليهود من جزيرة
العرب یہودیوں کو عرب کے ملک سے نکالنے کا بیان **عن** ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اوصى بثلاثة
فقال اخرجوا المشركين من جزيرة العرب واجيزوا الوفد بنحو مما كنت اجيزهم قال ابن عباس وسكت
عن الثالثة او قال فانسيتها ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزوں کی وصیت
فرمائی یعنی وفات کیوقت جزیرہ عرب سے مشرکوں کو نکال دینا یعنی مکی اور مدینی سے اور تم ایلچیوں سے سلوک کرتے رہنا جیسا میں
ساتھ کرتا تہا اور تیسری چیز سے ابن عباس نے سکوت کیا یا ابن عباس نے کہا کہ میں سکو بہول گیا **ف** یعنی تیسری چیز میں
نکل گئی بعضوں نے کہا شاید وہ اُسامہ کے لشکر کو روانہ کرنا تہا **عن** عمر بن الخطاب انه سمع رسول الله صلى الله
عليه وسلم يقول لاخرجن اليهود والنصارى من جزيرة العرب فلا اترك فيها الا مسلما ترجمہ عمر بن خطاب
سے روایت ہی اونہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے کہ یہود اور نصاری کو میں جزیرہ عرب سے ضرور نکالوں گا
یہانتک کہ مسلمانوں کے سوا کسی نہ چہوڑوں گا یعنی عرب میں سوا مسلمان کے اور کوئی نہ رہے **عن** عمر قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم بمعناه وقال اول اثم ترجمہ حضرت عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا ہی

لیکن پہلی کی حدیث اس سے زیادہ پوری ہے عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تکون قبلتان
فی بلد واحد ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شہر میں دو قبلہ نہیں ہو سکینگے یعنی مسلمانوں
کا اور یہود اور نصاریٰ کا دونوں کا رہنا عرب میں نہ ہو سکیگا) عن سعید یعنی ابن عبد العزیز جزیرۃ العرب ما بین
الوادی الی اقصی الیمن الی مقوم العراق الی البحر ترجمہ سعید بن عبد العزیز سے روایت ہے جزیرہ عرب وادی القری سے لیکر انتہا
یمن تک ہے ایک جانب یمن اور دوسری جانب میں عراق کی حدود تک سمندر تک (شاید یہ تحدید حجاز عرب کے ہے جس میں یمن کو
بھی داخل کر لیا ہے ورنہ عرب ایک جزیرہ نما اس سے زیادہ وسیع ہے جسکے شمال میں الشیام ہے روم اور مغرب میں بحر قلزم اور جنوب
میں بحر ہند اور مشرق میں خلیج فارس ہے) عن مالک ان عمر اجلی اھل نجران ولم یجل من تیما لانھا لیست من
بلاد العرب فاما الوادی فانی اری انما لم یجل منھا من اجل انھم لم یروھا من ارض العرب ترجمہ
مالک سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے جلاوطن کیا نجران والوں کو (نجران ایک موضع کا نام تھا درمیان شام اور حجاز کے) اور نہیں
جلاوطن کیا تیما سے جو ایک مقام ہے سمندر کے قریب شام کے نہ اہی میں کیونکہ تیما عرب کے شہروں میں سے نہیں ہے اور وادی القری
کی یہودی تو میرے نزدیک اسواسطے نہ نکالے گئے کہ اون لوگوں نے وادی القری کو عرب کے زمین نہ سمجھا) عن مالک قد اجلی
عمر رحمہ اللہ یھود نجران وفدک ترجمہ امام مالک سے روایت ہے حضرت عمر نے نکال دیا نجران اور فدک کے یہودیوں
کو (کیونکہ نجران اور فدک دونو عرب کے سرحد میں ہیں) باب فی ایقاف ارض السواد وارض العنوۃ جو زمین
کافروں کے ملک میں جنگ سے ہاتھ آوے وہ مسلمانوں میں کیونکر تقسیم ہوگی) عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم منعت العراق قفیزھا ودرھمھا ومنعت الشام مدیھا ودینارھا ومنعت مصر اردبھا
ودینارھا ثم عدتم من حیث بدأتم ثم قال لحمی ھذا ثلاث مرات شھد علی ذلک لحم ابی ھریرۃ ودمہ
ترجمہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز وہ وقت آویگا کہ عراق اپنی پیمانے اور درہموں کو
روک لیگا (یعنی وہاں کے لوگ اوس سے محروم ہونگے اور تم اوس کے قابض ہوگے) اور شام اپنی مدوں اور اشرفیوں کو روک لیگا اور مصر
اپنی اردبوں اور اشرفیوں کو روک لیگا (یعنی ان سب ملکوں کے مال اور دولت تم کو ملیگی) پھر تم ویسے ہی ہو جاؤ گے جیسے شروع میں تھے
(یعنی کفار سب چیزیں لیں گے) تین بار یہ نے کہا کہ گواہ ہے اسحدیث پر ابو ہریرہ کا گوشت اور خون عن ابی ھریرۃ عن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما قریۃ اتیتموھا واقمتم فیھا فسھمکم
فیھا وایما قریۃ عصت اللہ ورسولہ فان خمسھا للہ وللرسول ثم ھی لکم ترجمہ ابی ہریرہؓ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس گانون یا بستی میں تم آؤ اور وہاں رہو تو تمھارا حصہ وہی تم کو ملیگا (یعنی غنیمت
کیطرح وہ گانون تم میں تقسیم نہ ہوگا کیونکہ بغیر جنگ کے حاصل ہوا ہے بلکہ امام کو اختیار ہے کہ اوسمیں سے جسقدر چاہے جسکو دیدے)
اور جس گانون یا بستی کے لوگوں نے اللہ اور اوسکے رسول کی نافرمانی کی اوسمیں سے پانچوان حصہ اللہ اور رسول کا نکالکر باقی تم کو ملیگا

بطور غنیمت کے تقسیم ہوجاوے گیا سب مجاہدین مین) **باب** فی اخذ الجزیۃ جزیہ لینے کا بیان **عن** عثمان بن ابی سلیمان ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعث خالد بن الولید الی اکیدر دومۃ فاخذ فاتوہ بہ فحقن لہ دمہ وصالحہ علی الجزیۃ ترجمہ عثمان بن ابی سلیمان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید کو اکیدر دومہ کیطرف روانہ کیا تو خالد نے اوراون کے ہمراہیون نے اوسکو پکڑکر حضرت کے پاس لے آئے حضرت نے اوسکا خون معاف کیا اور جزیہ پر اوس سے صلح کرلی ف اکیدر شہر دومۃ کا بادشاہ تہا نصرانی اوسکے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زندہ پکڑلانے کا حکم دیا تہا جب وہ آیا تو اوسپر جزیہ مقرر فرمایا پھر وہ کامل مسلمان ہوا **عن** معاذ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما وجہہ الی الیمن امرہ ان یاخذ من کل حالم یعنی محتلما دینارا او عدلہ من المعافری ثیاب تکون بالیمن ترجمہ معاذ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب معاذ کو یمن کیطرف متوجہ کیا یعنے قاضی اور حاکم کرکے تو اونکو یہہ حکم فرمایا کہ ہر حالم یعنی ہر بالغ سے ایک دینار یعنی یمانی اوسکی برابر معافری جو ثیاب یمن کیطرف منسوب کیا یعنے قاضی اور حاکم کرکے تو اونکو یہہ حکم فرمایا کہ ہر حالم یعنی ہر بالغ سے ایک دینار یعنی یمانی اوسکی برابر معافری جو ایک قسم کا کپڑا یمن مین ہوتا ہے ف روایت کیا اسکو ابن حبان نے صحیح مین اور حاکم نے مستدرک مین اور کہا کہ صحیح ہے بخاری مسلم کی شرط پر اور نہین نکالا انہون نے اوسکو اور عبد الرزاق کی روایت مین ہے من کل حالم او حالمۃ دینارا یعنی ہر بالغ مرد اور بالغہ عورت سے ایک دینار لیا جاوے **عن** زیاد بن حدیر قال قال لی عمر ہل تعلم ما ینقض عہد النصاری الذی عاہدوا علیہ قلت لا قال نقضہ ان یغلبوا فی ناحیۃ فقتلوا المقاتلۃ وسبیوا الذریۃ فانی کتبت الکتاب بینہم وبین النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی ان لا ینصروا ابناءہم ترجمہ زیاد بن حدیر سے روایت ہے حضرت عمر نے مجہ سے کہا تو جانتا ہے کہ نقض کرتا ہے نصاری اوس عہد کا جو اونہون نے کیا ہے میں نے کہا نہین تو عمر نے کہا اوسکا نقض کرنا یہ ہے کہ کسی ناحیہ پر غالب ہوجاوین اور لڑنے والون کو قتل کرڈالین اور اونکی اولاد کو قید کرلین میں نے اونکی کتاب لکہی ہے اونکے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان ہوا تہا لکہا تہا اوس مین یہہ تہا کہ نہ مدد کرین اپنی اولاد کی جو عہد نامہ اونہون نے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان ہوا تہا لکہا تہا اوس مین یہہ تہا کہ نہ مدد کرین اپنی اولاد کی ابو داؤد نے کہا یہہ حدیث منکر ہے اور امام احمد بھی اسکو منکر کہتے تہے اور بہت سخت انکار کرتے تہے اسکا اور بعضون کے نزدیک یہہ حدیث مثل متروک کے ہے اور لوگون نے منکر جانا اسکو عبد الرحمن بن ہانی پر ابو علی لولوئی نے کہا دوسری بار آپ ابو داؤد نے اس کتاب کو سنایا تو اوس مین یہہ حدیث نہین پڑہی **عن** ابن عباس قال صالح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہل نجران علی الفی حلۃ النصف فی صفر والبقیۃ فی رجب یؤدونہا الی المسلمین وعاریۃ ثلاثین درعا وثلاثین فرسا وثلاثین بعیرا وثلاثین من کل صنف من اصناف السلاح یغزون بہا والمسلمون ضامنون لہا حتی یردوہا علیہم ان کان بالیمن کید او غدرۃ علی ان لا یہدم لہم بیعۃ ولا یخرج لہم قس ولا یفتنوا عن دینہم ما لم یحدثوا حدثا او یاکلوا الربا قال اسماعیل فقد اکلوا الربا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلح کی نجران کی نصاری سے دو ہزار جوڑون پر کہ ادا کرین صفر مین اور نصف رجب مین مسلمانون کو اور تیس زرہین اور تیس گہوڑے اور تیس اونٹ اور ہر ایک قسم کے ہتہیارون مین سے تیس تیس ہتہیار دیا کرین جن سے جہاد کیا جاتا ہے بطور عاریت کے اور مسلمان ضامن ہین ان ہتہیارون کے جب تک کہ وہ ہتہیار انکے پاس رہین (یعنی جب تک کہ وہ ہتہیار کام سے فارغ کرکے) اون کو پہیر دین گے اور یہ عاریت دینا اوسوقت ہوگا جب یمن مین کوئی فتنہ

کرے یا عہد توڑے مسلمانون سے لڑا اور وہان جنگ پیش ہو) اس شرط پر کہ اونکا کوئی گرجا نہ گرایا جاویگا اور کوئی پادری اونکا نہ نکالا جاویگا اور اونکے دین مین مداخلت نہ ہوگی جبتک کوئی نئی بات نہ نکالین یا سود نہ کہاوین (راوی اسمعیل نے کہا وہ سود کہانے لگے تو اونکا عہد ٹوٹ گیا پھر وہ نکالدیے گیے عرب کے ملک سے) **باب** فی اخذ الجزیۃ من المجوس (پارسی آتش پرست لوگون سے جزیہ لینے کا بیان) **عن** ابن عباس قال ان اھل فارس لما مات نبیھم کتب لھم ابلیس المجوسیۃ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے جب فارسیون کا پیغمبر مرگیا تو ابلیس نے اونکو مجوسیت یعنی آتش پرستی پر لگایا (اور گمراہ کردیا) **عن** عمرو بن دینار سمع بجالۃ یحدث عمرو بن اوس وابا الشعثاء قال کنت کاتبا لجزء بن معویۃ عم الاحنف بن قیس فجاء نا کتاب عمر قبل موتہ بسنۃ اقتلوا کل ساحر وفرقوا بین کل ذی محرم من المجوس وانھوھم عن الزمزمۃ فقتلنا فی یوم ثلاثۃ سواحر وفرقنا بین کل رجل من المجوس وحرمہ فی کتاب اللہ وصنع طعاما کثیرا فدعاھم فعرض السیف علی فخذہ فاکلوا ولم یزمزموا والقوا وفرقنا بینھن من الورق ولم یکن عمر اخذ الجزیۃ من المجوس حتی شھد عبد الرحمن بن عوف ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذھا من مجوس ھجر **ترجمہ** بجالہ بن عبدہ سے روایت ہے کہ مین منشی تہا جزء بن معاویہ کا جو چچا تہا احنف بن قیس کا ایکبار ہمارے پاس حضرت عمرؓ کا نامہ آیا اونکے وفات سے ایکسال پہلے اوسمین یہ لکہا تہا مار ڈالو ہر جادوگر کو اور جدائی کردو درمیان مین محارم کے مجوسیون مین **ف** یعنے جو پارسی اپنی بہن یا بیٹی یا غیر کسی محرم سے شادی کرلے تو جدائی کردو درمیان مین اوسکے اور اوسکی عورت کے۔ شاید پارسی محارم سے شادی بیاہ کرتے ہون گے تہا اور منع کردون کو گنگنانے سے اور جسکو گنگناتے ہین وہ کہانے کے بعد معلوم نہین کیا بکتے ہین) تو ہم نے ایکدن مین تین جادوگرون کو قتل کیا اور جسن مجوسی کے نکاح مین کوئی اور کسی محرم عورت تھی اوسکو جدا کردیا اور احنف بن قیس نے بہت سارا کہانا پکوایا پھر پارسیونکو بلا بھیجا اور تلوار کو اپنی ران پر رکہا انہون نے کہانا کہایا لیکن گنگنایا نہین اور ایک خچر کے بوجہہ یا دو خچرون کے بوجہہ کے برابر چاندی ڈال دی تو حضرت عمرؓ نے پارسیون سے جزیہ نہین لیا یہان تک کہ عبد الرحمن بن عوف نے گواہی دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جزیہ لیا ہجر کے پارسیون سے **ف** ہجر ایک موضع تہا بحرین مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہان کے پارسیون سے جزیہ لیا تہا **عن** ابن عباس قال جاء رجل من الاسبذیین من اھل البحرین وھم مجوس اھل ھجر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فمکث عندہ ثم خرج فسالہ ما قضی اللہ ورسولہ فیکم قال شر قلت مہ قال الاسلام او القتل قال وقال عبد الرحمن بن عوف وترکوا ما سمعت انا من الاسبذیین **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے ایک شخص اسبذیین مین سے بحرین کے رہنے والون مین سے ہجر کے مجوسیون مین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور تہوڑی دیر آپ پاس ٹہرا رہا پہر نکلا تو مین نے پوچہا اللہ اور رسول نے کیا فیصلہ کیا تمہارا (بولا برا فیصلہ کیا مین نے کہا چپ ایسی بات نہتا ہے) بولا فیصلہ کیا یہ کہ اسلام لاؤ نہین تو قتل ہوجاؤ ابن عباس نے کہا لیکن عبد الرحمن بن عوف نے یہ کہا کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے جزیہ لینا قبول کیا یا اون نے عبدالرحمن بن عوف کے قول پر عمل کیا اور مین نے جو سندی سنا اوسکو
پھوندیا فقط واللہ اعلم کہ عبدالرحمن بن عوف صحابی جلیل القدر عشرہ مبشرہ مین سے تھے۔ اونہون نے ضرور ہی کہا ہوگا یا خلاف اس
صحابی کے کہ اونہون نے کان سے سنا تھا اوسکو قول کا کیا اعتبار۔ اسبندی عمان کے رئیس تھے یہ ایک لفظ فارسی ہے جسکو عرب لوگ
گھوڑون کی پرستش کرنیوالے شاید وہ یا اون کے باپ دادا گھوڑی کو پوجتے ہونگے اسپ کہتے ہین فارسی مین گھوڑے کو اسبندی منسوب
ہی اسپ کیطرف واللہ اعلم۔ الحمدللہ تمام ہوا پارہ اونیسوان سنن ابی داؤد کی بتیس پارون مین سے اٹھارہ پارہ ہوتا ہی پارہ بیسوان اوسکے
فضل اور عنایت اور مدد و بہبود سے

ثم الجزء التاسع عشر ويتلوه الجزء العشرون ان شاء الله تعالى

فہرست پارہ نوزدہم سنن ابی داؤد علیہ الرحمۃ

صفحہ	باب
۷۳۵	محاصل اور سرداری کا بیان
"	حکومت کو طلب کرنا منع ہے
۷۳۶	اونہی کو حاکم کرنا درست ہے
"	وزیر مقرر کرنے کا بیان
"	عرافت کا بیان
۷۳۸	منشی کہنے کا بیان
"	زکوۃ وصول کرنے کا ثواب
"	بیعت کا بیان
۷۳۹	عاملون کی تنخواہ کا بیان
۷۴۰	عاملونکو ہدیہ لینا نادرست ہے
۷۴۱	زکوۃ مین سے چرانے کا بیان
"	امام پر رعیت کی کیا حقوق ہین
۷۴۲	مال غنیمت کو جو بغیر جنگ کے ملے
	تقسیم کرنے کا بیان
"	سپاہیونکی اولاد کو حصہ دینا
۷۴۳	کس عمر کے مرد کا حصہ لگانا چاہیے
"	آخر زمانہ مین جزیہ لینے کی کیا حد ہے کا بیان

صفحہ	باب
۷۴۴	جن لوگونکو عطا ملنا چاہیے اون کا نام
	بادشاہی فرمان مین لکھنا۔
"	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جن
	مالونکو اپنے لیے چن لیتے تھے اموال غنیمت
	مین سے اون کا بیان۔
۷۴۳	وہ خمس جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
	مال غنیمت سے لیتے تھے کہان کہان تقسیم
	کرتے تھے اور کن کن قرابت والون کو
۷۶۲	صفی کا بیان) جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
	غنیمت سے کوئی چیز پسند کر کے لیتے تھے
۷۶۴	یہود مدینے سے کیونکر نکالے
	گئے اوسکا بیان
۷۶۶	یہود بنی النضیر کا حال جو مدینے
	ہجری مین مدینے سے نکالے گئے
۷۷۰	خیبر کی زمین کا بیان جیسے
	اوسکا حکم

صفحہ	باب
۷۷۴	مکے کے فتح کا بیان جو ۸
	ہجری مین ہوا۔
۷۷۶	طائف کے فتح کا بیان
۷۷۷	یمن والون کا اور یمن کے زمین کا
	بیان۔
۷۷۸	یہودیون کو عرب کے ملک سے نکالنے
	کا بیان۔
۷۷۹	جو زمین کافرون کے ملک مین جنگ
	سے پہلے ہو سے وہ مسلمانون مین کیونکر
	تقسیم ہوگی۔
۷۸۰	جزیہ لینے کا بیان
۷۸۱	پارسی آتش پرست لوگون سے
	جزیہ لینے کا بیان

الجزء العشرون

پارہ بیسوان

باب التشدید فی جبایۃ الجزیۃ جزیہ وصول کرنیمین سختی کرنیکا بیان عن عروۃ بن الزبیر ان ھشام بن حکیم بن حزام وجد جلا وھو علی حمص یشمس ناسا من القبط فی اداء الجزیۃ فقال ما ھذا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ یعذب الذین یعذبون الناس فی الدنیا ترجمہ عروہ بن الزبیر سے روایت ہی کہ ہشام بن حکیم بن حزام نے دیکھا ایک شخص کو جو عامل تہا حمص کا (ایک شہر کا نام ہی) وہ جمع کر رہا تہا لوگون کو قبطیون مین سے دہوپ مین کہڑا کرتا تہا جزیہ ادا کرنیکیواسطے ہشام نے کہا کیا ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے بیشک اللہ تعالے عذاب کریگا اون لوگون کو جو دنیا مین لوگون پر عذاب کرتے ہین ف یعنے ظلم کرتے ہین اور بندگان خدا کو قصور سے زیادہ سزا دیتے ہین یا بلا قصور ستاتے ہین - یہ حدیث نسخہ مطبوعہ دہلی مین مکرر لکہی گئی ہی غلطی سے باب فی تعشیر اھل الذمۃ اذا اختلفوا بالتجارات جب کافر ذمی مال تجارت لیکر پہرین تو اون سے دسوان حصہ محصول لیا جاویگا عن حرب بن عبید اللہ عن جدہ ابی امہ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما العشور علی الیھود والنصاری ولیس علی المسلمین عشور ترجمہ حرب بن عبید اللہ سے روایت ہی اونہون نے سنا اپنی نانا سے اونہون نے اپنے باپ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دسوان حصہ یہود اور نصاری ہی سے لیا جاویگا اور مسلمانون سے نہ لیا جاویگا ف یعنے مال تجارت مین سے بلکہ مسلمانون سے چالیسوان حصہ لیا جاویگا البتہ پیداوار زراعت مین مسلمانون سے دسوان حصہ لیا جاویگا عن حرب بن عبید اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمعناہ قال خراج مکان العشور ترجمہ حرب بن عبید اللہ سے روایت ہی اونہون نے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اوس کی جو اوپر گزرا یعنے دسوان حصہ خراج کا (مال تجارت مین سے) یہود اور نصاری سے لیا جاویگا اور مسلمانون کے اموال تجارت مین سے دسوان حصہ نہ لیا جاویگا عن عطاء عن رجل من بکر بن وائل عن خالہ قال قلت یا رسول اللہ اعشر قومی قال انما العشور علی الیھود والنصاری ترجمہ عطا سے روایت ہی اونہون نے سنا ایک شخص سے جو بکر بن وائل مین سے تہا اوس نے سنا اپنی ماموں سے وہ کہتا تہا مین نے عرض کیا یا رسول اللہ مین دسوان حصہ لیا کرون اپنی قوم سے آپنے فرمایا دسوان حصہ یہود اور نصاری پر ہی (اموال تجارت مین نہ مسلمانون پر اون پر چالیسوان حصہ ہے جیسا اوپر گزر چکا) عن حرب بن عبید اللہ بن عمیر الثقفی عن جدہ رجل من بنی تغلب قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاسلمت وعلمنی الاسلام وعلمنی کیف تاخذ الصدقۃ من قومی ممن اسلم ثم رجعت الیہ فقلت یا رسول اللہ کل ما علمتنی قد حفظتہ الا الصدقۃ افاعشرھم قال انما العشور

علی النصاریٰ والیہود ترجمہ حرب بن عبید اللہ سے روایت ہے اوس نے سنا اپنے دادا سے جو ایک شخص تھا بنی تغلب میں سے وہ
بولا میں آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور مسلمان ہوا آپ نے مجھ کو اسلام سکھایا اور یہ بھی سکھایا کہ میں کس طرح صدقہ لیا کروں
اپنی قوم میں اون لوگوں سے جو مسلمان ہو جاویں پھر جب میں دوبارہ لوٹ کر آیا پاس آیا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ جو کچھ آپ نے
مجھ کو سکھایا تھا سب مجھ کو یاد ہے مگر صدقہ یاد نہ رہا کیا میں اپنی قوم سے وہ ایک لیا کروں (یعنی دسواں حصہ) اون کے مالوں میں سے جو تجارت
کی لیے لاویں) آپ نے فرمایا نہیں دسواں حصہ تو یہود اور نصاریٰ پر ہے (اور مسلمانوں پر دسواں حصہ پیداوار اور بضاعت پر جو نہ اموال تجارت
میں) عن العرباض بن ساریۃ السلمی قال انا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم خیبر وھو ضعیف من
اصحابہ وکان صاحب خیبر رجلا مارد امنکرا فاقبل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا محمد الکم ان تذبحوا
حمرنا وتاکلوا ثمرنا وتضربوا نساءنا فغضب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال یا ابن عوف ارکب
فرسک ثم ناد الا ان الجنۃ لا تحل الا لمؤمن وان اجتمعوا للصلوٰۃ قال فاجتمعوا ثم صلی بھم النبی صلی
اللہ علیہ وسلم ثم قام فقال ایحسب احدکم متکئا علی اریکتہ قد یظن ان اللہ لم یحرم شیئا الا ما فی
ھذا القرآن الا وانی واللہ قد امرت ووعظت ونھیت عن اشیاء انھا لمثل ھذا القرآن او اکثر وان
اللہ عز وجل لم یحل لکم ان تدخلوا بیوت اھل الکتاب الا باذن ولا ضرب نسائھم ولا اکل ثمارھم
اذا اعطوکم الذی علیھم ترجمہ عرباض بن ساریہ سلمی سے روایت ہے ہم اوتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ خیبر میں اور آپ کے ساتھ آپ کے اصحاب تھے اور خیبر کا رئیس ایک شخص تھا شریر اور سرکش وہ آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پاس اور عرض کیا اوس نے یا محمد کیا تم کو یہ درست ہے کہ ہمارے گدھوں کو کاٹ ڈالو اور ہمارے میوے کھا جاؤ اور ہماری عورتوں
کو مارو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سنکر غصہ ہوئے اور فرمایا اے عبد الرحمن بن عوف سوار ہو گھوڑے پر پھر پکار دے کہ بہشت
کر جنت نہیں حلال ہے مگر مسلمان کے لیے اور جمع ہو جاؤ سب لوگ نماز کیلئے پھر وہ سب لوگ جمع ہوئے آپ نے نماز پڑھائی
پھر کھڑے ہوئے اور فرمایا کیا تم میں سے کوئی شخص اپنے مسند پر تکیہ لگا کر یہ سمجھتا ہے کہ اللہ جل جلالہ نے نہیں حرام کیا کسی چیز کو
مگر اون چیزوں کو جنکا ذکر قرآن میں ہے آگاہ ہو جاؤ میں نے نصیحت کی اور حکم کیا چند باتوں کا اور منع کیا چند باتوں سے وہ باتیں
بھی ایسے ہی ہیں جیسی وہ باتیں جنکا ذکر قرآن میں ہے یا اوس سے زیادہ ہیں ف یعنی حدیث بھی مثل قرآن کے واجب العمل
ہے یہ نہ سمجھو کہ جو حکم قرآن میں نہیں ہے اوسپر عمل کرنا چنداں ضرور نہیں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن باتوں کا حکم
دیا اللہ ہی کا حکم ہے اور جس چیز سے منع کیا گویا اللہ نے اوس سے منع کیا من یطع الرسول فقد اطاع اللہ اس سے یہی مقصود ہے
اب اس زمانے میں بہت لوگ ایسے پیدا ہوئے ہیں جنہوں نے حدیث کو چھوڑ دیا ہے ف جبتک اللہ تعالیٰ نے جو چیز حلال کیا اہل کتاب کے
گھروں میں جانا مگر اون سے اور نہیں حلال کیا اون کی عورتوں کو ستانا اور اون کے میوے کھانا جبتک وہ تم کو دیے جاویں جو تمہارا
اون پر ہے (یعنے جزیہ دیا کریں) عن رجل من جھینۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلکم تقاتلون

قوما فظهرون عليهم فيتقونكم بامواهم دون انفسهم وابنائهم قال سعيد فحدثت فيصالحكم
على صلح ثم اتفقا فلا تصيبوا منهم فوق ذلك فانه لا يصلح لكم ترجمہ ایک شخص سے روایت ہے جو قبیلہ
جہینہ سے ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شاید تم لڑو گے ایک قوم سے پھر غالب ہو گے اون پر وہ اپنے تمہیں بچاویں
گے تم سے اپنا مال دیکر یعنے اپنی جانون کو اور اپنی اولاد کو پھر صلح کرلین گے تم سے ایک مال پر تو نہ لینا زیادہ اوس سے
کیونکہ وہ درست نہین ہے تمہارے واسطے یعنے جب ایک مال معین ہو گیا اون سے اور صلح کر لی اوسپر تو پھر اوس سے زیادہ
مانگنا نادرست ہوگا) عن علماء من ابناء اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم عن آبائهم دنية
عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الا من ظلم معاهدا او انتقصه او كلفه فوق طاقته او
اخذ منه شيئا بغير طيب نفس فانا حجيجه يوم القيامة ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے
چند بیٹون سے روایت ہے انہون نے سنا اپنے باپون سے جو ایکدوسرے کے غیر تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو
شخص ظلم کریگا کسی ذمی پر یا اوس کے حق مین کمی کریگا یا طاقت سے زیادہ اوسکو تکلیف دیگا یا بے اوسکے خوشی کے کوئی چیز
اوس سے لیگا تو مین حجت کرونگا اوس کے دن قیامت کے یعنے اوسکا دشمن ہو جاونگا اور اوس پر قصور ثابت کرون گا
باب فی الذمی یسلم فی بعض السنة هل عليه جزية جو ذمی مسلمان ہو جاوے سال کے اندر تو جتنے دن سال مین سے
گزرے ہین اوسکا جزیہ نہ لیا جاویگا عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس على المسلم
جزية ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان پر جزیہ نہین ہے اس کی تفسیر آگے
آتی ہے عن محمد بن كثير قال سئل سفيان عن تفسير هذا فقال اذا اسلم فلا جزية عليه ترجمہ سفیان
سے کسی نے اس حدیث کا مطلب پوچھا انہون نے کہا مطلب یہ ہے جب ذمی مسلمان ہو جاوے تو اوسپر جزیہ نہ ہوگا (اون دنون کا جو اس
سال مین سے گزر گئے) باب فی الامام یقبل هدايا المشركين امام کو مشرکین کا ہدیہ لینا درست ہے یا نادرست اوسکا
بیان عن عبد الله الهوزني قال لقيت بلالا المؤذن مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا بلال
حدثني كيف كانت نفقة رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما كان له شيء وكنت انا الذي ألي ذلك منه منذ
بعثه الله الى ان توفي وكان اذا اتاه الانسان مسلما فرآه عاريا يامرني فانطلق فاستقرض فاشتري له
البردة فاكسوه واطعمه حتى اعترضني رجل من المشركين فقال يا بلال ان عندي سعة فلا استقرض
من احد الا منى فعلت فلما ان كان ذات يوم توضأت ثم قمت لاؤذن بالصلاة فاذا المشرك
قد اقبل في عصابة من التجار فلما رآني قال يا حبشي قلت يا لبيك فجهم مني وقال لي قولا غليظا وقال
لك تدري كم بينك وبين الشهر قال قلت قريب قال انما بينك وبينه اربع فامهلك بالذي عليك
فاردك ترعى الغنم كما كنت قبل ذلك فاخذ في نفسي ما يأخذ في نفس الناس حتى اذا صليت العتمة

پوری ہونیمین کتنے دن باقی ہین مین نے کہا ماں قریب ہے (یعنے تہوڑے دن باقی ہین غرض اوسکی یہہ تھی کہ مہینہ پورا ہونے کو ہی قرض کا وعدہ آن پہونچا اور تو غافل ہے شاید تیری نیت دینے کی نہین ہے ہر چند ابہی وعدہ نہین گزرا تہا پر وہ کافر تہا دل ہی مسلمانون کا دشمن تہا خواہ نخواہ ہی قرضے کا بہانہ کرکے لڑنے لگا۔ اور حضرت بلال رضہ کو سخت سست کہنے لگا) وہ بولا دیکہہ مہینے مین چار دن باقی ہین مین اپنا قرض تجھسے لیکر چہوڑونگا اور تجھکو ایسا ہی کر دونگا جیسے تو پہلے کرمان چرایا کرتا تہا (یعنے پھر تجھکو قرض نہ دونگا دوسرے سوداگرون کو بھی منع کر دونگا تیرا اعتبار کہو دونگا پہر تو ویسا ہی مفلس اور خوار ہو جاویگا جیسے پہلے تہا وہ مردود اپنے ذرا سے قرضے پر ایسا مغرور تہا کہ خدا کو بالکل بہول گیا تہا) حضرت بلال کہتے ہین میرے دل مین ایسا ملال گزرا جیسے لوگون کو گزرتا ہے یہانتک کہ جب مین عشا کی نماز پڑہ چکا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گہر مین تشریف لے گئے مین بہی گیا اور آپ سے اجازت چاہی اندر آنے کی آپ نے اجازت دی مین نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم آپ کے پر ان باپ میرے وہ مشرک جسنے مجھسے قرض لیا کرتا تہا مجھسے لڑا اور مجھکو ایسا ویسا بہت کچہ سنایا اور آپ پاس اتنا مال نہین ہے کہ میرا قرضہ ادا کر دیجے نہ میرے پاس ہے اور وہ مجھے ذلیل کریگا آپ مجھے اجازت دیجیے بہاگ جانیکی اون قومون مین سے کسی قوم پاس جہان مسلمان ہو گئے ہین (اور مدینے سے باہر رہتے ہین) یہانتک کہ اللہ جل جلالہ اپنے رسول کو عطا فرماوے اوسکا مال جب ہے میرا قرضہ ادا ہو جاوے یہہ کہکر مین نکل آیا اور اپنے مکان پر گیا اور تلوار اور موزہ اور جوتی اور ڈہال کو اپنے سرہانے رکہا (کہ صبح ہوتی ہی یہان سے بہاگ جاونگا جب پوپہٹی (یعنے صبح صادق کی روشنی نمودہوئی) تو مین نے بہاگنے کا ارادہ کیا اتنے مین ایک آدمی دوڑتا ہوا آیا اور بولا ہی بلال یاد فرمایا تم کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مین چلا اور آپ پاس آیا کیا دیکہتا ہون کہ چار جانور لدے ہوے بیٹہے ہین (یعنے اون کی پیٹہون پر اسباب لدا ہوا ہی) تو مین نے اون مانگا آپ نے اندر آنے کا آپنے فرمایا خوش ہو جا ہی بلال اللہ نے تیرے قرضے کو ادا کر دیا کے لیے مال بہیجا بعد اوسکے فرمایا کیا تو نے نہین دیکہے وہ چار جانور لدے ہوے مین نے کہا کیون دیکہے کیون نہین آپنے فرمایا جا وہ جانور بہی تو لے لے اور جو اون پر اسباب لدا ہی وہ بہی لے لے اون پر کپڑا اور غلہ لدا ہی یہ بہیجا ہی مجھکو فدک کے رئیس نے تو اون کو لے لے اور اپنا قرض ادا کر دے مین نے ایسا ہی کیا (یعنے قرضہ اوس مردود کا ادا کر دیا) پہر بلال نے کہا مین مسجد مین آیا دیکہا تو رسول اللہ مسجد مین بیٹہے ہوے ہین مین نے سلام کیا آپنے فرمایا اوس مال سے کیا فائدہ ہوا تجھکو مین نے عرض کیا اللہ تعالے نے ادا کرا دیا سب قرضہ جو اوسکے رسول پر تہا کچہ باقی نہ رہا آپنے فرمایا اوس مال مین سے کچہ بچا ہی مین نے کہا ہان آپنے فرمایا جلدی جو بچا ہی اوسکو صرف کر ڈال مین اپنے گہر مین جاونگا جبتک تو مجھے بیفکر نہ کریگا اوس مال سے (یعنے اوسکو صرف نہ کر ڈالے گا) جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشا کی نماز پڑہی تو مجھے بلایا اور فرمایا کیا ہوا وہ مال جو بچا تہا تیرے پاس مین نے کہا وہ میرے پاس ہے کوئی نہین آیا میرے پاس جسکو مین وہ مال دیتا (یعنے کوئی حاجت مند نہین ملا) پہر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رات کو مسجد ہی مین رہے اور بیان کیا حدیث کو جب دوسری روز عشا کی نماز سے فارغ ہوے تو مجھے بلایا اور فرمایا کیا ہوا وہ مال جو تیرے پاس بچا رہا تہا مین نے کہا یا رسول اللہ اللہ نے بیفکر کر دیا آپ کو اوس مال سے یہ سنکر آپ نے تکبیر کہی اور شکر کیا اللہ جل شانہ کا

(اور تعریف کی اسکی کہ اوس نے عنایات وی مال سی) آپ کو ذرتہا اسباب کا نہین جاوین اوسکے میرے پاس سی ہی پہر آپ پیچھے
مین ہو لیا آپ اپنے بی بیون پاس آئے اور ایک ایک کو سلام کیا یہانتک کہ پہنچے سونیکی جگہہ مین تشریف لیگئے تو یہی ہی وہ جو
پوچہا تجہہ نے مجہسے (راوی عبد اللہ ہوزنی) ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کفار کے ہدایا لینے درست ہین آپ نے نہین
کیا ہدیہ متوقس کا اور کسیدرد درکا۔ بعضون نے کہا اہل کتاب کے ہدایا لینے درست ہین اور مشرکین کے ہدایا درست نہین مین
بدلیل دوسری حدیث کے جو آگے آتی ہی کیونکہ مشرکین کے ذبیحے بھی درست نہین مین عن معوذ یعنی باسناد ابی توبہ
وحدیثہ قال عند قولہ ما یقضی عنی فسکت عنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاغتممت فخاطرنی حتی
معاویہ سے بھی ایسا ہی روی ہے جیسی اوپر گزری اس روایت مین اتنا زیادہ ہی کہ چپ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا میرے
پاس آپ پاس اتنا مال ہی کہ میرا قرضہ ادا ہو تو آپ یہہ سنکر چپ ہو رہے مجہی دل مین برا معلوم ہوا اور گران گزرا کہ شاید آپ نے
نے میری تقریر پر التفات نہین کیا عن عیاض بن حمار قال اھدیت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ناقۃ
فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اسلمت قلت لا قال انی نھیت عن زبد المشرکین ترجمہ عیاض بن حمار سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مین ایک اونٹنی تحفہ لایا آپ نے فرمایا تو مسلمان ہو گیا مین نے کہا نہین آپ نے
فرمایا مجہی ممانعت ہی مشرکون سی تحفہ لینے کی **کتاب القطائع** کتاب قطعہ دینے کے بیان مین
باب اقطاع الاراضین زمین قطعہ دینا عن علقمۃ بن وائل عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
اقطعہ ارضا بحضرموت ترجمہ علقمہ بن وائل نے اپنے باپ وائل بن حجر سی روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے اونکو ایک زمین دی مقطعہ کے طور پر حضرموت مین ف حضرموت ایک شہر ہے یمن مین اس سی معلوم ہوا کہ
امام کو مقطعہ یا جاگیر کسیکو دینا درست ہی عن عمرو بن حریث قال خط لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دارا
بالمدینۃ بقوس وقال ازیدک ازیدک ترجمہ عمرو بن حریث سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ
مین ایک گہر کیواسطے زمین مجہکو دی کمان سے لکیر کہینچکر اور فرمایا زیادہ دونگا زیادہ دونگا تجہکو یعنی اتنا بیشمار بیدا کرو
پہر اور زیادہ دونگا عن ربیعۃ بن ابی عبد الرحمن عن غیر واحد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقطع
بلال بن الحرث المزنی معادن القبلیۃ وھی من ناحیۃ الفرع فتلک المعادن لا یؤخذ منھا الا الزکاۃ
الی الیوم ترجمہ ربیعہ بن ابی عبد الرحمن نے کئی لوگون سی سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بالمقطعہ دیدیں بلال
بن حارث کو کانین قبلیہ کے جو فرع کیطرف ہین (قبل اکمو ضع ہی فرع کے متعلقات مین سی فرع ایک مقام ہی مدینہ
کے درمیان) تو ان کانون سی آجتک کچہہ نہین لیا جاتا سوا زکوۃ کے ف اور یہہ زکوۃ بھی جبتک ہے کہ آمدنی جاری ہی
جب آمدنی بند ہو جاوے تو زکوۃ بھی موقوف ہو جاوے گی (موطا) عن کثیر بن عبد اللہ بن عوف المزنی عن
ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اقطع بلال بن الحرث المزنی معادن القبلیۃ جلسیھا وغوریھا

وقال غیر جلسها وغورها وحیث یصلح الزرع من قدس ولم یعطه حق مسلم وکتب له النبی صلی الله
علیه وسلم بسم الله الرحمن الرحیم ما اعطی محمد رسول الله بلال بن الحرث المزنی اعطاه معادن القبلیة
جلسیها وغوریها وقال غیر جلسها وغورها وحیث یصلح الزرع من قدس ولم یعطه حق مسلم قال
ابو اویس وحدثنی ثور بن زید مولی بنی الدیل بن بکر بن کنانة عن عکرمة عن ابن عباس
مثله ترجمہ کثیر بن عبداللہ بن عوف مزنی نے روایت کیا اپنے باپ سے انہوں نے اوسکے دادا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے بالمقطعہ دیدی تہیں بلال بن حارث مزنی کو کانین قبلیہ کے جو بلندی پر تہیں اور جو پستی مین تہیں اور جو زمین داخل
کے لائق تھی قدس مین (ایک پہاڑ کا نام ہی) نہ وہ زمین اونکو بالمقطعہ دی جسکا کوئی قابض نہ تہا) اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ایک سند اون کو لکہدی بسم اللہ الرحمن الرحیم وہ کاغذ ہی جسکی رو سے محمد نے جو اللہ کے رسول ہین بلال حارث
مزنی کو بہیجدیا قبلیہ کے کانون کا جو بلندی مین ہین اور جو پستی مین ہین اور جہان پر کہیتی ہوسکتی ہی قدس مین اور
نہین دیا اونکو کسی مسلمان کا حق - ابو اویس راوی نے کہا مجہسے ثور بن زید بنی دیل کے مولے نے ایسی ہی حدیث بیان کی
انہون نے عکرمہ سے سنا انہون نے ابن عباس سے ف یہ جو فرمایا نہین دیا کسی مسلمان کا حق اس سے مقصود یہ ہی کہ سند مین
اراضی داخل نہین ہین جن سے کسی کی حقیت متعلق ہی یعنی اور کوئی رعیت اوسکو جوتی اور بوتے ہی بلکہ سند مین ہی اراضی داخل
ہین جنسے کسی کی حقیت متعلق نہین ہی اور وہ زراعت کے لائق ہین یعنی شورا اور سنگلاخ نہین ہے - مالک نے کہا کان مثل
زراعت کے ہی جبتک مال اوسمین سے نکلے زکوۃ لیجاوی عن محمد بن المنذر قال سمعت الحنینی قال قرأته
غیر مرة یعنی کتاب قطیعة النبی صلی الله علیه وسلم قال ابو داؤد وحدثنا غیر واحد عن حسین بن محمد
انا ابو اویس حدثنی کثیر بن عبد الله عن ابیه عن جده ان النبی صلی الله علیه وسلم اقطع بلال بن الحرث المزنی
معادن القبلیة جلسیها وغوریها قال ابن النضر وجرسها وذات النصب ثم اتفقا وحیث یصلح الزرع
من قدس ولم یعط بلال بن الحرث حق مسلم وکتب له النبی صلی الله علیه وسلم هذا ما اعطی رسول الله
صلی الله علیه وسلم بلال بن الحرث المزنی اعطاه معادن القبلیة جلسها وغورها وحیث یصلح الزرع من
قدس ولم یعطه حق مسلم زاد ابن النضر وکتب ابی بن کعب ترجمہ امام ابو داؤد نے سنا محمد بن النضر سے
انہون نے سنا اسحق بن ابراہیم حنینی سے انہون نے کہا مین نے کئی بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کتاب کو پڑہا جس مین
مقطعہ کا مذکور تہا ابو داؤد نے کہا ہم سے حدیث بیان کی گئی لوگون نے حسین بن محمد سے انہون نے کہا خبر دی ہم کو ابو اویس
نے انہون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے کثیر بن عبداللہ نے انہون نے اپنے باپ سے انہون نے اون کے دادا سے کہ عمرو بن عوف مزنی
سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقطعہ دیا بلال بن حارث مزنی کو قبلیہ کے کانونکا جو بلند مقامون مین تہین اور جو پست
مقامون مین تہین اور جرس اور ذات النصب کو ف جرس اور ذات النصب کے معنے معلوم نہین ہمنے تعصون نے کہا زمین کے

قسمون کے نام ہین بعضون نے کہا وضع کے نام ہین واللہ اعلم **ف** اور اون اراضی کو جو زراعت کے قابل نہین قدس کہتے ہین
(قدس ایک پہاڑ کا نام ہے یا ہر وضع جو بلند ہو اور زراعت کے لائق ہو) اور نہین دیا اونکو حق کسی مسلمان کا **ف** کہا
ابو داود نے حدیث بیان کی ہمسے نفیر بن زید نے اونہون نے حکم سے اونہون نے ابن عباس سے اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
مثل اسکی بن نصر نے اتنا زیادہ کیا کہ یہ سند ابی بن کعب نے لکھی تہی - امام مالک نے کہا کہ کانون مین سے جو مال برآمد ہو اوس مین
سے کچھ نہ لیا جاوے جبتک قیمت اوس کے بیس دینار یا دو سو درم کو نہ پہونچے البتہ جب اسقدر قیمت کا مال نکلے تو اوسمین سے زکوۃ لیجاوے
اور جو اوس سے بھی زیادہ ہو تو اوسی حساب سے زکوۃ لی جاوے **عن** ابیض بن حمال انه وفد الی رسول الله صلی الله علیه
وسلم فاستقطعه الملح قال ابن المتوکل الذی بمارب فقطعه له فلما ان ولی قال رجل من المجلس اتدری ما
قطعت له انما قطعت له الماء العد قال فانتزع منه قال فسالته عما یحمی من الاراک قال ما لم تنله خفاف
وقال ابن المتوکل اخفاف الابل ترجمہ ابیض بن حمال سے روایت ہے وہ آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور چاہا کہ جاگیر دین
آپ اوسکو نمک کے کان کے جو مارب مین تہی (مارب ایک موضع ہے یمن مین) آپ نے دیدی جب وہ چلا تو اوسکی مجلس کے شخص نے کہا یا رسول اللہ
آپ جانتے ہین کیا دیا آپنے اوسکو آپ نے تو پانی دیدیا اوسکو (یعنی جو ہمیشہ نکلا کریگا کبھی بند نہ ہوگا بی محنت اور مشقت
کے) یہ سنکر آپنے جاگیر پھیر لی اوس سے (کیونکہ آپ یہ سمجھتے تہے کہ یہان نمک محنت اور مشقت سے تیار ہوتا ہوگا جیسا اور کانون سے
مال تیار ہوتا ہے) پھر پوچھا اوس نے آپسے کونسے زمین گہیری جاوے (یعنی پیلو کی درختون کی) جسمین اور لوگ نہ آسکین آپنے جانورون
کو وہان نہ چرا سکین (آپنے فرمایا جہان اونٹون کے پانون نہ پہونچین (یعنے الگ ہو چراگاہ اور آبادی سے) **عن محمد**
بن الحسن المخزومی مالم تنله اخفاف الابل یعنی ان الابل تاکل منتهی رؤسها وهی ما فوقه ترجمہ محمد بن حسن
مخزومی نے کہا اونٹون کے پانون نہ پہونچنے سے یہ غرض ہے کہ اونٹ جسقدر پیلو کا درخت تو رد سکتا ہے جہانتک اونٹونکا منہ پہونچ
سکے یعنی جہانتک اونٹ کا سر پہونچیگا وہ روک نہین سکتا اونٹ اوسکو کہا دینگے البتہ اوس سے اوپر کو روک سکتا ہے اگر کوئی
چرہ کر دور سے) **عن** ابیض بن حمال انه سال رسول الله صلی الله علیه وسلم عن حمی الاراک فقال رسول
الله صلی الله علیه وسلم لا حمی فی الاراک فقال راکة فی حظاری فقال النبی علیه السلام لا حمی فی الاراک
قال فرجع یعنی بحظاری الارض التی فیها الزرع للحائط علیها ترجمہ ابیض بن حمال سے روایت ہے اوس نے پوچھا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیلو کے درخت (کہنے کو) یعنی ایک احاطہ اپنا باندہنے کو جس مین کھیت اور درخت اور لوگ آنکے نہ کانمین نہ اپنے جانورون
کو وہان چرا سکین) آپنے فرمایا پیلو مین روک نہین ہو سکتی وہ بولا یہ وہ پیلو ہین جو میرے کھیت کے اندر ہین آپنے فرمایا پیلو
مین روک نہین ہو سکتی **ف** اسلیے کہ پیلو سے سب آدمیونکو حاجت پڑتی ہے مسواک بنانے کے لیے اور اور کامونکیواسطے تو اوسکا
رکھنا درست ہوگا مراد ان درختون سے وہ درخت ہین جو بے اوسکے کھیت مین تہے **عن** صخر ان رسول الله صلی الله
علیه وسلم عن نقیعها فلما ان سمع ذلک صخر بعث فی خیل هذا النبی صلی الله علیه وسلم فوجد نبی الله صلی الله علیه

وسلم قد انصرف ولم يفتح فجعل صخر يومئذ عهدا لله وذمته ان لا يفارق هذا القصر حتى ينزلوا
على حكم رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم يفارق بهم حتى نزلوا على حكم رسول الله صلى الله عليه
وسلم فكتب اليه صخر اما بعد فان ثقيفا قد نزلت على حكمك يا رسول الله واتا مقبل اليهم وهم في
خيل فامر رسول الله صلى الله عليه وسلم بالصلاة جامعة فدعا لاحمس عشر دعوات اللهم بارك لاحمس في
خيلها ورجالها واتاه القوم فتكلم المغيرة بن شعبة فقال يا نبي الله ان صخرا اخذ عمتي وخالتي
فيما دخل فيه المسلمون فدعاه فقال يا صخر ان القوم قد اسلموا احرزوا دماءهم واموالهم فادفع الى
المغيرة عمته فدفعها اليه وسال نبي الله صلى الله عليه وسلم ما ابتى سليم قد هربوا عن الاسلام
وتركوا ذلك الماء فقال يا نبي الله انزلنيه انا وقومي قال نعم فان له واسلم يعني السليميين فاتوا صخرا
فسالوه ان يدفع اليهم الماء فابى فاتوا النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا يا نبي الله اسلمنا واتينا
صخرا ليدفع الينا ماءنا فابى علينا فاتاه فقال يا صخر ان القوم اذا اسلموا احرزوا اموالهم ودماءهم
فادفع الى القوم ماءهم قال نعم يا نبي الله فرايت وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم يتغير عند ذلك
حمرة حياء من اخذه الجارية واخذه الماء ترجمہ صخر بن عیلہ بن عبد اللہ بن ربیعہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے جہاد کیا ثقیف سے (قلعہ طائف پر) جب یہ خبر صخر کو پہونچی تو وہ پندرہ سوار لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی مدد کو چلا دیکھا تو آپ وہان سے پھرآئے ہین اور فتح نہین ہوئی (وہ قلعہ بڑا مضبوط اور مستحکم تھا ایک برس کی رسد
اوسمین کا فروں نے جمع کرلی تھی آپ نے پندرہ روز تک محاصرہ کیا جب دیکھا کہ بالفعل یہ قلعہ فتح نہین ہوسکتا تو آپ نے
وہان سے مراجعت فرمائی) صخر نے اوسوقت عہد کیا اللہ سے اور اوسکا ذمہ لیا کہ مین اس قلعہ کو نہ چھوڑونگا جبتک فتح نہ کرون گا
اور یہ لوگ قلعہ خالی نہ کرین گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم قبول کرکے پھر ایسا ہی ہوا (وہ قلعہ فتح ہوگیا) اور لوگ اوتر
آئے قلعے مین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم قبول کرکے اوسوقت صخر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لکھا بعد حمد و
صلوۃ کے واضح ہو کہ ثقیف آپکا حکم مانکر قلعے سے اوتر آئے یا رسول اللہ اور مین اون کے پاس جاتا ہون اور وہ گھوڑے کہتے ہین
دس بار اور فرمایا ای اللہ برکت دی احمس کے گھوڑون اور مردون مین پھر سب لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے (یعنے صخر
اور اوسکی ساتھی) اوسوقت مغیرہ بن شعبہ نے کہا یا نبی اللہ صخر نے میری پھوپھی کو پکڑلیا ہے حالانکہ وہ مسلمان ہوگئی تھی آپ نے
صخر کو بلایا اور فرمایا جب کوئی قوم مسلمان ہوجاوے تو اون کی جانین اور مال محفوظ ہوجاتے ہین اسلیے وہ مغیرہ کو پھوپھی
اوسکی صخر نے دیدی مغیرہ کو پھوپھی اوسکی پھر صخر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ بنی سلیم کا ایک پانی ہے (یعنے
چشمہ یا تالاب) وہ بھاگے ہین اسلام کو خوف سے اوس پانی کو چھوڑکر تو ای نبی اللہ کے آپ مجھکو اور میری قوم کو اوس پانی پر رہنے

کی اجازت دیجیو آپ نے فرمایا اچھا رہو پھر چند روز کے بعد بنی سلیم مسلمان ہوئے اور صخر کے پاس انکر انہوں نے اپنا پانی مانگا صخر نے اوسکے دینے سے انکار کیا اس خیال سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ پانی مجھکو اور میری قوم کو دیدی حکم دین یہ سنکر بنی سلیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا اے نبی اللہ کے ہم مسلمان ہوگئے اور صخر ہمارے پانی دینے سے انکار کیا آپنے صخر کو بلا بھیجا اور ارشاد فرمایا اے صخر جب کوئی قوم مسلمان ہوجاوے تو اوسکا پانی اوسکو حوالہ کردے مگر صخر نے اوسکو

الدهنا عندك مقيد الجمل ومرعى الغنم ولنا بنو تميم وابناؤها وماء ذلك فقال امسك يا غلام صدقت المسكينة اخو المسلم يسعها الماء والشجر ويتعاونان على الفتان ترجمہ عبداللہ بن حسان ظہری سے روایت ہے حدیث بیان کی مجھہ سے میری دادی اور نانی نے جنکا نام صفیہ اور دحیبہ تھا جو بہنیں تھیں ظہیر کی اور وہ دونو پالی ہوئی تھیں قبیلہ بنت مخرمہ کی اور قبیلہ اون دونو کے باپ کی دادی تھی قیلہ نے اون سے بیان کیا کہ ہم آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور ہمارا ساتھی حریث بن حسان جو بکر بن وائل کیطرف سے پیام لیکر آیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ سے بیعت کی اسلام پر اپنی طرف سے اور اپنی قوم کیطرف سے پھر عرض کیا یا رسول اللہ ہماری اور بنی تمیم کی سرحد دہناء پر کریب دہناء ایک موضع کا نام ہے کہ وہان سے بڑہ کر ہماری پاس کوئی اون نہیں نہ آوے مگر جو مسافر ہو یا آگے جانے والا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس لڑکے کہدے اسکیواسطے دہناء کو قیلہ نے کہا جب میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دہناء اوسکو دیدیا تو مجھہ پر نجھہ ہوا کیونکہ دہناء میرا وطن تھا اور وہیں میرا گھر تہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس شخص نے انصاف سے سچی سرحد آپ سے نہیں کہی دہناء تو اونٹ باندھنے کی جگہہ ہے اور بکریون کا چراگاہ ہے اور بنی تمیم کے عورتیں اور بچے اوسکے پیچھے ہیں یہ سنکر آپ نے فرمایا ٹھہر جا ای لڑکے پیچھ کہا اس ضعیفہ نے مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے ایک کے پانی اور درخت سے دوسرا نفع اٹھا سکتا ہے اور آپس میں ایکدوسرے کی مدد کرنا چاہیے فتنہ میں ف یعنی جب غیر قوم کے لوگ کسی مسلمان کو ضرر پہونچانا چاہیں تو سب مسلمانون کو اوسکا شریک ہونا اور اوسکے ضرر سے بچانا ضرور ہے عن اسمر بن مضرس قال اتيت النبي صلى الله عليه وسلم فبايعته فقال من سبق مسلما الى ماء لم يسبقه اليه مسلم فهو له قال فخرج الناس يتعادون يتخاطون ترجمہ اسمر بن مضرس سے روایت ہے میں آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور آپ سے بیعت کی آپنے فرمایا جو شخص کسیسے پانی پر پہونچ جاوے جہان اوس سے پہلے کوئی مسلمان نہ پہونچا ہو تو وہ اوسی کا ہے تو لوگ دوڑتے ہوئے اور لکیر کرتے ہوئے چلے تاکہ نشانی رہی کہ ہم یہانتک آئے تہے عن ابن عمران النبي صلى الله عليه وسلم اقطع الزبير حضر فرسه فاجرى فرسه حتى قام ثم رمى بسوطه فقال اعطوه من حيث بلغ السوط ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جاگیر دی زبیر کو جہان تک اوسکا گہوڑا دوڑ سکے پھر انہون نے گہوڑا دوڑایا یہانتک کہ کہڑا ہو گیا اور کوڑا پھینکا آپنے فرمایا دیدو اون کو جہانتک اوسکا کوڑا پہونچا باب فی احیاء الموات بنجر لاوارث زمین کو آباد کرنیکا بیان عن سعيد بن زيد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من احيا ارضا ميتة فهي له وليس لعرق ظالم حق ترجمہ سعید بن زید سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص آباد کرے بنجر زمین کو تو اوسی کا حق ہوگا اور ظالم کی رگ کا کچھ حق نہوگا رگ سے مراد درخت ہے جو ظالم ظلم سے دہن لگائے عن عروة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من احيا ارضا ميتة فهي له وذكر له مثله قال فلقد خبرني الذي حدثني هذا الحديث ان رجلين اختصما الى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن احدهما نخلا في ارض الاخر فقضى لصاحب النخل بارضه

تبوك فلما اتى وادي القرى اذا امرأة في حديقة لها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لاصحابه
اخرصوا فخرص رسول الله صلى الله عليه وسلم عشرة اوسق فقال للمرأة احصي ما يخرج منها فاتينا تبوك
فاهدى ملك ايلة الى رسول الله صلى الله عليه وسلم بغلة بيضاء وكساه بردة وكتب له يعني بحره
قال فلما اتينا وادي القرى قال للمرأة كم كان حديقتك قالت عشرة اوسق خرص رسول الله صلى
الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني متعجل الى المدينة فمن اراد منكم ان يتعجل
معي فليتعجل ترجمہ ابی حمید ساعدی سے روایت ہے کہا ہم جہاد کو گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
تبوک تک جب آپ وادی القرے میں پہنچے تو ایک عورت کو دیکھا اپنے باغ میں بیٹھی ہوئی ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا اسکی باغ کی پھل آنکو یعنی جتنی پھل درختوں میں لگی ہیں تخمینا کتنی ہوں گے اوسکا
اندازہ کرو) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکا اندازہ کیا دس وسق کا (ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے
اور ہر صاع پانچ رطل کا) بعد اوسکے عورت سے فرمایا جب ہمارے تو واپس نکلے تو اوسکو یاد رکھنا ابو حمید نے کہا پھر ہم سب تبوک
میں آئے تو ایلہ (ایک بستی ہے شام میں) کے بادشاہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک نقرہ رنگ کا خچر تحفہ
بھیجا آپ نے اوسکو ایک چادر دی اور اوسکو اوسکے ملک کے سند لکھدی (جزیے کی شرط پر) پھر جب ہم لوٹ کر وادی القری
میں آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس عورت سے پوچھا کیوں کتنا میوہ نکلا تیرے باغ میں اوس نے کہا دس
وسق اسی قدر انکا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد اوس کے آپ نے فرمایا میں مدینہ کو بہت جلد جاؤنگا تم میں سے
جسکا قصد جلدی میرے ساتھ چلنے کا ہو تو وہ چلے (اور جسکا جی چاہے ٹھہرے) ہوا آہستہ آہستہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باغ والی عورت کی حفیت قائم رکھی اور وہ باغ اوس سے چھین کر اور کو نہ دیا بھی تعلق ہے اس
باب سے عن زينب انها كانت تقول ان رسول الله صلى الله عليه وسلم وعند امرأة عثمان بن عفان
ونساء من المهاجرات وهن يشتكين مناظهر انها تفيق عليهن ويخرج منها فامر رسول الله صلى
الله عليه وسلم ان تورث دور المهاجرين النساء فمات عبد الله بن مسعود فورثته امرأته دارا بالمدينة
ترجمہ زینب سے روایت ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک سے جوئیں نکالتی تھیں اوسوقت آپ کے پاس حضرت
عثمان کی بی بی اور کئی عورتیں مہاجرین کی بیٹھی ہوئی تھیں اور شکایت کر رہی تھیں مکانوں کی ہم کو تنگی رہتی
ہے مکان کی اور ہم نکالے جاتے ہیں مکانوں سے جب ہمارے خاوند مرجاتے ہیں تو اوسکے وارث مکان کو بیچ ہیں
اور ہم کو نکال باہر کرتے ہیں پھر غربت میں ہم دوسرا مکان کہاں سے لاویں کہ جا رہیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے حکم کیا کہ مہاجرین کی عورتیں اون کے گھروں کی وارث ہوں جب مرجاویں تو عبد اللہ بن مسعود جب مرے اون
کی عورت اون کے گھر کی وارث ہوئی جو مدینے میں تھا (شاید یہ حکم مخصوص ہو مہاجرین سے یا وارث ہونا مسجد کا غرض ہے کہ

عادت تب خاوند کے وارث اوسکو وان سے نکال نہ سکین) **باب** فی الدخول فی ارض الخراج خراجی زمین میں

جانا کیسا ہی (یعنی جو زمین مسلمانون نے جنگ سے فتح کی) **عن** معاذ انه قال من عقد الجزية فی عنقه فقد برئ

مما علیه رسول الله صلی الله علیه وسلم ترجمہ معاذ سے روایت ہی انہون نے کہا جس شخص نے اپنے اوپر جزیہ

مقرر کرایا (یعنی خراجی زمین کافر سے مول لے اور خراج دینا قبول کیا) تو وہ بری ہوا اوس طریقے سے جسپر رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم تھے (یعنی اچھا نہ کیا) **عن** ابی الدرداء قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من اخذ ارضا بخراج فقد

فقد استقال هجرته ومن نزع صغار کافر من عنقه فجعله فی عنقه فقد ولی الاسلام ظهره قال فسمع

منی خالد بن معدان هذا الحدیث فقال لشبیب حدثك قلت نعم قال اذا قدمت فسله فلیکتب

الی بالحدیث قال فکتبه له فلما قدمت سالنی خالد بن معدان القرطاس فاعطیته فلما قرأه ترك ما

فی یده من الارضین حین سمع ذلك ترجمہ ابی الدرداء سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

جس شخص نے زمین لیکر اوسکا جزیہ دینا قبول کیا تو اوس نے اپنی ہجرت توڑ ڈالی اور جس نے کافر کی ذلت کی بات کو

(یعنی جزیے کو) اوسکے گلے سے نکالکر اپنے گلے میں ڈالا (یعنی جزیے کی زمین مول لیکر زراعت کرنے لگا اور جزیہ دینا قبول کیا)

تو اوس نے اسلام کیطرف سے اپنی پیٹھ موڑلی (سنان نے جو راوی اس حدیث کا ہی کہا میں نے یہ حدیث خالد بن معدان سے

بیان کی انہون نے کہا کیا شبیب نے تم سے یہ حدیث بیان کی میں نے کہا ہان انہون نے کہا جب شبیب پاس تو جانا تو

تو اوس سے کہنا یہ حدیث مجھکو لکھ بھیجے سنان نے کہا پھر شبیب نے یہ حدیث خالد کے لیے لکھکر مجھکو دی جب میں آیا

تو خالد بن معدان نے مجھسے وہ پرچہ مانگا میں نے اون کو دیا انہون نے جب اوسکو پڑھا تو جتنی زمین خراجی اون کے پاس تھی

سب چھوڑ دی جب یہ حدیث سنی **ف** شاید یہ حکم ابتدای اسلام میں تھا جبتک اسلام ملکون میں خوب پھیلا

نہ تھا تو آپنے کافرون کے ملک میں مسلمانونکا ہمیشہ کے لیے رہنا پسند نہین کیا بعضون نے کہا یہ حکم تہدیدا ہی ایسا نہو

نرے زمیندار ہوکر جہاد کو بھولجاؤ **باب** فی الارض یحمیها الامام او الرجل کسی زمین کے گھانس یا پانی کو امام

روکے یا اور کوئی شخص روکے (یعنی اوسکی کو دھان کے گھانس نہ لینے دیوے نا پانی تو کیسا ہے) **عن** الصعب بن جثامة

ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا حمی الا لله ولرسوله قال ابن شهاب وبلغنی ان رسول الله صلی

الله علیه وسلم حمی النقیع وقال لا حمی الا لله عز وجل ترجمہ صعب بن جثامہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا نہین ہے حمی (روند) مگر اللہ اور رسول کیواسطے (یعنی جہاد کے جانورون کیواسطے یا زکوۃ کے جانورون کے لیے)

ابن شہاب نے کہا مجھے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلعم نے نقیع کو حمی کیا اور فرمایا کہ حمی نہین ہی مگر اللہ کے واسطے (نقیع ایک موضع

ہی جہان پانی کھڑا کیا جاتا تھا مطلب یہ ہی کہ اللہ ہی کیواسطے گھانس یا پانی روکنا درست ہی اگر ضرورت ہو) **باب**

ما جاء فی الرکاز رکاز کا بیان (جو مال گڑا ہوا لاوارث ملے) **عن** ابی هریرة جاءت ان النبی صلی الله

علیہ وسلم قال فی الرکاز الخمس ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رکاز مین سے پانچوان حصہ
لیا جاویگا اور باقی پانیوالیکا ہی عن الحسن قال الرکاز الکنز العادی ترجمہ حسن سے روایت ہی انہون نے کہا رکاز وہ خزانہ
ہی جو پرانا ہوا گلے وقت کا (یعنی کافرون کا) عن ضباعۃ بنت الزبیر بن عبد المطلب ہاشم انہا
اخبرتہا قالت ذہب المقداد لحاجتہ بنقیع الخبخبۃ فاذا جرذ یخرج من جحر دینارا ثم لم یزل
یخرج دینارا حتی اخرج سبعۃ عشر دینارا ثم اخرج خرقۃ حمراء یعنی فیہا دینار وکانت ثمانیۃ عشر
دینارا فذہب بہا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ وقال لہ خذ صدقتہا فقال النبی صلی اللہ علیہ
وسلم ہل رویت الی الجحر قال لا فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بارک اللہ لک فیہا ترجمہ ضباعہ
بنت زبیر بن عبد المطلب بن ہاشم سے روایت ہی کہ مقداد کسی کام کو نقیع الخبخبہ (خار مجمعہ سے پہر باہی موحدہ پھر خا مجمعہ
پہر باہی موحدہ سے ایک موضع کا نام ہی اطراف مدینہ مین) مین گئے تو دیکہا ایک چوہے کو اوسنے ایک سوراخ مین سے
ایک دینار نکالا پہر ایک اور نکالا پہر ایک اور یہانتک کہ سترہ دینار نکالے پہر ایک تہیلی سرخ نکالی جسمین ایک دینار
تہا سب اٹہارہ دینار ہوئے مقداد اون دینارون کو لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور آپسے حال بیان
کیا اور عرض کیا کہ اسکی زکوۃ ہی یعنی آپنے فرمایا کیا تم نے سوراخ مین سے نکالا یا تم سوراخ پر متوجہ ہوتے تہے مقداد نے
کہا نہین آپنے فرمایا اللہ برکت دے تمکو اس مین ف یعنی آپنے یہ پوچہا تم تو اس سوراخ کو دیکہکر اوسطرف
نہین گئے تہے تم نے اوس مین سے ہاتہہ ڈالکر نکالا تو یہ مال رکاز نہین ہوا اس لیے خمس اوسمین واجب نہ ہوگا
بلکہ مثل لقطہ کی ہوا جسکو چند روز تک بتانا چاہیے اگر اوسکا مالک ملے تو بہتر اوسی کو دیدینا چاہیے نہین تو اپنے کام مین
لانا درست ہی) باب نبش القبور العادیۃ پرانی قبرین کہودنیکا بیان (یعنی کافرون کی جن مین روپیہ ہو)
عن عبد اللہ بن عمرو یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول حین خرجنا معہ
الی الطائف فمررنا بقبر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہذا قبر ابی رغال وکان بہذا الحرم یدفع
عنہ فلما خرج اصابتہ النقمۃ التی اصابت قومہ بہذا المکان فدفن فیہ وایۃ ذلک انہ دفن
معہ غصن من ذہب ان انتم نبشتم عنہ اصبتموہ معہ فابتدرہ الناس فاستخرجوا الغصن
ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہی جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ نکلے طائف کیطرف
تو راہ مین ایک قبر ملی آپنے اوسکو دیکہکر فرمایا یہ قبر ہے ابو رغال کی (جو ثقیف کا جد اعلی اور قوم ثمود مین سے تہا)
اور وہ حرم مین رہتا تہا عذاب سے بچنے کے لیے (یعنی حرم کی حد سے باہر نکلتا اس خیال سے کہ عذاب سے محفوظ رہیگا
کیونکہ حرم مین عذاب نہین اوترتا) جب وہ حرم سے باہر نکلا (ایک مدت کے بعد) تو وہی عذاب اوسکو ہوا جو اوسکی قوم
کو اسی جگہہ ہوا تہا) یعنی زلزلہ) وہ اوسی جگہہ دفن کیا گیا اور نشانی اوسکی یہ ہی کہ جب وہ دفن ہوا تہا تو اوسکے ساتہہ ایک

سوچ ہونے کی گاڑی تھی اگر تم قبر کھودو تو اوسکو پالو گے یہ سنکر لوگ دوڑے قبر کھودی اور اوس سانڑ کو کھود کر نکال لیا ف
یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑا معجزہ تھا کہ ہزارون برس کی قبر کو بتا دیا اور اوسکی نشانی بھی بتا دی پھر جیسا آپنے فرمایا تھا
ویسا ہی نکلا۔ اس سے معلوم ہوا کہ کافرون کی قبر میں کھودنا درست ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم

اوّل کتاب الجنائز

کتاب جنازہ کے احکام کی

باب الامراض المکفرۃ للذنوب وہ کون سی بیماریان ہین جن سے گناہ معاف ہوجاتے ہین عن عامر الرام
اخی الخضر قال ابوداؤد قال التنیلی ھو الخضر ولکن کذا قال قال انی لیلۃ اذ رفعت لی رایات
والویۃ فقلت ما ھذا قالوا ھذا لواء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاتیتہ وھو تحت شجرۃ قد
بسط لہ کساء وھو جالس علیہ وقد اجتمع علیہ اصحابہ فجلست الیھم فذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم الاسقام فقال ان المرء من اذا اصابہ السقم ثم اعفاہ اللہ منہ کانت کفارۃ لما مضی من ذنوبہ و
موعظۃ لہ فیما یستقبل وان المنافق اذا مرض ثم اعفی کان کالبعیر عقلہ اھلہ ثم ارسلوہ فلم یدر
لم عقلوہ ولم یدر لم ارسلوہ فقال رجل من حولہ یا رسول اللہ وما الاسقام واللہ ما مرضت قط فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قوموا عنا فلست منا قبلنا الحسن عنہ اذا اقبل رجل علیہ کساء وفی
یدہ شیء قد التف علیہ فقال یا رسول اللہ انی لما رأیتک اقبلت الیک فرمیت بغیضۃ شجر فجعلت
فیھا اصواف فرخ طائر فاخذ فرخا من فوضعتہ ان فی کسائی فجاءت امہ فاستدارت علی اسی
فکشفت لھا عنہ من فوقت علیہ من حیث غلفتہ من کسائی فخر اوکاء معی قال ضعہ عنک فوضعتہ فوا
ولبثنا من الاز ومھز فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاصحابہ اتعجبون لرحم الافراخ فرخھا
قالوا نعم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فواللہ الذی بعثنی بالحق للہ ارحم بعبادہ من ھذہ الافراخ بفرخھا
ارجح لبن حبۃ نضعھا من حیث اخذ لبن فرخ من فرخ لبن ترجمہ عامر امی سے روایت ہے وہ جسکو
خضر سے تھا کہ میں اپنی ملک میں تھا یکایک ہم کو جھنڈے اور نشان دکھاے دیے میں نے پوچھا کیا ہے معلوم ہوا کہ یہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نشان ہے تو میں آپ پاس آیا آپ ایک درخت کے تلے بیٹھے تھے ایک کملی پر جو بچھائی گئی تھی آپ
کیوسطے اور آپکے اوپر جمع ہوگئی تھی آپکے اصحاب یعنی سب طرف سے اصحاب آپکے آپ کو گھیرے ہوتے تھے میں بھی
جاکر اون میں بیٹھا ف یعنی اون کے حلقے میں شریک ہوگیا تاکہ آپکے وعظ اور نصیحت سنون اور دیکھون آپ
کیسی میں کیا فرماتے ہین ت تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیمارونکا ذکر کیا فرمایا مومن کو جب بیماری ہوتی
ہے پھر اللہ عزوجل اوس بیماری سے اوسکو عافیت دیتا ہے تو وہ بیماری اوسکے گذرے ہوے گناہونکا کفارہ ہوجاتی ہے اور

لیکر نصیحت ہوتی ہے یعنے متنبہ ہوتی ہے وہ گناہون گذشتہ سے توبہ کرتا ہے اور زمانہ آیندہ مین پرہیز کرتا ہے اور منافق جب بیمار ہوتا ہے اور تندرستی دیا جاتا ہے تو وہ مانند اونٹ کے ہوتا ہے جیسے کہ اوسکو مالک نے اوسکو باندھا اور پھر چھوڑ دیا اور اوس نے نہ جانا کہ کسلیے اوسکو باندھا اور کس لیے چھوڑ دیا تو ایک شخص نے آپسے عرض کیا کہ یارسول اللہ بیماری کیا چیز ہے خدا کی قسم ہمین کبھی بیمار نہین ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو اوٹھ جا تو ہم مین سے نہین ہے پھر آپنے تصدیق فرمایا یعنے مومن پر ضرور کچھ نہ کچھ صدمہ آتا ہے دنیا مین تاکہ آخرت مین اوسکے گناہون کا کفارہ ہو اور کافرون کو دنیا مین اکثر راحت رہتی ہے کیونکہ آخرت مین اونکا کچھ حصہ ہی نہین جو کچھ ہے دنیا مین ہے فرمایا اللہ تعالے نے مالھم فی الاخرۃ من نصیب ق عامر نے کہا ہم آپکے پاس بیٹھے ہوے تھے کہ ایک شخص کمل پوش آیا اوسکے ہاتھ مین کچھ دبا ہوا تھا عرض کیا یارسول اللہ جب مینے اوسکو دیکھا تو آپکے پاس آنے لگا راہ مین ایک جھنڈ درختون کا دیکھا وہان چڑیا کی بچون کی آواز سنی تو مین نے اونکو پکڑ لیا اپنے کمل مین لپیٹ لیا پھر اون کی ماں آئی اور میرے سر پر گھومنے لگی مین نے اوسکی بچون کو کھولا وہ بھی اون پر گر پڑی اور اونھی کے ساتھ قید ہو گئی اب اون سبکو مین اپنے ساتھ کمل مین لپیٹ کر لایا ہون آپنے فرمایا اون کو یہان رکھ تو مین نے رکھا لیکن ماں نے اپنے بچون کا ساتھ نہ چھوڑا یعنے یہ نہین کیا کہ بچون کو چھوڑ کر اوڑ جاوے تب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے اصحاب سے کیا تم تعجب کرتے ہو چڑیا کی محبت پر اپنے بچون سے اونہون نے کہا ہان یارسول اللہ آپنے فرمایا قسم اوس شخص کی جس نے مجھکو سچا پیغمبر کر کے بیشک اللہ جل جلالہ اپنے بندون سے اس سے زیادہ محبت رکھتا ہے جتنی یہ چڑیا اپنے بچون سے رکھتی ہے لیجا ان کو اور وہین رکھ آ جہان سے تو اون کو اوٹھا لایا ہے اور ان کو بھی اون کے ساتھ لیجا پھر وہ شخص لے گیا اون کو ف سبحان اللہ اللہ جل جلالہ اپنے بندون پر رحم کرے تو پھر کون کرے وہی ہم سب کا مالک اور مربی ہے عن ابی موسے قال سمعت النبی صلے اللہ علیہ وسلم غیر مرۃ وکاثر تین یقول اذا کان العبد یعمل عملا صالحا فشغلہ عنہ مرض او سفر کتب لہ کصالح ما کان یعمل وھو صحیح مقیم ترجمہ ابوموسے سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی بار کچھ ایکدو بار نہین فرماتے تھے آپ جب بندہ نیک عمل کیا کرتا ہے پھر کوئی وجہ سے اوس کام سے رک جاتا ہے جیسے بیماری یا سفر سے تو اوسکے لیے اوتنا ہی ثواب لکھا جاتا ہے جیسے کہ وہ اچھی طرح عمل کرتا تھا صحت و اقامت مین ف یعنے جتنا ثواب اوسوقت لکھا جاتا تھا اوتنا ہی اب بھی ہوگا باب عیادۃ النساء عورتون کی بیمار پرسی کو جانا عن ام علاء قالت عادنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا مریضۃ فقال ابشری یا ام العلاء فان مرض المسلم یذھب اللہ بہ خطایاہ کما تذھب النار خبث الذھب ترجمہ ام علاء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری عیادت کی اور مین بیمار تھی تو آپنے فرمایا اے ام علاء خوش ہو جا کیونکہ مسلمان کے گناہونکو بیماری ایسا دور کر دیتی ہے جیسے انگار سونے کی میل کو دور کر دیتے ہین جب سونے کو تپاؤ تو میل کچیل سے صاف ہو جاتا ہے اسی طرح مسلمان بھی جب بیمار ہو اور صبر شکر کرے

تو اوسکے گناہ معاف ہوجاوینگے عن عائشۃ قالت قلت یارسول اللہ ابی لاعلم اشد ایۃ فی القرآن قال
ایۃ ایۃ یا عائشۃ قالت قول اللہ تعالی من یعمل سوء یجز بہ قال ما علمت یا عائشۃ ان المؤمن
تصیبہ النکبۃ او الشوکۃ فیکافی باسوء عملہ ومن حوسب عذب قالت الیس اللہ یقول فسوف
یحاسب حسابا یسیرا قال ذاکم العرض یا عائشۃ من نوقش الحساب عذب ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
سے روایت ہے میں نے عرض کیا یارسول اللہ میں جانتی ہوں اُس آیت کو جو سب آیتوں سے سخت
ہے کلام اللہ میں آپ نے فرمایا بہلا کون سی آیت ہے بتاؤ اے عائشہ انہوں نے کہا آیت من یعمل سوءً یجز بہ
جو شخص برائی کریگا بدلہ دیا جاویگا (جب یہ آیت اتری تو صحابہ پر بہت شاق گزری کیونکہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ برائی
کا بدلہ قیامت میں ضرور لیا جاویگا) آپ نے فرمایا اے عائشہ کیا تو نہیں جانتی مسلمان کو جب کوئی مصیبت پہنچتی
ہے تو وہ اوسکے برے کاموں کا بدلہ ہوجاتی ہے البتہ جسکا حساب کیا جاویگا قیامت میں اوسکو عذاب ہوگا حضرت عائشہ
نے فرمایا اللہ تو فرماتا ہے فسوف یحاسب حسابا یسیرا قریب ہے کہ آسان محاسبہ لیا جاویگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اس سے مراد صرف اعمال کا پیش کرنا ہے اپنے بندے پر اے عائشہ جس سے جھگڑا ہوگا حساب میں اوسکو ضرور عذاب ہوگا

باب فی العیادۃ بیمار پرسی کا بیان عن اسامۃ بن زید قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعود
عبد اللہ بن ابی فی مرضہ الذی مات فیہ فلما دخل علیہ عرف فیہ الموت قال قد کنت ارجو
عن حب یھود قال فقد ابغضھم اسعد بن زرارۃ فمہ فلما مات اتاہ ابنہ فقال یارسول اللہ ان عبد اللہ
ابی قد مات فاعطنی قمیصک اکفنہ فیہ فنزع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قمیصہ فاعطاہ
ایاہ ثم حرجم اُسامہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے بیمار پرسی کو عبد اللہ بن ابی کی اُس بیماری
میں جسمیں وہ مرگیا (ہرچند عبد اللہ بن ابی منافق بلکہ منافقوں کا سرگروہ تھا مگر آپ نے اوسکے ساتھ ظاہرداری نہ
چھوڑی اور جہانتک ہوسکا احسان کیا اس خیال سے کہ یہ خود شرمندہ ہوکر نفاق چھوڑدے) جب آپ نے اوسکو دیکھا معلوم
کرلیا کہ یہ جاویگا آپ نے فرمایا میں تجھے منع کرتا تھا یہود کی دوستی سے عبد اللہ نے کہا اسعد بن زرارہ نے ان سے
بغض رکھا تو اوسکو کیا فائدہ ہوا (یعنی وہ بھی مرگیا وہ اپنی لذت میں بھی نفع سمجھتا تھا کہ آدمی موت سے بچجاوے اور
بھی ضرر جانتا تھا کہ مرجاوے) جب عبد اللہ مرگیا تو اوسکا بیٹا آپ پاس آیا اور عرض کیا یارسول اللہ عبد اللہ بن ابی مرگیا
آپ اپنا قمیص دیجئے تو میں اوسکا کفن کروں آپ نے اپنا قمیص اتار کر اوسکو دیدیا (سبحان اللہ کسی غیر کے حسن اخلاق اس سے زیادہ
کیا ہوں گے) **باب** فی عیادۃ الذمی کافر ذمی کی بیمار پرسی کا بیان عن انس ان غلاما من الیھود کان
مرض فاتاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعودہ فقعد عند راسہ فقال لہ اسلم فنظر الی ابیہ وھو عند
راسہ فقال اطع ابا القاسم فاسلم فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو یقول الحمد للہ الذی انقذہ بی من

انس ترجمہ انس سے روایت ہی ایک لڑکا یہودی بیمار ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی عیادت کے لیے تشریف لائے اور اوسکے سر کے پاس بیٹھے اور اوسکو آپ نے فرمایا تو مسلمان ہوجا تو اوس نے اپنے باپ کیطرف دیکھا اور اوسکا باپ ہے اوسکے سرہانے تہا تو اوسکو باپ نے اوس سے کہا ابو القاسم کی اطاعت کر یعنے حضرت کی تو وہ مسلمان ہوا پھر آپ کہہ کر ہم نکلے اور کہتے ہی تعریف ہی واسطے اللہ کے ایسا اللہ جسنے اوسکو آگ سے نجات دی میری سبب سے ف اس سے معلوم ہوا کہ لڑکا جب عقل رکہتا ہو تو اوسکا اسلام صحیح ہے **باب المشی فی العیادۃ** عیادت یعنے بیمار پرسی کو پاپیادہ جانا **عن جابر** قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعودنی لیس براکب بغل ولا برذون ترجمہ جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری بیمار پرسی کو آتے تہے نہ خچر پر سوار ہوتی تہے نہ ترکی پر ف بلکہ پاپیادہ تشریف لاتی تہی کیونکہ اس میں زیادہ ثواب ہے **باب فضل العیادۃ** عیادت یعنے بیمار پرسی کی فضیلت کا بیان **عن انس** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من توضأ فاحسن الوضوء واعاد اخاہ المسلم محتسبا بوعد من جہنم مسیرۃ سبعین خریفا قلت یا ابا حمزۃ وما الخریف قال العام ترجمہ انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اچھی طرح سے وضو کرے یعنے پورا وضو کرے اور اپنے مسلمان بہائی کے عیادت کرے بقصد ثواب کے تو وہ دوزخ سے مقدار ستر خریف کے دور کیا جاتا ہی ثابت نے کہا میں نے ابو حمزہ سے کہا خریف کسکو کہتے ہیں انہوں نے کہا سال کہ تو جو کوئی مسلمان کی بیمار پرسی کرے خدا کیواسطے وہ جہنم سے ستر برس کی راہ پر دور ہوگا) **عن علی** قال ما من رجل یعود مریضا ممسیا الا خرج معہ سبعون الف ملک یستغفرون لہ حتی یصبح وکان لہ خریف فی الجنۃ ومن اتاہ مصبحا خرج معہ سبعون الف ملک یستغفرون لہ حتی یمسی وکان لہ خریف فی الجنۃ ترجمہ حضرت علی سے روایت ہی کہ نہیں کوئی ایسا شخص جو آخر روز میں بیمار کی عیادت کرے یعنے دوپہر سے بعد مگر اوسکی ساتھ ستر ہزار فرشتے رحمت و مغفرت کے نکلتے ہیں اور اوس کے لیے دعا کرتے ہیں مغفرت کی فجر تک اور اوس کے لیے بہشت میں ایک باغ معین کیا جاتا ہے اور جو کوئی اول روز یعنے صبح کو بیمار کی عیادت کرتا ہی تو اوسکی لیے بہی ستر ہزار فرشتے نکلتے ہیں اور شام تک اوسکی مغفرت کی دعا کرتے ہیں اور جنت میں اوس کے لیے ایک باغ مقرر کیا جاتا ہی **عن علی** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمعناہ لم یذکر الخریف ترجمہ حضرت علی سے دوسری روایت بہی ایسی ہی کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مگر اوسمیں باغ کا ذکر نہیں ہے) **باب فی العیادۃ** مرارا کتنی مرتبہ ایک بیمار کی بیمار پرسی کو جانا **عن عائشۃ** قالت لما اصیب سعد بن معاذ یوم الخندق رماہ رجل فی الاکحل فضرب علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیمۃ فی المسجد لیعودہ من قریب ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہی جب جنگ خندق میں سعد بن معاذ زخمی ہوئے اون کی ماتہہ کی گا میں ایک تیر لگا تہا (ایسا کہ خون بند نہ ہوتا تہا) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کے لیے مسجد میں ایک خیمہ نصب کر دیا تہا تاکہ قریب سے اون کی بیمار پرسی کر لیا کریں ف مگر حضرت

سعد بن معاذ بھی نہ ہوسکے پانچون نے دعا کی کہ ای خدا میں زندہ رہون جبتک بنی قریظہ کی بے عہدی کی سزا نہ پھر
اون نے بنی قریظہ کو سزا دلوائی سا تھ ہوئی بعد اوسکو اون کی وفات ہوئی **باب** العیادۃ من الرمد وغیرہ
مسلمان کی آنکھ دکھتی ہو تو عیادت کو جانا **عن** زید بن ارقم قال دعانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من وجع
کان یصیبنی ترجمہ زید بن ارقم سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری آنکھون کے درد مین میری عیادت
کی **باب** الخروج من الطاعون جہان پر طاعون ہو وہان سے چلے جانا کیسا ہی **عن** عبد الرحمن بن عوف
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا سمعتم به بارض فلا تقدموا علیه واذا وقع بارض
وانتم بها فلا تخرجوا فرارا منه ترجمہ عبد الرحمن بن عوف سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
سنا آپ فرماتے تھے جس زمین مین تم سنو کہ وہان طاعون ہو تو وہان مت جاؤ اور جس زمین مین تم ہو اور وہان طاعون واقع ہو
تو تم وہان سے بھاگ نہ نکلو **ف** طاعون کہتے ہین باکو یعنے مرض عام کو جو ہوا کے فساد سے ہوتا ہی بعضون نے کہا طاعون
ایک درد ہی جو روح کو فنا کر دیتا ہے بعضون نے کہا طاعون ایک زخم ہی یا پھوڑا ہی جو آشر بغل مین یا پشت مین نکلتا ہی
حفظنا اللہ منه **باب** الدعاء للمریض بالشفاء عند العیادۃ جب بیمار پاس بیمار پرسی کو جاوے تو اوسکے
واسطے دعا کرے صحت اور سلامتی کی **عن** عائشۃ بنت سعد ان اباها قال اشتکیت بمکۃ فجاءنی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم یعودنی فوضع یده علی جبهتی ثم مسح صدری وبطنی ثم قال اللهم اشف سعدا
واتمم له هجرته ترجمہ عائشہ بنت سعد سے روایت ہو کہ اون کے باپ سعد بن ابی وقاص نے کہا مین بیمار ہوا مکے مین تو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے میری عیادت کو اور آپ نے اپنا ہاتھہ میری پیشانی پر رکھا بعد اوسکے میری سینے اور
پیٹ پر پھیرا پھیر فرمایا یا اللہ شفا دی سعد کو اور پوری کر ہجرت اوسکی **ف** یعنے مدینے مین پہونچا دی ہر چند مکہ اوسکی
فتح ہو گیا تھا اگرچہان سے ہجرت کی دعا نکا رہتے صحابہ اچھا نہ جانتے تھے اللہ نے ایسا ہی کیا سعد مدینے مین مرے **عن**
ابی موسی الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اطعموا الجائع وعودوا المریض وفکوا
العانی ترجمہ ابی موسی اشعری سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہا لاؤ بھوکے کو اور عیادت
کرو بیمار کی اور چھڑاؤ قیدی کو یعنے جو مسلمان کافرون پاس قید ہو جاوے یہ حدیث نسخہ مطبوعہ مصر مین اسباب مین نہین ہے
باب الدعاء للمریض عند العیادۃ بیمار پرسی کیوقت بیمار کیواسطے دعا کرنا **عن** ابن عباس عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال من عاد مریضا لم یحضر اجله فقال عنده سبع مرار اسال اللہ العظیم رب
العرش العظیم ان یشفیک الا عافاه اللہ من ذلک المرض ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہو رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسے بیمار کی عیادت کرے اور اوسکے موت نہ آئی ہو اور یہ حاسات بار وہان بیٹھکر کہے
اسال اللہ العظیم رب العرش العظیم ان یشفیک یعنی مین اللہ سے چاہتا ہون جو عظمت والا ہی تیری عظمت والی تخت

مالک ہو کہ تجھکو شفا دیوے تو اللہ جل جلالہ اوسکو ضرور شفا دیگا اُس بیماری سی) **عن** ابن عمرو قال قال النبی صلے
اللہ علیہ وسلم اذا جاء الرجل یعود مریضا فلیقل اللھم اشف عبدک ینکأ لک عدوا او یمشی لک الی جنازۃ
ترجمہ ابن عمرو سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص بیمار کے پاس عیادت کو آوے تو چاہیے
کہ یوں کہی اے اللہ شفا دی اپنے بندی کو کہ زخمی کرے تیری راہ مین دشمن کو اور چلے تیرے واسطے ساتھ کسی جنازہ کے **باب**
کراھیۃ تمنی الموت موت کی آرزو کرنا منع ہے **عن** انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا یدعون احدکم بالموت لضر نزل بہ ولکن لیقل اللھم احینی ما کانت الحیاۃ خیرا لی وتوفنی اذا کانت
الوفات خیرا لی ترجمہ انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ آرزو کرے ایک تمہارا موت کی بسبب تکلیف
کے جو پہنچی اوسکو لیکن اگر کہے تو یہہ کہے اے اللہ جلا تو مجھکو جبتک کہ زندگی میری لیے بہتر ہو اور مار مجھکو جب میری لیے موت
بہتر ہو **عن** انس بن مالک ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال لا یتمنین احدکم الموت فذکر مثلہ
ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ آرزو کرے تم مین سی موت کی پھر بیان کیا
اوسی طرح حدیث کو جیسی اوپر گزری **باب** موت الفجاۃ ناگہانی موت کا بیان (جو دفعۃً آجاوی) **عن** عبید
بن خالد السلمی رجل من اصحاب النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال مرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال موت
الفجاۃ اخذۃ اسف ترجمہ عبید بن خالد سلمی سے روایت ہی جو ایک صحابی ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ناگہان مر جانا غضب کی پکڑ سے ہے **ف** ناگہان مرنا اللہ کے غضب کی نشانی ہی بندی
کیلیے اسلیے کہ اوسکو مہلت نہ دی کہ وہ سفر آخرت کا سامان درست کرتا یعنے توبہ اور عمل صالح کرتا یا وصیت کرتا **باب**
فضل من مات فی الطاعون جو شخص طاعون سے مرجاوے اوسکی فضیلت کا بیان **عن** جابر عتیک ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جاء یعود عبد اللہ بن ثابت فوجدہ قد غلب فصاح بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم
یجبہ فاسترجع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال غلبنا علیک یا ابا الربیع فصاح النسوۃ وبکین فجعل ابن
عتیک یسکتھن فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعھن فاذا وجب فلا تبکین باکیۃ قالوا وما
الوجوب یا رسول اللہ قال الموت قالت ابنتہ واللہ انی کنت لأرجو ان تکون شھیدا فانک قد
کنت قضیت جھازک قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عز وجل قد اوقع اجرہ علی قدر نیتہ
وما تعدون الشھادۃ قالوا القتل فی سبیل اللہ تعالی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشھادۃ
سبع سوی القتل فی سبیل اللہ المطعون شھید والغرق شھید وصاحب ذات الجنب شھید والمبطون
شھید وصاحب الحریق شھید والذی یموت تحت الھدم شھید والمرأۃ تموت بجمع شھیدۃ
ترجمہ جابر بن عتیک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار پرسی کو آئے عبد اللہ بن ثابت پاس گئے کہا تو وہ بیہوش

ہیں آپ نے زور سے اون کو پکارا انہون نے جواب دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اکبر آجاؤ فرمایا اور کہا
ہم مغلوب ہو گئے تیرے باپ میں آ ابا الربیع (یعنی ہم بہت بہتیرا چاہتے ہیں کہ تم اچھی ہو جاؤ مگر اللہ کی تقدیر ہماری ارادے پر غالب ہے
یہ سنکر عورتین چیخنے چلانے لگین اور رونے لگین تو ابن عتیک اونکو چپ کرانے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جانے دو چھوڑو اونکو جب واجب ہو جاوے تو اوسوقت کوئی رونیوالی نہ رووے لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ واجب ہونے
کیا مراد ہے آپ نے فرمایا جب موت آجاوے اون کی بیٹی نے اپنے باپ (عبداللہ بن ثابت) کو کہا قسم خدا کی ہم یہ سمجھتے تھے کہ
تم شہید ہو گے کیونکہ تم نے اپنے جہاد کا اسباب تیار کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالے ہر ایک کو ثواب اوسکی نیت
موافق دیگا (پر عذاب نیت سے نہ دیگا جبتک گناہ نہ کرے پھر بھی بخشنے کی امید ہے) ہمارا مالک کیسا رحیم و کریم ہے تم لوگ
شہید ہونا کسکو جانتے ہو انہون نے کہا اللہ کی راہ مین (جہاد مین) کافرون کے ہاتھ سے ماری جانیکو بھی شہید ہونا اور
معروف شہادت ہے اور مطلق شہادت سے بھی یہی مراد ہوتی ہے اور یہ شہادت سب قسمون کی شہادتون سے افضل ہے اور
انسان کے سوا اس سے بہتر موت نہین ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوا قتل فی سبیل اللہ کے سات شہادتین
ہین ایک تو طاعون زدہ شہید ہے دوسرا جو ڈوب کر مر جاوے وہ شہید ہے تیسرا ذات الجنب کی بیماری سے جو مر جاوے وہ شہید ہے
چوتھا جو پیٹ کی بیماری سے یعنی دستون وغیرہ سے مر جاوے تو وہ شہید ہے پانچوان جو آگ مین جلکر مر جاوے تو شہید ہے
چھٹے جو دیوار یا چھت وغیرہ کے نیچے دب مر جاوے تو شہید ہے ساتوین وہ عورت جو پیٹ سے یا بکارہ مر جاوے شہید ہے
یعنی زچگی مین مر جاوے مگر ان لوگونکو شہادت کا ثواب ہوگا نہ حکم شہید کا) باب المریض یوخذ من اظفارہ
وعانتہ موت کے قریب ناخون کاٹنا اور زیر ناف کے بال لینا بہتر ہے عن ابی ہریرۃ قال ابتاع بنو الحرث بن
عامر بن نوفل خبیبا وکان خبیب ھو قتل الحارث بن عامر یوم بدر فلبث خبیب عندھم اسیرا حتی
اجمعوا لقتلہ فاستعار من ابنۃ الحارث موسی یستحد بھا فاعارتہ فدرج بنی لھا وھی غافلۃ حتی
اتتہ فوجدتہ مجلسہ علی فخذہ والموسی بیدہ ففزعت فزعۃ عرفھا خبیب فقال اتخشین ان اقتلہ ما کنت
لافعل ذلک قال یونس وزاد غیرہ قالت واللہ ما رایت اسیرا خیرا من خبیب واللہ لقد وجدتہ یوما
یاکل قطفا من عنب فی یدہ وانہ لموثق فی الحدید وما بمکۃ من ثمرۃ وکانت تقول انہ لرزق من اللہ
رزقہ خبیبا فلما خرجوا من الحرم لیقتلوہ فی الحل قال لھم خبیب ذرونی اصل رکعتین فترکوہ فرکع
رکعتین فقال لولا ان تظنوا ان ما بی جزع لزدت فکان اول من سن الرکعتین عند القتل ھو ثم قال
اللھم احصھم بددا واقتلھم بددا ولا تغادر منھم احدا ثم انشا یقول
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ بنی حارث بن عامر بن نوفل نے خبیب بن عدی رضی اللہ عنہ کو خریدا (اسواسطے کہ) وہ بدر کے
بدر کے دن حارث بن عامر کو قتل کیا تھا (اسواسطے حارث کے بیٹون نے اون کو خریدا تاکہ اپنے باپ کے خون کا بدلہ لین) خبیب
اون کے پاس قید رہے (کیونکہ جب یہ پہونچے تھے تو اشہر حرم تھے انہون نے انتظار کیا کہ بعد گزر جانے اشہر حرام کے اونکو
کریں گے) یہانتک کہ سب جمع ہوئے ان کو قتل کیواسطے اوسوقت خبیب نے حارث کی بیٹی سے ایک استرہ مانگا زیر ناف کے
لینے کو اوس نے استرہ دیا اوسی حالت مین ایک چھوٹا بچہ اوسکا خبیب پاس جا پہنچا (اور اوسکی ماں کو خبر نہ تھی جب وہ

کہ خبیب کی ران پر بیٹھا ہے اور استرہ خبیب کے ہاتھ میں ہے یہ دیکھکر اوسکی ماں بہت ڈری یہانتک کہ خبیب نے اوسکا ڈر جانا پہچان لیا تب خبیب نے کہا کیا تو خوف کرتی ہے کہ میں اسکو مار ڈالونگا میں ایسا کبھی نہ کرونگا ف اگرچہ تم میرے قتل کے درپے ہو کیونکہ چھوٹے بچوں کا قتل کرنا کسی طرح درست نہیں ہے پھر اون کافروں نے خبیب کو سولی دی تنعیم میں جو حرم سے خارج ہے خبیب نے کہا مجھ اتنی مہلت دو کہ میں دو رکعت نماز پڑھ لوں کنارے نے مہلت دی انہوں نے دو رکعت نماز پڑھ کر یہ شعر پڑھے فلست ابالی حین اقتل مسلما ✤ علی ایّ شق کان للہ مصرعی ✤ وذالک فی ذات الالٰہ وان یشأ ✤ یبارک علی اوصال شلو ممزع ✤ مجھکو کچھ پرواہ نہیں جب کہ مارا جاتا ہوں مسلمان کسی کروٹ پر ہو خدا کے لیے میرا مارا جانا اور یہ قتل میرا خدا کے لیے ہے اور جو خدا چاہے تو برکت دے ہر عضو پارہ پارہ کے ٹکڑوں میں باب حسن الظن باللہ عند الموت مرتے وقت اللہ سے نیک گمان رکھنا چاہیے کہ وہ بخشدیگا عن جابر بن عبداللہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول قبل موتہ بثلاث قال لا یموت احدکم الا وھو یحسن الظن باللہ ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا جو آپ فرماتے تھے تم میں سے کوئی نہ مرے اپنی وفات سے تین دن پہلے نہ مرے کوئی تم میں سے مگر وہ اللہ کے ساتھ اپنا گمان نیک رکھتا ہو یعنے اللہ تعالی کے کرم اور مغفرت کا امیدوار ہو کر مرے یہ نہیں کہ اوسکی رحمت سے مایوس ہو کر مرے باب تطہیر ثیاب المیت عند الموت جب آدمی مرنے لگے تو اوسکو صاف ستھرے کپڑے پہنا دینا بہتر ہے عن ابی سعید الخدری انہ لما حضرہ الموت دعا بثیاب جدد فلبسھا ثم قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول المیت یبعث فی ثیابہ التی یموت فیھا ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہے کہ جب اون کو موت آئی تو اونہوں نے نئے کپڑے منگوا کر پہنے اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا ہے آپ فرماتے تھے مردہ اونہیں کپڑوں میں اوٹھایا جاتا ہے جنمیں مرتا ہے ف یعنے جو مرتے وقت اوسکے بدن میں ہوتے ہیں مگر اکثر لوگوں نے ان کپڑوں سے کفن مراد لیا ہے اور کفن اچھی نئے کپڑوں کا دینا بشرط استطاعت کے مستحب جانا ہے بعضوں نے کہا کپڑوں سے اعمال مراد ہیں یعنے مرتے وقت اچھی عمل کرے باب ما یستحب ان یقال عند المیت من الکلام جب کوئی آدمی مرنے لگے تو اوسکے پاس والے لوگوں کو کیا کہنا چاہیے عن ام سلمۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا حضرتم المیت فقولوا خیرا فان الملائکۃ یؤمنون علی ما تقولون فلما مات ابو سلمۃ قلت یا رسول اللہ ما اقول قال قولی اللھم اغفرلہ واعقبنا عقبی صالحۃ قالت فاعقبنی اللہ تعالی بہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم قریب المرگ یا میت کے پاس جاؤ تو بھلی بات کہو یعنے دعا مغفرت وغیرہ اسلیے کہ فرشتے آمین کہتے ہیں اوسپر جو تم کہتے ہو پھر جب ابو سلمہ ام سلمہ کے پہلے خاوند مر گئے تو میں نے کہا یا رسول اللہ میں کیا کہوں تو آپ نے مجھسے فرمایا کہہ یا اللہ

بخشدے اوسکو اور اوسکا بدلہ بہتر عنایت فرما ہم کو ام سلمہ نے کہا اللہ نے مجھکو اوسکے بدلے مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو عنایت
فرمایا **باب** فی التلقین مرتے وقت کونسا کلمہ سکھانا چاہیے **عن** معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم من کان اٰخر کلامہ لا الٰہ الا اللہ دخل الجنۃ **ترجمہ** معاذ بن جبل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جسکا آخری کلام لا الٰہ الا اللہ ہووے وہ بہشت مین داخل ہوگا **ف** اللہم اجعل آخر کلامنا لا الٰہ الا اللہ ای خدایا ہمارا آخر
کلام لا الٰہ الا اللہ کردے جب کسیکو سکرات شروع ہووے تو پاس والون کو چاہیے یہی کلمہ پڑہین اور مریض کو چڑہاوین تاکہ آخری کلام
اوسکا یہی ہوجاوے **عن** ابی سعید الخدری یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقنوا موتاکم لا الٰہ
الا اللہ **ترجمہ** ابی سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو قریب ہو مرنے کے اوسکو یہ کلمہ تلقین کرو
لا الٰہ الا اللہ یعنی نہین ہے کوئی سچا معبود سوائے خدای عزوجل کے (کیونکہ توحید اصل ہے اسلام کی) **باب** تغمیض المیت میت کی
آنکھین بند کردینا **عن** ام سلمۃ قالت دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ابی سلمۃ وقد شق بصرہ فاغمضہ فضج ناس
من اھلہ فقال لا تدعوا علی انفسکم الا بخیر فان الملائکۃ یؤمنون علی ما تقولون ثم قال اللہم اغفر لابی سلمۃ
وارفع درجتہ فی المھدیین واخلفہ فی عقبہ فی الغابرین واغفر لنا ولہ ربّ العالمین اللہم افسح لہ فی قبرہ
ونور لہ فیہ **ترجمہ** ام سلمہ سے روایت داخل ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابی سلمہ کے پاس اور تحقیق اوسکی آنکھین
کھلی رہ گئین تھین تو آپ نے اونکو بند کیا تو اون کے گھر والے چلائے یعنے اونکو معلوم ہوا کہ اب وہ مر گئی تب آنحضرت نے
اونسے کہا کہ اپنے جانون پر سوای بہلائی کے کوئی دعا مت کرو اسلیے کہ تم جو کہتے ہو اوسپر فرشتے آمین کہتے ہین پھر حضرت نے
فرمایا ای اللہ ابوسلمہ کو بخشدے اور اوسکا درجہ بلند کر راہ پانیوالون مین اور قائم مقام یعنے کارساز اور جانشین اوسکا
کر اوسکے باقیماندہ لوگون مین اور ہم کو اور اوسکو بخشدے ای سارے جہانون کے پالنے والے اور اوسکی قبر اوسکے لیے
کشادہ کر اور اوسکی قبر مین روشنی کردے **باب** الاسترجاع انا للہ وانا الیہ راجعون کہنے کا بیان **عن** ام سلمۃ
قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اصابت احدکم مصیبۃ فلیقل انا للہ وانا الیہ راجعون
اللہم عندک احتسب مصیبتی فاجرنی فیھا وابدل لی بھا خیرا منھا **ترجمہ** ام سلمہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسیکو تم مین کچھ مصیبت یعنے تھوڑی یا بہت تکلیف پہونچے تو چاہیے کہ کہے بیشک ہم اللہ
ہی کے ہین اور بیشک ہم اوسی پاس پھر کر جانیوالے ہین ای اللہ تیرے پاس مین اپنی مصیبت لاتا ہون مجھکو اوسمین ثواب
دے اور اوس سے بہتر بدلا مجھکو دے **باب** المیت یسجی جب آدمی مرجاوے تو اوسکو کوئی کپڑا اوڑہا دینا **عن** عائشۃ
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سجی فی ثوب حبرۃ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یمانی کپڑے سے ڈہانکے گئے یعنے جب آپ کے وفات ہوئی تو حضرت کو مین کے کپڑے سے ڈہانکا **باب**
القراءۃ عند المیت سکرات کیوقت کون سی سورت پڑہنا **عن** معقل بن یسار قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اقول وبه اثق علی مولانا اکرم ترجمہ محمد بن اسماعیل بن ابی فدیک روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے مردوں پر روئیں پر جو چیز مرنے کو دیکھ لیتی ہے تو وہ اسکے پاس مرنے پر روئیں تاکہ اوسکی برکت سے تکلیف میں تخفیف ہو (باب الجلوس عند المصیبۃ معصیبت کے وقت بیٹھنے کا بیان) ترجمہ عائشہ قالت لما قتل زید بن حارثۃ وجعفر وعبد اللہ بن رواحۃ جلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد یعرف فی وجھہ الحزن وذکر القصۃ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب زید بن حارثہ اور جعفر بن ابی طالب اور عبد اللہ بن رواحہ کے قتل کی خبر پہونچی تو آپ مسجد میں بیٹھ گئے آپکے چہرے سے رنج معلوم ہوتا تھا (باب التعزیۃ میت کے وارثوں کو تعزیت دینا) ترجمہ عمرو بن العاص قال قبرنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی میتا فلما فرغنا انقلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانصرفنا معہ فلما حاذی بابہ وقف فاذا المخبر بامرأۃ مقبلۃ قال اظنہ عرفہا فلما ذہبت اذا ہی فاطمۃ علیہا السلام فقال لہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اخرجک یا فاطمۃ من بیتک فقالت اتیت یا رسول اللہ اہل ہذا البیت فرحمت الیہم میتہم او خرتہم بہ فقال لہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلعلک بلغت معہم الکدی قالت معاذ اللہ وقد سمعتک تذکر فیہا ما تذکر قال لو بلغت معہم الکدی فذکرت شیئا فی ذلک فسألت عنہ الا ہکذا فقال التبقی فیما احسب ترجمہ عمرو بن عبد اللہ بن عمرو بن العاص روایت ہے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک میت کو دفنایا جب وہ شان سے فارغ ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوٹے اور ہم بھی آپ کے ساتھ لوٹے یہانتک کہ ہم میت کے مکان تک پہونچے وہاں آپ ٹہر گئے دیکھا تو اکیعورت سامنے چلی آتی ہے راوی نے کہا میں سمجھتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو پہچان لیا جب وہ عورت چلی گئی تو معلوم ہوا کہ وہ سیدۃ النساء فاطمہ زہرا تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونسے پوچھا تم کس لئے گھر سے نکلیں بیٹی کہا یا رسول اللہ میں اس گھر میں یہاں میت ہوگئی تھی تاکہ اوسکے لوگوں کو تسکین دوں اور تعزیت کروں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شاید تم اون لوگوں کے ساتھ قبرستان تک گئیں انہوں نے کہا معاذ اللہ میں نے آپسے اسکا بیان سنا ہے جو عورتوں کو قبرستان جانے سے آپنے منع کیا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم اون کے ساتھ قبرستان تک جاتیں تو میں ایسا کرتا کہ سختی سے آپنے ارشاد فرمایا ف مگر ابو داؤد اوس سختی کی تفسیر نہ کی نسائی کی روایت میں ہے آپنے فرمایا اگر تم اون کے ساتھ قبرستان تک جاتیں تو جنت کو نہ دیکھ سکتی یہانتک کہ تیرے باپ کا دادا اوسکو دیکھے یعنی عبد المطلب جنت میں جاوے اور اوسکا جانا جنت میں مشکل ہے کیونکہ وہ مشرک مرا ہے۔ اس حدیث سے عورتوں کو قبرستان میں جانا منع ہوا (باب الصبر عند الصدمۃ صدمہ کے وقت صبر کا ثواب اور وقت ہے جب صدمہ ہوتے ہی صبر کرے اس میں اور صبر کرکے تو سب صبر کرجاتا ہے) ترجمہ انس قال اتی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی امرأۃ تبکی علی صبی لہا فقال لہا اتقی اللہ

واصبر فقالت وما تبالی انت بمصیبتی فقیل لها هذا النبی صلی الله علیه وسلم فاتته فلم تجد علی
بابه بوابین فقالت یارسول الله لم اعرفك فقال انما الصبر عند الصدمة الاولی او عند اول صدمة
ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت پاس گزرے وہ اپنے بچے کے غم سے آواز کے ساتھ رو رہی تھی
آپ نے اس سے فرمایا تو خدا کے عذاب سے ڈر یعنے نوحہ مت کر ورنہ عذاب کیجاوے گی اور صبر کر تو اس عورت نے کہا میری مصیبت
سے تمہیں تم گرفتار نہیں ہوئے ہو تو اوس سے کہا گیا یہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں - یعنے اس عورت نے آپکو نہیں پہچانا
اور دیکھی جواب دیا تھا جب اوسکو آپ کے خبر کی تو وہ عورت پھر حضرت پاس آئی آپکے دروازہ پر دربانون کو نہ پایا یعنے
جیسے بادشاہون اور امیرون کے دروازون پر دربان ہوا کرتے ہین پھر اوس نے حضرت سے عرض کیا یارسول اللہ مین نے
آپ کو پہچانا نہ تھا پھر آپنے اوس سے فرمایا کہ صبر کا اعتبار نہین مگر صدمہ کی شروعین یا پہلے صدمہ مین فقہی
جب صدمہ پہونچے اوسی وقت صبر کرے اور زبان سے کوئی لفظ برا نہ نکالے تو اس صورت مین صبر کا ثواب حاصل ہوگا یہ
نہین کہ صدمہ ہوئی ہی خوب روئے پیٹے برا بھلا کہا پھر آخر مجبور ہو کر صبر کیا یا الیکا علی المیت مثبت پر روئے
کا بیان عن اسامة بن زید ان ابنة لرسول الله صلی الله علیه وسلم ارسلت الیه وانا معه وسعد فی
احسب ابیان ابنی او ابنتی قد حضر فاشهدنا فارسل یقرء السلام وقال قل لله ما اخذ وما اعطی وکل شیء
عنده الی اجل فارسلت تقسم علیه فاتاها فوضع الصبی فی حجر رسول الله صلی الله علیه وسلم ونفسه
تقعقع ففاضت عینا رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال له سعد ما هذا قال انها رحمة وضعها
الله فی قلوب من یشاء وانما یرحم الله من عباده الرحماء ترجمہ اسامہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی بیٹی یعنے حضرت زینب نے کسی کو آپکی طرف بھیجا اور مین اور سعد آپکے ساتھ تھے اور شاید ابی بھی ساتھ تھے
حضرت زینب نے کہلا بھیجا کہ میرے بیٹے یا بیٹی کی نزع ہے ہم سب وہان گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بی بی زینب کو
سلام کہلا بھیجا اور فرمایا کہ یہہ کہو تحقیق اللہ ہی کے لیے ہے جو چیز کہ لے لے اور اوسی کے لیے ہے جو چیز کہ دے اور ہر چیز
تو اون کے ہلاک ہو نہین چاہیے کہ جزع فزع نہ چاہیے اس لیے کہ امانت اپنی کی لیتا ہے) اور ہر چیز نزدیک اوسکے ساتھ وقت معین کے
یعنے زندگی تیری بیٹی کی بھی اتنے ہی قدر تھی کہ بھیجا پھر زینب نے آپکو بلا بھیجا اور قسم دیا کہ آپ تشریف لائیے پھر حضرت
تشریف لائے اور آپ کی گود مین بچہ کو رکھا اور بچہ کی روح حرکت کرتے تھے یعنے جان کنی کی حالت تھی تو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے آنکھون سے آنسو نکلنے لگے سعد نے آپسے کہا کہ یارسول اللہ یہہ کیا ہے آپ نے فرمایا یہہ رحمت ہے اوسکو اللہ نے جسے
دل مین چاہا رکھا اور اللہ تعالے رحمت یعنے مہربانی نہین کرتا اپنے بندون مین کسی پہ مگر رحمت کرنیوالون پر فقہ سعد نے گمان کیا
کہ رونیکے سب اقسام حرام ہین اور حضرت بہولکر روئے تو آپ نے سعد کو آگاہ کیا کہ آنسوون سے رونا مکروہ اور جو لم مین ہلکا
نوحہ ہے البتہ چلا کر رونا اور نوحہ اور گریبان چیرنا اور منہ پیٹنا حرام ہے عن انس بن مالک قال قال رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم ولد لی اللیلۃ غلام فسمیتہ باسم ابی ابراھیم فذکر الحدیث قال انس لقد رایتہ
یکید بنفسہ بنزیبر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدمعت عینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فقال تدمع العین ویحزن القلب ولا نقول الا ما یرضی ربنا انا بک یا ابراھیم لمحزونون ترجمہ انس
بن مالک سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آجکی رات میرا ایک لڑکا پیدا ہوا میں نے اوسکا نام اپنے دادا
کے نام پر ابراہیم رکھا پھر بیان کیا حدیث کو اخیر تک انس نے کہا میں نے دیکھا اوس لڑکے کو اوسکی جان نکل رہی تھی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپکے آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئی ف بسبب رنج اور غم کے ابراہیم ماریہ قبطیہ کے
بطن سے پیدا ہوئی تھی ت اور آپنے فرمایا آنسو بہاتی ہے آنکھ اور غم کرتا ہے دل اور نہیں کہتے ہم مگر وہی جو ہمارے رب
کو پسند آوے یعنی انا للہ وانا الیہ راجعون کہتے ہیں اے ابراہیم تیری جدائی سے ہم غمناک ہیں ف آنکھ سے آنسو کا
نکلنا اور دل کا غم کرنا صبر کے مخالف نہیں بلکہ یہ رحمت اور نرم دلی کی نشانی ہے نوحہ گری اور شکوہ کرنا البتہ صبر
کے مخالف اور حرام ہے باب فی النوح چلاکر یا مردے کے اوصاف بیان کرکر رونا عن ام عطیۃ قالت اخذ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علینا عند البیعۃ ان لا ننوح ترجمہ ام عطیہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
منع فرمایا نوحہ کرنیسے عن ابی سعید الخدری قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النائحۃ والمستمعۃ ترجمہ
ابی سعید خدری سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کیا نوحہ کرنیوالی عورت اور نوحہ سننے والی عورت کو ف
نوحہ کرنیوالی عورت یعنی جو عورت میت کی بھلائیاں بیان کرکر روے اور بعضوں نے کہا کہ میت پر آواز کے ساتھ
رونیکو نوحہ کہتے ہیں اور نوحہ سننے سے مراد یہ ہے جو قصداً اوسپر راضی ہوکر سنے عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ان المیت لیعذب ببکاء اھلہ علیہ فذکر ذلک لعائشۃ فقالت وھل تغفی ابن عمر انما مر
النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی قبر فقال ان صاحب ھذا لیعذب واھلہ یبکون علیہ ثم قرأت ولا
تزر وازرۃ وزر اخری قال عن ابی موسیٰ عن معویۃ علی قبر یھودی ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا میت البتہ عذاب کیا جاتا ہے اوسکے گھر والوں کے رونے کے سبب سے جو اوسپر روتے ہیں حضرت عائشہ کے
پاس اسکا ذکر ہوا تو حضرت عائشہ نے کہا بھول گئے عبداللہ بن عمر اور غلطی کی انہوں نے سچ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ایک قبر پر گزرے تو آپنے فرمایا یہ صاحب قبر یعنے مردہ عذاب کیا جاتا ہے اور اوسکے گھر والے اوسپر روتے ہیں پھر حضرت عائشہ
نے پڑھی یہ آیت ولا تزر وازرۃ وزر اخری اور نہیں اوٹھاتا کوئی اوٹھانیوالا بوجھ دوسرے کا دوسری روایت میں ہے
کہ وہ قبر یہودی کی تھی ف یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تعجباً ارشاد فرمایا تھا کہ قبر میں تو میت کو عذاب ہوتا ہے اور اوسکے
وارث یہاں رو رہے ہیں اس سے عبداللہ بن عمر یہ سمجھے کہ شاید وارثوں کے رونے سے میت پر عذاب ہوتا ہے حالانکہ یہ غلط ہے کلام اسکے
عن یزید بن اوس قال دخلت علی ابی موسیٰ وھو ثقیل فذھبت امراتہ لتبکی اوتھم بہ فقال لھا ابوموسیٰ

اما سمعت ما قال رسول الله صلی الله علیه وسلم قال نعم قال فسکت فلما مات ابو موسی قال یزید فقدت
امراۃ فقلت لها ما قول ابی موسی لک اما سمعت ما قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فسکت قال
ترجمہ یزید بن ابی بردہ سے روایت ہے کہ ابو موسیٰ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس منا من حلق ومن سلق ومن خرق
پاس گیا وہ بیمار تھے تو ان کی عورت نے رونے کا قصد کیا یا رونا شروع کیا ابو موسیٰ نے اس سے کہا تو نہیں سنا فرمودہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کا وہ بولی کیوں نہیں پھر وہ عورت چپ ہو رہی جب ابو موسیٰ مر گیا تو میں نے ان کی عورت سے ملا اور میں نے پوچھا
وہ کیا تھا جو ابو موسیٰ نے تم سے کہا تھا کیا تو نے نہیں سنا فرمودہ آنحضرت صلعم کا پھر تم چپ ہو رہی تھیں اوس نے کہا ہاں
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہے ہم میں سے وہ شخص جو میت کے غم میں اپنا سر منڈا لے یا چلا کر روئے یا تو
پہنے یا کپڑے پھاڑے ف کفر کی رسم تھی کہ جب کوئی مرجاتا تو اوسکے غم میں یہ کام کرتے جسطرح ہندوؤں میں بال منڈانے
کی رسم ہے سو اسطے حضرت نے منع فرمایا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مصیبت میں یا محرم میں جیسے عوام کی عادت ہے چلا کر
رونا حرام ہے اور ایسے لوگ حضرت کے طریق پر نہیں اسواسطے کہ مصیبت میں صبر لازم ہے اور اس قسم کے کام مخالف صبر کے ہیں

عن امراۃ من المبایعات قالت کان فیما اخذ علینا رسول الله صلی الله علیه وسلم فی المعروف ان لا
اخذ علینا ان لا نعصیه فیه وان لا نخمش وجها ولا ندعو ویلا ولا ننشر شعرا
ترجمہ ایک عورت سے روایت ہے جنہی بیعت کی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اون باتوں میں جنکا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ہم سے عہد یا تہا یہ بھی تھے کہ ہم آپکے نافرمانی نہ کریں اور منہ نہ نوچیں اور خرابی اور تباہی نہ کو نہ پکاریں اور
نہ پہاڑیں اور بال نہ بکھیریں ف یعنی موتی میں یہ حرکات نہ کریں اگر بمصیبت کچھ کریں تو یہی کہ آہستہ آہستہ رو دیں صبر اختیار کریں

باب صنعة الطعام اهل الميت ترجمہ گھر والوں کے گھر میں کھانا پکانا یا نہ پکانا عن عبد الله بن جعفر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
اصنعوا لآل جعفر طعاما فانه قد اتاهم امر شغلهم ترجمہ عبد اللہ بن جعفر سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جعفر کے گھر والوں کے لیے کھانا تیار کرو اون پر ایسی مصیبت کا امر آیا ہے جو اوس سے اونکو فرصت نہ ہوگی ف
یعنی وہ نجر اور مصیبت میں میں کھانا پکانے کی فرصت اونکو نہ ہوگی اس سے معلوم ہوا کہ عزیزوں اور دوستوں اور ہمسایوں کو
میت کے گھر والوں پاس کھانا بھیجنا بہتر ہے باب فی الشهید یغسل شهید کو غسل دینا عن جابر قال فی
رجل بسهم فی صدره او فی حلقه فمات فادرج فی ثیابه کما هو قال وخر مع رسول الله صلی الله علیه وسلم
ترجمہ جابر سے روایت ہے ایک شخص کے سینے میں یا حلق میں تیر لگا وہ مر گیا تو اوسی طرح اپنے کپڑوں میں لپیٹا گیا جیسا وہ تھا اور
وقت ہمارا نہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ف یعنی اوس کے کپڑے نہ دھوئے گئے نہ اوسکو غسل دیا گیا کیونکہ وہ شہید تھا

عن ابن عباس قال امر رسول الله صلی الله علیه وسلم بقتلی احد ان ینزع عنهم الحدید والجلود وان یدفنوا
بدمائهم وثیابهم ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء احد کے حق میں یہ فرمایا کہ اون سے

لوٹا دو تاکہ جاوے پہنچے زمین اور ہتیار اور چمڑا یعنی پوستین وغیرہ جو لہو سے بھری تھیں اور وہ دفن کیے جاویں اپنے خون سمیت
اور کپڑوں سمیت یعنی جو کپڑے خون میں بھرے ہیں عن انس بن مالک ان شہداء احد لم یغسلوا ودفنوا
بدمائھم ولم یصل علیھم ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے شہداء احد بغیر غسل کے اپنے خون سمیت دفن ہوئے اور ان
پر نماز جنازہ بھی نہ پڑھی گئی ف اور بعضی روایتوں میں ہے کہ پڑھی گئی مگر وہ روایتیں قوی نہیں ہیں واللہ اعلم عن
انس المعنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر علی حمزۃ وقد مثل بہ فقال لولا ان تجد صفیۃ فی نفسھا
لترکتہ حتی تاکلہ العافیۃ حتی یحشر من بطونھا وقلت الثیاب وکثرت القتلی فکان الرجل والرجلان
والثلاثۃ یکفنون فی الثوب الواحد ثم یدفنون فی قبر واحد فکان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یسال ایھم اکثر قرانا فیقدمہ الی القبلۃ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم (جنگ احد میں) حمزہ بن عبد المطلب پر گزرے تو دیکھا کہ وہ مثلہ کیے گئے ہیں (یعنی کفار نے اون کے ناک کان وغیرہ
کاٹے ہیں) آپ نے یہ دیکھکر فرمایا اگر صفیہ (بہن حمزہ کی) کو رنج نہ ہوتا تو میں حمزہ کی نعش کو پڑا رہنے دیتا یہانتک کہ درندے
اوسکو کھا جاتے پھر وہ حشر کے دن اون کے پیٹوں سے نکلتا (اور شہادت کا انتہای مرتبہ اونکو حاصل ہو جاتا اگرچہ اب بھی
حاصل ہے) اوسوقت کپڑوں کی قلت تھی اور شہیدوں کی کثرت تو ایک اور دو اور تین آدمی ایک ہی کپڑے میں کفن دیے
جاتے تھے قتیبہ نے زیادہ کیا پھر ایک ہی قبر میں دفن کیے جاتے تھے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوچھ لیتے ان میں سے
کونسا شخص قرآن زیادہ جانتا تھا اوسکو آگے کرتے قبلہ کیجانب میں ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ضرورت کیوقت ایک
کفن یا ایک قبر میں کئی آدمیوں کو دفن کرنا درست ہے عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مر بحمزۃ وقد مثل
بہ ولم یصل علی احد من الشہداء غیرہ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ کو
دیکھا اون کا مثلہ کیا تھا کافروں نے آپ نے کسی شہید پر نماز نہیں پڑھی سوا حمزہ کے (اون پر پڑھی) عن جابر بن عبد اللہ
اخبرہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یجمع بین الرجلین من قتلی احد ویقول ایھما اکثر
اخذا للقران فاذا اشیر لہ الی احدھما قدمہ فی اللحد وقال انا شھید علی ھؤلاء یوم القیامۃ وامر بدفنھم
بدمائھم ولم یغسلوا ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احد کے شہیدوں میں دو دو
آدمیوں کو اکٹھا دفن کرتے تھے اور فرماتے تھے دونوں میں قرآن کا حافظ زیادہ کون ہے جب کوئی بتا دیتا کہ یہ زیادہ حافظ ہے
تو آپ اوسکو آگے کرتے قبر میں آپنے فرمایا میں ان پر گواہ ہوں قیامت کے روز اور حکم کیا آپنے اون کے دفن کر دینے کا خون
اور کپڑوں میں اور نہیں غسل دیا اونکو عن اللیث بھذا الحدیث بمعناہ قال یجمع بین الرجلین من قتلی احد
فی ثوب واحد ترجمہ لیث سے اسی طرح روایت ہے یعنی آپ احد کے شہیدوں میں دو دو آدمیوں کو اکٹھا ایک ہی کپڑے میں دفن
کرتے تھے باب فی ستر المیت عند غسلہ غسل کیوقت میت کا ستر ڈھانپ دینا عن علی ان النبی صلی اللہ

علیہ وسلم قال لا تبین منہ ذلک ولا تنظرن الی فخذ حی ولا میت ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت کہو ان آپنی اور مت دیکھو ان زندے مردے کی رانو مردی کو بھی غسل دیتے وقت لیکن
ستر ایک کپڑا چاہیے دینا چاہیے عن عبد اللہ بن زبیر قال سمعت عائشۃ تقول لما اراد وا غسل النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قالوا واللہ ما ندری انجرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ثیابہ کما نجرد
موتانا ام نغسلہ وعلیہ ثیابہ فلما اختلفوا القی اللہ علیہم النوم حتی ما منہم رجل الا وذقنہ
فی صدرہ ثم کلمہم مکلم من ناحیۃ البیت لا یدرون من ہو ان غسلوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم
وعلیہ ثیابہ فقاموا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فغسلوہ وعلیہ قمیصہ یصبون الماء فوق
القمیص ویدلکونہ بالقمیص دون ایدیہم وکانت عائشۃ تقول لو استقبلت من امری ما استدبرت
ما غسلہ الا نساؤہ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے جب صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دینا چاہا تو
انہوں نے کہا قسم خدا کی ہم نہیں جانتے کیا آپ کے ہم کپڑے اوتارین جیسے اپنی مردوں کے کپڑے اوتارتے ہیں یا کپڑے پہنے ہوئے
دین اور کپڑوں ہی پر غسل دین جب اون لوگوں نے اس میں اختلاف کیا تو اللہ نے اون پر نیند بھیجی یہانتک کہ کوئی
آدمی اون میں سے نہ تھا مگر اوسکی ٹھوڑی اپنے سینے پر تھی یعنے اونگھ گیا اور سو گیا) اوسوقت ایک بات کرنیوالیکی آواز اسی
گھر کے ایک کونے میں سے معلوم نہ ہوا کہ وہ کس نے بات کی وہ بات یہ تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دو کپڑے ہی پہنے ہوئے
پھر یہ سنکر لوگ اوٹھے اور آپ کو غسل دیا کرتہ پہنے ہوئے تو پانی ڈالتے تھے کرتے کے اوپر اور ملتے تھے آپکا جسم مبارک کرتے سے ہاتھ ہوئے
سے حضرت عائشہ کہتی ہیں اگر پہلے سے مجھے یاد آتا جو بعد کو یاد آیا تو آپ کی بی بیان آپ کو غسل دیتیں ف وہ یہ تھا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ سے فرمایا اگر تو میرے سامنے مرے تو میں تجھکو غسل اور کفن دون اور حضرت
فاطمہ کو حضرت علی نے غسل دیا اس سے معلوم ہوا کہ خاوند کو عورت غسل دے سکتی ہے اور عورت کو خاوند غسل دے سکتا ہے
یہی جمہور علما کا قول ہے مگر اہل کوفہ کے نزدیک عورت خاوند کو غسل دے سکتی ہے لیکن خاوند عورت کو غسل دے نہیں سکتا پر
اسپر کوئی دلیل قوی قائم نہیں ہوئی **باب کیف غسل المیت** میت کو کیونکر غسل دیا جاوے عن ام عطیۃ
قالت دخل علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین توفیت ابنتہ فقال اغسلنہا ثلاثا او خمسا او اکثر
من ذلک ان رایتن ذلک بماء وسدر واجعلن فی الاخرۃ کافورا او شیئا من کافور فاذا فرغتن فاذنی
فلما فرغنا اٰذناہ فاعطانا حقوہ فقال اشعرنہا ایاہ قال عنرمالک یعنی ازاره ولم یقل مسدد دخل علیہ
ترجمہ ام عطیہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی نے انتقال کیا تو آپنے ہمارے پاس رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اور کہا غسل دو اوسکو تین بار یا پانچ بار یا اس سے زیادہ مناسب دیکھو تو پانی اور بیر کے پتے سے اور اخیر میں کافور
شریک کرو اور تم جب غسل سے فارغ ہو تو مجھکو اطلاع دو کہا ام عطیہ نے جب غسل سے ہم فارغ ہوئے تو آپ کو خبر دی آپنے اپنا تہبند دیا

کہ یہ اون کے بدن پر لپیٹ دو اور یہ تہ بند آپنے تبرک کے طور پر دیا یہ صاحبزادی زینب تہین) عن ام عطیۃ قالت
مشطناھا ثلاثۃ قرون ترجمہ ام عطیہ سے روایت ہی ہم نے اون کے سر کے بالون کی تین لٹین کردین عن ام عطیۃ
قالت وضفرنا راسھا ثلاثۃ قرون ثم القیناھا خلفھا مقدم راسھا وقرنیھا ترجمہ ام عطیہ سے روایت
ہی پھر ہمنے اونکے سر کے بالون کی تین لٹین گوندہ دین اور اونکو سر کے پیچھے ڈالدیا ایک لٹ سامنے والی بالون کے اور دو لٹین
اوپر اور دہنے کے بالون کی عن ام عطیۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لھن فی غسل ابنتہ ابدان
بمیامنھا ومواضع الوضوء منھا ترجمہ ام عطیہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون عورتون سے
فرمایا جو آپکے صاحبزادی بی بی زینب کو غسل میت دیتے تہین کہ اوسکے داہنے طرفون سے اور وضو کے مقامون سے
غسل دینا شروع کرو ف معلوم ہوا کہ میت کے داہنے طرف سے غسل شروع کرنا سنت ہی اور داہنی طرف مین وضو کے مقامون
کو یعنی منہ اور ہاتھ کو مقدم کرے عن ام عطیۃ بمعنی حدیث مالک انہ قال فی حدیث حفصۃ عن ام عطیۃ
بنحو ھذا وزادت فیہ او سبعا او اکثر من ذلک ان ابتنہ ترجمہ دوسری روایتین بھی ایسا ہی ہے
جیسا اوپر گزرا ام عطیہ کی حدیث مین جسکو مالک نے روایت کیا اور جسکو حفصہ نے ام عطیہ سے روایت کیا اوسمین اتنا زیادہ ہے
غسل دو اوسکو تین بار یا پانچ بار یا سات بار یا اس سے بھی زیادہ جہانتک مناسب ہو عن محمد بن سیرین انہ کان
یاخذ الغسل من ام عطیۃ یغسل المسکۃ مرتین والثالثۃ بالماء والکافور ترجمہ محمد بن سیرین غسل میت
سیکھتے تھے ام عطیہ سے تو اونہون نے کہا پہلے دو بار بیری کی پانی سے غسل دیا جاوے پھر تیسری بار پانی اور کافور سے
باب فی الکفن کفن کا بیان عن جابر بن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ خطب یوما
فذکر رجلا من اصحابہ قبض فکفن فی کفن غیر طائل وقبر لیلا فزجر النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ان یقبر الرجل باللیل حتی یصلی علیہ الا یضطر الیہ انسان الی ذلک وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
اذا کفن احدکم اخاہ فلیحسن کفنہ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک
دن خطبہ پڑہا اور ایک شخص کا ذکر کیا اپنے اصحاب مین سے جو مر گیا تہا اور لوگون نے ناقص کفن دیکر اوسکو رات کو گاڑ دیا
تہا تو آپنے منع کیا کسی کو دفنانے سے رات کو جبتک اوسپر نماز نہ پڑہی جاوے (جماعت سے) مگر جس صورت مین لاچاری
ہو جیسے مضطر وغیرہ مین تو رات کو بھی دفنا دینا برا نہین ہی اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی تم مین
سے کفن دیوے اپنے بہائی کو تو چاہیے کفن دیوے اچھا بیش قیمت اور پاک صاف سفید نئی یا دہوئی ہوئی کپڑا یکا ف اس سے یہ مطلب
نہین کہ بیش قیمتی ہو بلکہ حلال مال کا سفید صاف پاک کپڑا مراد ہی اور اوسکی قدر و لیاقت سے کمتر نہ ہو عن عائشۃ قالت
ادرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ثوبین حبرۃ ثم اخر عنہ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لپیٹے گئے ایک چادر یمانی مین جو مخطط تھی پھر نکال لی گئی وہ چادر اور سفید چادر رہنے دی گئی عن ابن

قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا توفى احدكم فوجد شيئا فليكفن فى ثوب حبرة ترجمہ
جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا آپ فرماتے تھے جب تم میں سے کوئی مرجاوے اور اوسکو وارث مال دار ہوں
تو کفن دیوے حبرہ کا (جو ایک قسم کا کپڑا یمن کا بنا ہوا) عن عائشة قالت كفن رسول الله صلى الله عليه وسلم
فى ثلاثة اثواب يمانية بيض ليس فيها قميص ولا عمامة ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفن دیے گئے تین سفید کپڑوں میں جو یمن کے تھے نہ اون میں قمیص تھا نہ عمامہ (سحولیہ
یمن ملک کا نام ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سفید کپڑا کفن کے لیے بہتر ہے جمہور علماء سلف اور حاکم نے روایت کیا ابن عباس
سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفید کپڑے پہنا کرو اور اوسی میں کفن دیا کرو اپنے مردوں کو اور یہ بھی معلوم
ہوا کہ تین کپڑوں سے زیادہ کپڑا کفن میں شریک کرنا مکروہ ہے علی الخصوص عمامہ جسکو متاخرین حنفیہ اور مالکیہ نے تجویز
کیا ہے بالکل بدعت ہے عن عائشة مثله زاد من كرسف قال فذكر لعائشة قول ابن عمر فى القميص وتعيين وقت جبرة
فقالت قد اتى بالبرد ولكنه رد وه ولم يكفنوه فيه ترجمہ حضرت عائشہ سے ایسا ہی مروی ہے اتنا زیادہ ہے
کہ وہ کپڑے روئی کے تھے پھر کسینی حضرت عائشہ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کفن میں دو غبیطہ کپڑے اور ایک حبرہ
تھا (غبیطہ مخطط چادر) انہوں نے کہا پہلے حبرہ آیا تھا لیکن صحابہ نے پھیر دیا اوسکو اور نہیں کفن دیا آپ کو اوس میں
(بلکہ تینوں کپڑے سفید کھے) عن ابن عباس قال كفن رسول الله صلى الله عليه وسلم فى ثلاثة اثواب بيض يمانية
من كرسف ليس فيها قميص ولا عمامة قال ابو داؤد وقد روى هذا الحديث عن ابن عباس من غير وجه كلهم لم
يذكروا فيه القميص وذكر حماد عن ايوب عن عكرمة عن ابن عباس فى هذا الحديث حلة نجرانية
وقميصه الذى مات فيه ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین کپڑوں میں
کفن دیے گئے جو نجران (ایک موضع ہے) کے بنے ہوئے تھے اون تین کپڑوں میں ایک چادر اور ایک تہ بند اور ایک وہ
قمیص تھا جسمیں آپ نے وفات پائی ابو داؤد نے کہا عثمان بن ابی شیبہ نے یوں نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کفن دیے گئے تین کپڑوں میں دو کپڑے سرخ (یعنی چادر اور تہ بند) جوڑے کے اور ایک قمیص جسمیں آپ نے وفات پائی
باب کراهية المغالات فى الكفن کفن بہت گراں قیمت لینا مکروہ ہے عن على بن ابى طالب قال كنا
نتحدث ان من الذنوب ان يغالى الرجل فى كفن فانه يسلبه سلبا
سریعا ترجمہ علی بن ابیطالب سے روایت ہے کہ کفن میں بہت قیمتی کپڑا نہ لگاؤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے
سنا ہی آپ فرماتے تھے کہ کفن میں زیادتی مت کرو اسلیے کہ وہ بہت جلد خراب ہو جاتا ہے (ف) یعنے جلد ہی پرانا ہو
خراب ہو جاتا ہے تو پھر کیا حاجت ہے نفیس اور بہا ری قیمت کی غرضکہ اسراف کرنا منع ہے کفن میں اور اوسطہ درجہ کا کفن
مستحب ہے عن خباب قال ان مصعب بن عمير قتل يوم احد ولم يكن له الا نمرة كنا اذا غطينا بها راسه
خرج رجلاه واذا غطينا رجليه خرج راسه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم غطوا بها راسه واجعلوا

علی رجلیہ من الاذخر ترجمہ خباب سے روایت ہے مصعب بن عمیر احد کے دن شہید ہوئے تو سوائے ایک کملی کے کفن میسر نہ آیا اور وہ کملی بھی ایسی چھوٹی تھی کہ جب ہم اس کے سر پر ڈالتے تھے تو پیر کھلتا اور اگر پاؤں پر ڈالتے تھے تو سر کھلتا تھا تو رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ کملی سے سر کو ڈھانک دو اور پیروں پر گھاس رکھو ف معلوم ہوا جب کچھ میسر نہ آوے تو کفن میں ایک ہی کپڑا کفایت کرتا ہے عن عبادۃ بن الصامت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال خیر الکفن الحلۃ وخیر الاضحیۃ الکبش الاقرن ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین کفن حلہ ہے اور بہترین قربانی دنبہ ہے سینگ دار ف حلہ کہتے ہیں ایک تہبند اور چادر کو مقصود یہ ہے کہ ایک کپڑے سے دو کپڑے بہتر ہیں اور مسنون تو تین کپڑے ہیں ماد مینڈھا سینگ دار سینگ والا بہتر ہے کہ اکثر وہ زبردست اور موٹا تازہ ہوتا ہے باب فی کفن المرأۃ عورت کے کفن کا بیان عن لیلی بنت قانف الثقفیۃ قالت کنت فیمن غسل ام کلثوم بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عند وفاتھا فکان اول ما اعطانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحقاء ثم الدرع ثم الخمار ثم الملحفۃ ثم ادرجت بعد فی الثوب الآخر قالت ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالس عند الباب معہ کفنھا ینا ولنا ھا ثوبا ثوبا ترجمہ لیلی بنت قانف ثقفیہ سے روایت ہے میں بھی ان عورتوں میں تھی جنہوں نے غسل دیا تھا ام کلثوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کو جب ان کا انتقال ہوا تھا تو کفن کے کپڑوں میں سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ازار دی پھر کرتہ دیا پھر سربند دیا پھر چادر دی پھر ایک اور کپڑا دیا جو اوپر سے لپیٹ دیا گیا لیلی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دروازے پر بیٹھے تھے اور آپ پاس کفن کے کپڑے تھے آپ ہمکو ایک ایک کپڑا ان میں سے دیے جاتے تھے ف تو مرد کے لیے کفن مسنون تین ہے ایک کفنی موندھوں سے قدم تک اور ازار اور لفافہ یعنی دو چادریں سر سے قدم تک اور عورت کے لیے کفنی اور اوڑھنی اور ازار اور لفافہ اور سینہ بند اوڑھنی دو ہاتھ کی لمبی اور ایک بالشت کی چوڑی اور سینہ بند تین ہاتھ کا لمبا اور چوڑا نغلوں سے گھٹنوں تک اور باقی تین کپڑے ویسی ہی جیسے مرد کے لیے یعنے کفنی موندھوں سے قدم تک اور دو چادریں سر سے لیکر پاؤں تک باب المسک للمیت میت کو مشک لگانا عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الطیب طیبکم المسک ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب خوشبوؤں میں بہتر تمہاری مشک ہے (تو میت کو تو یا کفن کو لگانا اوسکا بہتر ہوگا) باب التعجیل بالجنازۃ جنازہ کے تجہیز اور تکفین میں جلدی کرنا عن الحصین بن وحوح ان طلحۃ بن البراء مرض فاتاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعودہ فقال انی لا ارے طلحۃ الا قد حدث فیہ الموت فاذنونی بہ وعجلوا فانہ لا ینبغی لجیفۃ مسلم ان تحبس بین ظھرانی اھلہ ترجمہ حصین بن وحوح سے مروی ہے کہ طلحہ بن براء بیمار ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی عیادت کو آئے اور دیکھ کر آپنے فرمایا میں سمجھتا ہوں

خلیفہ مرگئی ہونگے تو خبر دو مجھکو اون کی اور جلدی کرو اون کی تجہیز اور تکفین مین اسلیے کہ مسلمان کی نعش کو نہین چاہیے
کہ پڑی رہے اپنے گھر مین **ف** یعنے بے گور و کفن بلکہ جہانتک ہوسکے جلدی کرنا چاہیے اوسکی تجہیز اور تکفین مین البتہ اگر ضرورت
کیوجہ سے دیر ہوجاوے تو لاچاری اور مجبوری ہے **باب** فی الغسل من غسل المیت میت کو جو غسل دیوے وہ خود بھی غسل
کرے **عن** عائشۃ انھا حدثتہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یغتسل من اربع من الجنابۃ ویوم الجمعۃ
ومن الحجامۃ وغسل المیت **ترجمہ** حضرت ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کیا کرتے
تھے چار چیزون سے ایک تو جنابت سے دوسری جمعہ کے دن تیسری پچھنی لگاکر چوتھی میت کو غسل دیکر مگر سو جنابت کے
اور کوئی غسل فرض نہین ہے بلکہ سنت ہے **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من غسل
المیت فلیغتسل ومن حملہ فلیتوضا **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو میت
کو نہلاوے تو اوسکو چاہیے کہ خود بھی غسل کرلیوے اور جو کوئی جنازہ اٹھاوے تو وہ وضو کرلے **عن** ابی ھریرۃ عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمعناہ قال ابوداؤد ھذا منسوخ سمعت احمد بن حنبل وسئل عن الغسل
من غسل المیت فقال یجزئہ الوضوء قال ابوداؤد ادخل ابو صالح بینہ وبین ابوھریرۃ فی ھذا
یعنی اسحاق مولی زائدۃ قال فی حدیث مصعب فیہ خصال لیس العمل علیہ **ترجمہ** ابی ہریرہ سے
ایسا ہی روی ہے۔ ابوداؤد نے کہا میت سے غسل کرنے کے حدیث منسوخ ہے مین نے سنا احمد بن حنبل سے جب اون سے
پوچھا گیا کہ میت کو غسل دیکر غسل کرنا کیسا ہے اُنہون نے کہا وضو کافی ہے۔ خطابی نے کہا مین نہین جانتا کہ کسی فقیہ
نے واجب کیا ہو غسل کو میت کے غسل دینے سے نہ وضو کو میت کے اٹھانے سے شاید یہ غسل اور وضو استحباباً ہو۔ بعضون نے
کہا یہ غسل مسنون ہے اور بعض سے وجوب بہلے اسکا منقول ہے بہرحال احتیاط اسی مین ہے کہ غسل کرلیوے واللہ اعلم **باب**
فی تقبیل المیت میت کو بوسہ دینا **عن** عائشۃ قالت رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبل عثمان بن
مظعون وھو میت حتی رایت الدموع تسیل **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو دیکھا آپ بوسہ دیتے تھے عثمان بن مظعون کو اور وہ مرگئی تھی یہانتک کہ آنسو بہتے ہوئے آپکے مین نے دیکھے **ف**
عثمان بن مظعون مہاجرین مین سے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رضاعی بہائی تھی سب سے پہلے مہاجرین
مین اونکا انتقال مدینے مین ہوا **باب** فی الدفن باللیل رات کو دفن کرنیکا بیان **عن** جابر بن عبد اللہ قال
رای الناس نارا فی المقبرۃ فاتوھا فاذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی القبر واذا ھو یقول ناولونی
صاحبکم فاذا ھو الرجل الذی کان یرفع صوتہ بالذکر **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے لوگون
نے روشنی دیکھی رات کو قبرستان مین۔ تو وہان گئے دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبر کے اندر کھڑے ہین اور فرماتے ہین
دو تم مجھ اپنے ساتھی کو (یعنے نعش کو) معلوم ہوا وہ شخص تھا جو بلند آواز سے ذکر الٰہی کیا کرتا تھا **ف** اس سے معلوم ہوا کہ رات کو

دفن کرنا جایز ہے اور یہی قول ہے جمہور علما اور ائمہ اربعہ کا **باب** فی البیت یحمل من ارض الی ارض مردے
کو ایک ملک سے دوسرے ملک لیجانا **عن** جابر بن عبد اللہ قال کنا حملنا القتلی یوم احد لنرد فنہم فجاء منادی
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامرکم ان تدفنوا القتلی فی مضاجعہم
فرددناہم **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے جنگ احد کے روز ہم نے چاہا بلکہ اوٹھایا شہیدوں کو دفن کرنے کیواسطے
(دوسری جگہ) مدینہ میں لاکر) اتنے میں منادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آیا اور پکارا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم
فرماتے ہیں کہ دفن کرو مقتولین کو اوپنی مقاموں پر جہاں وہ ماری گئی پھر ہم نے اون کی لاشوں کو وہیں پر کھدیا **ف**
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نعش کو ایک ملک سے دوسری ملک لیجانا جائز ہے **باب** فی الصفوف علی الجنازۃ
جنازہ کی نماز میں کتنی صفیں کرے **عن** مالک بن ھبیرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلم
یموت فیصلی علیہ ثلاثۃ صفوف من المسلمین الا اوجب قال فکان مالک اذا استقل اھل الجنازۃ
جزأہم ثلاثۃ صفوف للحدیث **ترجمہ** مالک بن ہبیرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
کوئی مسلمان نہیں کہ وہ مرجاوے اور اوسپر مسلمانوں کی تین صفیں نماز پڑہیں مگر اللہ تعالے اوسپر جنت واجب کرتا ہے
اور حضرت مالک جسوقت کہ آدمیوں کو کم جانتے تو اونکو تقسیم کرتے تین صفیں بلحاظ اس حدیث کے **ف** اگرچہ ہر صف میں
تھوڑے تھوڑے آدمی ہوتے اور جو آدمی زیادہ ہوں تو تین صفوں سے زیادہ بھی کرنا درست ہے **باب** اتباع
النساء الجنائز عورتوں کا جنازہ کے ساتھ جانا منع ہے **عن** ام عطیۃ قالت نھینا ان نتبع الجنائز ولم یعزم
علینا **ترجمہ** ام عطیہ سے روایت ہے منع کیگئی ہم جنازوں کے پیچھے چلنے سے اور ہم پر کیسینہ کی گئی (اوسکی منع میں) **باب**
فضل الصلوۃ علی الجنائز ومشیعھا جنازہ پر نماز پڑہنے کی فضیلت اور اوس کے ساتھ جانیکی فضیلت **عن** ابی ھریرۃ
یرویہ قال من تبع جنازۃ فصلی علیھا فلہ قیراط ومن تبعھا حتی یفرغ منھا فلہ قیراطان اصغرھما
مثل احد او احدھما مثل احد **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص
جنازہ کے پیچھے جاوے یعنی ہمراہ جاوے پہر اوسکی جنازہ کی نماز پڑہی تو اوسکو قیراط بھر ثواب ہے اور جو کوئی اتنا ٹہرے کہ اوس کے
دفن وغیرہ سے فراغت پاوے تو اوس کے لیے دو قیراط برابر ثواب ہے اون دونوں میں جو چھوٹا قیراط ہے وہ بھی مثل احد کے
پہاڑ کی ہے یا ایک قیراط اون میں سے احد کے برابر ہے (قیراط کہتے ہیں دینار کے بارہویں حصے کو یہاں قیراط سے مراد حصہ عظیم ہے)
عن ابی ھریرۃ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من خرج مع جنازۃ من بیتھا وصلی
علیھا فذکر معنی حدیث سفیان فارسل ابن عمر الی عائشۃ فقالت صدق ابو ھریرۃ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت
ہے کہ اونہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص جنازہ کے ساتھ اوس کے گہر سے نکلے پہر نماز پڑہی
(تو اوسکو ایک قیراط کا ثواب ہے اور جو دفن تک ساتھ رہے تو دو قیراط کا ثواب ہے) جب ابن عمر نے یہ حدیث سنی تو حضرت

عائشہ سے پوچھا بھیجا انہون نے کہا ابوہریرہ نے سچ کہا تو ابن عمر کو یورا یقین ہوگیا اسپر **عن** ابن عباس قال
سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من مسلم یموت فیقوم علی جنازتہ اربعون رجلا لا یشرکون
باللہ شیئا الا شفعوا فیہ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا ہے فرماتے
تھے نہین کوئی ایسا مسلمان جو مرجاوے پھر اوسکے جنازہ پر چالیس مرد جو شرک نکرتے ہون خدا کے ساتھ نماز پر نہیں کھڑے
ہون مگر یہہ کہ خدا اون کی سفارش اوسکے حق مین قبول کرتا ہے **ف** معلوم ہوا کہ چالیس موحد کا نماز جنازہ پڑھنا میت کی
مغفرت کا سبب ہے عبداللہ بن عباس تلاش کر کے جنازہ کی نماز کیواسطے چالیس مسلمان جمع کرتے تھے موجب اس حدیث
کے اور حضرت عائشہ کی روایت مین ہو مسلمانون کا ذکر ہے تو جب چالیس کی سفارش قبول ہے تو سو کے بدرجہ اولی قبول ہوگی اور جو
حدیث آگے گزر گئی اوسمین تین صفون کا ذکر ہے **باب** فی النار یتبع بها المیت جنازہ کے ساتھ آگ لیجانا منع ہے
عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تتبع الجنازۃ بصوت ولا نار زاد ہارون ولا یمشی بین
یدیها ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنازہ کے پیچھے آگ نہ رکھی جاوے نہ اوسکی پیچھے آواز
ہو (رونے چلانے والون کی) نہ کوئی جنازہ کے آگے چلے **ف** بعض لوگون کا قاعدہ ہے کہ جنازے کیساتھ آگ رکھتے ہین
اوسمین ہو یا اگر جلاتے جاتے ہین اسکو منع کیا آپنے **باب** القیام للجنازۃ جنازے کو آتے دیکھکر کھڑے ہوجانا **عن**
عامر بن ربیعۃ یبلغ به النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا رایتم الجنازۃ فقوموا لها حتی تخلفکم او توضع
ترجمہ عامر بن ربیعہ سے روایت ہے کہ اون کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث پہونچی جب تم جنازہ کو دیکھو تو اٹھ کھڑے ہو
یہان تک کہ وہ تم سے آگے بڑھ جاوے یا رکھدیا جاوے **ف** بعض علما کا عمل اسی حدیث پر ہے بعضون کے نزدیک یہ حدیث منسوخ
ہے **عن** ابی سعید الخدری عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تبعتم الجنازۃ فلا تجلسوا
حتی توضع قال ابوداؤد روی هذا الحدیث الثوری عن سهیل عن ابیه عن ابی هریرۃ قال فیه حتی توضع
یا کما قیل وروی ابو معاویۃ عن سهیل قال حتی توضع فی اللحد وسفیان احفظ من ابی معاویۃ ترجمہ
ابی سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم جنازہ کے پیچھے چلو تو نہ بیٹھا کرو جبتک کہ دفن
کی زمین پر نہ رکھا جاوے یا قبر مین نہ رکھا جاوے **ف** سنت یہی ہے کہ بدون جنازہ کے کہنے بیٹھے کہ اکثر جنازہ اٹھانیوالون کی مدد کی حاجت
ہوتی ہے بے جنازہ رکھے بیٹھنا مکروہ ہے البتہ جب جنازہ زمین پر رکھدیا جاوے تو اوسوقت بیٹھ جانا برا نہین ہے یہ حکم اوس شخص کے
لیے ہے جو جنازہ کے ساتھ ہو اور جو جنازے کو آتا دیکھے تو وہ کھڑا ہوجاوے بعض سلف کے نزدیک اور یہی قول ہے اوزاعی اور
اور اسحاق کا اور بعضون کے نزدیک کھڑا ہونا ضرور نہین اور یہی قول ہے ابوحنیفہ اور مالک اور شافعی کا وہ کہتے ہین قیام کی حدیثین
منسوخ ہین دوسری حدیث سے **عن** جابر قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ مرت بنا جنازۃ فقام لها فلما
ذهبنا لنقعد اذا هی جنازۃ یهودی فقلنا یا رسول اللہ انما هی جنازۃ یهودی فقال ان الموت فزع فاذا رایتم

بجنازة فقوموا ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم ساتھ تھے اور راستے مین ایک جنازہ نکلا تو آپ اسکے لیے دھڑے ہوے پھر جب ہم اوسکے اٹھانے کے لیے چلے تو معلوم ہوا کہ جنازہ یہودی کا ہے تو ہم نے حضرت سے عرض کیا یا رسول اللہ یہ تو یہودی کا جنازہ ہے تو آپ نے فرمایا البتہ موت ڈرنے کی چیز ہے سو جب تم جنازہ کو دیکھو تو اوٹھو کھڑے ہو ف بعض کے نزدیک اول جنازہ دیکھکر اوٹھنا سنت تھا پھر منسوخ ہوا۔ اب جنازہ دیکھکر اوٹھنا سنت نہیں عن علی ابن ابی طالب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قام فی الجنائز ثم قعد بعد ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے کھڑے ہوا کرتے تھے جنازون مین پھر بیٹھنے لگے (اور کھڑا ہونا چھوڑ دیا) یہی دلیل ہے احنفیہ وغیرہ کی عن عبادة بن الصامت قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقوم فی الجنازة حتی توضع فی اللحد فمر به حبر من الیهود فقال هکذا نفعل فجلس النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اجلسوا خالفوهم ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جنازہ کے لیے کھڑے ہوتے تو جبتک وہ قبر مین نہ رکھا جاتا آپ نہ بیٹھتے پھر ایک یہود کا عالم آپ پاس آیا اور اوس نے کہا کہ ہم بھی اسیطرح کیا کرتے ہین یعنی جبتک مردہ کو قبر مین نہ رکھیں تبتک کھڑے رہتے ہین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور فرمایا مخالفت کرو یہود کی ف کیونکہ یہود بہت مبغوض تھے اللہ کے اوس زمانے مین اور دشمن تھے مسلمانون کے تو اون کی مخالفت بہتر تھی) باب الرکوب فی الجنازة جنازے کے ساتھ سوار ہوکر چلنا منع ہے عن ثوبان ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی ببرذونة وهو مع الجنازة فابی ان یرکبها فلما انصرف اتی ببرذونة فرکب فقیل له فقال ان الملائکة کانت تمشی فلم اکن لارکب وهم یمشون فلما ذهبوا رکبت ترجمہ ثوبان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کے لیے ایک جانور لایا گیا اور آپ جنازے کے ساتھ تھے آپ نے سواری سے انکار کیا جب جنازہ سے فارغ ہوکر لوٹے تو آپ ایک جانور پر سوار ہوے لوگون نے اوسکی وجہ پوچھی (کہ پہلے آپ کیون سوار نہین ہوتے تھے) آپ نے فرمایا پہلے جنازے کے ساتھ فرشتے پاپیادہ جارہے تھے اسواسطے مین سوار نہین ہوا جب وہ پانون سے چلتے تھے جب فرشتے چلے گئے تو مین سوار ہوگیا عن جابر بن سمرة قال صلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی ابن الدحداح ونحن شهود ثم اتی بفرس فعقل حتی رکبه فجعل یتوقص به ونحن نسعی حوله ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن دحداح کے جنازے کی نماز پڑہی اور ہم حاضر تھے پھر آپ کی سواری کے لیے گھوڑا آیا آپ نے اوسکو باندہ دیا یہانتک کہ آپ سوار ہوے اور گھوڑا کودنے لگا ہم سب آپ کے گرد دوڑتے جاتے تھے) باب المشی امام الجنازة جنازے کے آگے چلنے کا بیان عن سالم عن ابیه قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابابکر وعمر یمشون امام الجنازة ترجمہ سالم نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ مینے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق اور عمر بن الخطاب جنازہ کے آگے چلتے تھے ف معارض ہے اسکو جو روایت کیا ہے عبدالرزاق نے کہ اوس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تا دم وفات جنازہ کے پیچھے چلتے رہے اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا کہ حضرت علی رض

جنازہ کے پیچھے چلتے تھے **عن** المغیرۃ بن شعبۃ قال والحسبان اھل نیا اخبرونی انہ رفعہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الراکب یسیر خلف الجنازۃ والماشی یمشی خلفھا وامامھا وعن یمینھا وعن یسارھا قریبا منھا **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے یونس نے کہا میں گمان کرتا ہوں والسقط یصلی علیہ یدعی لوالدیہ بالمغفرۃ والرحمۃ **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے یونس نے کہا میں گمان کرتا ہوں کہ زہری نے یوں کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوار جنازہ کے پیچھے چلے اور پیادہ جنازہ کے پیچھے چلے اور آگے اور داہنے اور بائیں اوسکی اور پاس اوس کے اور پاس پاس اوس کے اور کچا بچہ نماز پڑھی جاوے اوسپر اور اوس کے ماں باپ کے لیے دعا کیجاوے بخشش اور مغفرت کے ساتھ **ف** کچا بچہ وہ ہے جسکی مدت حمل پوری نہ ہوئی ہو لیکن جان پڑ گئی ہو اور زندہ پیدا ہوا اوس پر نماز پڑھنا چاہیے اور جو جان نہ پڑی ہو یا مردہ پیدا ہوا تو نماز پڑھنا ضرور نہیں ہے بلکہ یوں ہی دفن کر دینا چاہیے **باب** ۱۸۱ باب ۱۸۱ جنازہ یا الجنازۃ جنازہ کو جلدی لیجانے کا بیان **عن** ابی ھریرۃ یبلغ بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اسرعوا بالجنازۃ فان تک صالحۃ فخیر تقدمونھا الیہ وان تک سوی ذلک فشر تضعونہ عن رقابکم **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنازہ کو جلدی لیجایا کرو اس لیے کہ اگر مردہ نیک ہے تو تم اوسکو بھلائی کی طرف جلدی پہونچاتے ہو یعنی قبر میں جاکر ثواب پاویگا اور اگر نیک نہیں تو تم نے اپنی گردن سے شر کو اوتارا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کفن اور دفن میں جلدی کرنا مستحب ہے **عن** عبدالرحمن انہ کان فی جنازۃ عثمان بن ابی العاص وکنا نمشی مشیا خفیفا فلحقنا ابوبکرۃ فرفع سوطہ قال لقد رایتنا ونحن مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نرمل رملا **ترجمہ** عبدالرحمن سے روایت ہے ہم عثمان بن ابی العاص کے جنازے کے ساتھ تھے اور آہستہ آہستہ چلتے تھے اسمیں ابوبکرہ آن پہونچے اور انہوں نے اپنا کوڑا ہماری مار سکیدو اٹھایا اور کہا تم نے دیکھا ہے جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جنازہ کو لیکر ہوئے تو جلدی جلدی چلتے تھے (جنازہ کو لیکر نہ بہت دوڑ سے نہ آہستہ سے چلے بلکہ ذرا تیزی سے چلے) **عن** عیینۃ بعد الحدیث قالا فی جنازۃ عبدالرحمن بن سمرۃ وقال فحمل علیھم بغلتہ اھوی بالسوط دوسری روایت میں بھی ایسا ہی ہے مگر اسمیں یہ ہے کہ عبدالرحمن بن سمرہ کا جنازہ تھا اور ابوبکرہ نے اپنی خچر کو دوڑایا اور کوڑے سے اشارہ کیا (کہ جلدی جلدی چلو) **عن** ابن مسعود قال سالنا نبینا صلی اللہ علیہ وسلم عن المشی مع الجنازۃ فقال ما دون الخبب ان یکن خیرا تعجل الیہ وان یکن غیر ذلک فبعدا لاھل النار والجنازۃ متبوعۃ ولا تتبع لیس منھا من یتقدمھا **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ جنازے کے ساتھ کیونکر چلنا چاہیے اونہوں نے کہا جنب سے کچھ کم (جنب دوڑنے کی ایک قسم ہے) اگر وہ جنازہ نیک آدمی کا ہے تو جلدی پہونچانیکی کو اور اگر نیک نہیں ہے تو جہنم والوں کا دور رہنا بہتر ہے اور جنازہ آگے رہنا چاہیے (یعنے لوگوں کو اوسکے پیچھے چلنا چاہیے) نہ پیچھے اور جو جنازہ کے آگے چلتا ہے وہ گویا اوسکے ساتھ ہے نہیں ہے (یہ حدیث دلیل ہے ابوحنیفہ اور اوزاعی کی) **باب** الامام یصلی علی من قتل نفسہ جو شخص خودکشی کرے یعنے اپنے تئیں آپ مارڈالے اوسپر امام نماز جنازہ پڑھے **عن**

جابر بن سمرة قال مرض رجل فصب علیه فجاء جار الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال انه قد مات
قال وما یدریك قال انا رایته قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انه لم یمت قال فرجع فصب علیه
فقالت امراته انطلق الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فاخبره فقال الرجل اللهم العنه قال ثم انطلق الرجل
فراه قد خنق نفسه بمشقص فانطلق الی النبی صلی الله علیه وسلم فاخبره انه قد مات فقال ما یدریك
قال رایته یخنق نفسه بمشقص معه قال انت رایته قال نعم قال اذا لا اصلی علیه ترجمہ جابر بن سمرہ سے
روایت ہی ایک شخص بیمار ہوا پھر اوسکی موت کی خبر مشہور ہوئی تو اوسکا ہمسایہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض
کیا یا رسول اللہ فلان شخص مرگیا آپ نے فرمایا تجھکو کیسی معلوم ہوا بولا میں خود اوسکو دیکھکر آیا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا وہ نہین مرا پھر وہ لوٹ گیا بعد اوس کے پھر خبر مشہور ہوئی اوسکی موت کی پھر وہی شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ
فلان شخص مرگیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ نہین مرا پھر وہ لوٹ آیا بعد اوسکی پھر خبر مشہور ہوئی اوس کے
موت کی تو اوس کے بی بی نے (یعنی مریض کی بی بی نے) اوسی شخص سے (یعنی ہمسایہ سے جو دو بار آچکا تہا) یہ کہا جا اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر کر وہ بولا اسی خبیث کو اوسپر راوی نے کہا پھر وہ شخص آیا اُس مریض پاس اور دیکہا اوسکو کہ اپنے
گلے کو کاٹ لیا ہی تیر کی پیکان سے تب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ وہ مرگیا آپ نے
فرمایا تجھکو کیونکر معلوم ہوا وہ بولا میں خود اوسکو دیکھکر آیا ہون اوسنے اپنا گلا کاٹ لیا ہی تیر دن سے آپنے فرمایا تو نے دیکہا
وہ بولا ہان آپنے فرمایا پھر تو میں اوسپر نماز نہ پڑہونگا **باب** الصلوة علی من قتله لحد و جو شخص کسی حد شرعی
مین مارا جاوی اوسپر نماز جنازہ پڑہنا **عن** ابی برزة الاسلمی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم لم یصل علی
ماعز بن مالك ولم ینه عن الصلاة علیه ترجمہ ابو برزہ اسلمی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماعز
بن مالک پر نماز نہین پڑہی (جو رجم کیگیا تہا زنا کی حد مین) نہ منع کیا اوروں کو اون کے جنازہ پر نماز پڑہنے سے **فصل**
الصلاة علی الطفل نابالغ لڑکے پر نماز جنازہ پڑہنا **عن** عائشة قالت مات ابراهیم بن النبی صلی الله علیه وسلم
وهو ابن ثمانیة عشر شهرا فلم یصل علیه رسول الله صلی الله علیه وسلم ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہی
جب حضرت ابراہیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے کا انتقال ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون پر نماز
جنازہ کے نہین پڑہی (اس خیال سے کہ وہ معصوم ہین یا لوگون کے ساتھ نہ پڑہی کہ لڑکے پڑہ لی جیسا دوسری روایت مین ہے **عن**
وائل بن داود قال سمعت البهی قال لما مات ابراهیم بن النبی صلی الله علیه وسلم صلی علیه رسول الله
صلی الله علیه وسلم فی المقاعد قال ابو داود قرات علی سعید بن یعقوب الطالقانی حدثکم ابن المبارك
عن یعقوب بن القعقاع عن عطاء ان النبی صلی الله علیه وسلم صلی علی ابنه ابراهیم وهو ابن سبعة عشر
لیلة ترجمہ وائل بن داود سے روایت ہی مین نے سنا بہی سے جب ابراہیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے کا انتقال

ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون پر نماز پڑھی اپنے پیچھے بیٹھنے کیلئے ہمیں کہا ابو داؤد نے میں نے پڑھا سعید بن یعقوب
طالقانی پر قم سے حدیث بیان کی۔ عبداللہ بن المبارک نے یعقوب بن قعقاع سے انہوں نے علقمہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے نماز پڑھی اپنے فرزند ارجمند حضرت ابراہیم پر اور اون کی عمر شریف ساٹھ رات کی تھی یعنی دس دن اور دو مہینے کی (یہ حدیث
ابو داؤد نے پڑھ کر سنائی اپنے شیخ سعید بن یعقوب کو) **باب** الصلاۃ علی الجنازۃ فی المسجد مسجد کے اندر جنازہ کی
کی نماز پڑھنا **عن** عائشۃ قالت واللہ ما صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی سہیل بن البیضاء الا
فی المسجد ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے خدا کی قسم ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سہیل بن بیضاء پر
نہیں نماز پڑھی مگر مسجد میں یعنی نماز جنازہ تو مسجد میں نماز پڑھنا درست ہوا) **عن** عائشۃ قالت واللہ لقد صلی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ابنی بیضاء فی المسجد سہیل واخیہ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے
خدا کی قسم ہے مقرر نماز پڑھی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیضاء کی دونوں بیٹوں پر مسجد میں یعنی سہیل اور اوسکے بھائی
پر جنازہ کی) **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علی جنازۃ فی المسجد فلا شیء
علیہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسجد میں جنازہ کی نماز پڑھے اوسپر کچھ
گناہ نہیں (دوسری روایت میں ہے اوسکو کچھ اجر نہیں تو مسجد میں نہ پڑھنا افضل ٹھہرا) **باب** الدفن عند الطلوع
وعند غروبہا آفتاب نکلتے وقت یا ڈوبتے وقت دفن کرنا **عن** عقبۃ بن عامر قال ثلاث ساعات کان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ینہانا ان نصلی فیہن او نقبر فیہن موتانا حین تطلع الشمس بازغۃ حتی ترتفع و
حین یقوم قائم الظہیرۃ حتی تمیل وحین تضیف الشمس للغروب حتی تغرب او کما قال ترجمہ
عقبہ بن عامر سے روایت ہے تین وقت ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو منع فرماتے تھے ان وقتوں میں نماز پڑھنے اور دفن
کرنیسے اپنے مردوں کے ایک تو جب سورج نکلے چمکتا ہوا یہانتک کہ وہ بلند ہو جاوے اور دوسرے جب سیدھا کھڑا ہو دوپہر کا
کھڑا ہونیوالا یہانتک کہ ڈھلے سورج اور تیسری جو وقت کہ آفتاب ڈوبنے کو جھکے **ف** دفن کرنیسے اس حدیث میں مراد جنازہ ہے اور
بعضوں نے دفن میت کہا ہے تو بھی اس سے ہوگی جو عمداً ان وقتوں میں دفن کرے اور اگر اتفاق سے ایسے وقتوں میں دفن میت
کا موقع آجاوے تو بالاتفاق جائز ہے (مسک الختام) **باب** اذا حضر جنائز الرجال والنساء من یقدم جنازۃ
اور عورت دونوں کے جنازے آجائیں تو کس کو آگے کریں **عن** عمار مولی الحرث بن نوفل انہ شہد جنازۃ ام کلثوم
وابنہا فجعل الغلام مما یلی الامام فانکرت ذلک وفی القوم ابن عباس وابو سعید الخدری وابو قتادۃ
وابو ہریرۃ فقالوا ہذہ السنۃ ترجمہ عمار سے جو مولی ہے حارث بن نوفل کا روایت ہے وہ حاضر ہوا ام کلثوم کے جنازے
میں اور اون کے لڑکے کے جنازے میں تو لڑکا امام کے پاس رکھا گیا اور عورت امام سے دور رکھی گئی قبلے سے قریب میں نے اسپر انکار کیا
(یعنی اسکو خلاف سنت جانا) اور اسوقت لوگوں میں عبداللہ بن عباس اور ابو سعید خدری اور ابو قتادہ اور ابو ہریرہ تھے اون نے

بھی سنت ہے ف یعنی پہلے لڑکوں کو رکھنا پھر عورتوں کو اوس پر **باب** این یقوم الامام من المیت اذا صلی
علیہ جب امام نماز جنازہ کی پڑہاوے تو میت کے کس عضو کے مقابل کہڑا ہووے **عن** نافع ابی غالب قال کنت
فی سکۃ المربد فمرت بجنازۃ معھا ناس کثیر قالوا جنازۃ عبد اللہ بن عمیر فتبعتھا فاذا انا برجل
علیہ کساء رقیق علی برنیۃ علی راسہ خرقۃ تقیہ من الشمس فقلت من ھذا الدھقان قالوا
ھذا انس بن مالک فلما وضعت الجنازۃ قام انس فصلی علیھا وانا خلفہ لا یحول بینی وبینہ
شیء فقام عند راسہ فکبر لربع تکبیرات لم یطل ولم یسرع ثم ذھب یقعد فقالوا یا ابا حمزۃ
المرأۃ الانصاریۃ فقربوھا وعلیھا نعش لھا فقام عند عجیزتھا فصلی علیھا نحو صلاتہ
علی الرجل ثم جلس فقال العلاء بن زیاد یا ابا حمزۃ ھکذا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یصلی علی الجنازۃ کصلاتک یکبر علیھا اربعا ویقوم عند راس الرجل وعجیزۃ المرأۃ قال نعم
قال یا ابا حمزۃ غزوت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم غزوت معہ حنینا فخرج
المشرکون فحملوا علینا حتی رأینا خیلنا وراء ظھورنا وفی القوم رجل یحمل علینا فیدقنا ویحطمنا
فھزمھم اللہ وجعل یجأ بھم فیبایعونہ علی الاسلام فقال رجل من اصحاب النبی صلی اللہ
علیہ وسلم ان علی نذرا ان جاء اللہ بالرجل الذی کان منذ الیوم یحطمنا لاضربن عنقہ
فنکثت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجیء بالرجل فلما رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال یا رسول اللہ تبت الی اللہ فامسک رسول اللہ لا یبایعہ یعنی لا اخس بندرہ قال فجعل
الرجل یتصدی لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیاتمر بقتلہ وجعل یھاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان یقتلہ فلما رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ لا یصنع شیئا بایعہ فقال الرجل یا رسول
اللہ نذری فقال انی لم امسک عنہ منذ الیوم الا لتوفی بنذرک فقال یا رسول اللہ لا اوفی
الی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ لیس لنبی ان یومض قال ابو غالب فسالت عن صنیع انس
فی قیامہ علی المرأۃ عند عجیزتھا فحدثونی انہ انما کان لانہ لم تکن النعوش فکان یقوم الامام
حیال عجیزتھا یستترھا من القوم **ترجمہ** نافع سے جسکی کنیت ابو غالب ہے روایت ہے مین سکۃ المربد ایک موضع
ہے مین تہا اتنے مین ایک جنازہ نکلا اوس کے ساتھ بہت لوگ تھے لوگون نے کہا عبداللہ بن عمیر کا جنازہ ہے یہ سنکر مین
بھی اوسکے پیچھے چلا تو مین نے ایک شخص کو دیکہا بارہا یک کمل اوڑہے ہوئے ایک چھوٹے راس کے گہوڑے پر سوار ہے اور اپنے سر
ایک کپڑا کہڑا دہوپ سے بچاؤ کے لیے ڈالی ہوئے ہے مین نے پوچہا یہ زمیندار کون ہے لوگون نے کہا انس بن مالک ہین
(جنہون نے دس برس تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی سنہ ۹۲ یا سنہ ۹۳ ہجری مین اونکا انتقال ہوا اور سو برس سے زیادہ اونکی

کی عمر ہوئی) جب جنازہ رکھا گیا تو انس کھڑے ہوئے اور انہون نے نماز پڑھائی مین نے اون کے پیچھے تھا میری اور ان کے بیچ مین کچھ آڑ نہ تھی انہون نے چار تکبیرین کہین تب بہت دیر مین نماز پڑھی نہ جلدی پھر جانے لگے بعضے لوگون نے کہا (ای ابا حمزہ (کنیت ہے حضرت انس کی) یہ عورت انصاری کا جنازہ ہے پھر اوسکو نزدیک لائے اور وہ ایک سبز تابوت مین تھی تو انس کھڑے ہوئے اوسکے کولے کے سامنے (یعنے سر کے سامنے کھڑے نہین ہوئے جیسے مرد کے سر کے مقابل کھڑے ہوتے ہین) پھر نماز پڑھی اور سپر اوسی طرح جیسے مرد پر نماز پڑھی تھی بعد اوس کے بیٹھے تو علاء بن زیاد نے کہا ای ابا حمزہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنازہ پر اسی طرح نماز پڑھتے تھے جیسے تم نے پڑھی اور چار تکبیرین کہتے تھے اور مرد کے سر کے سامنے کھڑے ہوتے تھے اور عورت کے کولے کے سامنے انس نے کہا ہان رسول اللہ صلعم اسی طرح نماز پڑھتے تھے اور اسی طرح مون مین کھڑے ہوتے تھے پھر علاء بن زیاد نے کہا ای ابا حمزہ کیا تم نے جہاد کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انہون نے کہا ہان مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا غزوہ حنین مین جو سنہ ۸ ہجری مین ہوا حنین ایک جگہ کا نام ہے نواح طائف مین آپ دہان کے کفار جو بقصد جنگ جمع ہوکر نکلے تھے لشکر لیکے بارہ ہزار آدمی ہوکر ہمایون مین تھے (پھر مشرکین نکلے اور انہون نے ہمپر حملہ کیا یہانتک کہ ہم نے اپنے گھوڑون کو اپنے پیٹھ کے پیچھے دیکھا (یعنے بھاگ نکلے) اور کافرون مین ایک شخص تھا جو ہمپر حملہ کرتا تھا اور تلوار سے زخمی کرتا تھا اور مارتا تھا پھر اللہ نے اونکو شکست دی ف جب آپ نے مسلمانون کا یہ حال دیکھا تو اپنی خچر کو آگے بڑہایا اور کہنا شروع کیا انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب پھر علیہ نے مسلمانونکو آواز دی وہ لوٹ کر آئے اور کافرون پر سخت حملہ کیا آپ نے ایک مٹھی خاک اور کنکریون کی کافرون پر ماری اور فرمایا شاہت الوجوہ پہنچی ہوئی منہ کافرون کے تب کافرون کو شکست ہوئی اور وہ بھاگ کھڑے ہوئے بیشمار مال غنیمت مسلمانون کے ہاتھ مین آیا ف اور اونکو لانا شروع کر دیا وہ آکر بیعت کرنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام پر ایک شخص جو آپ کی صحابہ مین سے تھا یہ نذر کی کہ اگر اللہ اوس شخص کو لا دیگا جو اوسدن ہم کو زخمی کرتا تھا تو مین اوسکی گردن مارونگا یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چپ ہوگئے اور وہ شخص حاضر کیا گیا جب اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو کہا یا رسول اللہ مین نے توبہ کی اللہ سے آپ نے توقف کیا اوس سے بیعت کرنے مین اس خیال سے کہ وہ صحابی اپنی نذر پوری کرے (یعنے جلد اوسکو مار ڈالے) مگر وہ صحابی اس انتظار مین تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھکو حکم کرین اوس کے قتل کا تو مین قتل کرون اور ڈرتا تھا ایسا نہ ہو مین اوسکو قتل کر ڈالون اور آپ خفا ہون جب آپ نے دیکھا کہ وہ صحابی کچھ نہین کہتا (یعنے کسی طرح اوسکو قتل نہین کرتا) تو مجبور ہوکر آپ نے اوس سے بیعت کر لی تب وہ صحابی بولا یا رسول اللہ میری نذر کیسی پوری ہوگی آپ نے فرمایا مین جواب تک کارہا اور اوس سے بیعت نہ کی تو اسی خیال سے کہ تو اپنی نذر پوری کرے وہ بولا یا رسول اللہ آپ نے مجھکو اشارہ کیون نہ کر دیا آپ نے فرمایا پیغمبر کو اشارہ کرنا لائق نہین ہے (اس لیے کہ اشارہ ایک چوری کی بات ہے اور افعال پیغمبرون کے شایان نہین مین) پھر ابو غالب نے کہا مین نے اونسے پوچھا کہ انس عورت کے کولے پاس کیون کھڑے ہوئے لوگون نے بیان کیا اسوقت

کہ اگلے زمانے میں بہت نہ تھی تو امام عورت کے کولہے کے پاس کھڑا ہوتا تاکہ مقتدیوں سے اوسکی شرم چھپی رہی اور چند کفن میں چھپی رہتی ہے مگر پردہ پوشی جہانتک ہوسکے بہتر ہے **عن** سمرۃ بن جندب قال صلیت وراء النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی امراۃ ماتت فی نفاسھا فقام علیھا للصلوۃ وسطھا **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی ایک عورت جنازہ پر جو وہ اپنے حالت نفاس میں مرگئی تھی تو آپ اوس کے جنازہ کے بیچ میں کھڑے ہوئے **باب** التکبیر علی الجنازۃ جنازہ کی نماز میں تکبیرین کہنے کا بیان **عن** الشعبی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر بقبر رطب فصفنا علیہ وکبر علیہ اربعا قلت للشعبی من حدثک قال الثقۃ من شھد عبد اللہ بن عباس **ترجمہ** شعبی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک تازی قبر پر گزرے تو آپ آگے کھڑے ہوئے اور صحابہ نے صف باندھی آپ نے چار تکبیرین کہیں ابو اسحاق نے کہا میں نے شعبی سے پوچھا تم سے یہ حدیث کس نے بیان کی انہوں نے کہا ایک معتبر آدمی نے یعنے عبد اللہ بن عباس سے سنا جو اوسوقت موجود تھے **عن** ابن ابی لیلی قال کان زید یعنی ابن ارقم یکبر علی جنائزنا اربعا وانہ کبر علی جنازۃ خمسا فسالتہ فقال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکبرھا **ترجمہ** ابن ابی لیلی سے روایت ہے زید بن ارقم جو صحابی ہیں وہ ہمارے جنازوں پر چار تکبیرین کہا کرتے تھے اور ایکبار ایک جنازہ پر اونہوں نے پانچ تکبیرین کہیں تو ہم نے اون سے پوچھا کہ آپ ہمیشہ چار تکبیرین کہتے تھے آج پانچ کیوں کہیں تو اونہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانچ تکبیرین کہا کرتے تھے **ف** کبھی اور کبھی چار کہتے جب پانچ تکبیرین کہی تو پہلے تکبیر کے بعد ثنا پڑھی دوسری کے بعد فاتحہ تیسری کے بعد درود شریف چوتھی کے بعد دعا پانچوین کے بعد سلام **باب** ما یقرأ علی الجنازۃ جنازہ کی نماز میں سورہ فاتحہ پڑھنا **عن** عبد اللہ بن عوف قال صلیت مع ابن عباس علی الجنازۃ فقرأ بفاتحۃ الکتاب فقال انھا من السنۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن عوف سے روایت ہے نماز پڑھی میں نے ابن عباس کے ساتھ ایک جنازہ پر تو سورہ فاتحہ پڑھی یعنے تکبیر اولی کے بعد اور کہا یہ سنت ہے **ف** یہی مذہب ہے محققین علما کا یعنے چار تکبیرین کہے اور سورہ فاتحہ پڑھے مع ایک سورت کے بعد تکبیر اولے کے **باب** الدعاء للمیت میت کیواسطے دعا کرنیکا بیان **عن** ابی ھریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا صلیتم علی المیت فاخلصوا لہ الدعاء **ترجمہ** ابی ہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا ہے آپ فرماتے تھے جب تم میت پر نماز پڑھو تو اوس کے لیے اخلاص سے دعا کرو یعنے کسی کے کہانے سنانے کے لیے نہ ہو محض اللہ کی خوشنودی منظور ہو اور دل سے دعا کرے **عن** علی بن شماخ قال شھدت مروان سال اباھریرۃ کیف سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی علی الجنازۃ قال اتبع الذی قلت قال نعم قال کلام کان بینھا قبل ذلک قال ابوھریرۃ اللھم انت ربھا وانت خلقتھا وانت ھدیتھا للاسلام وانت قبضت روحھا وانت اعلم بسرھا وعلانیتھا جئناک شفعاء فاغفر لہ **ترجمہ** علی بن شماخ سے روایت ہے میں موجود تھا

مروان پاس اوس نے پوچھا ابو ہریرہ سے تم نے سنا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ جنازہ کی نماز مین کون سی دعا پڑھتے تھے ابو ہریرہ
نے کہا کیا تو مجھ سے اون باتون کے ساتھ پوچھتا ہے جو کچھ چکا ہی بیشتر مروان مین اور ابو ہریرہ مین کچھ سخت کلامی ہوگئی تھی) مروان نے
کہا ہان ۔ ابو ہریرہ نے کہا آپ یہ دعا پڑھتے تھے اللھم انت ربہا اخیر تک لکھی تو اوسکا رب ہے اور تو نے اوسکو پیدا کیا اور تو نے اوسکو راہ دکھائی
اسلام کی طرف اور تو لے اوس کے جان کو لیجی لی اور تو خوب جانتا ہی اوسکے ظاہر اور باطن کو ہم اوس کے سفارش کرنیوالے حاضر ہوئے ہین سو تو
اوسکو بخشدی عن ابی ھریرۃ قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی جنازۃ فقال اللھم اغفر لحینا وبیتنا
وصغیرنا وکبیرنا وذکرنا وانثانا وشاھدنا وغائبنا اللھم من احییتہ منا فاحیہ علی الایمان
ومن توفیتہ منا فتوفہ علی الاسلام اللھم لا تحرمنا اجرہ ولا تضلنا بعدہ ترجمہ ابی ہریرہ سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ کی پڑہی تو فرمایا الہی بخشدے ہمارے مردون اور مردون کو اور ہمارے جیتون
کو اور بڑون کو اور ہمارے مردون کو اور عورتون کو اور ہمارے حاضر کو اور غائب کو الہی ہمارے مین جسکو تو زندہ رکہی تو اوسکو ایمان
پر زندہ رکہہ اور ہمارے مین جسکو تو مارے تو اوسکو اسلام پر مار الہی ہمکو تو اوس کے ثواب سے محروم مت رکھ اور بعد اوسکے ہم کو فتنہ مین مت
ڈال عن واثلۃ بن الاسقع قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی رجل من المسلمین فسمعتہ یقول
اللھم ان فلان بن فلان فی ذمتک فقہ فتنۃ القبر قال عبد الرحمن فی ذمتک وحبل جوارک
فقہ من فتنۃ القبر وعذاب النار وانت اھل الوفاء والحمد اللھم فاغفر لہ وارحمہ انک انت الغفور
الرحیم قال عبد الرحمن عن مروان بن جناح ترجمہ واثلہ بن اسقع سے روایت ہی نماز پڑہی ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ مسلمانون مین سے ایک شخص پر تو مینے حضرت سے سنا آپ فرماتے تہے الہم ان فلان بن فلان اخیر تک ہے معنے
فلانا فلانے کا بیٹا تیری امان مین ہی یعنے اسلیے کہ وہ تجہپر ایمان کہتا تہا اور قرآن کے ساتھ چنگل مارنیوالا تہا کہ وہ امن دینیوالا
ہی تو اوسکو قبر کے فتنے سے بچالے یعنے اوسکے عذاب سے اور آگ کے عذاب سے اور تو صاحب وفا کا ہی کہ بندون کے ساتھ جو
عہد اور وعدہ کیا ہے اوسکو پورا کرتا ہی اور تو صاحب حمد کا ہی الہی بخشش کر اوسکی اوسطی اور اوسپر رحم کر مقرر تو بخشنے والا اور مہربان
ہی اوسکی گناہون کو معاف کردیگا باب الصلوۃ علی القبر قبر کے اوپر جاکر جنازہ کی نماز پڑہنا عن ابی ھریرۃ
ان امرأۃ سوداء او رجلا کان یقم المسجد ففقدہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسال عنہ فقیل مات فقال
اذنتمونی بہ قال فاتوا علی قبرہ فصلوا علیہ ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہی ایک کالی عورت یا ایک مرد مسجد
مین جہاڑو دیا کرتا تہا ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو نہ پایا تو پوچہا اوسکو لوگون سے کہا وہ شخص مر گیا آپ نے فرمایا
تم نے مجہکو خبر نہ کی اب مجہکو اوسکی قبر بتادی آپ نے جاکر اوسکی قبر پر نماز پڑہی ف مجہکو علما کا بھی قول ہے کہ قبر پر
نماز جنازہ پڑہنا درست ہی اور یہی صحیح ہی باب فی الصلاۃ علی المسلم یموت فی بلاد الشرک جو مسلمان کافرون
کی ملک مین جاوے اوسپر نماز جنازہ پڑہنا عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعی للناس النجاشی

فی الیوم الذی مات فیه وخرج بهم الی المصلی فصف بهم وکبر اربع تکبیرات ترجمہ
ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون کو خبر پہونچائی نجاشی کے مرنے کی جسدن وہ مرا آپ اپنے
صحابہ کے ساتھ عیدگاہ کیطرف نکلے پیچھے اون کے ساتھ صف باندہی اور چار تکبیرین کہین **ف** نجاشی لقب
ہی حبشہ کے بادشاہ کا اور اوس نجاشی کا نام اصحمہ تہا جسپر حضرت نے نماز پڑہی وہ اول نصاری کے دین پر تہا
پھر حضرت پر ایمان لایا اور جو صحابہ وہان گئے اون کی خوب طرح سے خدمت کی پھر جب وہ مرا تو حضرت نے
خبر بیان کی اور عیدگاہ مین جاکر صحابہ کے ساتھ اوسکے جنازہ کی نماز پڑہی **عن** ابی بردۃ عن ابیه
قال امرنا رسول الله صلی الله علیه وسلم ان ننطلق الی ارض النجاشی فذکر حدیثه
قال النجاشی اشهد انه رسول الله صلی الله علیه وسلم وانه الذی بشر به عیسی بن
مریم ولولا ما انا فیه من الملک لاتیته حتی احمل نعلیه ترجمہ ابی بردہ نے اپنے باپ سے
روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم کیا نجاشی کے ملک مین چلے جانیکا جب کافرون نے
ایذادی اور تکلیف پہونچائی پھر بیان کیا قصہ اوسکا نجاشی نے کہا مین گواہی دیتا ہون اسبات کی کہ محمد
اللہ کے رسول ہین اور محمد ہے وہ شخص ہین جن کی بشارت دی عیسی بن مریم علیہ السلام نے اور مین اگر سلطنت
کے کامون مین مشغول نہ ہوتا تو اون کے پاس جاتا اور اون کی جوتیان اوٹہاتا **ف** حالانکہ نجاشی حبش
کی ملک مین مرا تہا لیکن مدینے مین آپ نے اوسکے جنازے کی نماز پڑہی اسحدیث سے معلوم ہوا کہ نماز جنازہ
میت غائب پر درست ہی اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور کثیر سلف کا **باب** فی جمع الموتی
فی قبر والقبر یعلم کئی آدمیون کو ایک قبر مین دفن کرنا اور قبر کیطرف خطاب کرنا
المطلب قال لما مات عثمان بن مظعون اخرج بجنازته فدفن امر النبی صلی الله علیه وسلم
رجلا ان یاتیه بحجر فلم یستطع حمله فقام الیها رسول الله صلی الله علیه وسلم وحسر عن
ذراعیه قال کثیر قال المطلب قال الذی یحدث ذلک عن رسول الله صلی الله علیه وسلم
قال کانی انظر الی بیاض ذراعی رسول الله صلی الله علیه وسلم حین حسر عنهما ثم حملها
فوضعها عند راسه وقال اتعلم بها قبر اخی وادفن الیه من مات من اهلی
ترجمہ مطلب سے روایت ہے عثمان بن مظعون جب مرے تو اونکا جنازہ نکالا گیا اور دفن کیے گئے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حکم کیا جو آپ کے پاس پتہر لاوے یعنے بڑا پتہر تا علامت
کے لیے رکہا جاوے تو وہ شخص اوس پتہر کو نہ اوٹہا سکا پہر اوسکے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہڑے
ہوئے اور آپنے اپنے دونون ہاتہون کے آستینین چڑہائین مطلب راوی نے کہا اوس شخص نے مجہکو

خبر دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گویا کہ مین دیکھتا ہون رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے دونون ہاتھون کی سفیدی کے طرف جسوقت آپ نے دونون ہاتھون کو کھولا اور اوسکو اٹھا کر عثمان کی قبر کے سرہانے رکھا اور فرمایا اسی قبر تو جانتی ہے یہہ میرا بھائی ہی اور اوسکے پاس اور شخص کو دفن کرونگا جو میرے اہل مین سے مریگا ف عثمان بن مظعون کو آپ نے اپنا بھائی فرمایا اس لحاظ سے کہ اون سے اخوت ایمانی تھی بعضون نے کہا درحقیقت بھائی تھے کیونکہ وہ قریش مین سے تھے بعضون نے کہا آپ کے رضاعی بھائی تھے عثمان بن مظعون نے ساری عمر کبھی شراب نہین پیا نہ جاہلیت مین نہ اسلام مین اور سب سے پہلے مہاجرین مین وہ دفن کیے گئے بقیع مین راضی ہو اون سے اللہ جل جلالہ اور سب صحابہ اور تابعین سے اور اون کی طفیل ہم گنہگارون کا بھی بیڑا پار کرے + شکر خدا کا تمام ہوا پارہ بیسوان سنن ابی داؤد کے بتیس ۳۲ پارون مین سے اب شروع ہوتا ہے پارہ اکیسوان اوس کے فضل اور احسان اور مدد پر توکل اور اعتماد کرکے

حسبنا اللہ ونعم الوکیل

ف اور سب سے پہلے مہاجرین مین سے مدینہ مین انتقال کیا ہو مہاجرین مین سے

ثم الجزء العشرون ويتلوه الجزء الحادي والعشرون

انشاء اللہ تعالے

فہرست پارہ بیستم سنن ابی داؤد علیہ الرحمۃ

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۷۸۳	جزیہ وصول کرنے مین سختی کرنے کا بیان		ہین اوسکا جزیہ نہ لیا جاوے گا۔
۷۸۵	جب کافر ذمی نے مال تجارت لیکر پھرین تو اون سے دسوان حصہ محصول لیا جاوے۔	۷۸۵	امام کو مشرکین کا ہدیہ لینا درست ہی یا نادرست اوسکا بیان۔
۷۸۵	جو ذمی مسلمان ہو جاوے سال کے اندر تو جتنے دن سال مین سے گزرے	۷۸۸	زمین مقطعہ دینا۔
		۷۹۳	بنجر لاوارث زمین کو آباد کرنے کا بیان۔

صفحہ	باب
۷۹۶	خراجی زمین میں دفنانا کیسا ہے
//	کسی زمین کے گھانس یا پانی کو امام روکے یا اور کوئی شخص روکے یعنے اور کسی کو وہان کی گھانس نہ لینے دے نہ پانے تو کیسا ہے۔
//	رکاز کا بیان (جو مال گڑا ہوا لاوارث ملے۔
۷۹۷	پرانی قبرین کھودنے کا بیان یعنے کافرون کی جن میں روپیہ ہو
۷۹۸	وہ کون سے بیماریان ہین جن سے گناہ معاف ہوجاتے ہین۔
۷۹۹	عورتون کی بیمار پرسی کو جانا۔
۸۰۰	بیمار پرسی کا بیان۔
//	کافر ذمی کی بیمار پرسی کا بیان۔
۸۰۱	بیمار پرسی کو پیسا وہ پاجانا۔
//	بیمار پرسی کی فضیلت کا بیان۔
//	کئی مرتبہ ایک بیمار کے بیمار پرسی کو جانا۔
۸۰۲	کسی مسلمان کی آنکھ دکھتی ہو تو عیادت کو جانا۔
//	جہان پر طاعون ہو وہان سے چلے جانا کیسا ہے۔
//	جب بیمار پاس بیمار پرسی کو جاوے تو اوسکے

صفحہ	باب
	واسطے دعا کرے صحت اور سلامتی کی۔
//	بیمار پرسی کیوقت بیمار کیواسطے دعا کرنا۔
۸۰۳	موت کی آرزو کرنا منع ہے۔
//	ناگہانے موت کا بیان (جو دفعتاً آجاوے
//	جو شخص طاعون سے مرجاوے اوسکی فضیلت کا بیان۔
۸۰۴	موت کے قریب ناخون کاٹنا۔ اور زیر ناف کے بال لینا بہتر ہے۔
۸۰۵	مرتے وقت اللہ سے نیک گمان رکھنا چاہیے کہ وہ بخشدیگا۔
//	جب آدمی مرنے لگے تو اوسکو صاف ستھری کپڑے پہنا دینا بہتر ہے۔
//	جسوقت کوئی آدمی مرنے لگے تو اوسکے پاس لے لوگون کو کیا کہنا چاہیے۔
۸۰۶	مرتے وقت کونسا کلمہ کہنا چاہیے۔
//	میت کی آنکھین بند کردینا۔
//	انا للہ وانا الیہ راجعون کہنے کا بیان۔
//	جب آدمی جاوے تو اوسکو کوئی کپڑا اوڑھا دینا
//	سکرات کیوقت کون سی سورت پڑھنا۔
۸۰۷	مصیبت کیوقت بیٹھ جانے کا بیان۔
//	میت کے وارثون کو تعزیت دینا۔
//	صبر کا ثواب اوسوقت ہے جب صدمہ ہوتے ہی صبر کرے۔

صفحہ	باب
۸۰۸	میت پر رونے کا بیان
۸۰۹	چلاکر یا مُردے کے اوصاف بیان کرکر رونا۔
۸۱۰	مرنے والوں کے گھر میں کہانا روانہ کرنا۔
//	شہید کو غسل نہ دینا۔
۸۱۱	غسل کیوقت میت کا ستر ڈھانپ دینا۔
۸۱۲	میت کو کیونکر غسل دیا جاوے۔
۸۱۳	کفن کا بیان۔
۸۱۴	کفن بہت گران قیمت لینا مکروہ ہے۔
۸۱۵	عورت کے کفن کا بیان۔
//	میت کو مشک لگانا۔
//	جنازہ کی تجہیز اور تکفین میں جلدی کرنا
۸۱۶	میت کو جو غسل دے وہ خود بھی غسل کرے
//	میت کو بوسہ دینا۔
//	رات کو دفن کرنے کا بیان۔
۸۱۷	مردے کو ایک ملک سے دوسرے ملک لیجانا۔
//	جنازے کی نماز میں کتنی صفیں کرے
//	عورتوں کا جنازے کے ساتھ جانا منع ہے
//	جنازہ پر نماز پڑھنے کی فضیلت۔ اور اوسکے ساتھ جانے کی فضیلت۔
۸۱۸	جنازہ کے ساتھ انگارہ لیجانا منع ہے۔
//	جنازہ کو آتے دیکھکر کھڑے ہوجانا۔
۸۱۹	جنازہ کے ساتھ سوار ہوکر چلنا منع ہے۔
//	جنازہ کے آگے چلنے کا بیان۔

صفحہ	باب
۸۲۰	جنازہ کو جلدی لیچلنے کا بیان۔
//	جو شخص خودکشی کرے یا جو تمامین آپ مارڈالے اوسپر امام نماز جنازہ کی نہ پڑھے۔
۸۲۱	جو شخص کسی حد شرعی میں مارا جاوے اوسپر نماز جنازہ پڑھنا
//	نابالغ لڑکے پر نماز جنازہ کی نماز پڑھنا۔
۸۲۲	مسجد کے اندر جنازہ کی نماز پڑھنا۔
//	آفتاب نکلتے وقت یا ڈوبتے وقت دفن نہ کرنا۔
//	جب مرد اور عورت دونوں کی جنازہ آجاویں تو کس کو آگے کریں۔
۸۲۳	جب امام نماز جنازہ کی پڑھادی تو میت کے کس عضو کے مقابل کھڑا ہوے
۸۲۵	جنازی کی نماز میں تکبیرین کہنے کا بیان۔
//	جنازہ کی نماز میں سورہ فاتحہ پڑھنا۔
//	میت کیواسطے دعا کرنیکا بیان۔
۸۲۶	قبر کے اوپر جاکر جنازہ کی نماز پڑھنا۔
//	جو مسلمان کافروں کے ملک میں مجاوی اوسپر نماز جنازہ پڑھنا۔
۸۲۷	کسی آدمی کو اپنی قبر میں دفن کرنا اور قبروں کی طرف خطاب کرنا۔

تمت بعونہ تعالیٰ

الجزء الحادی والعشرون

پارہ اکیسون

باب فی الکفار یجد العظم ھل ینتکب ذلک المکان قبر کھودنیوالا اگر مردی کی ہڈی دیکھے تو اوسکو توڑدے یا کہیں دوسری جگہ کھودے عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کسر عظم المیت ککسرہ حیا ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردہ کی ہڈی توڑنا ایسا ہے جیسا زندہ کی ہڈی توڑنا باب فی اللحد بغلی قبر بنانیکا بیان عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللحد لنا والشق لغیرنا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لحد ہمارے واسطے ہے اور شق غیروں کے لیے ہے ف یعنی غیر نبیا کیواسطے یا غیر اہل اسلام کیواسطے شق کہتے ہیں سندوقی قبر کو اور لحد بغلی قبر کو تو بغلی افضل ہے اور صندوقی بھی درست ہے باب کم یدخل القبر کتنے آدمی قبر کے اندر جاوین میت کو رکھنے کے لیے عن عامر قال غسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی والفضل واسامۃ بن زید وھم ادخلوہ قبرہ قال وحدثنی مرحب او ابن ابی مرحب انھم ادخلوا معھم عبد الرحمن بن عوف فلما فرغ علی قال انما یلی الرجل اھلہ ترجمہ عامر شعبی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دیا حضرت علی نے اور فضل بن عباس اور اسامہ بن زید نے اور اونہوں نے قبر کے اندر رکھا راوی نے کہا مرحب یا ابن ابی مرحب نے بیان کیا کہ اون لوگوں نے اپنے ساتھ عبد الرحمن بن عوف کو بھی شریک کرلیا جب فارغ ہوئے دفن سے تو حضرت علی نے کہا ہر آدمی کے کام اوسی کے گھر والے کیا کرتے ہیں ف یہ سوا سکے کہا کہ اور صحابہ کو جو حضرت علی سے سن اور عمر میں زیادہ تھے ناگوار نہ ہو کہ ہم سے یہ کام کیوں نہ لیا گیا علی اور ابن عباس تو حضرت کے بھائی تھے اور اسامہ تو لے کے بیٹے تھے عن ابی مرحب ان عبد الرحمن بن عوف نزل فی قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کانی انظر الیھم اربعۃ ترجمہ ابو مرحب سے روایت ہے کہ عبد الرحمن بن عوف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں اترے تھے گویا کہ میں دیکھ رہا ہوں اون چاروں آدمیوں کو (علی اور فضل بن عباس اور اسامہ اور عبد الرحمن بن عوف) باب فی المیت یدخل من قبل رجلیہ میت قبر میں پائنتی کیطرف سے لیجاوے عن ابی اسحاق قال اوصی الحرث ان یصلی علیہ عبد اللہ بن یزید فصلی علیہ ثم ادخلہ القبر من قبل رجلی القبر وقال ھذا من السنۃ ترجمہ ابی اسحاق سے روایت ہے حارث نے وصیت کی تھی کہ اوپر عبد اللہ بن یزید نماز پڑھیں تو عبد اللہ بن یزید نے اون پر نماز پڑھی اور اون کو قبر میں داخل کیا پائنتی کیطرف سے اور کہا یہ سنت ہے ف یہی قول ہے شافعی اور کثیر علما کا باب الجلوس عند القبر قبر کے پاس کیونکر بیٹھنا چاہیے

عن البراء بن عازب قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في جنازة رجل من الانصار
فانتهينا الى القبر ولم يلحد بعد فجلس النبي صلى الله عليه وسلم مستقبل القبلة وجلسنا معه
ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے ایک شخص انصاری کے جنازہ میں جب قبر
پر پہونچے تو ابھی کھدی نہ تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبلہ کیطرف منھ کر کے بیٹھ گئے اور آپ کے ساتھ ہم بھی بیٹھ
گئے **باب** في الدعاء للميت اذا وضع في قبره میت کو جب قبر میں رکھنے لگیں تو کیا دعا پڑھیں **عن** ابن عمر
ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا وضع الميت في القبر قال بسم الله وعلى سنة رسول الله صلى الله
عليه وسلم هذا لفظ مسلم ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میت کو جب قبر میں
رکھتے تو فرماتے تھے میں اللہ کے نام کے ساتھ رکھتا ہوں اور اللہ کے رسول کے شریعت پر یعنی بسم اللہ وعلی سنۃ رسول اللہ فرماتے
یہ لفظ مسلم بن ابراہیم نے نقل کیے **باب** الرجل يموت له قرابة مشرك مسلمان کا کوئی رشتہ دار مشرک مر جاوے تو کیا
کرے **عن** علي عليه السلام قال قلت للنبي صلى الله عليه وسلم ان عمك الشيخ الضال قد مات قال اذهب
فواره اباك ثم لا تحدثن شيئا حتى تاتيني فذهبت فواريته وجئته فامرني فاغتسلت ودعا لي
ترجمہ حضرت امیر المؤمنین علی رض سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ کا بوڑھا چچا گمراہ گزرا
(یعنی ابوطالب حضرت علی کے باپ) رسول اللہ صلعم نے فرمایا جا اور اپنے باپ کو گاڑ کر آ بیچ میں اور کوئی کام نہ کرنا جبتک میرے
پاس لوٹ کر نہ آنا میں گیا اور ابوطالب کو مٹی میں چھپا کر آیا آپ نے حکم فرمایا مجھے غسل کرنے کا تو میں نے غسل کیا اور آپ نے
میرے واسطے دعا کی (اس سے غسل میت ثابت ہوا) **باب** في تعميق القبر قبر کو گہرا اور بیچ کا کھودنا **عن** هشام
بن عامر قال جاءت الانصار الى رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم احد فقالوا اصابنا قرح وجهد
فكيف تامرنا قال احفروا واوسعوا واجملوا الرجلين والثلاثة في القبر قيل فايهم يقدم قال
اكثرهم قرانا قال فصبي ابي يومئذ عاشر عشرين او قال واحد ترجمہ ہشام بن عامر سے روایت ہے احد کے
دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس انصار آئے اور کہا ہم زخمی ہیں اور تھکے ہوئے ہیں تو آپ نے فرمایا قبر میں کشادہ کھودو
اور دو دو تین تین کو ایک ایک قبر میں رکھو لوگوں نے کہا کسکو آگے کریں آپ نے فرمایا جو قرآن زیادہ جانتا ہو ہشام نے کہا
میرے باپ عامر بھی اسی دن شہید ہوئے اور دو یا ایک آدمی کے ساتھ دفن ہوئے **ف** دوسری روایت میں جو
آگے آتی ہے کہ قبر کو گہرا کھودو محمد بن الحسن نے کہا قبر کا گہرا اتنا چاہیے کہ اندر قبر کے متوسط قد کا آدمی کھڑا ہو تو سینہ تک ہو اور اس
سے زیادہ افضل ہے **عن** حميد بن هلال باسناد ومعناه نزاد فيه واعمقوا ترجمہ اس روایت میں اتنا زیادہ
ہے کہ قبر کو گہرا کرو۔ قبر کے گہرا کرنے میں بڑی منفعت یہ ہے کہ درندے کی خصوصاً زمین پر پھرنے والوں کو اثر نہیں کرتی اور بدبو نہیں
آتی **باب** كيف يصنع بالقبر اذا نبش قبر کو اکھیڑنے کے بعد کیا کرنا اولیٰ ہے یا عمارت بنانا مکروہ ہے **عن** علي قال

قال ابعثك على ما بعثني عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لا ادع قبرا مشرفا الا سويته ولا تمثالا الا طمسته ترجمہ ابی الہیاج اسدی سے روایت ہے کہ مجھے حضرت علی نے بھیجا اور فرمایا کہ کیا بھیجوں میں تجھکو اوس کام پر جسکام پر مجھکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بھیجا تھا اور وہ یہہ کام ہے کہ تو کسی قبر بلند کو بغیر برابر کیے مت چھوڑیو اور کسی تصویر کو بغیر مٹا لے کے نہ چھوڑیو ف مراد تصویر سے ذی روح کی تصویر ہے مجسم ہو یا منقش اور بعضوں نے صرف مجسم میں بھی کو خاص کیا ہے اس حدیث سے قبر کے اونچا کرنیکی یا اوس پر عمارت بنانے کی صاف ممانعت نکلتی ہے عن ابی علی الہمدانی قال کنا مع فضالة بن عبید برودس من ارض الروم فتوفی صاحب لنا فامر فضالة بقبره فسوی ثم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يامر بتسويتها قال ابوداؤد ورودس جزيرة في البحر ترجمہ ابو علی ہمدانی سے روایت ہے ہم فضالہ بن عبید کے ساتھ تھے رودس میں (جو ایک جزیرہ ہے اسکندریہ کے سامنے) جو ملک روم میں ہے وہاں ہمارا ایک رفیق گزر گیا تو فضالہ نے حکم کیا اوسکی قبر زمین کے برابر بنائی گئی بعد اوس کے کہا میں نے سنا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ حکم کرتے تھے قبروں کے برابر کرنیکا (یعنے زمین کے ساتھ برابر کرنیکا اونچا نہ بنانے کا لیکن اگر نشان کیواسطے کسی قدر بلند کر دیوے یا وہاں پتھر رکھدیوے تو درست ہے) عن القاسم قال دخلت على عائشة فقلت يا امه اكشفي لي عن قبر النبي صلى الله عليه وسلم وصاحبيه رضي الله عنهما فكشفت عن ثلاثة قبور لا مشرفة ولا لاطئة مبطوحة ببطحاء العرصة الحمراء قال ابو علي يقال رسول الله صلى الله عليه وسلم مقدم وابو بكر عند رأسه وعمر عند رجلي رسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ قاسم سے روایت ہے حضرت عائشہ پاس جاکر میں نے کہا ای میری ماں کھولدو میرے لیے قبر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اور اون کی دونوں یاروں کی یعنے حضرت ابوبکر رضہ اور حضرت عمر رضہ کی تو کھولدیں میرے لیے تینوں قبریں تو نہ بہت بلند تھیں اور نہ زمین سے ملی ہوئی تھیں (یعنے بلکہ بالشت بالشت بھر بلند تھیں) اور سرخ کنکریاں میدان کے اوپر بچھی ہوئی تھیں یعنے جو مدینہ منورہ کے گرد ہے۔ ابو علی نے کہا لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگے ہیں اور آپکے سر مبارک پاس حضرت ابوبکر صدیق ہیں اور آپکے دونو پانوں کے پاس حضرت عمر فاروق ہیں تو سر حضرت عمر کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک کے برابر ہے (تینوں صاحب ایک ہی حجرہ شریفہ میں مدفون ہیں) **باب الاستغفار عند القبر للميت** جب دفن کے فارغ ہوں اور لوٹنے کا قصد ہو تو میت کے لیے استغفار کریں **عن** عثمان قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا فرغ من دفن الميت وقف عليه فقال استغفروا لاخيكم وسلوا له بالتثبيت فانه الان يسئل قال ابوداؤد بجير ابن ريسان ترجمہ حضرت عثمان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب میت کے دفن سے فراغت کر چکتے تھے تو وہاں توقف کرتے تھے اور فرماتے اپنے بھائی کے لیے بخشش

مانگو اور اوسکے لیے ثابت قدمی کی دعا کرو اسوقت وہ پوچھا جاتا ہی (یعنے ابھی تمہاری جانچ ہی ہوتی ہی) سنکر اور بتا کر دینگے اور رسول
کرین گے) **باب** کراھیۃ النبح عند القبر قبر کے پاس زور سے بھونکنے کی ممانعت **عن** انس قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لا عقر فی الاسلام قال عبد الرزاق کانوا یعقرون عند القبر بقرۃ او شاۃ ترجمہ
انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام مین عقر نہین ہی عبد الرزاق نے کہا جاہلیت مین لوگ
قبرون کے پاس جاکر گائی یا بکری کاٹا کرتے تھے (اسکو عقر کہتے ہین اسلام مین اس سے ممانعت ہوئی اب جو کوئی ایسا کام کریگا
قبر پر یا کسی جانور کاٹیگا تو اوس نے مشرکون کا فعل اختیار کیا) **باب** المیت یصلی علی قبر بعد ما یدفن
میت کی قبر پر ایک مدت کے بعد نماز جنازہ کی پڑھنا **عن** عقبۃ بن عامر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج
یوما فصلی علی اھل احد صلاتہ علی المیت ثم انصرف ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ایکدن مدینے سے نکلے اور احد کے شہیدون پر نماز پڑہی جسطرح میت پر نماز پڑہتے تھے پھر لوٹ آئے **ف** نماز جنازہ
حقیقت مین دعا اور استغفار ہی میت کیواسطے تو جب چاہے پڑہ سکتا ہی کوئی وقت یا مدت مقرر نہین) **عن** ابن شہاب
حبیب بھذا الحدیث قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی علی قتلی احد بعد ثمان سنین کالمودع للاحیاء
والاموات ترجمہ دوسری روایت مین ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی احد کے شہیدون پر آٹھ برس کے بعد جیسے
آپ جیسے کوئی رخصت ہوتے ہین زندون اور مردون سے **ف** گویا یہ آخری حاضری اسلیے کہ غزوہ احد ۳ سنہ مین ہوا اور اوس کے
آٹھ برس بعد آپ کی وفات ہوئی) **باب** البناء علی القبر قبر پر عمارت بنانیکی ممانعت **عن** جابر یقول
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی ان یقعد علی القبر وان یقصص وسمعتہ علیہ ترجمہ
جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا ہی آپ منع فرماتے تھے قبر پر بیٹھنے سے اور قبر کو پختہ کرنے سے اور
قبر پر عمارت بنانے سے **ف** قبر پر بیٹھنے سے مراد یہ ہی کہ حاجت کیلیے اوسپر بیٹھے یا ہمیشہ وہان بیٹھا رہے بعضون نے کہا مطلق
بیٹھنے سے ممانعت کی کیونکہ اسمین صاحب قبر کا استخفاف ہی بعضون نے کہا بیٹھکر حدث کرنا اوسپر ممنوع ہی اور بیٹھنا درست ہی
عن جابر بھذا الحدیث قال ابو داود وقال عثمان ویزاد علیہ وزاد سلیمان بن موسی او ان
یکتب علیہ ولم یذکر مسدد فی حدیثہ او یزاد علیہ قال ابو داود وخفی علی من حدیث مسدد حرف وان
ترجمہ دوسری روایت بھی جابر سے اسی طرح پر ہی اسمین اتنا زیادہ ہی کہ منع فرمایا آپنے قبر پر بیٹھنے کے کہنا کہا نہیں اور لکھنے
سے **ف** قبر پر لکھنے سے مراد وہ کتبہ ہے جو بعضے لوگ قبر پر لگاتے ہین جسمین میت کا نام اور اوس کے اوصاف اور تاریخ فوت
ہونے کی ہین بعضون نے کہا مراد اللہ یا رسول کا نام لکھنا ہی قبر پر کیونکہ اسمین خوف ہی ناپاکی لگنے کا یا کسی حیوان کے پیشاب
پائخانہ کرنیکا اور وہ موجب ہی استخفاف کا **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قاتل اللہ
الیھود اتخذوا قبور انبیائھم مساجد ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لعنت

کرے الیہود پر جنہون نے اپنے پیغمبرون کی قبرون کو مسجد بنا لیا (وہان سجدہ کرنے لگے یا بیٹھکر عبادت کرنے لگے یا سجدہ کیطرح وہان ہر وقت آنے لگے) **باب** کراہیۃ القعود علی القبر قبر پر بیٹھنے کی ممانعت کا بیان **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لان یجلس احدکم علی جمرۃ فتحرقہ فتخلص الی جلدہ خیر لہ من ان یجلس علی قبر ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی تم مین سے آگ کی چنگاری پر بیٹھے اور اوس کے کپڑے جلکر کہال تک آگ پہونچی تو اوس کے حق مین قبر پر بیٹھنے سے بہتر ہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبر پر بیٹھنا یا قبرون پر چلنا پھرنا ناگناہ ہے **عن** بسیر بن عبداللہ قال سمعت واثلۃ بن الاسقع یقول سمعت ابا مرثد الغنوی یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تجلسوا علی القبور ولا تصلوا الیہا ترجمہ بسیر بن عبداللہ سے واثلہ بن اسقع سے اور اوس نے ابا مرثد غنوی سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبرون پر مت بیٹھا کرو اور اون کی طرف نماز نہ پڑہا کرو **ف** یعنے قبرون کو ایسا ذلیل بھی نہ کرو کہ اوسپر بیٹھو اور حاضر ورا اور پیشاب کرو اور اتنی تعظیم بھی نہ کرو کہ اون کو قبلہ بنا کر اوسکی طرف نماز پڑہو یا اوس سے دعا مانگو معلوم ہوا کہ قبرون مین نماز درست نہین **باب** المشی فی النعال قبرون مین جوتا پہنکر جانا کیسا ہے **عن** بشیر مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان اسمہ فی الجاہلیۃ زحم بن معبد فہاجر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما اسمک قال زحم قال بل انت بشیر قال بینما انا اماشی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر بقبور المشرکین فقال لقد سبق ہؤلاء خیرا کثیرا ثلاثا ثم مر بقبور المسلمین فقال لقد ادرک ہؤلاء خیرا کثیرا وجاءت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نظرۃ فاذا رجل یمشی فی القبور علیہ نعلان فقال یا صاحب السبتیتین ویحک القِ سبتیتیک فنظر الرجل فلما عرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلعہما فرمی بہما ترجمہ بشیر سے روایت ہے جو مولی تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اوسکا نام زمانہ جاہلیت مین زحم بن معبد تہا پہر اوس نے ہجرت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپنے پوچہا تیرا کیا نام ہے وہ بولا زحم آپ نے فرمایا نہین تو بشیر ہے **ف** زحم زحمت سے مشتق ہے آپ کی عادت شریف تہی کہ بری نام کو بدلڈالتے اور اچہا نام رکہدیتے **ف** بشیر نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ جا رہا تہا تو مین آپ مشرکین کے قبرون پر گزرے تو آپنے فرمایا یہ لوگ بڑی بہلائی کے پہلے چلے گئے تین بار فرمایا یعنے دین اسلام کے ساتہہ مشرف ہونیسے پہلے مر گئے پہر مسلمانون کی قبر پر گزرے تو فرمایا ان لوگون نے بہت بہلائی پائی بعد اوس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دفعۃً ایک شخص کو دیکہا جو قبرون کے بیچ مین ہو کر جا رہا ہے جوتیان پہنے ہوئے آپنے فرمایا اے جوتیان والے افسوس ہے تجہپر اوتار جوتیان اپنی اوس نے دیکہا تو پہچانا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین پہر اوس نے اپنی جوتیان اوتار پہینکدین **ف** شاید اوسکی جوتیون مین نجاست ہوگی یا وہ تکبر کی راہ سے جوتیان پہنکر جاتا ہوگا اور نماز مسجد مین جوتیان پہنکر درست ہے تو قبرستان مین کیونکر اوس سے ممانعت ہو سکتی تہی **عن** انس عن النبی صلی اللہ علیہ

وسلم انه قال ان العبد اذا وضع فی قبرہ وتولی عنه اصحابه انه لیسمع قرع نعالهم ترجمہ انس سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب میت قبر مین رکہا جاتا ہے اور اوسکے ساتھی لوٹتے ہین تو وہ
اونکی جوتیون کی آواز سنتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ قبرستان مین جوتیان پہنی ہوئی جانا درست ہے بعضون نے
کہا جوتیان اوتارنا بہتر ہے مسلمانون کی قبرستان مین اون کے احترام کیواسطے **باب تحویل المیت من**
موضعه للامر بحدیث میت کو قبر مین سے نکالنا کسی ضرورت کیواسطے کیسا ہے **عن** جابر قال دفن
مع ابی رجل فکان فی نفسی من ذلک حاجة فاخرجته بعد ستة اشهر فما انکرت منه شیئا
الا شعیرات کن فی لحیته مما یلی الارض ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہے میرے باپ کے ساتھہ ایک شخص اور
دفن ہوا تہا اس سبب سے میرے دل مین یہہ تہا کہ اونکو وہان سے نکال لون پھر مین نے چھہ مہینے بعد اپنے باپ کو
وہان سے نکالا تو کوئی چیز مین اون کے فرق نہین ہوا تہا البتہ چند بال داڑہی کے جو زمین سے لگی ہوئی تہے اون کیحالت
بدل گئی تہی (یعنے رنگ بدل گیا تہا یا گل گئی تہی) **باب الثناء علی المیت** میت کی تعریف کرنا اور اوسکی بہتری
بیان کرنا **عن** ابی هریرة قال مروا علی رسول الله صلی الله علیه وسلم بجنازة فاثنوا علیها خیرا
فقال وجبت ثم مروا باخری فاثنوا علیها شرا فقال وجبت ثم قال ان بعضکم علی بعض شهداء
ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ لوگ گزرے ایک جنازہ پر پھر اوسکی بھلائی کی تعریف کی
آپنے فرمایا واجب ہوئی پھر ایک اور دوسری جنازہ پر گزرے اور اوسکے برائیونکا ذکر کیا آپنے فرمایا واجب ہوئی بعد
اوسکے فرمایا تم مین سے ہر ایک دوسرے پر گواہ ہے **ف** تو جسکی لیے تمنے گواہی دی بہتری کی وہ اللہ کے نزدیک بھی بہتر ہے
اوسکے لیے جنت واجب ہوئی اور جسکی لیے تمنے گواہی دی برائی کی وہ اللہ کے نزدیک بھی برا ہے اوسکی لیے دوزخ واجب ہوئی **باب**
فی زیارة القبور قبرون کی زیارت کرنیکا بیان **عن** ابی هریرة قال اتی رسول الله صلی الله علیه وسلم قبر امه
فبکی وابکی من حوله فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم استاذنت ربی تعالی علی ان استغفر لها فلم یؤذن
لی فاستاذنت ان ازور قبرها فاذن لی فزوروا القبور فانها تذکر بالموت ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ماں کی قبر کی زیارت کی تو آپ روئے اور اپنے ساتھہ والون کو بھی رولایا پھر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے اپنے رب سے اجازت مانگی کہ اپنی ماں کے لیے مغفرت مانگون سو مجھکو اجازت نہ دی
پھر مین نے اجازت مانگی کہ اوسکی قبر کی زیارت کرون سو مجھکو زیارت کی اجازت دی اور فرمایا کہ قبرون کی زیارت کیا
کرو اسلیے کہ اوس سے موت یاد پڑتی ہے **ف** اگر کوئی کہے کہ قرآن مین مشرکون کیواسطے مغفرت مانگنا منع ہے پھر حضرت
نے کیون اپنی ماں کیلیے مغفرت مانگنے کا ارادہ کیا اوسکا جواب یہہ ہے کہ حضرت کو اپنی ماں کے اسلام کے امید ہوگی یا خبر ہونے
اور مشرکون کیواسطے مغفرت مانگنا درست نہین مگر شاید مجھکو درست ہو علی الخصوص جب کہ حضرت کی سبب سے ابو طالب کے

عذاب مین تخفیف ہوئی تھی یا یہہ کہ یہہ اجازت مانگنا منع ہونیسے قبل ہوا ہو عن بریدۃ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیتکم عن زیارۃ القبور فزوروھا فان فی زیارتھا تذکرۃ ترجمہ
بریدہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے تم کو قبرون کی زیارت سے منع کیا تہا اب تم
زیارت کرو اسلیے کہ وہ آخرت کو یاد دلاتی ہی ف ابتدای اسلام مین لوگ بت پرستی چہوڑکر مسلمان ہوتے تہے اسواسطے
حضرت نے زیارت قبور سے منع کیا کہ مبادا پہر کہین شرک مین گرفتار نہ ہوجاوین جب لوگون کے دلون مین اسلام اور
توحید کا عقیدہ مضبوط ہوگیا تو پہر آپ نے اجازت دی اور اوسکا فائدہ بتلایا کہ اوس سے آخرت اور موت یاد پڑتی ہی
حضرت نے یہہ فائدہ اسواسطے بتلایا تاکہ لوگ اہل قبور سے اپنی حاجت روائی نہ چاہین باب فی زیارۃ
النساء القبور عورتون کو قبرون کی زیارت کرنا کیسا ہی ع عن ابن عباس قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم زائرات القبور والمتخذین علیہا المساجد والسرج ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے قبرون کی زیارت کرنیوالیون کو یعنے عورتون کو لعنت کی اور اون لوگون پر بھی لعنت کی جو قبرون پر مسجدین
بناوین اور وہان چراغ جلاوین اس حدیث سے عرس اور چراغان کی صاف ممانعت ثابت ہوئی باب ما یقول
اذا زار القبور او مر بہا جب قبرون کی زیارت کو جاوے یا قبرون کے اوپر سے ہوکر گذرے تو کیا کہے ع عن ابی ہریرۃ ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج الی المقبرۃ فقال السلام علیکم دار قوم مؤمنین وانا
ان شاء اللہ بکم لاحقون ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبرستان کیطرف
تشریف لائے تو فرمایا سلام ہو تمپر اے مومنون کے گہر والو اور ہم خدا چاہی تو تم سے ملنے والے ہین باب المیت
یموت کیف یصنع بہ جو آدمی احرام کیحالت مین مرجاوے تو اوس سے کیا کرین ع عن ابن عباس قال اتی النبی صلی
اللہ علیہ وسلم برجل وقصتہ راحلتہ فمات وھو محرم فقال کفنوہ فی ثوبیہ واغسلوہ بماء و
سدر ولا تخمروا راسہ فان اللہ یبعثہ یوم القیامۃ یلبی قال ابوداود سمعت احمد بن حنبل
یقول فی ھذا الحدیث خمس سنن کفنوہ فی ثوبیہ ای یکفن المیت فی ثوبین واغسلوہ بماء وسدر
ای ان فی الغسلات کلہا سدرا ولا تخمروا راسہ ولا تقربوہ طیبا وکان الکفن من جمیع المال
ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایکشخص کو لائے جسکی گردن اوس کی اونٹنی نے
توڑ ڈالی تھی اور وہ مرگیا تہا احرام کیحالت مین آپ نے فرمایا کفن دو اوسکو اوسکے دونو کپڑون مین یعنے تہ بند اور چادر
مین جو احرام کیحالت مین پہنا تہا اور غسل دو اوسکو پانی اور بیری کے پتے سے اور اوسکا سر مت ڈہانپو کیونکہ اللہ جل جلالہ
قیامت کے روز اوسکو اٹہاویگا لبیک کہتا ہوا۔ ابوداؤد نے کہا مین نے امام احمد بن حنبل سے سنا کہتے تہے اس حدیث مین
پانچ سنتین ہین۔ ایک تو دو کپڑون مین کفن دینا۔ دوسری پانی اور بیری کے پتے سے غسل دینا یعنے ہر غسل مین بیری کا پتہ

شریک ہی تیسری محرم کا سر نہ ڈھانپا چوتھے اوسی خوشبو نہ لگانا پانچوین کل مال مین سے کفن دینا یعنے کفن اور دفن اور قرض
کے حق پہلے مقدم ہی پہلے کل مال مین سے تجہیز و تکفین کرینگے پھر قرض ادا کرینگے پھر ثلث سے وصیت پوری کرینگے باقی
وارثون مین تقسیم ہوگا عن ابن عباس نحوہ قال وکفنوہ فی ثوبین قال ابوداؤد وقال سلیمان قال
ایوب ثوبیہ وقال عمر ثوبین وقال ابن عبید قال ایوب فی ثوبین وقال عمرو فی ثوبیہ
زاد سلیمان وجہہ ولا تحنطوا ترجمہ دوسری روایت مین ابن عباس سے ایسا ہی مروی ہی آپ نے
فرمایا کفن دو اوسکو دو کپڑون مین سلیمان نے زیادہ کیا کہ خوشبو نہ لگاؤ اوسکے ف اسی روایت کی بنا پر
امام احمد نے چوتھی سنت جو اس حدیث سے نکلی خوشبو نہ لگانا بیان کیا ہے درنہ پہلی روایت مین خوشبو لگانے کا ذکر
نہین ہی اور وہ جو روایت ابوداؤد آگے نقل کرتے ہین اوس مین بھی یہ مذکور ہی کہ خوشبو نزدیک نہ لیجاؤ اوس کے
کیونکہ وہ اوٹھے گا لبیک کہتا ہوا عن ابن عباس قال وقصت برجل محرم واقتہ فقتلتہ فاتی بہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اغسلوہ وکفنوہ ولا تقربوہ طیبا ولا تخمروا راسہ ولا تقربوہ طیبا فانہ یبعث
یھل ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی کہ ایک شخص محرم کو اوسکی اونٹنی نے گردن توڑ کر مار ڈالا وہ لایا گیا رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپ نے فرمایا اس کو غسل دو اور کفن دو مت ڈھانپو سر اوسکا اور نہ لیجاؤ خوشبو کو نزدیک اوس کے
کیونکہ وہ اوٹھے گا (قیامت کے روز) لبیک پکارتا ہوا) سبحان اللہ بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب الایمان والنذور

شروع ہوئی کتاب قسمون کی اور نذرون کی اور تمام ہوئی کتاب جنائز کی

باب التغلیظ فی الایمان الفاجرۃ جھوٹی قسم کہانے کا گناہ بہت بڑا ہی اوسکے عذاب کا بیان حسن

عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حلف علی یمین ھو فیھا فاجر لیقطع بھا مال
امرئ مسلم لقی اللہ وھو علیہ غضبان فقال الاشعث فی واللہ کان ذلک کان بینی وبین
رجل من الیھود ارض فجحدنی فقدمتہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لی النبی صلی اللہ علیہ
وسلم الک بینۃ قلت لا فقال للیھودی احلف قلت یا رسول اللہ اذا یحلف ویذھب بمالی فانزل اللہ
تعالی ان الذین یشترون بعھد اللہ الی اخر الایۃ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے جو شخص حلف کرے کسی بات پر اور وہ جھوٹا ہو اوس مین کسی مسلمان کا مال مارنے کے لیے تو ملیگا اللہ سے غصے
کی حالت مین یعنے پروردگار اوس پر غصے ہوگا اشعث نے کہا قسم خدا کی یہ حدیث میرے مقدمہ مین آپ نے ارشاد فرمائی میرے
اور ایک یہودی کے بیچ مین ایک زمین مین شرکت تھی اوس نے انکار کیا اور مکر گیا میرے حصے سے تو مین اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پاس لیکر آیا آپ نے مجھسے پوچھا تیرے پاس گواہ ہین مین نے کہا نہین پھر آپ نے یہودی سے کہا تو حلف کر مین نے

عرض کیا یارسول اللہ وہ تو حلف کریگا اور میرا مال اوڑا لیگا اوسوقت اللہ جل جلالہ نے یہ آیت اتاری ان الذین یشترون بعھد اللہ وایمانھم ثمنا قلیلا یعنے جو لوگ اللہ کے نام پر اقرار کرکے یا قسم کھاکے تھوڑا سا مال کماتے ہین اون کو آخرت مین کچھ حصہ نہین ہی اللہ جل جلالہ ایسے لوگون سے آخرت مین نہ بات کریگا نہ اون کی طرف دیکھیگا بلکہ اون کو دکھ کی مار دیگا اس سے معلوم ہوا کہ مدعی علیہ جب مسکر ہو تو مدعی کو گواہ لانا چاہیے ورنہ مدعی علیہ سے قسم لیجاویگی عن الاشعث بن قیس ان رجلا من کندۃ ورجلا من حضرموت اختصما الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ارض من الیمن فقال الحضرمی یارسول اللہ ان ارضی اغتصبنیھا ابو ھذا وھی فی یدہ قال ھل لک بینۃ قال لا ولکن احلفہ واللہ ما یعلم انھا ارضی اغتصبنیھا ابوہ فتھیا الکندی للیمین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقطع احد مالا بیمین الا لقی اللہ وھو اجذم فقال الکندی ھی ارضہ ترجمہ اشعث بن قیس سے روایت ہی کہ ایک شخص نے قبیلہ کندہ سے جھگڑا کیا ایک شخص کے ساتھ جو حضرموت کا رہنے والا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک زمین مین جو یمن مین تھی حضرموت والے نے کہا یارسول اللہ وہ زمین میری تھی اسکے باپ نے مجھ سے غصب کرلی تھی اب وہ زمین اسکے پاس ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے پوچھا تیرے پاس گواہ ہین وہ بولا نہین لیکن وہ قسم کھاوے اس طرح سے کہ قسم خدا کی مین نہین جانتا کہ یہ زمین اسکے ہوا اور اس سے میری باپ نے غصب کرلی ہو یہ سنکر کندی مستعد ہوا قسم کھانے کہ تو وہ اللہ سے ملے گا اوس حال مین کہ اوسکے ہاتھ پانون کٹے ہونگے یعنے لنجا ہوگا جب کندی نے یہ سنا تو کہنے لگا بیشک وہ زمین اسی کی ہی ف جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جھوٹی قسم کی سزا سنی تو ڈر گیا اور قرار کرلیا ف عن وائل بن حجر الحضرمی قال جاء رجل من حضرموت ورجل من کندۃ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال الحضرمی یا رسول اللہ ان ھذا غلبنی علی ارض کانت لابی فقال الکندی ھی ارضی فی یدی ازرعھا لیس لہ فیھا حق فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم للحضرمی الک بینۃ قال لا قال فلک یمینہ قال یا رسول اللہ فاجر لا یبالی ما حلف لیس یتورع من شیء فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیس لک منہ الا ذاک فانطلق لیحلف لہ فلما ادبر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما لئن حلف علی مالہ لیاکلہ ظالما لیلقین اللہ عز وجل وھو عنہ معرض ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہی ایک شخص حضرموت کا رہنے والا اور ایک شخص کندہ کے دونو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے حضرموت والے نے کہا یارسول اللہ اس نے زبردستی میری زمین چھین لی ہی جو میرے باپ کے پاس تھی کندی نے کہا واہ وہ زمین میری ہی میرے قبضے مین ہی مین خود اوس مین کھیتی کرتا ہون اسکا کچھ حق اوس زمین مین نہین ہی تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرموت والی سے کہا کیا تیرے پاس گواہ ہین اوسنے کہا نہین آپ نے فرمایا تو پھر تیرا واسطے اوس کے قسم ہی حضرموتی

ف قسم کھانے کے لیے اوسکا ہاتھ پکڑنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا

والے نے کہا یا رسول اللہ وہ فاجر ہی اوسکو باک نہین قسم کہانے مین وہ کسی بات سے پرہیز نہین کرتا رسول اللہ صلعم نے
فرمایا تیرو اسطے سوا اسکے کچھ نہین ہو سکتا یعنے اوس سے صرف قسم لے سکتا ہی اگرچہ وہ فاجر ہو پھر کہندی چلا کہ ہم نیکو
جب اوس نے پیٹھ پھیری تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو اگر جھوٹی قسم کہا دیگا پر ایا مال مارنے کے لیئے قسم تو
تو جب اللہ سے ملیگا اللہ اوس سے منہ پھیر لیگا یعنے اوسکی طرف التفات نہ کریگا نہ توجہ بندی کیوسطے اس نے کیا عذاب
ہوگا کہ اوسکا مالک اوسکیطرف مخاطب نہ ہوگا **عن** عمران بن حصین قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
من حلف علی یمین مصبورۃ کاذبا فلیتبوأ بوجھہ مقعدہ من النار ترجمہ عمران بن حصین سے روایت
ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص حاکم کی مجلس مین محبوس ہوکر یا دیدہ دانستہ جھوٹی قسم کہا لیوے
تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم مین بنا لیوے **ف** یعنے دنیا مین اوسکا کچھ کفارہ نہین ہی بلکہ آخرت مین اوسکا بدلہ یہی ہی کہ جہنم
مین جاوے **باب** فی تعظیم الیمین عند منبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر
شریف پر جھوٹی قسم کہانا بہت بڑا گناہ ہی **عن** جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا یحلف احد عند منبری ھذا علی یمین آثمۃ ولو علی سواک اخضر الا تبوأ مقعدہ من النار او وجبت
لہ النار ترجمہ جابر رض سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی شخص ایسا نہین ہی جو میری منبر کے
پاس جھوٹی قسم کہاوے اگرچہ ایک تازی مسواک کے لیے ہو مگر اوس نے اپنا ٹھکانا جہنم مین بنا لیا یا واجب ہو گیا اوس کے
لیئے جہنم **ف** اگرچہ جھوٹی قسم کہانا ہر وقت اور ہر جگہ گناہ عظیم ہی پر عمدہ اور بہتر وقت جیسے رمضان یا جمعہ اور
بزرگ مقام مین جیسے مسجد نبوی اور منبر شریف اور کعبہ اور مقام ابراہیم مین اور زیادہ گناہ ہے **باب** الحلف بالانداد
سوا اللہ جل جلالہ کے اور کسی بت کے نام پر قسم کہانا بڑا گناہ ہی **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من حلف فقال فی حلفہ واللات فلیقل لا الہ الا اللہ ومن قال لصاحبہ تعال اقامرک فلیتصدق
بشیء ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو قسم کہاوے کوئی شخص اور اپنی قسم مین وہ یون
کہے کہ مین لات کی قسم کہاتا ہون - (لات ایک بت کا نام ہی) تو اوسکو چاہیے کہ لا الہ الا اللہ کہہ لیوے اور جو کسی نے اپنے
یار سے کہا آؤ ہم تجھسے جوا کھیلین تو اوسکو چاہیے کہ کچھ تصدق کرے **ف** تاکہ وہ کفارہ ہو جاوے اس قصد فاسد کا اور لا الہ
الا اللہ کہنے کو اسواسطے فرمایا کہ مدار اس کلمہ طیبہ پر ہے پس جب اوس نے حلف کی غیر اللہ کے نام پر تو خوف ہی زوال اوس فساد کا
کا اسلیئے تجدید ایمان مناسب ہے **باب** فی کراھیۃ الحلف بالآباء اپنے باپ دادون کی قسم کہانا منع ہی **عن**
ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تحلفوا بآبائکم ولا بامھاتکم ولا بالانداد
ولا تحلفوا الا باللہ ولا تحلفوا باللہ الا وانتم صادقون ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے مت قسم کہاؤ اپنی باپون کی اور ماؤن کی اور بتون کی اور نہ قسم کہاؤ مگر اللہ کے نام کی اور نہ قسم کہاؤ اللہ کے نام کی

مگر اوس صورت مین جب تم سچی ہو اور یہہ حدیث نسخہ مطبوعہ مصر یہ مین نہین ہی **عن** عمر بن الخطاب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادرکہ وھو یسیر فی رکب وھو یحلف بابیہ فقال ان اللہ ینھاکم ان تحلفوا بابائکم فمن کان حالفا فلیحلف باللہ اولیسکت **ترجمہ** عمر بن خطاب سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملی عمر بن خطاب سے اور وہ ایک قافلے مین تہے سوارون کے اور اپنے باپ کے قسم کہا رہے تہے تو آپ نے اونسے فرمایا اللہ جل جلالہ اسبات سے تم کو منع کرتا ہی کہ تم اپنے باپون کی قسم کہاؤ جو شخص قسم کہانا چاہیے تو اللہ کی قسم کہاوے یا چپ رہے **ف** ترمذی اور حاکم نے ابن عمر سے روایت کیا ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قسم کہاوی سوا خدا کے اور کسیکی تو اوس نے کفر کیا اور شرک کیا۔ غیر اللہ کے قسم کہانا مالکیہ و شافعیہ کے نزدیک مکروہ تنزیہی ہی اور حنابلہ اور ظاہریہ کے نزدیک حرام ہی۔ اگر سوا اللہ کے اور کسی کے قسم کہاوی جیسے پیغمبر یا کعبہ یا فرشتون کی پہر قسم توڑ ڈالی تو کفارہ واجب نہ ہوگا۔ دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہی قال عمر فواللہ ما حلفت بھا ذاکرا ولا آثرا عمر نے قسم خدا کی پھر مین نے حلف نہ کی ان چیزون کی نہ جہانتہ ذکر کیا تہ **عن** سعید بن ابی عبیدۃ قال سمع ابن عمر رجلا یحلف لا والکعبۃ فقال لہ ابن عمر انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من حلف بغیر اللہ فقد اشرک **ترجمہ** سعید بن ابی عبیدہ سے روایت ہی عبد اللہ بن عمر نے سنا ایک شخص کو حلف کہاتی ہوی کعبے کی تو اونہون نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتی تھے جس نے حلف کی سوا خدا کے اور کسی کے نام پر تو اوس نے شرک کی یعنے مشرکون کے مشابہ کام کیا وہ بہی قسم کہاتے ہین غیر اللہ کی پر حقیقت شرک کی اگر غیر اللہ کے نام کو مثل اللہ کے واجب التعظیم سمجہا ہو اگر اتفاق سے زبان سے نکلجاوے تو گناہ لازم نہ ہوگا جیسا آگے حدیث مین آتا ہے **عن** طلحۃ بن عبید اللہ یعنی فی حدیث قصۃ الاعرابی قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم افلح وابیہ ان صدق دخل الجنۃ وابیہ ان صدق **ترجمہ** طلحہ بن عبید اللہ سے اعرابی کی قصے مین روایت ہی جب آپ نے اوسکو دین اسلام تعلیم کیا تہا رسول اللہ صلعم نے فرمایا مراد پائی اوس نے قسم اوسکے باپ کی اگر سچا ہے اور داخل ہوگا جنت مین قسم اوس کے باپ کی اگر سچا ہی (بعضون نے کہا یہ حدیث پہلے فرمائی ہوگی قبل ممانعت کے پہر آپنے صاف منع کردیا ان باپ کے نام قسم کہانے سے جیسی اوپر گزر چکا پہر دونون حدیثین نسخہ مطبوعہ مصر مین نہین ہین **باب** فی کراہیۃ الحلف بالامانۃ امانت پر قسم کہانیکا بیان یعنے یون کہنے کا امانت کی قسم **عن** بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حلف بالامانۃ فلیس منا **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص امانت کی قسم کہاوی تو وہ ہم لوگون مین سے نہین ہی **ف** اسلیے کہ امانت اللہ جل جلالہ کے اسما اور صفات مین سے نہین ہی تو اوس کی قسم ناجائز ہوگی اور اوسمین کفارہ نہ ہوگا (خطابی) اور ابو حنیفہ کے نزدیک امانت کی قسم صحیح ہی اور اوسمین کفارہ واجب ہوگا کیونکہ امین اللہ کا نام ہی **باب**

لغو الیمین لغو قسم کا بیان (جسمین گناہ نہین ہی) عن عطاء اللغو فی الیمین قال قالت عائشۃ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال کلام الرجل فی بیتہ کلا واللہ وبلی واللہ قال ابو داؤد وابراہیم الصائغ قتلہ
ابو مسلم بمرند س قال وکان اذا رفع المطرقۃ فسمع النداء سیبہا قال ابو داؤد روی ھذا الحدیث داؤد
بن ابی الفرات عن ابراہیم الصائغ موقوفا علی عائشۃ ترجمہ عطاء نے بیان کیا کہ لغو قسم وہ ہی جو ام المومنین حضرت
عائشہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی جو اپنے گھر مین ایسی باتین کہتا ہی نہین واللہ
واللہ یعنے عادت کی طور پر تکیہ کلام ہو جاتا ہی ف تو اکثر منہ سے واللہ اور بللہ نکلجاتا ہی اور قصد قسم کہانیکا نہین
ہوتا یہی قسم لغو ہی اسمین نہ کفارہ ہی نہ گناہ اور ابو حنیفہ کے نزدیک لغو وہ قسم ہی کہ کہانی حال سے بیخبر سمجھکر حالانکہ واقع مین
ایسا نہ ہوا اور منعقدہ وہ قسم ہی کہ قسم کہاوی ایک کام کے آیندہ کرنے یا نہ کرنے پر اسمین اگر خلاف کریگا تو کفارہ واجب ہوگا
اور غموس وہ قسم ہی کہ عمداً کسی بات کو جھوٹ بیان کر قسم کہاوی اوسپر جیسے جہنم مین لیجاوی گی باب المعاریض فی
الیمین قسم کہانے مین اپنا بچاؤ کر لینا فائدہ نہین بخشتا عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یمینک علی ما یصدقک علیہ صاحبک ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا تیری قسم کا اعتبار اوس چیز پر ہی جسپر تیرا ساتھی تصدیق کرے ف یعنے مدعی کی مراد پر قسم معتبر ہی قسم کہانے والا اگر
کوئی لفظ آہستہ یا پکار کر اپنی بچاؤ کا کہہ لیوے تو مفید نہ ہوگا اور گناہ اوسکی ذمی سے نہ جاویگا عن سوید بن حنظلۃ
قال خرجنا نریدرسول اللہ ومعنا وائل بن حجر فاخذہ عدو لہ فتحرج القوم ان یحلفوا وحلفت
انہ اخی فخلی سبیلہ فاتینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرتہ ان القوم تحرجوا ان یحلفوا و
حلفت انہ اخی قال صدقت المسلم اخو المسلم ترجمہ سوید بن حنظلہ سے روایت ہی ہم نکلے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کیطرف جانے کے لیے اور ہمارے ساتھ وائل بن حجر تھے اونکا ایک دشمن ملا اوس نے اون کو پکڑ لیا تو اور ساتھیون نے
برا جانا جھوٹی قسم کہانے کو اور مین نے قسم کہائی کہ وہ میرا بھائی ہی (یہ جھوٹ بھی ہوا اور اون کی جان بچ گئی کیونکہ دشمن سمجھا
کہ وائل بن حجر نہین ہین ورنہ اسکی رہائی کیونکر ہوتے) جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے تو آپ سے بیان کیا
اور ذکر کیا کہ لوگون نے قسم نہ کہائی لیکن مین نے قسم کہائی کہ یہہ میرا بھائی ہی آپنے فرمایا تو نے سچ کہا مسلمان بھائی ہی
دوسرے مسلمان کا باب ماجاء فی الحلف بالبراۃ من ملۃ غیر الاسلام سوا اسلام کے اور کسی ملت مین
ہونیسے یہ حلف کرنا عن ثابت بن الضحاک انہ بایع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحت الشجرۃ فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حلف بملۃ غیر ملۃ الاسلام کاذبا فھو کما قال ومن قتل نفسہ
بشیء عذب بہ یوم القیمۃ ولیس علی رجل نذر فیما لا یملکہ ترجمہ ثابت بن الضحاک سے روایت ہی
اونہون نے بیعت کی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شجرۃ الرضوان کے آپنے فرمایا جو شخص قسم کہائی سوا اسلام کے

اور کسی دین میں داخل ہونے کی (مثلاً یوں کہے اگر میں یہ کام کروں تو یہودی ہوں) پھر جو کچھ ہونا ہو تو ویسا ہی ہو جاویگا جیسا اوس نے کہا (یعنے معاذ اللہ کافر ہو جاویگا) اور جو شخص اپنے تئیں نذر کرنے کی چیز سے دنیا میں تو آخرت میں اوسی چیز سے اوسکو عذاب ہوگا اور نہیں لازم آتی آدمی پر وہ نذر جسکا اختیار رکھتا ہو (جیسی برائی غلام یا لونڈی کے آزاد کرنے کی مثل اسکے) عن بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حلف فقال انی بریء من الاسلام فان کان کاذبا فھو کما قال وان کان صادقا فلن یرجع الی الاسلام سالما ترجمہ بریدہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص قسم کھاوے اسلام سے نکل جانے پر (مثلاً یوں کہے اگر میں نے فلان کام کیا ہو تو میں مسلمان نہیں ہوں) پھر درحقیقت وہ جھوٹا ہو تو سچ ہے وہ مسلمان نہ رہیگا اور اگر سچا ہو تو بھی اسلام میں سلامتی کے ساتھ نہ آسکے گا (یعنے بے کچھ خلل ضرور ہوگا گنہگار ہوگا یہ سارا باب کا باب اور اوسکی دو تو حدیثیں نسخہ مطبوعہ مصر میں نہیں ہے فی النسخۃ التی یحلفان لا یتادم جو شخص قسم کھاوے ادام نہ کھانے پر عن عبید اللہ بن سلام قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وضع تمرۃ علی کسرۃ فقال ھذہ ادام ھذہ ترجمہ عبید اللہ بن سلام سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے روٹی کے ایک ٹکڑی پر کھجور رکھی اور فرمایا یہ اسکا ادام ہے یہ اسکا ادام ہے (یعنے عرب میں نانخورش کو یعنی سالن کو جس سے روٹی کھائی جاوے حدیث سے معلوم ہوا کہ کھجور بھی نانخورش ہے اگر کوئی قسم کھاوے ادام نہ کھانے پر پھر کھجور کھالیوے تو اوسکی قسم ٹوٹ جاویگی **باب الاستثناء فی الیمین** قسم کے بعد انشاء اللہ کہنا دنیا عن ابن عمر یبلغ بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من حلف علی یمین فقال ان شاء اللہ فقد استثنی ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی کام پر قسم کھائی پھر کہا اگر اللہ چاہا تو اوس نے استثنا کیا (اب وہ قسم میں جھوٹا نہیں ہو سکتا کیونکہ قسم معلق ہو گئی اللہ کی مشیت پر) عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حلف فاستثنی فان شاء رجع وان شاء ترک غیر حنث ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص حلف کرے پھر انشاء اللہ کہے تو چاہے قسم پورا کرے چاہے نہ کرے وہ حانث نہ ہوگا **باب فی القسم ھل یکون یمینا** قسم کا لفظ بھی یمین میں داخل ہے عن ابن عباس ان ابا بکر اقسم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تقسم ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے ابوبکر صدیق نے قسم کھائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر (قصہ اوسکا آگے کی روایت میں ہے) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت قسم کھا عن ابن عباس قال کان ابو ھریرۃ یحدث ان رجلا اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی رایت اللیلۃ فذکر رؤیا فعبرھا ابو بکر فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اصبت بعضا واخطأت بعضا فقال اقسمت علیک یا رسول اللہ بابی انت لتحدثنی بالذی

اخطأت فقال النبي صلى الله عليه وسلم لا تقسم ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہی ابوہریرہ کہتے ہین کہ ایک
شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور بولا مین نے ایک خواب دیکھا ہی رات کو پہر اوس نے خواب بیان کیا تو
ابوبکر صدیق نے اوسکی تعبیر کہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ تم نے ٹہیک کہا کچھ غلطی کی ابوبکر صدیق نے کہا
یارسول اللہ مین قسم کہاتا ہون آپ پر فدا ہون آپ پر ماں باپ میرے آپ مجھے بتائے مین نے کون سی غلطی کی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین قسم نہ کہاؤ **ف** حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قاعدہ تھا کہ قسم کو پورا
کراتے مگر آپنے اس قسم کو پورا نہ کیا شاید کچھ مصلحت ہوگی اس خواب مین اصلی تعبیر بیان نہ کرنیمین **عن** ابن عباس
عن النبي صلى الله عليه وسلم بهذا لم يذكر القسم زاد فيه ولم يخبر ترجمہ ابن عباس سے ایسا ہی مروی
ہی دوسری روایت مین لیکن اوسمین قسم کا ذکر نہین ہی اتنا زیادہ ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر کو اوسکی غلطی بتائی
نہ کی **باب** فیمن حلف علی طعام لا یاکله جو شخص قسم کہاوے کسی چیز کی نہ کہانے پر **عن** عبدالرحمن
بن ابی بکر قال نزل بنا اضیاف لنا قال وکان ابو بکر یتحدث عند رسول الله صلى الله عليه وسلم
باللیل فقال لا ان جعل الیک حتی تفرغ من ضیافة هؤلاء ومن قراهم فاتاهم بقراهم فقالوا لا
نطعمه حتی یاتی ابو بکر فجاء فقال ما فعل اضیافکم افرغتم من قراهم قالوا لا قلت قد اتیتهم بقراهم
فابوا قالوا والله لا نطعمه حتی یجیء فقالوا صدق قد اتانا به فابینا حتی یجیء قال فما صنعکم
قالوا لم کانت قال والله لا اطعمه اللیلة قال فقالوا ونحن والله لا نطعمه حتی تطعمه قال ویلکم
فی الشر کاللیلة قط قال قربوا طعامکم قال فقربوا طعامهم قال بسم الله فطعموا وطعموا فاخبرت انه
اصبح فغدا علی النبي صلى الله عليه وسلم فاخبره بالذی صنع وصنعوا قال بل انتم ابرهم و
اصدقهم ترجمہ عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق سے روایت ہی ہمارے پاس کچھ لوگ مہمان آگر اوترے اور ابوبکر رات کو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے باتین کیا کرتے تہے تو بولے مین نہین آؤنگا جبتک تو فارغ نہ ہوجاویگا مہمانون کی ضیافت
سے یعنی تو اونکو کہانا دانا کھلا دیجیو مین رات گئی آؤنگا میرے انتظار نہ کرنا) عبدالرحمن نے ایسا ہی کیا اور کہانا لائے مہمانون
کیواسکی انہون نے کہا ہم نہین کہاوینگے جبتک ابوبکر نہ آوین گے اتنے مین ابوبکر آئے اور پوچہا مہمانون کا کیا حال ہوا
کیا تم فارغ ہوئے اونکی مہمانی سے لوگون نے کہا نہین عبدالرحمن نے کہا مین اونکے سامنے کہانا لیکر آیا مگر انہون نے انکار
کیا اور قسم کہاکر کہا ہم کبھی نہین کہاوینگے جبتک ابوبکر نہ آوین۔ مہمانون نے عبدالرحمن کی تصدیق کی اور کہا بیشک تم
کہانا لیکر آئے تھے مگر ہم نے انکار کیا کہا تیسی جبتک آپ نہ آوین ابوبکر نے کہا کیون تم نے کہانا نہین کہایا مہمانون نے کہا
آپ ذلیل نہین بغیر آپکے کیونکر کہاتے ابوبکر نے کہا قسم خدا کی ہم بھی نہین کہاوینگے جبتک آپ نہ کہاوینگے ابوبکر نے کہا مین
نے ایسی بری رات کبھی نہین دیکھی پھر کہا کہانا لاؤ تو کہانا لایا گیا ابوبکر نے بسم اللہ کہکر کہایا اون لوگون نے بھی کہایا

۱۵ مین نے آج رات کو کہانا نہین کہایا ہے نہ کہاؤنگا مہمانون نے کہا ہم بھی قسم خدا کی

پھر مجھی معلوم ہوا کہ صبح کو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے اور آپ سے ذکر کیا جو اونہون نے کیا اور جو مہانوازی
نے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اون سب مین زیادہ سچی اور درست گو ہو (یعنے کفار قسم سہل ست و
وآزردن دل دوستان جہل) عن عبد الرحمن بن ابی بکر بهذا الحدیث نحوه زاد عن سالم
فی حدیثه قال ولم یبلغنی کفارة ترجمہ دوسری روایت بہی ایسی ہی ہے سالم سے اتنا زیادہ ہی کہ مجھے
خبر نہین پہونچی کہ ابوبکر نے کفارہ دیا ہو (کیونکہ یہ لغو قسم تھی) باب الیمین فی قطیعة الرحم نا توڑنے
پر قسم کہانے کا بیان عن سعید بن المسیب ان اخوین من الانصار کان بینهما میراث فسال احدهما
صاحبه القسمة فقال ان عدت تسالنی عن القسمة فکل مال لی فی تاج الکعبة فقال له عمر ان
الکعبة غنیة عن مالک کفر عن یمینک وکلم اخاک سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول
لا یمین علیك ولا نذر فی معصیة الرب فی قطیعة الرحم وفیما لا تملك ترجمہ سعید بن المسیب سے
روایت ہی کہ انصار مین دو بہائی تہے اور ان دونون مین میراث تھی یعنے اون دونون کو کسی کی میراث پہونچی تھی
جسکو بانٹنا چاہیے تہا تو ایک بہائی نے دوسری بہائی سے اوسکے بانٹنے کی درخواست کی اوس نے کہا اپنے بہائی سے اگر تو
دوبارہ پھر مجھسے میراث کے بانٹنے کی درخواست کریگا تو میرا سب مال کعبہ پر وقف ہی تو حضرت عمر نے اوس سے کہا کعبہ تیری
مال سے بے پرواہ ہی یعنے کعبے کو تیری مال کے نذر کرنے کی کچھ حاجت نہین اور یہ امر واجب اور ضروری نہین تو تو اپنے
قسم کا کفارہ دے اور اپنے بہائی سے بات چیت کر یعنے اگر تیرا بہائی تقسیم میراث کی درخواست کرے تو اوس کے سوال کا جواب
دے اور میراث کے مال کو تقسیم کر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنے سنا ہی آپ فرماتی تھے نہ قسم ہی تجھپر نہ نذر اوس بات
کی جسمین اللہ کی نافرمانی ہو نہ ناتا توڑنے مین نہ اوس امر مین جسکا تجھے اختیار نہین ف بلکہ ایسی صورتون مین یا
تو قسم لغو ہے یا اوسکا کفارہ دیکر قسم کو توڑنا چاہیے جیسا دوسری حدیث مین ہی عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن
جده قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا نذر ولا یمین فیما لا یملك ابن آدم ولا فی معصیة
الله ولا فی قطیعة رحم ومن حلف علی یمین فرای غیرها خیرا منها فلیدعها ولیات الذی
هو خیر فان ترکها کفارتها ترجمہ عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اوس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین ہی نذر اور نہ قسم اوس بات مین جسکا مالک نہین ہی آدمی (جیسی پرائی غلام لونڈی
کو آزاد کرنے کی نذر کرنا) اور جسمین نافرمانی ہی پروردگار کی اور جسمین ناتا توڑنا ہی اور جو شخص قسم کہاوے کسی بات پر
پہر اوسکی خلاف کرنا بہتر سمجھے تو قسم کو چہوڑ دی اور جو کام بہتر معلوم ہو اوسکو کرے کیونکہ چہوڑ دینا قسم کا بہی اوسکا کفارہ ہی
(یعنے بری بات پر قسم کہانا درحقیقت لغو ہی اوس سے کچھ نہین ہوتا) باب فیمن حلف کاذبا متعمدا
جو شخص قصدا جان بوجہہ کر جہوٹی قسم کہاوے عن ابن عباس ان رجلین اختصما الی النبی صلی الله علیه وسلم

فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الطالب البینۃ فلم تکن لہ بینۃ فاستحلف المطلوب فحلف باللہ الذی لا الٰہ الا ھو فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلی قد فعلت ولکن عفلک باخلاص قول لا الٰہ الا اللہ قال ابو داؤد یرید من ھذا الحدیث انہ لم یامرہ بالکفارۃ ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے دو شخصوں نے جھگڑا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدعی سے گواہ مانگے اوس کے پاس گواہ نہ تھے لہذا اوسنے مدعی علیہ سے قسم چاہی اوس نے قسم کھائی اللہ کی جسکی سوا کوئی معبود نہیں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک تو نے کیا ہے لیکن اللہ نے تجھے بخشدیا ہے تیری خلوص کے سبب سے چونکہ تو نے خلوص سے کہا لا الٰہ الا اللہ کہا ابو داؤد نے اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے کفارہ کا حکم نہیں کیا **باب الرجل یکفر قبل ان یحنث** قبل حنث کے کفارہ دینے کا بیان عن ابی بردۃ عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انی واللہ ان شاء اللہ لا احلف علی یمین فاری غیرھا خیرا منھا الا کفرت عن یمینی وایتیت الذی ھو خیر وقال الا ایتیت الذی ھو خیر وکفرت یمینی ترجمہ ابی بردہ نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کی قسم ہے جو خدا نے چاہا تو میں کسی چیز پر قسم کھاونگا اور جو میں اپنی قسم کے خلاف میں بہتری دیکھوں تو اوس قسم کا اپنے کفارہ دونگا اور جو بہتر خیر ہے اوسکو کرونگا یا بہتر کام کرونگا اور قسم کا کفارہ دونگا **ف** حاصل یہ ہے کہ اگر ایک کام پر میں قسم کھاؤں کہ اوسکو نکروں گا اور پھر معلوم ہو کہ اوس کام کا کرنا بہتر ہے تو کفارہ دیکر قسم توڑ کر اوسکام کو کرونگا عن عبد الرحمن بن سمرۃ قال قال لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا عبد الرحمن بن سمرۃ اذا حلفت علی یمین فرایت غیرھا خیرا منھا فات الذی ھو خیر وکفر عن یمینک قال ابو داؤد وسمعت احمد بن حنبل ذکر فیھا الکفارۃ قبل الحنث ترجمہ عبد الرحمن بن سمرہ سے روایت ہے مجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبد الرحمن بن سمرہ جب کسی چیز پر تو قسم کھاوے پھر تو اوسکے خلاف میں اپنے بہتری دیکھے تو اوس کام کو کر جس میں تیری بہتری ہو اور اپنی قسم کا کفارہ دے کہا ابو داؤد نے میں نے امام احمد سے سنا وہ کفارہ کو جائز رکھتے تھے قسم توڑنے سے پہلے عن عبد الرحمن بن سمرۃ عنہ قال فکفر عن یمینک ثم ائت الذی ھو خیر قال ابو داؤد احادیث ابن عیینۃ کلھا لیس فیھا شعبۃ وھشیم وابن علیۃ وابن ھریرۃ فی ھذا الحدیث روی عن کل واحد منھم فی بعض الروایۃ الحنث قبل الکفارۃ وفی بعض الروایۃ الکفارۃ قبل الحنث ترجمہ عبد الرحمن بن سمرہ سے ایسا ہی روی ہے اس روایت میں ہے کہ کفارہ دے اپنے قسم کا پھر اوس کام کو کر جو بہتر ہو کہا ابو داؤد نے ابو موسی اشعری اور عدی بن حاتم اور ابو ہریرہ کی بعض روایتوں میں قسم توڑنا کفارہ سے پہلی ہی اور بعضوں میں کفارہ قسم توڑنے سے پہلے ہی **ف** مگر قسم توڑنے کے بعد بالاتفاق کفارہ درست ہی اور قسم توڑنے سے پہلے کفارہ دینا ابو حنیفہ کے نزدیک درست نہوگا اور شافعی اور مالک کے

نزدیک درست ہوگا اور قیاس اسکو مقتضی ہے کہ کفارہ حنث (قسم توڑنے) کے بعد ہو باب کم الصاع
فی الکفارۃ کفارہ قسم میں کونسا صاع معتبر ہے عن ام حبیب بنت ذویب بن قیس المزنیۃ وکانت
تحت رجل من اسلم فکانت تحت ابن اخ لصفیۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ابن
حرملۃ فوھبت لنا ام حبیب صاعا فحدثنا عن ابن اخ صفیۃ عن صفیۃ انہ صاع النبی صلے
اللہ علیہ وسلم قال انس بن سیرین فقدمت المدینۃ او قال فقدمت فوجدتہ مدین ونصفا بمد ھشام ترجمہ
ام حبیب بنت ذویب سے روایت ہے جو ایک شخص کے نکاح میں تھیں وہ قبیلہ مزن سے بنی اسلم میں سے پھر نکاح میں آئیں
ام المومنین صفیہ کے بھتیجے کے ابن حرملہ نے کہا ام حبیب نے ہم کو ایک صاع دیا اور نقل کیا انہوں نے بھتیجے
کے بھتیجے سے انہوں نے صفیہ سے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صاع ہے انس بن عیاض نے کہا
میں نے اسکو آزمایا تو دو مد اور نصف مد کا تھا ہشام بن عبد الملک کی (ایک مد دو رطل کا ہوتا ہے تو صاع کے
پانچ رطل ہوئے یہی صاع حجازی ہے جو تمام کفارات اور صدقہ فطر میں دینا چاہیے اور صاع عراقی آٹھ رطل کا ہوتا
ہے یعنے پانچ مد کا) باب ما جاء فی ان قیمۃ المؤمنۃ مسلمان لونڈی کا بیان جو کفارہ میں آزاد کرنے کے لائق ہو
عن معاویۃ بن الحکم السلمی قال قلت یا رسول اللہ جاریۃ لی صککتھا صکۃ فعظم ذلک
علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت افلا اعتقھا قال ائتنی بھا قال فجئت بھا قال این
اللہ قالت فی السماء قال من انا قالت انت رسول اللہ قال اعتقھا فانھا مؤمنۃ ترجمہ معاویہ بن
حکم سلمی سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میری ایک لونڈی ہے اوسکو میں نے مارا پھر یہ بات مجھ پر شاق
گزری کیا میں اوسکو آزاد کردوں آپ نے فرمایا اوسکو میری پاس لیکر آ میں لیکر گیا آپ نے پوچھا اللہ جل جلالہ کہاں ہے وہ
بولی آسمان پر ہے پھر آپ نے پوچھا میں کون ہوں بولی آپ اللہ کے رسول ہیں آپ نے فرمایا آزاد کردو اوسکو کیونکہ
وہ مومنہ ہے ف خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو مومنہ فرمایا اس سے زیادہ صحت ایمان کی کیا دلیل
ہوگی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اللہ جل جلالہ اوپر ہے اپنے عرش کے پر عن الشرید ان امہ اوصتہ ان یعتق عنھا
رقبۃ مؤمنۃ فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ان امی اوصت ان اعتق عنھا
رقبۃ مؤمنۃ وعندی جاریۃ سوداء نوبیۃ افادعھا ترجمہ شرید سے روایت ہے ان کی ماں نے
ان کو وصیت کی تھی اپنی طرف سے ایک مومنہ لونڈی آزاد کرنے کی تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور
عرض کیا یا رسول اللہ میری ماں نے وصیت کی ہے ایک مسلمان لونڈی آزاد کرنے کی اور میری پاس ایک کالی لونڈی نوبہ
(ایک ملک ہے حبش پاس) کی ہے بیان کیا منہ اس کے (اس روایت میں ہے) آپ نے پوچھا تیرا رب کون ہے بولی
اللہ ہے اخیر تک باب کراھۃ الصمت الا عن خیر بعد السکوت قسم کھا کر چپ رہنا اور پھر انشاء اللہ کہنا

عن عکرمة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال والله لاغزون قریشا والله لاغزون قریشا ثم قال
انشاء الله ترجمہ عکرمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم خدا کی مین جہاد کرونگا قریش پہ
جہاد کرونگا مین قسم خدا کی قریش پہ پھر فرمایا ان شاء اللہ ف ابن عباس کا عمل اسی حدیث پہ ہے کہ استثنا
ہی اور جمہور کے نزدیک متصل ہونا ضرور ہے عن عکرمة یرفعه قال والله لاغزون قریشا ثم قال ان شاء
الله ثم قال والله لاغزون قریشا ان شاء الله ثم قال والله لاغزون قریشا ثم سکت ثم قال
ان شاء الله ترجمہ عکرمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم خدا کی مین جہاد کرون گا
قریش پہ پھر فرمایا اگر اللہ چاہے پھر فرمایا قسم خدا کی مین جہاد کرونگا قریش پہ پھر چپ ہوئے پھر فرمایا ان شاء
اللہ باب النہی عن النذر نذر کرنے کی ممانعت عن عبد الله بن عمر قال انطلق رسول الله
صلی الله علیه وسلم ینهی عن النذر ویقول لا یرد شیئا وانما یستخرج به من البخیل ترجمہ عبد اللہ
بن عمر سے روایت ہے کہا انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر مان نے سے منع فرمایا اسلیے کہ آپ فرماتے
تھے نذر تقدیر کے کسی چیز کو دور نہین کرتی سوا اس کے نہین کہ نذر کے سبب سے بخیل سے نکالا جاتا ہے یعنے کچھ مال اوس کے
قبضے سے نکلتا ہے اور فقیرون کے کام مین آتا ہے بس یہی فائدہ نذر سے سمجھنا چاہیے باب ما یجاء فی النذر فی
المعصیة گناہ کی نذر کرنا یعنے اون باتون کی جو شرع مین منع ہین عن عائشة رضی الله عنها قالت
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من نذر ان یطیع الله فلیطعه ومن نذر ان یعصی الله فلا یعصه
ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کے اطاعت کی نذر
کرے تو اوسکو چاہیے کہ اطاعت کرے اور جو شخص گناہ کی نذر مانے اللہ کی تو وہ گناہ نہ کرے ف اور ایسی نذر کو لغو
سمجھے کیونکہ اللہ گناہ سے خوش نہین ہوتا عن عائشة رضی الله عنها ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لا نذر
فی معصیة وکفارته کفارة یمین ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا گناہ مین نذر کا پورا کرنا جائز نہین اور اوسکا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے عن عائشة علیها السلام قالت
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا نذر فی معصیة وکفارته کفارة یمین ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گناہ مین نذر کا پورا کرنا جائز نہین اور کفارہ اوسکا وہی ہے جو قسم کا
کفارہ ہے عن عقبة بن عامر انه سال النبی صلی الله علیه وسلم عن اخت له نذرت ان تحج حافیة
غیر مختمرة فقال مروها فلتختمر ولترکب ولتصم ثلاثة ایام ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ اونہون نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی بہن کے بابت مین پوچھا کہ اون کی بہن نے یہ نذر مانی تھی کہ ننگی پانون ننگے سر پیدل حج کرین
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اونکو یہ حکم کرو کہ وہ اپنا سر ڈھانپین اور سوار ہون اور تین روزے رکھین

ف اس سے یہ نکلا کہ نکمل نذر معصیت پر سے مال صرف نہین کرنا اور یہی کفارہ نذر کی صورت مین ہے

ف سر ڈھانکنے کا حکم اسلیے فرمایا کہ عورت کو سر کھلا رکھنا گناہ ہے کیونکہ وہ ستر میں داخل ہے اور سواری کا حکم اسلیے فرمایا کہ وہ پیادہ چلنے اور مشقت اوٹھانے سے عاجز تہیں تو نذر کا پورا کرنا ضرور نہ ہوا صرف کفارہ کافی ہوا عن عباس قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ان اختی نذرت یعنی ان تحج ماشیۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لا یصنع بشقاء اختک شیئا فلتحج راکبۃ ولتکفر عن یمینہا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میری بہن نے پیدل حج کرنے کی نذر مانی ہے تو آپ نے اوس سے فرمایا مقرر اللہ تعالے کو تیری بہن کی مشقت کی کچھ پرواہ نہیں صرف مشقت پر ثواب دیتا ہے (یعنے صرف تکلیف اٹھانے پر ثواب نہیں دیتا جو خواہ مخواہ پیادہ چلنا اپنے پر واجب کرے) تو وہ سواری پر حج کرے اور اپنی قسم کا کفارہ دے عن ابن عباس ان اخت عقبۃ بن عامر نذرت ان تمشی الی البیت فامرہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان ترکب وتہدی ہدیا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ عقبہ بن عامر کی بہن نے نذر مانی پیادہ بیت اللہ کو جانے کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو حکم فرمایا کہ سوار ہووے اور ہدی ذبح کرے (یہی کفارہ ہے اوس نذر کا) عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما بلغہ ان اخت عقبۃ بن عامر نذرت ان تحج ماشیۃ قال ان اللہ لغنی عن نذر اختہ فلترکب ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب یہ پہونچی کہ عقبہ بن عامر کی بہن نے پیادہ پا حج کرنے کی نذر مانی ہے تو آپ نے فرمایا مقرر اللہ اوسکے نذر سے بے پرواہ ہے۔ یعنے ایسی پیادہ پا چلنے کی نذر سے۔ اوسکو حکم کرکہ وہ سوار ہو عن عقبۃ بن عامر الجہنی قال نذرت اختی ان تمشی الی بیت اللہ فامرتنی ان استفتی لہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستفتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لتمش ولترکب ترجمہ عقبہ بن عامر جہنی سے روایت ہے پیدل بیت اللہ کو جاکر حج کرنے کی میری بہن نے نذر مانی اور مجھ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مسئلہ کو اسکے لیے پوچھوں تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مسئلہ کو پوچھا آپ نے فرمایا پیادہ جاوے اور سوار بھی ہووے (یعنے جب تھک جاوے تو سوار ہو جاوے) عن ابن عباس قال بینما النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب اذا ہو برجل قائم فی الشمس فسال عنہ قالوا ہذا ابو اسرائیل نذر ان یقوم ولا یقعد ولا یستظل ولا یتکلم ویصوم قال مروہ فلیتکلم ولیستظل ولیقعد ولیتم صومہ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں خطبہ فرماتے تھے کہ دفعۃً ایک شخص نظر پڑا دھوپ میں چپکا کھڑا ہے تو آپ نے اوسکا سبب پوچھا لوگوں نے عرض کیا کہ یہ ابو اسرائیل ہے اور اوس نے نذر مانی ہے کہ کھڑا رہیگا اور نہ بیٹھیگا اور نہ سایہ میں آویگا

اور نہ کلام کرے یعنے مطلقا اور روزہ رکھو آپنے فرمایا اس سے کہو کلام کرے اور سایہ مین آوے اور بیٹھو اور اپنا روزہ پورا کرے
ف یہ روزہ عبادت تہا اوسکی اجازت دی اور نہ بولنا اور دھوپ مین کہڑا ہونا عبادت نہ تہا اسواسطے منع فرمایا معلوم ہوا
کہ غیر مشروع نذر کا ادا کرنا جایز نہین اوسکے پورا کرنے مین کچہ ثواب ہے بلکہ گناہ کا ڈر ہے **عن** انس بن مالک ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای رجلا یہادی بین ابنیہ فسالہ عنہ فقالوا نذر ان یمشی فقال ان اللہ لغنی
عن تعذیب ھذا نفسہ وامرہ ان یرکب ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک
کو دیکہا جو اپنے دونون بیٹون کے بیچمین چلتا ہے یعنے بسبب ضعف کے اون پر ٹیک کیے ہوئے تو آپنے اوسکا حال پوچہا تو لوگون
نے عرض کیا کہ اس نے پیدل جانے کی نذر مانی ہے۔ یعنے بیت اللہ کو تو آپنے فرمایا کہ اللہ تعالی تو اس سے بی پرواہ ہے کہ یہ اپنی
جان پر عذاب کرے اور اوسکو سوار ہونیکا حکم فرمایا **ف** دوسری روایت مین ہے آپنے دیکہا ایک شخص کے ناک
مین ڈوری ڈالکر طواف اوسکو کرا رہے ہین آپنے فرمایا ہاتہ پکڑ کے کراؤ **باب** من نذر ان یصلی فی بیت
المقدس جو شخص نذر کرے بیت المقدس مین نماز پڑہنے کی **عن** جابر بن عبد اللہ ان رجلا قام یوم الفتح
فقال یا رسول اللہ انی نذرت للہ ان فتح اللہ علیک مکۃ ان اصلی فی بیت المقدس رکعتین
قال صل ھھنا ثم اعاد علیہ قال صل ھھنا ثم اعاد علیہ فقال شانک اذن ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے
روایت ہے فتح مکے کے دن ایک شخص کہڑا ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین نے اللہ جل جلالہ کے لیے نذر مانی ہے کہ
اگر مکے کو اللہ تعالے آپکے لیے فتح کر دیگا یعنے آپ مکے کو فتح کر لینگے تو دو رکعت نماز مین بیت المقدس مین پڑہونگا
آپنے فرمایا اسی جگہہ پڑہ لے یعنے مسجد الحرام مین اسلیے کہ یہہ اوس سے افضل اور سہلتر ہے اوس نے پہر دوبارہ آپ سے وہی بات
پوچہی تو حضرت نے بہی فرمایا کہ اسی جگہہ نماز پڑہ لے پہر سائل نے حضرت سے سہ بارہ وہی بات پوچہی تو تیسری بار آپنے
فرمایا اب تو مختار ہے۔ یعنے اگر تو یہان کی نماز پڑہنے سے انکار کرتا ہے تو تو بیت المقدس مین ہی پڑہ کہان تک تجہے سمجہایا
جاوے **عن** عمر بن عبد الرحمن بن عوف عن رجال من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہذا الخبر
زاد فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم والذی بعث محمدا بالحق لو صلیت ھھنا لاجزأ عنک صلاۃ
فی بیت المقدس ترجمہ عمر بن عبد الرحمن بن عوف نے چند صحابہ سے سنا اسے حدیث کو اتنا زیادہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا قسم اوس شخص کی جس نے محمد کو سچا پیغمبر بنا کے بہیجا اگر تو اسجگہہ نماز پڑہتا تو کافی ہوتا بیت المقدس
مین نماز پڑہنے سے **ف** یعنے پہر بیت المقدس کو جانے اور وہان نماز پڑہنے کی ضرورت نہ رہتی کیونکہ کعبہ بیت المقدس سے
دوچند ہے مگر تو خود اپنے لیے تکلیف چاہتا ہے **باب** فی النذر فیما لا یملک جس بات کا آدمی کو اختیار نہین ہے
اوسکی نذر کرنا **عن** عمران بن حصین قال کانت العضباء لرجل من بنی عقیل وکانت من سوابق
الحاج قال فاسرفانی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو فی وثاق والنبی صلی اللہ علیہ وسلم علی حمار علیہ

تطيفة فقال يا محمد علام تاخذني وتاخذ سابقة الحاج قال انما اخذك بجريرة حلفائك ثقيف
قال وكان ثقيف قد اسروا رجلين من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قال وقد قال فيما قال وانا
مسلم او قال وقد اسلمت فلما مضى قال ابو داود وفهمت هذا من محمد بن عيسى ناداه يا محمد
يا محمد قال وكان النبي صلى الله عليه وسلم رحيما رفيقا فرجع اليه قال ما شانك قال اني مسلم
قال لو قلتها وانت تملك امرك افلحت كل الفلاح قال ابو داود ثم رجعت الى حديث سليمان
قال يا محمد اني جائع فاطعمني اني ظمان فاسقني قال فقال النبي صلى الله عليه وسلم هذا
حاجتك او قال هذا حاجته قال فقودي الرجل بعد بالرجلين قال وحبس رسول الله صلى
الله عليه وسلم العضباء لرحله قال فاغار المشركون على سرح المدينة فذهبوا بالعضباء قال
فلما ذهبوا بها واسروا امراة من المسلمين قال فكانوا اذا كان الليل يريحون ابلهم في افنيتهم
قال فنوموا ليلة وقامت المراة فجعلت لا تضع يدها على بعير الا رغا حتى اتت على العضباء
قال وفاتت على ناقة ذلول مجرسة قال فركبتها ثم جعلت لله عليها ان نجاها الله لتنحرنها
قال فلما قدمت المدينة عرفت الناقة ناقة النبي صلى الله عليه وسلم فاخبر النبي صلى الله عليه
وسلم بذلك فارسل اليها فجي بها واخبر بنذرها فقال بئس ما جزتيها او جزتها ان الله
انجاها عليها لتنحرنها لا وفاء لنذر في معصية الله ولا فيما لا يملك ابن ادم قال ابو داود والمراة
هذه امراة ابي ذر جميعه عمران بن حصين سے روایت ہے کہ عضباء (ایک اونٹنی کا نام ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
سواری میں رہتی نہایت تیز رو تھی) بنی عقیل میں سے ایک شخص کے تھی اور یہ اونٹنی اون جانورون میں سے تھی جو حاجیوں کے
آگے جاتے پھر وہ شخص (یعنے مالک عضباء کا) پکڑا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لایا گیا ماندہ کرا دسو وقت
آپ ایک گدھی پر سوار تھے ایک چادر اوڑھی تھی وہ شخص (یعنے عضباء کا مالک) بولا ای محمد تم کس بات پر مجھ کو پکڑتے ہو
اور اوس جانور کو جو حجاج کے آگے رہتا ہے (اونکا انتظام کرنے کو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم تجھکو پکڑتے
ہیں تیرے حلفا ثقیف کے جرم میں ف ثقیف ایک قبیلے کا نام ہے جو طائف کی نواح میں رہتا تھا اور یہ شخص اونکا حلیف تھا یعنے
معاہد اور دوست ف اور ثقیف نے یہ جرم کیا تھا کہ دو شخصوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے قید کر لیا
تھا اس شخص نے یہ بھی کہا کہ میں مسلمان ہوں یا مسلمان ہو گیا لیکن آپ آگے چلے گئے جب آپ آگے بڑھ گئے تو اس شخص
نے پکارا یا محمد یا محمد عمران نے کہا آپ بہت رحیم اور کریم تھے یہ آواز سنکر آپ لوٹ آئے اور پوچھا کیا کہتا ہے وہ شخص بولا میں
مسلمان ہوں آپ نے فرمایا اگر تو یہ پیشتر سے کہتا جب تو اپنے اختیار میں تھا (یعنے گرفتار نہ ہوا تھا) تو بالکل نجات پاتا
ف یعنے تجھے بالکل مواخذہ نہ ہوتا اور اب جو تو کہتا ہے تو شبہ ہی ہوتا ہے اسبات کا کہ چھوٹ جانے کے لیے جھوٹ بولتا ہے

ف اوس شخص نے کہا یا محمد مین ہوکا ہون مجھے کہانا کہلاؤ اور مین پیاسا ہون مجھے پانی پلاؤ عمران نے کہا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے یہ سنکر فرمایا ہے تیرا مقصد ہے یا یہی اوسکا مقصد ہے راوی نے کہا پھر وہ شخص فدیہ دیا گیا اون دو شخصون
کے بدلے مین جو ثقیف کے پاس قید تھے (یعنی ثقیف نے اس شخص کو لے لیا اور اوس کے بدلے مین اون دو مسلمانون کو چھوڑا
دیا اور عضبا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سواری کے لیے رکھ چھوڑا راوی نے کہا پھر مشرکون نے مدینے کے جانورون
پر ڈاکہ مارا اور عضبا کو لے گئے اور مسلمانون مین سے ایکعورت کو بھی قید کر لے گئے جب رات ہوئی تو اونٹون کو آرام کے
لیے میدانون مین چھوڑ دیتے ایک رات کو وہ سب سو گئے تو وہ عورت کہڑی ہوئی (اس خیال سے کہ چپکی کسی اونٹ پر سوار ہو
کے چلدے) پھر وہ جس اونٹ پر اپنا ہاتھ رکھتے تھے وہ آواز کرتا تھا (یعنی سوار نہ ہونے دیتا چلاتا اور چلانے مین یہ
خوف تھا کہ کہین مشرک جاگ نہ اوٹھین) یہانتک کہ عضبا پاس آئی دیکھا تو وہ نہایت غریب اور سواری مین مشاق
ہے پھر وہ سوار ہو گئے اوسپر بعد اوسکے اللہ کے لیے نذر کی کہ اگر خدا مجھکو نجات دیگا تو مین اس اونٹنی کو نحر کرونگی راوی نے
کہا جب وہ عورت مدینے مین آن پہونچی تو لوگون نے دیکھکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کو پہچانا آپ کو خبر دیدی
آپ نے اوس عورت کو بلا بھیجا وہ آئی اور اپنی نذر بیان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مبارک بدلہ دیا چاہا تو نے اونٹنی
کو اگر خدا نے تجھکو اوسکی پشت پر نجات دی تو اوسکا یہی بدلہ ہے کہ تو اوسکو نحر کرے جو نذر گناہ کے لیے ہو یا اوس چیز مین
جسکا آدمی مالک نہین ہے تو وہ نذر پوری نہ کیجاوے گی ف ابو داؤد نے کہا یہ عورت ابوذر رخا کی تھی اونٹنی کا نحر کرنا اگرچہ
گناہ نہ تھا مگر وہ اوس عورت کی ملک نہ تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملک تھی پھر پرائی چیز مین اوس کی نذر کیون کر کی جا
ہو سکتی تھی **باب ما یؤمر به من الوفاء به من النذر** نذر کا پورا کرنا ضرور ہے اوسکے پورا کرنے کی تاکید کا بیان

عن ثابت بن الضحاك قال نذر رجل على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ينحر ابلا ببوانة فاتى
النبي صلى الله عليه وسلم فقال اني نذرت ان انحر ابلا ببوانة فقال النبي صلى الله عليه وسلم هل كان فيها
وثن من اوثان الجاهلية يعبد قالوا لا قال هل كان فيها عيد من اعيادهم قالوا لا قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم اوف بنذرك فانه لا وفاء لنذر في معصية الله ولا فيما لا يملك ابن ادم

ترجمہ ثابت بن ضحاک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین ایک شخص نے یہ نذر مانی کہ بوانہ (ایک جگہ کا
نام ہے) مین اونٹ ذبح کرے تو وہ شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا کہ مین نے بوانہ مین اونٹ ذبح کرنے
کی نذر مانی ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یعنی صحابہ سے کیا جاہلیت کے بتون مین سے کوئی بت اوس مین
تھا جو وہ پوجا جاتا تھا صحابہ نے عرض کیا کہ نہین پھر آپنے فرمایا کیا کفار کے عیدون مین سے کوئی عید اوسمین تھی عرض
کیا نہین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یعنی سائل کیطرف متوجہ ہو کر کہ اپنی نذر پوری کر اسلیے کہ گناہ مین نذر کا
پورا کرنا جائز نہین اور نذر اوس چیز مین لازم نہین ہوتی ہے جس کا ابن آدم مالک نہین ف عید سے مراد یہ

اونکا وہان کوئی وسیلہ ہوتا تہا جو وہان جاکر سیر و تماشا مین مشغول ہوتے تہے یا کوئی بت وہان تہا جسکی عبادت کو
لیے وہان جاتے تہے اور اوسمقام کو متبرک سمجہتے تہے جب یہ دونون باتین نہین ہین تو نذر کے پورے کرنے مین کیا
قباحت ہے عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان امرأۃ اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول
اللہ انی نذرت ان اضرب علی راسک بالدف قال اوفی بنذرک قالت انی نذرت ان اذبح بمکان
کذا وکذا مکان کان یذبح فیہ اہل الجاہلیۃ قال لصنم قالت لا قال لوثن قالت لا قال اوف
بنذرک ترجمہ عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اوس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے یعنے عبداللہ بن عمرو نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آکر حضرت آئی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین نے آپکے سر یعنے رو برو دف بجانی کی نذر
مانی ہے یعنے جب آپ جہاد سے آوین تو آپکے رو برو دف بجاؤن تو آپنے فرمایا اپنی نذر پوری کر لے پہر اوس نے عرض کیا مین نے
فلانے فلانے مکان مین ذبح کرنے کی نذر مانی ہے زمانہ جاہلیت کے لوگ اوس مکان مین ذبح کرتے تہے حضرت نے فرمایا کیا
اوس مکان مین کسی بت کے لیے ذبح کرتے ہین اوس عورت نے کہا کہ نہین پہر آپنے پوچہا کیا کسی غیر اللہ کے واسطے
اوس نے کہا نہین پہر آپنے اوس سے فرمایا تو اپنے نذر پوری کر ف یعنے اگر اوس مکان مین ذبح کرنے سے کسی بت
کی یا اور کسی کی تعظیم سوا اللہ کے منظور ہے تو وہان ذبح نکر اور جو خدا ہی کے لیے وہان ذبح ہوا کرتا تہا تو ذبح کر کیا قباحت
ہے اگرچہ زمانہ جاہلیت مین لوگ وہان ذبح کیا کرتے تہے باب فیمن نذر ان یتصدق بمالہ جو شخص اپنا
سب مال خدا کے راہ مین دینے کی نذر کرے عن کعب بن مالک قال قلت یا رسول اللہ ان من توبتی
ان انخلع من مالی صدقۃ الی اللہ والی رسولہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امسک علیک
بعض مالک فھو خیر لک قال فقلت انی امسک سہمی الذی بخیبر ترجمہ کعب بن مالک سے روایت
ہے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ میری توبہ یہ ہے کہ مین اپنی ساری مال سے الگ ہو جاؤن اور مال کو اللہ اور اوسکے
رسول کے لیے صدقہ کرون تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوس مین سے کچہ مال تو اپنے لیے ہی کہہ لے تیرے لیے
اسمین بہتری ہے مین نے عرض کیا کہ خیبر مین جو میرا حصہ ہے اوسکو رکھ لیتا ہون ف کعب جنگ تبوک مین
حضرت کے ساتہہ نہ گئے تہے خدا اور رسول کا اون پر پچاس روز تک عتاب رہا جب اون کی توبہ قبول ہوئی تو خوشی
کے مارے اونہون نے چاہا کہ اپنا تمام مال خیرات کرین عن عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب عن ابیہ عن
جدہ فی قصتہ قال قلت یا رسول اللہ ان من توبتی الی اللہ ان اخرج من مالی کلہ الی اللہ والی
رسولہ صدقۃ قال لا قلت فنصفہ قال لا قلت فثلثہ قال نعم قلت فانی سامسک سہمی من
خیبر ترجمہ کعب سے روایت ہے عرض کیا یا رسول اللہ میری توبہ یعنے تمام کمال توبہ یہ ہے کہ اللہ جل جلالہ کے لیے
مین اپنے ساری مال سے نکل جاؤن یعنے دست بردار ہو کر سب مال اپنا اللہ اور اوس کے رسول کی لیے خیرات کرون تو آپنے فرمایا

کہ نہین تو پھر مینے عرض کیا کیا آدھا مال آپنے فرمایا نہین تیسری بار پھر مین نے عرض کیا تہائی مال یعنے خیرات کر دیجیے
آپنے فرمایا ہان یعنے تیسرے حصہ کے خیرات کرنے سے حضرت نے خدا مندی ظاہر فرمائی تو مین نے عرض کیا کہ خیبر مین
جو میرا حصہ ہے اوسی کو مین کہ دیتا ہون ف شاید وہ ثلث مال کے مقدار ہوگا دوسری روایت مین ہے کہ انہون
نے کہا میری توبہ جب پوری ہوگی کہ جب مین اپنی قوم کے گھر چھوڑ دونگا جسمین مینے گناہ کیا ہے اور کل مال کو نکالدونگا

باب فی قضاء النذر عن المیت مردے کی نذر پورا کرنے کا بیان عن عبد اللہ بن عباس ان سعد
بن عبادۃ استفتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان امی ماتت وعلیہا نذر لم تقضہ فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقضہ عنہا ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے سعد بن عبادہ نے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ میری ماں مرگئی اور اوسپر ایک نذر واجب تہی اوس نے اوانہین کی آپنے فرمایا اوسکی طرف سے تو ادا
کردے عن ابن عباس ان امرأۃ رکبت البحر فنذرت ان اللہ نجاہا ان تصوم شہرا فنجاہا اللہ فلم تصم حتی
ماتت فجاءت بنتہا او اختہا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فامرہا ان تصوم عنہا ترجمہ ابن عباس سے
روایت ہے کہ ایکعورت سمندر مین سوار ہوئی اوس نے نذر کی کہ اگر اللہ مجھکو اوس سے نجات دیگا تو مین ایک مہینہ بھر روزے رکھونگی پھر اللہ
اوسکو نجات دی لیکن اوس نے روزے نہ رکھے یہانتک کہ مرگئی بعد اوس کے اوسکی بیٹی یا بہن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
آئی اور آپسے بیان کیا آپنے فرمایا تو اوسکی طرف سے روزے رکھ لے ف معلوم ہوا کہ میت کیطرف سے روزہ رکھ سکتا ہے
عن بریدۃ ان امرأۃ اتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت کنت تصدقت علی امی
بولیدۃ وانہا ماتت وترکت تلک الولیدۃ قال قد وجب اجرک ورجعت الیک فی المیراث
قالت وانہ لفاتت وعلیہا صوم شہر فنذکر نحو حدیث عمرو ترجمہ بریدہ سے روایت ہے ایکعورت آئی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور بولی مین نے اپنی ان کو ایک لونڈی صدقہ دی تہی پہر وہ مرگئی اور لونڈی کو چھوڑ گئی
آپنے فرمایا تجھکو ثواب واجب ہوگیا اور لونڈی لوٹ آئی تیری پاس میراث کے روپے پہر اوس عورت نے کہا میری ماں پر ایک
مہینے کے روزے تہے (اور اوس نے نہ رکہے یہانتک کہ مرگئی) پہر بیان کیا مثل پہلے حدیث کے (یعنی آپنے حکم کیا کہ تو
اپنی ماں کیطرف سے روزے رکھ لے جیسا اوپر کی حدیث مین گذرا) باب من نذر نذرا لا یطیقہ جو شخص ایسی
بات کی نذر کرے جو پوری نہ ہوسکے عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من نذر ان یطیع اللہ
فلیطعہ ومن نذر ان یعصیہ فلا یعصہ ومن نذر نذرا لا یطیقہ فکفارتہ کفارۃ یمین ومن نذر نذرا لا
یطیقہ فکفارتہ کفارۃ یمین ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص خیر کی
نذر مانے۔ یعنے یون کہے کہ خدا کے لیے مجھپر فلانہ ہے اور اوسمین روزہ یا صدقہ وغیرہ کا کچھ نام مقرر نہ کرے تو جو قسم کا کفارہ
ہے وہی اوسکا کفارہ ہے اور جو شخص نذر مانے گناہ کی تو اوسکا بہی کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے اور جو شخص ایسی نذر

جسکے ادا کرنے کی طاقت نہ رکھی تو کفارہ اوسکا قسم ہے کا کفارہ ہی ف ایک نسخہ مین اتنا زیادہ ہے ومن نذر نذرا لا طاقة فلیف به یعنے جو شخص ایسے نذر کری جسکے پورا کرنے کی طاقت ہو تو اوسکو پورا کرے ابوداؤد نے کہا وکیع وغیرہ نے اسکو موقوف کیا ابن عباس پر عن عقبة بن عامر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کفارة النذر کفارة الیمین ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نذر کا کفارہ وہی ہی جو قسم کا کفارہ ہے ف یعنے دس مسکینونکو کہانا کہلانا یا اون کو کپڑے پہنانا یا ایک بردہ آزاد کرنا اگر یہ نہ ہوسکین تو تین روزے رکھنا عن عمر رضی الله عنه انه قال یا رسول الله انی نذرت فی الجاهلیة ان اعتکف فی المسجد الحرام لیلة فقال له النبی صلی الله علیه وسلم اوف بنذرك ترجمہ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ اونہون نے عرض کیا یارسول اللہ مین نے جاہلیت مین نذر مانی ہی کہ مسجد حرام مین رات بھر اعتکاف کرون تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونسے فرمایا تم اپنی نذر پوری کرو ف اگرچہ یہ نذر جاہلیت کی زمانی کی ہمرپر چہا کام شیطان ہی

آخر کتاب الایمان والنذور

تمام ہوئی کتاب قسمون اور نذرون کے اور بڑا اختلاف ہی اور تقدیم وتاخیر بہت ہی اس کتاب مین درمیان نسخہ مطبوعہ دہلی اور مطبوعہ مصر کے لیکن اس کتاب کے ترجمہ مین زیادہ تر مصر کے نسخہ کی پیروی کی گئے ۔ +

بسم الله الرحمن الرحیم

کتاب البیوع شروع ہوئی کتاب خرید وفروخت کی یعنے بیچنے اور مول لینے کی باب فی

التجارة یخالطها الحلف واللغو سوداگری مین جھوٹ سچ بہت ہوتا ہی عن قیس بن ابی غرزة قال کنا فی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم نسمی السماسرة فمر بنا رسول الله صلی الله علیه وسلم فسمانا باسم هو احسن منه فقال یا معشر التجار ان البیع یحضره اللغو والحلف فشوبوه بالصدقة ترجمہ قیس ابن ابی غرزہ سے روایت ہی کہتے ہین ہمارا یعنی گروہ تجار کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین سماسرہ نام تہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہمارا نام پہلے نام سے بہتر رکہا اور آپ نے فرمایا اے معشر تجار یعنے سوداگرون کے گروہ مقرر بیع مین لغو اور قسم ہوتی ہین تو بیع کو صدقہ کے ساتھ ملاؤ ف یعنے بیع وشرا کے مقدمات مین اکثر لغو اور بے فائدہ قسم وغیرہ کا اتفاق پڑتا ہے تو اوس کے کفارہ کے لیے کچھ صدقہ ہی دیا کرو عن قیس بن ابی غرزة بمعناه قال یحضره الحلف والکذب وقال عبد الله الزهری اللغو والکذب ترجمہ قیس بن ابی غرزہ سے ایسا ہی روی ہی اسمین یہ ہے کہ بیع مین حلف کہانیکا اور جھوٹ بولنے کا اتفاق ہوجاتا ہے یا یہ ہے کہ لغو اور جھوٹ بولنے کا اتفاق ہوتا ہے تو صدقہ دیا کرو باب فی استخراج المعادن معدن نکالنے کا بیان عن ابن عباس ان رجلا لزم غریما له بعشرة دنانیر فقال والله لا افارقك حتی تقضینی او تاتینی بحمیل

فتحمل بها النبي صلى الله عليه وسلم فاتاه بقدرها وعده فقال له النبي صلى الله عليه وسلم من اين اصبت
هذا الذهب قال من معدن قال لا حاجة لنا فيها ليس فيها خير فقضاها عنه رسول الله صلى الله
عليه وسلم ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی ایک شخص نے اپنے قرضدار کو پکڑا جیسے وہ دنیار آتے تھے قرضخواہ
نے کہا قسم خدا کی میں تجھے کبھی نہ چھوڑونگا جبتک میرے دنیار ادا نہ کری یا ضمانت نہ دی راوی نے کہا یہ سنکر رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے قرضدار کی ضمانت کرلی پھر وہ اپنے وعدے پر سونا لیکر آیا رسول اللہ صلعم نے فرمایا یہ سونا
تو نے کہانسے پایا اوس نے کہا میں کان میں سے نکالا آپنے فرمایا ہم کو اسکی حاجت نہیں ہی نہ اوس میں بھلائی ہے
پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکیطرف سے قرضہ ادا کردیا **ف** شاید وہ کان کان نہ ہوگی کانز یعنے دفینہ ہوگا
جو کسی کے ملک میں ہوگا ورنہ کان نکالنا اور اوس سے فائدہ اوٹھانا درست ہی جیسا اوپر گذر چکا **باب** فی اجتناب
الشبہات شبہات سے بچنا بہتر ہے **عن** نعمان بن بشیر یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول ان الحلال بین وان الحرام بین وبینهما امور مشتبهات احيانا يقول مشتبهة او
يقول ان الحلال بين وان الحرام بين وبينهما امور مشتبهات احيانا يقول مشتبهة او
ساضرب لكم في ذلك مثلا ان الله حمى حمى وان حمى الله ما حرم وانه من يرع حول الحمى يوشك
ان يخالطه وانه من يخالط الريبة يوشك ان يجسر ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہی رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا ہی کہ آپ فرماتے تھے مقرر حلال بہے کہلاہی اور حرام بھی کھلا ہی اور مشتبہ ان دونوں امروں کے
درمیان میں ہے (جسکی حلت اور حرمت میں شک ہے) تو میں تم سے اسکی ایک مثال بیان کرتا ہوں اللہ جل جلالہ نے ایک
حد باندھی ہے اور وہ حد محارم ہیں (یعنے جن امروں کو اللہ تعالی نے حرام کیا) اور بیشک جو شخص اپنے جانوروں کو حد کے
گرد چرا دیگا تو قریب ہے کہ حد کے اندر چلا جاوے اسی طرح جو شخص شبہ کام کرے تو خوف ہے جرات بڑھ جاویگا (یعنی
جب شبہ کی وقعت اوسکے دل سے کم ہوجاوے تو حرام کرنے میں کیا دیر ہے) **عن** نعمان بن بشیر قال سمعت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول بهذا الحدیث قال وبینهما مشتبهات لا یعلمها کثیر من الناس
فمن اتقی الشبهات استبرأ لعرضه ودینه ومن وقع فی الشبهات وقع فی الحرام ترجمہ نعمان بن بشیر
سے روایت ہی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی آپ فرماتے تھے حلال کہلاہی اور حرام کھلا ہی (یعنی سب کو
معلوم ہے) لیکن حلال اور حرام کے درمیان دو طرفا ملتی ہوئیں شبہ کی چیزیں ہیں اوسکو بہت لوگ نہیں جانتے سو جو
شبہے سے بچا وہ اپنے دین اور آبرو کو سلامت لیگیا اور جو شبہوں میں پڑا وہ آخر حرام میں بھی پڑا **ف** یہ حدیث بڑے
کام کی ہی اسمیں شریعت اور طریقت سب کچھ جو ہی اسکو خوب یاد رکھنا چاہیے کہ دنیا کی سب چیزیں تین طرح کی ہیں حلال
اور حرام۔ اور شبہ۔ جو چیزیں حلال ہیں وہ قرآن اور حدیث میں صاف کہدی ہیں سب مسلمانوں میں مشہور ہیں
جیسے گیہوں سودا گری مزدوری گائی بکری اونٹ دودھ شہد میوہ۔ اور جو حرام ہیں وہ بھی مشہور ہیں جیسے ناحق قتل شراب

سود جوا حرام کاری چوری وغیرہ بھی اسی طرح اور چیزین اونکو سب حرام جانتے ہین جاہل تک بھی اور مشتبہ
وہ ہے جو کچھ حلال سے بھی میل رکھتی ہو اور حرام سے بھی جیسے کوئی چیز کو تو اپنے گھر مین پاوے لیکن تجھکو یہہ معلوم نہین
کہ وہ چیز تیری ہی یا کسی اور کی اوسکو بہت لوگ نہین جانتے سو اوسکا حضرت نے قاعدہ بتلایا کہ جس چیز مین
شبہہ پڑے کہ یہہ حلال ہے یا حرام ہے یا جاملونگا اوس مین اختلاف ہو کوئی حلال بتلاتا ہو اور کوئی حرام تو اوسکو چھوڑ دے
ہرگز نہ کرے اسی مین دین کا بچاؤ ہے اسواسطے کہ شاید وہ حرام ہو اور نہین تو جب شبہہ والی چیزون مین آدمی پڑا
نہ ہوتے ہوتے حرام چیزون مین ہی گرفتار ہو جاتا ہے تقوی اور پرہیزگاری اسی کا نام ہے جو آدمی شبہون کی چیزون سے
بچے **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیاتین علی الناس زمان لا یبقی احد الا اکل
الربا فان لم یاکله اصابه من بخارہ قال ابن عیسی اصابه من غبارہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگون پر ایک زمانہ ایسا آویگا جو بغیر سود کھائی کے کوئی باقی نہ رہیگا اور جو سود نہ کھاویگا
تو اوسکا بخار یعنی سود کا اثر ہی اوسکو پہونچیگا یعنے اگر براہ مین مبتلا نہ ہوگا تو شبہہ براہ مین مبتلا ہوگا **عن** رجل
من الانصار قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جنازۃ فرایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم وھو علی القبر یوصی الحافر اوسع من قبل رجلیه اوسع من قبل راسه فلما رجع استقبله داعی
امراۃ فجاء بالطعام فوضع یدہ ثم وضع القوم فاکلوا فنظر اباؤنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یلوک لقمة فی فمه ثم قال اجد لحم شاۃ اخذت بغیر اذن اھلھا فارسلت المراۃ
یا رسول اللہ انی ارسلت الی البقیع یشتری لی شاۃ فلم اجد فارسلت الی جار لی قد اشتری شاۃ
ان ارسل بھا الی بثمنھا فلم یوجد فارسلت الی امراتہ فارسلت الی بھا فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اطعموہ الاسارٰی ترجمہ ایک شخص انصاری سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
سلم کے ساتھ نکلے ایک جنازہ مین تو مین نے دیکھا آپ قبر پر کھڑے ہوئے قبر کھودنے والے کو تعلیم کر رہے ہین پائنتی
کیطرف ذرا اور کھول کر یعنی کشادہ کر جب آپ لوٹے فراغت پاکر تو کسی عورت کیطرف سے کوئی بلانیوالا
آیا آپ وہان تشریف لیگئے کھانا سامنے آیا آپنے ہاتھ ڈالا پھر اور لوگون نے ہاتھ ڈالا اور کھانا شروع کیا - ہمارے بزرگون
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپکے بھی کوچہ چبا رہی ہین لیکن اوتارتے نہین یعنی حلق کے نیچے نہین اوس کے
آپنے فرمایا مجھی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہہ گوشت اوس بکری کا ہے جو لی گئی ہے بغیر اجازت اپنے مالک کے یعنے یہہ مشتبہ گوشت
ہے مغصوبہ بکری کا اسی واسطے اوسکا کھانا آپ پر گران گزرا اور گلے سے نیچے نہ اوترسکا اللہ نے اپنے نبی کو مشتبہ مال کے کھانے سے
بچالیا اور آگاہ کر دیا پھر اوس عورت نے کہلا بھیجا یا رسول اللہ مین نے بقیع مین اپنا آدمی ایک بکری خریدنے کے لیے
بھیجا تو بکری نہ ملی پھر مین نے اپنے ہمسایے کے پاس کہلا بھیجا جو تم نے بکری خریدی ہے وہ اوسی قیمت پر مجھکو دیدو اتفاق

سو وہ ہمسایہ بھی اپنے گھر مین نہ تھا مین نے اوسکی عورت سے کہلا بھیجا اوس نے بکری میرے پاس بھیجدی رسول اللہ صلی اللہ
نے فرمایا یہ گوشت قیدیون کو کھلادے ف جو بیچارے مجبور ہین کسب سے عاجز ہین قیدیون سے یا تو حقیقت ہی لیگئی
مراد ہین جو قید مین یا فقرا اور مساکین وہ بھی مثل قیدیون کے قوت کے ذریعے حاصل کرنے سے عاجز ہین اس سے معلوم ہوا
کہ مشتبہ مال کا خیرات کردینا درست ہے باب فی اکل الربا وموکلہ سود کھانیوالے اور سود کھلانیوالے کا بیان
عن عبداللہ بن مسعود قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکل الربا وموکلہ وشاھدیہ و
کاتبہ ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی سود کھانے والے پر اور سود
کھلانے والے پر اور اوسکے گواہ پر اور اوسکے لکھنے والے پر باب فی وضع الربا سود کا معاف کردینا عن
عمرو قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع یقول الا ان کل ربا من ربا الجاھلیۃ
موضوع لکم رؤس اموالکم لا تظلمون ولا تظلمون الا وان کل دم من دم الجاھلیۃ موضوع
واول دم اضع منھا دم الحارث بن عبدالمطلب کان مسترضعا فی بنی لیث فقتلہ ھذیل
ترجمہ عمرو بن الاحوص سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے حجۃ الوداع مین آگاہ ہو
جتنے سود تھے زمانہ جاہلیت کے وہ سب نعو ہوگئی (یعنے ساقط اور معاف ہوگئی) تم اپنی اصل مال وصول کرو نہ ظلم کرو
ظلم کیے جاؤ (یعنے نہ تم کسی سے سود لو نہ تم سے کوئی سود لیوے) اور جتنی خون تھی جاہلیت کے زمانے مین وہ سب معاف ہوگئے
اور سب سے پہلے اون خونون مین سے مین حارث بن عبدالمطلب کا خون معاف کرتا ہون جو دودھ پیتی تھی بنی لیث
مین پھر اونکو ہذیل کے لوگون نے مار ڈالا ف تو مین اب ہذیل کے لوگون سے اپنے چچا حارث کے خون کا بدلہ نہ لون گا
باب فی کراھیۃ الیمین فی البیع خرید فروخت مین قسم کھانیکی ممانعت (یعنے جھوٹی قسم کھانے کے
عن ابی ھریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الحلف منفقۃ للسلعۃ ممحقۃ
للبرکۃ قال ابن السرح للکسب وقال عن سعید بن المسیب عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا ہے آپ فرماتے تھے قسم اسباب کے رواج کے
لیے سبب ہے اور برکت کو مٹنی کا بھی سبب ہے ف یعنے قسم کھانے سے گو مال زیادہ بکتا ہے لوگ دھوکا کھاتے ہین لیکن برکت
جاتی رہتی ہے باب فی الرجحان فی الوزن بالاجر تول مین جھکتا ہوا دینا اور مزدوری پر کرایہ تولنا
عن سوید بن قیس قال جلبت انا ومخرفۃ العبدی بزا من ھجر فاتینا بہ مکۃ فجاءنا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمشی فساومنا بسراویل فبعناہ وثم رجل یزن بالاجر فقال لہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم زن وارجح ترجمہ سوید بن قیس سے روایت ہے کہ مین اور مخرفہ عبدی ہجر (قریب مدینہ کے ایک
مکان کا نام ہے) سے کپڑا لائے بیچنے کے لیے پھر اوسکو ہم مکہ مین لائے اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس

پیادہ پا تشریف لائے اور آپ نے ہم سے ایک پاجامہ چکایا تو ہم نے اوسکو آپکے ہاتھہ بیچا اور اوسجگہہ ایک شخص مزدوری پر
تول رہا تہا۔ یعنے تول نے کی مزدوری لیتا تہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا تو تول دیا کر لیکن جھکتا ہوا
تولا کر ف یعنے اگر ماشہ یا تولہ بھر جھکتا تولے تو کچہ قباحت نہین مالک بھی راضی ہوگا اور تولنے والا بھی گنہگار نہ
ہوگا برابر تولنے مین کمی کا خوف ہے جو بڑا گناہ ہے عن ابی صفوان بن عمیرۃ قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم بمکۃ قبل ان یھاجر بھذا الحدیث ولم یذکر یزن باجر ترجمہ شعبہ نے اس حدیث کو روایت
کیا ابو صفوان سے لیکن اوس مین مزدوری پر تولنے کا ذکر نہین ہے ابو داؤد نے کہا پہلی روایت سفیان کی ہے اور قیس نے
بھی سفیان کے موافق روایت کیا اور سفیان کی روایت زیادہ معتبر ہے اور روایتون سے عن ابن ابی نعمۃ سمعت
ابی یقول قال رجل لشعبۃ خالفک سفیان قال دعنی وبلغنی عن یحیی بن معین
قال کل من خالف سفیان فالقول قول سفیان ترجمہ ابو نعمہ سے روایت ہے ایک شخص نے شعبہ سے
کہا سفیان نے تمہاری خلاف روایت کیا انہون نے کہا تو نے میرا دماغ کہا لیا ابو داؤد نے کہا مجھ سے یحیی بن معین
سے پہونچا وہ کہتے تہے جو شخص خلاف کرے سفیان کا تو قول سفیان کا قول ہوگا یعنے مخالف کا قول معتبر نہوگا اور مجھ
سے احمد بن حنبل نے کہا انہون نے وکیع سے سنا کہ شعبہ کہتے تہے سفیان مجھ سے زیادہ یاد رکہنے والے ہین باب
قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم المکیال مکیال المدینۃ باب مین مدینہ والونکا اعتبار ہے اور تول مین مکہ والونکا
عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الوزن وزن اھل مکۃ والمکیال مکیال
المدینۃ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تول مین مکہ والون کی تول ہے اور ماپ مین
مدینہ والون کی ماپ ہے ف خطابی نے کہا کہ مراد سونے اور چاندی کا وزن ہے یعنے زکوۃ مین دراہم کے ٹکے کی وزن
کا اعتبار ہے کہ ہر دس درم سات مثقال کے ہون کیونکہ اوس زمانے مین دراہم مختلف وزن کے رائج تہے اور ماپ سے مراد
صاع ہے یعنے کفارات مین اور صدقہ فطر مین مدینہ والون کا صاع معتبر ہے بعضون نے کہا اہل مدینہ کاشتکار
لوگ تہے تو ماپ مین اونکا اعتبار کیا گیا اور اہل مکہ اصحاب تجارت تہے تو وزن مین اونکا اعتبار کیا گیا باب
فی التشدید فی الدین قرضے کی سختی کا بیان اور اوسکی ادا کرنیکی تاکید عن سمرۃ قال خطبنا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ھاھنا احد من بنی فلان فلم یجبہ احد ثم قال ھاھنا
احد من بنی فلان فلم یجبہ احد ثم قال ھاھنا احد من بنی فلان فقام رجل فقال نا یا رسول
اللہ فقال صلی اللہ علیہ وسلم ما منعک ان تجیبنی فی المرتین الاولین اما انی لم اعنکم بکم
الا خیرا ان صاحبکم مأسور بدینہ فلقد رایتہ ادی عنہ حتی ما احد یطلبہ بشیء ترجمہ سمرہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ سنایا ہم کو تو فرمایا یہان وہ شخص ہے فلانے قوم والا (یعنے کسی

کسی شخص کا نام لیکر اوسکو پوچھا تو کسی نے آپکو جواب نہ دیا پھر فرمایا یہان وہ شخص ہے فلان قوم والا جب ایک شخص کھڑا ہوا
اور عرض کیا یارسول اللہ مین حاضر ہون آپنے فرمایا تو نے پہلے دوبار مین کیون مجھکو جواب نہ دیا مین تو تمہاری بابت بہتری کرنا
چاہتا ہون فلان شخص تیسرے قوم مین ہے اپنی قرضے کے بدلے مین قید ہے (یعنے جنت مین جانہین سکتا بوجہ قرض نہ ادا کرنے کے
روکا گیا ہے) دیدو شخص تھا جسکے اعمال نیک تھے مگر قرضدار مرا تھا اور اوس کے ادا کرنے کے لیے مال نہین چھوڑ گیا تھا) سمرہ نے کہا
پھر اوس شخص نے (جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مخاطب ہوتے تھے) ادا کیا قرضہ اوس شخص کا (جو قرضدار مرا تھا) یہان
تک کہ کوئی اپنا قرض مانگنے والا اوس سے نہ رہا) **عن** ابی بردۃ بن ابی موسی الاشعری یقول عن ابیہ عن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ان اعظم الذنوب عند اللہ ان یلقاہ بہا عبد بعد الکبائر
التی نہی اللہ عنہا ان یموت رجل وعلیہ دین لا یدع لہ قضاء ترجمہ ابا بردہ بن ابی موسے اشعری اپنے
باپ سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مقرر سب سے بڑا گناہ اللہ جل جلالہ کے پاس گناہ کبیرہ کے
بعد یہ ہے کہ بندہ اللہ تعالی سے ملے اوس گناہ کے ساتھ جس سے اوس نے منع فرمایا ہے اپنے بندیکو یعنے قرض دار ہو کر مر جاوے اور اوس
کے ادا کے لیے کوئی چیز نہ چھوڑے۔ یعنے جس سے اوس کے مرنے کی بعد اوسکا قرض ادا کیا جاوے **ف** اس حدیث سے
بی ضرورت قرض لینے کی قباحت نکلی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ زندگی مین قرض ادا کر دینا بہتر ہے ورنہ بقدر قرض مال چھوڑ جانا
ضرور ہے **عن** جابر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصلی علی رجل مات وعلیہ دین فاتی
بمیت فقال علیہ دین قالوا ثلثہ دینار ان قال صلوا علی صاحبکم فقال ابو قتادۃ الانصاری
ہما علی یا رسول اللہ قال فصلی علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما فتح اللہ علی رسولہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال انا اولی بکل مؤمن من نفسہ فمن ترک دینا فعلی قضاؤہ ومن ترک مالا فلورثتہ
ترجمہ جابر سے روایت ہے جو قرض دار شخص مر جاتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی جنازہ کے نماز نہ پڑھتے۔
یعنے دوسرون سے کہتے کہ تم پڑھ لو پھر آپ پاس ایک جنازہ آیا تو آپنے صحابہ سے پوچھا کیا اسپر کچھ قرض ہے لوگون نے عرض کیا
کہان دو دینار ہین آپنے فرمایا تم اپنے یار پر نماز پڑھ لو پھر ابو قتادہ انصاری نے عرض کیا یارسول اللہ وہ دینار مین
یعنے اوسکو مین ادا کرونگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس جنازہ پر نماز پڑھی پھر جب اللہ نے اپنے رسول پر فتح کو کھول
دیا یعنے فتوحات اور غنا حاصل ہوئی تو آپنے فرمایا مین اولی ہون مومنون کے ساتھ اون کی جانون سے تو جو کوئی قرضدار مر جاوے
تو اوسکا قرض ادا کرنا میرے ذمہ پر ہے اور جو کوئی مالدار مر جاوے تو اوسکے مال کو اوس کے وارث لیں گے (سبحان اللہ کیا عنایت
ہے) **عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ قال اشتری من غیر بیعا ولیس عندہ ثمنہ
فاربح فیہ فباعہ فتصدق بالربح علی اہل بیت مطلب وقال ان اشتری بعدہا شیئا الا وعندہ
ثمنہ ترجمہ ابن عباس سے ایسا ہی مروی ہے اتنا زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چیز خریدی مگر آپکے پاس

ف اس حدیث سے بی ضرورت قرض لینے کی قباحت نکلی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ زندگی مین قرض ادا کر دینا بہتر ہے ورنہ بقدر قرض مال چھوڑ جانا ضرور ہے

دام نہ تھے بعد اوسکو آپنے نفع سے اوسکو بیچا اور جو نفع ہوا وہ بنی عبدالمطلب کے یتیمون اور محتاجون کو دیدیا اور فرمایا اب
مین کوئی چیز نہ خریدونگا جبتک اوسکو دام سیر پاس نہ ہون (کیونکہ آپنے قرضے کو بڑا جانا اور اوس کے نفع کو بھی اچھا سمجھا)

باب فی المطل قرضہ ادا کرنے مین دیر کرنا **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
قال مطل الغنی ظلم واذا اتبع احدکم علی ملی فلیتبع ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا مالدار شخص کا دیر کرنا قرض ادا کرنے مین ظلم ہی **ف** یعنے جس شخص کو قرض ادا کرنے کی طاقت ہو اور
وہ ادا کرنے مین دیر کرے تو یہ ظلم ہی یعنے گناہ کبیرہ ہی **ف** اور جب تم مین سے کوئی حوالہ کیا جاوے مالدار شخص پر
تو چاہیے کہ حوالہ قبول کرے **ف** حوالہ کہتے ہین قرض کے اوتار دینے کو ایک ذمہ پر سے دوسرے ذمہ پر مثلاً زید مدیون
تہا عمرو کا تو زید نے عمرو کا مقابلہ کروادیا اوس دین کے وصول کے لیے بکر پر **عن** ابی رافع قال استسلف رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بکرا فجاءتہ ابل من الصدقۃ فامر نی ان اقضی الرجل بکرہ فقلت لم اجد فی
الابل الا جملا خیارا رباعیا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعطہ ایاہ فان خیار الناس احسنھم
قضاء ترجمہ ابورافع سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چھوٹا اونٹ قرض لیا جب صدقہ کی اونٹ آپ
پاس آئے تو آپنے مجھکو حکم کیا ویسا ہی اونٹ ادا کرنے کو مین نے عرض کیا یارسول اللہ صدقہ کے اونٹون مین سب اونٹ
اچھے بڑے بڑے ہین چھ چھ برس کے آپنے فرمایا اوسی مین سے دیدے اچھی وہ لوگ ہین جو قرض اچھی طور سے ادا کردین
عن جابر بن عبداللہ قال کان لی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم دین فقضانی وزادنی ترجمہ جابر
بن عبداللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر میرا قرض تہا تو آپنے مجھکو زیادہ دیکر ادا کیا۔ یعنے میری قرض
سے زیادہ مجکو آپنے دیا اگر قرضدار اپنی خوشی سے بغیر شرط کے زیادہ دیوے تو لینے مین کچھ قباحت نہین ہی **باب**
فی الصرف بیع صرف کا بیان **عن** عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذھب
بالورق ربا الا ھاء وھاء والبر بالبر ربا الا ھاء وھاء والتمر بالتمر ربا الا ھاء وھاء والشعیر بالشعیر ربا الا
ھاء وھاء ترجمہ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونیکا بیچنا چاندی کے بدلے مین
ربا ہی مگر جب نقد نقد ہو اور گیہون بدلے گیہون کے بیچنا ربا ہے مگر نقد نقد اور کہجور بیچنا کہجور کے بدلے ربا ہی مگر نقد نقد اور جو بدلے
جو کے بیچنا ربا ہی مگر نقد نقد **عن** عبادۃ بن الصامت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الذھب با
لذھب تبرھا وعینھا والفضۃ بالفضۃ تبرھا وعینھا والبر بالبر مدی بمدی والشعیر
بالشعیر مدی بمدی والتمر بالتمر مدی بمدی والملح بالملح مدی بمدی فمن زاد او ازداد فقد
ارابی ولا بأس ببیع الذھب بالفضۃ والفضۃ اکثرھما یدا بید واما نسیئۃ فلا ولا بأس
ببیع البر بالشعیر والشعیر اکثرھما یدا بید واما نسیئۃ فلا ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہی رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونا سونے کے بدلے مین برابر بیچو ڈلا ہو یا سکہ دار اسی طرح چاندی کو چاندی کے بدلے
مین برابر بیچو ڈلا ہو یا سکہ دار (کمی زیادتی درست نہین اگرچہ ایک طرف عمدہ ہو دوسری طرف خراب) اور گیہون کے
گیہون کے بدلے مین برابر بیچو ایک مدی ایک مدی کے بدلے مین (مدی ایک پیمانہ ہی شام اور مصر مین جو پندرہ مکوک کا ہوتا ہی
اور ہر مکوک ڈیڑھ صاع کا) اسی طرح کھجور کھجور کے بدلے مین برابر بیچو ایک مدی کے بدلے مین ایک مدی اور نمک نمک کے عوض
مین برابر بیچو جو شخص زیادہ دیگا یا زیادہ لیگا اوس نے سود دیا یا لیا اور سونے کو چاندی کے بدلے مین بیچنا کمی بیشی کے ساتھ
برا نہین جب نقد نقد ہو لیکن ادھار تو درست نہین اور گیہون کو جو کے بدلے مین کمی بیشی کے ساتھ بیچنا برا نہین جب
نقد نقد ہو لیکن ادھار تو درست نہین حاصل یہ ہی کہ جب اختلاف جنس ہو تو کمی بیشی درست ہی مگر نقد نقد ہونا شرط
ہی **عن** عبادۃ بن الصامت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھذا الخبر یزید وینقص وزاد قال فاذا
اختلف ھذہ الاصناف فبیعوا کیف شئتم اذا کان یدا بید **ترجمہ** عبادہ بن صامت سے ایسا ہی مروی ہی کہ بیچ
کمی بیشی سے اتنا اسحدیث مین زیادہ ہے کہ جب اقسام مختلف ہون (جیسے سونا چاندی کے بدلے مین یا گیہون جو کے بدلے
مین) تو جسطرح چاہو بیچو (یعنے ایک طرف زیادہ ہو دوسری طرف کم) مگر یہ ضرور ہی کہ معاملہ نقد نقد ہو (اس ہاتھ ہی
اوس ہاتھ لے ادھار درست نہین اگرچہ تھوڑی مدت کا ہو) **باب** فی حلیۃ السیف تباع بالدراھم
تلوار کی کوٹھی یا قبضے کو جو چاندی کا ہو روپیون کے بدلے مین بیچنا کیسا ہی **عن** فضالۃ بن عبید قال اتی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم عام خیبر بقلادۃ فیھا ذھب وخرز قال ابو بکر وابن منیع فیھا خرز معلقۃ
بذھب ابتاعھا رجل بتسعۃ دنانیر او بسبعۃ دنانیر فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا حتی تمیز بینہ
وبینہ فقال انما اردت الحجارۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا حتی تمیز بینھما قال فردہ حتی
میز بینھما وقال ابن عیسی اردت الحجارۃ قال ابو داود وکان فی کتابہ الحجارۃ **ترجمہ** فضالہ بن عبید سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جس سال خیبر فتح ہوا ایک ہار آیا جس مین سونا بہتیرا اور نگ (یعنے مہرے
کسی پتھر کے) بھی تھے ابوبکر اور ابن منیع نے کہا اوس مین نگ تھے جو ڈلے ہوئے تھے سونے سے ایک شخص نے اوسکو نو دینار
یا سات دینار کے بدلے مین خریدا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہہ خرید درست نہین ہی جبتک کہ سونے کو
نگون سے علحدہ نہ کرے وہ شخص بولا یا رسول اللہ مین نے پتھر لینے کا قصد کیا تھا (یعنے جو دام مین نے دیے وہ پتھر کے بدلے
مین دیے یعنی میری نیت یہہ تھی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین یہہ خرید درست نہین جبتک کہ سونے کو علحدہ
نہ کرے نگون سے یہ سنکر اوس نے وہ ہار واپس کر دیا یہانتک کہ سونا علحدہ کیا گیا نگون سے (اسواسطے کہ جو دینار اوس نے دیے شاید
وہ برابر ہون یا کم ہون اوس سونے سے جو اوس ہار مین ہی اس صورت مین ربا ہو جاویگا) **عن** فضالۃ بن عبید قال
اشتریت یوم خیبر قلادۃ باثنی عشر دینارا فذکرت ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا تباع حتی

تفصیل ترجمہ فضالہ بن عبید سے روایت ہے خیبر کی لڑائی کے دن میں نے بارہ دینار کو ایک ہیکل خریدا وس میں سونا اور کچھ جواہر تھا یعنے جڑاؤ تھا میں نے اوسکے سونے کو جدا کیا تو بارہ دینار سے زیادہ پایا پھر اوسکا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کیا تو آپ نے فرمایا بغیر جدا کیے نہ بیچا جاویگا **عن** فضالة بن عبيد قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم خيبر نبايع اليهود الاوقية من الذهب بالدينار قال غير قتيبة بالدينارين والثلاثة ثم اتفقا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تبيعوا الذهب بالذهب الا وزنا بوزن ترجمہ فضالہ بن عبید سے روایت ہے خیبر کی لڑائی کے دن ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور یہود سے خرید و فروخت کرتے تھے ایک اوقیہ سونیکا ایک دینار کے بدلے میں (زیادہ یا تین دینار کے بدلے میں فروخت کرتے تھے (ایک اوقیہ چالیس درم کا ہوتا ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونیکو سونیسے مت بیچو جبتک وزن میں دونوں طرف برابر نہ ہوں حاصل یہ ہے کہ سونے کو سونے سے بیچو تو کمی زیادتی درست نہیں **باب** فی اقتضاء الذهب من الورق چاندی کے عوض میں سونا لینا **عن** ابن عمر قال كنت ابيع الابل بالبقيع فابيع بالدنانير واخذ الدراهم وابيع بالدراهم فاخذ الدنانير اخذ هذه من هذا واعطي هذا من هذه فاتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو في بيت حفصة فقلت يا رسول الله رويدك اسألك اني ابيع الابل بالبقيع فابيع بالدنانير واخذ الدراهم وابيع بالدراهم واخذ الدنانير اخذ هذه من هذه واعطي هذه من هذه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا بأس ان تأخذها بسعر يومها ما لم تفترقا وبينكما شيء ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ بقیع (ایک جگہ کا نام ہے) میں میں اونٹ بیچتا تھا تو دینار کے حساب سے بیچتا اور اون کے بدلے میں دراہم لیتا اور دراہم کے حساب سے بیچتا اور اون کے عوض میں دینار لیتا غرض دینار کے بدلے دراہم لیتا اور دراہم کے بدلے دینار لیتا پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا تو آپ بی بی حفصہ رضی اللہ عنہا کے مکان میں تشریف رکھتے تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ذرا تامل کیجیے میں یہ پوچھتا ہوں کہ میں جو بقیع میں اونٹ بیچتا ہوں تو دینار کے حساب سے بیچتا ہوں اور اون کے بدلے دراہم لیتا ہوں اور دراہم کے حساب سے بیچتا ہوں اور اون کے بدلے دینار لیتا ہوں تو اسکو اوسکے بدلے میں لوں اور اوسکو اسکے بدلے میں دوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس میں کچھ مضایقہ نہیں اگر اوس دن کے نرخ سے لے اور تم دونوں میں جبتک جدائی نہ ہو کوئی چیز تم دونوں میں موجود ہو یعنے تمہارا اوسپر کچھ آتا ہو یا اوسکا تمپر مطلب یہ ہے کہ جدا ہونیسے پیشتر معاملہ صاف اور طے ہو جاوے **عن** سمرة بن جندب باسناده ومعناه والاول اتم لم يذكر بسعر يومها ترجمہ سماک سے یہ حدیث اسی اسناد سے اسیطرح مروی ہے لیکن جو روایت اوپر گذری وہ زیادہ پوری ہے اسمیں اوسیدن کا نرخ مذکور نہیں **باب** فی الحیوان بالحیوان نسیئة ایک جانور کو دوسرے جانور کے بدلے میں ادھار بیچنا منع ہے **عن** سمرة ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن بيع الحيوان

بالحیوان نسیئۃ ترجمہ سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا جانور کے بدلے میں جانور ادھار
بیچنے سے یعنی جیتے جانور کو **باب** فی الرخصۃ اسکی جواز کا بیان **عن** عبداللہ بن عمر ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم امرہ ان یجھز جیشا فنفدت الابل فامرہ ان یاخذ فی قلائص الصدقۃ فکان
یاخذ البعیر بالبعیرین الی ابل الصدقۃ ترجمہ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اونکو لشکر کی تیاری کا حکم فرمایا تو اونٹ تمام ہوگئی تو آپ نے اونکو حکم فرمایا کہ صدقہ کے اونٹوں کے آنے کے شرط پر اونٹ
لیوین تو وہ صدقہ کے اونٹ آنے تک کی شرط پر دو اونٹ کے عوض میں ایک اونٹ لیتے **باب** فی ذلک اذا
کان یدا بید ایک جاندار کو دوسرے جاندار کے بدلے میں نقد بیچنا درست ہے **عن** جابر ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم اشتری عبدا بعبدین ترجمہ جابرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو غلاموں کے بدلے
ایک غلام مول لیا **باب** فی التمر بالتمر کھجور کو کھجور کے بدلے میں بیچنا **عن** زید ابی عیاش انہ سال سعدا
بن ابی وقاص عن البیضاء بالسلت فقال لہ سعد ایھما افضل قال البیضاء فنھاہ عن ذلک و
قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسئل عن شراء التمر بالرطب فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اینقص الرطب اذا یبس قالوا نعم فنھاہ عن ذلک ترجمہ زید ابی عیاش سے روایت ہے اوس نے سعد بن ابی
وقاص سے پوچھا گیہون کو سلت (ایک غلہ ہے مشابہ گیہوں کے جو تاثیر جو کی رکھتا ہے) کے بدلے میں برابر بیچنا کیسا ہے سعد نے
کہا کون بہتر ہوتا ہے ان دونوں میں زید نے کہا گیہوں انہوں نے منع کیا اس سے اور کہا میں نے سنا ہے صلعم سے
آپ پوچھے گئے تر کھجور کے بدلے سوکھی کھجور کے خریدنے سے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تر کھجور جب سوکھ جاتی
ہے تو کم ہو جاتی ہے صحابہ نے عرض کیا البتہ تو آپ نے اوس سے منع فرمایا **ف** جمہور علما کا یہی قول ہے مگر ابو حنیفہ رح کے نزدیک
برابر برابر بیچنا درست ہے **عن** سعد بن ابی وقاص یقول نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع
الرطب بالتمر نسیئۃ ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تر کھجور کو
سوکھی کھجور کے ساتھ ادھار بیچنے سے (اور اگر نقد ہو تو بھی منع ہے پہلی حدیث سے لیکن ابو حنیفہ کے نزدیک وہ محمول ہے اس
پر) **باب** المزابنۃ مزابنہ کا بیان (وہ یہ ہے کہ درخت پر لگے ہوئے میوے کا اندازہ کر کے اوسی قدر کٹے ہوئے میوے کے بدلے
میں بیچ ڈالے **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن بیع التمر بالتمر کیلا و عن بیع العنب بالزبیب
کیلا و عن بیع الزرع بالحنطۃ کیلا ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا
کھجور کو کھجور کے بدلے میں بیچنے سے اندازہ کر کے ایسطرح انگور کو (جو بیلوں پر ہو) سوکھے انگور کے بدلے میں بیچنے سے اندازہ کر
اور کھیت کے ناج کو درختوں پر ہوئے ہوئے غلے کے بدلے میں بیچنے سے اندازہ کر کے کیونکہ اسمیں احتمال مکمی بیشی کا **باب**
فی بیع العرایا عرایا کا بیان (اوسکی تفسیر آگے آتی ہے) **عن** زید بن ثابت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رخص فی

بیع العرایا بالتمر والرطب ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی عرایا کی بیع میں خشک یا تر کھجور کے بدلے میں **ف** عرایا جمع ہے عریہ کی عریہ اوسکو کہتے ہیں کہ باغ میں سے ایک درخت یا دو درخت کسی مسکین کو دیدیوے پھر اوسکی آنے جانے باغ میں تکلیف ہو تو مالک باغ اوس درخت کے پھلوں کا اندازہ کرکے پھر وہ درخت اوس سے خرید لیوے اور اوسکو بدلے میں تر یا سوکھا میوہ اوسکی حوالے کرے ہر چند یہ بھی مزابنہ ہے مگر آپ نے مزابنہ سے منع کیا اور عرایا کو جائز رکھا کیونکہ عرایا کے جائز رکھنے میں مسکینوں کا فائدہ تھا اگر آپ اس سے منع کر دیتے تو لوگ مسکینوں کو درخت دینا موقوف کر دیتے اس لیے کہ اونکا پھر خریدنا ممکن نہ ہوتا میوہ کی عوض میں **عن** سہل بن ابی حثمۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن بیع التمر بالتمر ورخص فی العرایا ان تباع بخرصھا اکلھا اھلھا رطبا ترجمہ سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا درخت کو بھلا خرما بیچنے سے سوکھا خرما لیکر اور عرایا میں آپ نے رخصت دی کہ اوسکو اندازہ کرکے بیچیں تر کے بدلے میں تاکہ لینے والا رطب کھاوے **ف** مثلاً ایک شخص کے پاس سوکھی کھجور ہے تر کھجور کھانے کو نہ تھے اوس نے کسی باغ والے سے ایک درخت کی کھجور اندازہ کرکے خرید لیں سوکھی کھجور کے بدلے میں **باب** فی مقدار العریۃ عرایا کی بیع کس مقدار تک درست ہے **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رخص فی بیع العرایا دون خمسۃ اوسق او فی خمسۃ اوسق شک داؤد بن الحصین ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی عریوں کے بیچنے میں بشرطیکہ پانچ وسق سے کم ہوں یا پانچ وسق کے اندر ہوں **ف** وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔ داؤد بن حصین راوی نے شک کیا ہے اسمیں اس سے زیادہ کی ضرورت اکثر کھانے کو لینے میں پڑتی **باب** تفسیر العرایا عرایا کا بیان یعنی اوسکے معنے **عن** عبد ربہ بن سعید الانصاری انہ قال العریۃ الرجل یعری الرجل النخلۃ او الرجل یستثنی من مالہ النخلۃ او الاثنتین یاکلھا فیبیعھا بتمر ترجمہ عبد ربہ بن سعید انصاری نے کہا عریہ یہ ہے ایک شخص کسی شخص کو کھجور کا درخت دیوے یا ساری باغ میں سے ایک یا دو درخت مستثنی کرلے کہا نیکے لیے پھر اوسکو خرید لے سوکھی کھجور کے عوض میں یا بیچ ڈالے اوسکی عوض میں **ف** مثلاً مالک باغ نے ساری باغ کا میوہ کسی شخص کے ہاتھ بیچا اور دو ایک درخت اپنے کھانے کے لیے نکال لیے اب مشتری کو مالک کا آنا باغ میں گھڑی گھڑی دشوار ہوا مالک نے اون درختوں کا میوہ اندازہ کرکے سوکھے میوہ کے بدلے میں مشتری کے ہاتھ بیچ ڈالا **عن** ابن اسحق قال العرایا ان یھب الرجل للرجل النخلات فیشق علیہ ان یقوم علیھا فیبیعھا بمثل خرصھا ترجمہ ابن اسحاق سے روایت ہے عرایا اسکو کہتے ہیں ایک شخص دوسرے شخص کو چند درختوں کا میوہ ہبہ کرے پھر مالک کو اوسکا آنا اور درختوں پر رہنا ناگوار گزرے تو وہ شخص مالک کے ہاتھ میوے کا اندازہ کرکے اون درختوں کا میوہ بیچ ڈالے سوکھے یا تر میوے کے بدلے میں **باب** فی بیع الثمار قبل ان یبدو صلاحھا میوہ کا بیچنا اوسکے پختگی ظاہر ہونے

کہ لوگ پھلون اور میوون کی خرید فروخت کیا کرتے تھے اوسکی پختگی اور بہتری معلوم ہونیسے پہلے جب میوہ کاٹنے لگتے اور وقت وصول کرنیکا آتا تو خریدار کہتا میوہ کو دُمان ہوگیا یا قشام یا مراض (یہ تینون آفتون کے نام ہین جو کھجور پر ہوا کرتی ہے اسی قسم کی آفتون پر حجت کرتے) اور خریدا رسول ہین تخفیف چاہتا یا بالکل نہ لینا چاہتا اور بائع اسپر راضی نہوتا) تب جھگڑے آنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس یہ بات کے تو آپ نے فرمایا مشورہ کے طور پر لوگون سے کہ میوہ کو نہ بیچا کرو جبتک اوسکی بہتری کا حال معلوم نہ ہو کیونکہ وہ لوگ بہت جھگڑتے تھے اور بڑا اختلاف کرتی تھی اسمین اس لیے آپنے تمام جھگڑون اور اختلافون کے موقوف کرنیکو یہ فرمایا کہ میوہ بکا ہی نہ کرے جبتک اوسکی پختگی اور بہتری کا حال معلوم نہ ہو جب حال معلوم ہوجاویگا تو پھر کوئی جھگڑا نہ ہوگا) **عن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن بیع الثمر حتی یبدو صلاحہ ولا یباع الا بالدینار او الدرھم الا العرایا ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا میوہ کے بیچنے سے جبتک کہ اوسکا پکنا ظاہر نہ ہووے اور فرمایا نہ بیچا جاوے میوہ مگر روپیہ یا اشرفی کے بدلے مین مگر عرایا کہ اوسکا بیچنا میوے کے بدلے مین درست ہے **باب** فی بیع السنین کئی برس کو درخت کا میوہ بیچنا درست نہین ہے کیونکہ وہ بالفعل معدوم ہے **عن** جابر بن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن بیع السنین ووضع الجوائح ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا درختون کا میوہ بیچنے سے کئی سال تک (جیسے دو یا تین سال تک کا میوہ بیچڈالے) اور مجرا دیا آفت اور نقصان کو (یعنے خریدار کو یہ نقصان مجرا دیا) **عن** جابر بن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن المعلوتہ وقال الحدھا بیع السنین ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ منع کیا رسول اللہ صلعم نے بعاقلہ سے یعنے کئی سال تک درخت کا میوہ بیچنے کو اس لیے کہ یہ بیع معدوم کی معلوم نہین کہ ان برسون مین میوہ آوے یا نہ آوے اور آوے تو بیچے یا نہ بیچے تباہ ہوجاوے تو دھوکا ہوا) **عن** ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن بیع الغرر زاد عثمان والحصاۃ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا دھوکے کی بیع سے اور بیع حصاۃ سے یعنے بائع مشتری سے یا مشتری بائع سے یہ کہے کہ جب مین تیری طرف کنکر پھینکدون تو بیع لازم ہوجاویگی یا یکبرون کے گلے مین جس بکری پر کنکر پڑیگی مین دیدونگا یا لے لونگا **عن** ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن بیعتین وعن لبستین اما البیعتان فالملامسۃ والمنابذۃ واما اللبستان فاشتمال الصماء وان یحتبی الرجل فی ثوب واحد کاشفا عن فرجہ او لیس علی فرجہ منہ شئی ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا دو طور کے خرید و فروخت سے اور دو طور کے کپڑا پہننے سے وہ خرید و فروخت کے تو دونون طور یہ ہین ایک ملامسہ دوسرا کہتے ہین آدمی ایک کپڑا چھو کر خریدلیوے نہ اوسکو کھولے اور نہ اندر سے دیکھے یا اندھیری رات مین خریدی نہ جانے دیکھے آور بعضون نے کہا ملامسہ یہ ہے کہ بائع اور مشتری بیع ثابت ہونیسے پہلے جب اوسکا کپڑا وہ چھولے یا وہ اوسکا

تو بیع لازم ہو جاوے - اور دوسرا طور منابذہ - منابذہ اسکو کہتے ہین کہ بائع اپنا کپڑا مشتری کیطرف پھینک دیوے
اور مشتری اپنا کپڑا بائع کیطرف نہ سوچین نہ بچارین یہہ اوسکے بدلے مین اور وہ اوسکے بدلے مین - یہہ دونو بیع ممنوع ہین
اور دو طور کے کپڑا پہننے سے ایک تو بطور صماد کے مراد صماد سے یہہ ہے کہ بدن پر ایک ہی کپڑا سے پانون تک لپیٹ لے
اور دوسری طرح کہ ایک کپڑا اوڑھ کے گوٹ مار کر بیٹھے اسطرح سے کہ شرمگاہ کھلے ہے یا شرمگاہ پر کوئی کپڑا نہ ہو ف عن
ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھذا الحدیث زاد واشتمال الصماء یشتمل فی ثوب
واحد یضع طرفی الثوب علی عاتقہ الایسر ویبدو شقہ الایمن والمنابذۃ ان یقول اذا نبذت
ھذا الثوب فقد وجب البیع والملامسۃ ان یمسہ بیدہ ولا ینشرہ ولا یقلبہ اذا مسہ وجب
البیع ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہے یہی حدیث جو اوپر گزری اتنا زیادہ ہے کہ اشتمال صماء سے یہہ مراد ہے
کہ ایک کپڑا سارے بدن پر لپیٹ لیوے اور دونو کنارے اوس کپڑے کے بائین کندہے پر ہون اور وہ بنا جانب کہلاتا ہے اور
منابذہ یہہ ہے کہ بائع کہے جب مین اس کپڑے کو تیری طرف پھینکدون تو بیع لازم ہو گئی اور ملامسہ یہہ ہے کہ جب بے تحقیق
سے چھولیوے تو بیع لازم ہو جاوے نہ اوسکو کھول سکے نہ اولٹ سکے ف ان بیعون سے منع فرمایا کیونکہ اسمین دھوکا
ہوتا ہے یا بیع متعین نہین ہوتی پھر جب کوئی نقصان نکلتا ہے تو بائع اور مشتری مین ناحق جھگڑا اور فساد ہوتا ہے اور جس بیع کا انجام فساد
ہو تو اوسکا موقوف ہی کہنا بہتر ہے عن ابی سعید الخدری قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمعنی حدیث
سفیان وعبد الرزاق جمیعا ترجمہ ابو سعید خدری سے ایسا ہی مروی ہے جیسا اوپر گزرا ف اشتمال صماء اسلیے منع ہوا
کہ اوسمین آدمی مجبور ہو جاتا ہے نہ ہاتھ ہلا سکتا ہے نہ اسی طرح چل سکتا ہے بلکہ گر پڑنے کا خوف ہوتا ہے عن عبد اللہ بن
عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن بیع حبل الحبلۃ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے منع کیا حبل الحبلہ کی بیع سے - یہہ بیع ایام جاہلیت مین موج تھی آدمی اونٹ خریدتا تھا اس وعدہ پر کہ جب
اونٹنی کا بچہ ہو گا اور پھر بچہ کا بچہ اوسوقت مین دام دونگا ف تو یہہ بیع بسبب جہالت میعاد کے فاسد ہے شافعی
اور مالک نے اس حدیث کی معنی یہی بیان کیے ہین اور عبد اللہ بن عمر سے یہی تفسیر منقول ہے اور احمد اور اسحاق اور ابو حنیفہ
کے نزدیک حبل الحبلہ کے یہہ معنی ہین ایک شخص کی اونٹنی حاملہ ہو وہ کسی سے کہے مین تیرے ہاتھ اس بچہ کے بچہ کو بیچتا ہون عن
ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ وقال حبل الحبلۃ ان تنتج الناقۃ ثم تحمل التی نتجت ترجمہ
ابن عمر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی روایت کیا ہے اور کہا کہ حبل الحبلہ سے یہہ مراد ہے کہ اونٹنی کا بچہ پیدا ہو پھر وہ
بچہ حاملہ ہو جب پیدا ہوتا ہے باب فی بیع المضطر مضطر یعنی لاچار ہو کر بیع کرنا عن علی بن ابی طالب قال
سیاتی علی الناس زمان عضوض یعض الموسر علی ما فی یدیہ ولم یؤمر بذلک قال اللہ تعالی
ولا تنسوا الفضل بینکم وبایع المضطرون وقد نھی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع المضطر

وبیع الثمر وبیع الثمرۃ قبل ان تدرک ترجمہ حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک زمانہ ایسا آویگا جسمین تین کام تین کے ایک دوسرے کو بغیر ستاوین کے ادا دین گے اور جو شخص مالدار ہوگا وہ اپنا مال کن لوگون سے روکے رہیگا یعنی کسی کو نہ دیگا نہ قرض دیگا نہ صدقہ دیگا بلکہ بخیلی کریگا اور اپنا مال ہمیشہ اپنے قبضے مین رکھیگا حالانکہ ایسا حکم نہین اللہ تعالے فرماتا ہے مست ہو لو احسان کو آپس مین اور لاچاری سے بیع کرینگے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا مضطر کا مال خریدنے سے یعنی ضرورت والے کے مال کو ارزان خریدنے سے یا زبردستی سے کسی کا مال خریدنے سے اور دھوکے کی بیع سے اور پختگی سے پہلے میوہ بیچنے سے **باب** فی الشرکۃ شرکت کا بیان عن ابی ھریرۃ رفعہ قال ان اللہ تعالی یقول انا ثالث الشریکین مالم یخن احدھما صاحبہ فاذا خانہ خرجت من بینھما ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ صاحب نے فرمایا ہم تیسرے ہین دو شریکون کے جبتک اون دونون مین سے ایک اپنے رفیق کی خیانت نکرے اور جب کسی نے دونون مین سے خیانت کی سو اون دونون مین سے مین نکل جاتا ہون (یعنے برکت جاتی رہتی ہے) **باب** فی المضارب یخالف وکیل ایسا تصرف کرے جس سے موکل کو فائدہ ہو تو درست ہے عن عروۃ البارقی قال اعطاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم دینارا یشتری بہ اضحیۃ او شاۃ فاشتری شاتین فباع احدھما بدینار فاتاہ بشاۃ ودینار فدعا لہ بالبرکۃ فی بیعہ فکان لو اشتری التراب لربح فیہ ترجمہ عروہ بارقی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونہین ایک دینار دیا تاکہ آپ کے لیے قربانی خریدین انہون نے ایک دینار کی دو بکریان خریدین پھر ایک بکری کو ایک دینار کے بدلے مین بیچا اور ایک بکری اور ایک دینار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے آئے آپ نے دعا کی کہ برکت ہو اگر وہ اون کی بیع مین تو ایسا ہی ہوا اگر وہ مٹی بھی خریدتے تو اس مین نفع کماتے اس حدیث سے تجارت کی بڑی خوبی ثابت ہوئی عمدہ سے عمدہ ذریعہ دولت کا بھی تجارت ہے عن حکیم بن حزام ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث معہ بدینار یشتری لہ اضحیۃ فاشتراھا بدینار وباعھا بدینار ثم جاء بدینار واضحیۃ فتصدق بالدینار علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ودعا ان یبارک لہ فی تجارتہ ترجمہ حکیم بن حزام سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونہین دینار دیکر بھیجا جو وہ آپ کے لیے قربانی خریدین تو اونہون نے ایک دینار کو قربانی خریدی اور ایک دینار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس بیچا لائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دینار کو خیرات کیا اور اون کی تجارت کے لیے برکت کی دعا فرمائی (آپ نے وہ دینار نہ لیا صدقہ دیدیا) **باب** فی الرجل یتجر فی مال الرجل بغیر اذنہ کوئی شخص دوسرے کے مال مین تجارت کرے اوسکی بہتری کے لیے اچھی نیت سے اوس کے پوچھے تو درست ہے عن عبد اللہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من استطاع منکم ان یکون مثل صاحب فرق الارز فلیکن مثلہ قالوا ومن صاحب فرق الارز یا رسول اللہ فذکر حدیث الغار حتی سقط علیھم

حدیث میں ہے کہ دو دینار کو ایک دینار سے بیچنا مکروہ ہے

الجبل فقال كلمة لعل منهم اذكروا احسن عملكم قال وقال الثالث اللهم انك تعلم انى استاجرت اجيرا
بفرق ارز فلما امسيت عرضت عليه حقه فابى ان يأخذه وذهب فثمرته له حتى جمعت له منه بقرا ورعاءها
فلقيني فقال اعطني حقي فقلت اذهب الى تلك البقر ورعاءها فخذها فذهب فاستاقها ترجمہ عبداللہ بن عمر
روایت ہی مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے جو شخص تم مین سے چاہے کہ ہو جاوے اُس شخص کے
مثل جسکے پاس ایک فرق (پیمانہ ہے سولہ رطل کا) چانول تہی تو ہو جاوے لوگون نے پوچہا یا رسول اللہ کیا قصہ ہے آپنے
غار کی حدیث بیان کی جب اون لوگون پر پہاڑ گرپڑا تو اونہون نے کہا ہم مین سے ہر شخص اپنا اچہا کام اور عمل بیان
کرے (تاکہ اللہ تعالے اوسکی فضیل سے اس آفت سے نجات دیوی) تو تیسری شخص نے بیان کیا کہ اے پروردگار تو جانتا ہے
کہ مین نے ایک شخص سے مزدوری کرائی تھی ایک فرق چانول پر جب شام ہوئی تو مین اوسکو اوسکی مزدوری دینے لگا اوس نے
نہ لی اور چلا گیا مین نے اوسکے چانولون سے زراعت کی اور بڑہاتے بڑہاتے اوسسے بیل اور چرواہے اکٹہا کیے بعد اوسکے وہ
شخص مجہسے ملا اور کہنے لگا لاؤ دیدو میرا حق مین نے کہا جا اور لے لے اپنے بیلون اور چرواہون کو وہ گیا اور ہانک لے گیا (اے
جانورون کو اور چرانے والون کو۔ خیر خواہی اور دیانت داری کا نام ہی جو اوس نے کی حدیث سے معلوم ہوا کہ اپنی بھائی
مسلمان کے مال مین بے اوسکے پوچہے تجارت کر سکتا ہی اوسکی بہتری اور خیر خواہی کے لیے) **باب** فی الشرکة
علی غیر راس المال بغیر لاگت لگائے ہوئے شرکت کرنیکا بیان **عن** عبداللہ قال اشترکت انا وعمار
وسعد فیما نصیب یوم بدر قال فجاء سعد باسیرین ولم اجئ انا وعمار بشیء ترجمہ عبداللہ سے
روایت ہی مین اور عمار اور سعد باہم شریک ہوئے اوسمین جو ہم بدر کے دن پاوین تو سعد دو قیدی لائے اور مین اور عمار
کچہ نہ لائے **ف** یہ شرکت ہوئی بغیر راس المال کے محنت اور مزدوری مین اور یہ درست ہی **باب** فی المزارعة
مزارعت کا بیان (یعنی ثہائی پر زمین دینا) **عن** ابن عمر یقول ما کنا نرى بالمزارعة باسا حتى سمعت رافع
بن خدیج یقول ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عنها فذكرته لطاوس فقال قال ابن عباس ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم لم ينه عنها ولكن قال ان يمنح احدكم اخاه خير من ان يأخذ عليها
خرجا معلوما ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہی ہم مزارعت کو برا نہ جانتے تہے یہانتک کہ ہم نے رافع بن خدیج سے سنا
وہ کہتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مزارعت سے تو مین نے یہہ طاؤس سے بیان کیا اوس نے کہا ابن عباس
کہتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع نہین کیا مزارعت سے لیکن آپنے فرمایا اگر کوئی تم مین سے اپنی زمین یون ہی
کسی کو زراعت کے لیے) دیدے تو بہتر ہے اس سے کہ ایک معلوم لگا کر دیوے **ف** پس معلوم ہوا کہ مزارعت درست ہے
اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق اور ابو یوسف اور محمد اور اصحاب حدیث کا **عن** عروة بن الزبير قال قال زيد بن ثابت
يغفر الله لرافع بن خديج انا والله اعلم بالحديث منه انما اتاه رجلان قال مسدد من الانصار ثم

انفقا قد اقتتلا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان کان هذا شانکم فلا تکروا المزارع زاد
مسدد فسمعت قوله لا تکروا المزارع ترجمہ عروہ بن الزبیر سے روایت ہے زید بن ثابت نے کہا اللہ بخشے رافع بن
خدیج کو میں قسم خدا کی اونسے زیادہ حدیث کو سمجھتا ہون اصل یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو شخص
انصاری آپس میں جھگڑ لیے تھے آپ نے فرمایا اگر تمہارا یہ حال ہے تو زمین کو کرایہ نہ دیا کرو رافع بن خدیج نے یہی سن لیا کہ زمین کو کرایہ دینا
کروفت یعنی پیداوار کے ایک حصے پر ابو حنیفہ اور مالک نے اسی واسطے مزارعت کو ناجائز قرار دیا البتہ زمین کا کرایہ دینا
چاندی یا سونے کے بدلے میں تو بالاتفاق درست ہے دوسری روایت میں اسکی تصریح موجود ہے عن سعد قال کنا
نکری الارض بما علی السواقی من الزرع وما سعد بالماء منها فنهانا رسول الله صلی الله علیه وسلم
عن ذلک وامرنا ان نکریها بذهب او فضة ترجمہ سعد سے روایت ہے ہم زمین کو کرایہ دیا کرتے تھے اوسقدر
پیداوار کے بدلے میں جو نالیون کے کنارون پر ہو اور جسپر خود بخود پانی پہونچ جاوے تو منع کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے اس سے اور حکم کیا ہم کو زمین کے کرایہ دینے کا سونے یا چاندی کے بدلے میں عن حنظلة بن قیس الانصاری
قال سالت رافع بن خدیج عن کراء الارض بالذهب والورق فقال لا بأس بها انما کان
الناس یواجرون علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم بما علی الماذیانات واقبال الجداول
واشیاء من الزرع فیهلک هذا ویسلم هذا ویسلم هذا ویهلک هذا ولم یکن للناس کراء
هذا فلذلک زجر عنه فاما شیء معلوم مضمون فلا بأس به ترجمہ حنظلہ بن قیس انصاری سے
روایت ہے میں نے رافع بن خدیج سے پوچھا زمین کرایہ پر دینے کے باب میں سونے چاندی کے بدلے تو اونہون نے جواب دیا
اسمیں کچھ مضایقہ نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں لوگ اجارہ کرتے تھے پانی کے رواور نالون کے سر سے
کو اور کھیتی کیلئے کبھی تو یہ ہلاک ہوتا اور وہ سلامت رہتا اور کبھی وہ ہلاک ہوتا اور یہ سلامت رہتا فلہذا منع
جب پانی کی طغیانی ہوتی تو جو زمین نیچے اور نہر ون کے کنارہ پر ہوتے وہ ڈوب جاتی اور جو اونچی زمین ہوتی
وہ بچ رہتی اور جب خشکی ہوتی تو پہلے کے خلاف نیچے سے بچتے اور اونچی خراب ہو جاتی تھی سو اسکی لوگون میں اور
کرایہ جاری نہ تھا اسلیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا اور جو چیز محفوظ اور مامون ہو اوسمیں کچھ مضایقہ
نہیں عن حنظلة بن قیس انه سال رافع بن خدیج عن کراء الارض فقال نهی رسول الله صلی الله
علیه وسلم عن کراء الارض قلت ابالذهب والورق فقال اما بالذهب والورق فلا بأس به
ترجمہ حنظلہ بن قیس سے روایت ہے اونہون نے رافع بن خدیج سے پوچھا زمین کو کرایہ پر دینے کے باب میں تو اونہون نے
کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا زمین کو کرایہ پر دینے سے ۔ یعنے کھیتی کے لیے پھر حنظلہ نے کہا رافع سے میں نے
پوچھا اگر سونے چاندی کے بدلے میں کرایہ کو دے اونہون نے کہا کچھ قباحت نہیں ۔ تمت کرخدا کا تمام ہوا پارہ

اکیسوان سنن ابی داؤد کے بتیس بارون مین سے اب شروع ہوتا ہے پارہ بائیسوان اوسکی فضل اور انعام پر اتمام کرکے فقط

تم الجزو الحادی والعشرون ویتلوہ الجزء الثانی والعشرون انشاء اللہ تعالی

فہرست پارہ بست ویکم سنن ابی داؤد علیہ الرحمۃ والغفران

صفحہ	باب
۸۳۱	قبر کھودنے والا اگر مردے کی ہڈی دیکھے تو
	اوسکو نہ توڑے بلکہ چھوڑدے اور دوسری جگہ کھودے
〃	بغلی قبر بنانے کا بیان
〃	کتنے آدمی قبر کے اندر جاوین میت کو رکھنے کے لیے
〃	میت قبر مین پائینتی کیطرف سے لایا جاوے
〃	قبر کے پاس کیونکر بیٹھنا چاہیئے۔
۸۳۲	میت کو جب قبر مین رکھنے لگین تو کیا دعا
	پڑہین۔
〃	مسلمان کا کوئی رشتہ دار مشرک مرجاوے تو کیا کرے
〃	قبر کو گہرا اور نیچا کھودنا۔
〃	قبر کو اونچا نہ کرنا نہ اوسپر عمارت بنانا
۸۳۳	جب دفن کرکے فارغ ہون اوسپر لوٹنے کا قصد
	ہو تو میت کے لیے استغفار کرین۔
۸۳۴	قبر کے پاس ذبح کرنے کی ممانعت۔
〃	میت کی قبر پر ایک رات کے بعد نماز جنازہ کی پڑہنا
〃	قبر پر عمارت بنانے کی ممانعت۔
۸۳۵	قبر پر بیٹھنے کی ممانعت کا بیان۔
〃	قبرون مین جوتا پہن کر جانا کیسا ہے۔
۸۳۶	میت کو قبر مین سے نکالنا کسی ضرورت کے لیے کیسا ہے

صفحہ	باب
۸۳۶	میت کی تعریف کرنا اور اوسکی بہتری بیان کرنا۔
〃	قبرون کی زیارت کرنے کا بیان۔
۸۳۷	عورتون کو قبرون کی زیارت کرنا کیسا ہے۔
〃	جب قبرون کی زیارت کو جاوے یا قبرون کے اوپر سے
	ہوکر گزرے تو کیا کہے۔
〃	جو آدمی احرام کی حالت مین مرجاوے تو اوس سے
	کیا کرین۔
۸۳۸	جہوٹی قسم کہانے کا گناہ بہت بڑا ہے اوسکے عذاب
	کا بیان۔
۸۴۰	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر شریف پر جہوٹی
	قسم کہانا بہت بڑا گناہ ہے۔
〃	سوا اللہ جل جلالہ کے اور کسی بت کے نام پر قسم کہانا بڑا گناہ ہے
〃	اپنے باپ دادون کی قسم کہانا منع ہے۔
۸۴۱	امانت پر قسم کہانے کا بیان یعنے یون کہنے کا امانت
	کی قسم۔
〃	لغو قسم کا بیان (جس مین گناہ نہین ہے)
۸۴۲	قسم کہانے مین اپنا بچاؤ کر لینا فایدہ نہین بخشتا
〃	سوا اسلام کے اور کسی ملت مین ہوجانے پر حلف کرنا
۸۴۳	جو شخص قسم کہاوے اوام کہانے پر۔

صفحہ	باب
۸۴۳	قسم کے بعد انشاء اللہ لگا دینا
〃	قسم کا لفظ بھی یمین مین داخل ہے
۸۴۴	جو شخص قسم کہا دے کسی چیز کے نکھانے پر
۸۴۵	تا توڑنے پر قسم کہانے کا بیان۔
〃	جو شخص قصداً جان بوجھ کر جھوٹے قسم کہا دے۔
۸۴۶	قبل حنث کے کفارہ دینے کا بیان
۸۴۷	کفارہ کی قسم مین کونسا صاع معتبر ہے۔
〃	مسلمان لونڈی کا بیان جو کفارہ مین آزاد کرنے کے لائق ہو
〃	قسم کہا کر چپ رہنا اور پھر انشاء اللہ کہنا۔
۸۴۸	نذر کرنے کی ممانعت۔
〃	گناہ کی نذر کرنا یعنے اون باتون کی جو شرع مین منع ہین۔
۸۵۰	جو شخص نذر کرے بیت المقدس مین نماز پڑھنے کی۔
〃	جس بات کا آدمی کو اختیار نہین ہے اوس کی نذر کرنا۔
۸۵۲	نذر کا پورا کرنا ضرور ہے اوس کے پورے کرنے کی تاکید کا بیان۔
۸۵۳	جو شخص اپنا سب مال خدا کے راہ مین دینے کی نذر کرے

صفحہ	باب
۸۵۴	مردی کی نذر پورا کرنے کا بیان۔
〃	جو شخص ایسی بات نذر کرے جو پوری نہ ہو سکے۔
۸۵۵	سوداگری مین جھوٹ سچ بہت ہوتا ہے
〃	معدن نکالنے کا بیان
۸۵۶	شبہات سے بچنا بہتر ہے۔
۸۵۸	سود کہانے والے اور کہلانے والے کا بیان۔
〃	سود کا معاف کر دینا۔
〃	خرید و فروخت مین قسم کہانے کی ممانعت (یعنی جھوٹی قسم کہانے کی)
〃	تول مین جھکتا ہوا دینا) اور مزدوری لیکر مال تولنا۔
۸۵۹	ناپ مین مدینے والون کا اعتبار ہے اور تول مین مکے والون کا
〃	قرضے کے سختی کا بیان۔ اور اوس کے ادا کرنے کی تاکید۔
۸۶۱	قرضہ ادا کرنے مین دیر کرنا۔
〃	بیع صرف کا بیان
۸۶۲	تلوار کی کوٹھی یا قبضہ کو چاندی کا ہو روپون کے بدلے مین بیچنا کیسا ہے
۸۶۳	چاندی کے عوض مین سونا لینا۔
〃	ایک جانور کو دوسرے جانور کے بدلے مین ادھار بیچنا منع ہے۔
۸۶۴	اوس کے جواز کا بیان
〃	ایک جاندار کو دوسرے جاندار کے بدلے مین نقد بیچنا درست ہے

صفحہ	باب
۸۶۴	کھجور کو کھجور کے بدلے مین بیچنا۔
″	مزابنہ کا بیان اور وہ یہ ہے کہ درخت پر لگے ہوئے میوے کا اندازہ کرکے اوسے قدر کٹے ہوئے میوے کے بدلے مین بیچڈالے
″	عرایا کا بیان اسکی تفسیر آگے آتی ہے
۸۶۵	عرایا کی بیع کس مقدار تک درست ہے۔
″	عرایا کا بیان یعنے اوس کے معنے۔
″	میوے کا بیچنا اوس کی پختگی ظاہر ہونے سے پہلے منع ہے۔ ایسا نہ ہو پھل تباہ ہوجاوین۔
۸۶۷	کئی برس کو درخت کا میوہ بیچنا درست نہین ہے کیونکہ وہ بالفعل معدوم ہے۔
۸۶۸	مضطر یعنے لاچار ہوکر بیع کرنا۔
۸۶۹	شرکت کا بیان۔

صفحہ	باب
۸۶۹	وکیل ایسا تصرف کرے جس سے مؤکل کو فایدہ ہو تو درست ہے
″	کوئے شخص دوسرے کے مال مین تجارت کرے اوس کے بہتری کے لیے اچھی نیت سے بے اوس کے پوچھے تو درست ہے۔
۸۷۰	بغیر لاگت لگائے ہوئے شرکت کرنیکا بیان
″	مزارعت کا بیان۔ زمینے بٹائی پر زمین دینا

قدیم باب خمس

الجزء الثامن والعشرون

پارہ بائیسوان

باب التشديد في ذلك مزارعت کی ممانعت کا بیان حنظلة بن عمر انه كان يكري ارضه حتى بلغه ان رافع بن خديج الانصاري حدث ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان ينهى عن كراء الارض فلقيه عبد الله فقال يا ابن خديج ماذا تحدث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في كراء الارض قال رافع لعبد الله بن عمر سمعت عمي وكانا قد شهدا بدرا يحدثان ان اهل الدار ان يكروا على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن كراء الارض قال عبد الله والله لقد كنت اعلم في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الارض تكرى فخشي عبد الله ان يكون رسول الله صلى الله عليه وسلم احدث في ذلك شيئا لم يكن علمه فتركت كراء الارض ترجمہ عبداللہ بن عمرؓ اپنی زمین کو بٹائی پر دیا کرتے تھے یہانتک کہ انکو یہ خبر پہونچی کہ رافع بن خدیج حدیث بیان کرتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منع کرتے تھے اس سے تو عبداللہ بن عمر نے ملاقات کی رافع بن خدیج سے اور کہا اے ابن خدیج تم کیا حدیث روایت کرتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زمین کی کرایہ دینے مین رافع نے کہا مین نے اپنے دو نو چچاؤن سے سنا جو جنگ بدر مین حاضر تھے وہ حدیث بیان کرتے تھے گھر والون سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا زمین کو کرایہ دینے سے عبداللہ بن عمر نے کہا قسم خدا کی مین جانتا ہون کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین زمین کرایے پر دی جاتی تھی پھر عبداللہ نے خیال کیا کہ شاید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسباب مین کوئی نیا حکم دیا ہو جسکی خبر عبداللہ کو نہ ہوئی ہو تو انہون نے چھوڑ دیا زمین کا کرایہ دینا **ف** یعنی پیداوار کے ایک حصے پر احتیاط کی راہ سے اور چاندی سونے کے بدلے مین تو بالاتفاق درست ہے جیسا اوپر گزر چکا بعضون نے کہا کہ جس مزارعت سے آپ نے منع کیا تھا وہ وہی تھی جس مین شرط فاسد داخل ہو جیسے کسی خاص مقام کی پیداوار لینا یا اور کوئی شرط مثل اسکے اور یہ کہ نصف ثلث پیداوار پر معاملہ زراعت کرنا تو اس کی ممانعت ثابت نہ ہوئی اور صحابہ اسکو کرتے تھے حنظلة بن قيس الزرقي قال سألت رافع بن خديج قال كنا اكثر الانصار حقلا وكنا نكري الارض فربما اخرجت هذه ولم تخرج هذه فنهانا عن ذلك فاما بالورق فلا بأس به قال ابو عبد الله وقال ليث حدثني يحيى بن سعيد عن حنظلة بن قيس سمع رافع بن خديج عن عمومته اتاه فقال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن امر كان لنا نافعا وطواعية الله ورسوله انفع لنا وانفع قال قلنا وما ذاك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كانت له ارض فليزرعها اخاه ولا يكاريها بثلث ولا بربع ولا بطعام مسمى ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت ہے ہم مزارعت کیا کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین تو کبھی ہمارے کوئی چچا آیا اور بولا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت کی اوس معاملے سے جسمین ہمارا نفع

تہا لیکن اللہ اور اوس کے رسول کی اطاعت کرنا بہتر ہی ہمارے واسطے بہت بہتر ہی ہم نے کہا وہ کونسا معاملہ تہا انہون نے کہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکی پاس زمین ہو تو وہ خود اوسکو جوتے بوئے یا اپنے بہائی کو دیوے جوتنے بونے کو لیے اور مزدوری
اوسکو تہرائے یا بہ پیداوار پر نہ معین فرمائے ف جیسے ایک من یا دو من یا بیس من غلہ پر اسواسطے کہ احتمال ہی اسقدر غلہ پیدا نہ ہونے کی
قدر پیدا ہو تو کاشتکار کی محنت کا کچہ عوض نہ ہی گا عن رافع بن خدیج قال جاءنا ابو رافع من عند رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فقال نہانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن امر کان یرفق بنا وطاعۃ اللہ وطاعۃ رسولہ ارفق
بنا نہانا ان یزرع احدنا الا ارضا یملک رقبتہا او منیحۃ یمنحہا رجل ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت ہی
ہمارے پاس ابو رافع آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اور بولا منع کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس امر
سے جسمین ہمارا فائدہ تہا لیکن اللہ کی اطاعت اور اوسکے رسول کی اطاعت بہتر ہی ہمارے واسطے منع کیا آپنے ہم کو زراعت
کرنے سے مگر اوس زمین مین جسکے ہم مالک ہون یا ہم کو کوئی مفت دیوے (یعنی عاریۃ بونے جوتنے کے لیے دیوے پیداوار مین سے کوئی
حصہ اپنے لیے نہ ٹہراوے جسکو مزارعت اور مخابرت اور کراء الارض کہتے ہین) عن مجاہد ان اسید بن ظہیر
قال جانا رافع بن خدیج فقال ان رسول اللہ ینہاکم عن امر کان لکم نافعا وطاعۃ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم انفع لکم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینہاکم عن الحقل وقال من استغنی عن ارضہ
فلیمنحہا اخاہ او لیدعہا ترجمہ مجاہد سے روایت ہی اسید بن ظہیر سے روایت ہی ہمارے پاس رافع بن خدیج آئے اور کہنے لگے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم منع کرتے ہین تم کو اوس امر سے جسمین تمہارا نفع تہا لیکن اطاعت اللہ کی اور اطاعت اوسکے رسول اللہ صلعم کی زیادہ
نفع پہونچاوے گی تم کو بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منع کرتے ہین تم کو حقل سے یعنی مزارعت سے اور فرمایا آپنے جو شخص
اپنی زمین کے جوتنے اور بونے کی حاجت نہ رکہے تو وہ شخص اوس زمین کو اپنے بہائی کی سپرد کرے (یعنی منفعت بطور عاریت کے
دیدیوے) عن ابی جعفر الخطمی قال بعثنی عمی انا وغلاما لہ الی سعید بن المسیب قال فقلنا لہ اتیناک
بلغنا عنک فی المزارعۃ قال کان ابن عمر لا یری بہا باسا حتی بلغہ عن رافع بن خدیج حدیث فاتاہ
فاخبرہ رافع ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی بنی حارثۃ فرآی زرعا فی ارض ظہیر فقال لمن ارض ظہیر ما احسن زرع ظہیر قالوا
لیس لظہیر قال الیس ارض ظہیر قالوا بلی ولکنہ زرع فلان قال فخذوا زرعکم وردوا علیہ
النفقۃ قال رافع فاخذنا زرعنا وردوا الیہ النفقۃ قال سعید فقر لخاکہ واکرہ بالدراہم ترجمہ ابی جعفر
خطمی سے روایت ہی میرے چچا نے مجہکو اور ایک اور لڑکے کو سعید بن المسیب پاس بہیجا ہم نے یہ کہا کہ مزارعت کے باب مین تمہارے
طرف سے ایک خبر پہونچی ہی سعید نے کہا عبد اللہ بن عمر مزارعت مین کچہ قباحت نہین جانتے تہے یہان تک کہ اون کو رافع
بن خدیج کی حدیث پہونچی تو وہ رافع پاس گئے اور اون سے پوچہا رافع نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی حارثہ پاس آئے
تو ایک کہیت دیکہا ظہیر کی زمین مین فرمایا کیا اچہا کہیت ہی ظہیر کا لوگون نے کہا یہ ظہیر کا نہین ہی آپنے پوچہا کہا یہ زمین

ف یہ حاشیہ ورق ۴۱۵ کی سطر ۱۰ سے متعلق ہی

ظہیر کی نہین ہو لوگون نے کہا ہان زمین تو ظہیر کی ہو لیکن کھیت دوسری کا ہو آپ نے فرمایا اپنا کھیت لیلو
اور محنت کرنیوالے کو اوسکی مزدوری دیدو رافع نے کہا یہ سنکر ہم نے کھیت لیلیا اور محنت کرنیوالے کو (یعنی جس نے
جوتا بویا تہا) اوسکی مزدوری دیدی سعید نے کہا اب دو صورتین ہین یا تو اپنے بہائی کی محتاجی کو رفع کرو یعنے عاریۃً بغیر
کرایہ کے زمین اوسکو دیدو کہ وہ جوتے اور بوئے پہر جب فارغ ہو تو زمین اپنی لے لے یا دو پیون کے عوض ہمین زمین کرایہ
دی (یعنی زمین کے بدلے مین پیداوار کا کوئی حصہ نہ لے نقد روپیہ اوس سے ٹہرالے) عن رافع ابن خدیج قال
نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المحاقلۃ والمزابنۃ وقال انما یزرع ثلاثۃ رجل لہ ارض فھو یزرعھا
ورجل منح ارضا فھو یزرع ما منح ورجل استکری ارضا بذھب او فضۃ قلت علی سعید بن
یعقوب الطالقانی قلت حدثکم ابن المبارک عن سعید بن ابی شجاع حدثنی عثمان بن سہل بن رافع
بن خدیج قال انی لیتیم فی حجر رافع بن خدیج وتجبت معہ فجاءہ اخی عمران بن سہل فقال اکریتا
ارضنا فلانۃ بمائتی درھم فقال دعہ فان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن کراء الارض

رافع بن خدیج سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ اور محاقلہ سے (محاقلہ اسکو کہتے ہین کہ گیہون کا کھیت بدلے
مین خشک گیہون کے اور جتنہ اناج ہین سب کا یہی حکم ہے محاقلہ کے مشہور معنے یہی ہین جو بیان ہوئے
اور مزابنہ اسکو کہتے ہین کہ درخت پر پہل کھجور یا انگور اندازہ کر کے خشک کھجور یا انگور کے بدلے مین فروخت کیجاوین لیکن
یہان محاقلت سے مزارعت مراد ہے) منع کیا اور کہا زراعت تین طرح پر ہوتی ہو۔ ایک تو وہ شخص زراعت کرتا ہو جسکی زمین
ذات کی ہو۔ دوسری وہ شخص جسنے زمین کو مستعار لیا تو وہ زراعت کرتا ہو اپنی مستعار زمین مین تیسری وہ شخص جسنے
سونا یا چاندی دیکر زمین کرایہ لی۔ ابو داؤد نے کہا مین نے پڑہ کر سنایا سعید بن یعقوب طالقانی کو کہ تم سے حدیث بیان
کی عبداللہ بن مبارک نے انہون نے سنا سعید بن ابی شجاع سے انہون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عثمان بن سہل بن
رافع بن خدیج نے کہ مین یتیم تہا پرورش پاتا تہا رافع بن خدیج کی گود مین اور اون کے ساتہہ مین نے حج کیا تو میرا بہائی عمران
بن سہل آیا اور بولا کہ مین نے فلان شخص کو اپنی زمین دو سو درہم کے بدلے مین کرایہ دی رافع نے کہا چہوڑ دی اس معاملے
کو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہو زمین کو کرایہ دینے سے (شاید یہ ہم سے راوی ہو ورنہ سونا چاندی کے بدلے
مین کرایہ دینا بالاتفاق درست ہو) عن رافع بن خدیج انہ زرع ارضا فمر بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو
یسقیھا فسالہ لمن الزرع ولمن الارض فقال زرعی ببذری وعملی لی الشطر ولبنی فلان الشطر
فقال اربیتما فرد الارض علی اھلھا وخذ نفقتک ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت ہو اوسنے کہا کسی کی
ایک زمین مین وہان پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور رافع اوس وقت اپنی کہیت مین پانی پہونچا رہے ہو
تو آپنے پوچہا یہ کسکا کہیت ہو اور زمین کس کی ہو رافع نے کہا کہیت میرا ہو اور تخم بہی میرا ہو اور محنت بہی میری ہو

اس شرط پر کہ نصف پیداوار مجھکو ملے اور فلان شخص کو جو مالک ہی زمین کا) نصف پیداوار ملے آپ نے فرمایا تم
نے ربا کی (یعنے عقد ناجائز کیا) تو زمین پھیر دی اوسکے مالک کو اور اپنی محنت کا خرچہ لے لی **باب** فی زرع الرجل
بغیر اذن صاحبہا بغیر اجازت زمین کے مالک کے اوسمین کوئی زراعت کرے تو کیا حکم ہی **عن** رافع بن خدیج
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من زرع فی ارض قوم بغیر اذنہم فلیس لہ من الزرع شیء ولہ نفقتہ
ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی قوم کے زمین مین اوسکی بے اجازت
کھیتی کی تو کھیتی مین اوسکا کچھ حصہ نہین اوسکی لاگت اوسکو ملیگی **ف** یعنے خرچہ اور محنت کا جو عوض قرار پاوے وہ
ملیگا **باب** فی المخابرۃ مخابرہ یعنے مزارعت کا بیان **عن** جابر بن عبد اللہ قال نہی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم عن المحاقلۃ والمزابنۃ والمخابرۃ والمعاومۃ قال عن حماد وقال احدہما والمعاومۃ
وقال الآخر بیع السنین ثم اتفقوا وعن الثنیا ورخص فی العرایا ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا لگے ہوئے کھیت کو بیچنے سے اور پھل کو درخت پر بیچنے سے اور مخابرہ سے (یعنے بٹائی پر بیچنے
جو خیبر والون سے آپ نے کیا تھا) اور معاومہ (کئی سال تک کا میوہ بیچنے سے) اور مستثنا کرنے سے (یعنے ساری باغ یا کھیت
بیچنا اور اوسمین سے ایک مقدار نکال لینا) اور رخصت دی آپ نے عرایا مین (اوپر ان سب کا بیان مفصل گزر چکا)
عن جابر بن عبد اللہ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المزابنۃ والمحاقلۃ وعن الثنیا
الا ان تعلم ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا پھل کو درخت پر بیچنے سے
اور لگے ہوئے کھیت کو بیچنے سے اور مستثنا کرنے سے مگر جب اوسکا مقدار معلوم ہو **ف** یعنے اگر یون کہے کہ مین نے اس باغ
کے پھل بیچے مگر ایک حصہ نہین بیچا تو نادرست ہی بسبب جہالت مبیع کے البتہ اگر حصہ مستثنی معلوم اور معین ہو جیسے ثلث یا ربع
تو درست ہی **عن** جابر بن عبد اللہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من لم یذر المخابرۃ
فلیؤذن بحرب من اللہ ورسولہ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا
آپ فرماتے تھے جس نے مخابرہ کو نہ چھوڑا تو وہ آگاہ رہے کہ اللہ اور اوسکے رسول سے لڑتا ہی **ف** بعضون نے کہا یہ حدیث منسوخ
ہی خیبر کی حدیث سے آپ نے اون لوگون سے مخابرہ یعنے بٹائی پر فیصلہ کیا) **عن** ابن ثابت قال نہی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم عن المخابرۃ قلت وما المخابرۃ قال ان تاخذ الارض بنصف او ثلث او ربع ترجمہ ابن ثابت
سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا مخابرہ سے مین نے عرض کیا کہ مخابرہ کیا چیز ہی آپ نے فرمایا زمین کو
نصفی یا تہائی یا چوتہائی حصہ پر بٹائی لینا **باب** فی المساقات مساقاۃ کا بیان (وہی بٹائی ہی مگر مزارعت
کھیت مین اور مساقاۃ درختون مین ہوتی ہی) **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عامل اہل خیبر بشطر
ما یخرج منہا من ثمر او زرع ترجمہ ابن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر والون سے نصفے کی شرط پر معاملہ

کیا جو میوہ یا کھیتی اوس زمین سے پیدا ہو **عن** نافع ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دفع الی یھود خیبر
نخل خیبر وارضھا علی ان یعتملوھا من اموالھم وان لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شطر ثمرھا ترجمہ
نافع نے ابن عمر سے روایت کیا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر والونکو خیبر کی زمین اور درخت کھجور کے اس شرط پر دیے
کہ وہ اوس زمین اور درختون کو آباد کرین اور اوسکے پیداوار مین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نصفی ہو (یہ اس سے
جو لزم زراعت اور مساقات نکلا) **عن** ابن عباس قال افتتح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر واشترط ان
لہ الارض وکل صفراء وبیضاء قال اھل خیبر نحن اعلم بالارض منکم فاعطناھا علی ان لکم
نصف الثمرۃ ولنا نصفھا فزعم انہ اعطاھم علی ذلک فلما کان حین یصرم النخل بعث الیھم عبد اللہ
بن رواحۃ فخرص علیھم النخل وھو الذی یسمیہ اھل المدینۃ الخرص فقال فی ذہ کذا وکذا قالوا
اکثرت علینا یا ابن رواحۃ فقال فانا الخرص النخل واعطیکم نصف الذی قلت قالوا ھذا الحق وبہ
تقوم السماء والارض قد رضینا ان ناخذہ بالذی قلت ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو فتح کیا اس شرط پر کہ زمین ہم لے لین گے اور جو کچھ سونا چاندی نکلے وہ بھی ہمارا
تب خیبر کے لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم خوب جانتے ہین زمین کو (یعنی زراعت کو) بہ نسبت آپ کے تو زمین
ہم کو سپرد کر دیجے اس شرط پر کہ نصف پیداوار آپکو دین گے اور نصف ہم لیوین گے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اسی شرط پر وہ زمین اون کو دیدی جب کھجور کٹنے کا وقت آیا تو آپ عبد اللہ بن رواحہ کو بھیجدیتے وہ جاکر کھجور کا اندازہ
کر لیتے (یعنے خرص کر لیتے اہل مدینہ کی اصطلاح مین درخت پر پہلونکو انکنا کہ کٹنے ہون گے خرص کہلاتا ہی) تو عبد اللہ بن
رواحہ کہتے اس باغ مین اتنی کھجورین نکلین گی خیبر والے کہتے تم نے بہت کہا ای ابن رواحہ (یعنے سچے اندازہ سے زیادہ انکلا)
عبد اللہ بن رواحہ کہتے اچھا تو مین پہل توڑنیکا کام کرونگا اور جو اندازہ مین نے کیا ہے اوسکا نصف تم کو دیدونگا خیبر
والے یہہ سنکر کہتے بیشک تم سچ کہتے ہو اسی وجہ سے آسمان و زمین قائم ہین ہم راضی ہین تمہاری اندازہ پر ان پہلون کے لینے
کو لیکن (یعنے تمہارے اندازہ کیموافق نصف دینگے) **عن** جعفر بن برقان باسنادہ ومعناہ قال فخرص و
قال عند قولہ وکل صفراء وبیضاء یعنی الذھب والفضۃ ترجمہ دوسری روایت مین جو جعفر بن برقان
نے نقل کی ایسا ہی ہی **ف** یہودی لیکر عبد اللہ بن رواحہ کو دینے لگے اور اپنی عورتون کا زیور رشوت کے طور پر دینے لگے
تاکہ تخفیف کرین اون پر انہون نے نہ لیا اور کہا یہ حرام ہی **عن** مقسم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین افتتح
خیبر فذکر نحو حدیث زید قال فخرص النخل وقال فانا الی جذاذ النخل واعطیکم نصف الذی قلت
ترجمہ اس روایت مین بھی ایسا ہی ہی جیسے اوپر گزر چکا عبد اللہ بن رواحہ نے کہا اچھا تو مین درختون کے پہل خود کاٹونگا
اور جو اندازہ مین نے کیا ہی اوسکا نصف تم کو دیدونگا (جب یہہ کہا تو یہود نے مان لیا کیونکہ اندازہ اوسکا بالکل ٹھیک اچھا)

باب فی الخرص پہلونکا اندازہ کرنا اور خشنیر یعنے آمکنا اون کے مقدار کا) **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا
قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یبعث عبد اللہ بن رواحۃ فیخرص النخل حین یطیب قبل ان
یوکل منہ ثم یخیر الیہود ان یاخذوہ بذلک الخرص او یدفعونہ الیہم بذلک الخرص لکی تحصی الزکاۃ
قبل ان توکل الثمار وتفرق **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ہر سال) عبد اللہ بن رواحہ کو
خیبر مین) بہیجتے وہ اندازہ کیا کرتے کھجور کا جب پکنے کے قریب ہوتی قبل اسکے کہ کہانے کے قابل ہو پہر اختیار دیتے یہودیون کو
کہ تم اس اندازہ کا آوپا قبول کرکے ان پہلونکو اپنے قبضہ مین رکھو یا ہمارے قبضہ مین دیدو تاکہ زکوۃ پوری پوری نکل آوے قبل
اس کے کہ لوگ پہلونکو کہاوین یا متفرق ہوجاوین (یعنے اگر پہلے سے اندازہ نہ کرلیتے تو لوگ کہاپی کر جو پہل بچتے اونتا ہی پیداوار
بتاتے اور اوسی کا نصف ادا کرتے) **عن** جابر قال انہ اقاء اللہ علی رسولہ خیبر فاقر ہا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کما کانوا وجعلہا بینہ وبینہم فبعث عبد اللہ بن رواحۃ فخرصہا علیہم **ترجمہ** جابر سے
روایت ہے اللہ جل جلالہ نے اپنے رسول کو خیبر دیا تو آپ نے وہین کے لوگون کو اوسپر قائم رکہا اور پیداوار مین شریک ہوئے
پہر آپ نے عبد اللہ بن رواحہ کو بہیجا انہون نے جاکر پہلونکا اندازہ کرلیا (اوسی اندازہ کا نصف اون سے لیا گیا) **عن**
جابر بن عبد اللہ یقول خرصہا ابن رواحۃ اربعین الف وسق وزعم ان الیہود لما خیرہم ابن
رواحۃ اخذوا التمر وعلیہم عشرون الف وسق **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے عبد اللہ بن رواحہ نے
اندازہ کیا کھجورون کا چالیس ہزار وسق (ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے) پہر یہودیون کو اختیار دیا گیا تو انہون
نے پہل اپنے قبضہ مین رکہے اور بیس ہزار وسق دینا قبول کیا (بعد کھجورین کٹنے کے کیونکہ اندازہ سراسر واجبی تہا) **باب**
کسب المعلم معلم کو تعلیم کی اجرت لینا کیسا ہے **عن** عبادۃ بن الصامت قال علمت ناسا من اہل الصفۃ
الکتاب والقرآن فاہدی الی رجل منہم قوسا فقلت لیست بمال وارمی عنہا فی سبیل اللہ عز وجل
لآتین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلاسالنہ فاتیتہ فقلت یا رسول اللہ رجل اہدی الی قوسا ممن
کنت اعلمہ الکتاب والقرآن ولیست بمال وارمی عنہا فی سبیل اللہ قال ان کنت تحب ان تطوق
طوقا من نار فاقبلہا **ترجمہ** عبادہ بن صامت سے روایت ہے مین نے چند لوگون کو اصحاب صفہ مین سے قرآن پڑہایا
اور لکہنا سکہایا تو میرے شاگردون مین سے ایک شخص نے مجہکو ایک کمان تحفہ بہیجی مین نے خیال کیا کہ یہہ تو کچہ مال نہین
ہے اور مین اللہ کی راہ مین اسپر تیر مارونگا مگر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جاونگا اور آپ سے پوچہونگا تو مین آپ کے
پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ایک شخص نے جسکو مین نے قرآن پڑہایا اور لکہنا سکہایا مجہکو ایک کمان تحفہ مین بہیجی ہے وہ کچہ
مال نہین ہے مین اوس سے جہاد کرونگا اللہ کی راہ مین آپ نے فرمایا اگر تو آرزو رکہتا ہے کہ ایک طوق پہنایا جاوے تو اوس کمان کو
لے لے **ف** ظاہر حدیث سے ابو حنیفہ رح نے تمسک کیا اور مکروہ کہا اجرت لینے کو تعلیم قرآن پر لیکن صحیح تر یہ ہے

جمہور علما نے اجازت دی اسکی بدلیل حدیث ابن عباس کے کہ بہتر اون کاموں مین جنپر تم اجرت لیتے ہو اللہ کی کتاب ہی
اور نکاح کیا آپ نے ایکعورت کا بعوض تعلیم قرآن کے مگر احتیاط ابو حنیفہ کے قول مین ہی عن عبادۃ بن الصامت
قلت ھذا الخبر والاول اتم فقلت ما ترے فیھا یا رسول اللہ فقال خمسۃ بین کتفیک تقلدتھا
او تعلقتھا ترجمہ عبادہ بن صامت سے الخ ہی مروی ہی لیکن پہلی روایت بہت پوری ہی اسمین یہ ہے میں
عرض کیا یا رسول اللہ پھر آپ کیا فرماتے ہین اسمین آپنے فرمایا ایک انگارا ہی جسکو تو نے لٹکا لیا اپنے دونو مونڈھون
کے بیچ مین (یعنے یہہ گمان کیا ہی آگ ہے) باب فی کسب الاطباء دوا علاج پر مزدوری لینا کیسا ہے عن
ابی سعید الخدری ان رھطا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انطلقوا فی سفرۃ سافروھا
فنزلوا بحی من احیاء العرب فاستضافوھم فابوان یضیفوھم قال فلدغ سید ذلک الحی فشفوا لہ بکل
شیء لا ینفعہ شیء فقال بعضھم لو اتیتم ھؤلاء الرھط الذین نزلوا بکم لعلہ ان یکون عند بعضھم
شیء ینفع صاحبکم فقال بعضھم ان سیدنا لدغ فھل عند احد منکم یعنی رقیۃ فقال رجل من القوم انی
لارقی ولکن استضفناکم فابیتم ان تضیفونا ما انا براق حتی تجعلوا لی جعلا فجعلوا لہ قطیعا من
الشاء فاتاہ فقرء علیہ بام الکتاب ویتفل حتی برء کانما انشط من عقال فاوفاھم جعلھم الذین
صالحوھم علیہ فقالوا اقتسموا فقال الذی رقی لا تفعلوا حتی نات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنذکر
لہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من این علمتم انھا رقیۃ احسنتم واضربوا لی معکم بسھم
ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہی چند صحابہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر مین گئے اور عرب کے کسے قبیلے
پر اوترے اون سے مہمانی چاہی (یعنے یہ چاہا کہ ہماری ضیافت کرین کہا نا کہلاوین جیسا دستور ہوتا ہی) مگر انہون نے
ضیافت سے انکار کیا پھر اوس قبیلے کے سردار کو (سانپ یا بچھو نے) کاٹ کہایا (اور اونہون نے علاج کیا جانتک
ہوسکا مگر کسی طرح فائدہ نہ ہوا تب اون مین سے بعض لوگون نے کہا چلو انہی لوگون کے پاس چلو جو یہان آکر اترے ہین
مین شاید اون کے پاس کوئی دوا ہو جس سے کچھ فائدہ ہو پھر اون مین سے چند لوگ ان صحابہ پاس آئے اور بولے کہ
ہمارے سردار کو (سانپ یا بچھو نے) کاٹ کہایا ہی تو تمہاری پاس کوئی منتر ہے ان مین سے ایک شخص بولا ہان ہماری
پاس منتر ہے لیکن تمنے تو ہماری ضیافت بھی نہ کی باوجودیکہ ہم نے تم سے ضیافت چاہی اب مین کبھی منتر نہ پڑہون گا
جبتک تم مجھے اجرت نہ دو انہون نے ایک گلہ بکریون کا دینا کیا تب وہ شخص آیا اور سورہ فاتحہ پڑہ پڑہ کر تھوکنا
شروع کیا یہانتک کہ وہ اچھا ہوگیا گویا قید سے چھٹ گیا (یعنے پہلے ایسا بیحس و حرکت تہا گویا رسیون مین جکڑا تہا
سورہ فاتحہ کی برکت سے تندرست ہوگیا اور چلنے پھرنے لگا) پھر اون لوگون نے جو اجرت ٹہرائی تھی دیدی صحابہ نے
آپسمین کہا لاؤ اسکو تقسیم کرلین مگر جس شخص نے منتر پڑہا تہا اوس نے کہا نہین ٹہرو جبتک ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس

جاوین اور آپسے پوچھ لین پھر صبح کو آپ پاس آئے اور آپ سے ذکر کیا آپ نے فرمایا تم نے کہانسے جانا کہ سورہ فاتحہ منتر ہے خیر اچھا کیا تم نے میرا بھی ایک حصہ اپنے ساتھ لگا لو ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ منتر کرنا درست ہے جب اسمین کوئی محذور نہ ہو خصوصاً آیت یا حدیث سے اور ایسا ہی اجرت لینا دوا اور علاج اور منتر پر درست ہے اور یہ اجرت حلال ہے جب آیت یا حدیث کے منتر پر اجرت لینا درست ہوا تو دوا دارو کی اجرت لینا بطریق اولی درست ہوگا **عن** خارجۃ بن الصلت عن عمہ انہ مر بقوم فاتوہ فقالوا انک جئت من عند ھذا الرجل بخیر فارق لنا ھذا الرجل فاتوہ برجل معتوہ فی القیود فرقاہ بام القرآن ثلاثۃ ایام غدوۃ وعشیۃ وکلما ختمھا جمع بزاقہ ثم تفل فکانما نشط من عقال فاعطوہ شیئا فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرہ لہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کل فلعمری لمن اکل برقیۃ باطل لقد اکلت برقیۃ حق ترجمہ خارجۃ بن الصلت نے اپنے چچا (علاقہ بن صحار یا عبد اللہ بن عشیر) سے سنا وہ ایک قوم پر سے گزرے تو اوس قوم کے لوگ ان کے پاس آئے اور کہا تم اون کے پاس سے لائے ہو (یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے) بہتری اور برکت کو تو منتر پڑھو ہمارے فلان شخص پر پھر وہ لوگ اوس شخص کو لیکر آئے جو دیوانہ تھا رسیون مین بندھا ہوا اونہون نے اوسپر سورہ فاتحہ پڑھی تین روز تک صبح اور شام جب پڑھتے تو منہ مین ہوک جمع کرکے تھوک دیتے پھر وہ شخص ایسا ہوگیا گویا قید سے چھوٹ گیا (یعنے خوش اور خرم صحیح اور تندرست) اون لوگون نے اونکو (میرے چچا کو) کچھ دیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا کہا اوس مین سے تم میری عمر کی (یعنے اوس شخص کی جسکو اختیار مین میری بقا ہے) لوگ تو جھوٹی منتر کرکے کھاتے ہین تو نے سچا منتر کیا ہے (یعنے درحقیقت سورہ فاتحہ منتر ہے ہر مرض کی) **باب فی کسب الحجام** پچھنی لگانیکی اجرت کا بیان **عن** رافع بن خدیج ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کسب الحجام خبیث وثمن الکلب خبیث ومھر البغی خبیث ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سینگھی لگا کر مزدوری لینے کا پیشہ برا ہے اور کتے کی قیمت پلید ہے اور زناکار عورت کی خرچی پلید ہے ف مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنی لگانے والی اور لگانے والی کو مزدوری دی **عن** محیصۃ استاذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اجارۃ الحجام فنھاہ عنھا فلم یزل یسالہ ویستاذنہ حتی امرہ ان اعلفہ ناضحک ورقیقک ترجمہ محیصہ سے روایت ہے کہ اوس نے سینگھی لگا کر مزدوری لینے کی اجازت مانگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے اوسکو منع کیا پھر وہ آپ سے ہمیشہ اجازت مانگتا رہا یہانتک کہ آپ نے فرمایا کہ اوس سے اپنے اونٹ کو گھاس کھلا یا غلام کو دیدی ف مگر تو خود اپنے خرچ مین نہ لا جانوروں کے چارے یا غلامون کی خوراک مین خرچ کر امام احمد کا یہی قول ہے **عن** ابن عباس قال احتجم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واعطی الحجام اجرہ ولو علمہ خبیثا لم یعطہ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگھی لگوائی اور سینگھی لگانیوالے کو اوسکی مزدوری دی اگر آپ اوسکو برا جانتے تو مزدوری اوسکو

ترجمہ **عن** انس بن مالك انه قال حجم ابو طيبة رسول الله صلى الله عليه وسلم فامر له بصاع من تمر وامر اهله ان يخففوا عنه من خراجه ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ابو طیبہ نے سینگھی لگائی آپ نے اوسکو ایک صاع خرما دینے کا حکم فرمایا اور اوس کے مالکون کو حکم کیا کہ اوسکے خراج مین کچھ کم کردین **باب** یعنے اوسکی کمائی مین سے جو لیتے ہین کسیقدر اوسمین کمی کرین **باب** فی کسب الاماء لونڈیون کی کمائی لینا کیسا ہے اوسکا بیان **عن** ابی هريرة قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن كسب الاماء ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے لونڈیون کی کمائی سے جبتک معلوم نہ ہو جاوے کہ کہان سے اوس نے کمایا علما نے کہا آپنے لونڈیون کی کمائی سے اسواسطے منع کیا کہ لوگ اون پر محصول مقرر کرتے ہین پس وہ لاتعین جہان سے ہوسکتا اگرچہ کلام نہ ہوسکتا تو زنا کراتعین اور خرچی کماتعین اسواسطے منع فرمایا اون کی کمائی لینے سے جبتک تحقیق نہ ہو جاوی بعضون نے کہا کمائی سے مراد وہی زنا کی خرچی ہے **عن** طارق بن عبد الرحمن القرشي قال جاء رافع بن رفاعة الى مجلس الانصار فقال لقد نهانا نبي الله صلى الله عليه وسلم اليوم فذكر اشياء ونهى عن كسب الاماء الا ما عملت بيدها وقال هكذا باصابعه نحو الخبز والغزل والنقش ترجمہ طارق بن عبد الرحمن قرشی سے روایت ہے رافع بن خدیج انصار کی مجلس مین آئے اور کہا ہم کو منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آج چند چیزون سے پہر بیان کیا اونکو کہا کہ منع کیا ہم کو لونڈی کی کمائی سے مگر جو وہ اپنے ہاتھون سے محنت کرکے کماوے آپنے اونگلیون سے اشارہ کیا جیسے روٹی پکانا چرخہ کاتنا روئی دھنا (یا اور کام اور صنعت جو شرع مین حلال ہین) **عن** رافع بن خديج قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن كسب الامة حتى يعلم من اين هو ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لونڈی کی کمائی سے جبتک اوسکا حال معلوم نہ ہو کہ کہان اور کیونکر کمائی ہوئی اگر حلال ہے ذریعہ سے ہو تو اوسکا لینا درست ہے) **باب** فی غسب الفحل نر کو مادہ پر کرانے کی اجرت لینا **عن** ابن عمر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن عسب الفحل ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانا نر غیر کے مادہ پر چھوڑ کر اوسکی مزدوری لینے سے **باب** فی الصانع سنار کا بیان **عن** ابی ماجدة قال قطعت من اذن غلام او قطع من اذنه فقدم علينا ابو بكر حاجا فاجتمعنا اليه فذهبنا الى عمر بن الخطاب رضي الله عنه فقال عمر ان هذا قد بلغ القصاص ادع الحجام ليقتص منه فلما دعي الحجام قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اني وهبت لخالتي غلاما وانا ارجو ان يبارك لها فيه فقلت لها لا تسلميه حجاما ولا صائغا ولا قصابا ترجمہ ابی ماجدہ سے روایت ہے مین نے کسیکے کانکان کاٹ ڈالا یا میرا کان کسی نے کاٹ ڈالا (راوی کو شک ہے کہ ابو ماجدہ نے کیا کہا) پہر ابوبکر ہمارے پاس حج کے لیے آئے ہم سب اونکے پاس جمع ہوئے اونہون نے حضرت عمر رضہ پاس بھیجا یا عمر نے کہا اسمین تو قصاص ہو سکتا ہے بلاؤ کسی حجام کو تاکہ قصاص لے اوس سے

دجس نے کان کا ناہی جب حجام آیا تو حضرت عمر نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے مین نے اپنی
بیٹی کو ایک غلام ہبہ کیا ہے مجھے امید ہے کہ اوسکو برکت ہوگی اوس غلام مین راوہ حالہ آنحضرت ؐ کی فاختہ بنت عمر وزاہر یہ ہین
لیکن مین نے کہدیا ہے کہ اس غلام کو حجام یا سنار یا قصاب کے سپرد نہ کرنا **ف** جو اوسکو حجامت یا سناری یا قصابی کا
کام سکہاوے۔ آپ نے ان پیشون کو برا جانا اسلیے کہ حجام اور قصاب رات دن خون کے نزدیک رہتے ہین اور عبارت اون سے
نہین ہوسکتی اور سنار اکثر جہوٹے وعدہ خلاف ہوتے ہین دوسری یہ کہ ہمیشہ کہرے مین کہوٹ ملاتے ہین اور وزن مین
کمی کرتے ہین حقیقت مین ہزارون سنارون مین کوئی ایک سنار ایسا ہوگا جو وعدے کا سچا اور ایمان دار ہو **باب**
في الفسد يباع وله مال ایک غلام بیچا جاوے اور اوسکی پاس مال ہو تو مال کسکا ہوگا **عن سالم عن ابيه عن**
النبي صلى الله عليه وسلم قال من باع عبدا وله مال فماله للبائع الا ان يشترط المبتاع ومن باع نخلا
قد ابر فالثمرة للبائع الا ان يشترط المبتاع ترجمہ سالم نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جس نے غلام کو بیچا اور غلام کے پاس مال ہووے تو غلام کا مال بائع ہی لیویگا مگر یہ کہ خریدار شرط کرلے اور جس نے
کہجور کا درخت بیچا مؤبر (یعنے نر کو مادے کے ساتہہ پیوند کیا ہوا) تو اوسکی پہل بائع لیویگا مگر جب خریدار مال سے
شرط کرلیوے **ف** کہ مال یا پہل مین لونگا اور بائع منظور کرلے تو خریدار ہی لیگا **عن ابن عمر عن النبي صلى الله**
عليه وسلم بقصة النخل ترجمہ عبداللہ بن عمر سے ایسا ہی روایت ہے جو اوپر گزری جسمین کہجور کا قصہ مذکور ہے **عن**
جابر بن عبد الله يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من باع عبدا وله مال فماله للبائع الا ان
يشترط المبتاع ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے غلام کو بیچا اور غلام
کے پاس مال تہا تو اوس غلام کے مال کا بائع مستحق نہیں ہے مگر خریدار اگر بائع سے شرط کرلیوے (کہ یہ مال مین لونگا تو لے سکتا ہے) **باب**
في التلقي تاجرون سے بازار مین آنے سے پہلے جاکر ملنا **عن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم**
قال لا يبع بعضكم على بيع بعض ولا تلقوا السلع حتى يهبط بها الاسواق ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی کسی کے بکری پر اپنی چیز نہ بیچے۔ یعنے ایک کے خریدار کو دوسرا نہ بلالے
اور جبتک تاجر اپنا مال بازار مین نہ اوتارے اوسکا مال کو آگے سے جاکر نہ لہرلو **ف** اس خیال سے کہ بازار مین آویگا تو ارزان
سستا بیچیگا **عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن تلقي الجلب فان تلقاه متلق فاشتراه**
فصاحب السلعة بالخيار اذا ورد السوق قال ابو علي سمعت ابا داود يقول قال سفيان لا
يبع بعضكم على بيع بعض يقول **ان عندك خيرا منه بعشرة** ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے منع فرمایا آگے بڑہ کر خرید لینے سے۔ یعنے تاجر کے بازار مین آنے سے پہلی ہی راہ مین سے جاکر اوسکا مال خرید لینے سے اور جو
سے جاکر خرید لیا یعنے ارزان تو غلے کے مالک کو بازار مین آنے کے بعد اختیار ہے **ف** جب اوسکو معلوم ہو کہ نرخ بازار

گران ہی اور اسنے دھوکا دیکر مجھ سے سستا لیا تو اوس مال کو پھیر سکتا ہی لعنت سفیان نے کہا بیچ ایک تم میں سے
دوسرے کی بیع پر یعنے مثلاً خریدار گیارہ روپے کو ایک چیز خریدتا ہی یہ اوس سے میری پاس سے دس روپیہ کو اوس سے بہتر لو)
باب فی النہی عن النجش نجش کا بیان (اوسکی تفسیر آگے آتی ہی) **عن** ابی ھریرۃ قال قال النبی صلی اللہ علیہ
لا تناجشوا ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نجش نکرو (یعنے خود کو خریدنا منظور نہ ہو
فقط دوسرے خریدار کے دھوکا دینے کے لیے نرخ نہ بڑھا دو) **باب فی النہی ان یبیع حاضر لباد** شہر والا باہر دیہات
والی کا اسباب بیچے (مہنگا کرنے کے لیے) **عن** ابن عباس قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یبیع حاضر
لباد قلت ما یبیع حاضر لباد قال لا یکون لہ سمسارا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے منع فرمایا شہر والے کو بدیہ یعنے گانون والے کی چیز بیچنے سے تو مین نے عرض کیا شہر والا بدو کی چیز بیچے تو آپ نے
فرمایا کہ اوسکی دلالی نکرے۔ یعنے اپنی آڑھت کہکر اوسکی دلالی نہ کرے **عن** انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال لا یبیع حاضر لباد وان کان اخاہ او اباہ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا دیہاتی کی چیز شہر کا رہنے والا نہ بیچے اگرچہ اوسکا بھائی ہی ہو یا باپ ہو (بلکہ اوسکو خود بیچنے دیوے) **عن**
انس بن مالک قال کان یقال لا یبیع حاضر لباد وھی کلمۃ جامعۃ لا یبیع لہ شیئا ولا یبتاع لہ شیئا
ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی لوگ کہا کرتے تھے بستی کا رہنے والا باہر والی کے لیے نہ بیچے یہ ایک جامع کلام ہی یعنے نہ بیچے
والے کے ہاتھ کوئی شے بیچے (اس خیال سے کہ وہ گران خریدیگا اور شہر والے ارزان لینگے یا شہر والون کے لیے
کہ لیوے) نہ اوسکے واسطے کوئی شے خریدے۔ (اپنی دلالی سے مار کھانے کے لیے) **عن** سالم المکی ان اعرابیا حدثہ انہ
قدم مجلوبۃ لہ علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنزل علی طلحۃ بن عبید اللہ فقال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم انھی ان یبیع حاضر لباد ولکن اذھب الی السوق فانظر من یبایعک فشاورہ حتی ترک
او انھاک ترجمہ سالم مکی سے روایت ہی ایک اعرابی نے اون سے بیان کیا مین جلوبہ پر آیا یا جلوبہ پر لاتو وہ وہ دنبے
والی اونٹنی اور جلوبہ وہ مال جو لایا جاتا ہی فروخت کو لیے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین تو اوترا طلحہ بن عبید اللہ کے
پاس انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہی بستی والے کو دیہات والے کے لیے بیچنے سے تو خود تو بازار مین جا
اور دیکھ کون بیچتا ہے تیرے ہاتھ پھر مشورہ لے مجھ سے مین اجازت دونگا یا منع کرونگا (مگر یہ نہین ہو سکتا کہ مین تیرے ساتھ چلون
اور تیرا دلال بن جاؤن اور بستی والونکا نقصان کرون) **عن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یبیع حاضر لباد
ودعوا الناس یرزق اللہ بعضھم من بعض ترجمہ جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہر والا
دیہاتی کی چیز نہ بیچے اور لوگون کو چھوڑ دو تا اللہ تعالی بعضون کی طرف سے بعضون کو روزی دیوے (یعنے کوئی نفع کماوے
کوئی نقصان اٹھاوے کہ مین تجارت مین دخل دو) **باب** من اشتری مصراۃ فکرھھا کوئی شخص ایسی بکری

خریدی جسکے تھن مین کئی دنکا دودہ اکٹھا کیا ہو **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تلقوا الرکبان للبیع ولا یبیع بعضکم علی بیع بعض ولا تصروا الابل والغنم فمن ابتاعھا بعد ذلک فھو بخیر النظرین بعد ان یحلبھا فان رضیھا امسکھا وان سخطھا ردھا وصاعا من تمر ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگے بڑھ کر قافلہ سے نہ ملو اور ان خریدکر گران بیچنے کیلیے یعنی قافلہ کو شہر مین آنیسے پہلی دن سے ملکر قافلہ نہ خریدو اور کسی کی خرید و فروخت مین کوئی اپنی چیز نہ بیچے۔ تیسرے ایسے خریدار کو دھوکہ نہ دیو اونٹنی اور بکری بیچنے مین تصریہ نکرو (یعنی ایک دن یا دو دن کا دودہ اونکی تھنون مین جمع کرکے نہ بیچو پھر جو کوئی اسکی بکری یا اونٹنی خریدیگا تو اسکو دودہ دوہنے کے بعد اختیار ہی اوسکی بیچے اور پھیر دینے مین اگر پسند کرے تو رکھ لے اور ناپسند ہو تو پھیر دی ایک صاع خرما دیکر **ق** وہ اوسکے دودہ کا بدلہ ہو جاویگا جو خریدار نے لیا **عن** ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اشتری شاۃ مصراۃ فھو بالخیار ثلاثۃ ایام ان شاء ردھا وصاعا من طعام لا سمراء ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے تصریہ کی ہوئی بکری کو خریدا کیا (تصریہ کا بیان آگے گزر چکا) تو وہ اوسکے پھیرنیکا اختیار رکھتا ہی تین دن تک اگر پھیر دی تو اوسکے ساتھہ ایک صاع اناج دیوے نہ گیہون (یعنی کچہ گیہون کا دینا ضرور نہین کوئی اناج دیدیوے **عن** ابی ھریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اشتری غنما مصراۃ احتلبھا فان رضیھا امسکھا وان سخطھا ففی حلبتھا صاعا من تمر ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے تصریہ کی ہوئی بکری خریدکر دوہا اسکا دودہ دوہا پھر چاہے اوسکو رکھہ لے اور ناپسند ہو تو ایک صاع کہجور اوسکے دودہ کے بدلے دیکر اوسکو پھیر دے **عن** عبد اللہ بن عمر یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ابتاع محفلۃ فھو بالخیار ثلاثۃ ایام فان ردھا رد معھا مثل او مثلی لبنھا قمحا ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی تھنون مین دودہ بہری بکری خریدے تو اوسکو تین دن تک اختیار ہی اگر اوسکو پھیر دے تو اوسکے ساتھہ جتنا دودہ دوہا ہی اوسکی قدر یا اوسکے دونے گیہون دیوے **باب** فی النھی عن الکرۃ آدمیون یا جانورون کی قوت اور ضرورت کو روکنا اور رکھہ چھوڑنا **عن** معمر بن ابی معمر احد بنی عدی بن کعب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحتکر الا خاطئ فقلت لسعید فانک تحتکر قال ومعمر کان یحتکر قال ابو داود کان سعید بن المسیب یحتکر الزیت والحنطۃ والبز سمعت احمد بن یونس یقول سالت سفیان عن کبس اللقت فقال کانوا یکرھون الحکرۃ وسالت ابا بکر بن عیاش فقال اکبسہ ترجمہ معمر بن ابی معمر جو اولاد مین سے ہی عدی بن کعب کے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا احتکار یعنی نرخ مہنگا کرنیکو خاطی نہین جمع کرنا سو گنہگار کہے محمد بن عمرو نے کہا مین سعید بن المسیب سے کہا تم تو احتکار کرتے ہو انہون نے کہا معمر بھی احتکار کرتے تہے ابو داؤد نے کہا سعید بن المسیب احتکار کرتی تھی کہجور کی گھی پھر

اور چارے کا اور اون تخمونکا جن سے تیل نکلتا ہے یا جو معاملہ مین پڑتی ہین - احمد بن یونس نے کہا مین نے سفیان سے پوچھا چارہ
جانور دلکا روکنا کیسا ہے انہون نے کہا اگلے لوگ بُرا جانتے تھے احتکار کو اور مین نے ابابکر بن عیاش سے پوچھا تو انہون نے کہا
روک رکھنا وسکو عن قتادۃ قال لیس فی القمر حکرۃ قال ابن المثنی قال عن الحسن فقلنا لہ لا تقل عن
الحسن قال ابو داؤد قال الاوزاعی المحتکر من یعترض السوق ترجمہ قتادہ سے روایت ہے کہ کھجور مین احتکار
نہین ہے - راوی نے کہا یہ حدیث حسن بصری سے مروی ہے ہم نے کہا حسن کا نام نہ لی (نسخہ مطبوعہ دہلی مین ہے ابو داؤد نے
کہا ہمارے نزدیک یہ حدیث باطل ہے) ابو داؤد نے کہا اوزاعی نے کہا (جو شام کے مجتہد تھے) کہ محتکر وہ ہے جو بازار مین داخلت
کرے یعنی غلہ آنے کو روکے باب فی کسر الدراھم روپیون کا توڑنا بے ضرورت منع ہے عن عبد اللہ
قال دفنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تکسر سکۃ المسلمین الجائزۃ بینہم الا من بأس ترجمہ عبد اللہ بن
عمر سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانون کا سکہ توڑنے سے جو اون مین جاری ہو مگر کسی ضرورت
کی وجہ سے ہو تو درست ہے باب فی التسعیر نرخ مقرر کرنا درست نہین ہے عن ابی ھریرۃ ان رجلا جاء
فقال یا رسول اللہ سعر فقال بل ادعو ثم جاءہ رجل فقال یا رسول اللہ سعر فقال بل اللہ یخفض
ویرفع وانی لارجو ان القی اللہ ولیس لاحد عندی مظلمۃ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے ایک شخص آیا اور عرض
کیا یا رسول اللہ نرخ کر دیجیے آپ نے فرمایا نہین بلکہ مین دعا کرونگا (خدا ارزان ہونیکیواسطے) پھر ایک شخص آیا اور عرض
کیا یا رسول اللہ نرخ مقرر کر دیجیے آپ نے فرمایا بلکہ اللہ نرخ گھٹاتا ہے اور بڑھاتا ہے اور مین امید رکھتا ہون کہ اللہ سے
ملون اور میری پاس کوئی مظلمہ نہ ہو یعنے کوئی ایسا امر نہ ہو جس سے میرا ظلم کسی پر پایا جاوے عن انس قال قال
الناس یا رسول اللہ غلا السعر فسعر لنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ ھو المسعر القابض الباسط
الرازق وانی لارجو ان القی اللہ ولیس احد منکم یطلبنی بمظلمۃ فی دم ولا مال ترجمہ انس سے روایت
ہے لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ نرخ گران ہو گیا ہے آپ ہمارے لیے نرخ باندھ دیجیے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
مقرر اللہ وہ ہے نرخ باندھتا ہے تنگی کرتا ہے کشایش کرتا ہے روزی دیتا ہے اور مجھکو امید ہے اللہ تعالی سے اس حالت پر ملنے
کی کہ کوئی تم مین سے میرا مدعی نہ ہو کسی خون کا بسبب ظلم کے اور نہ خون کے اور مال کے ف لفظ مین نے بروزن سنے
نرخ باندھنا ظلم ہی مال مین مالک کو اختیار ہے جسطرح چاہے بیچے باب فی النھی عن الغش برا مال اچھے مال مین ملا دینا
گناہ ہے عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر برجل یبیع طعاما فسالہ کیف تبیع
فاخبرہ فاوحی الیہ ادخل یدیک فیہ فادخل یدیہ فیہ فاذا ھو مبلول فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لیس منا من غش ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس تشریف
لیگئے وہ اناج بیچ رہا تھا آپ نے پوچھا کیسے بیچتا ہے اوس نے بیان کیا اوسپر آپ پر وحی آئی کہ اپنا ہاتھ ڈالکر دیکھو آپ نے

ما تہہ و الکر دیکھا تو وہ اناج اندر سے تر (یعنی گیلا) تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو فریب کرے ہم اوسکے
برا مال جہپا وے تو وہ ہم مین سے نہین ہے (یعنی اسلام کے شیوہ کے خلاف ہے کہ مکر اور فریب کرے) **باب خیار المتبایعین**
بائع اور مشتری کے اختیار کا بیان **عن** عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال المتبایعان
کل واحد منہما بالخیار علی صاحبہ مالم یفترقا الا بیع الخیار **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو شخص آپسمین خرید و فروخت کرنیوالے جبتک جدا نہ ہون ایکدوسرے پر اختیار رکہتے
ہین (یعنی چیز پہیر دینے کا) سوای بیع خیار کے **ف** وہ بیع جسمین جدا ہونے کے بعد بہی اختیار باقی ہے (یعنی پسند
ناپسند کی شرط کر لی ہو) **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمعناہ قال او یقول احدہما لصاحبہ
اختر **ترجمہ** ابن عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے ایسا ہی یعنی جبتک جدا نہ ہون یا ایکدوسرے
سے کہدیوے کہ بیع کو نافذ کر **عن** عمرو بن العاص ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال المتبایعان بالخیار
مالم یفترقا الا ان تکون صفقۃ خیار ولا یحل لہ ان یفارق صاحبہ خشیۃ ان یستقیلہ **ترجمہ**
عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچنے والا اور خریدنے والا دونون جبتک جدا نہ ہون اختیار
رکہتے ہین یعنے چیز پہیر دینے کا مگر بیع کہ خیار ہو یعنے بیع خیار مین بعد جدا ہونے کے بہی اختیار باقی رہتا ہے۔ اور بائع مشتری
دونونمین کسیکو حلال نہین کہ چیز پہیر دینے کے ڈر سے اپنی ساتھی سے جدا ہو جاوے (یعنے اوٹھکر چلدیوے) **عن** ابی الوضی قال
غزونا غزوۃ لنا فنزلنا منزلا فباع صاحب لنا فرسا بغلام ثم اقاما بقیۃ یومہما ولیلتہما فلما اصبحا
من الغد حضر الرحیل قام الی فرسہ یسرجہ فندم فاتی الرجل واخذہ بالبیع فابی الرجل ان یدفعہ الیہ
فقال بینی وبینک ابو برزۃ صاحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتیا ابا برزۃ فی ناحیۃ العسکر فقالا لہ ہذہ القصۃ فقال
ان رضیتما ان اقضی بینکما بقضاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البیعان
بالخیار مالم یتفرقا قال ہشام بن حسان حدث جمیل انہ قال ما اراکما افترقتما **ترجمہ** ابو الوضی (عباد بن نسیب)
روایت ہے مین نے ایک جہاد کیا تو ایک منزل مین اوترے وہان ہمارے ایک ساتھی نے ایک گہوڑا فروخت کیا غلام لیکر پہر بائع
اور مشتری ساری دن اور رات وہین رہے جب دوسرے دن صبح ہوئی اور کوچ کا وقت آیا تو گہوڑا جس نے بیچا تہا وہ زین کسنے
لگا اپنے گہوڑے پر اوسوقت شرمندہ ہوا (یعنے گہوڑا پسند آیا اور بیچنا اچہا نہ معلوم ہوا) اور مشتری پاس گیا گہوڑا واپس لینے
کو اوس نے انکار کیا واپس دینے سے تب اوس نے کہا اچہا ابو برزہ صحابی جو فیصلہ کرین ہم دونو ابو برزہ پاس جاکر لشکر
کی ایک جانب مین اور یہ قصہ اون سے بیان کیا انہون نے کہا تم راضی ہو اسبات پر مین تمہارا فیصلہ کرون جسطرح رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے آپنے فرمایا بائع اور مشتری کو اختیار ہے جبتک جدا نہ ہون تو مین دیکہتا ہون تم دونون جدا نہین
ہوئے **ف** یعنے اوسی مقام مین ہے جہان بیع کی تہی پہر آتی ہے تو دونون ساتہ آئی اسوجہ سے اختیار باقی ہے مطلب یہ ہے

کہ بعد ایجاب اور قبول کے جبتک بائع اور مشتری جدا نہ ہو جاوین یعنی بائع اپنی راہ لے اور مشتری اپنی راہ لے تب تک ہر ایک کو اختیار رہیگا کہ بیع فسخ کر ڈالین یہی قول ہی جمہور صحابہ اور تابعین کا اور ابو حنیفہ رح کے نزدیک بعد ایجاب اور قبول کے فسخ کا اختیار نہ رہیگا مگر جب شرط ہو جاوے اختیار کی اور یہ احادیث اوپر حجت ہین **عن** ابن ایوب قال کان ابو زرعة اذا بایع رجلا خیره قال ثم یقول خیرنی ویقول سمعت اباهریرة یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یفترقن اثنان الا عن تراض **ترجمہ** یحیی بن ایوب سے روایت ہی ابو زرعہ جب خرید و فروخت کرتے تو اختیار دیتے دوسرے کو پھر کہتے مجھکو بھی اختیار دے اور وہ کہتے تھے کہ مین نے ابا ہریرہ سے سنا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی نہ جدا ہون دو نون یعنی بائع اور مشتری سوا رضامندی کے یعنی راضی ہو کر الگ ہون **عن** حکیم بن حزام ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال البیعان بالخیار مالم یفترقا فان صدقا وبینا بورک لهما فی بیعهما وان کتما وکذبا محقت البرکة من بیعهما قال ابوداود وکذلک رواه سعید بن ابی عروبة وحماد واما همام فقال حتی یتفرقا ویختار ثلاث مرات **ترجمہ** حکیم بن حزام سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائع اور مشتری کو اختیار ہی جبتک جدا نہ ہون پھر اگر دونون سچ کہین اور جو عیب ہو بیان کردین یعنی بکنے کی چیز کا تو خرید و فروخت مین دونون کو برکت ہوگی اور اگر جھوٹ کہین اور چیز کا عیب چھپاوین تو انکی خرید و فروخت مین برکت کم ہو گی یا مٹ جاویگی **ف** ہمام کی روایت مین ہی حتی یتفرقا ویختار ثلاث مرات یعنی بائع اور مشتری کو اختیار ہی جبتک دونون جدا نہ ہون اور اختیار کی شرط کرلین تین بار یہ ارشاد فرمایا **باب** فی فضل الاقالة بیع فسخ کر ڈالنے کی فضیلت **عن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من اقال مسلما اقاله الله عثرته **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مسلمان سے اقالہ کریگا قیامت کے دن اللہ اوسکا قصور معاف کریگا **ف** یعنی ازان خرید کر کے پھیر دے یا گران بیچکر پھیر لیوے اور بائع مشتری سے اور مشتری بائع سے سلوک کریگا تو ثواب ہی تاکہ اپنے بھائی مسلمان کا نقصان نہ ہو **باب** فیمن باع بیعتین فی بیعة ایک بیع مین یعنی ایک عقد مین دو بیعین کرنا منع ہے **عن** ابی هریرة قال قال النبی صلی الله علیه وسلم من باع بیعتین فی بیعة فله اوکسهما او الربا **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایک بیع مین دو بیع کیا تو جو اوسمین کم ہو اوسکو اختیار کرنا چاہیے اور نہین تو سود ہوگا **ف** جیسے بائع مشتری سے کہے یہ کپڑا ایک دینار کا ہے اور یہ دو دینار کا اور مشتری کو دونون مین سے ایک لینا پڑے بعضون نے کہا اسکی مثال یہ ہی بائع مشتری سے کہے مین نے تیری ہاتھ یہ کپڑا نقد دس روپے کو اور اودھار پندرہ روپے کو بیچا بعضون نے کہا بائع مشتری سے کہے مین نے اپنا غلام تیرے ہاتھ بیچا اس شرط سے کہ تو اپنا گھر میرے ہاتھ بیچ مگر دوسری صورت اس حدیث کے مضمون سے زیادہ مناسب ہے کیونکہ دو قیمتین کم و بیش اوسمین ہین اور کم کو اگر اختیار نہ کرے تو سود لازم آتا ہی **باب** النهی عن العینة بیع عینہ کی ممانعت کا بیان

عن ابن عمر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا تبايعتم بالعينة واخذتم اذناب البقر
رضيتم بالزرع وتركتم الجهاد سلط الله عليكم ذلا لا ينزعه حتى ترجعوا الى دينكم ترجمہ عبداللہ بن
عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا آپ فرماتے تھے جب تم بیع عینہ کرو گے (یہ سود خواری کی ایجاد
کی ہے مثلاً زید عمرو کے ہاتھ ایک تھان جس روپیہ کا بیچے ایک مہینہ کی میعاد پر پھر آٹھ روپیہ نقد دیکر وہ تھان عمرو سے
خرید لیوے) اور گائے بیل کی دمیں تھامو گی اور کھیتی سے خوش ہو گے اور جہاد کو چھوڑ دو گے تو اللہ تعالے ڈالدیگا تمہاری
اوپر ذلت کو پھر دور نہ کریگا ذلت تمہاری یہانتک کہ پھر جاؤ اپنی دین کیطرف (یعنی پھر دین پر قائم ہو جاؤ اور جہاد شروع کرو
تو عزت دیگا خدا تعالی اور غالب کریگا کفار پر ورنہ روز بروز ذلیل ہوتے جاؤ گے یہی حال ہے مسلمانوں کا اس زمانے میں
اللہ رحم کرے) **باب فی السلف** سلف (یعنی سلم کا) بیان (اوسکی تفسیر آتی ہے) **عن** ابن عباس قال قدم
رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة وهم يسلفون في الثمر السنة والسنتين والثلاثة فقال رسول الله
صلى الله عليه وسلم من سلف في ثمر فليسلف في كيل معلوم ووزن معلوم الى اجل معلوم ترجمہ ابن عباس سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں تشریف لائے اور وہاں کے لوگ میووں میں ایک ایک برس دو دو برس تین تین برس
کا سلف کرتے تھے ف سلف اور سلم اوسکو کہتے ہیں کہ مشتری بائع کو قیمت نقد دیدے اور مبیع کی ایک میعاد مقرر ہو جاوے
جیسے کسی سے دس روپیہ کے بدلے میں ایک پلہ گیہوں کا دس روپیہ نقد اوسکو دیدے اور گیہوں لینے کی میعاد ایک مہینہ
مقرر ہو ف تو آپ نے فرمایا جنس میوہ خریدنے کی لیے قیمت پیشگی دی اوسکو چاہیے کہ اوسکی مدت اور وزن یا ناپ مقرر کرے
(اگر مدت مجہول ہو گی یا وزن نامعلوم ہو گا تو سلم درست نہ ہو گی) **عن** محمد او عبد الله بن مجالد قال اختلف
عبد الله بن شداد وابو بردة في السلف فبعثوني الى ابن ابي اوفى فسالته فقال انا كنا نسلف على عهد
رسول الله صلى الله عليه وسلم وابي بكر وعمر في الحنطة والشعير والتمر والزبيب زاد ابن كثير الى قوم
ما هو عندهم ثم اتفقا وسالت ابن ابزى فقال مثل ذلك ترجمہ محمد سے یا عبداللہ بن مجالد سے روایت ہے کہ عبداللہ
بن شداد اور ابو بردہ نے آپس میں سلف کے باب میں اختلاف کیا تو مجھ کو یہ مسئلہ پوچھنے کے لیے ابن ابی اوفی پاس بھیجا میں نے
اوسسے پوچھا اونہوں نے کہا مقرر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اور ابو بکر رضہ اور عمر رضہ کے زمانہ میں گیہوں اور
جو اور کھجور اور انگور جنس میں سلف کیا کرتے تھے اور اون لوگوں سے جنکے پاس یہ میوے نہ ہوتے پھر میں نے ابن ابزی سے
پوچھا انہوں نے بھی ایسا ہی بیان کیا (جیسا ابن ابی اوفی نے کہا) **عن** ابن ابی مجالد بهذا الحديث قال عند
قوم ما هو عندهم ترجمہ دوسری روایت میں ابن ابی مجالد سے ایسا ہی روی ہے کہ اون لوگوں سے سلم کرتے تھے جنکے پاس
یہ مال نہ ہوتے ابو داؤد نے کہا ابن ابی مجالد صعیف ہے **عن** عبد الله بن ابي اوفى قال غزونا مع رسول الله صلى
الله عليه وسلم الشام فكان ياتينا انباط من انباط الشام فنسلفهم في البر والزيت سعر معلوم وكيل معلوم

فقیل له ممن له ذلك قال ما كنا نسلف على عهد ترجمہ عبد اللہ بن ابی اوفے اسلمی سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شام کیطرف ہم نے سفر کیا جہاد کے لیے تو ہمارے پاس شام کے ملک کے کھیتی والے آئے اور ہم اون سے گیہون اور تیل مین سلف کرتے۔ یعنے پہلی قیمت دیدیتے تھے اون کی بھاؤ اور مدت ٹھہراکر کسی نے اون سے پوچھا اون لوگونے سلم کرتے ہوگے جنکے پاس یہہ مال ہوتا ہوگا انہون نے کہا ہم پوچھتے تھوڑے تھے وایب فی السلم فی ثمرة بعینہ یا کسی خاص درخت کی میوہ مین سلم کرنا درست نہین ہے عن ابن عمران رجلا اسلف رجلا فی نخل فلم یخرج تلك السنة شیئا فاختصما الی النبی صلے الله علیه وسلم قال بم تستحل ماله ارد علیه ماله ثم قال لا تسلفوا فی النخل حتی یبدو صلاحه ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ایک شخص نے سلم کیا خاص ایکدرخت کے میوہ پر اوس سال اوس درخت مین میوہ نہ نکلا تو دونون نے جھگڑا کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آپنے بائع سے کہا تو کس چیز کے بدلے اوسکا مال لیتا ہے پھیری اوسکا مال (یعنے جب میوہ نہین نکلا تو اوسکا راس المال پھیرے پھر آپنے فرمایا مت سلم کیا کرو کھجور کے درختون کے میوے مین جبتک پہلے کھجور پر نہ آوین باب السلف فی کیل معلوم مین مسلم فیہ کو بدل دینا کیسا ہے عن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من اسلف فی شیء فلا یصرفه الی غیره ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہے رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی پہلی قیمت دیکر کسی چیز کو خریدی سو وہ چیز کسی اور چیز سے بدلے یعنے جبتک اوس چیز کو اپنے قبضہ اور تصرف مین نہ لاوے اوسکا بدلنا درست نہین مثلاً سلم کی گیہون لینے پر اور گیہون لینے سے پہلے اوس کے بدلے مین چانول ٹھہرالیے تو یہہ نادرست ہے باب فی وضع الجائحة اگر کھیت یا باغ پر کوئی آفت آجاوے تو مشتری کو نقصان مجرا دینا چاہیے عن ابی سعید الخدری انه قال اصیب رجل فی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم فی ثمار ابتاعها فکثر دینه فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم تصدقوا علیه فتصدق الناس علیه فلم یبلغ ذلك وفاء دینه فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم خذوا ما وجدتم ولیس لکم الا ذلك ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین ایک شخص نے میوہ خریدا پھر اوس میوہ پر کوئی آفت آگئی اور اوسپر بہت سا قرض ہوگیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون کو اوسکے لیے خیرات دینے کا حکم فرمایا تو لوگون نے اوسکو خیرات دی وہ مال خیرات کا بھی اوسکے قرض ادا ہونے کے قابل نہ ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یعنے اوسکے قرض خواہون سے جو کچھ اوس کے پاس ہے تم کو ملے تم وہی لے لو اور سوا اسکے تم کو اور کچھ نہ ملیگا (یعنے ادا یا فضل کچھ نہین ہوسکتا البتہ جب آیندہ اور کچھ مال کماوے تو اوس سے لے سکتے ہو) عن جابر بن عبد الله ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان بعت من اخیك ثمرا فاصابتها جائحة فلا یحل لك ان تأخذ منه شیئا بم تأخذ مال اخیك بغیر حق ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا اگر میوہ بیچے تو اپنے بھائی مسلمان کے ہاتھ اور اوسپر یعنے میوہ پر کوئی آفت ہو پہنچے تو تجھے حرف مدار سے ایک کوڑی بھی
لینا حلال نہین **ف** یہ حکم اوسوقت ہی کہ میوہ بالکل خراب ہو جاوے خواہ بعد پختگی کے یا نادانی سے قبل پختگی کے اور اگر کچھ
رہے اور کچھ جاتا رہے تو اوسوقت بقدر نقصان قیمت کے تخفیف چاہیے خواہ بعد پختگی کے یا جہالت سے قبل پختگی کے **ف**
تو تاش اپنے بھائی کا مال کیونکر لے گا **باب** فی تفسیر الجائحۃ آفت کسکا نام ہی اور کیا چیز ہے **عن** عطاء
قال الجوائح کل ظاھر مفسد من مطر او برد او جراد او ریح او حریق **ترجمہ** عطاء سے روایت ہی آفت وہ ہے
جو کھلی کھلی ہو جس سے تباہی ہو جیسے بارش یا پالا یا ٹیڈی یا آندہی یا انگار جس کا انکار کسیکو نہ ہو سکے **عن** یحیی بن سعید
انہ قال الجائحۃ فیما اصیب دون ثلث راس المال قال یحیی وذالک فی سنۃ المسلمین **ترجمہ** یحیی بن سعید
سے روایت ہی انہون نے کہا اگر تہائی سے کم مال پر آفت آوے تو اوسکو آفت نہ کہینگے یحیی نے کہا یہ مسلمانون کا طریقہ ہی رہا ہے
اون کی روجی بات ہی کہ تہائی سے کم اگر نقصان ہو تو مشتری کو مجرا نہین دیتی کیونکہ ایسا ہوا کرتا ہے **باب** منع الماء
پانی کو روکنا چارہ روکنے کے لیے منع ہے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یمنع فضل الماء
لیمنع بہ الکلاء **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچی ہوئی پانی سے کوئی منع نہ کریگا
تاکہ گھاس بچ رہے۔ عرب مین قاعدہ تہا کہ کنوؤن سے پانی بھر کر ایک حوض یا گڈہے مین ڈالتے اور اپنے جانورون کو پانی پلاتے
جو بچ رہتا اوس سے اور لوگون کے جانور بھی نفع اوٹہاتے بعضون نے اوس بچے ہوئے پانی سے روکنا شروع کیا اس خیال سے
کہ جب پانی نہ ملیگا تو لوگ اپنے جانورون کو گہاس چرانے کے لیے ہی نہ لاوینگے تو گہاس محفوظ رہیگی آنحضرت نے اس سے منع
کیا **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثۃ لا یکلمھم اللہ یوم القیامۃ رجل منع ابن
السبیل فضل ماء عندہ ورجل حلف علی سلعۃ بعد العصر یعنی کاذبا ورجل بایع اماما فان اعطاہ وفی
لہ وان لم یعطہ لم یف لہ **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالی تین
شخصون سے بات نہ کریگا ایک تو وہ شخص کہ اوسکے پاس حاجت سے زیادہ پانی موجود ہو اور مسافر کو اوس پانی سے روکے اور دوسرا وہ
شخص جو جہوٹی قسم بعد عصر کے کہاوے اپنا اسباب بیچنے کے لیے۔ اور تیسرا وہ شخص جس نے امام سے بیعت کی پھر امام نے اگر کچھ اوسکو
دیا تو اوس نے بھی اپنے عہد کو پورا نہ کیا۔ یعنی دنیا ہی کے لیے بیعت کی **عن** الاعمش باسنادہ ومعناہ قال ولا یزکیھم
ولھم عذاب الیم وقال فی السلعۃ باللہ لقد اعطی بھا کذا وکذا فصدقہ الآخر فاخذھا **ترجمہ** دوسری روایت
مین بھی ایسا ہی ہی اتنا زیادہ ہی کہ اللہ اون تینون آدمیون سے نہ بات کریگا نہ اون کو گناہون سے پاک کریگا اور اونکو دکہ کا عذاب
ہوگا اور اسباب پر قسم کہانا یہ ہی کہ قسم خدا کی فلان شخص اسکو اتنی روپیہ کو خریدتا تہا یہ سنکر مشتری سچ جانے اور لے لیوے **عن**
امرأۃ یقال لھا بھیسۃ عن ابیھا قالت استاذن ابی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فدخل بیتہ وبین قمیصہ فجعل
یقبل ویلتزم ثم قال یا نبی اللہ ما الشیء الذی لا یحل منعہ قال الماء قال یا نبی اللہ ما الشیء الذی لا یحل

ف یہ مسئلہ اوس زمانہ کے لیے تہا جب لوگ اپنے عہد کو پورا نہ کرتے تہے اور جھوٹی قسمین کہاتے تہے اب نہین ہی

نے اوسکو کچھ نہ دیا

منعه قال للملم قال یا نبی اللہ ما الشی الذی لا یحل منعه قال ان تفعل الخیر خیر لک ترجمہ بہز سے روایت ہی کہ میرے باپ نے اجازت مانگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر آیا کرتہ اوٹھا کر اندر منہ ڈالا اور چومنے لگا اور پونچھنے لگا پھر فرمایا پانی پھر اوس نے پوچھا ای نبی اللہ کے وہ کون سی چیز ہے جسکا روکنا درست نہین آپ نے فرمایا نمک پھر اوس نے پوچھا ای نبی اللہ کے وہ کون سی شی ہی جسکا روکنا درست نہین آپ نے فرمایا جتنی تو نیکی کرے اوسی قدر بہتر ہی (یعنے پانی اور نمک کا تو روکنا کسی طرح درست نہین باقی اور چیزون کو بھی تو اگر نہ روکے گا دیگا تو زیادہ ثواب ہے) **عن** رجل من المهاجرین من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال غزوت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثا اسمعه یقول المسلمون شرکاء فی ثلاث فی الکلاء والماء والنار ترجمہ مہاجرین صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین ایک شخص سے روایت ہی مین نے جہاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تین بار مین نے سنا آپ فرماتے تھے مسلمان شریک ہین تین چیزون مین گھانس اور پانی اور آگ مین (یعنے نہر اور چشمہ اسی طرح جلانے کی لکڑی جو جنگل مین ہو کسی کے ملک نہ ہو یا آگ سلگانی کے پتھر جو پہاڑون مین ہوتے ہین اسیطرح گھانس جو بنجر لاوارث زمین مین آگے اوسپر کسیکا اجارہ نہین ہوسکتا ہر شخص ان چیزونسے نفع اوٹھا سکتا ہے **باب** فی بیع فضل الماء بچا ہوا پانی بیچنے کا بیان **عن** ایاس بن عبد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نهی عن بیع فضل الماء ترجمہ ایاس بن عبد سے روایت ہی مقرر منع فرمایا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس پانی کے بیچنے سے جو حاجت سے زیادہ بچ رہے **ف** یعنے پینے کے لیے ورنہ کھیتی کے لیے بیچنا درست ہی **باب** فی ثمن السنور والبلی کو بیچنا کیسا ہے **عن** جابر بن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیه وسلم نهی عن ثمن الکلب والسنور ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے اور بلی کی قیمت لے نے سے منع فرمایا ہی (تو کتے کی قیمت حرام ہی شافعی اور احمد اور مالک کے نزدیک) **عن** جابر ان النبی صلی اللہ علیه وسلم نهی عن ثمن الهرة ترجمہ جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلی کی قیمت لینے سے منع فرمایا ہی **باب** فی اثمان الکلاب کتون کی قیمت لینا کیسا ہی **عن** ابی مسعود عن النبی صلی اللہ علیه وسلم انه نهی عن ثمن الکلب ومهر البغی وحلوان الکاهن ترجمہ ابی مسعود نے روایت کیا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کتے کی قیمت لینے سے **ف** کتے کی قیمت لینا حرام ہی جمہور علما کے نزدیک اونہین مین سے ہین ابو ہریرہ اور حسن بصری اور ربیعہ اور حکم بن حماد اور امام شافعی اور امام احمد اور داؤد اور ابن منذر وغیرہ **ف** اور فاحشہ زانیہ کی خرچی لینے سے) **ف** زانیہ کی خرچی حرام ہونے پر مسلمانون کا اجماع ہی۔ موطا مین امام مالک نے کہا ہی مہر بغی سے وہ چیز مراد ہی جو کہ زنا پر عورت کو دی جاوے اور اسی طرح لکھا ہی امام نووی نے اور شیخ عبد الحق اور ملا علی قاری نے **ت** اور کاہن فال نکالنے والے کمائی سے **ف** کاہن اوسکو کہتے ہین جو زمانہ آیندہ کی خبر دے کہ ایسا ہوگا تو ایسی خبر دینے پر اوسکو کچھ نقد یا کپڑا مٹھائی وغیرہ دینا حرام ہی اور عربی مین اسکو حلوان کہتے ہین حلوان کہتے ہین شیرینی کے مین اور

ای نبی اللہ کے وہ کون سی چیز ہے جسکا روکنا درست نہین آپ نے فرمایا

کہا بنوی اور قاضی عیاض نے کہ اجماع کیا ہی مسلمانون نے اوپر حرام ہونے حلوان کاہن کے اسلیے کہ وہ بدلہ ہی حرام چیز کا اور اس لیے
کہ وہ کہاتا ہی مال سے باطل کے **عن** عبداللہ بن عباس قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ثمن الکلب و
ان جاء یطلب ثمن الکلب فاملأ کفیہ ترابا **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا
ہی کتے کی قیمت لینے سے اور فرمایا جو کوئی کتے کی قیمت لینے آوے تو اوسکی مٹھی مین مٹی بھر دے **عن** عون بن ابی جحیفۃ
ان اباہ قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن ثمن الکلب **ترجمہ** عون بن ابی جحیفہ نے اپنے باپ سے
روایت کیا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہی کتے کی قیمت لینے سے **ف** مگر عطا اور ابو حنیفہ اور اون کے عنایتیون
نے جائز رکھا ہی اون کتون کی قیمت لینے کو جن سے منفعت ہوتی ہی جیسے شکاری کتا - طحاوی نے کہا یہ بھی اوسوقت
تھی جب کتون کے قتل کا حکم ہوا تھا پھر اونکا قتل منع ہوا اور نفع لینا اون سے درست ہو گیا **عن** ابی ھریرۃ یقول
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل ثمن الکلب ولا حلوان الکاھن ولا مھر البغی **ترجمہ** ابو ہریرہ سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال نہین کتے کی قیمت اور فال نکالنے والے کی کمائی اور فاحشہ کے
خرچی **باب** فی ثمن الخمر والمیتۃ شراب اور مردار کی قیمت لینا حرام ہی جیسے اوسکا کھانا حرام ہی **عن** ابی ھریرۃ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ حرم الخمر وثمنھا وحرم المیتۃ وثمنھا وحرم الخنزیر
وثمنہ **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مقرر اللہ جل جلالہ نے حرام کیا شراب کو
اور اوسکی قیمت کو اور حرام کیا مردے کو اور اوس کی قیمت کو اور حرام کیا سور کو اور اوس کی قیمت کو **عن** جابر بن
عبداللہ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول عام الفتح وھو بمکۃ ان اللہ حرم بیع
الخمر والمیتۃ والخنزیر والاصنام فقیل یا رسول اللہ ارأیت شحوم المیتۃ فانہ یطلی بھا السفن و
یدھن بھا الجلود ویستصبح بھا الناس فقال لا ھو حرام ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عند
ذلک قاتل اللہ الیھود ان اللہ لما حرم علیھم شحومھا اجملوہ ثم باعوہ فاکلوا ثمنہ **ترجمہ** جابر بن
عبداللہ سے روایت ہی اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جس سال مکہ فتح ہوا اور آپ مکے مین تھے
مقرر اللہ نے حرام کیا خرید فروخت شراب کی اور مردے کی اور سور کی اور بتون کی کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ جانتے
ہین کہ مردہ کی چربی سے ناؤ کو روغن کرتے ہین اور کہال اوس سے چربی دیجاتی ہے اور لوگ اوس سے روشنی کرتے ہین تو
آپ نے فرمایا نہین وہ تو حرام ہی پھر اوسی وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالے یہود پر لعنت کرے جب اللہ جل جلالہ
نے اون پر جانورون کی چربی حرام کی تو اونہون نے اوس چربی کو پگھلا کر بیچا اور اوسکے دام کھائے **ف** تو آپنے فرمایا
حرام کی قیمت بھی کھانا ایسا ہی ہی جیسے حرام کو کھانا **عن** یزید بن ابی حبیب قال کتب الی عطاء عن جابر
نحوہ لم یقل ھو حرام **ترجمہ** دوسری روایت مین بھی جابر سے ایسا ہی ہی مگر اس مین یہہ نہین ہی کہ آپ نے فرمایا

نہین وہ توحرام ہے (باقی سب بیچنا ہی) عن ابن عباس قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالسا
عند الرکن فقال فرفع بصرہ الی السماء فضحک فقال لعن اللہ الیہود ثلاثا ان اللہ حرم علیہم الشحوم
فباعوھا واکلوا اثمانھا وان اللہ اذا حرم علی قوم اکل شئ حرم علیہم ثمنہ ولم یقل فی حدیث
خالد بن عبد اللہ رایت قال قاتل اللہ الیہود ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
مین نے رکن یعنی حجر اسود یا کعبہ کا اور کوئی کونا کے پاس بیٹھے دیکھا راوی کہتا ہی پھر آپ نے آسمان کیطرف دیکھا اور مسکرا
تین بار آپ نے فرمایا اللہ یہود پر لعنت کرے مقرر اللہ جل جلالہ نے جانورون کی چربی حرام کی تو اونہون نے اوسکو بیچکر
اوسکی قیمت لیکر کھائی اور مقرر اللہ جل جلالہ نے جب کسی قوم پر کسی چیز کا کھانا حرام کیا تو اوس کی قیمت بھی اونپر حرام کی
(خالد بن عبد اللہ کی حدیث مین یہہ نہین ہی کہ مین نے حضرت کو کعبہ کے رکن کے پاس دیکھا اوسمین یہہ ہی کہ تباہ کرے
اللہ یہود کو) عن المغیرۃ بن شعبۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من باع الخمر فلیشقص الخنازیر
ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے شراب بیچا اوس نے سور کا گوشت صاف کیا
(یعنے سور کھانے کو بھی درست سمجھا کیونکہ شراب اور سور حرمت مین برابر ہین) عن عائشۃ قالت لما نزلت الایات
الاول من سورۃ البقرۃ خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقراھن علینا وقال حرمت التجارۃ
فی الخمر ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہی جب سورہ بقرہ کی آخر کی آیتین اول سے تین رکوعے یسالونک عن الخمر والمیسر تو رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور اون آیتون کو پڑھ کر سنایا ہم کو اور فرمایا حرام ہوئی سوداگری شراب کی اللہ نے فرمایا
کہ تو ای محمد شراب اور قمار بازی مین نفع ہین لوگون کو لیکن گناہ اون مین نفع سے زیادہ ہی) باب فی بیع
الطعام قبل ان یستوفی (غلے کو بیچنا اوسپر قبضہ کرنیسے پہلے درست نہین ہی) عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال من ابتاع طعاما فلا یبیعہ حتی یستوفیہ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جو کہانے کا غلہ مول لیوے تو اوسکو نہ بیچے جبتک اوسکو تول کر اپنے قبضہ مین نہ لاوے ف چارون امامون کا یہی مذہب ہے
کہ غلہ بیچنا مول لینیوالیکو بدون اپنا قبضہ کیے درست نہین اور امام شافعی کے نزدیک کوئی چیز غلہ ہو یا زمین اور باغ بدون قبضہ
بیچنا درست نہین اور امام اعظم کے مذہب مین زمین اور باغ اور گھر مین قبضہ ہونا شرط نہین باقی سب منقولات مین قبضہ شرط
ہی منقول وہ مال جو ایک جگہ سے دوسری جگہ جا سکے اور غیر منقول جیسے زمین اور باغ عن ابن عمر انہ قال کنا
فی زمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبتاع الطعام فیبعث علینا من یامرنا بانتقالہ من المکان الذی
ابتعناہ فیہ الی مکان سواہ قبل ان نبیعہ یعنی جزافا ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین ہم اناج خریدتے تھے پھر آپکے پاس ایک آدمی بھیجتے تھے وہ ہم کو حکم کرتا تھا کہ غلہ اوس جگہ سے
اوٹھا لیجاؤ جہان خریدا ہے قبل اسکے کہ ہم اوسکو بیچ کرین ف تاکہ وہ غلہ اون کے قبضہ مین بخوبی آجاوے اسکے بعد بیچنے

اگر ہو عن ابن عمر قال کنا نبتاعون الطعام جزافا یاعلی السوق فنہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان
یبیعوہ حتی ینقلوہ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے لوگ غلہ خرید کرتے تھے ایکجا جگہ مین ڈھیر کے ڈھیر جو بازار کی بلندی پر
تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اوسکو بیچنے سے جبتک اوس غلہ کو وہان سے دوسری جگہہ نہ لیجاوین (یعنی پہلے
مشتری کا قبضہ ہو جاوے) عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی ان یبیع احد طعاما
اشتراہ بکیل حتی یستوفیہ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص اناج
بیچے جسکو اوس نے ناپ یا تول کر خریدا ہے جبتک اوسپر قبضہ نہ کرلے عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من ابتاع طعاما فلا یبعہ حتی یکتالہ زاد ابو بکر قال قلت لابن عباس لم قال لانہم یتبایعون
بالذھب والطعام مرجئ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اناج خریدے
پھر اوسکو نہ بیچے جبتک اوسکو تول نہ لیوے ف مروان اپنی حکومت مین سپاہیونکو تنخواہ مین چیٹیان کھدیتا تھا کہ اتنا
اناج فلانے پرگنہ فلانے گاؤن سے لو سپاہیون نے بدون اناج لیے لوگون کے ہاتھہ وہان بیچنا اختیار کیا تب مروان نے یہ حدیث
بیان کی پھر مروان نے منع کردیا اس سے ف ابو بکر نے اتنا زیادہ کیا مین نے ابن عباس سے کہا کیون بھی ممانعت ہوئی
اونہون نے کہا لوگ اناج کو بیچ لیتے تھے شرفیان لیکر حالانکہ اناج ایک میعاد پر ملنے والا ہوتا (یعنے ابھی تک بائع کے پاس سے
مشتری تک آیا بھی نہوتا اور مشتری قبل قبضہ کے اوسکو بیچ ڈالتا پھر دوسرا مشتری اور کسی کے ہاتھہ بیچ ڈالتا) عن ابن عباس
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اشتریت احدکم طعاما فلا یبعہ حتی یقبضہ قال سلیمان
بن حرب یستوفیہ زاد مسدد قال قال ابن عباس واحسب ان کل شئ مثل الطعام ترجمہ ابن عباس ہی روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی اناج خریدے تو اوسکو جبتک اپنے قبضہ مین نہ لاوے کسی کے
ہاتھہ بیچے ابن عباس نے کہا میری نزدیک ہر چیز کا یہی حکم ہے یعنی جو چیز کوئی خریدے تو جبتک اوسپر قبضہ نہ کرلے اوسکو دوسرے
کے ہاتھہ نہ بیچے اناج ہو یا جانور یا مکان عن ابن عمر قال رایت الناس یضربون علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اذا اشتروا الطعام جزافا ان یبیعوہ حتی یبلغہ الی رحالہ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے مین نے
لوگون کو دیکھا مار پڑتی تھی اونپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین جب اناج کے ڈھیر خریدتے پھر اوسکو بیچ ڈالتے اپنے مکان
پر لیجانے سے پہلے (یعنے وہین کے وہین قبضے سے پہلے بیچ ڈالتے) عن ابن عمر قال ابتعت زیتا فی السوق فلما استوجبتہ
لنفسی لقینی رجل فاعطانی بہ ربحا حسنا فاردت ان اضرب علی یدہ فاخذ رجل من خلفی بذراعی فالتفت فاذا زید
بن ثابت فقال لا تبعہ حیث ابتعتہ حتی تحوزہ الی رحالک فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی ان تباع السلع
حیث تبتاع حتی یحوزھا التجار الی رحالھم ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ مین نے بازار مین تیل خریدا اور اوس مین سے بیع کو جب
مین نے کامل کر لیا تو مجھہ کو ایک شخص ملا اور اوس مین خاطر خواہ فائدہ دینے لگا سو مین نے چاہا کہ اس خریدار کو وہ تیل وہین اسی مین

ایک شخص نے میرا ہاتھ بیچ سے پکڑ لیا میں لوٹ کر دیکھا تو زید بن ثابت تھے میں اونہون نے کہا جبتک اوسکو اپنے ٹھکانے
پر نہ لیجاوے خرید نے کیجگہ سے مت بیچ - یعنے جہان خریدا ہے وہین مت بیچ بلکہ اپنے ٹھکانے پر لاکر بیچ اسلیے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے جہان پر چیز خریدی جاوے وہین پر بیچے جبتک سوداگر اپنے ٹھکانے پر نہ لیجاوے نہ بیچے باب
فی الرجل یقول فی البیع لا خلابۃ جو شخص بیچتے وقت یہ کہدے اسمین چکبلا اور فریب نہین ہے تو اوسکو اختیار رہیگا
عن ابن عمر انہ ذکر لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ یخدع فی البیع فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اذا بایعت فقل لا خلابۃ فکان الرجل اذا بایع یقول لا خلابۃ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے ذکر کیا کہ خرید و فروخت مین لوگ اوسکو دھوکا دیتے ہین تو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا جب تو خرید و فروخت کریگا تو کہدیا کر کہ چکبلا اور فریب نہین ہے پھر جب کوئی شخص
خرید و فروخت کرتا تو یہ کہدیتا (عن انس بن مالک ان رجلا علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یبتاع وفی عقدتہ ضعف فاتی
اھلہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا یا نبی اللہ احجر علی فلان فانہ یبتاع وفی عقدتہ ضعف
فدعاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فنھاہ عن البیع فقال یا نبی اللہ انی لا اصبر عن البیع فقال صلی اللہ علیہ
وسلم ان کنت غیر تارک البیع فقل ھا وھا ولا خلابۃ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ایک شخص نے (حبان بن
منقذ بن عمرو انصاری) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین خرید و فروخت کیا کرتا تھا اوس کے عقل مین فتور تھا
تو اوسکے عزیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ اوس شخص پر حجر کیجیے (تاکہ اوسکا کوئی تصرف
صحیح نہو یعنے لوگون کو اطلاع کر دیجیے کہ اوس سے کوئی معاملہ نہ کرے) کیونکہ وہ سودا کرتا ہے اور اوسکے عقل مین فتور ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنکر اوسکو بلا بھیجا اور خرید و فروخت سے منع کیا اوس نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ سے صبر نہین ہوسکتا
کہ مین خرید و فروخت نہ کرون تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا تو اگر خرید و فروخت کو چھوڑ نہین سکتا تو معاملہ
کرتیوقت یہ کہا کر اگاہ رہو اس معاملے مین فریب اور چکبلا نہین ہے **شرح** دارقطنی اور بیہقی کی روایت مین آتا ہے وہ کہتے مجھے
اختیار ہے تین دن تک یعنے سوچنے سمجھنے کیلیے اگر نقصان معلوم ہو تو معاملے کو فسخ کرونگا **باب ما جاء** فی العربان بیع عربان
کے بیان مین (اسکی تفسیر آئی ہے) عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ انہ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم عن بیع العربان ترجمہ عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اوس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے منع فرمایا بیع عربان سے **شرح** امام مالک نے کہا ہمارے نزدیک اسکی صورت یہ ہے کہ آدمی ایک غلام یا لونڈی خریدے
یا جانور کو کرایہ لے پھر بائع سے یا جانور والے سے کہدیوے کہ مین تجھے ایک دینار یا کم زیادہ دیتا ہون اس شرط پر کہ اگر مین اس
غلام یا لونڈی کو خریدونگا تو وہ دینار اوسکی قیمت مین سے سمجھنا یا جانور پر سواری کرونگا تو کرایہ مین سے خیال کرنا اور نہ خریدون
اگر غلام یا لونڈی تجھے پھیر دون یا جانور پر سوار نہ ہون تو دینار مفت تیرا مال ہو جاویگا اوسکو واپس نہ لونگا (ہندی مین اسکو

بیعانہ اور سائی کہتے ہین شریعت مین یہہ بیع باطل ہے اور نحو) **باب** فی الرجل یبیع ما لیس عندہ جو چیز
اپنے پاس نہو اوسکا بیچنا نادرست ہے **عن** حکیم بن حزام قال یا رسول اللہ یاتینی الرجل فیرید منی البیع
لیس عندی افابتاعہ لہ من السوق قال لا تبع ما لیس عندک ترجمہ حکیم بن حزام سے روایت ہے کہ مین نے عرض
کیا یا رسول اللہ بعض آدمی میرے پاس آتا ہے اور دو چیز مجھہ سے مانگتا ہے جو میری پاس موجود نہین تو مین اوسکو بازار
سے خرید کر لاؤن سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چیز تیری پاس موجود نہین اوسکو مت بیچ **عن** عبد اللہ
بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل سلف و بیع ولا شرطان فی بیع ولا ربح ما لم یضمن
ولا بیع ما لیس عندک ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اودھار کی
شرط پر بیچنا حلال نہین اودھار کی شرط پر بیچنا یعنے کسی کے ہاتھہ کچھہ بیچنا اور اوس سے شرط کرنا کہ اسقدر روپیہ فلانے مہینہ مجھکو قرض
دینا یہہ درست نہین - یا یہہ معنے ہین - کہ ایک شخص کسیکو کچھہ قرض دے اور اوسکے ہاتھہ گران قیمت سے بیچے
اور نہ ایک بیع مین (دو شرطین) مثلاً بائع مشتری سے کہے یہہ کپڑا مین نے تیرے ہاتھہ اس شرط پر بیچا کہ دھلوا بھی دونگا اور
سلوا بھی دونگا اور علما نے لکھا ہے دو شرطون کی قید اتفاقی ہے ورنہ ایک شرط بھی جائز نہین) اور نہ نفع اوس چیز کا
کہ جسمین اپنا ضمہ نہ لیا جاوے اور نہ بیچنا اوس چیز کا جو اپنے پاس موجود نہ ہو یعنے اپنے قبضے مین نہ ہو **باب** فی شرط
فی بیع بیع مین شرط کرنیکا بیان **عن** جابر بن عبد اللہ قال بعتہ یعنی بعیرہ من النبی صلی اللہ علیہ وسلم
واشترطت حملانہ الی اھلی قال فی اخرہ ترانی ذمامک کستک اذھب بجملک خذ جملک و ثمنہ فھما لک
ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے مین نے اپنا اونٹ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھہ بیچا اور شرط گھالی مین نے اوسپر
سوار ہونیکی اور بوجھہ لادنے کی اپنے گھر تک پہر بیان کیا قصہ اوسکا اخیر مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھہ سے فرمایا کیا تو بیچتا ہے
مین جواب دیا نے مین تامل سا کرتا ہون کہ تیرا اونٹ لیجاؤن جا اپنا اونٹ بھی لے لے اور قیمت بھی اوسکی لے لے دونو تیرے لئے
باب فی عہدۃ الرقیق غلام لونڈی جب خریدے تو مین دن تک مشتری کو اختیار ہے **عن** عقبۃ بن عامر قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال عہدۃ الرقیق ثلاثۃ ایام ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غلام اور لونڈی کے عیب کی جوابدہی بائع پر تین روز تک ہے یعنے تین روز تک مشتری اگر چاہے تو بغیر عیب
ثابت کیے ہوئے واپس کر سکتا ہے بعد تین روز کے عیب کو ثابت کرنا ضرور ہے گواہون سے یا بائع کے اقرار سے اہل مدینہ کا یہی قول ہے
اور جمہور علما نے اس حدیث پر عمل نہین کیا کیونکہ یہہ حدیث ضعیف ہے **عن** قتادۃ باسنادہ و معناہ زاد ان وجد
داخلۃ التلمث لیالی او دبغیر بینۃ فان فی جدادہ بعد الثلاث کلف البینۃ انہ اشتراہ وبہ ھذا الداء
ترجمہ دوسری روایت قتادہ سے ایسی ہی ہے یعنی اگر تین دن کے اندر غلام لونڈی مین کوئی عیب نکلے تو مشتری بغیر گواہون کے واپس کر سکتا ہے
اور تین دن کے بعد عیب نکلے تو مشتری سے گواہ طلب ہونگے اسبات پر کہ جب اس نے خریدا تھا تو یہ عیب موجود تھا ابو داؤد نے کہا یہہ

قتادہ کا کلام ہی) **باب** فیمن اشتری عبدا فاستغلہ ثم وجد عیبا ایک شخص نے غلام خریدا اور اوسکو
کام مین لگایا پھر اوسمین عیب نکلا تو اجرت مشتری کی ہوگی **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم الخراج بالضمان ترجمہ عائشہ رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا محاصل
کا وہی مستحق ہی جو ضامن ہو (تو مشتری اوس غلام کا ضامن تھا کیونکہ اگر غلام مرجاتا یا تلف ہوجاتا تو مشتری کی نقصان
ہوتا اسواسطے محنت مزدوری کی اجرت بھی ہی لیگا اور بائع کو نہ دیگا اگرچہ غلام عیب کے وجہ سے پھیر دیگا **عن**
مخلد الغفاری قال کان بینی وبین اناس شرکۃ فی عبد فاقتویتہ وبعضنا غائب فاغل علی غلۃ
فخاصمنی فی نصیبہ الی بعض القضاۃ فامرنی ان ارد الغلۃ فاتیت عروۃ بن الزبیر فحدثتہ فاتاہ عروۃ
فحدثہ عن عائشۃ علیہا السلام عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الخراج بالضمان ترجمہ مخلد غفاری سے
روایت ہی میری اور چند لوگون مین ایک غلام مشترکہ تھا مین نے اوس غلام سے کچھ کام لینا شروع کیا بغیر اجازت اور اطلاع
اور شرکا کے تو یہہ ضامن ہوگئی اوس غلام کی اوس نے روپیہ مانگا یا اپنے شریک غائب تھا اوس نے مجھ سے جھگڑا کیا کہا
میرا بھی حصہ سمین سے دو اور نالش کی ایک قاضی پاس اوس نے حصہ دلانے کا حکم کیا پھر مین عروہ بن الزبیر پاس آیا
اور اونسے بیان کیا تو عروہ نے اون سے وہ حدیث بیان کی جو حضرت عائشہ سے سنی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا منافع اوس کے ہون گے جو ضامن ہوگا البتہ اگر مخلد اور شرکا کی رضامندی اور اطلاع سے یہ کام کرتے تو
ہر ایک ضامن ہوتا پھر ہر ایک کو نفع بھی ملتا **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا ان رجلا ابتاع غلاما فاقام عندہ
ما شاء اللہ ان یقیم ثم وجد بہ عیبا فخاصمہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فردہ علیہ فقال الرجل
یا رسول اللہ قد استغل غلامی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخراج بالضمان ترجمہ حضرت
ام المؤمنین عائشہ رض سے مروی ہی ایک شخص نے ایک غلام خریدا پھر جہانتک خدا کو منظور تھا وہ غلام اوسکے پاس رہا پھر
اوسمین عیب نکلا تو جھگڑا کیا اوسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپ نے غلام بائع کو پھروادیا بائع بولا یا رسول
اللہ اوس نے میری غلام سے روپیہ کمایا ہی محنت کرا کر آپ نے فرمایا منافع اوسی کو ملینگے جو ضامن ہو پس مشتری جبتک
غلام اوس کے پاس تھا اوسکا ضامن تھا اسلیے جو روپیہ حاصل ہوا ہی وہ بھی ہی لیوے گا **باب** اذا اختلف
البیعان والبیع قائم جب اختلاف ہو بائع اور مشتری مین قیمت کا اور بیع موجود ہو **عن** محمد بن الاشعث
قال اشتری الاشعث رقیقا من رقیق الشمس من عبد اللہ بعشرین الفا فارسل عبد اللہ الیہ فی ثمنہم
فقال انما اخذتہم بعشرۃ الاف فقال عبد اللہ فاختر رجلا یکون بینی وبینک قال الاشعث انت بینی
وبین نفسک قال عبد اللہ فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا اختلف البیعان ولیس
بینہما بینۃ فھو ما یقول رب السلعۃ او یتتارکان ترجمہ محمد بن اشعث سے روایت ہی کہ اشعث نے چند غلام

عبداللہ بن مسعود سے بیس ہزار روپیہ کو خریدے جو تمس میں اونکو ملے ہے عبداللہ بن مسعود نے اون کی قیمت اشعث سے
منگا بھیجی اشعث نے کہا میں نے دس ہزار کو خریدا ہی عبداللہ بن مسعود نے کہا اچھا تو کسی شخص کو تجویز و جو میری اور تمہاری
درمیان فیصلہ کرے اشعث نے کہا تم ہی میرے اور اپنی درمیان ہو جاؤ یعنے جو انصاف سے سچا فیصلہ کرتی ہو کر دو عبداللہ
اصحابہ کنتم خوش اور نیک نفس تھے عبداللہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی آپ فرماتے تھے
جب خریدنے والا اور بیچنے والا دونو آپس میں جھگڑا کریں اور دونوں میں کوئی گواہ نہ ہو تو جو بات صاحب مال کہے
وہی مشتری تسلیم کرے یا دونوں ملکر بیع کو فسخ کر دالیں **عن** ابن مسعود باع من الاشعث بن قیس رقیقا فذکر
معناہ والکلام بزید وینقص ترجمہ دوسری روایت میں بھی یہی قصہ مذکور ہی کہ عبداللہ بن مسعود نے
چند غلام اشعث بن قیس کے ہاتھ بیچے کچھ الفاظ کمی بیشی ہی **باب** فی الشفعۃ شفعہ کا بیان (جو مشہور ہی) **عن**
جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشفعۃ فی کل شرک ربعۃ او حائط لا یصلح ان یبیع
حتی یوذن شریکہ فان باع فھو احق بہ حتی یوذنہ ترجمہ جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا شفعہ **ف** شفعہ کہتے ہیں اوس استحقاق کو جو شریک کو حاصل ہوتا ہی زمین یا مکان کے بیچنے کیوقت مثلاً
ایک مکان یا باغ چار آدمیوں میں مشترک تھا اب ایک شخص نے اون میں سے اپنا حصہ کسی غیر شخص کے ہاتھ بیچا تو
باقی شریکوں کو شفعہ کا حق حاصل ہوگا اگر وہ چاہیں تو مشتری کو اوتنے دام جتنے کو اوس نے خریدا ہی دیکر جبرا وہ حصہ لے
لیں) ہر مشترک چیز میں گھر ہو یا باغ جبتک اپنے شریک کی اجازت نہو اوسکا بیچنا خوب نہیں اور جو بی اجازت اوسکی
بیچے یا تو اوسکے لینے کا وہی شریک بہت مستحق ہے جبتک کہ وہ اجازت نہ دیوے **عن** جابر بن عبداللہ قال انما
جعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشفعۃ فی کل لم یقسم فاذا وقعت الحدود وصرفت الطرق
فلا شفعۃ ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شفعہ ہر چیز میں ہی جو تقسیم نہیں ہوئی
اور جب کہ حدیں بندھ گئیں اور راہیں جدا ہو گئیں تو شفعہ نہیں ہی کیونکہ پھر شرکت ہی نہ رہی سب الگ الگ ہو گئی **عن**
ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قسمت الارض وحدت فلا شفعۃ فیھا ترجمہ ابوہریرہ
سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب زمین کی تقسیم ہو کر حد بندھ گئی تو پھر اوسمیں شفعہ نہ **عن**
ابی رافع سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول الجار احق بسقبہ ترجمہ ابورافع سے روایت ہی رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا ہی آپ فرماتے تھے ہمسایہ زیادہ تر حقدار ہے اپنے لگے ہوئے مکان کا **ف** یعنے جب جگہ بکے
تو ہمسایہ کے ہوتے ہوئے اجنبی آدمی اوسکو مول نہیں لے سکتا اوسکو بھی حق شفعہ کہتے ہیں امام ابوحنیفہ کے نزدیک ہمسایہ کو
یہی حق شفعہ ہے اور بعض کے نزدیک نہیں ہی **عن** سمرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال جار الدار احق
بدار الجار او الارض ترجمہ سمرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمسایہ والا اپنے ہمسایہ والے کے

گھر یا زمین کے لینے کا زیادہ مستحق ہے **عن** جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الجار احق بشفعة جاره ينتظر بها وان كان غائبا اذا كان طريقهما واحدا ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمسایہ والا زیادہ حقدار ہے اپنے ہمسایہ والے کے شفعہ کا۔ اگر ہمسایہ والا موجود
نہ ہوگا تو شفعہ میں اوسکا انتظار کیا جاویگا جب اون دونون کے گھر کا ایک ہی راستہ ہوگا **باب** فی الرجل
یفلس فیجد الرجل متاعه بعینه ایک شخص کوئی چیز کسے سے لیکر مفلس ہو جاوے تو چیز والا اپنی چیز کا زیادہ
حقدار ہوگا اور دوسرے **عن** ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ایما الرجل افلس فادرك
الرجل متاعه بعینه فهو احق به من غیره ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جس شخص نے مفلس کے پاس اپنا مال جو بعینہ پایا تو اوس مال کا وہی زیادہ تر لائق ہے اور قرضخواہون کی نسبت
ف یعنے جس نے اپنا مال کسی کے ہاتھ بیچا اور مول لینے والا مفلس اور قرضدار ہوگیا قیمت نہین دی سکتا تو وہ اپنے
مال کو اگر بجنسہ پاوے تو لیلیوے اور بیع کو باطل کر دیوے اور قرضخواہونکا اوس مین حق نہین اور یہی مذہب ہے امام شافعی
کا اور امام اعظم کے نزدیک اوس مال کا بیچنے والا سب قرضخواہون کے برابر ہے بانٹ لیوین **عن** ابی بکر بن عبد الرحمن
بن الحرث بن هشام ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ایما رجل باع متاعا فافلس الذی ابتاعه
ولم یقبض الذی باعه من ثمنه شیئا فوجد متاعه بعینه فهو حق به وان مات المشتری فصاحب
المتاع اسوة الغرماء ترجمہ ابی بکر بن عبد الرحمن بن حارث بن ہشام سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جس شخص نے اپنا مال بیچا پھر خریدار مفلس ہوگیا اور بیچنے والے نے اپنے مال کے کچھ قیمت نہ پائی اور بجنسہ اپنے مال کو
خریدار پاس پایا تو اوس مال کے لینے کا وہی بائع زیادہ تر حقدار ہے اور اگر خریدار مر گیا ہو تو مال والا اور قرضخواہون کی مثل
ہے **عن** ابی بکر بن عبد الرحمن بن الحرث بن هشام ان رسول الله صلی الله علیه وسلم فذكر معنی حدیث
مالك زاد وان كان قد قضى من ثمنها شیئا فهو اسوة الغرماء فیها ترجمہ ابی بکر بن عبد الرحمن سے دوسرے
روایت بھی ایسی ہے اتنا زیادہ ہے کہ اگر مشتری اوس مال کی کسی قدر قیمت ادا کر چکا ہے تو مال والا سب قرضخواہون کے برابر ہوگا
(یعنے اور قرضخواہون پر مقدم نہ سمجھا جاویگا بلکہ اوس مال مین سے تمام قرضخواہونکو حصہ رسد کے طور پر حصہ ملیگا) **عن**
ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه قال فان كان قضاه من ثمنها شیئا فما بقی اسوة الغرماء
وایما امرئ هلك وعنده متاع امرئ بعینه اقتضی منه شیئا ولم یقتض فهو اسوة الغرماء ترجمہ
دوسری روایت ابو ہریرہ سے بھی ایسی ہی ہے اوسمین یہہ ہے کہ اگر مشتری کسیقدر قیمت بائع کو دی چکا ہے تو وہ اور قرضخواہون کے
مثل ہوگا اور جو کوئی شخص مر گیا اور اوسکے پاس کوئی چیز بجنسہ کسی کی نکلی (یعنے اوس سے خریدی ہوئی) تو خواہ بائع نے (یعنے
صاحب مال نے) بیعت سے کچھ قیمت پائے ہو خواہ نہ پائی ہو ہر حال مین وہ سب قرضخواہون کے برابر ہوگا (اور مقدم جیتا نہ تھا کہ

میون مفلس ہو جاوے لیکن تم ہی عن عمر بن خلدۃ قال اتینا ابا ھریرۃ فی صاحب لنا افلس فقال لاقضین فیکم
بقضاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من افلس او مات فوجد رجل متاعہ بعینہ فھو احق بہ ترجمہ عمر بن خلدہ سے
روایت ہی ابو ہریرہ کے پاس ہم آئے ہمارے صاحب کے مقدمہ مین جو مفلس ہو گیا تھا انہون نے کہا ہم تمہاری مقدمہ مین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے فیصلہ کا سا فیصلہ کرتے ہین جو مفلس ہو گیا یا مر گیا پھر صاحب مال نے اپنی چیز کو بعینہ پایا تو وہ زیادہ حقدار ہے اسکے
اور قرضخواہون کے **باب** فیمن احیی حیسی گا جو شخص بیکار نکالے ہوئے جانور کو درست کرے کھلا پلا کر یا دوا کر کے **عن**
عامر الشعبی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من وجد دابۃ قد عجز عنھا اھلھا ان یعلفوھا فیسیبوھا
فاخذھا فاحیاھا فھی لہ قال فی حدیث ابان قال عبید اللہ فقلت عمن قال عن غیر واحد من اصحاب
النبی صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ عامر شعبی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی ایسے جانور کو پاوے
جسکے لوگون نے عاجز ہو کر اوسکو چھوڑ دیا ہو یعنے بیکار سمجھ کر نکال دیا ہو اوسکا دانہ چارہ اون پر دشوار ہو پھر اوسکو لیکر دوبارہ
زندہ کرے اوسکو یعنے کھلا وے پلاوے یا دوا علاج کرے کہ وہ چنگا بھلا ہو جاوے) تو وہ جانور اوسی کا ہو جاویگا۔ ابان نے
کہا مین نے عامر شعبی سے پوچھا تم نے یہ حدیث کس سے سنے انہون نے کہا ایک چھوڑ کئی صحابہ سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے
عن الشعبی یرفع الحدیث الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من ترک دابۃ بمھلکۃ فاحیاھا
رجل فھی لمن احیاھا ترجمہ عامر شعبی سے دوسری روایت مین ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی
جانور کو تباہی کی حالت مین چھوڑ دے پھر کوئی شخص اوسکو لیکر دوبارہ زندہ کرے تو وہ اوسی کا ہوگا جس نے دوبارہ زندہ
کیا ہی **باب** فی الرھن گروی کا بیان (یعنے گرو رکھنے کا) **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لبن
الدر یحلب بنفقتہ اذا کان مرھونا والظھر یرکب بنفقتہ اذا کان مرھونا وعلی الذی یرکب ویحلب
النفقۃ ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دودہ والی جانور کا دودہ ہوتے جب جانور گرو
ہو وہ اسی طرح اوسپر سوار ہوا اور جو دودہ دینے والے یا سوار ہوا اوسی پر جانور کا کھانا ہی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گروی جانور پر
سواری کرنا اور اوسکا دودہ پینا دانہ گھانس کے بدلے مرتھن کو درست ہی اور یہی مذہب ہی امام احمد کا لیکن اونکے نزدیک رہن
کا نفقہ لیسا بقدر خرچ کے چاہیے خرچ سی زیادہ نہین درست ہی اور امام شافعی کے نزدیک منافع کا حق مالک کو ہی اور اوسی پر خرچ
ہی اور امام اعظم کے نزدیک جیسے وہ چیز گرو ہے ویسی ہی اوسکا نفع بھی مرتھن اگر منافع لیوے تو اپنے اصل قرض مین وصل کرا
جاوے اور خرچ اوسکا مالک پر لازم ہی **باب** فی الرجل یاکل من مال ولدہ کوئی شخص اپنی اولاد کی کمائی کھا
درست ہی **عن** عمارۃ بن عمیر عن عمتہ انھا سالت عائشۃ رضی اللہ عنھا فی حجری یتیم أفاکل من
مالہ فقالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من اطیب ما اکل الرجل من کسبہ وولدہ
ترجمہ عمارہ بن عمیر سے اپنی پھوپھی سے سنا انہون نے حضرت عائشہ سے پوچھا مین ایک یتیم کو پالتی ہون کیا مین اوسکا مال کھا

تو حضرت عائشہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت پاکیزہ خوراک آدمی کی وہ ہی جو اوس کے کسب سے ہو اور بیٹے کا کسب باپ ہی کا کسب ہے ف اسی واسطے بیٹے پر ان باپ کا نفقہ لازم ہی جب یہ حاضر ہون اور محتاج اگر بیٹا حاضر نہ ہو یا نہ دیوے تو بہ قدر خرچ کے ان باپ کو اوسکے مال مین سے لینا درست ہی عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ولد الرجل من کسبہ من اطیب کسبہ فکلوا من اموالہم ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کی اولاد بہی اوسکی کمائی ہی بلکہ بہتر کمائی ہی تو اولاد کے مال مین سے کہاؤ اگر احتیاج ہو تو بقدر حاجت اوسکا مال خرچ کرو عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ان لی مالا وولدا وان والدی یحتاج مالی قال انت ومالک لوالدک ان اولادکم من اطیب کسبکم فکلوا من کسب اولادکم ترجمہ عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اوس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے پاس مال ہی اور اولاد بہی ہی اور میرا باپ میرے مال کا محتاج ہی تو آپ نے فرمایا تو اور تیرا مال دونو تیرے باپ ہی کے ہین یعنی خبردار ہو باپ کی تحقیر واجب ہی اسلیے کہ اولاد بہتر کمائی تمہاری ہی تو اپنی اولاد کی کمائی مین سے کہاؤ کیونکہ وہ کمائی کی کمائی ہی ہے باب فی الرجل یجد عین مالہ عند رجل ایک شخص اپنے چیز کو بجنسہ دوسرے کے پاس پاوے تو وہ لے لے عن سمرۃ بن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من وجد عین مالہ عند رجل فھو احق بہ ویتبع البیع من باعہ ترجمہ سمرہ بن جندب سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنا مال بجنسہ کسی کے پاس پایا تو اوس مال کا وہی زیادہ تر حقدار ہی اور جسنے اس مال کو خریدا ہے وہ بائع کو پکڑے اور اوسپر اپنے دام کا دعوی کرے باب فی الرجل یاخذ حقہ من تحت یدہ کوئی شخص اپنی مال مین سے اپنے حق کے مقدار لے لیوے تو کیسا ہی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا ان ھندا ام معاویۃ جاءت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت ان ابا سفیان رجل شحیح وانہ لا یعطینی ما یکفینی وبنی فھل علی من جناح ان اخذ من مالہ شیاء قال خذی ما یکفیک وبنیک بالمعروف ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ ہند معاویہ کی ماں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور آپ سے عرض کیا کہ ابوسفیان تو بخیل آدمی ہی اور وہ مجھے اسقدر نفقہ نہین دیتا ہی جو مجھ اور میری اولاد کے لیے کافی ہو تو کیا میری پر گناہ ہی جو مین اوسکے مال مین سے کچھ لے لون آپ نے اوس سے فرمایا اسقدر لے لے جو تجھکو اور تیری بیٹون کے لیے کفایت کرے (موافق دستور کے زیادہ نہ لے) عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت جاءت ھند الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ان ابا سفیان رجل مسیک فھل علی حرج ان انفق علی عیالہ من مالہ بغیر اذنہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا حرج علیک ان تنفقی علیہم بالمعروف ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ہند آئی اور آپ سے

عرض کیا یا رسول اللہ ابوسفیان تو بخیل شخص ہے تو کیا اس مین مجھپر کچھ حرج ہی جو مین بے اجازت اوسکے اوسکے مال سے اوسکی اولاد کے کھانے پینے مین خرچ کرون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے لیے کچھ حرج نہین اگر تو بقدر کیموافق اون بچون پر خرچ کرے **عن** یوسف بن ماھاك المکی قال کنت اکتب لفلان نفقة ایتام کان ولیهم فغالطوه بالف درهم فاداها الیهم فادرکت لهم من مالهم مثلیها قال قلت (یقود) اقبض الا الذی ذهبوا به منك قال احدثنی ابی انه سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم ادّ الامانة الی من ائتمنك ولا تخن من خانك **ترجمہ** یوسف بن ماہک مکی سے روایت ہی مین ایک شخص کا حساب لکھتا تہا جو وہ خرچ کرتا تہا چند یتیمون پر جو اوسکی پرورش مین تھی (جب یتیم بڑے ہوئے) انہون نے مغالطہ دیا اوس شخص کو اور ہزار درہم (فریب اور مغالطہ دیکر) اوس سے لیے پھر مجھکو اون یتیمونکا مال اسیقدر ملا مین نے اوس شخص سے کہا تم اپنے ہزار لے لو جو مغالطہ دیکر تم سے لیے گئے تہے اوسنے کہا نہین مین نے اپنے باپ سے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے جو تیری پاس امانت رکہا دی تو اوسکی امانت ادا کردے اور جو تیری مال مین خیانت کری تو اوسکے مال مین خیانت مت کر **باب** یہ آپنے حسن اخلاق کے طور پر فرمایا علماے کہا ہی کہ اگر اپنی حق کے جنس مین سے پاوے تو لیسکتا ہی بدلیل حدیث ام معاویہ کے جو اوپر گذری **باب** قبول الهدیة ہدیہ اور تحفہ قبول کرنیکا بیان **عن** عائشة رضی الله عنها ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یقبل الهدیة ویثیب علیها **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہدیہ کو قبول فرماتے تہے اور اوسکا عوض دیتے تہے **عن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم وایم الله لا اقبل بعد یومی هذا من احد هدیة الا ان یکون مهاجرا قرشیا او انصاریا او دوسیا او ثقفیا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم خدا کی مین آج سے کسی کا ہدیہ نہ لونگا مگر مہاجر قریشی کا یا انصاری کا یا دوسی کا یا ثقفی کا (چونکہ یہ لوگ مہذب اور معقول تہے) مین ایک بار نے آپکو ایک اونٹ تحفہ دیا آپنے اوسکے بدلے مین چھ اونٹ اوسکو دیے جب بہی وہ ناراض رہا اوسوقت آپ نے یہ حدیث فرمائی **باب** الرجوع فی الهبة کوئی چیز ہبہ کرکے پھر پھیر لے تو کیسا ہی **عن** ابن عباس عن النبی صلی الله علیه وسلم قال العائد فی الهبة کالعائد فی قیئه **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہبہ کی ہوئی چیز کا پھیر لینے والا ایسا ہی جیسی اپنی قے کو آپ کہانے والا قتادہ نے کہا ہم تو قے کو حرام سمجہتے ہین تو وہی کو پھیر لینا بہی حرام ہوگا حالانکہ حرام نہین ہے **عن** ابن عباس عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا یحل لرجل ان یعطی عطیة او یهب هبة فیرجع فیها الا الوالد فیما یعطی ولده ومثل الذی یعطی العطیة ثم یرجع فیها کمثل الکلب اکل حتی اذا شبع قاء ثم عاد فی قیئه **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی حلال نہین مرد کیلیے کوئی چیز دیکر یا کوئی چیز ہبہ کے پھر اوسمین رجوع کرے (یعنی پھیر لے) مگر باپ اوس چیز مین جو بیٹے کو دیتا ہی اور مثال اوسکی جو کوئی چیز دیکر پھیر لے جیسی مثال کتے کی ہی جس نے پیٹ بہر کر کہایا اور قی کی پھر اوس قے کو لوٹ کر کہالیا **عن** عبد الله بن عمر عن رسول الله صلی الله علیه

وسلم قال مثل الذی یسترد ما وھب کمثل الکلب یقئ فیاکل قیئہ فاذا استرد الواھب غیر وقف
فلیعرف بما استرد ثم لیدفع الیہ ما وھب ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو دیکر پھیر لیتا ہے اس شخص کی مثال کتے کی سی ہے جو قے کرتا ہے پھر اسی قے کو کھا لیتا ہے پس جو شخص ہبہ کرے اور
پھیرنا چاہے تو موہوب لہ کو سبب پھیرنے کا پوچھنا چاہیے اگر بدلا نہ ملنا سبب ہو تو بدلہ دیوے جب معلوم ہو جاوے تب
اس وقت پھیر دیوے **باب** فی الھدیۃ لقضاء الحاجۃ کوئی کام کر دینے پر ہدیہ لینا کیسا ہے **عن** ابی امامۃ
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من شفع لاخیہ بشفاعۃ فاھدی لہ ھدیۃ علیھا فقبلھا فقد
اتی بابا عظیما من ابواب الربا ترجمہ ابوامامہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے بھائی کی سفارش
کرے پھر وہ ہدیہ بھیجے اسکے بدلے میں اور یہ لے تو ایک بڑی دروازے میں سود کے داخل ہوا (یعنے برا کیا کیونکہ بھائی مسلمان
کی دستگیری اور مدد کرنا ثواب ہے پھر ثواب کے کام پر بدلہ لینا اچھا نہیں ہے) البتہ اگر کافر سے لیوے تو درست ہوگا **باب**
فی الرجل یفضل بعض ولدہ فی النحل کوئی شخص اپنے بیٹوں میں سب سے زیادہ ایک بیٹی کو دیوے تو کیسا ہے **عن**
نعمان بن بشیر قال انحلنی ابی نحلا قال اسماعیل بن سالم من بین القوم نحلہ غلاما لہ قال فقالت
لہ امی عمرۃ بنت رواحۃ ابیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاشھدہ فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاشھدہ
فذکر ذلک لہ فقال انی نحلت ابنی النعمان نحلا وان عمرۃ سالتنی ان اشھدک علی ذلک فقال
الک ولد سواہ قال قلت نعم قال فکلھم اعطیت مثل ما اعطیت النعمان قال لا فقال بعض ھؤلاء
المحدثین ھذا جور وقال بعضھم ھذا تلجئۃ فاشھد علی غیری قال مغیرۃ فی حدیثہ الیس
یسرک ان یکونوا الک فی البر واللطف سواء قال نعم قال فاشھد علی ھذا غیری وذکر عجالد فی
حدیثہ ان لھم علیک من الحق ان تعدل بینھم کما ان لک علیھم من الحق ان یبروک قال ابوداؤد
فی حدیث الزھری قال بعضھم ولدک وقال ابن ابی خالد عن الشعبی فیہ الک بنون سواہ وقال ابو
عن النعمان بن بشیر الک ولد غیرہ ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے میری باپ نے مجھکو کچھ دیا (اسماعیل بن سالم
نے جو حدیث کے راویوں میں سے ہے کہا ایک غلام دیا تھا) نعمان نے تو میری ماں عمرہ بنت رواحہ نے میرے باپ سے کہا جا اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ کر دے وہ حاضر ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور آپ سے بیان کیا کہ میں نے اپنے بیٹے نعمان کو ایک چیز
دی ہے عمرہ نے مجھ سے کہا کہ آپ کو گواہ کر دی اسلیے میں آپ پاس حاضر ہوا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا
تیرا اور بھی کوئی لڑکا ہے سو نعمان کے وہ بولا ہاں کہیں نہیں آپ نے فرمایا تو نے سب لڑکوں کو ایسا ہی کچھ دیا ہے جیسا نعمان
کو دیا ہے وہ بولا نہیں (اب بعضی روایتوں میں ہے) آپ نے فرمایا یہ تو جور ٹھہرا (یعنے ظلم جو ممنوع ہے کہ ایک کو دیا اور دوں
کو نہ دیا) بعض روایتوں میں ہے سب اولاد کو دینا کس ضرورت کیوجہ سے کرتا ہے) تو میری سوا کسی اور کو گواہ کر لے اس معاملے کا مغیرہ

نے اپنی روایت مین کہا کہ آپ نے فرمایا کیا تجھ کو معلوم نہین ہو تا کہ سعادتمندی اور نیکی مین سب برابر ہون دو بولا ہان
آپ نے فرمایا کسی اور کو اس معاملے پر گواہ کر لے مجالد کی روایت مین ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھ پر اون سب کا بھی
کرنا تو اون مین انصاف کر جیسا تیرا حق اون سب ہون پر ہے کہ تیری ساتھ بھلائی کرین ف یعنی تو آخر یہی چاہتا ہے
کہ تیرے سب بیٹے لائق اور سعادتمند ہون کہ حاجت کے وقت میرے ساتھ اچھا سلوک کرین پس تجھکو بھی چاہیے کہ سب بیٹون
کے ساتھ برابر سلوک کرے ہر چند یہ امر کچھ واجب یا فرض نہین ہے پر آپ نے جو فرمایا وہ حسن اخلاق اور تہذیب کا مقتضا ہے
ظاہر مین سب کے ساتھ یکسان برتاؤ کرے تاکہ کوئی دل شکستہ نہ ہو اور دل پر تو کچھ زور نہین چلتا یہ خدا کیطرف سے ہے
یعنی باپ کی بی بی سے زیادہ محبت اور الفت ہوتی ہے عن نعمان بن بشیر قال اعطاہ ابوہ غلاما فقال لا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ما ھذا الغلام قال غلامی اعطانیہ ابی فقال اکل ولدک اعطیت مثل ھذا قال لا فقال
فارجعہ ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے اون کے باپ نے ایک غلام اونہین دیا سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے
غلام کا حال پوچھا اونہون نے عرض کیا یہ میرا غلام ہے جو مجھے میرے باپ نے دیا ہے تو آپ نے فرمایا کیا تیری سب بیٹون کو ایسا
ہی غلام دیا ہے جیسا تجھ دیا ہے اوس نے کہا نہین آپ نے فرمایا تو پھر دی اس غلام کو عن نعمان بن بشیر قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعدلوا بین اولادکم اعدلوا بین ابنائکم ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی اولاد مین برابری کیا کرو اور اپنے لڑکون مین برابری کیا کرو ف یعنی سب کو
برابر دیا کرو کسیکو زیادہ کسیکو کم دینا شفقت پدری کے مناسب نہین عن جابر قال قالت امرأۃ بشیر اغرابی
غلامک ھذا واشھد لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان ابنۃ فلان
سالتنی ان انحل ابنھا غلامی وقالت اشھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لک اخوۃ قال نعم
قال فکلھم اعطیت مثل ما اعطیتہ قال لا قال فلیس یصلح ھذا وانی لا اشھد الا علی حق ترجمہ جابر سے
روایت ہے بشیر کی بی بی نے بشیر سے کہا کہ تو اپنا غلام میرے بیٹے کے یعنی جو اوس کے پیٹ سے تھا اوسکو غلامی مین دیدے اور
اسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میرے لیے گواہ کر دی تو بشیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے عرض کیا کہ
فلانے کی بیٹی نے مجھ سے میرا غلام اپنے بیٹے کے لیے مانگا ہے اور کہا ہے کہ اسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ کر دے تب حضرت
نے فرمایا کیا اوسکے اور بھائی بھی ہین اوس نے کہا ہان ہین پھر آپ نے فرمایا کیا اون سبھون کو تو نے دیا ہے یعنی غلام
جیسا اسکو دیا تو اوس نے کہا نہین تو آپ نے فرمایا یہ مناسب نہین ہے اور مین تو سوا حق کے گواہ نہین ہوتا یعنی جو کام سچا
اور انصاف کا ہو اوسی پر گواہ ہوتا ہون) باب فی عطیۃ المراۃ بغیر اذن زوجھا عورت خاوند کے مال مین
سے بغیر اوسکے پوچھ کسیکو دیوے تو درست نہین ہے عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال لا یجوز لامراۃ امر فی مالھا اذا ملک زوجھا عصمتھا ترجمہ عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے

اور اوس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت کو جائز نہین اپنے خاوند کے مال مین سے دینا جو اوسکے پاس ہی جب خاوند اوسکی عصمت کا مالک ہے (یعنے جبتک اوسکے نکاح مین ہی) **عن** عبداللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یجوز لامراۃ عطیۃ الا باذن زوجھا **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بغیر حکم خاوند کے اوسکے مال مین سے کچھ دیدینا عورت کو درست نہین **باب** فی العمریٰ عمر بھر مین چیز دینا درست ہے **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال العمریٰ جائزۃ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمر بھر کو چیز دینا درست ہے **ف** یعنے اگر کوئی اپنا گھر یا باغ کسی کو دیوے اسطرح سے کہ یہ مینے تجھکو تیری عمر تک دیا تو درست ہے اگر اوسکا قبضہ ہوا تو وہ مالک ہوگیا اور بعد اوسکے مرجانے کے اوسکے وارث مالک ہون گے جیسے مہ مین اور یہی مذہب ہے امام اعظم رح کا **عن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول العمریٰ لمن وھبت لہ **ترجمہ** جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے عمر بھر کی چیز دی ہوئی کا وہی مالک ہے جسکو چیز دی **ف** یعنے عمری مثل ہبہ کے سبب ملک کا **عن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اعمر عمری فھی لہ ولعقبہ من ھا من یرثہ من عقبہ **ترجمہ** جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسیکو کوئی چیز دی عمر بھر کو تو وہ اوسی کی ہوگی جسکو دی ہی جبتک وہ زندہ ہی پھر اوسکی وارثون کو ملیگی **ف** مگر امام مالک کے نزدیک بعد اوسکے مرنے کے پھر اوس کے پاس آجاویگی جس نے دی تھی کیونکہ اوس نے منفعت کا اختیار دیا تھا نہ اوس کے ذات کا مالک کردیا تھا) **باب** من قال فیہ ولعقبہ جو شخص عمر بھر کو دیوے اور وارثون کا بھی ذکر کردے **عن** جابر بن عبداللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ایما رجل اعمر عمری لہ ولعقبہ فانھا للذی یعطاھا لا ترجع الی الذی اعطاھا لانہ اعطاء اعطاء وقعت فیہ المواریث **ترجمہ** جابر بن عبداللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جسکو عمری کیا یعنے عمر بھر کو کوئی چیز دی اور یہہ کہدیا کہ اوسکو اور اوس کے وارثون کو عمری دیا تو وہ عمری اوس کے اور اوس کے اولاد کے لیے ہی اور وہ اوسکی ایسی ملک ہے کہ دینے والے کو پھیر نہ لیگا اس لیے کہ اوس نے ایسا دینا دیا ہی جس مین میراثین ٹھہر گئین **ف** ایسا عمری تو بالاتفاق دینے والے کیطرف نہ آویگا کیونکہ یہہ ہبہ ہوا جب معمر لہ نے اوسپر قبضہ کرلیا تو اوس کے ملکیت ثابت ہوگئی **عن** جابر بن عبداللہ قال انما العمری التی اجاز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یقول ھی لک ولعقبک فاما اذا قال ھی لک ما عشت فانھا ترجع الی صاحبھا **ترجمہ** جابر بن عبداللہ سے روایت ہی جس عمری کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی وہ یہہ ہی (یعنے دینے والا جسکو دیتا ہی اوس سے اسطرح کہے) کہ یہ تیری لیے اور تیری اولاد کے لیے ہی اور جو یون کہا بلکہ کہا یہ تیری لیے ہے جبتک تو زندہ رہے تو وہ اپنے مالک کیطرف ہی پھر جاویگا (جب معمر لہ مرجاوے یہی حدیث دلیل ہے امام مالک کی) **عن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا ترقبوا ولا تعمروا فمن ارقب شیئا او اعمرہ

فھو لورثتہ ترجمہ جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رقبہ اور عمر سے نکرو **ف** رقبی یہ ہی کہ کہے یہ گھر رکھہ بھی مین نے اس شرط پر دیا کہ اگر تو پہلے مرا تو پھر مین لے لونگا اور اگر مین پہلے مرا تو تیرا ہو چکا **ف** اگر کوئی رقبے یا عمر سے دیوی تو اوسی کی ہو جاوے گا جسکو دیا ہی اور اوس کے وارثون کا **عن** جابر بن عبد اللہ قال قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی امراۃ من الانصار اعطاھا ابنھا حدیقۃ من نخل فماتت فقال ابنھا انا اعطیتھا حیاتھا ولاخوۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھی لھا حیاتھا وموتھا قال کنت تصدقت بھا علیھا قال ذلک بعد لک ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی ایک انصار کے عورت کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا اسطرح پر اوسکے بیٹی نے اوسکو ایک باغ دیا تھا جب وہ مر گئی تو بیٹی نے کہا مین نے اوسکی زندگی تک دیا تھا اوسکی بہائی موجود تھی (یعنے لڑکے کے مامون) آپ نے فرمایا وہ زندگی اور موت دونون مین اوسی عورت کا ہی لڑکا بولا مین نے صدقہ دیا تھا آپ نے فرمایا تو پھر تو پہر نا ڑہی تعجب کی بات ہی تجھ سے **باب** فی الرقبی رقبہ کا بیان اوسکی تفسیر گزر چکی **عن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العمری جائزۃ لاھلھا والرقبی جائزۃ لاھلھا ترجمہ جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمری اوس کے اہل کا ہو جاتا ہی اور رقبی اوس کے اہل کا ہو جاتا ہی **ف** یعنے معمرلہ اور مرقب لہ کا ہو جاتا ہی دینے والے کو پھر نہین ہوسکتا **عن** زید بن ثابت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اعمر شیأ فھو لعمرہ حیاتہ ومماتہ ولا ترقبوا فمن ارقب شیأ فھو سبیلہ ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کچھ عمری کیا تو وہ جس چیز اوسی کے لیے ہے جس شخص کے لیے عمری کیا گیا جیتے اور موئی اور رقبی نہ کرو اس لیے کہ جسکو کچھ رقبے مین دیا تو وہ اوسی کا ہو جاویگا (دینے والیکو نہ ملے گا) **عن** مجاھد قال العمری ان یقول الرجل للرجل ھو لک ما عشت فاذا قال ذلک فھو لورثتہ والرقبی ان یقول الانسان ھو لاٰخر منی ومنک ترجمہ مجاہد سے روایت ہی عمری یہ ہی جو کوئی شخص کسی شخص سے کہے یہ چیز تیری ہی جبتک تو زندہ ہی جب ایسا کہا تو وہ چیز اوسکی ہو گئی اوس کے مرنے کے بعد اوس کے وارثون کو ملیگی اور رقبے یہ ہی کہ ایکشخص کہے یہ چیز تیری ہی اگر تو میری بعد سے نہین تو میری ہی مین لے لونگا **باب** فی تضمین العاریۃ جو شخص مانگے چیز لیوے پھر تلف ہو جاوی **عن** سمرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال علی الید ما اخذت حتی تؤدی وقال الحسن نسیے قال ھو امینک لا ضمان علیہ ترجمہ سمرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ذمہ ہی ہاتھ کا جو لیا یہانتک کہ ادا کری **ف** یہ غصب اور قرض اور خرید مین ہی **ف** پھر حسن نے کہا جس نے مانگے پر چیز دیوے تو وہ امین ہی اوسپر ضمان نہین (اگر خود بخود تلف ہو جاوے) **عن** صفوان ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استعار منہ ادراعا یوم حنین فقال اغصب یا محمد فقال لا بل عاریۃ مضمونۃ ترجمہ صفوان سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کے دن اوس سے زرہین عاریت لین تو اوس نے

کہا یا محمد کیا زبردستی سے آپ نے فرمایا زبردستی ہی نہین لیتا ہون بلکہ یہہ تو پھیر دی جاوینگے ف یعنے عاریت لیتا ہون اگر محفوظ رہین تو یہی زرہین پھیر دونگا ورنہ قیمت اوسکی دیجاوے گی۔ یہ قول ہی شافعی اور احمد کا کہ عاریت اگر تلف ہوجاوے تو تاوان دینا ہوگا عن انا س من ال صفوان ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا صفوان ھل عندک من سلاح قال عاریۃ او غصبا قال لا بل عاریۃ فاعارہ ما بین الثلاثین الی الاربعین درعا وغزا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حنینا فلما ھزم المشرکون جمعت دروع صفوان ففقد منھا درعا فقال ادرعا ک ادرعا فھل نغرم لک قال لا یا رسول اللہ لانی فی قلبی الیوم ما لم یکن یوم شد ترجمہ آل صفوان کے بعض لوگون سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفوان سے فرمایا ای صفوان کیا تیرے پاس کچھ ہتیار ہین اوس نے عرض کیا آپ عاریت چاہتے ہین یا زبردستی سے آپ نے فرمایا زبردستی نہین بلکہ عاریت چاہیے تو اوس نے تیس سے چالیس تک (یعنے کچھ کم وبیش) زرہین آپ کو عاریت دین اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حنین کی لڑائی کی پھر جب مشرکین کو شکست ہوئی تو صفوان کی زرہین اکٹھا کی گئین اوس مین سے چند زرہین کھو دی اگر تم کہو تو ہم اوسکا تاوان دین صفوان نے کہا نہین یا رسول اللہ اب میری دل مین وہ بات نہین ہی جو پہلے تھی ف یعنے پہلے تو مین کافر تہا مجھ آپ سے دشمنی تھی۔ اب مسلمان ہوگیا ہون پہلا مین آپسکا ہے کو تاوان لینے لگا۔ دوسری روایت مین بھی ایسا ہی ہی) عن ابی امامۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ عز وجل قد اعطی کل ذی حق حقہ فلا وصیۃ لوارث لا تنفق المراۃ شیئا من بیتھا الا باذن زوجھا فقیل یا رسول اللہ ولا الطعام قال ذاک افضل اموالنا ثم قال العاریۃ مؤداۃ والمنحۃ مردودۃ والدین مقضی والزعیم غارم ترجمہ ابا امامہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا ہی آپ فرماتے تہے مقرر اللہ جل جلالہ نے ہر حق والے کو اوسکا حق دیدیا تو اب وارث کیواسطے وصیت درست نہین ہی (یعنے اللہ جل جلالہ نے کلام اللہ مین وارثونکا حصہ مقرر کردیا جب اون کو حصہ ملتا ہی تو وصیت اون کے لیے درست نہین ہی) عورت اپنے گھر مین سے کچھ خیرات کرے مگر اپنی خاوند کی اجازت سے کسینے کہا یا رسول اللہ کہانا بھی نہ دیوے بغیر اجازت کے آپ نے فرمایا اناج تو سب مالون مین بہتر ہی پھر آپ نے فرمایا عاریت کو واپس دینا چاہیے (یعنے اگر سلامت ہی ورنہ قیمت) اور منحہ پھیر دی جاوینگی) یعنے دودہیلا جانور اگر کوئی دودہ پینے کے لیے کسیکو دیوے تو بعد دودہ موقوف ہوجانیکے جسکا جانور ہی اوسکو پھیر دینا چاہیے اور قرض ادا کرنا تو فرض ہی اور ذمہ لینے والا ضامن ہی) یعنے جس چیز کا ذمہ لیا اوسکا ادا کرنا ضرور ہی) عن یعلی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ائتمک رسلی فاعطھم ثلاثین درعا وثلاثین بعیرا قال فقلت یا رسول اللہ اعاریۃ مضمونۃ او عاریۃ موداۃ قال بل موداۃ ترجمہ یعلی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تیرے پاس میرے قاصد آوین تو اون کو تیس زرہین اور تیس اونٹ دیجیو راوی کہتا ہی مین نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا اوسکا عاریت کے طور پر دون جسکا ضمان لازم آتا ہی یا اوس عاریت کے طور پر جو مالک کو واپس دلائی جاتی ہی آپ نے فرمایا اوسکو

ف یعنے زرہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفوان سے تہارے ہتیار کے ضمان نا قدنقد

ف یعنے اگر ضمان نا قد ہوا اور اجانقد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفوان سے

عاریت کے طور پر جو مالک کو واپس دیجاتی ہے **باب** فیمن افسد شیئا یغرمہ مثلہ جو شخص دوسرے کی چیز تلف کردے
تو ویسی ہی چیز تاوان دیوے **عن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان عند بعض نسائہ فاتی بصحفۃ فیہا
امہات المؤمنین مع خادمہا قصعۃ فیہا طعام قال فضربت بیدہا فکسرت القصعۃ قال ابن المثنی
فاخذ النبی صلی اللہ علیہ وسلم الکسرتین فضم احداہما الی الاخری فجعل یجمع فیہا الطعام ویقول غارت
امکم زادت المشنی کلوا فاکلوا حتی جاءت قصعتہا التی فی بیتہا فدفع القصعۃ الصحیحۃ الی الرسول وحبس المکسورۃ فی بیتہ ترجمہ
انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ایک بی بی پاس تھے پھر ایک اور مومنوں کی ماں نے اپنے خادم کے
ہات آپ کے پاس ایک پیالہ میں کھانا بھیجا اوس بی بی نے پیالہ توڑ دیا (ابن المثنی جنکے گھر میں تھے) ابن المثنی نے کہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون دونو ٹکڑوں کو لیکر جوڑا اور اوس میں پھر کھانا اکٹھا کیا اور آپ فرماتے تھے
(سامعین صحابہ سے) تمہاری ماں کو برا معلوم ہوا (یعنی اون کو غیرت آئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری گھر میں ہیں
اور کھانا اور جگہ سے پک کر آوے) آپ نے فرمایا کھاؤ سب نے کھانا شروع کیا یہانتک کہ اوس بی بی (جس نے پیالہ توڑ دیا
تھا) کے گھر کا پیالہ آیا آپ نے فرمایا کھاؤ اور خادم کو ٹھہرائے رکھا اور پیالے کو بھی ہنوز دیا جب لوگ فارغ ہوئے تو آپ نے ثابت
پیالے کو اوس خادم کے حوالے کیا اور ٹوٹا ہوا اپنے گھر میں رکھ لیا (یعنی جس بی بی کے گھر میں تھے وہیں رکھ لیا) **عن**
جسرۃ بنت دجاجۃ قالت عائشۃ رضی اللہ عنہا ما رایت صانعا طعاما مثل صفیۃ صنعت لرسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم طعاما فبعثت بہ فاخذنی افکل فکسرت الاناء فقلت یا رسول اللہ ما کفارۃ ما
صنعت قال اناء مثل اناء وطعام مثل طعام ترجمہ جسرہ بنت دجاجہ سے روایت ہے حضرت عائشہ نے کہا میں نے کسی
کو ایسا کھانا پکاتے نہیں دیکھا جیسا صفیہ پکاتی تھیں (جو بی بی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی) ایک روز انہوں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے کھانا پکا کر بھیجا مجھے لحیش آیا (یعنی برا معلوم ہوا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میری
باری میں کیوں کھانا بھیجتی ہیں) میں نے برتن توڑ ڈالا پھر عرض کیا یا رسول اللہ میرے اس فعل کا کیا کفارہ ہے
آپ نے فرمایا برتن کا بدلہ ایسا ہی دوسرا برتن ہے اور کھانے کا بدلہ ایسا ہی دوسرا کھانا ہے **باب** الماشی تفسد زرع
قوم کسی شخص کے جانور دوسری کی زراعت کو پامال کریں تو کیا حکم ہوگا **عن** محیصۃ ان ناقۃ للبراء بن عازب دخلت
حائط رجل فافسدتہ فقضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی اہل الاموال حفظہا بالنہار وعلی اہل المواشی
حفظہا باللیل ترجمہ محیصہ سے روایت ہے کہ براء بن عازب کی اونٹنی ایک شخص کے باغ میں گھسی اور اوسکے باغ کو تباہ کردیا
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکا فیصلہ اسطور پر کیا دن کو تو باغ کی حفاظت باغ والے کے ذمہ ہے اور رات کو جانوروں
کی حفاظت اون کے مالک کے ذمہ ہے (اگر رات کو جانوروں نے باغ تباہ کیا تو وہ جانور والے سے لیا جاویگا) **عن**

البراء بن عازب قال كانت له ناقة عارية فدخلت حائطا فافسدت فيه فحكم رسول الله صلى
الله عليه وسلم فيها فقضى ان حفظ الحوائط بالنهار على اصحابها وان حفظ الماشية بالليل على اصحابها وان
على اهل الماشية ما اصابت ماشيتهم بالليل ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے کہ اون کے پاس ایک اونٹنی عاریہ
(اوسکو کہتے ہین جسکو مانگ لیوے لوگون کے کھیت یا باغ مین جاوے) تھی سو وہ ایک باغ مین گھسی اور باغ کو تباہ کر دیا اوسکی گفت گو رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکا فیصلہ اسطرح پر کیا کہ باغونکی حفاظت دن کو تو باغ والون کے
ذمہ پر ہے اور حفاظت جانورون کی رات کو جانور والے کے ذمہ پر ہے اگر رات کو انہون نے اپنے جانورون کو چھوڑ دیا
اور وہ کسی کا باغ یا کھیت چر گئے تو جو نقصان ہوگا وہ جانورون سے لیا جاویگا بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب القضیۃ

کتاب قاضی بنی کے اور حکمون اور فیصلون کی (یعنے عدالت کے اصول کا بیان) باب فی طلب القضاء
کے عہدے کی درخواست کرنا کیسا ہے عن ابی هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من ولى القضاء
فقد ذبح بغير سكين ترجمہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو قاضی بنایا گیا تو وہ
بغیر چھری کے ذبح ہوا (یہ چھری سے ذبح ہونے سے بھی زیادہ شوار ہے) عن ابی هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم
قال من جعل قاضيا بين الناس فقد ذبح بغير سكين ترجمہ ابی ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جو کوئی لوگون مین قاضی بنادہ بغیر چھری کے ذبح ہوا (یعنی عاقبت بگڑنیکا خوف ہے) باب فی القاضی
یخطئ قاضی سے غلطی اور خطا ہو تو کیسا ہے عن بريدة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال القضاة ثلاثة واحد
في الجنة واثنان في النار فاما الذي في الجنة فرجل عرف الحق فقضى به ورجل عرف الحق فجار في
الحكم فهو في النار ورجل قضى للناس على جهل فهو في النار ترجمہ بریدہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا تین طرح کے ہوتے ہین ایک جنت مین اور دو آگ مین سو جو جنت مین ہے وہ تو وہ شخص ہے جسنے حق پہچانا
اور اوسی کیموافق فیصلہ کیا۔ اور ایک وہ شخص ہے کہ اوس نے حق پہچانا پھر اپنے حکم مین ظلم کیا تو وہ آگ مین ہے اور ایک
وہ شخص ہے جس نے نادانی سے لوگونکا فیصلہ کیا تو وہ بھی آگ مین ہے عن عمرو بن العاص قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم اذا حكم الحاكم فاجتهد فاصاب فله اجران واذا حكم فاجتهد فاخطأ فله اجر حدثت به
ابا بكر بن حزم فقال هكذا حدثني ابو سلمة عن ابي هريرة ترجمہ عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب حاکم نے عقل کے مقدور بھر سوچ سمجھ کر حکم دیا اور اوس کے سمجھ بیٹھ پڑی تو اوسکی لیے دوہرا ثواب ہے اور جب عقل سے خوب
سوچکر حکم کیا اور سمجھ اوس کی ٹھیک نہ پڑی تو اوسکی لیے ایکھرا ثواب ہے ف یعنے جب حاکم یا قاضی نے قضیہ فیصل کرنیمین خوب
غور کیا اور قرآن اور حدیث اور اجماع امت سے اوسکا حکم نکالا اگر وہ ٹھیک ہو تو اوسکو دونا ثواب ہے اور اگر چوک ہو تو ایک ثواب ہے

بعد کوشش کے چوک پر پگڑ نہین اسی طرح جو عالم مجتہد وہ مسئلہ جو قران اور حدیث اور اجماع امت مین صاف مذکور نہین اوسکو اپنے قیاس سے قرآن اور حدیث مین غور کر کے نکالے تو مقرر ثواب پاویگا اگر ٹھیک مسئلہ ہی تو دو ثواب ہین اور اگر چوک ہی تو اوس مین ایک ثواب ہی بشرطیکہ اجتہاد کی لیاقت رکھتا ہو اور اجتہاد کی شرطین علم فقہ مین مذکور ہین **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من طلب قضاء المسلمین حتی یناله ثم غلب عدله جوره فله الجنة ومن غلب جوره عدله فله النار **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مسلمانون کا قاضی ہونا چاہی یہانتک کہ قاضی ہوجاوے پھر اوسکے ظلم پر اوسکا عدل غالب ہو جاوی تو اوسکی لیے بہشت ہی اور جسکی عدل پر اوسکا ظلم غالب ہو تو اوسکی لیے آگ ہی **عن** ابن عباس قال ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئك ہم الکافرون الی قوله الفاسقون ھذه الآیات الثلاث نزلت فی الیھود خاصة فی قریظة والنضیر **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہے یہ جو تین آیتین ہین ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئك ہم الکافرون فاولئك ہم الظالمون فاولئك ہم الفاسقون یعنی جو اللہ کے حکم کیموافق فیصلہ کری وہ کافر ہے اور ظالم ہے اور فاسق ہی یہ تینون آیتین خاص بنی قریظہ اور نضیر کے یہودیون کے شان مین اوتری (پس مسلمان اگر خلاف قرآن و حدیث فیصلہ کری تو کافر نہوگا مگر ظالم اور فاسق ہونے بلکہ قریب کفر ہونے مین کیا شک ہے) **باب** فی طلب القضاء والتسرع الیه فیصلہ کرنیمین جلدی کرنا بہت برا ہی بلکہ خوب سمجھنا اور غور کرنا چاہیے **عن** عبدالرحمن بن بشیر الانرق قال دخل رجلان من ابواب الکندة وابو مسعود الانصاری جالس فی حلقة فقال الرجل بیننا فقال رجل من الحلقة انا فاخذ ابو مسعود کفا من حصی فرماه به وقال له انه کان یکره التسرع الی الحکم **ترجمہ** عبدالرحمن بن بشیر ازرق سے روایت ہی دو شخص کندہ کے آئے جھگڑتے ہوئے اسوقت ابومسعود انصاری ایک حلقے مین بیٹھے تھے اون دونون نے کہا کوئی ہی جو ہم دونونکا فیصلہ کردیوے ایک شخص حلقے والون مینسے بول اٹھا ہان مین فیصلہ کردونگا ابومسعود نے ایک مٹھی کنکریان لیکر اوسکو ماریں اور کہا ٹھہر تو ابومسعود برا جانتے تھے فیصلے اور قضا مین جلدی کرنیکو کیونکہ جلدی اور خطرات مین اکثر غلطی ہوجاتی ہی برخلاف اطمینان اور سہولت کے **عن** انس بن مالك قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من طلب القضاء واستعان علیه وکل الیه ومن لم یطلبه ولم یستعن علیه انزل اللہ ملکا یسدده **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مینے سنا ہی آپ فرماتے تھے جو شخص قضا کے عہدے مین درخواست کریگا اور اوس عہدے کے لیے مدد چاہیگا لوگون سے (یعنے سفارشین کرادیگا) تو اللہ تعالے اوسکی مدد نہ کریگا اور جو درخواست نہ کریگا نہ سفارش کراویگا تو اللہ جل جلالہ ایک فرشتہ کو اوتارینگے جو اوسکی مدد کرے **عن** ابی موسی قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لن نستعمل او لا نستعمل علی عملنا من اراده **ترجمہ** ابوموسی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم کسی ایسی کو کام پر مقرر نکرینگے جو اوسکی درخواست دیوے **باب** کراھیة الرشوة رشوت کی برائی کا بیان **عن** عبداللہ بن عمرو قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الراشی والمرتشی

ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہی رشوت دینے والے اور لینے والے پر

باب فی ھدایا العمال عاملون اور قاضیون کو جو تحفے اور ہدیے ملین **عن** عدی بن عمیرۃ الکندی ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا ایھا الناس من عمل منکم لنا علی عمل فکتمنا منہ مخیطا فما فوقہ فھو غلول
یاتی بہ یوم القیامۃ فقام رجل من الانصار اسود کانی انظر الیہ فقال یا رسول اللہ اقبل عنی عملک قال وما
ذاک قال سمعتک تقول کذا وکذا قال وانا اقول ذلک من استعملناہ علی عمل فلیات بقلیلہ وکثیرہ
فما اوتی منہ اخذ وما نھی عنہ انتھی **ترجمہ** عدی بن عمیرہ کندی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ای لوگو ہمارے طرف سے جو شخص عامل مقرر ہو تم مین سے کسی کام پر پھر ہمسے اوس نے چھپایا محاصل مین سے ایک سوئی برابر یا
اوس سے بھی کم سو وہ چوری مین داخل ہی اور قیامت کے دن چوری ہوئے چیز کے ساتھ آویگا اتنے مین ایک شخص انصار مین سے کالی رنگ کا
کھڑا ہوا راوی کہتا ہی گویا مین اوسکی طرف دیکھ رہا ہون اور اوس نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اپنا عمل مجھسے لیجیے تو آپ نے فرمایا کیا کہتا ہے
اوس نے عرض کیا مین نے آپ سے سنا ہی آپ ایسا ایسا فرماتے تھے پھر آپنے فرمایا مین تو یہ کہتا ہون کہ جسکو ہمنے کسی کام پر بھیجا تو چاہیے تھوڑا
یا بہت جو کچھ اوسکو ملے وہ حاضر کری (یعنے حاصل اوسکا) اور جو اجرت اوسکام کی اوسکو ملے وہ لے لے اور جس سے منع ہوا
کہ تحصیل اریا کسی کارخانہ کے داروغہ کو مالک کے بدون مرضی سوئی برابر بھی چیز اپنے خرچ مین لانا درست نہین کہ صاف چوری
ہی جسکو قیامت مین خدا کو مونہہ دکھانا ہو وہ بگانی چیز سے بچتا رہی اوسکو آسان نجانے **باب** کیف القضاء قضاء
کرنیکا کیا طریقہ ہے **عن** علی علیہ السلام قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الیمن قاضیا فقلت یا
رسول اللہ ترسلنی وانا حدیث السن ولا علم لی بالقضاء فقال ان اللہ سیھدی قلبک ویثبت لسانک
فاذا جلس بین یدیک الخصمان فلا تقضین حتی تسمع من الاخر کما سمعت من الاول فانہ احری ان
یتبین لک القضاء قال فما زلت قاضیا او ما شککت فی قضاء بعد **ترجمہ** حضرت علی رضی سے روایت ہی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھی یمن کا قاضی کرکر بھیجا تو مین نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھی قاضی بنا کر بھیجتے ہین
اور مین کم عمر نوجوان ہون اور قضا کا علم بھی مجھی نہین ہے تو آپ نے مجھسے فرمایا تیری دل کو اللہ راہ دیکھاویگا
اور تیری زبان کو ثابت رکھیگا جب دو شخص تیری پاس کوئی تقدمہ لاوین تو جبتک تو دونون کا اظہار نہ سن لیا تب تک اول
ہی کا حال سنکر اوسی پر فیصلہ نہ کردینا کیونکہ اسمین بہت اچھی طور سے تیری لیے مقدمہ کی حقیقت کھلجاویگی حضرت علی رضی
کہتے ہین پھر مین نے کسی تقدمہ کے فیصلہ کرنیمین شک نہ کیا اسکے بعد **ف** جب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو یہ تدبیر
بتائی اور مین نے اوسپر عمل کیا **باب** فی قضاء القاضی اذا اخطا اگر قاضی غلطی سے فیصلہ کردیوے تو جسکا اسمین فائدہ
ہو وہ اپنی تئین برحق نہ سمجھے **عن** ام سلمۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما انا بشر وانکم تختصمون
الی ولعل بعضکم ان یکون الحن بحجتہ من بعض فاقضی لہ علی نحو مما اسمع منہ فمن قضیت لہ من حق اخیہ

بشئ فلا یاخذن منه شیا فانما اقطع له قطعة من النار ترجمہ ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں بھی آدمی ہی ہون ف یعنے مجھمین بشریت ہی اور بشر کام کی حقیقت اور باطن کو
کچھ جانتا نہین ہی تو میں بموجب کتاب اللہ کے ظاہر کیموافق لوگون مین حکم کرونگا اور باطن کے بہبودن کو اللہ جل جلالہ ہی
خوب جانتا ہے ف اور تم اپنے مقدمات کو میری پاس لاتے ہو اور شاید تم دونون مین سے (یعنے مدعی اور مدعا علیہ)
ایک شخص خوش تقریر اور تیز زبان ہوا پنے اظہار مین دوسرے شخص سے اور مین فیصلہ کردون اوسی کی مرضی موافق اوسکا
حال سنکر جسکے لیے مین نے حکم کیا اوسکو بہا ئی کے کسی چیز پر تو چاہیے کہ اوسکو نہ لیوے اسلیے کہ اوسکو ایک آگ کا ٹکڑا دیتا
ہون ف یعنے قاضی اور حاکم ظاہر پر حکم کرتا ہے سو اگر کوئی شخص خوش تقریری سے دھوکا دیکر حاکم سے حکم لیوے اور اسپر
حق چھینے تو وہ مال اوسکے حق مین خدا کے نزدیک حرام ہی اور اوسکا انجام دوزخ ہے اگرچہ ظاہر مین درست ہی اور اسکے بہانے
سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جیسی اور لوگون کو غیب کا حال معلوم نہین ظاہر پر حکم کرتی ہین ویسا ہی مجھکو بھی ہر ایک بات
غیب کے معلوم نہین اس حدیث سے رد ہوگیا اون لوگون کا جو جانتے ہین کہ آنحضرت کو ہر ایک بات غیب کی معلوم تھی عن
ام سلمة قالت اتی رسول الله صلی الله علیه وسلم رجلان یختصمان فی مواریث لهما لم تکن لهما بینة الا
دعواهما فقال النبی صلی الله علیه وسلم فذکر مثله فبکی الرجلان وقال کل واحد منهما حقی لک
فقال لهما النبی صلی الله علیه وسلم اما اذ فعلتما ما فعلتما وتوخیا الحق فاستهما ثم تحالا ثم رجع الحدیث
ام سلمہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس دو شخص میراث کیمقدمہ مین جھگڑتے ہوئے آئے ف
یعنے ہر ایک نے مال مین دعوے کیا کہ یہ مجھی میراث مین ملا ہی اور اون دونون مین کسی کا گواہ نہ تھا لیکن صرف دعوے
کرتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھی جو گذرا کہ مین ایک آدمی ہون مجھسے غلطی ہوجاتی ہی کیونکہ مین ظاہر پر
فیصلہ کرتا ہون یہ سنکر دونون شخص رونے لگے اور ہر ایک آپسمین کہنے لگا مین نے اپنا حق تجھکو دیا یعنے مین اپنے دعوی سے درگذرا
پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون دونون سے فرمایا جب تم ایسا کرتے ہو تو مال کو آپسمین تقسیم کرلو اور حق کو ڈھونڈھ کر دونون
عمل کرو اور قرعہ ڈالکر حصہ لیلو اور ایکدوسری کو معاف کردو عن ام سلمة عن النبی صلی الله علیه وسلم بهذا الحدیث
قال یختصمان فی مواریث واشیاء قد درست فقال انی انما اقضی بینکم برای فیما لم ینزل علی فیه شئ
ام سلمہ سے روایت ہی یہی حدیث اونہون نے کہا دو شخص کچھ ترکے مین لڑتے ہوئے اور پرانی دھرانی چیزون مین جھگڑا کرتے
ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین تم دونون کا فیصلہ کرونگا اپنی راے سے اوس مقدمے مین جسمین کوئی
حکم مجھپر نہین اوترا عن ابن شهاب ان عمر بن الخطاب رضی الله عنه قال وهو علی المنبر یا ایها الناس ان الرای
انما کان من رسول الله صلی الله علیه وسلم مصیبا لان الله کان یریه وانما هو منا الظن والتکلف
ترجمہ ابن شہاب سے روایت ہی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے منبر کے اوپر فرمایا اے لوگو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی راے

ٹھیک ہی کیونکہ اللہ جل جلالہ ان کو سوبہانا تہا (لتحکم بین الناس بما اراک اللہ) اور ہمارے ہی ایک گمان ہی اور محنت ہی (یعنی ہم محنت اور خوض کرکے ایک رائے نکالتے ہین پہر اوسپر بہی بہروسا نہ چاہیے کہ ہمیشہ صحیح اور درست ہوتی ہو) **باب کیف یجلس الخصمان بین یدی القاضی** مدعی اور مدعی علیہ قاضی کے سامنے کیونکر بیٹہین **عن عبد اللہ بن الزبیر** قال قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الخصمان یقعدان بین یدی الحکم ترجمہ عبد اللہ بن زبیر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہی کہ مدعی اور مدعا علیہ دونون حاکم کے آگے بروبیٹہین (یعنی بروقت مقدمہ دریافت کرنے کے) **باب القاضی یقضی وھو غضبان** قاضی غصہ کیوقت قضا نہ کرے **عن ابی بکرۃ** انہ کتب الی ابنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقضی الحکم بین اثنین وھو غضبان ترجمہ ابی بکرہ سے روایت ہی کہ اونہون نے اپنے بیٹے کو لکہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غصے کیحالت مین قاضی دو آدمیون کے مقدمہ کا فیصلہ نہ کرے **ف** یعنے جب حاکم اور قاضی غصے مین ہو اوسوقت حکم نہ کرے اسلیے کہ قضیہ فیصل کرنیکو عقل اور ہوش چاہیے کہ سچ اور جہوٹ کو پہچانے اسی طرح جب بہت بہوکا ہو یا اوسکا پیٹ بہت بہرا ہو یا کسی بات کا رنج اور فکر ہو یا بہت جاگا ہو تو قاضی اور حاکم کو حکم کرنا درست نہین کہ ان حالتون مین ہوش نہین رہتا جیسا غصے مین **باب الحکم بین اھل الذمۃ** کافرونکا مقدمہ کسطرح فیصل کرنا **عن ابن عباس** فان جاؤک فاحکم بینھم او اعرض عنھم فنسخت قال فاحکم بینھم بما انزل اللہ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی پہلے یہ جو حکم تہا فان جاؤک فاحکم بینھم یعنے جب کفار تیری پاس آوین تو اونکا فیصلہ کریا نہ کر یہ منسوخ ہوا پہر حکم ہوا کہ فیصلہ کر اونکا اللہ کی کتاب کے موافق **عن ابن عباس** قال لما نزلت ھذہ الآیۃ فان جاؤک فاحکم بینھم او اعرض عنھم + وان حکمت فاحکم بینھم بالقسط الآیۃ قال کان بنو النضیر اذا قتلوا من بنی قریظۃ ادوا نصف الدیۃ واذا قتل بنو قریظۃ من بنی النضیر ادوا الیھم الدیۃ کاملۃ فسوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینھم ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی جب یہ آیت اتری فان جاؤک فاحکم بینھم او اعرض عنھم یعنے جب کافر تیرے پاس آوین تو اونکا فیصلہ کریا نہ کر اگر فیصلہ کر تو انصاف سے کر تو پہلے یہ دستور تہا کہ بنو نضیر جب بنی قریظہ کے لوگون مین سے کسی کو مار ڈالتے تو آدہی دیت دیتے اور جب بنو قریظہ بنی نضیر کے کسی آدمی کو مار ڈالتے تو پوری دیت دیتے اس آیت کے اترنے ہی آپ نے دیت برابر کردی

الحمد للہ

تمام ہوا پارہ بائیسوان سنن ابی داؤد کے تیئیس پارون مین سے - اب شروع ہوتا ہے پارہ
تیئیسوان اوسکے فضل اور انعام پر توکل کرکے - هُوَ الموفق
هُوَ المعین وبه نستعین
فقط

تم الجزء الثانی والعشرون ویتلوه الجزء الثالث والعشرون
انشاء الله تعالی

فہرست پارہ بست و دوم سنن ابی داؤد علیہ الرحمۃ والغفران

صفحہ	باب	صفحہ	باب
٨٧٥	مزارعت کے ممانعت کا بیان	٨٨٣	لونڈیون کی کمائی لینا کیسا ہے اوس کا بیان -
٨٧٨	بغیر اجازت زمین کے مالک کے اوس مین کوئی زراعت کرے تو کیا حکم ہے -	″	زکوٰۃ مادہ پر کودانے کے اجرت لینا کیسا ہے -
″	مخابرہ - (یعنے مزارعت کا بیان)	″	سنار کا بیان -
″	مساقات کا بیان (وہی بٹائی ہے مگر مزارعت کھیت مین اور مساقات درختون مین ہوتی ہے)	٨٨٤	ایک غلام بیچا جاوے اور اوس کے پاس مال ہو تو مال کس کا ہوگا -
٨٨٠	پھلون کا اندازہ کرنا درختون پر یعنے آنکنا اون کے مقدار کا -	″	تاجرون سے بازار مین آنے سے پہلے جاکر ملنا -
″	معلم کو تعلیم کی اجرت لینا کیسا ہے	٨٨٥	بخش کا بیان (اوس کی تفسیر آگے آتی ہے)
٨٨١	دوا علاج پر مزدوری لینا کیسا ہے -	″	شہر والا باہر دیہات والے کا اسباب نہ بیچے جھگڑا کرنے کے لیے
٨٨٢	پچھنی لگانیکی اجرت کا بیان	″	کوئی شخص بیچے بکری خریدی

صفحہ	باب
	جس کے تہن مین کئی دن کا دودہ اکٹھا کیا گیا ہو
۸۸۶	آدمیون یا جانورون کے قوت اور ضرر دایت کو روکنا اور رکھہ چھوڑنا
۸۸۷	رڈیون کا توڑنا بے ضرورت منع ہے
//	نرخ مقرر کرنا درست نہین ہے۔
//	برا مال اچھے مال مین ملا دینا گناہ ہے
۸۸۸	بایع اور مشتری کے اختیار کا بیان۔
۸۸۹	بیع ... فسخ کر ڈالنے کی فضیلت
//	ایک بیع مین دو بیع مین یعنے ایک عقد مین دو بیعین کرنا منع ہے۔
//	بیع عینہ کی ممانعت کا بیان۔
۸۹۰	سلف (یعنے سلم کا بیان) اسکی تفسیر آتی ہے۔
۸۹۱	کسی خاص درخت کے میوہ مین سلم کرنا درست نہین ہے۔
//	بیع سلم مین مسلم فیہ کو بدل دینا کیسا ہے۔
//	اگر کھیت یا باغ پر کوئی آفت آجاوے تو مشتری کو نقصان مجرا دینا چاہیے۔
۸۹۲	آفت کس کا نام ہے اور کیا چیز ہے۔
//	پانی کو روکنا چارہ رکھنے	۹۰۰	شفعہ کا بیان (جو مشہور ہے)

صفحہ	باب
	کے لیے منع ہے۔
۸۹۳	بچا ہوا پانے بیچنے کا بیان۔
//	بلی کو بیچنا کیسا ہے۔
//	کتون کی قیمت لینا کیسا ہے۔
۸۹۴	شراب اور مردار کی قیمت لینا حرام ہے جیسے اوسکا کھانا حرام ہے)
۸۹۵	غلہ کو بیچ ڈالنا اوس پر قبضہ کرنے سے پہلے درست نہین ہے۔
۸۹۷	جو شخص بیچنے کے وقت یہہ کہدے اس مین چکمہ اور فریب نہین ہے تو اوسکو اختیار ہوگا۔
//	بیع عربان کا بیان (اوس کی تفسیر آتی ہے
۸۹۸	جو چیز اپنے پاس نہ ہو اوسکا بیچنا درست ہے۔
//	بیع مین شرط کرنے کا بیان۔
//	غلام لونڈی جب خریدے تو تین دن تک مشتری کو اختیار ہے۔
۸۹۹	ایک شخص نے غلام خریدا اور اوسکو کام مین لگایا پھر اوس مین عیب نکلا تو اجرت مشتری کی ہوگی۔
//	جب اختلاف ہو بایع اور مشتری مین قیمت کا اور مبیع موجود ہو۔

الجزء الثالث والعشرون

تیئیسوان پارہ

باب اجتہاد الرای فی القضاء

قضا اور حکم مین راے کو دخل دینا جب حدیث قرآن مین وہ صورت نہ ملے

عن اصحاب معاذ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما اراد ان یبعث معاذا الی الیمن قال کیف تقضی اذا عرض لک قضاء قال اقضی بکتاب اللہ قال فان لم تجد فی کتاب اللہ قال فبسنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فان لم تجد فی سنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا فی کتاب اللہ قال اجتہد برایی ولا الو فضرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدرہ وقال الحمد للہ الذی وفق رسول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما یرضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ اصحاب معاذ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب معاذ کو یمن کیطرف بھیجنے کا ارادہ کیا (یعنے قضا کا عہدہ دیکر) تو آپ نے معاذ سے فرمایا کہ جب تیری پاس مقدمہ آویگا تو اوسکا کس طرح فیصلہ کریگا معاذ نے عرض کیا اللہ کی کتاب کے موافق آپ نے فرمایا اگر کتاب اللہ مین نہ پاوے تو عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے موافق پھر آپ نے فرمایا اور جو تو سنت رسول اللہ مین بھی نہ پاوے اور کتاب اللہ مین بھی نہ پاوے معاذ نے عرض کیا پھر مین اپنے عقل سے غور اور دریافت کرونگا اور کوتاہی نہ کرونگا (یعنے مقدمہ کو سوچکر فیصلہ کرینگے) راوی کہتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ کو اسپر تھپکا (یعنے شاباشی کے طور پر) اور آپ نے فرمایا اسطرح کی توفیق اللہ ہی کو لائق ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول کو اوس چیز کے توفیق بخشی جس سے اللہ کا رسول راضی اور خوش ہے ف اس حدیث مین دلیل ہے قیاس اور اجتہاد کے حجت ہونے پر مگر جو مسئلہ قرآن وحدیث مین مفصل مصرح پاوے اوسمین تقلید کسی امام اور مجتہد کے نہ کرے بلکہ قرآن وحدیث کیموافق عمل کرے کیونکہ مصرحات مین مجتہد کے اجتہاد کو دخل نہین اور اسپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت خوش ہوکر معاذ کو شاباشی دی تو معلوم ہوا کہ جبتک مسئلہ قرآن وحدیث مین مفصل مصرح پاوے اجتہاد کو دخل نہ دے اور خلاف اوسکا اگر کتب مجتہدین مین نکل آوے تو اوس سے چشم پوشی کرکے قرآن وحدیث پر عمل کرے نہین تو نسخ قرآن وحدیث کا قول مجتہدین پر لازم آویگا جو محذوف ہے اوسکی یون سمجھنا چاہیے اور اسی طرح عقیدہ رکھنا چاہیے کہ جو مسئلہ قرآن مین مفصل مذکور ہو اوسپر عمل کرنے مین ناکردانندیشہ نہ رکھے اور جو قرآن مین مفصل مذکور نہ ہو تو اوسکا حال حدیث سے دریافت کرے اور جو حدیث مین بھی صریح بیان نہ ہو تو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے اجماع سے دریافت کرے کیونکہ حدیث کے رو سے بعد اجماع صحابہ رضوان اللہ علیہم کی ثابت ہے اگر صحابہ رضی اللہ عنہم کسی مسئلے مین اجماع نہ کیا ہو بلکہ اختلاف کیا ہو تو بعضہ صحابہ کا مسلک اختیار کرے اگر طرفین مین صحابہ برابر ہون تو قضای رضی اللہ عنہ مین اور اجلاء صحابہ جیسے عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عباس اور

عبداللہ بن مسعود کا قول اختیار کرنا بہتر ہے اگر صحابہ سے بھی کچھ اوس مسئلہ مین منقول نہ ہو تو بشرط یکہ قرآن حدیث
مین غور کرکے اپنی رای پر عمل کرے اگر اپنی رای پر بھی اطمینان نہ ہو تو اور اہل الرای کے اقوال کو دیکھے خصوصًا ائمہ اربعہ اور داؤد ظاہری
اور سفیان ثوری اور وکیع اور اوزاعی وغیرہم کے اقوال کو ان لوگون کے اقوال مین سے جو قول مناسب اور عمدہ معلوم ہو اوسپر
عمل کرے اگر اوس مسئلہ مین احادیث مختلف ہون تو ائمہ حدیث نے جس حدیث کو ترجیح دی ہو اوسپر عمل کرے یہی طریقہ ہے محققین کا

باب فی الصلح صلح کرنیکا بیان کونسی صلح درست ہے اور کون سی نادرست عن ابی هريرة قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم الصلح جائز بين المسلمين زاد احمد الا صلحا احل حراما او حرم حلالا او فرادسلمانا
بن داؤد وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم المسلمون على شروطهم ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صلح درست ہے مسلمانون کے درمیان مگر وہ صلح جو حلال کردیوے حرام کو یا حرام کردیوے حلال کو سلیمان بن داؤد
کی روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان اپنی شرطون پر عمل کرین ف مگر ایسی شرط
ہی کا ہیکو کرین جو شریعت مین ناجائز ہو جس کیوجہ سے آیندہ قباحت لازم ہو عن کعب بن مالك انه تقاضى ابن ابى
حدرد دينا كان له عليه فى عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فى المسجد فارتفعت اصواتهما
حتى سمعهما رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو فى بيته فخرج اليهما رسول الله صلى الله عليه وسلم
حتى كشف سجف حجرته ونادى كعب بن مالك فقال يا كعب فقال لبيك يا رسول الله فاشار
اليه بيده ان ضع الشطر من دينك قال كعب قد فعلت يا رسول الله قال النبى صلى الله عليه وسلم قم
فاقضه ترجمہ عبداللہ بن کعب بن مالک سے روایت ہے کہ کعب بن مالک اون کے باپ کا قرض ابن ابی حدرد پر آتا تھا ہون
نے تقاضا کیا اوس پر رسول اللہ صلعم کے زمانے مین مسجد کے اندر تو بلند ہوئین آوازین اون دونون کی یہانتک کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے سن لیا آپ اوسوقت گھر مین تھے تو گھر سے نکل آئے اور پردہ اٹھایا کہ کعب بن مالک کو پکارا کعب نے کہا
حاضر ہون یا رسول اللہ آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ آدھا قرضہ معاف کردی کعب نے کہا مین نے معاف کیا یا رسول اللہ تب
آپ نے ابن ابی حدرد سے فرمایا اوٹھ اور قرض ادا کر ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام یا حاکم کو سمجھا بجھا کر مدعی اور مدعی علیہ مین
صلح کرادینا اور مدعی سے کچھ معاف کرادینا درست ہے مگر ادسپر زبردستی نہین ہوسکتی اگر مدعی معاف نہ کرے تو قاضی اوسکو
پورا حق دلادیگا۔ کعب بن مالک بن ابی کعب انصاری اوی اس حدیث کے مشہور صحابی ہین اور اون تین لوگون مین سے ہین جو
غزوہ تبوک مین پیچھے رہ گئی تھے پھر اللہ نے اونکا قصور معاف کیا باب فی الشهادات گواہیونکا بیان عن
زيد بن خالد الجهنى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الا اخبركم بخير الشهداء الذى ياتى بشهادته
قبل ان يسالها شك عبد الله بن ابى بكر فى اية منهما قال قال ابو داؤد قال مالك الذى يخبر بشهادته
ولا يعلم بها الذى هو له قال الطحاوى ويرفعها الى السلطان قال ابن السرح او ياتى بها الامام ولا اخبار فى

سے حدیث الھدانی قال ابن السرح ابن ابی عمرۃ لم یقل عبد الرحمن ترجمہ زید بن خالد الجہنی سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا نہ خبر کروں مین تم کو سب سے بہتر گواہ کے جو گواہی دیتا ہی اور بیان کرتا ہی کہ مین گواہ ہون
قبل اس کے کہ پوچھا جاوے اوس سے **ف** یعنے حقوق اللہ مین جیسے طلاق عتاق وقف مین یا جب مدعی سچا ہو اور اوسکو گواہ نہ ملتا
ہو اور کسی شخص کو اوسکے حق کا حال معلوم ہو وہ شخص خود بخود جاکر حاکم کے پاس گواہی دیوے تاکہ اوسکا حق تلف نہ ہو اس قسم
کی گواہی ثواب ہے اور یہہ حدیث اوس حدیث کے مخالف نہین کہ ایک قوم ایسی پیدا ہوگی جو گواہی دینگے قبل پوچھے
جانے کے کیونکہ اوس حدیث مین مراد جھوٹی گواہی ہی یا گواہی سے قسم مقصود ہے یعنے قسم کھاوینگے قبل قسم لینے کے بعضون
نے اس حدیث کے معنے یہہ کیے ہین کہ بیمحل پوچھے جانے کے گواہی دین اور یہہ جو کہا قبل پوچھے جانیکے گواہی دین مبالغہ اور مجاز
کے طور پر ہی **ف** ابو داؤد نے کہا امام مالک نے کہا وہ گواہ مراد ہی جو اپنی گواہی ظاہر کر دیوے اور یہہ نہ معلوم ہو اوس کو
کہ یہہ گواہی کس کے مفید ہی **ف** یعنے وہ گواہ اظہار شہادت سے اظہار حق کا قصد کہتا ہو نہ دنیا کی بہلائی کا یا کسی کے
موت کا علمانے کہا بعض اوقات مین حق کی شہادت دینا فرض ہو جاتا ہی جیسی رمضان کا چاند دیکھا یا ذبیحہ کا اور معلوم ہی کہ دوسرا
گواہ بھی ساتھ ہی یا کسی شخص کا حق ڈوبا جاتا ہے اگر یہ گواہی نہ دی اسی واسطے فرمایا **و** لا تکتموا الشھادۃ **باب**
فیمن یحلف علی حق غیرہ لمن یعلم انہا کسی شخص کے یا وہ علیہ کے مدد کری اور یہ نہ جانتا ہو کہ حق پر ہے
یا ناحق پر تو بڑا گناہ ہے **عن** یحیی بن راشد قال جلسنا لعبد اللہ بن عمر فخرج الینا فجلس فقال سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من حالت شفاعتہ دون حد من حدود اللہ فقد ضاد اللہ و من
خاصم فی باطل وھو یعلمہ لم یزل فی سخط اللہ حتی ینزع و من قال فی مؤمن ما لیس فیہ اسکنہ اللہ
ردغۃ الخبال حتی یخرج مما قال ترجمہ یحیی بن راشد سے روایت ہی ہم بیٹھے عبد اللہ بن عمر کے انتظار مین تو وہ
اور بیٹھکر یوے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جس شخص نے سفارش کی اللہ کے کوئی حد روکنے کو
جیسے چور کے ہاتھ کٹنے سے بچانی کر لیے یا زانی کی رجم یا جلد سے بچنے کے لیے بعد اوس کے کہ مقدمہ قاضی تک پہونچ گیا
تو اوس نے ضد کی اللہ سے اور جس نے جھگڑا کیا ناحق جانکر تو وہ ہمیشہ اللہ کے غصے مین رہیگا یہانتک کہ چھوڑ دی اوس جھگڑے
کو اور توبہ کری اور جسنے کسی مومن کے حق مین وہ بات کہی جو اوسمین نہ تھی تو وہ جہنمیون کی میل کچیل اور کیچڑ مین ہوگا یہانتک کہ توبہ
کری اوس سے **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمعناہ قال و من اعان علی خصومۃ بظلم فقد باء
بغضب من اللہ عز و جل ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے دوسری روایت بھی ایسی ہی ہی اتنا زیادہ ہی کہ جو شخص مدد کرے ناحق فساد
مین یا ظلم پر تو وہ پھر جاویگا اللہ جل جلالہ کے غصے مین دنیا مین ذلیل ہوگا یہان تو آخرت مین ضرور ہوگا **باب**
فی شھادۃ الزور جھوٹی گواہی دینے کا بیان **عن** خریم بن فاتک قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
صلوۃ الصبح فلما انصرف قام قائما فقال عدلت شھادۃ الزور بالاشراک باللہ ثلاث مرات

ثم قرأ فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور حنفاء لله غير مشركين بہ ترجمہ
خریم بن فاتک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز پڑھی اور نماز سے فارغ ہو کر آپ کھڑے ہو گئے اور تین
بار فرمایا کہ جھوٹی گواہی اللہ کے ساتھ شرک کرنیکے برابر ہے پھر آپنے پڑھا بچتے رہو بتوں کی گندگی سے اور بچتے رہو جھوٹی بات سے ایک اللہ
ہی کیطرف ہو کر نہ اوسکے ساتھ ساجھی بنا کر یعنی یہ آیت فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور الآیۃ
عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رد شہادۃ الخائن والخائنۃ
وذی الغمر علی اخیہ ورد شہادۃ القانع لاھل البیت واجازھا لغیرھم قال ابوداود الغمر الحقد و
الشحناء ترجمہ عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور اوس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیانت
کرنیوالے مرد اور خیانت کرنیوالی عورت کی گواہی کو رد کیا اور اپنے بھائی سے کینہ رکھنیوالے کی گواہی کو رد کیا۔ اور اپنی گھر والوں
پر قناعت کرنیوالیکی گواہی کو گھر والوں کے فائدہ کیلیے رد کیا اور دوسروں کے لیے جائز رکھا قناعت کرنیوالیسے مراد ہے
کہ ایک شخص خادم ہو یا ملازم قدیمی ہو کسی گھر کا تو اوس کے گواہی اون گھر والوں کی فائدی کیلئے درست نہیں عن
سلیمان بن موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تجوز شہادۃ خائن ولا خائنۃ ولا زان ولا
زانیۃ ولا ذی غمر علی اخیہ ترجمہ سلیمان بن موسی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیانت کرنی
والی مرد اور خیانت کرنیوالی عورت کی گواہی جائز نہیں اور نہ بدکار مرد اور بدکار عورت کی گواہی جائز ہے اور جو اپنی بھائی سے
کینہ رکھے اوسکی گواہی بھی جائز نہیں یعنے دنیا کے وجہ سے عداوت رکھے یا قصہ شہادۃ البدوی علی اھل الامصار
جنگلی آدمی کی گواہی شہر والے پر کافی نہیں ہے عن ابی ھریرۃ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا
تجوز شہادۃ بدوی علی صاحب قریۃ ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے اونہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
سنا آپ فرماتے تھے شہر والی پر دیہاتی کی گواہی درست نہیں (کیونکہ دیہاتی کم شہر پر موقوف اختیار ہوتے ہیں) باب
الشہادۃ فی الرضاع دودھ پلانیکی گواہی کا بیان عن ابن ابی ملیکۃ قال حدثنی عقبۃ بن الحارث وحدثنی
صاحب لی عنہ وانا لحدیث صاحبی احفظ قال تزوجت ثم جیء بامۃ لنا سوداء فقالت قد ارضعتکما
فرعمت انہا ارضعتہما جمیعا فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ذلک لہ فاعرض عنی فقلت یا رسول
اللہ انہا کاذبۃ قال وکیف بک وقد قالت ما قالت دعہا عنک ترجمہ ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے حدیث
بیان کی مجھ سے عقبہ بن حارث نے اور حدیث بیان کی مجھ سے میری اکثر دوست نے عقبہ سے اور میں اپنی دوست کی روایت حفظ
یاد ہے عقبہ نے کہا میں نے ام یحیی بنت ابی اہاب سے نکاح کیا ایک بار ہمارے پاس ایک کالی عورت آئی اور بولی میں نے تم دونوں کو دودھ
پلایا ہے (یعنے خاوند اور جورو دونوں کو) میں یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپسے بیان کیا آپ مجھسے اعراض
فرمایا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ جھوٹی ہے آپنے فرمایا تجھ کیا معلوم اگر وہ ایسا کہتی ہے جو چھوڑ دے تو اپنی بی بی کو

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صرف صنعہ یعنی دودہ پلانیوالی عورت کی گواہی ثبوت رضاعت کیلیے کافی ہی امام احمد کا یہی قول ہی اور جمہور علما کے نزدیک یہ محمول ہی ورع اور احتیاط پر۔ باب شہادۃ اھل الذمۃ وفی الوصیۃ فی السفر کافرذمی کی شہادت کا بیان سفر مین وصیت کرنے پر عن الشعبی ان رجلا من المسلمین حضرتہ الوفاۃ بدقوقا فلم یجد احدا من المسلمین یشھدہ علی وصیتہ فقال الاشعری ھذا لم یکن بعد الذی کان فی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاحلفھما بعد العصر باللہ ما خانا ولا کذبا ولا بدلا ولا کتما ولا غیرا وانھا لوصیۃ الرجل وترکتہ فامضی شھادتھما رجمہ شعبی سے روایت ہی ایک مسلمان سے لگا دقوقا مین (دقوقا کسی بستی کا نام ہی) اور کوئی مسلمان اوسکو نہ ملا جسکو گواہ کرکے اپنی وصیت پر تو اوس نے گواہ کردیا دو شخصون کو اہل کتاب مین سی پھر وہ دونو شخص کوفے مین آئے اور ابوموسے اشعری سے بیان کیا اور اوسکا ترکہ بھی لیکر آئے اور وصیت بھی بیان کی ابوموسے نے کہا یہ تو ایسا امر ہی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیوقت مین آیکا رہوا تھا پھر نہین ہوا بعد اوسکے ابوموسے نے اون دونون کو حلف دی عصر کے بعد کہ قسم خدا کی ہم نے خیانت نہین کی نہ جھوٹ بولا نہ بات بدلی نہ چھپایا نہ تغیر کیا اور بیشک اوس شخص کی یہی وصیت تھی یہی ترکہ تھا پھر اون کی گواہی پر حکم کردیا عن ابن عباس قال خرج رجل من بنی سھم مع تمیم الداری وعدی بن بداء فمات السھمی بارض لیس بھا مسلم فلما قدما بترکتہ فقدوا جام فضۃ مخوصا بالذھب فاحلفھما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم وجد الجام بمکۃ فقالوا اشتریناہ من تمیم وعدی فقام رجلان من اولیاء السھمی فحلفا لشھادتنا احق من شھادتھما وان الجام لصاحبھم قال فنزلت فیھم یا ایھا الذین امنوا شھادۃ بینکم اذا حضر احدکم الموت الایۃ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہی ایک مسلمان شخص بنی سہم مین سے تمیم داری اور عدی بن بداء (دونون نصرانی تھے) کے ساتھ نکلا پھر وہ مرگیا ایسی ملک مین جہان کوئی مسلمان نہ تھا جب وہ دونون اوسکا ترکہ لیکر آئی تو اوسمین چاندی کا گلاس جسپر سونیکے پتر جڑے ہوئے تھے نہ ملا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون دونون کو حلف دی پھر وہ گلاس مکے مین ملا جن کے پاس ملا اونہون نے کہا ہم نے اسکو تمیم اور عدی سے خریدا بعد اوس کے دو شخص اوس سہمی کے اولیا مین سے کھڑے ہوئے اور اونہون نے حلف کی ہماری گواہی اون دونون کی گواہی سے زیادہ معتبر ہی اور گلاس ہمارے صاحب (یعنی سہمی) کا تھا اوسوقت یہ آیت اتری۔ یا ایھا الذین آمنوا شہادۃ بینکم اذا حضر احدکم الموت۔ اخیر تک پھر وہ گلاس میت کی فہرست مین بھی نکلا اور خیانت کا جرم اون پر ثابت ہوا۔ لہذا اون سے بھر لیا گیا (سورہ مائدہ کے اخیر مین یہ قصہ مذکور ہے) باب اذا علم الحاکم صدق الشاھد الواحد یجوز لہ ان یحکم بہ جب ایک شخص کے گواہی پر حاکم کو یقین ہوجاوے کہ سچا ہی تو اوسپر فیصلہ کرسکتا ہی عن عمارۃ بن خزیمۃ ان عمہ حدثہ وھو من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابتاع فرسا من اعرابی فاستتبعہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

لیقضیه ثمن فرسه فاسرع رسول الله صلی الله علیه وسلم المشی وابطأ الاعرابی فطفق رجال یعترضون
الاعرابی فیساومونه بالفرس ولا یشعرون ان النبی صلی الله علیه وسلم ابتاعه فنادی الاعرابی رسول
الله صلی الله علیه وسلم فقال ان کنت مبتاعا هذا الفرس والا بعته فقام النبی صلی الله علیه وسلم حین سمع
نداء الاعرابی فقال اولیس قد ابتعته منک فقال الاعرابی لا والله ما بعتکه فقال النبی صلی الله
علیه وسلم بلی قد ابتعته منک فطفق الاعرابی یقول هلم شهیدا فقال خزیمة بن ثابت انا اشهد انک
قد بایعته فاقبل النبی صلی الله علیه وسلم علی خزیمة فقال بم تشهد فقال بتصدیقک یا رسول الله فجعل
رسول الله صلی الله علیه وسلم شهادة خزیمة شهادة رجلین ترجمہ عمارہ بن خزیمہ سے روایت ہے اس نے
نے اپنی چچا ہی سنا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گھوڑا خریدا
ایک اعرابی سے پھر آپ اوسکو اپنی ساتھ لیچلے تاکہ گھوڑی کی قیمت ادا کرین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلدی جلدی چلنے لگے اور وہ
اعرابی نے دیر کی آہستہ اور چند لوگون نے اعرابی کے سامنے آنا شروع کیا اور گھوڑا چکانے لگے اون کو یہ معلوم نہ تھا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اس گھوڑے کو بیچکے ہین تب اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارا اور کہا اگر آپ خرید تے ہین اس
گھوڑی کو تو خرید لیجیے نہین تو مین بیچدیتا ہون یہ سنکر آپ کھڑے ہوگئے اور فرمایا کیا مین تجھ سے اس گھوڑی کو خرید نہین چکا اعرابی
کہا نہین قسم خدا کی مین نے نہین بیچا آپ نے فرمایا کیون نہین تو بیچ چکا ہے میرے تئین اعرابی
کہنا شروع کیا اچھا گواہ لاؤ اسوقت خزیمہ بن ثابت نے کہا مین گواہی دیتا ہون اسبات کی کہ آپ گھوڑا مول لے چکے ہین اعرابی سے
بیچ چکا ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کیطرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تم کیسی گواہی دیتے ہو انہون نے کہا اسوجہ سے کہ مین
آپ کو سچا جانتا ہون تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خزیمہ کی گواہی کو دو گواہون کے قائم مقام کیا **باب** جسمین علماء کے
نزدیک یہ امر مخصوص تنہا خزیمہ سے اور کے لیے نہین ہوسکتا بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات کے جب زمین تنہا
کلام اللہ جمع تھے تو اون کے پاس لوگ آیتین لیکر آتے وہ ہر ایک آیت کے لیے دو گواہ عادل طلب کرتے مگر سورہ برات کا جیسے
صرف خزیمہ بن ثابت پاس ملا انہون نے کہا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خزیمہ کی گواہی کو دو مردون کی گواہی کے
برابر رکھا تھا پھر خزیمہ کی استقال تک یہی طریقہ رہا **باب** القضاء بالیمین والشاهد ایک قسم اور ایک گواہ پر فیصلہ
کرنا عن ابن عباس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قضی بیمین وشاهد ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گواہ اور قسم پر فیصلہ کیا **ف** یعنے مدعی کے پاس ایک ہی گواہ تھا آپ نے مدعی سے قسم لیکر
یہ قسم ایک گواہ کے قائم مقام ہوئی۔ عمرو نے اتنا زیادہ کیا کہ یہ فیصلہ حقوق یعنے معاملات مین تھا نہ حدود مین اور ان دونون عادل کی
گواہی ضروری ہے عن ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قضی بالیمین مع الشاهد ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قسم اور ایک گواہ پر مقدمہ فیصلہ کیا **ف** یہی مذہب ہے اکثر علماء اور جمہور صحابہ اور تابعین کا اور ثوری

اور اوذاعی کے ایک گواہ اور قسم پر فیصلہ نہیں ہوسکتا جبتک دو مرد ایک مرد اور دو عورتیں گواہ نہ ہوں جیسا کلام اللہ میں وارد ہے

عن الزبیب یقول بعث نبی اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جیشا الی بنی العنبر فاخذوہم برکیۃ من ناحیۃ الطائف فاستاقوہم الی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرکبت فسبقتہم الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت السلام علیک یا نبی اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ انا ناجیدک فاخذونا وقد کنا اسلمنا وحضرنا اذان النعم فلما قدموا بالعنبر قال لی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل لکم بینۃ علی انکم اسلمتم قبل ان تؤخذوا فی ھذہ الایام قلت نعم قال من بینتک قلت سمرۃ رجل من بنی العنبر ورجل اخر سماہ لہ فشھد الرجل وابی سمرۃ ان یشھد فقال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد ابی ان یشھد لک فحلفت مع شاھدک انہ اخر قلت نعم فاستحلفنی فحلفت باللہ لقد اسلمنا یوم کذا وکذا وحضرنا اذان النعم فقال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذھبوا فاقسموھم انصاف الاموال ولا تقسموا ذراریھم لو لا ان اللہ لا یحب ضلالۃ العمل ما رزیناکم عقالا قال الزبیب فدعتنی امی فقالت ھذا الرجل اخذ زبیبتی فانصرفت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی فاخبرتہ فقال لی احبسہ فاخذت بتلبیبہ وقمت معہ مکانی ثم نظر الینا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قائمین فقال ما ترید باسیرک فارسلتہ مزیدی فقام نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال للرجل ردی علی ھذا زبیبۃ امہ التی اخذت منھا فقال یا نبی اللہ انہا خرجت من یدی قال فاختلع نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیف الرجل فاعطانیہ وقال للرجل اذھب فزودہ واطعمہ من طعام قال فزادنی اصعا من شعیر

ترجمہ زبیب عنبری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بنی العنبر کیطرف بھیجا لشکر کے لوگوں نے اون کو گرفتار کیا رکبہ میں (جو ایک موضع ہے نواح طائف میں) اور پکڑ لائے اون کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس تو میں سوار تھا اسوجہ سے آگے آیا اور سلام کیا میں نے آپکو میں نے کہا السلام علیک یا نبی اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپکا لشکر ہماری پاس آیا اور ہم کو گرفتار کیا حالانکہ ہم مسلمان ہوچکے تھے اور ہم نے جانوروں کے کان کاٹ ڈالے تھے (خطابی نے کہا شاید یہ علامت تھی اگلے زمانے میں کہ مسلمانوں کے جانوروں کے کان پہٹی ہوتے تھے) جب بنو العنبر کے لوگ آئے تو جہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری پاس کوئی گواہ ہے اسبات کا کہ تم مسلمان ہوچکے تھے گرفتار ہونیسے پہلے میں نے کہا ہاں ہے آپ نے فرمایا کون ہے میں نے کہا سمرہ جو ایک شخص تھا بنی العنبر میں سے اور ایک اور شخص جسکا زبیب نے نام لیا پھر اوس شخص نے تو گواہی دی اور سمرہ نے گواہی دینی سے انکار کیا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سمرہ نے تو گواہی دینے سے انکار کیا اب تو حلف کر لیگا اپنی ایک گواہ کے ساتھ میں نے کہا ہاں کرونگا پھر آپ نے مجکو حلف دلائی میں نے قسم کہائی اللہ کی بیشک ہم فلان فلان روز مسلمان ہوگئے تھے اور اپنی جانوروں کے کان چیر دیے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لشکر کے لوگوں سے فرمایا جاؤ تقسیم کرو ان کا اوناں مال ف یعنی اگر انکا کفر ثابت رہتا تو ان کے سب مال مسلمانوں کے

ملک ہو جاتے اور ان کی اولاد لونڈی غلام ہو جاتی اور جو اسلام پورے دو مردوں کی گواہی سے ثابت ہو جاتا تو بالکل آزاد رہتا
اسوقت اس کے مال میں سے ایک تہائی کا لینا بھی درست نہ ہوتا مگر چونکہ ثبوت درمیانی ہے نہ کامل ہے نہ معدوم اس لیے حکم بھی درمیانی
دیا گیا کہ نصف مال انکا تم لے لو اور نصف انکو دیدو وہ اور ان کی اولاد کو کاہنہ نہ کہا جاوے اگر اللہ تعالیٰ چاہیں گے تو
پیشکار رہو نا برا نہ جانتا تو ہم تمہاری مالوں میں سے ایک سی بھی نہ لیتے زید نے کہا مجھکو میری ماں نے بلایا اور کہا اس
شخص نے میری آوشک چھین لی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا بچہ اوسکو میں نے
اوسکو گلے میں کپڑا ڈالکر پکڑا اور میں اوس کے ساتھ کھڑا ہوا اپنی جگہہ میں آپ نے ہم دونوں کو کھڑا دیکھکر فرمایا تو بھی
سے کیا چاہتا ہے میں نے اوسکو چھوڑ دیا پھر آپ کھڑے ہوئے اور فرمایا اوس شخص سے اس کے ماں کی توشک دیدی جو لے
لی ہے وہ بولا ہی نبی اللہ کے وہ جاتی رہی میری پاس سے آپ نے اوس کی تلوار لی کر مجھکو دیدی اور اوس شخص سے کہا
جا اور کسی صاع اناج کے اسکو اور دے (یعنے صلح کرادی آپ نے توشک کے بدلے میں تلوار اور کسی صاع پر) اوس شخص نے مجھکو چھوڑ دیا
جو کچھ لیے (علاوہ تلوار کے) باب الرجلان یدعیان شیئا ولیست لھما بینۃ دو شخص ایک چیز کا دعوی کریں
اور کسی کے پاس گواہ نہ ہوں عن سعید بن ابی بردۃ عن ابیہ عن جدہ ابی موسی الاشعری ان رجلین اختصما
بعیر او دابۃ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیست لواحد منھما بینۃ فجعلہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بینھما
ترجمہ سعید بن ابی بردہ نے اپنے باپ سے اور اوس نے اپنے دادا ابو موسی اشعری سے روایت کی دو شخصوں نے دعوی کیا ایک اونٹ یا
گھوڑے کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور دونوں میں کسیکے پاس گواہ نہ تھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اوس جانور کو یا اونٹ کو دونوں میں تقسیم کر دیا نصفا نصف (یعنے دونوں میں وہ جانور یا اونٹ مشترک کر دیا سوائے
اسکے کیا ہو رہا) عن قتادۃ بھذا اسنادہ ان رجلین ادعیا بعیرا علی عھد النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فجعلہ کل واحد منھما شاھدین فقسمہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بینھما نصفین ترجمہ قتادہ سے بھی اسی
اسناد کے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک اونٹ میں دو شخصوں نے دعوے کیا اور ہر ایک نے دو دو گواہ
اپنی دعوی کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گزرانے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس اونٹ کو دونوں میں برابر
آدھا تقسیم کر دیا عن ابی ھریرۃ ان رجلین اختصما فی متاع الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیس لواحد منھما
بینۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم استھما علی الیمین ما کانا احبا ذلک او کرھا ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت
ہے دو شخص ایک چیز میں جھگڑتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور دونوں میں ایک کے پاس بھی گواہ نہ تھا
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے قرعہ ڈالنے کو کہا قسم پر خواہ اسکو چاہا جانیں یا برا جانیں (یعنے پہلے قرعہ ڈالو
جسکا نام نکلے وہ قسم کہا کر اس چیز کو لے لے) عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کرہ الاثنان
الیمین او استحبھا فلیستھما علیھا قال سلمۃ قال انا معمر وقال اذا کرہ الاثنان علی الیمین ترجمہ ابو ہریرہ سے

روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو نوآدمی قسم کھانے کو برابر ہیں یا قسم کھانا چاہیں تو قرعہ ڈالیں اوس پر یعنی قرعہ ڈالیں قسم کھانے پر جسکے نام پر قسم کھانا نکلے وہ قسم کھاکر دعویٰ چھوڑ دے لیوے عن سعید بن ابی عروبة باسناده بمعنی مثله قال فی دابة ولیس لهما بینة فاقرع رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یستهما علی الیمین ترجمہ دوسری روایت میں بھی ایسا ہی ہے دو شخصوں سے ایک جانور کے متعلق ہیں اور اون دونوں میں کسی پاس گواہ نہ تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کے قسم کھانے پر قرعہ ڈالنے کا حکم دیا باب الیمین علی المدعی علیه مدعی علیہ قسم کھادی جب مدعی پاس گواہ نہ ہوں عن ابن ابی ملیکة قال کتب الی ابن عباس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قضی بالیمین علی المدعی علیه ترجمہ ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے ابن عباس نے مجھ کو لکھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مدعی علیہ قسم کا فیصلہ کر دیا ہے جب وہ منکر ہوا اور مدعی پاس گواہ نہ ہوں باب کیف الیمین قسم کیونکر دینا چاہیے عن ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لرجل حلفه احلف بالله الذی لا الٰه الا هو مالك عندنا شی یعنی للمدعی ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو قسم کھلائی تو آپ نے اوس سے یوں فرمایا کہ اللہ کی قسم کھا جو سوا اوس کے کوئی بندگی کے لائق نہیں کہ تیری پاس مدعی کی کوئی چیز نہیں ہے آپ نے یہ قسم مدعی علیہ کو کھلائی باب اذا کان المدعی علیه ذمیا یحلف جب مدعی علیہ کافر ذمی ہو تو اسکو حلف دیا جاوے عن الاشعث قال کان بینی وبین رجل من الیهود ارض فجحدنی فقدمته الی النبی صلی الله علیه وسلم فقال النبی صلی الله علیه وسلم الك بینة قال لا قال للیهودی احلف قلت یا رسول الله اذا یحلف ویذهب بمالی فانزل الله ان الذین یشترون بعهد الله وایمانهم الی آخر الآیة ترجمہ اشعث سے روایت ہے میری اور ایک یہودی کے درمیان کچھ زمین تھی سو یہودی نے مجھ سے انکار کیا میں آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے گیا آپ نے مجھ سے فرمایا تیری پاس کوئی گواہ ہے میں نے عرض کیا کہ نہیں پھر آپ نے یہودی سے فرمایا تو قسم کھا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ تو قسم کھاکر میرا مال اوڑا لیگا پھر اللہ جل جلالہ نے اوتار امقرر جو لوگ اللہ کا عہد دی اور قسم کھاکر تھوڑا مال خریدتے ہیں اوسکا آخرت میں کچھ حصہ نہیں ہے اخیر آیت تک باب یحلف الرجل علی عمله فیما غاب عنه علم پر قسم دینا جب فعل مدعی علیہ کا نہ ہو عن الاشعث بن قیس ان رجلا من کندة ورجلا من حضرموت اختصما الی النبی صلی الله علیه وسلم فی ارض من الیمن فقال الحضرمی یا رسول الله ان ارضی اغتصبنیها ابو هذا وهی فی یده قال هل لك بینة قال لا ولکن احلفه والله ما یعلم انها ارضی اغتصبنیها ابوه فتهیا الکندی یعنی للیمین ترجمہ اشعث بن قیس سے روایت ہے کہ ایک شخص کندی اور ایک حضرموتی ایک زمین کے مقدمہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جھگڑتے ہوئے آئے حضرمی نے عرض کیا یا رسول اللہ میری زمین کو اسکے باپ نے غصب کیا ہے اور وہی زمین اسکے قبضہ میں ہے آپ نے اوس سے فرمایا پہلا تیرا کوئی گواہ ہے

اوس نے عرض کیا کہ نہین مگر مین کندیکو قسم دیتا ہون اللہ جل جلالہ کی اسبات پر کہ یہہ اسکو نہین جانتا کہ یہہ میرے زمین ہے
اسکے باپ نے اوسکو غصب سے لیا ہے سو کندی قسم کھانے پر تیار ہوگیا (یہان پر علم کی قسم آئی کیونکہ غصب اوسکو باپ کا فعل تھا) **عن**
وائل بن حجر الحضرمی قال جاء رجل من حضرموت ورجل من کندۃ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فقال الحضرمی یارسول اللہ ان ھذا غلبنی علی ارض کانت لابی فقال الکندی ھی ارضی فی یدی ازرعھا
لیس لہ فیھا حق فقال النبی صلے اللہ علیہ وسلم للحضرمی الک بینۃ قال لا قال فلک یمینہ فقال یارسول اللہ
انہ فاجر لیس یبالی ما حلف لیس یتورع من شیء فقال لیس لک منہ الا ذلک ترجمہ وائل بن حجر حضرمی سے
روایت ہے ایک شخص حضرموتی اور ایک کندی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے حضرمی نے عرض کیا یارسول اللہ اسنے
میری باپ کی زمین لے لی ہے کندی نے عرض کیا کہ وہ میری زمین ہے مین اوس مین کھیتی کیا کرتا ہون اسکا اوس مین
کچھ حق نہین ہے حضرمی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرا کوئی گواہ بھی ہے اوس نے عرض کیا نہین تو آپ نے
اوس سے فرمایا تجھی اوس کے قسم لیگی یعنے جب گواہ نہین ہین تو یہی ہوسکتا ہے کہ کندی سے قسم لے حضرمی نے عرض
کیا یارسول اللہ یہہ تو بدکار ہے قسم کی کچھ پرواہ نہین رکھتا اور یہہ پرہیزگار شخص نہین ہے آپنے اوس سے فرمایا سوا قسم کے تیرے
اوسپر کچھ حق و دعوی نہین **ف** یعنے اور کوئی تدارک نہین ہوسکتا جب تیری پاس گواہ نہین ہین پس یہی ہوسکتا ہے
کہ اوس سے حلف لے **باب** کیف یحلف الذمی کافر ذمی کو کیونکر قسم دیجاوے **عن** ابی ھریرۃ قال قال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم یعنی لیھود انشدکم باللہ الذی انزل التورات علی موسی ما تجدون فی التورات علی
من زنی ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیون سے کہا قسم دیتا ہون مین تم کو اوس اللہ
کی جس نے موسی علیہ السلام پر توریت اوتاری کیا حکم پاتی ہو تم توریت مین اوس شخص کا جو زنا کری (یہ جب آپنے فرمایا کہ یہود
نے انکار کیا کہ رجم کی سزا توریت مین نہین ہے) **عن** عکرمۃ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قالہ یعنی لابن صوریا
اذکرکم باللہ الذی نجاکم من ال فرعون واقطعکم البحر وظلل علیکم الغمام وانزل علیکم المن والسلوی
وانزل علیکم التورۃ علی موسی تجدون فی کتابکم الرجم قال ذکرتنی بعظیم لا یسعنی ان اکذب ولا اسعنی
الحدیث ترجمہ عکرمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن صوریا یہودی کے حال سے (کہا مین تم کو یاد دلاتا ہون
اوس اللہ کی جس نے نجات دی تم کو فرعون کی قوم سے اور راستہ کردیا تمہارا ایسی سمندر مین (بحر قلزم مین) اور سایہ کیا تمہارے اوپر
ابر کا اور اوتارا تم پر من اور سلوی کو اور اوتارا توریت تمہاری کتاب کو موسی علیہ السلام پر کیا تمہاری کتاب مین رجم (یعنے زانی کو پتھر
کر مار ڈالنے کا) ذکر ہے ابن صوریا نے کہا تم نے بہت بڑا حوالہ دیا اب مجھہ سے جھوٹ نہین بولا جاتا پھر بیان کیا حدیث کو (یعنے
پھر رجم کا حکم توریت مین نکلا اور زانی یہودی رجم کیا گیا) **باب** الرجل یحلف علی حقہ آدمی سچی بات مین
کوشش کرے تبتک کہ زبیدہ ہے **عن** عوف بن مالک انہ حدثھم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قضی بین رجلین

فقال المقضي عليه لما ادبر حسبي الله ونعم الوكيل فقال النبي صلى الله عليه وسلم ان الله يلوم على العجز ولكن عليك بالكيس فاذا غلبك امرؤ فقل حسبي الله ونعم الوكيل ترجمہ عوف بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو شخص کا فیصلہ کیا تو جو مقدمہ ہار گیا اوس نے بعد فیصلے کے پیٹھ پھیر کر کہا مجھ کو اللہ بس ہے اور وہ بہتر کام بنانیوالا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا مقرر اللہ تعالیٰ ملامت کرتا ہے آدمی کو بیوقوفی پر مگر تجھکو ہوشیاری لازم ہے پھر اگر تو کسی وجہ سے مار جاوی تو کہہ اللہ جل جلالہ مجھ کو بس ہے اور وہ بہتر کام بنانیوالا ہے **ف** یہ حدیث اس زمانے کے مسلمانوں کو لیے اچھا سبق ہے آدمی کو ہوشیاری اور بندوبست ہر کام کا پہلے سے ضرور ہے یہ نہیں کہ تہک کر بیٹھ رہے کسی کام کا انتظام نہ کرے پھر جب مصیبت سر آپڑی تو لگے رونے پیٹنے **باب** الحبس في الدين وغيره قرضی کیواسطے کسی کو قید کرنا **عن** الشريد عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لي الواجد يحل عرضه وعقوبته قال ابن المبارك يحل عرضه يغلظ له وعقوبته يحبس له ترجمہ شرید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مالدار آدمی کا قرض نہ ادا کرنا اوسکی عزت ریزی اور سزا کو درست کر دیتا ہے ابن المبارک نے کہا عزت ریزی سے مراد اوس سے سخت کلامی اور تنبیہ ہے اور سزا سے قید کرنا مقصود ہے (یعنی جب مقدور ہو اور قرض نہ ادا کرے تو اوسکی سزا دہی درست ہے) **عن** هرماس بن حبيب الجلي من اهل البادية عن ابيه عن جده قال اتيت النبي صلى الله عليه وسلم بغريمي فقال لي الزمه ثم قال لي يا اخا بني تميم ما ترى ان تفعل باسيرك ترجمہ ہرماس بن حبیب ایک شخص تنہا جنگل کا رہنے والا اوس نے اپنے باپ سے روایت کیا اور اوس نے دادا سے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک اپنی قرضدار کو لایا آپ نے فرمایا اوسکی ساتھ رہ پھر فرمایا کیا چاہتا ہے تو اپنی قیدی سے (یہ حدیث نسخہ مطبوعہ مصر میں نہیں ہے) **عن** بهز بن حكيم عن ابيه عن جده ان النبي صلى الله عليه وسلم حبس رجلا في تهمة ترجمہ بہز بن حکیم نے اپنے باپ سے اوس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو تہمت میں قید کیا (یعنی ثبوت کامل نہ تھا صرف گمان پر قید کیا تاکہ آیندہ حقیقت معلوم ہو) **عن** بهز بن حكيم عن ابيه عن جده انه قام الى نبي الله صلى الله عليه وسلم وهو يخطب فقال حبسني بما اخذوا فاعرض عنه مرتين ثم ذكر شيئا فقال النبي صلى الله عليه وسلم خلوا له عن حبيرانه لم يزل مكرما وهو يخطب ترجمہ بہز بن حکیم نے اپنے باپ سے اوس نے اپنے دادا سے روایت کیا کہ وہ (یا اوسکا بھائی یا چچا جیسا ابن قدامہ کی روایت میں ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کھڑا ہوا اور آپ خطبہ پڑھ رہے تھے **باب** في الوكالة کسی کو اپنی طرف سے وکیل کرنیکا بیان **عن** جابر بن عبد الله انه سمعه يحدث قال اردت الخروج الى خيبر فاتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فسلمت عليه وقلت له اني اردت الخروج الى خيبر فقال اذا اتيت وكيلي فخذ منه خمسة عشر وسقا فان ابتغى منك اية فضع يدك على ترقوته ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے اونہوں نے کہا میں نے ارادہ کیا روانگی کا طرف خیبر کی تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور سلام کر کے عرض کیا کہ میں خیبر کے جانیکا ارادہ رکھتا ہوں تو آپ نے فرمایا

جب تو ہماری وکیل سے ملیو تو پندرہ وسق کھجور کے اوس سے لیجیو اگر وہ تجھ سے نشانی مانگے تو اپنا ہاتھ اوسکے کندھے پر رکھیو ف شاید یہی نشانی آپ نے اوس وکیل سے بیان کردی ہوگی

ابواب من القضاء

قضا کے متعلق احادیث

باب لوگ کا بیان عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا ادلجتم فی طریق فاجعلوہ سبعۃ اذرع ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم رستی مین جگہ کرو تو سات ہاتھ رستہ چھوڑو (کیونکہ اسقدر کافی ہوتا ہے راہ چلنیوالون اور جانورون کے لیے) عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استاذن احدکم اخاہ ان یغرز خشبۃ فی جدارہ فلا یمنعہ فنکسوا فقال مالی اراکم قد اعرضتم لالقینہا بین اکتافکم وھذا حدیث ابن ابی خلف وھو اتم ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تمھارا کوئی بھائی تم سے تمہاری دیوار مین لکڑی گاڑنے کی اجازت چاہے تو اوسکو منع نکرو یہ سنکر لوگون نے سر جھکا لیا ف اگر پڑوسی دیوار مین کڑیان رکھنا چاہے تو اوسکو نہ روکو یا مینھ وغیرہ گاڑنے سے نہ روکو کہ ہمسایہ کا حق ہے جمہور علما کے نزدیک یہ امر استحبابی ہے اور احمد اور اسحاق اور اہل حدیث کے نزدیک وجوبا اون کے نزدیک جب ہمسایہ کسی کے دیوار مین لکڑی گاڑنا چاہے تو اجازت دینا واجب ہے ف پھر ابوہریرہ نے کہا کیا وجہ ہے جو تم اس حدیث کو متوجہ ہوکر نہین سنتے ہو اور مین تو اسکو خوب مشہور کرونگا یہ تو حاصل ترجمہ تھا اور لفظی یہ ہے کہ کیا ہی واسطے میرے دیکھتا ہون مین تم کو اس حدیث سے مونہہ پھیرتے ہوئے اور مین تو اس حدیث کو تمہاری کندھون کے بیچ مین ڈالونگا یعنی سنا سنا کر تم کو خوب تنگ کرونگا اور زبردستی اسپر عمل کرواونگا

عن ابی صرمۃ صاحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من ضار اضر اللہ بہ ومن شاق شاق اللہ علیہ ترجمہ ابوصرمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی کو ضرر پہونچاویگا یعنی بے سبب شرعی تو اللہ اوسکو ضرر پہونچاویگا اور جو کسی سے دشمنی کریگا تو اللہ اوس سے دشمنی کریگا عن سمرۃ بن جندب انہ کانت لہ عضد من نخل فی حائط رجل من الانصار قال ومع الرجل اھلہ قال فکان سمرۃ یدخل الی نخلہ فیتاذی بہ ویشق علیہ فطلب الیہ ان یبیعہ فابی فطلب الیہ ان یناقلہ فابی فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر لہ ذلک فطلب الیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یبیعہ فابی فطلب الیہ ان یناقلہ فابی قال فھبہ لہ ولک کذا وکذا امرا ترغبہ فیہ فابی فقال انت مضار فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للانصاری اذھب فاقلع نخلہ ترجمہ سمرہ بن جندب سے روایت ہے کہ ایک انصاری کے باغ مین اونکی بھی کئی ایکدرخت خرما کے تھے اور اس انصاری کے ہمراہ زنانہ بھی تھا تو سمرہ جب اپنے درختون کے لیے جاتے تو انصاری کو تکلیف ہوتی - یعنی بسبب زنانہ کے اوراکا آنا اوس پر دشوار ہوتا اسلیے انصاری نے وہ درخت سمرہ سے خریدنا چاہے مگر سمرہ نے انکار کیا پھر مبادلہ پر مانگی تو بھی سمرہ نے انکار کیا پھر اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے سمرہ سے کہا بیچدال اوس نے نہ مانا پھر کہا بدل لے جب بھی نہ مانا پھر کہا ہبہ کردے اور اوسکے عوض مین یہ یہ لے بہت رغبت دلائی مگر سمرہ نے نہ ماننا تھا نہ مانا جب آپ نے فرمایا تو مضار ہے یعنے ایذا دینے والا پھر رسول اللہ صلی اللہ

اسد علیہ وسلم نے انصاری سے فرمایا کہ تو باکراوس کے دختون کو اوکہیڑوال **ف** اسلیے کہ ضد کرتا ہے اسکو اصلاح منظور نہیں ہے
پس جو ایسا کرے اوسکی یہی سزا ہی **عن** عبد اللہ بن الزبیر ان جلا خاصم الزبیر فی شراج الحرۃ التی یسقون بھا فقال
الانصاری سرح الماء یمر فابی علیہ الزبیر فخاصم الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للزبیر اسق یا زبیر ثم
ارسل الی جارک فغضب الانصاری فقال یا رسول اللہ ان کان ابن عمتک فتلون وجہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ثم قال اسق ثم احبس الماء حتی یرجع الی الجدر فقال الزبیر فواللہ انی لاحسب ھذہ الآیۃ
نزلت فی ذلک فلا وربک لا یؤمنون الآیۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن الزبیر سے روایت ہی کہ زبیر سے ایک شخص نے نالیون کے
مقدمہ مین جھگڑا کیا جو سنگستان سے آتی تہین اور اون سے کہیتون کو پانی پلایا جاتا تہا انصاری نے کہا پانی کو بہنے دو تو زبیر
نے اوس سے انکار کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر سے فرمایا کہ زبیر تو اپنے کہیت کو سینچ لے پھر پانی کو چہوڑ دی
اپنی ہمسایہ کیطرف انصاری کو اسپر غصہ آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ زبیر تو آپ کے پہپی کا بیٹا تہا تو اوسوقت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک غصہ سے متغیر ہوگیا اور زبیر سے پھر آپ نے فرمایا کہ اپنے کہیت کو سینچ کر پانی کو بند
کردی یہانتک کہ کہیت کے مینڈہ تک پانی پہر جاوے زبیر نے کہا خدا کی قسم ہی مین سمجہتا ہون یہہ آیت اسی باب مین
اوتری ہی۔ فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینہم ثم لا یجدوا فی انفسہم حرجا مما
قضیت ویسلموا تسلیما یعنے قسم تیری رب کی وی مومن ہون گے جبتک تجکو حاکم نہ بناوین اپنے جہگڑون مین پھر جو تو
فیصلہ کردے اوس سے دل مین چراوین اور مان لین **عن** ثعلبۃ بن ابی مالک انہ سمع کبراءہم یذکرون ان رجلا
من قریش کان لہ سہم فی بنی قریظۃ فخاصم الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مہزور التسیل اللہ
یقتسمون ماءہ فقضی بینہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الماء الی الکعبین لا یحبس الاعلی
علی الاسفل **ترجمہ** ثعلبۃ بن ابی مالک سے روایت ہی اوس نے اپنے بزرگون سے سنا بیان کرتے تہے کہ ایک شخص قریشی شریک
تہا بنی قریظہ کا (پانی مین) پھر اوس نے فریاد کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک نالے کے پانی مین جسکا پانی سب
تقسیم کرلیتے تہے آپ نے یون فیصلہ کیا کہ جبتک پانی ٹخنون تک نہ ہوجاوے تبتک اوپر والا نیچے کہیت والی پر پانی نہ چہوڑے
ف کیونکہ ٹخنے برابر جب پانی جمع ہوجاتا ہی اوسوقت کہیت سیراب ہوجاتا ہی جب اتنا ہوجاوے تو اب پانی کو زور کے
ساتھ نیچے کہیت والی کیطرف چہوڑدیوی **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قضی فی السیل المہزور ان یمسک حتی یبلغ الکعبین ثم یرسل الاعلی علی الاسفل **ترجمہ** عمرو بن شعیب نے
اپنے باپ سے اوس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہزور (ایک میدان ہی) کے نالہ کے بابت مین
اسطرح پر فیصلہ کیا کہ پانی روکا جاوی جبتک کہ ٹخنون برابر ہوجاوے پھر اوپر والا نلی والی کے لیے پانی چہوڑدی **ف**
یعنی اوپر کے کہیت والا جب ٹخنون برابر پانی کہیت مین بہنچ لیوے تو پہر اپنے سے نیچے والے کہیت کے لیے چہوڑدے اسی طرح وہ بہی

کرے جب تجھنی برابر ہو جاوی تو دوسرے کہنیت مین چھوڑدی **عن ابی سعید الخدری** قال اختصم الی رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم رجلان فی حریم نخلۃ فی حدیث احدھما فامر بھا فذرعت فوجدت سبعۃ اذرع وفی
حدیث الاخر فوجدت خمسۃ اذرع فقضی بذلک قال عبد العزیز فامر بجریدۃ من جریدھا فذرعت
ترجمہ ابو سعید خدری کی روایت ہی دو شخصون نے جھگڑا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک درخت کے تہالے مین آپ
نے حکم دیا اوس کے ناپنے کا تو وہ سات ہاتھ نکلا پھر آپ نے اسی کا حکم کر دیا دوسری روایت مین ہی کہ وہ پانچ ہاتھ نکلا آپ
نے ایسا ہی حکم کیا عبد العزیز نے کہا آپ نے اوسی درخت کی ایک ٹہنی سے ناپنے کو کہا تو ناپا گیا **ف** تو درخت کی تہالی کی
حد آپنے سات ہاتھ تک قرار دی یعنی کھجور کے درخت مین تہالی اور درختون مین اوسکی بڑائی چھوٹائی کے لحاظ سے تہالی کا اندازہ کر لینا چاہیے

آخر کتاب القضیۃ

تمام ہوئی کتاب قضا اور فیصلون کی یا اللہ سب طرح تمام کر دا سے ساتھی کتاب کو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اول کتاب العلم

شروع کرتا ہون مین اللہ کے نام سے جو مہربان ہی رحمت والا علم کی کتاب کو **باب**
الحث علی طلب العلم علم حاصل کرنیکی فضیلت اور اوسطرف رغبت دلانا **عن** کثیر بن قیس قال کنت جالسا
مع ابی الدرداء فی مسجد دمشق فجاءہ رجل فقال یا ابا الدرداء انی جئتک من مدینۃ الرسول صلی اللہ
علیہ وسلم لحدیث بلغنی انک تحدثہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما جئت لحاجۃ قال فانی
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من سلک طریقا یطلب فیہ علما سلک اللہ بہ طریقا من
طرق الجنۃ وان الملائکۃ لتضع اجنحتھا رضا لطالب العلم وان العالم لیستغفر لہ من فی السموات
ومن فی الارض والحیتان فی جوف الماء وان فضل العالم علی العابد کفضل القمر لیلۃ البدر علی سائر
الکواکب وان العلماء ورثۃ الانبیاء وان الانبیاء لم یورثوا دینارا ولا درھما ورثوا العلم فمن اخذہ
اخذ بحظ وافر ترجمہ کثیر بن قیس سے روایت ہی کہ مین ابی الدرداء کے ساتھ دمشق کی مسجد مین بیٹھا تھا اتنے مین
اوسکے پاس ایک شخص آیا اور اوسنے کہا مین تمہاری پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ سے آیا ہون ایک حدیث کے
واسطے مجھکو خبر پہونچی ہی جو تم اوس حدیث کو نقل کرتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مین کسی اور غرض کے لیے نہین آیا ہون
ابو الدرداء نے کہا مقرر مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی آپ فرماتے تھے جو شخص علم حاصل کرنے کو کسی راہ چلے
اللہ تعالے اوسکو سبب سے اوسکو بہشت کی راہ چلاتا ہی اور طالب علم کی خوشی کے لیے فرشتے اوسکو روبرو اپنی پر بچھاتے ہین اور بیشک
عالم کے لیے بخشش چاہتے ہین جو کچھ آسمان اور زمین مین ہی دریا کے پانی مین یہانتک کہ مچھلیان پانی مین اور عابد کے اوپر عالم کی فضیلت
ایسی ہی جیسی چودہوین رات کے چاند کی بزرگی تمام تارون پر ہی اور مقرر پیغمبرون کے وارث عالم ہی ہین اور پیغمبرون نے کسی کو اپنا

وارث درہم و دینار کا نہ کیا بجز علم کے اپنی میراث مین کچھ نہ چھوڑا تو جسنی علم حاصل کیا اوسنے کامل حصہ لیا ف یعنی وہ حصہ
جو پیغمبرون نے حاصل کیا تہا دنیا مین علم سے زیادہ کوئی نعمت نہین ہے اس نعمت کو روز بروز ترقی ہے کبھی زوال نہین جسقدر علم کو خرچ
کرو اوسی قدر بڑہتا جاتا ہے برخلاف مال کے کہ خرچ کرنیسے کم ہوتا جاتا ہے **عن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلے
الله علیه وسلم ما من رجل یسلك طریقا یطلب فیه علما الا سهل الله له به طریق الجنة ومن ابطأ
به عمله لم یسرع به نسبه **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا کوئی شخص نہین
ہے جو وہ علم دین کا سیکہنی کے لیے راہ چلے لیکن اللہ تعالی اوس کی برکت سے اوسپر بہشت کی راہ آسان کر دیگا ف
پہر بہشت کی بشارت ہے طالب علم اور دیندار عالمون کے حق مین علم دین تفسیر و حدیث و فقہ ہے اور جو علم کہ تفسیر حدیث مین کام
آوی جیسے صرف و نحو وغیرہ اور جس سے مسلمانون کو فیض و ہدایت ہو وہ سب علم دین مین داخل ہے مگر نیت خالص ہونا چاہیے
ف اور جسکے ساتہہ اوس کے عمل نے دیر لگائی تو اوسکی ساتہہ اوسکا نسب کچھ شتابی نہ کریگا ف یعنی بدون نیک عمل کے ذات
کچھ کام نہ آویگی ۔ مصرع ۔ بندگی با بد نہ پیر زادگی منظور نیست **باب** روایة حدیث اهل الکتاب اہل
کتاب یعنی یہود اور نصاری سے روایت کرنا کیسا ہے **عن** ابی سلمة الانصاری انه بینما هو جالس عند رسول
الله صلی الله علیه وسلم وعنده رجل من الیهود مر بجنازة فقال یا محمد هل تتکلم هذه الجنازة فقال
النبی صلی الله علیه وسلم الله اعلم فقال الیهودی انها تتکلم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم
ما حدثکم اهل الکتاب فلا تصدقوهم ولا تکذبوهم وقولوا امنا بالله ورسله فان کان باطلا
لم تصدقوه وان کان حقا لم تکذبوه **ترجمہ** ابوسلمہ انصاری جنکا نام عبد ہے یا عمر و یا عمارہ بن معاذ بن زرارہ
سے روایت ہے وہ بیٹہے ہوئے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اوسوقت ایک یہودی بہی تہا اتنے مین ایک جنازہ گزرا
تو یہودی نے کہا یا محمد کیا یہ جنازہ بات کرتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ خوب جانتا ہے تب یہودی نے کہا
یہ بات کرتا ہے (مگر دنیا کے لوگ نہین سنتے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو باتین اہل کتاب تم سے کہین تم اون کو
نہ سچ کہو نہ جہوٹہ (کیونکہ دونون صورتون مین خوف ہے غلطی کا اگر جہوٹہ کہین اور وہ سچ ہو یا سچ کہین اور وہ جہوٹ ہو)
بلکہ یون کہو ایمان لائے ہم اللہ پر اور اوسکے رسولون پر اس صورت مین اگر وہ بات جہوٹ ہوگی تو تم نے اوسکو سچ نہین کہا
اور اگر سچ ہوگی تو بہی تمنے اوسکو جہوٹ نہوی کہا (غرض ہر طرح سے گناہ سے محفوظ رہے) **عن** زید بن ثابت امرنی رسول
الله صلی الله علیه وسلم فتعلمت له کتاب یهود وقال انی والله ما آمن یهود علی کتابی فتعلمته فلم یمر بی
الا نصف شهر حتی حذقته فکنت اکتب له اذا کتب والقرأ له اذا کتب الیهم **ترجمہ** زید بن ثابت سے روایت
ہے مجہکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا یہودیون کی تحریر سیکہنی کا اور فرمایا قسم خدا کی مجہکو یہودیون پر بہروسا نہین کہ وہ
کسطرح سے درست لکہتے ہین زید نے کہا آدہ مہینہ نہین گزرا تہا کہ مین نے اون کے تحریر خوب سیکہ لی پہر جب آپ کچھ لکہوانا چاہتے

تو مین نے کہدیا اور جب کہ مین سو رہا پس کہی تحریر لی تو مین نے سکوت کیا باب فی کتابۃ العلم حدیث کی باتون کو لکھنا کیسا ہی عن عبداللہ بن عمرو قال کنت اکتب کل شیء اسمعہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اریدحفظہ فنہتنی قریش وقالوا اتکتب کل شیء وانتم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشر یتکلم فی الغضب والرضی فامسکت عن الکتاب فذکرت ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاومی باصبعہ الی فیہ فقال اکتب فوالذی نفسی بیدہ ما یخرج منہ الا حق ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہی مین جو حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنتا اوس کو لکھ لیتا تا اپنے یاد کرنے کے لیے پھر قریش کے لوگون نے مجھے منع کیا کہنے سے اور کہا تم ہر بات لکھ لیتے ہو حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشر ہین باتین کرتے ہین غصہ اور خوشی دونو حالتون مین یہ سنکر مین نے لکھنا چھوڑ دیا پھر مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکا ذکر کیا آپ نے اونگلیون سے اپنے مونہہ کیطرف اشارہ کیا اور فرمایا لکھا کر قسم اوس ذات پاک کی جسکے قبضہ مین میری جان ہے نہین نکلتی اس مُنہ سے کوئی بات مگر سچی (خواہ غصہ ہو یا خوشی ہو) عن المطلب بن عبداللہ بن حنطب قال دخل زید بن ثابت علی معاویۃ فسالہ عن حدیث فامر انسانا یکتبہ فقال لہ زید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرنا ان لا نکتب شیئا من حدیثہ فمحاہ ترجمہ مطلب بن عبداللہ بن حنطب سے روایت ہی زید بن ثابت معاویہ بن ابی سفیان پاس گئے اور اونسے ایک حدیث پوچھی پھر معاویہ نے حکم کیا ایک شخص کو اوس حدیث کے لکھنے کو زید نے اون سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہم کو حدیث کے لکھنے سے اور مٹا دیا اوسکو جو لکھا گیا تھا (شاید اوائل اسلام مین ہو جب باقی یاد رکھنا بہتر معلوم ہوا) باب فی التشدید فی الکذب علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھنا کتنا بڑا سخت گناہ ہی عن عبداللہ بن الزبیر قال قلت للزبیر ما یمنعک ان تحدث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کما یحدث عنہ اصحابہ فقال اما واللہ لقد کان لی منہ وجہ ومنزلۃ ولکنی سمعتہ یقول من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار ترجمہ عبداللہ بن زبیر سے روایت ہی کہ زبیر سے مین نے پوچھا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث کو کس لیے روایت نہین کرتے ہو مثل اور صحابہ کے اونہون نے کہا خبردار ہو قسم ہی خدا کی مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک طرح کا تقرب تھا لیکن مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جو کوئی جان بوجھکر قصد میری پر جھوٹ باندھے اوسکو چاہیے اپنی جا دوزخ مین ٹھہرائے اس وجہ سے مین بہت احتیاط کرتا ہون نقل حدیث مین) باب الکلام فی کتاب اللہ بغیر علم اللہ کی کتاب مین بغیر سمجھے بوجھے منہ لگانا کیسا ہے عن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال فی کتاب اللہ عزوجل برایہ فاصاب فقد اخطأ ترجمہ جندب سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ عزوجل کی کتاب یعنی قرآن مجید مین اپنی عقل سے کچھ کہا تو اوس نے ٹھیک ہی کہا تو خطا کیا (بلکہ صحابہ اور تابعین کی اور حدیث کی بڑی ضرورت ہے) باب تکریر الحدیث ایک یا کئی بات کو کئی مرتبہ کہنا عن ابی سلام عن رجل خدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان النبی

صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا حدث حدیثا اعادہ ثلاث مرات ترجمہ ابوسلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ایک خادم سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سے باتیں کرتے تو ایک ایک بات کو تین تین بار دوہرا کر سامع کو سمجھاتے
تاکہ بخوبی اوسکی سمجھ میں آجاوے باب البصیۃ فی سرد الحدیث جلدی جلدی باتیں کرنا اچھا نہیں ہے عن عروۃ قال حدثت
الی جنب حجرۃ عائشۃ رضی اللہ عنہا ساعۃ وتصلی فجعل یقول اسمعی یا ربۃ الحجرۃ مرتین فلما قضت صلاتہا
قالت الا تعجب الی ھذا وحدیثہ ان کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیحدث الحدیث لو شاء العاد
ان یحصیہ احصاہ ترجمہ عروہ سے روایت ہے کہ ابوہریرہؓ حضرت عائشہ کے حجرے کے بازو بیٹھے وہ نماز پڑھ رہی تھیں اور
یہ کہہ رہے تھے سنو ای حجرے والی دو بار نماز پڑھ کر انہوں نے کہا تم کو تعجب نہیں آتا ان بیدرمان کی بات پر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جب کلام کرتے تو اوسکو اگر سننے والا گننا چاہتا تو آپ کی کلام کو گن سکتا۔ یعنی آپ ایسی صاف اور کھلی ہوئے باتیں
کرتے کہ کوئی چاہے تو گن لیوے عن عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت لعروۃ الا یعجبک ابوھریرۃ
جاء فجلس الی جنب حجرتی یحدث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسمعنی ذلک وکنت اسبح فقام
قبل ان اقضی سبحتی ولو ادرکتہ لردد ت علیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن یسرد الحدیث
مثلکم ترجمہ عروہ سے روایت ہے حضرت عائشہ نے اوس سے کہا کیا تمکو تعجب نہیں آتا ابوہریرہ پرسوں آئی اور میری
حجرے کی ایک جانب بیٹھے اور حدیث بیان کرنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میرے سنانیکو میں نماز پڑھ رہی
تھی جبتک میں نماز پوری کروں وہ کھڑے ہوکر چلدیے اگر میں اونکو پاتی تو یہ کہتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری
طرح تر تر باتیں نہیں کرتے تھے بلکہ نہایت نرمی اور آہستگی سے ہر ہر لفظ کو جدا جدا کرکے باتیں فرماتے تھے تاکہ سننے والے
سمجھ جاویں باب التوقی فی الفتیا فتوی دینے میں بڑی احتیاط کرنا چاہیے عن معاویۃ ان النبی صلی
اللہ علیہ وسلم نھی عن الغلوطات ترجمہ معاویہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغالطہ دینے کو منع کیا ہے
عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من افتی بفتیا علم کان اثمہ علی من افتاہ زاد
سلیمان التیمی فی حدیثہ ومن اشار علی اخیہ بامر یعلم ان الرشد فی غیرہ فقد خانہ وھذا لفظ
سلیمان ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بغیر علم کے فتوی دیا گیا تو اوسکا گناہ اوسپر ہوگا
جس نے اوسکو فتوی دیا سلیمان تیمی نے اپنی روایت میں اتنا زیادہ کیا اور جس نے اپنے بھائی کو جان بوجھکر اوسکے نقصان کا مشورہ
دیا تو مقرر اوس نے خیانت کی یعنی امانت اور خیر خواہی کے خلاف کیا) باب کراھیۃ منع العلم علم کی بات چھپانا بڑا گناہ
ہے عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سئل عن علم فکتمہ الجمہ اللہ بلجام من نار یوم القیمۃ
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی علم دین کا مسئلہ پوچھا گیا اور جان بوجھکر اوس مسئلہ کو اوس نے
نہ بتایا تو قیامت کے دن وہ شخص آگ کی لگام دیا جاویگا باب فی فضل نشر العلم علم پھیلانے اور مشہور کرنیکی فضیلت عن

ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم تسمعون ویسمع منکم ویسمع ممن یسمع منکم ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مجھسے سنتے ہو علم کو اور لوگ تم سے سنینگے پھر جن لوگون نے تم سے سنا ہے اون سے اور لوگ سنینگے (یعنے حدیث اور قرآن کو) **عن** زید بن ثابت قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول نضر الله امرا سمع منا حدیثا فحفظه حتی یبلغه فرب حامل الفقه الی من هو افقه منه ورب حامل الفقه لیس بفقیه **ترجمہ** زید بن ثابت سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے اللہ تعالی اوس شخصکو تر و تازہ رکھے جسنے میری بات سنکر یاد رکھا اور اوسکو پہونچا دیا (یعنے دوسری لوگون کو بھی سنا دیا) کیونکہ بہت سے لوگ ایسے ہین جو سمجھ کی بات اپنی سے زیادہ سمجھدار کو سنا دینگے **ف** یعنی جسے حضرت سے سنا ہو سے اوسکو بجنسہ ویسا ہی سنا دیوے علم والا حضرت کی بات سے اپنی فہم کے لائق مسئلہ نکال لیویگا اور جو کوئی خطا کریگا تو اصل کلام حضرت کا باقی رہیگا اوس سے دوسرا علم والا سمجھ لیویگا غرضکہ حضرت کا کلام پاک لفظ بلفظ نگاہ رکھنا چاہیے اور بجنسہ ادا کرنا چاہیے کیونکہ بہت لوگ ایسے ہین کہ اونکی فہم و سمجھ اوس سے بہتر ہے جس سے سنا **ف** اور بہت سے فقہ کے اٹھانیوالے ایسے ہین کہ وہ فقیہ نہین ہین یعنے خود سمجھدار نہین ہین اون کو نقل کرنا چاہیے **عن** سهل بن سعد عن النبی صلی الله علیه وسلم قال والله لان یهدی بهداك رجل واحد خیر لك من حمر النعم **ترجمہ** سہل بن سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کی قسم اگر تیری رہنمائی سے اللہ جل جلالہ ایک آدمی کو ہدایت دیوی تو وہ بہتر ہے تیرے واسطے سرخ اونٹون سے (جو بہت قیمتی اور عزیز ہوتے ہین) **باب** الحدیث عن بنی اسرائیل روایت کرنیکی اجازت **عن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم حدثوا عن بنی اسرائیل ولا حرج **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل سے حدیث بیان کرو اسمین کچھ گناہ نہین ہے **ف** یعنی اگر اون سے سند صحیح کے ساتھ کوئی بات کام کی سن لو یا اون کے دین کا حال دریافت کرنیکے لیے سن لو تو کچھ گناہ نہین سب کام نیت سے علاقہ رکھتے ہین مثلاً حضرت کی نبوت کا ذکر اگر اون کی کتاب سے دریافت کرینگے تو اس کتاب کو کسطرح راہ پر لاوینگے **عن** عبد الله بن عمرو قال کان نبی الله صلی الله علیه وسلم یحدثنا عن بنی اسرائیل حتی یصبح ما یقوم الا لاحد اصلاة **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے بنی اسرائیل کے باتین اسقدر کرتے کہ فجر ہو جاتے پھر نہین اٹھتی مگر نماز کے خیال سے (یعنی نماز ادا کرنیکے لیے) **باب** فضل العلم لغیر الله تعالی جو شخص علم دین کو خالصاً للہ حاصل کرے ہی بلکہ اور غرض سے اوسکی سزا کا بیان **عن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من تعلم علما مما یبتغی به وجه الله عز وجل لا یتعلمه الا لیصیب به عرضا من الدنیا لم یجد عرف الجنة یوم القیامة یعنی ریحها **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے اللہ جل جلالہ کی رضامندی کے علم کو (یعنے دین کے) دنیا کے غرض سے سیکھا قیامت کے دن اوسکو جنت کی بو بھی نہ آویگی **باب** فی القصص قصے اور حکایتین بیان کرنا کیسا ہے **عن** عوف بن مالك الاشجعی قال سمعت رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یقص الا امیر او مامور او مختال ترجمہ عوف بن مالک الاشجعی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا ہی جو آپ فرماتے تھے قصے اور حکایتین (وعظ مین) وہ کہیگا جو حاکم ہو یا محکوم ہو یعنے حاکم اوسکو حکم کرے اسطرح کہو (وعظ کہنیکا) یا مکار ریبی ہو یعنے دنیا کے کمانے کیلیے خواہ مخواہ بی سند باتین اور موضوع حدیثین جھوٹ بیچ قصے وعظ مین بیان کرے جیسے اس زمانے کی عادت ہی عن ابی سعید الخدری قال جلست فی عصابۃ من ضعفاء المھاجرین وازبعضھم لیستتر ببعض من العری وقاری یقرأ علینا اذ جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقام علینا فلما قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سکت القاری فسلم ثم قال ما کنتم تصنعون قلنا یا رسول اللہ کان قاری لنا یقرأ علینا فکنا نستمع الی کتاب اللہ قال فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحمد للہ الذی جعل من امتی من امرت ان اصبر نفسی معھم قال فجلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسطنا لیعدل بنفسہ فینا ثم قال بیدہ ھکذا فتحلقوا وبرزت وجوھھم لہ قال فما رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرف منھم احدا غیری فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابشروا یا معشر صعالیک المھاجرین بالنور التام یوم القیامۃ تدخلون الجنۃ قبل اغنیاء الناس بنصف یوم وذلک خمسمائۃ سنۃ ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہی کہ مین غریب مہاجرین کی جماعت مین جا بیٹھا اور برہنگی کے سبب سے اون مین بعض بعض سے پردہ کرتا تہا (یعنی غربت سے اسقدر اون کو کپڑا میسر تہا جو کماحقہ ستر پوشی کرتے) اور ایک قاری ہمارے مین قرآن پڑہ رہا تہا اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دفعۃً تشریف لائے اور آپ ہماری روبرو کہڑے ہو گئے پھر جب کہ آپ کہڑے ہوہی تو قاری قرآن پڑہنے سے چپ ہو رہا پھر آپ نے ہم سی سلام کیا (یہان سے معلوم ہوا کہ قرآن پڑہنے والے پر سلام کرنا نہ چاہیے) اور پوچہا کہ تم کیا کر رہی تہی ہمنے عرض کیا کہ اللہ جل جلالہ کی کتاب کو سن رہی تہے۔ پھر آپ نے فرمایا سب تعریف اللہ ہی کو ثابت ہی جسنی میری اُمت مین ایسے لوگون کو پیدا کیا کہ مجہے بھی اُنکے ساتہہ صبر کرنیکا ہوا (اسمین اشارہ ہے اس آیت کیطرف وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُم) راوی کہتا ہی کہ پھر آپ ہماری جماعت کے بیچون بیچ اپنی ذات مبارک سے آبیٹھے جماعت کے برابر کرنے کیلیے (یعنے ایسی تمیز بیٹھے کہ ہر شخص سے فاصلہ برابر رہا اور بعضون نے کہا کہ سب سے برابر یعنی حضرت مین اور دوسرون مین امتیاز باقی نہی آپ اسطرح سی جماعت مین لگئی) پھر آپ نے اپنے دست مبارک سے حلقہ ہو کر بیٹھنے کا اشارہ فرمایا سو سب حلقہ ہو گئے اور آپکی طرف سب کے چہرے ظاہر ہوئے ابو سعید خدری نے کہا مین جانتا ہون رسول اللہ صلعم نے اون مین کسی کو نہ پہچانا سوا میرے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای فقراء مہاجرین کی جماعت خوش ہو جاؤ قیامت کے دن تم تونگرون سے آدہے دن پہلے نور کامل کے ساتہہ بہشت مین جاؤ گے اور وہ آدہا دن بھی پانچسو برس کا ہو گا ف یہان سے معلوم ہوا کہ ایسے فقرا کا مرتبہ اغنیا سے زیادہ ہو گا اور قیامت کے دن کے طول مین جو خلاف آیات واحادیث مین مذکور ہی سو لوگون کے اختلاف حال پر محمول ہی یعنی جتنی جسپر سختی

دوسکو قیامت کا دن اتنا ہی دنیا معلوم ہوگا اور بہت بہت تکلیف کم معلوم ہوگی اوسی اتنا ہی کم معلوم ہوگا **عن** انس بن
مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لان اقعد مع قوم یذکرون اللہ تعالیٰ من صلوٰۃ الغداۃ حتی
تطلع الشمس احب الی من ان اعتق اربعۃ من ولد اسماعیل ولان اقعد مع قوم یذکرون اللہ من صلوٰۃ العصر الی ان
تغرب الشمس احب الی من ان اعتق اربعۃ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
مقرر اگر میں اوس قوم کے ساتھ بیٹھون جو فجر کی نماز سے آفتاب نکلنے تک اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرتے ہین تو مجھے بہت پیارا ہی
(یعنی مستحب و ذکر کرنا) اسماعیل علیہ السلام کی اولاد مین سے چار غلام آزاد کرنے سے بھی اور مقرر مین اگر اوس قوم کے ساتھ بیٹھون
جو عصر کی نماز سے آفتاب ڈوبنے تک اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہین تو مجھے بہت پیارا ہی چار غلام آزاد کرنے سے **ف** اللہ تعالیٰ کے ذکر کی فضیلت
ہر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسماعیل کے اولاد سے چار برده آزاد کرنے سے بھی اسکو عزیز فرمایا **عن** عبد اللہ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرأ علی سورۃ النساء قال قلت اقرء علیک وعلیک انزل قال انی احب ان
اسمعہ من غیری قال فقرأت علیہ حتی اذا انتہیت الی قولہ فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشہید الآیۃ فرفعت
رأسی فاذا عیناہ تہملان ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ اپنے روبرو سورۃ نساء پڑھنے کو فرمایا
مین نے عرض کیا آپ پر تو قرآن ہی اوترتا ہے پھر مین کیا پڑھون آپنے فرمایا مجھ اورسے سننا بہت پیارا معلوم ہوتا ہی پھر
مین نے آپکے روبرو پڑھا یہانتک کہ جب مین اس آیت پر پہونچا فکیف اذا جئنا من کل امۃ بہر کیسا ہوگا جب لاوینگے ہم ہر امت مین سے
ایک گواہ آخر آیت تک پھر مین نے اپنا سر جو اوٹھایا تو حضرت کی چشم مبارک سے آنسو جاری تہی (اس خیال سے کہ مجھ بھی اپنی امت
کا گواہ ہونا ہوگا اور معلوم نہین کہ میری امت کیسے عمل کرے)

آخر ہوئی کتاب العلم

اللہ کے فضل سے تمام ہوئی کتاب علم کی اسی طرح اللہ تعالیٰ سارے کتاب کو تمام کردے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اول کتاب الاشربۃ

شروع ہوتی ہی اللہ کے نام سے جو مہربان ہی بڑی رحم والا کتاب شرابون کی

باب

فی تحریم الخمر خمر یعنی شراب کے حرام ہونیکا بیان **عن** عمر قال نزل تحریم الخمر یوم نزل وہی من خمسۃ
اشیاء من العنب والتمر والعسل والحنطۃ والشعیر والخمر ما خامر العقل وثلاث وددت ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم لم یفارقنا حتی یعہد الینا فیہن عہدا ننتہی الیہ الجد الکلالۃ وابواب من ابواب الربا
ترجمہ حضرت عمر سے روایت ہی شراب کی حرمت مین جب آیت اوتری اوسوقت پانچ چیز سے شراب بنتی تہی انگور اور کھجور اور شہد
اور گیہون اور جو کی اور جو عقل کو زائل کرے وہ شراب ہی **ف** اس پچھلی عبارت سے معلوم ہوتا ہی کہ شراب انہین پانچ چیزون پر
نہین بلکہ انکے سوا اور چیز سے بھی ہوتی ہی جس کے پینے سے عقل جاتی رہے **ف** اور مین چاہتا تہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم

جدا نہوں جنابت مین باتو نکا حال ہم سی اچھی طرح بیان نکرین ایک تو اوا کا حصہ دوسری کلالہ کا حال تیسری متفرقات
رہا یعنی سو کے جنمین خرشک رہ گیا اور مجتہدین نے بہت اختلاف کیا عن عمر عن الخطاب قال لما نزل تحریم الخمر
قال عمر اللھم بین لنا فی الخمر بیانا شافیا فنزلت الآیۃ التی فی البقرۃ یسئلونک عن الخمر والمیسر قل فیھما
اثم کبیر قال فدعی عمر فقرئت علیہ قال اللھم بین لنا فی الخمر بیانا شفاء فنزلت الآیۃ التی فی النساء یاایھا
الذین امنوا لا تقربوا الصلوۃ وانتم سکاری فکان منادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقیمت الصلوۃ
ینادی لا یقربن الصلوۃ سکران فدعی عمر فقرئت علیہ فقال اللھم بین لنا فی الخمر بیانا شفاء فنزلت
ھذہ الآیۃ فھل انتم منتھون قال عمر انتھینا ترجمہ حضرت عمر بن خطاب سے روایت ہی جب شراب کی حرمت
اوتری تو اونہون نے کہا یا اللہ شراب کے باب مین ہم کو صاف صاف حکم بیان کردی جب وہ آیت اوتری جو سورۂ بقرہ مین ہے
یسالونک عن الخمر والمیسر یعنے پوچھتے ہین تجھسے شراب اور جوئی کا حال تو کہدو دونون بڑے گناہ ہین اور لوگون کو فائدہ بھی ہے
اون مین لیکن گناہ اونکا اون کے فائدہ سے زیادہ ہی تو حضرت عمر بلائے گئے اور یہ آیت اونکو سنائی گئی اونہون نے کہا یا اللہ
شراب کے باب مین ہمکو صاف صاف حکم بیان کردی تب وہ آیت اوتری جو سورۂ نسا مین ہی یا ایہا الذین آمنوا لا تقربوا الصلوۃ
الآیۃ ای ایمان والو مت نزدیک ہو نماز کے جب تم نشے مین ہو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منادی پکارتا پھرتا تھا جب نماز
کی تکبیر ہوتے دیکھو کوئی نشے کیحالت مین نماز مین شریک نہ ہو پھر حضرت عمر بلائے گئے اور اون کو یہہ آیت سنائی گئی اونہون نے
کہا یا اللہ شراب کے باب مین ہم کو صاف صاف حکم بیان کردے تب یہہ آیت اوتری انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام الآیۃ یعنی
خیر مین یہہ ہے کہ اب بھی تم باز آتے ہو یا نہین تب حضرت عمر نے کہا ہم باز آئی (شراب اور جوئی سے) عن علی علیہ السلام
ان رجلا من الانصار دعاہ وعبد الرحمن بن عوف فسقاھما قبل ان تحرم الخمر فامھم علی فی المغرب
فقرأ قل یا ایھا الکفرون فخلط فیھا فنزلت لا تقربوا الصلوۃ وانتم سکاری حتی تعلموا ما تقولون ترجمہ
حضرت علی سے روایت ہی اون کو ایک شخص انصاری نے بلا بھیجا اور عبد الرحمن بن عوف کو اور دونون کو شراب پلایا اس وقت تک شراب
حرام نہین ہوا تھا پھر حضرت علی نے امامت کی اون لوگون کی مغرب کی نماز مین اور قل یا ایہا الکافرون پڑھا معلوم نہین کیا گڑبڑ
گر گئے (بعضون نے کہا بھول گئی بعضون نے کہا لا کا لفظ چھوٹ گئے) تب یہ آیت اوتری لا تقربوا الصلوۃ وانتم سکاری یعنی
نزدیک جاؤ نماز کے جب تم نشے مین ہو یہانتک کہ جو منہ سے کہو اسکو سمجھنے لگو عن ابن عباس یا ایھا الذین امنوا لا تقربوا
الصلوۃ وانتم سکاری ویسالونک عن الخمر والمیسر قل فیھما اثم کبیر ومنافع للناس فنسختھا فی المائدۃ
انما الخمر والمیسر والانصاب الآیۃ ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی یہ دو آیتین یا ایہا الذین آمنوا لا تقربوا الصلوۃ وانتم
سکاری اور یسالونک عن الخمر والمیسر جن سے شراب کی حرمت ثابت نہین ہوتی منسوخ ہو گئین اون سے جو سورۂ مائدہ
مین ہی انما الخمر والمیسر الآیۃ سے یعنی شراب اور جوا اور غیر وناپاکی مین شیطان کے کامونسے تو پرہیز کرو اون سے تاکہ تم نجات پاؤ جہنم کے

شراب ہے) **عن** انس کنت ساقی القوم حیث حرمت الخمر فی منزل ابی طلحۃ وما شرابنا یومئذ الا الفضیخ
فدخل علینا رجل فقال ان الخمر قد حرمت وناد ی منادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلنا اھذا لمنادی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** انس سے روایت ہے جب شراب حرام ہوا تو اوسوقت میں ساقی تھا لوگونکا ابوطلحہ کے
مین اوسوقت ہمارا شراب بھی تہا کھجور کا ایک شخص ہمارے پاس آیا اور بولا شراب حرام ہوگیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
منادی نے پکارا ہم لوگون نے کہا یہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منادی ہے (اسحدیث سے بھی معلوم ہوا کہ شراب انگور سے
خاص نہین ہے) **باب** العنب یعصر للخمر کوئی شخص انگور کو نچوڑے شراب بنانے کے لیے **عن** ابن عمر یقول قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن اللہ الخمر وشاربھا وساقیھا وبائعھا ومبتاعھا وعاصرھا ومعتصرھا و
حاملھا والمحمولۃ علیہ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ کی لعنت ہے شراب پر اور اوسکے
پینے والے پر اور پلانے والے پر اور اوس کے بیچنے اور خریدنیوالے پر اور اوس کے نچوڑنے والے پر اور نچوڑنیوالے پر اور اوٹھانیوالے پر اور جسکے لیے
اوٹھایا جاوے **باب** فی الخمر تخلل شراب کا سرکہ بنانا درست نہین ہے **عن** انس بن مالک ان ابا طلحۃ سال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم عن ایتام ورثوا خمرا قال اھرقھا قال افلا اجعلھا خلا قال لا **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت
ہے ابوطلحہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا یتیمونکے باب مین جنہون نے میراث مین شراب کو پایا تہا آپ نے فرمایا کہ اسکو
بہادی پھر عرض کیا کہ اوسکا سرکہ نہ بنالون تو آپ نے فرمایا سرکہ بہی مت بنا **باب** الخمر ما ھو شراب کن کن چیزون سے
بنتا ہے **عن** نعمان بن بشیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من العنب خمرا وان من التمر خمرا وان
من العسل خمرا وان من البر خمرا وان من الشعیر خمرا **ترجمہ** نعمان بن بشیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا شراب انگور سے بنتا ہے اور کھجور سے اور شہد سے اور گیہون سے اور جو سے **ف** اکثر انہین چیزون سے شراب بنتا تہا اسواسطے
انکا ذکر فرمایا ورنہ کچہ انہین چیزون پر منحصر نہین بلکہ اور چیزون سے بہی شراب بنتا ہی **عن** نعمان بن بشیر قال سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الخمر من العصیر والزبیب والتمر ۶۱۰ والشعیر والذرۃ و
انی انھاکم عن کل مسکر **ترجمہ** نعمان بن بشیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا ہی آپ فرماتے
تہے شراب انگور کے شیرے سے ہوتا ہے اور سوکھی انگور سے اور کھجور سے اور گیہون سے اور جو سے اور مین تمکو منع کرتا
ہون ہر ایک نشہ کی چیز سے **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الخمر من ھاتین الشجرتین
النخلۃ والعنبۃ **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شراب ان دو درختون سے بنتا ہے خرمے
اور انگور سے **باب** النہی عن المسکر ہر نشہ لانیوالے چیز سے ممانعت کا بیان **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کل مسکر خمر وکل مسکر حرام ومن مات وھو یشرب الخمر یدمنھا لم یشربھا فی الاخرۃ **ترجمہ** ابن عمر
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک نشہ دار چیز شراب ہے اور ہر نشے والی چیز حرام ہے اور

شخص سدا شراب پیتا رہا اور اسی حالت پر مر گیا تو وہ آخرت مین بہشت کی شراب نہ پیویگا **ف** اس حدیث سے صاف
معلوم ہوا کہ جو چیز مست کردی اور نشہ لاوی وہ شراب ہے اور حرام ہے پھر وہ خواہ انگور سے بنے خواہ کھجور سے خواہ منقی یا شہد
یا گیہون یا جوار یا باجرہ یا جو سے یا درخت کا عرق ہو جیسی تاڑی اور سیندھی یا کوئی گھاس ہو جیسی بھنگ وغیرہ قلیل اور
کثیر اوسکا سب حرام ہے اور یہی مذہب ہے امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد اور امام محمد اور محدثین کا ہر چند امام اعظم کے نزدیک
بجز اور شراب وہی ہے جو شیرہ انگور سے بنے اور جوش مار کر گاڑھی ہو کر جھاگ لاوے اور جو اور چیزون سے بنے جیسے گیہون جوار
انجیر سے اوسکا پینا اسقدر درست ہے جس سے نشہ نہ ہو لیکن بھی قول امام اعظم کا ضعیف اور مرجوح ہے از روئے
احادیث دونون کے کیونکہ اہل لغت کے نزدیک خمر عام ہے شامل ہے ہر اوس چیز کو جو عقل زائل کرے اور احادیث صحیحہ مین
وارد ہے کہ ہر مسکر خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے جیسا آگے آویگا شاید امام ابو حنیفہ کو وہ حدیثین نہ پہونچی ہون گے **عن** ابن عباس عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کل مسکر خمر و کل مسکر حرام و من شرب مسکرا بخست صلاتہ اربعین
صباحا فان تاب تاب اللہ علیہ فان عاد الرابعۃ کان حقا علی اللہ ان یسقیہ من طینۃ الخبال قیل و ما
طینۃ الخبال یا رسول اللہ ص قال صدید اھل النار و من سقاہ صغیرا لا یعرف حلالہ من حرامہ
کان حقا علی اللہ ان یسقیہ من طینۃ الخبال **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہر ایک عقل بگاڑنیوالا شراب ہے اور ہر ایک نشہ دار جو چیز حرام ہے اور جس نے نشے دار چیز پی تو گھٹ جاوینگے چالیس دن کے نمازین
اوسکی **ف** جب شرابی کی باوجود ہونے افضل عبادت بدن کے ضائع ہو جاوے تو اوسکی اور عبادتون کا پھر کیا حال ہوگا **ف**
پھر اگر اوس نے توبہ کر لیا تو اللہ تعالے اوسکے توبہ کو قبول فرماویگا اور اگر وہ اسیطرح چوتھی بار تک پیتا رہا تو اللہ تعالی پر حق ہے جو اوسکو
طینۃ الخبال پلاوے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ طینۃ الخبال کیا مراد ہے آپ نے فرمایا طینۃ الخبال جہنمیون کی پیپ ہے پھر آپ
نے فرمایا جو شخص کسی کم سن لڑکے کو جسکو حلال حرام کی تمیز نہ ہو شراب پلاوے تو اللہ کو ضرور ہوگا کہ اوسکو جہنمیون کی پیپ پلاوے
(اس سے معلوم ہوا کہ چوتھی بار جو شراب پیے اوسکا گناہ معاف ہونا دشوار ہے چنانچہ دوسری حدیث مین ہے کہ پھر اللہ معاف نہ
کریگا) **عن** جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام
ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بہت سے چیز نشہ لاتی ہے وہ تھوڑی سی بھی حرام ہے
عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن البتع فقال کل شراب اسکر
فھو حرام **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسینے پوچھا بتع (شہد کی شراب) کا
حکم آپنے فرمایا جو شراب نشہ کرے وہ حرام ہے **ف** وہی خمر ہے قلیل ہو یا کثیر جیسے دوسری حدیث مین ہے انگور کی ہو یا کھجور کی
یا شہد کی یا گیہون کی یا جو کی یا انجیر کی سب کو خمر کہنے مین کیونکہ خمر مشتق ہے مخامرت سے جسکے معنے چھپانے کے ہین پس جسمین نشہ ہو
عقل چھپ جاوے وہ خمر کہی جاویگی یہی صحیح ہے اہل لغت کے نزدیک اور حضرت عمر نے بھی ایسا ہی کہا ہے اور احادیث صحیحہ متعددہ

پیر دال ہین کہ خمر انگور سے خاص نہین بلکہ شہد اور گیہون اور جو کی شراب کو بھی خمر کہتے ہین اور مدینہ مین جب حرمت خمر کی آئی
تو اوس زمانے مین انگور کی شراب رائج نہ تھی صرف کھجور کی مستعمل تھی اسیواسطے ائمہ ثلاثہ اور محمدین الحسن اور جمہور علما اسطرف گئے
ہین کہ جو شراب نشہ کرے وہ حرام ہی اور اوسکا قلیل ہو یا کثیر وہ بالکل حرام ہی صرف ابوحنیفہ سے یہ منقول ہی کہ خمر خاص ہی انگور سے اور باقی
شراب اسقدر حلال ہی جس سے نشہ نہ ہو البتہ اتنا پینا کہ نشہ ہو جاوے حرام ہی مگر دلیل ابوحنیفہ کے ازروی لغت اور ازروی اجتہاد
دونون طرح سے ضعیف ہی اور قابل اعتماد نہین ہی۔ اور صاحب ہدایہ نے جو اتفاق اہل لغت کا خمر کے خاص ہونے پر انگور سے بیان
کیا ہے بالکل غلط ہی بڑی دلیل حنفیہ کے حدیث ابن عباس ہی جسکو نسائی نے مرفوعا روایت کیا ہی خمر قلیل و کثیر حرام ہی اور باقی
شرابون مین سے سکر حرام ہی اول تو یہ حدیث مختلف فیہ ہی اوسکو وصل اور انقطاع مین اور الفاظ بہی اوس کے محتمل ہین
تو دوسری احادیث صحیحہ متعددہ کے معارض کیونکر ہو سکتی ہے **عن** الزہری بہذا الحدیث باسناد کان زاد البتع
نبیذ العسل کان اہل الیمن یشربونہ قال ابوداؤد سمعت احمد بن حنبل یقول لا الہ الا اللہ ما کان ابتع
ما کان فیہم مثلہ یعنی فی اہل حمص یعنی الجن جسی ترجمہ دوسری روایت بھی ابن شہاب زہری سے ایسی ہی ہی تنہا زیادہ
ہی کہ بتع شہد کے شراب کو کہتے ہین راوی نے کہا کہ یمن کے لوگ اس شراب کو پیا کرتے تھے احدیث کو ابوداؤد نے یزید بن عبد ربہ
جرجسی سے نقل کیا امام احمد نے کہا لا الہ الا اللہ کیسا معتبر شخص تھا اور کہا حمص (ایک شہر کا نام ہی) والون مین کوئی جرجسی کے
مثل نہ تہا (یعنے وثوق و اعتبار مین) **عن** دیلم الحمیری قال سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت
یا رسول اللہ انا بارض باردۃ نعالج فیہا عملا شدیدا وانا نتخذ شرابا من ہذا القمح نستقوی بہ علی
اعمالنا وعلی برد بلادنا قال ہل یسکر قلت نعم قال فاجتنبوہ قال قلت فان الناس غیر تارکیہ قال فان
لم یترکوہ فقاتلوہم ترجمہ دیلم حمیری سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے پوچھا یا رسول اللہ ہم ٹھنڈے
مین رہتے ہین (یعنے ہمارا ملک بہت ٹھنڈا ہی) اور اوسمین محنت اور مشقت کے کام کیا کرتے ہین اور ہم اپنے حصول القوت
اور دفع سردی کے لیے جو ہمارے شہرون مین پڑتی ہے اس قسم کی گیہون کے شراب بنایا کرتے ہین آپنے فرمایا یہ نشہ کرتی ہے
وہ شراب بولے عرض کیا ہان (یعنے کرتی ہی) پھر آپنے فرمایا کہ اوس سے بچو مین نے عرض کیا لوگ تو کچہ اوسکو چہوڑنیوالے نہین
آپنے فرمایا اگر اوسکو نہ چہوڑین تو اونسے لڑو (کیونکہ وہ کفر کی بات پر اڑتے ہین اونسے جہاد کرنا چاہیے) **عن** ابی جمرۃ
قال سالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن شراب من العسل فقال ذاک البتع قلت ویتخذون من الشعیر و
الذرۃ فقال ذاک المزر ثم قال لجلسائہ ہل تدرون ما یقول قومک ان کل مسکر حرام ترجمہ ابوجمرہ سے روایت ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے شہد کی شراب کا مسئلہ پوچھا تو آپنے فرمایا شہد کی شراب بتع ہی مین نے کہا جو اور جوار سے بھی شراب بنتا ہی آپنے
فرمایا ہان جسکو مزر کہتے ہین تم اپنی قوم کو خبر کر دو کہ ہر نشہ کرنیوالی چیز حرام ہی (خواہ قلیل ہو یا کثیر اور قنبا کو مقتر ہنے نہ مسکر اسکی حلت
اور حرمت مین اختلاف ہے اور زجر کراہت ہی واللہ اعلم) **عن** عبداللہ بن عمرو ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی

عن الخمر والميسر والكوبة والغبيراء وقال كل مسكر حرام ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے شراب اور جوے اور کوبہ اور غبیرا سے ف کوبہ اوس باجہ کو کہتے ہیں جو دونو طرف سے منہ ہا ہوتا ہے جیسے ڈھولک
مردنگ وغیرہ اس حدیث سے معلوم ہوا جیسے شراب اور نشہ کی چیز جیسی بھنگ تاڑی سیندہی وغیرہ حرام ہے ویسے ہی ڈھولک کے
قسم کا باجا بجانا اور سننا بھی حرام ہے۔ اور غبیرا جوار کی شراب کو کہتے ہیں ف اور فرمایا ہر ایک نشہ دار چیز حرام ہے عن
ام سلمۃ نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن کل مسکر ومفتر ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے منع فرمایا ہے ہر ایک نشہ دار چیز سے اور مفتر بمعنے سستی لانیوالی چیز سے عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول کل مسکر حرام وما اسکر منہ الفرق فمل الکف منہ حرام ترجمہ ام
المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ ہر ایک نشہ لانیوالی چیز
حرام ہے اور جو چیز فرق بھر کر نشہ لاتی ہے اوسکا ایک چلو بھی حرام ہے **باب ما جاء فی الباذق** باذی ایک قسم کی
شراب ہے اوسکی حرمت کا بیان عن مالک بن ابی مریم قال دخل علینا عبدالرحمن بن غنم فتذاکرنا الطلاء
فقال حدثنی ابو مالک الاشعری انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لیشربن ناس من امتی الخمر
یسمونھا بغیر اسمھا ترجمہ مالک بن ابی مریم سے روایت ہے عبدالرحمن ابن غنم ہماری پاس آئے تو ہم نے ذکر کیا طلاء کا
(طلاء انگور کا شیرہ جسکی دو حصے پکا کر خشک کردیے جاویں اور ایک حصہ رہ جاوے) عبدالرحمن نے کہا کہ ابو مالک اشعری نے
مجھے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا ہے آپ فرماتے تھے مقدر میری امت کے بعض لوگ شراب
پیوینگے اور اوسکا نام کچھ اور رکھ لینگے ف یعنی جیسے اس زمانے کے لوگ تاڑی وغیرہ پیتے ہیں اور اوسکو شراب نہیں جانتے
حالانکہ جو نشہ لانیوالی چیز ہے وہ خمر ہے عن ابن عمرو ابن عباس قالا نشھد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نھی عن الدباء والحنتم والمزفت والنقیر ترجمہ ابن عمر اور ابن عباس دونوں سے روایت ہے ہم گواہی دیتے ہیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے استعمال کرنیسے کدو کے تونبے اور سبز لاکھی برتن سے اور رال لگے ہوئے مرتبان سے اور لکڑی
کے برتن سے عن سعید بن جبیر قال سمعت عبداللہ بن عمر یقول حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نبیذ الجر فدخلت علی ابن عباس فقلت اما تسمع ما یقول ابن عمر قال وماذاک قال حرم رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نبیذ الجر قال صدق حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبیذ الجر قلت ما الجر قال کل شئی یصنع
من طین ترجمہ سعید بن جبیر نے کہا عبداللہ بن عمر نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کیا ہے جو نبیذ جر میں
بنایا جاوے تو میں ابن عباس پاس گیا اون سے کہا تم نے سنا عبداللہ بن عمر کیا کہتے ہیں اونہوں نے پوچھا کیا میں نے کہا وہ کہتے ہیں جر کا
نبیذ حرام ہے ابن عباس نے کہا سچ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کیا جر کی نبیذ کو میں نے کہا جر کیا چیز ہے اونہوں
نے کہا جو برتن مٹی سے بنایا جاوے عن ابن عباس قدم وفد عبدالقیس علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فقالوا یا رسول اللہ انا ھذا الحی من ربیعۃ قد حال بیننا وبینک کفار مضر ولیس نخلص الیک الا
فی شھر حرام فمرنا بامر نأخذ بہ وندعو الیہ من وراءنا قال اٰمرکم باربع وانھاکم عن اربع الایمان
باللہ شھادۃ ان لا الٰہ الا اللہ وعقد بیدہ واحدۃ وقال مسدد الایمان باللہ وفرض علیھم شھادۃ
ان لا الٰہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ واقام الصلاۃ وایتاء الزکاۃ وان تؤدوا الخمس ما غنمتم
وانھاکم عن الدباء والحنتم والمزفت والنقیر ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پاس عبد القیس کے لوگ آئے اور انہوں نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ ہم ایک قبیلہ ربیعہ کے اور ہمارے اور آپ کے بیچ
میں مضر کے کفار ہیں تو ہم نہیں پہونچ سکتے آپ تک مگر حرام مہینوں میں (یعنے ذیقعدہ اور ذیحجہ اور محرم اور رجب میں)
اسلیے حکم فرمایئے ہم کو اوس چیز کا کہ ہم خود اوسپر عمل کریں اور اپنے اوپر جو لوگ رہتے ہیں اونکو بھی اوسپر عمل کرنیکے لیے کہیں
آپ نے فرمایا میں تم کو چار باتوں کا حکم کرتا ہوں اور چار چیزوں سے منع کرتا ہوں (جنکا حکم کرتا ہوں وہ یہ ہیں) ایمان لانا
اللہ پر یعنے گواہی دینا اسبات کی کہ نہیں کوئی سچا معبود سوا اللہ کے اور آپنے ایک کیطرف اشارہ کیا ہاتھ سے اور گواہی دینا
اسبات کی کہ محمد بھیجے ہوئے ہیں اور قائم کرنا نماز کو اور دینا زکوۃ کا اور مال غنیمت میں سے پانچوان حصہ ادا کرنا اور منع کرتا ہوں
میں تم کو چار باسنوں کے استعمال کرنیسے۔ دبے کدو کے۔ اور لاکھی برتن۔ اور رال لگی ہوئی برتن۔ اور چوبی برتن
فائدہ یہ ممانعت اوائل اسلام میں تھی جب شراب نیا نیا حرام ہوا تو شراب کے برتنوں کا بھی استعمال منع ہوا تاکہ شراب کا خیال
بھی نہ آوے پھر آپ نے فرمایا کہ برتنوں سے کیا ہوتا ہے اور سب طرح کے برتنوں کا استعمال درست کر دیا گیا عن ابی ھریرۃ ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لوفد عبد القیس انتھاکم عن النقیر والمقیر والحنتم والدباء و
المزادۃ المجبوبۃ ولکن اشربوا فی سقائکم واوکوہ ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
عبد القیس کے لوگوں کو منع کیا چوبی برتن سے جو درخت کی جڑ سے بنتا ہے اور قیر لگی ہوئی برتن سے (یعنے روغنی) اور لاکھی اور کدو کے
تونبے اور کٹی ہوئی مشک سے (یعنے جسمیں نیچے کیطرف بند نہ ہو کیونکہ اوسمیں نبیذ کا حال معلوم نہیں ہوتا اور وہ تیز ہو جاتا
ہے) بلکہ فرمایا پیا کرو اسی مشک میں اور منہ اوسکا باندہ دیا کرو عن ابن عباس فی قصۃ وفد عبد القیس قالوا فیم
نشرب یا نبی اللہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیکم باسقیۃ الادم التی یلاث علی افواھھا ترجمہ
ابن عباس سے روایت ہے وفد عبد القیس کے قصہ میں اون لوگوں نے کہا ہم کس برتن میں پئیں اے نبی اللہ کے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چمڑوں کی مشکوں میں پیا کرو جنکا منہ باندہا جاتا ہے فائدہ یہ قید ابتدائی اسلام میں تھی جیسا کہ اوپر گزرا
زمانے میں شراب کے برتنوں میں نبیذ بہگونا منع تھا) عن ابی القموص زید بن علی قال حدثنی جدی کان من الوفد الذین
وفدوا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم من عبد القیس حسب عوف ان اسمہ قیس بن النعمان فقال انتم
فی نقیر ولا مزفت ولا دباء ولا حنتم واشربوا فی الجلد الموکأ علیہ فان اشتد فاکسروہ بالماء فان اعیاکم

فاطہر یقوہ ترجمہ ابوالقوص زید بن علی سے روایت ہے جو بیان کیا ایک شخص نے جو عبدالقیس کے لوگون مین سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس آیا تھا وفد خیال کرتے تھے کہ اوسکا نام قیس بن نعمان تھا وہ کہتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت پیو چوبی برتن مین نہ رال کے روغنی برتن مین نہ تونبے مین کدو کے نہ لاکھی برتن مین بلکہ پیو چمڑی کی مشک مین جسپر دانت لگا ہو یعنے سر بند ہو اگر سر بند مین تیزی آجاوے تو پانی ڈالکر اوس کی تیزی توڑ دو اگر جب بھی تیزی نہ جاوے تو اوسکو بیچ دو عکرمہ ابن عباس سے روایت ہے وفد عبدالقیس قالوا یا رسول اللہ فیما نشرب قال اشربوا فی الادم وکاء فی الزقت وکاء فی القیر وانتبذوا فی الاسقیۃ قالوا یا رسول اللہ فان اشتد فی الاسقیۃ قال فصبوا علیہ الماء قالوا یا رسول اللہ فقال لهم فی الثالثۃ او الرابعۃ احرقوہ ثم قال ان اللہ حرم علی او حرم الخمر والمیسر والکوبۃ قال وکل مسکر حرام قال سفیان فسالت علی بن بذیمۃ عن الکوبۃ قال الطبل

ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے وفد عبدالقیس کے لوگون نے کہا یا رسول اللہ ہم کس برتن مین نبیذ پیین آپنے فرمایا مت پیو کدو کے بنے ہوئے مین اور نہ رال لگے ہوئے برتن مین اور نہ چوبی برتن مین بلکہ نبیذ بھگویا کرو مشکون مین اون لوگون نے کہا یا رسول اللہ اگر مشکون مین تیزی ہو جاوے آپنے فرمایا پانی ڈال دو پھر اون لوگون نے ایسا ہی کہا آپنے تیسری یا چوتھی بار مین فرمایا اوسکو بہا دو بعد اوسکے فرمایا بیشک اللہ نے حرام کیا مجھپر شراب اور جوا اور ڈھول اور فرمایا ہر نشہ لانیوالی چیز حرام ہے **ف** نبیذ اتنے دنون تک پیا درست ہے کہ تیز نہ ہو جاوے اور اوسمین جھاگ نہ اٹھنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن دو دن تک نبیذ کا بھگویا ہوا پیتے پھر اگر تیز ہو جاتا تو اوسکو پھینک دیتے **عن** علی علیہ السلام قال نهانا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عن الدباء والحنتم والنقیر والمزفت ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو منع کیا ہے تونبے کے برتن اور لاکھی برتن اور چوبی برتن سے اور جو کی شراب سے **ف** اسیطرح گیہون اور جوار کی شراب بھی ممنوع ہے قلیل ہو یا کثیر یہی قول ہے ائمہ ثلثہ کا جیسا کہ گزرا **عن** بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نهیتکم عن ثلاث وانا ادکم بهن نهیتکم عن زیارۃ القبور فزوروها فان فی زیارتها تذکرۃ ونهیتکم عن الاشربۃ ان تشربوا الا فی ظروف الادم فاشربوا فی کل وعاء غیر ان لا تشربوا مسکرا ونهیتکم عن لحوم الاضاحی ان لا تاکلوها بعد ثلاث فکلوا واستمتعوا بها فی اسفارکم ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے تین چیزون سے تم کو منع کیا تھا اب مین ہی اوسکے کرنے کا تم کو حکم دیتا ہون قبرون کی زیارت کرنیسے مین نے تم کو منع کیا تھا سو تم اب اونکی زیارت کیا کرو اسلیے کہ قبرون کی زیارت کرنیسے دنیا سے بے رغبتی اور آخرت کی یاد حاصل ہوتی ہے اور منع کیا تھا مین نے تم کو سوائے چمڑی کے اور برتنون مین نبیذ استعمال کرنیسے سو اب تم ہر ایک برتن مین پیو مگر نشہ کی کوئی چیز مت پیو اور منع کیا تھا مین نے تم کو تین روز کے بعد قربانی کا گوشت کھانیسے سو اب اسکو بھی جتنک چاہو کھایا کرو اور سفر مین اوس سے فائدہ اٹھایا کرو **ف** ابتدا اسلام مین لوگ بت پرستی چھوڑکر مسلمان ہوئے تھے اسواسطے حضرت نے زیارت قبور سے منع کیا کہ مبادا شرک مین گرفتار نہ ہو جاوین جب

لوگون کے دلون مین اسلام اور توحید کا عقیدہ مضبوط ہوگیا تو آپ نے اجازت دی اور بلکہ زیارت قبور کا فائدہ بتلایا کہ اوس سے عبرت حاصل ہوتی ہے اور آخرت یاد پڑتی ہے حضرت نے یہہ فائدہ اسلئے بتلایا تہا تاکہ لوگ اہل قبور سے اپنی حاجت روائی نہ چاہین اور شرک مین گرفتار نہ ہون اور جب شراب حرام ہوئی تو شراب کے برتنون کا استعمال کرنا بھی منع ہوا تاکہ شراب نہ یاد پڑے اور جب کہ اوسکی بھی برائی دلون مین جم گئی اور بالکل عادت چھوٹ گئی تو اون برتنون کے استعمال کی بھی اجازت دیدی

عن جابر بن عبد الله قال انهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الوعية قال قالت الانصار انه لابد لنا قال فلا اذن ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبان برتنون کے استعمال کے ممانعت فرمائی تو راوی کہتا ہے کہ انصار نے آپ سے عرض کیا کہ ہم کو تو اون کی بہت ہی ضرورت ہوتی ہے تو آپ نے اونسے فرمایا پہر تو مین ممانعت نہین کرتا عن عبد الله بن عمر قال ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم الاوعية الدباء والحنتم والمزفت والنقير فقال اعرابي انه لا ظروف لنا فقال الشن يوما ما ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے برتنون کو بیان کیا (جن سے منع کیا) ایک تو نباکدوکا دوسری لاکھی یعنی تیسری روغنی برتن چوتھی چوبی یعنی درخت کی جڑ کا ایک اعرابی بولا پہر اور کوئی برتن ہماری لیے نرہا آپ نے فرمایا پہر جو حلال ہے اوسکو پیو (کسی برتن مین ہو) عن شريك باسناده قال اجتنبوا ما اسكر ترجمہ دوسری روایت مین ایسا ہی ہے آپ نے فرمایا نشہ لانیوالی چیز سے بچو عن جابر قال كان ينبذ لرسول الله صلى الله عليه وسلم في سقاء فاذا لم يجد اسقاء نبذ له في تور ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نبیذ ڈالا جاتا تہا مشک مین اور جو مشک نہ ملتی تو پتھر کے برتن مین نبیذ ڈالا جاتا باب في الخليطين کی ہوئی چیزین کہانے کے بیان مین عن جابر بن عبد الله عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه نهى ان ينتبذ الزبيب والتمر جميعا ونهى ان ينتبذ البسر والرطب جميعا ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا انگور اور کہجور ملاکر اوسکو بہگو کر نبیذ بنانے سے اور منع فرمایا گدر کہجور اور پکی کہجور ملاکر بہگوئی جاوین ف کیونکہ احتمال ہے کہ دونون کے ملنے سے جلدی تیزی پیدا ہوجاوے مکروہ نہی تنزیہی ہے اگر تیزی نہو تو اوسکا پینا درست ہے عن قتادة انه نهى عن خليط الزبيب والتمر وعن خليط البسر والتمر وعن خليط الزهو والرطب وقال انتبذ واكل واحد على حدة ترجمہ قتادہ سے روایت ہے منع کیا اونہون نے انگور اور کہجور ملاکر نبیذ بنانے سے اور گدر کہجور اور سوکھی کہجور ملاکر نبیذ بنانے سے اور گدر کہجور اور تازی پختہ کہجور ملاکر نبیذ بنانے سے اور فرمایا کہ ہر ایک کا جدا جدا نبیذ بناؤ راوی نے کہا یہ حدیث ابو سلمہ نے ابو قتادہ سے مرفوعا روایت کی ہے عن رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم عن النبي صلى الله عليه وسلم قال نهى عن البلح والتمر والزبيب والتمر ترجمہ ایک صحابی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت ہے کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تازی پختہ کہجور اور سوکھی کہجور ملاکر بہگونے سے اور انگور اور کہجور ملاکر بہگونے سے عن كبشة بنت ابي مريم قالت سالت ام سلمة ما كان النبي صلى الله عليه وسلم ينهى عنه

قالت کان ینبذ لنا ان نعجم النوی طبخا وخلط الزبیب والتمر ترجمہ کبشہ بنت ابی مریم سے روایت ہے مین نے ام سلمہ سے پوچھا اون چیزونکا حال جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ام سلمہ نے کہا آپ منع کرتے تھے کھجور کو اتنا پکانے سے کہ گٹھلی اوس کی شائع ہوجاوے (یعنے جانورون کے کھانے کے لائق نہ رہے) اور منع کیا آپنے انگور اور کھجور ملاکر بھگونے سے عن عائشۃ رضی اللہ عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان ینبذ لہ زبیب فیلقی فیہ تمرا وتمر فیلقی فیہ الزبیب ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نبیذ بنایا جاتا انگور کا تو اوسمین کھجور پڑتی اور کھجور کا نبیذ ہوتا تو اوسمین انگور پڑتی (اس سے جواز مزج کا ثابت ہوا) عن صفیۃ بنت عطیۃ قالت دخلت مع نسوۃ من عبد القیس علی عائشۃ فسالناھا عن التمر والزبیب فقالت کنت اخذ قبضۃ من تمر وقبضۃ من زبیب فالقیہ فی اناء فامرسہ ثم اسقیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ صفیہ بنت عطیہ سے روایت ہے کہ مین عبد القیس کے عورتون کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور حضرت عائشہ سے کھجور اور انگور کے نبیذ کا حال پوچھا تو اونہون نے کہا ہم ایک مٹھی کھجور اور ایک مٹھی منقی لیکر ایک برتن مین نبیذ کے لیے ڈالدیتے تھے پھر اونکو ہاتھون سے ملتے پھر اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پلاتے

باب نبیذ البسر گدر کھجور کا نبیذ بنانا کیسا ہے عن جابر بن زید وعکرمۃ انھما کانا یکرھان البسر وحدہ ویاخذان ذلک عن ابن عباس وقال ابن عباس اخشی ان یکون المزاد الذی نھیت عنہ عبد القیس فقلت لقتادۃ ما المزاد قال النبیذ فی الختم والمزفت ترجمہ جابر بن زید اور عکرمہ سے روایت ہے وہ دونون گدر کھجور کے نبیذ کو مکروہ جانتے تھے جب صرف گدر کھجور ہی ہو اور نقل کرتے تھے یہ ابن عباس سے ابن عباس نے کہا مین ڈرتا ہون کہین یہ مزادہ ہو جس سے ممانعت ہوئی تھی عبد القیس کے لوگونکو مین نے قتادہ سے کہا مزادکیا چیز ہے اونہون نے کہا نبیذ بھگونا لاکھی یا روغنی برتن مین (نہایہ مین ہے مزادہ ہے جس شراب مین ترشی ہو بعضون نے کہا وہ گدر اور سوکھی کھجور سے ملاکر بنایا جاتا ہے) باب فی صفۃ النبیذ نبیذ کا بیان کہ کتنا پیا جاوے عن اللدیلمی قال اتینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ قد علمت من نحن ومن این نحن فالی من نفد قال الی اللہ والی رسولہ فقلنا یا رسول اللہ ان لنا اعنابا ما نصنع بھا قال زبوھا قلنا ما نصنع بالزبیب قال انبذوہ علی غداتکم واشربوہ علی عشائکم وانبذوہ علی عشائکم واشربوہ علی غداتکم وانبذوہ فی السقاء ولا تنبذوہ فی الفلل فانہ اذا تاخر عن عصیرہ صار خلا ترجمہ فیروز دیلمی سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ جانتے ہین ہم کون ہین اور کہان کے رہنے والے ہین اور کسکے پاس آئے ہین آپنے فرمایا اللہ اور اوسکے رسول کے پاس پھر ہم نے کہا یا رسول اللہ ہماری یہان انگور پیدا ہوتا ہے ہم اوسکو کیا کرین آپنے فرمایا سکھا لو ہم نے کہا سوکھی انگور کو کیا کرین آپنے فرمایا صبح کو اوسکو بھگو دو اور شام کو اوسکو پیو اور شام کو جو بھگو دو صبح کو اوسکو پیو

اور بھگویا کرو ان کو مشکوں میں چمڑے کے اور مت بھگو و گھڑوں میں اور مٹھوروں میں کیونکہ اگر دیر ہو جاوے گی تو خمیر سے میں تو دور
سڑ کر ہو جاویگا اکثر مٹی کے مٹھور میں بھگونے سے جلدی تیزی آجاتی ہے اسواسطے منع فرمایا اور چمڑی میں یہ بات نہیں **عن** عائشۃ رضی
اللہ عنہا قالت کان ینبذ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سقاء یوکأ اعلاہ ولہ عزلاء ینبذ غدوۃ
فیشربہ عشاء وینبذ عشاء فیشربہ غدوۃ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے جو مشک میں نبیذ ڈالا جاتا تھا تو اوسکا اوپر کا مونہہ بند کیا جاتا تھا اور اوس کے لیے عزلاء تھا
ف یعنی اوس مشک کی نیچی طرف سے بھی مونہہ تھا اوپر کے مونہہ کو بند کر کے نیچے کیطرف سے پیتے **ت** جو نبیذ صبح کو
بنایا جاتا آپ اوسکو عشا کو پی لیتے اور جو نبیذ عشا کو بنایا جاتا آپ اوسکو غدوہ میں پی لیتے **ف** یعنی فجر کی نماز
اور بند ہوتے آفتاب کے جو وقت ہے اوسکو غدوہ اور بعد زوال سے غروب تک کو عشا بولتے ہیں **عن** عائشۃ رضی اللہ
عنہا انہا کانت تنبذ للنبی صلی اللہ علیہ وسلم غدوۃ فاذا کان من العشی فتعشی شرب علی عشائہ وان
فضل شیء صبیتہ او فرغتہ فربما نبذ لہ باللیل فاذا اصبح تعشی فشرب علی غدائہ قالت یغسل الصبیم
غدوۃ وعشیۃ فقال لہا ابی مرتین فی یوم قالت نعم **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وہ نبیذ ڈالتی تھیں غدوہ کو پھر جب عشا کا وقت ہوتا تو آپ اوسکو عشا کو پی لیتے اور جو زیادہ بچتا
تو اوسکو بھادیتے یا تمام کر دیتے پھر جو نبیذ رات کو تیار کیا جاتا وہ جب صبح ہوتی تو آپ اوسکو پیتے صبح کا کھانا کھا کر اور مشک کو
صبح شام دھویا کرتے مقاتل نے کہا میرے باپ حیان نے اوس سے کہا ایک دن رات میں دو بار دھوتے انہوں نے کہا ان
دو بار دھوتے **عن** ابن عباس قال کان ینبذ للنبی صلی اللہ علیہ وسلم الزبیب فیشربہ الیوم والغد
بعد الغد الی مساء الثالثۃ ثم یامر بہ فیسقی الخدم او یہراق **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے لیے نبیذ کشمش کا بنایا جاتا آپ اوسکو دن بھر پیتے اور دوسرے دن بھی پیا کرتے اور تیسرے دن بھی شام تک پھر
حکم کرتے تو جو بچتا وہ خدمتگاروں کو پلا دیا جاتا یا بھا دیا جاتا (اگر اوس میں تیزی ہو جاتی) **باب** فی شراب
العسل شہد کا شربت پینا **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم کان یمکث عند زینب بنت جحش فیشرب عندہا عسلا فتواصیت انا وحفصۃ ایتنا
ما دخل علیہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلتقل انی اجد منک ریح مغافیر فدخل علی احداہن فقالت ذلک
فقال بل شربت عسلا عند زینب بنت جحش ولن اعود لہ فنزلت لم تحرم ما احل اللہ لک تبتغی
الی ان تتوبا الی اللہ لعائشۃ وحفصۃ رضی اللہ عنہما واذ اسر النبی الی بعض ازواجہ حدیثا لقولہ بل
قد شربت عسلا **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی بی بی تھیں
پاس ٹھہرا کرتے اور شہد پیا کرتے ایک روز میں نے اور حفصہ نے صلاح کی کہ ان دونوں میں سے جسکے پاس آپ جاویں وہ کہے

آپ مین سے مغافیر کی بو آتی ہو (مغافیر ایک قسم کا گوند ہے اوسمین بدبو ہوتی ہے آپ کو اس سے بڑی نفرت تھی کہ بدن مین خر
دوسری کو کسی قسم کی بو متعارف ہو) پھر آپ دونون مین سے کسیکے پاس گئے انہون نے بھی کہا آپ نے فرمایا نہین تو مین نے
شہد پیا ہے زینب بنت جحش کے پاس اب ہرگز نہ پیونگا جب اللہ تعالے نے یہ آیت اوتاری یا ایہا النبی لم تحرم ما احل اللہ
لک الآیۃ اے نبی تو کیون حرام کرتا ہے اوس چیز کو جو حلال کی اللہ نے تیرو اسطے تو اپنی بی بیون کے خوشی چاہتا ہے اور اللہ بخشنے
والا مہربان ہے اور حکم ہوا حضرت عائشہ اور حفصہ کو کہ توبہ کرو اللہ سے تمہارے دل ڈگمگا گئے ہین حق سے نہین تو اللہ اپنے
پیمبر کو تم سے بہتری بیان دیکتا ہے عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحب الحلوا
والعسل فذکر بعض ھذا الخبر وکان الشیخ صلی اللہ علیہ وسلم یشتد علیہ ان توجد منہ الریح وفی الحدیث
قالت سوداۃ اکلت مغافیر قال بل شربت عسلا اسقتنی حفصۃ فقلت اجرست نحلۃ العرفط
شربت من نبت النحل ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میٹھی چیز اور شہد
کو بہت چاہتے تھے پھر بھی حدیث ہوئی سی بیان کی اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت ناگوار ہوتا تھا یہ امر کہ آپ مین
سے بو معلوم ہو حدیث مین ہے کہ سودہ نے کہا آپ نے مغافیر کھایا ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا نہین مین نے شہد پیا ہے
حفصہ نے مجھکو شہد پلا دیا مین نے کہا شاید اوسکی مکھی نے عرفط کو چاٹا ہوگا (عرفط ایک گھاس ہے کانٹے دار اور سمین بدبو
ہوتی ہو حضرت عائشہ نے کہا شاید شہد مین بو ہونے کی یہی وجہ ہوگی کہ اوسکی مکھی نے عرفط کھا کر شہد اوگلا) باب
فی النبیذ اذا غلی جب نبیذ مین تیزی پیدا ہو جاوے تو اوسکا پینا درست نہین عن ابی ھریرۃ قال علمت
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصوم فتحینت فطرہ بنبیذ صنعتہ فی دباء ثم اتیتہ بہ
فاذا ھو ینش فقال اضرب بھذا الحائط فان ھذا شراب من لا یؤمن باللہ والیوم الاخر ترجمہ ابو ہریرہ سے
روایت ہو مین جانتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر روزہ رکھا کرتے ہین سو اسطے دیکھتا رہا کہ کس دن آپ روزہ نہین
رکھتے اوس دن مین آپ پاس نبیذ لیگیا جو کدو کے تونبے مین تھا جب مین اوسکو لے گیا تو وہ جوش مارتا تھا آپ نے فرمایا پھینک
دے اسکو دیوار پر پھینکدو وہ شخص پیے گا جو ایمان نہین لاتا اللہ پر اور قیامت پر رجب نبیذ مین تیزی آجاوے تو اوسکا پینا
درست نہین باب فی الشرب قائما کھڑے ہوکر پانی پینا کیسا ہے عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نھی ان یشرب الرجل قائما ترجمہ انس سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کھڑے ہوکر پانے
پینے سے آدمی کو عن التزال بن سبرۃ ان علیا دعا بماء فشربہ وھو قائم قال ان ناسا کان یکرہ
احدھم ان یفعل ھذا وقد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفعل مثل ما رایتمونی افعلہ ترجمہ
تزال بن سبرہ سے روایت ہو حضرت علی نے پانی منگوایا اور کھڑے ہوکر پیا اور کہا کہ بعض آدمی اسکو برا جانتے ہین اور مین نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکھا جیسا تم نے مجھکو دیکھا عن ابن عباس قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عن الشرب من فی السقاء وعن رکوب الجلالة والجثمة ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے مشک کے دہانے سے پانی پینے سے اور نجاست خوار جانور کی سواری سے اور مجثمہ کے کہا نیز قشہ مجثمہ
اوسکو کہتے ہیں کہ تیروں کے نشانے لگا کر مارے اور اوسکو ذبح نہ کرے **باب** فی اختناث الاسقیۃ مشک کا
منہ موڑ کر اوسمیں سے پانی پینا **عن** ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن اختناث الاسقیۃ
ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے مشک کے دہانے کو موڑ کر پانی پینے سے (اگر
کپڑے وغیرہ نہ ہیں جن میں مشک کا منہ بدبودار نہ ہو جاوے) **عن** عبد اللہ رجل من الانصار ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم دعا باداوۃ یوم لحد فقال اختث فمد الاداوۃ ثم شرب من فیھا ترجمہ عبد اللہ انصاری
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مشکیزہ منگوایا احد کے روز پھر فرمایا موڑ منہ اوسکا اور پیا آپ نے اوس کے
منہ سے (ضرورت کے وقت) **عن** ابی سعید الخدری انہ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الشرب من
ثلمۃ القدح وان ینفخ فی الشراب ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے پیالہ
کے سوراخ سے پانی پینے سے اور پانی میں پھونکنے سے اس لیے کہ پھونکنے میں منہ سے کوئی چیز نکلکر پانی میں نہ پڑے **باب**
الشرب فی انیۃ الذھب والفضۃ سونے یا چاندی کے برتن میں پینا اور کھانا کیسا ہے **عن** ابن ابی لیلی قال
کان حذیفۃ بالمدائن فاستسقی فاتاہ دھقان باناء فضۃ فرماہ بہ وقال انی لم ارمہ بہ الا انی
قد نھیتہ فلم ینتہ وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الحریر والدیباج وعن الشرب فی انیۃ
الذھب والفضۃ وقال ھی لھم فی الدنیا ولکم فی الاخرۃ ترجمہ ابن ابی لیلی سے روایت ہے حذیفہ مدائن میں
(مدائن ایک شہر ہے) انہوں نے پانی مانگا تو ایک زمیندار چاندی کے برتن میں پانی لیکر آیا انہوں نے پھینک دیا اور کھانے
اسواسطے اسکو پھینک دیا کہ اس زمیندار کو میں اس سے منع کر چکا ہوں لیکن وہ باز نہیں آیا مقرر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع
فرمایا ہے استعمال سے ریشمی کپڑے اور دیباج کے کپڑے سے اور سونے چاندی کے برتن میں پانی پینے سے اور آپ نے فرمایا کہ یہ چیز میں
کافروں کے لیے دنیا میں ہیں اور تمہارے واسطے اے مسلمانو آخرت میں ہیں گے **قف** دیبا ایک ریشمی کپڑے کی قسم ہے اور بعضے
ریشمی نوٹہ دار کو دیبا کہتے ہیں سونے چاندی کے برتن میں کھانا پینا درست ہے مرد اور عورت دونوں کے لیے لیکن بھنا چاندی کا کھانا
ہے مرد اور عورت دونوں کے اور سونے کا پہنا عورت کو مختلف فیہ ہے بعضوں کے نزدیک درست نہیں اور اکثر علما کے نزدیک
درست ہے **باب** فی الکرع منہ سے پانی پینا جیسے جانور پیتے ہیں **عن** جابر بن عبد اللہ قال دخل النبی صلی اللہ
علیہ وسلم ورجل من اصحابہ علی رجل من الانصار وھو یحول الماء فی حائط لہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ان کان عندک ماء بات ھذہ اللیلۃ فی شن والا کرعنا قال بلی عندی ماء بات فی شن ترجمہ
جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک صحابی کے ساتھ ایک شخص انصار کے پاس تشریف لیگئے اور وہ انصاری اپنے باغ کو

پانی دے رہا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا اگر تیرے پاس پرانی مشک مین رات کا باسی پانی ہوتو پیتا
اچھا ورنہ ہم منہ لگا کر نہر ہی سے پانی پی لیتے ہین اوس نے عرض کیا کہ ہان میرے پاس رات کا باسی پانی موجود ہے مشک
مین **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ منہ لگا کر پانی پی لینا دریا نہر سے درست ہے جب کوئی برتن پاس نہ ہو مگر مشک مین لیکر
پیو تو بہتر ہے **باب فی الساقی متی یشرب** جو شخص قوم کا ساقی ہو وہ سب کے اخیر مین پیے **عن عبد اللہ**
بن ابی قتادۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ساقی القوم آخرھم شربا **ترجمہ** عبد اللہ بن ابی قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ساقی کو آخر مین سب کے پینا چاہیے **عن** انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتی
بلبن قد شیب بماء وعن یمینہ اعرابی وعن یسارہ ابو بکر فشرب ثم اعطی الاعرابی وقال الایمن فالایمن
ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دودھ آیا اوسمین پانی ملا تھا اور آپ کے داہنی طرف ایک
دیہاتی تھا اور بائین طرف ابو بکر صدیق تھے آپ نے دودھ پی کر دیہاتی کو پیالہ دیا اور فرمایا داہنی والا پھر داہنی والا **ف**
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ داہنی طرف سے ہر چیز کا شروع کرنا بہتر ہے اگرچہ بائین طرف کے لوگ عالی درجہ اور زیادہ معزز ہون **عن** انس
بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا شرب تنفس ثلاثا وقال ھو اھنأ وامرأ **ترجمہ** انس بن مالک
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین دم مین پانی پیتے تھے (یعنی ہر بار جب پانی پیکر دم لیتے تو برتن کو مونہہ سے جدا کرتے پھر دم
لیکر پانی پیتے) **ف** اور آپ فرماتے کہ یہ دم لینا پیاس کو خوب بجھاتا ہے اور کھانا ہضم کرتا ہے اور تندرستی لاتا ہے **باب**
فی النفخ فی الشراب پانی مین پھونکنا منع ہے تاکہ کوئی چیز منہ سے پانی مین نہ گرے **عن** ابن عباس قال نھی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ان یتنفس فی الاناء او ینفخ فیہ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے منع فرمایا ہے برتن مین سانس لینے اور پھونکنے سے اور اوسمین پھونک نے سے **ف** ایسا نہ ہو پانی دماغ مین چلا جاوے یا پانی مین
کوئی چیز منہ سے گرے **عن** عبد اللہ بن بسر من بنی سلیم قال جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی ابی فنزل علیہ
فقدم الیہ طعاما فذکر حیسا اتاہ بہ ثم اتاہ بشراب فشرب فناول من علی یمینہ واکل تمر ا فجعل یلقی النوی
علی ظھر احد یہ السبابۃ والوسطی فلما قام قام ابی فاخذ بلجام دابتہ فقال ادع اللہ لنا فقال اللھم بارک
لھم فیما رزقتھم واغفر لھم وارحمھم **ترجمہ** عبد اللہ بن بسر سے جو بنی سلیم مین سے تھے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے
باپ کے گھر تشریف لائے انہون نے جیس (ایک قسم کا کھانا ہے جو کھجور و گھی سے تیار کیا جاتا ہے) پیش کیا آپ نے کھایا پھر وہ شربت
لیکر آئے آپ نے پیا اور پیکر داہنی طرف والے کو دیدیا پھر آپ نے کھجورین کھائین اور اوسکی گٹھلیان بیچ کے انگلی یا کلمہ کی انگلی کی
پشت پر رکھتے گئے جب آپ چلنے کے لیے کھڑے ہوئے تو میرا باپ بھی کھڑا ہو گیا اور آپ کی سواری کے جانور کی لگام پکڑ کر عرض کیا کہ میرے
لیے اللہ تعالی سے دعا کیجیے آپ نے فرمایا ای اللہ برکت دے انکو اوس چیز مین جو روزی دی ہے تو نے انکو اور بخشدے انکو اور انپر رحم کر
باب ما یقول اذا شرب اللبن دودھ پی کر کیا کہنا چاہیے اور اور کھانا کھا کر کیا کہنا چاہیے **عن** ابن عباس

قال کنت فی بیت میمونۃ فدخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومعہ خالد بن الولید فجاؤا بضبین
مشویین علی ثمامتین فتبزق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال خالد اتحالک تقذرہ یا رسول اللہ
قال الجل ثم اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلبن فشرب فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اکل
احدکم طعاما فلیقل اللھم بارک لنا فیہ واطعمنا خیرا منہ واذا سقی لبنا فلیقل اللھم بارک لنا فیہ وزدنا
منہ فانہ لیس شیء یجزئ من الطعام والشراب الا اللبن ھذا لفظ مسدد ترجمہ ابن عباس سے روایت
ہی میں میمونہ کے گھر میں تہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خالد بن ولید کے ساتہہ وہان تشریف لائے آپ کے سامنے دو گوہ بھنی ہوئی
دو لکڑیون پر رکہی ہوئے لائی گئی آپنے اونکو دیکہکر تہوک دیا خالد نے کہا شاید آپ کو اس سے نفرت ہی یا رسول اللہ آپنے
فرمایا ہان اسلیے کہ یہ گوہ میری ملک میں نہیں ہوتا ہے وہان میں نے اسکو کہایا ہی پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے
دودہ لایا گیا تو آپنے اوسکو پی کر فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی کہانا کہاوے تو چاہیے کہ کہے اے اللہ اس کہانے میں برکت دے اور ہمیں
کہانے سے بہتر کہانا تو ہم کو کہلا اور جب دودہ پیوے تو کہنا چاہیے اے اللہ میں ہم کو برکت دے اور اس سے بہی زیادہ دے اس لیے کہ کوئی چیز ایسی
نہیں جو کہانے اور پینے دونون کے لیے کفایت کرے سوا دودہ کے ف تو دودہ سب سے بہتر ہی اسلیطرح اوسی کو زیادہ مانگنا چاہیے باب
ایکاء الآنیۃ رات کو سوتے وقت برتنون کو بند کر دینا عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اغلق بابک
واذکر اسم اللہ فان الشیطان لا یفتح بابا مغلقا واطف مصباحک واذکر اسم اللہ واخمر اناءک ولو بعود
تعرضہ علیہ واذکر اسم اللہ واوک سقاءک واذکر اسم اللہ ترجمہ جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اللہ کا نام لیکر دروازہ کو بند کر دی اسلیے کہ بند دروازہ کو شیطان کہول نہیں سکتا ہے (یعنی جو بسم اللہ کے ساتہہ بند ہوا اور
اللہ کا نام لیکر اپنے چراغ کو بجہا دے اور اپنی برتن کو بہی چہپا دے اگرچہ ایک لکڑی ہی ہو اللہ کا نام لیکر اور اپنی مشکیزہ میں ڈاٹ
لگا دی اللہ کا نام لیکر عن جابر بن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھذا الخبر ولیس بتمامہ قال
فان الشیطان لا یفتح بابا مغلقا ولا یحل وکاء ولا یکشف اناء وان الفویسقۃ تضرم علی الناس بیتہم او بیوتہم
ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی فرمایا یہ حدیث پوری نہیں ہی فرمایا کہ شیطان بند
دروازہ کو نہیں کہولتا ہے اور نہ بند مشک کو کہولتا ہے اور نہ کسی ڈہنپے برتن کو کہولتا ہے اور (چراغ بہانے کی وجہ یہ ہی) چوہیا لوگون کے گہر جلا دیتی ہی (بتی کو منہ میں پکڑ کے لیجاتی ہی اوس سے آگ لگ جاتی ہی) عن جابر بن عبد اللہ رفعہ
قال واکفتوا صبیانکم عند العشاء وقال مسدد عند المساء فان للجن انتشارا وخطفۃ ترجمہ جابر سے روایت
ہی آنحضرت نے فرمایا عشا کے وقت بچونکو اپنے پاس بہٹہاؤ یا شام کے وقت (باہر پہرنے دو) کیونکہ جن اوسوقت پہیلتے ہین اور اچک لیتے
ہین عن جابر قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاستسقی فقال رجل من القوم الا نسقیک نبیذا قال فانطلق
قال فخرج الرجل یشتد فجاء بقدح فیہ نبیذ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا خمرتہ ولو تعرض علیہ عودا

ترجمہ جابر سے روایت ہی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ نے پانی مانگا تو قوم مین سے ایک شخص نے عرض کیا آپ نبیذ نہین پیتے ہین آپ نے فرمایا ہان پیتے ہین راوی کہتا ہی وہ شخص نکلا دوڑتا ہوا گیا اور ایک پیالہ مین نبیذ لے آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس پیالے کو تو نے کیون نہ ڈھانکا اگر تو اسکی چوڑائی پر ایک لکڑی ہی رکھ دیتا تو کافی تھا یعنے بھرحال ڈھانپنا ضرور اور مناسب ہے | **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یستعذب لہ الماء من بیوت السقیا قال قتیبۃ عین بینہا وبین المدینۃ یومان ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے میٹھا پانی لایا جاتا سقیا کے گھرونمین سے **ف** سقیا ایک کوئین کا نام ہی وہان کا پانی شیریں ہوتا ہی قتیبہ نے کہا سقیا ایک چشمہ ہی مدینے سے دو دن کی راہ پر اس سے معلوم ہوا کہ شیرین اور عمدہ پانی دور سے منگانا درست ہی

آخر کتاب الاشربۃ

تمام ہوئی کتاب پینے کی اور شرابون کی اللہ جل جلالہ کے فضل سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اول کتاب الاطعمۃ

شروع ہوتی ہی کتاب کھانون کی اللہ کے نام سے جو رحمت والا ہی بہت مہربان

باب ما جاء فی اجابۃ الدعوۃ

دعوت قبول کرنا ضرور ہی **عن** عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا دعی احدکم الی الولیمۃ فلیاتہا ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی بلایا جاوے ولیمہ کے دعوت مین تو حاضر ہو **ف** ولیمہ کی دعوت کو قبول کرنا مسنون ہے اور ظاہریہ کے نزدیک واجب ہے **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمعناہ زاد فان کان مفطرا فلیطعم وان کان صائما فلیدع ترجمہ ابن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا ہی جو گزرا اتنا زیادہ ہی اگر روزہ دار نہ ہو تو کھانا کھالیوے اور اگر روزہ دار ہو تو صرف دعا کرے **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دعا احدکم اخاہ فلیجب عرسا کان او نحوہ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی بھائی تمہارا تمہین دعوت دیکر بلاوے تو چاہیے اوسکی دعوت قبول کرلیوے خواہ ولیمہ ہو یا مثل ولیمہ کے اور کچھ تقریب ہو بشرطیکہ کوئی کام خلاف شرع نہو **عن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من دعی فلیجب فان شاء طعم وان شاء ترک ترجمہ جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی دعوت مین بلایا جاوے تو چاہیے کہ دعوت قبول کرے پھر اگر چاہے تو کھانا کھاوے اور چاہے تو نہ کھاوے (اگر روزہ دار ہو مگر جاوے ضرور روزہ کرے) **عن** عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من دعی فلم یجب فقد عصی اللہ ورسولہ ومن دخل علی غیر دعوۃ دخل سارقا وخرج مغیرا ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکی دعوت ہوا اور وہ اوس دعوت کو نہ قبول کرے تو مقرر اوس نے اللہ کی اور اوسکے رسول کی نافرمانی کی اور جو کوئی بی دعوت کے چلا گیا تو گویا وہ چور بنکر گھر مین گیا اور لوٹ مار کر نکلا **عن** ابی ھریرۃ انہ کان یقول شر الطعام

طعام الوليمة يدعى لها الاغنياء ويترك المساكين ومن لم يأت الدعوة فقد عصى الله ورسوله ترجمہ ابوہریرہ سے
روایت ہے اوس ولیمہ کا کھانا سب کھانون سے برا ہے جسمین امیر بلائے جاتے ہین اور فقیر چھوڑ دیے جاتے ہین ف یعنے جو ولیمہ ایسا ہو کہ صرف
ہی اُسمین بلائے جاوین اور محتاج نہ آنے پاوین وہ برا ہے نہ یہ مطلقا ولیمہ برا ہے۔ بخاری اور مسلم نے اس حدیث کو مرفوعا روایت کیا ہے
ت اور جو شخص دعوت مین نہ آیا اوس نے نافرمانی کی اللہ کے اور رسول کی **باب** فی استحباب الوليمة للنكاح
جب نکاح ہو تو ولیمہ کرنا مستحب ہے **عن** ثابت قال ذكر لي تزويج زينب بنت جحش عند انس بن مالك فقال ما
رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم اولم على احد من نسائه ما اولم عليها اولم بشاة ترجمہ ثابت سے روایت ہے
زینب بنت جحش ام المؤمنین کے نکاح کا ذکر آیا انس بن مالک پاس انہون نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہین دیکھا
آپ نے ولیمہ کیا ہو ایسا کسی اور بیوی کے نکاح مین جیسا زینب کے نکاح مین کیا آپنے ایک بکری کا ولیمہ کیا **عن** انس بن مالك
ان النبي صلى الله عليه وسلم اولم على صفية بسويق وتمر ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے صفیہ کے نکاح مین ولیمہ کیا ستو اور خرمے سے (اس سے معلوم ہوا کہ گوشت ہونا ضرور نہین) **باب** فی کم تستحب الوليمة
کتنے دنون تک ولیمہ کی دعوت کرنا چاہیے **عن** رجل اعور من ثقيف كان يقال له معرف اي بني علية حين ان لم تكن
اسمه زهير بن عثمان فلا ادري ما اسمه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال الوليمة اول يوم حق والثاني معروف
والى الثالث سمعة ورياء ترجمہ عبداللہ بن عثمان نے کہا ایک کانے شخص سے مین نے سنا جو ثقیف کے قبیلے مین سے تھا
اوسکو لوگ معروف کہا کرتے تھے بوجہ اوسکی بھلائی کے ہو نہو اوسکا نام زہیر بن عثمان اگر یہ نام نہو تو مجھکو معلوم نہین کیا نام تھا وہ کہتا تھا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ولیمہ کا اول دن کا کھانا ضرور ہے اور دوسرا دن کا بہتر ہے اور اوس مین بھی بلایا جاوے اور دعوت
قبول کیجاوے اور تیسرے دن کی دعوت نہ قبول کرے ریا اور سمعہ ہے (یعنے دکھلانے کو کی ہے) **عن** سعيد بن المسيب بنحو القصة
قال دعي اول يوم فاجاب ودعي اليوم الثاني فاجاب ودعي اليوم الثالث فلم يجب قال اهل سمعة ورياء و
في رواية ودعي اليوم الثالث فلم يجب وحصب الذي سوق ترجمہ سعید بن المسیب سے پہلے دن بلائے گئے ولیمہ کی دعوت مین تو گئے پھر
دوسرے دن بلائے گئے تو گئے تیسرے دن بلائے گئے تو نہ گئے اور کہا ریا اور سمعہ کے لوگ ہین دوسری روایت مین ہے کہ بلانیوالے
کو کنکریون سے مارا **باب** الاطعام عند القدوم من السفر جب آدمی سفر سے آوے تو لوگون کو کھانا کھلانا بہتر ہے
عن جابر قال لما قدم النبي صلى الله عليه وسلم المدينة نحر جزورا او بقرة ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ مین تشریف لائے تو آپنے ایک اونٹ یا بیل ذبح کیا **باب** ما جاء في الضيافة مہمان
کی مہمانی کب تک اور کیونکر کرنا چاہیے **عن** ابي شريح الكعبي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من كان
يؤمن بالله واليوم الاخر فليكرم ضيفه جائزته يوم وليلة الضيافة ثلاثة ايام وما بعد ذلك فهو
صدقة ولا يحل له ان يثوي عنده حتى يحرجه ترجمہ ابی شریح کعبی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

جو کوئی اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لاوے تو اوسکو چاہیے کہ اپنے مہمان کے ایک دن اور ایک رات اچھی طرح سے تعظیم کرے اور جائزہ مہمان کا ایک دن ایک رات ہے اور تین دن تک تو مہمانداری ہے اور اوس کے بعد پھر صدقہ ہے **ف** نہایہ مین اس حدیث کے معنے یون لکھا ہے کہ تین روز مہمانداری کرے تو پہلی روز تکلف کرے اور جو کچھ کہ ہوسکے بھلائی اور احسان سے پیش آوے اور دوسری تیسری دن جو کچھ موجود ہو بے تکلف حاضر کری اور بعد اس کے کچھ اسقدر دیدے کہ جس سے مہمان ایک شب روز طے کرسکے اور مراد جائزہ سے کچھ دیدینا ہے مگر یہ حکم ابتدای اسلام مین تھا اب مہمانی کا وجوب منسوخ ہوگیا مسنون رہ گیا **ف** اور میزبان کو مشقت مین ڈالنے کے لیے۔ اوسکے پاس ٹھہرنا مہمان کو حلال نہین **ف** اگر کسی مرض یا عذر کے سبب سے تین دن سے زیادہ رہنے کا اتفاق ہو تو اپنے مال سے کہادے اور میزبان کو تشویش مین نہ ڈالے **عن** ابن شہاب سئل مالک عن قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم جائزتہ یوم ولیلۃ فقال یکرمہ ویتحفہ ویحفظہ یوم ولیلۃ وثلاثۃ ایام ضیافۃ **ترجمہ** ابن شہاب سے روایت ہے امام مالک سے سوال ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جو فرمایا مہمان کا جائزہ ایک دن رات ہے اس سے کیا مراد ہے انہون نے کہا یہی مراد ہے کہ ایک دن رات تک اوسکی عزت کری تحفہ دے حفاظت کرے اور تین دن تک ضیافت کری **عن** ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الضیافۃ ثلاثۃ ایام فما کان وراء ذلک فھو صدقۃ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ضیافت کی حد تین دن تک ہے پھر اس کے بعد خیرات ہے **عن** ابی کریمۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ الضیف حق علی کل مسلم من اصبح بفنائہ فھو علیہ دین ان شاء اقتضی وان شاء ترک **ترجمہ** ابوکریمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک رات مہمان کا حق ہر مسلمان پر ہے جو کسی مسلمان کے مکان مین اترے تو ایک دن کی مہمانی گویا اوسکا قرض ہے چاہے وصول کرے چاہے نہ وصول کرے چھوڑ دے **عن** المقدام ابی کریمۃ قال قال رسول اللہ ایما رجل اضاف قوما فاصبح الضیف محروما فان نصرہ حق علی کل مسلم حتی یاخذ بقری لیلۃ من زرعہ ومالہ **ترجمہ** مقدام ابوکریمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی قوم کا مہمان ہوکر جاوے اور وہ فجر تک ویسا ہی بے نصیب رہے (یعنے رات کو کسی نے اوس کی مہمان داری نہ کی) تو اوس کی مدد کرنا سب مسلمانون پر لازم ہوجاتا ہے یہان تک کہ وہ مہمان اپنی مہمانی اوس قوم کی زراعت اور مال مین سے لے سکتا ہے (یعنے اس قدر جس مین اوس کی آسودگی ہو) یہ دونو حدیثین ابتدای اسلام کی ہین جب مہمانی واجب تھی۔ مگر اب بھی مہمانی کرنا سنت مؤکدہ اور ضرور ہے) **عن** عقبۃ بن عامر انہ قال قلنا یا رسول اللہ انک تبعثنا فننزل بقوم فلا یقرونا فما ترے فقال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نزلتم بقوم فامر لکم بما ینبغی للضیف فاقبلوا فان لم یفعلوا فخذوا منھم حق الضیف الذی

ینبغی لھم ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے ہم نے عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ ہم کو بھیجتے ہین (یعنے جہاد یا دوسرے
کام کے لیے) اور ہم ایسی قوم مین جاکر اوترتے ہین کہ وہ ہماری مہمانی نہین کرتے ہین تو اس مین آپ ہماری کیا رائے
جانتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا اگر تم کسی قوم مین جاؤ اور وہ تمہارے واسطے
سامان کردین جیسا کہ مہمان کیواسطے چاہیے تو تم قبول کرو اور اگر وے نہ کرین تو تم اون سے مہمانی کا حق جیسا کہ اون کو
چاہیے لیلو **ف** بعضے کافرون سے حضرت نے صلح کی تھی تو اوس صلح مین یہ قول و قرار بھی ہوا تھا کہ اگر مسلمان تمہارے
ملک مین آوین جاوین تو اون کی ضیافت اور مہمان داری کیجیو تو اس حدیث مین وہی لوگ مراد ہین اور یہ مطلب نہین کہ مسافر
بجبر اور زبردستی مسلمانون سے اپنی مہمانی مانگے ہان البتہ ہے کہ مہمان داری کرنا مستحب ہے **باب** نسخ
الضیف یاکل من مال غیرہ دوسری کا مال کہانا درست ہوا نہ کہانے کا حکم منسوخ ہوگیا **عن** ابن عباس
قال لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل الا ان تکون تجارۃ عن تراض منکم فکان
الرجل یحرج ان یاکل عند احد من الناس بعد ما نزلت ھذہ الایۃ فنسخ ذلک الایۃ التی
فی النور قال لیس علیکم جناح ان تاکلوا من بیوتکم الی قولہ اشتاتا کان
الرجل الغنی یدعو الرجل من اھلہ الی طعام قال انی لاجنح ان اکل منہ والتجنح
الحرج ویقول المسکین احق بہ منی فاحل فی ذلک ان یاکلوا مما ذکر اسم اللہ
علیہ واحل طعام اھل الکتاب ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے جب یہ آیت اوتری ولا تاکلوا
اموالکم بینکم بالباطل الا ان تکون تجارۃ عن تراض منکم یعنے نہ کہاؤ ایک دوسری کا مال
فریب اور جھوٹ سے البتہ تجارت مین رضامندی سے ایک دوسرے کا مال لے سکتا ہے۔ اوس وقت سے
ہر ایک آدمی دوسرے کے یہان کہانا کہانے کو بھی گناہ سمجھتا پھر یہ آیت منسوخ ہوگئی اوس آیت سے جو سورہ
نور مین اوتری لیس علیکم جناح ان تاکلوا من بیوتکم او بیوت اباءکم الآیۃ یعنے
تمپر کچھ گناہ نہین ہے اگر تم اپنے گھرون مین کہانا کہاؤ یا اپنی باپ کے گھر مین یا اپنے بیٹون کے گھر مین یا اپنے بھائیون
کے یا بہنون کے گھر مین یا چچا یا پھوپھی کے گھر مین یا ماموں یا خالہ کے گھر مین یا جن گھرون کی کنجی قفل
کے تم مالک ہو یا دوست آشنا کے گھر مین اخیر تک۔ پہلے لوگون کا یہ حال تھا کہ مال دار آدمی اپنے لوگون
کو کہانا کہلانے کے لیے بلانا تو وے کہتے ہم کو کہانا اس مین سے گناہ معلوم ہوتا ہے بلکہ مسکین اسکا زیادہ
حقدار ہے بعد اوس کے یہ درست ہوگیا یعنے دوسری مسلمان کا کہانا کہانا جب اوس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو اور
درست ہوا اہل کتاب کا کہانا فقط۔ الحمد للہ تمام ہوا چھٹوان پارہ سنن ابی داؤد کے تیئیس پارون مین سے
اب شروع ہوتا ہے چوبیسوان پارہ اوسکے فضل اور انعام پر توکل کرکے ہوا ناصر ہو المعین +

تم الجزء الثالث والعشرون ويتلوه الجزء الرابع والعشرون ان شاء الله

فہرست پارہ بیست و سوم سنن ابی داؤد علیہ الرحمۃ

صفحہ	باب
۹۱۹	قضا اور حکم میں اپنے کو دخل دینا جب حدیث قرآن میں وہ صورت نہ ملے۔
۹۲۰	صلح کرنے کا بیان کون سی صلح درست ہے اور کون سی نادرست۔
〃	گواہیوں کا بیان۔
۹۲۱	کوئی شخص مدعی یا مدعی علیہ کی مدد کرے اور یہ نہ جانتا ہو کہ حق پر ہے یا ناحق پر تو بڑا گناہ ہے۔
〃	جھوٹی گواہی دینے کا بیان
۹۲۲	جنگلی آدمی کی گواہی شہر والے پر کافی نہیں۔
〃	دودھ پلانے کی گواہی کا بیان۔
۹۲۳	کافر ذمی کے شہادت کا بیان سفر میں وصیت کے بارے میں
〃	جب ایک شخص کے گواہی سے حاکم کو یقین ہو جاوے کہ سچا ہے تو اسپر فیصلہ کر سکتا ہے
۹۲۴	ایک قسم اور ایک گواہ پر فیصلہ کرنا۔
۹۲۶	دو شخص ایک چیز کا دعوے کریں اور کسی کے پاس گواہ نہ ہوں۔
۹۲۷	مدعی علیہ قسم کھاوے جب مدعی پاس گواہ نہ ہوں۔

صفحہ	باب
۹۲۷	قسم کیونکر دینا چاہیے
〃	جب مدعی علیہ کافر ذمی ہو تو اوس کو حلف دیجاوی یا ذمی جاوے
〃	حلم پر قسم دینا جب فعل مدعی علیہ کا نہ ہو۔
۹۲۸	کافر ذمی کو کیونکر قسم دیجاوے
〃	آدمی سچی بات میں کوشش کرے شک کرنہ بیٹھ رہے
۹۲۹	قرضے کیوجہ سے کسی کو قید کرنا۔
〃	کسی کو اپنے طرف سے وکیل کرنے کا بیان۔
۹۳۰	قضا کے متعلق اور چند بابوں کا بیان
۹۳۲	حلم حاصل کرنے کی فضیلت اور اوس طرف رغبت دلانا
۹۳۳	اہل کتاب یعنے یہود اور نصاری سے روایت کرنا کیسا ہے۔
۹۳۴	علم کی باتوں کا لکھنا کیسا ہے۔
〃	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ یا بدلہنا کتنا بڑا سخت گناہ ہے۔
〃	اللہ کے کتاب میں بغیر سمجھے بوجھے معنے لگانا کیسا ہے۔

صفحہ	باب
۹۳۴	ایک ایک بات کو کبھی کبھی مرتبہ کہنا
۹۳۵	جلدی جلدی باتین کرنا اچھا نہین ہے
〃	فتوے دینے مین بڑی احتیاط کرنا چاہیے۔
〃	علم کی بات چھپانا بڑا گناہ ہے
〃	علم پھیلانے اور مشہور کرنے کی فضیلت۔
۹۳۶	بنی اسرائیل سے روایت کرنی کی اجازت۔
〃	جو شخص علم دین کو خالصًا للہ حاصل نہ کرے بلکہ اور غرض سے اوس کی بُرائی کا بیان
〃	قصے اور حکایتین بیان کرنا کیسا ہے
۹۳۸	خمر یعنی شراب کے حرام ہونے کا بیان)
۹۴۰	کوئی شخص انگور کو نچوڑے شراب بنانے کے لیے۔
〃	شراب کا سرکہ بنانا درست نہین ہے۔
〃	شراب کن کن چیزون سے بنتا ہے۔
〃	ہر نشہ لانیوالی چیز سے ممانعت کا بیان
۹۴۳	دُدی (ایک قسم کی شراب ہے) اوسکی حرمت کا بیان۔
۹۴۶	ملی ہوی چیزین کھانیکے بیان مین
۹۴۷	گدر کھجور کا نبیذ بنانا کیسا ہے۔

صفحہ	باب
۹۴۷	نبیذ کا بیان کہ کبتک پیا جاوے۔
۹۴۸	شہد کا شربت پینا۔
۹۴۹	جبکہ نبیذ مین تیزی پیدا ہوجاوے تو اوسکا پینا درست نہین
〃	کھڑی ہوکر پانی پینا کیسا ہے۔
۹۵۰	مشک کا موہنہ موڑکر اوس سے پانی پینا۔
〃	سونے یا چاندی کے برتن مین پینا اور کھانا کیسا ہے
〃	موہنہ سے پانی پینا جیسے جانور پیتے ہین
۹۵۱	جو شخص قوم کا ساقی ہو وہ سب کے اخیر مین پیے
〃	پانی مین پھونکنا منع ہے تاکہ کوئی چیز منہ سے پانی مین نہ گرے۔
〃	دودھ پی کر کیا کہنا چاہیے اور اوسکا کھانا کیا چاہیے
۹۵۲	رات کو سوتی وقت برتنون کو بند کردینا۔
۹۵۳	دعوت قبول کرنا ضرور ہے
۹۵۴	جب نکاح ہو تو ولیمہ کرنا مستحب ہے۔
〃	کتنے دنون تک ولیمہ کی دعوت کرنا چاہیے۔
〃	جب آدمی سفر سے آوے تو لوگون کو کہلانا کہلانا بہتر ہے۔
〃	مہمان کی مہمانی کب تک اور کیونکر کرنا چاہیے
۹۵۶	دوسرے کا مال کہانا درست ہوا نہ کہانے کا حکم منسوخ ہوگیا۔

تمت

الجزء الرابع والعشرون

چوبیسوان پارہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب فی طعام المتباریین جو ایک دوسری کی ضد سے فخر کے لیے کہانا کہلاوین اونکا کہانا نہ کہانا بہتر ہے

عن ابن عباس یقول ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن طعام المتباریین ان یوکل ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہی دو فخر کرنیوالون کے کہانیسے **ف** ہر ایک یہ چاہی کہ مین دوسرے سے بڑہ کر ہون اور اوسکو مغلوب کرون ایسے لوگونکا کہانا منع ہوا کیونکہ وہ خدا کیواسطے نہین ہے **باب** اجابۃ الدعوۃ اذا حضرھا مکروہ جب دعوت گہر مین کوئی کام خلاف شرع ہو تو دعوت . قبول کرنا **عن** سفینۃ ابی عبد الرحمن ان رجلا اضاف علی بن ابی طالب فصنع له طعاما فقالت فاطمۃ لو دعونا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاکل معنا فدعوہ فجاء فوضع یدہ علی عضادتی الباب فرای القرام قد ضرب به فی ناحیۃ البیت فرجع فقالت فاطمۃ لعلی الحقه فانظر ما رجعه فتبعته فقلت یا رسول اللہ ما ردک فقال انه لیس لی او لنبی ان یدخل بیتا مزوقا ترجمہ سفینہ ابو عبد الرحمن سے روایت ہی ایک شخص نے دعوت کی امیر المومنین علی بن ابی طالب کے اور اون کے لیے کہانا تیار کیا (اور بہیجدیا اون کے مکان پر) تو حضرت فاطمہ نے کہا کاش ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلاتے اور وہ بھی ہمارے ساتہہ کہاتے پھر بلایا اونہون نے آنحضرت کو آپ تشریف لائے اور اپنا ہاتہہ دروازی کی چوکہٹ پر رکہا دیکہا تو گہر کے ایک طرف پردہ لگا ہوا ہی (جسمین نقش ونگار تہا) یہ دیکہکر آپ لوٹے حضرت فاطمہ نے علی سے کہا جاؤ دیکہو آپ کیون لوٹے جاتے ہین علی آپ کے ساتہہ ہولئے اور پوچہا یا رسول اللہ آپ کیون لوٹے آپنے فرمایا میرے یا کسی نبی کیواسطے درست نہین ایسے گہر مین جانا جہان نقش ونگار ہو **ف** یعنے وہ گہر مزین اور منقش ہو یہ تو دنیا داردن کا طریقہ ہی انبیا ایسے گہرون مین جانیسے بچتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گہر کو نہایت آراستہ کرنا اور بیکار زینت دنیا اچہا نہین ہی طریقہ نبوی کے برخلاف ہی اور جہان کوئی کام خلاف شرع ہو وہان دعوت قبول کرنا ضرور نہین **باب** اذا اجتمع داعیان ایہما احق جب دو آدمی ایک ساتہہ دعوت کرین تو کہان جاوے **عن** رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اجتمع داعیان فاجب اقربھما بابا فان اقربھما بابا اقربھما جوارا فان سبق احدھما فاجب الذی سبق ترجمہ ایک شخص سے روایت ہی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ مین سے تہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو شخص ایک ساتہہ دعوت کرین تو جسکا مکان قریب ہو اوسکی یہان جاکیونکہ جسکا مکان قریب ہے وہ ہمسائگی کے حق سے زیادہ نزدیک ہی یعنے اوسکی ہمسائگی کا حق مقدم ہی اور اگر کسی نے پہلی دعوت کی ہو تو وہی زیادہ حقدار ہی (دوسری سے جسنی بعد دعوت سنائی) یعنے جب ایکشخص دعوت کرچکے

پہر دوسرا کرے تو بہلا زیادہ حقدار ہو باب اذا حضر الصلاۃ والعشاء جب شام کا کہانا سامنے آوے اور نماز عشا بھی تیار ہو تو کیا کرے حدثنا ابن عمران النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا وضع عشاء احدکم واقیمت الصلاۃ فلا یقوم حتی یفرغ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کسیکا رات کا کہانا تیار ہو اور اقامت نماز کی بھی ہو تو جبتک کہانیسے فراغت نہ ہو لے نماز نہ شروع کرے ف یعنے اول کہانیسے فراغت حاصل کرے پہر نماز پڑہے تاکہ تسکین سے نماز ادا ہو کہانے کیطرف دل نہ لگا رہے مراد مسدد وکان عبداللہ اذا وضع عشاءہ او حضر عشاءہ لم یقم حتی یفرغ وان سمع الاقامۃ وان سمع قراءۃ الامام یعنے عبداللہ بن عمر کے سامنے جب شام کا کہانا رکھا جاتا تو نہین اٹہتے جبتک فارغ ہو لیتے کہانے سے اگرچہ تکبیر اور امام کی قرات کی آواز سنتے حدثنا جابر بن عبداللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تؤخر الصلاۃ لطعام ولا لغیرہ ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز مین دیر نہین ہو سکتی نہ کہانے کیواسطے نہ اور کسی کام کیواسطے جب کہانے کی زیادہ احتیاج نہ ہو (یہ مراد قضا کرنا ہی) حدثنا عبداللہ بن عبید بن عمیر قال کنت مع ابی فی زمان ابن الزبیر الی جنب عبداللہ بن عمر فقال عباد بن عبداللہ بن الزبیر سمعنا انہ یبدأ بالعشاء قبل الصلاۃ فقال عبداللہ بن عمر ما کان عشاؤکم الا اتراہ کان مشاء عشاء ابیک ترجمہ عبداللہ بن عبید بن عمیر سے روایت ہو مین اپنے باپ کے ساتھ عبداللہ بن الزبیر کے زمانے مین عبداللہ بن عمر کے ساتھ تہا تو عباد بن عبداللہ نے کہا ہم نے سنا ہو کہ شام کا کہانا مقدم کیا جاتا ہی نماز پر عبداللہ بن عمر نے کہا افسوس ہو تمہیر کیا اگلے لوگون کا کہانا تم اپنے باپ کا سا کہانا سمجہتے ہو ف یعنے تمہارے باپ عبداللہ بن زبیر جو حاکم ہین مکے کے اون کے کہانے مین طرح طرح کے تکلفات ہوتی ہین اور کہانے سے فراغت ہونے کے لیے بہت دیر لگتی ہو تو نماز پہلے ادا کر لینا چاہیے برخلاف زمانہ نبوی کے اوسوقت کہانا کیا تہا جیسے تیسے جسمین روح کو کافی ہو باب فی غسل الیدین عند الطعام کہانیسے پہلے دونو ہاتھ دہونیکا بیان حدثنا عبداللہ بن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج من الخلاء فقدم الیہ طعام فقالوا الا نأتیک بوضوء فقال انما امرت بالوضوء اذا قمت الی الصلاۃ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاخانہ سے نکلے پہر آپکے سامنے کہانا لایا گیا لوگون نے کہا کیا ہم وضو کے واسطے پانی لاوین آپنے فرمایا مجہے وضو کا حکم نماز کیلیے ہوا ہے ف شاید یہان وضو سے مراد بوضو ہی اور وہ کہانے سے پہلے مسنون نہین لیکن ماہو نگا دہونا تو وہ بہتر ہے آپ دہو چکے ہونگے لوگون نے نہ دیکہا ہوگا حدثنا سلمان قال قرأت فی التوراۃ ان برکۃ الطعام الوضوء قبلہ فذکرت ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال برکۃ الطعام الوضوء قبلہ والوضوء بعدہ ترجمہ سلمان سے روایت ہو مین نے توریت مین دیکہا تہا کہ کہانے کی برکت وضو کرنیسے ہوتی ہو کہانے سے پہلے تو مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپنے فرمایا کہانے کی برکت اسسے ہوتی ہو کہ کہانے سے پہلے اور کہانے کے بعد وضو کرے

باب فی طعام الفجاءۃ جلدی کیوقت بغیر پکا ہوئے بھی کھانا درست ہی عن جابر بن عبد اللہ انہ قال
اقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من شعب من الجبل وقد قضی حاجتہ وبین ایدینا تمر علی ترس مجحفۃ
فدعونا ہ فاکل معنا وما مس ماء ترجمہ جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک پہاڑ کی گھاٹی سے نکلے حاجت
سے فارغ ہوکر اوسوقت ہماری سامنے ڈال پر کھجوریں تھیں ہم نے آپ کو بلایا آپ نے ہمارے ساتھ اون کھجوروں کو کھایا اور
پانی کو ہاتھ بھی نہیں لگایا باب فی کراہیۃ ذم الطعام کھانے کی برائی کرنا منع ہی اگر جی نہ چاہے تو نہ کہاوے عن
ابی ھریرۃ قال ما عاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طعاما قط ان اشتھاہ اکلہ وان کرہ ترکہ
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کھانے کی برائی بیان نہیں کی بلکہ اگر آپ کا جی چاہتا
تو آپ کھانے کو کھالیتے اور جی نہ چاہتا تو نہ کھاتے (پراوسکو برا نہ کہتے) باب فی الاجتماع علی الطعام سب ملکر ایک
جگہہ کھانا موجب برکت کا ہی عن وحشی بن حرب عن ابیہ عن جدہ ان اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قالوا یا رسول اللہ انا ناکل ولا نشبع قال فلعلکم تفترقون قالوا نعم قال فاجتمعوا علی طعامکم
واذکروا اسم اللہ یبارک لکم فیہ ترجمہ وحشی بن حرب نے اپنے باپ حرب سے سنا اوس نے اوس کے دادا وحشی بن حرب سے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کھاتے ہین مگر پیٹ نہین بھرتا آپ نے فرمایا شاید تم الگ
الگ کھاتے ہو انہون نے کہا ہان آپ نے فرمایا سب ملکر ایک جگہہ کھایا کرو اور اللہ کا نام لیکر کھایا کرو برکت ہوگی ف
جب کئی آدمی اپنا اپنا کھانا لیکر آوین اور کٹھے ملکر کھاوین تو اکثر برکت ہوتی ہی اس لیے کہ کوئی کم کھانے والا اگر اوسکا کھانا زیادہ
ہوتا ہے وہ کافی ہوجاتا ہی اوس شخص کے لیے جو زیادہ کھانے والا اور اوسکا کھانا کم ہوتا ہے باب التسمیۃ علی الطعام
کھانا شروع کرنیسے پہلے بسم اللہ کہنا چاہیے عن جابر بن عبد اللہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا دخل الرجل
بیتہ فذکر اللہ عند دخولہ وعند طعامہ قال الشیطان لا مبیت لکم ولا عشاء واذا دخل فلم
یذکر اللہ عند دخولہ قال الشیطان ادرکتم المبیت واذا لم یذکر اللہ عند طعامہ قال ادرکتم المبیت
والعشاء ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی انہون نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جب کوئی شخص اپنے
گہر مین جاتے وقت بسم اللہ کہتا ہی اور کھاتے وقت بھی بسم اللہ کہتا ہی تو شیطان کہتا ہی تو یہان رہنے کیجگہہ ہے نہ کھانے کو کچھہ
ملیگا اور جب گہر مین جاتے وقت بسم اللہ نہین کہتا تو شیطان کہتا ہی چلو رہنے کا تو ٹھکانا ہوگیا پھر اگر کھاتے وقت بھی اوس نے
بسم اللہ نہ کہی تو شیطان کہتا ہی رہنے کو بھی جگہہ ملے اور کھانا بھی ملا ف یعنی اوسوقت تو نہایت خوش ہوتا ہی کہ پوری پوری مہمانی
اوسکی ہوگئی آدمی کو چاہیے کہ ہر کام کے شروع پر اسم جل جلالہ کا نام لیا کرے تاکہ شیطان اوس مین دخل نہ پاوے یہ بات تجربہ سے
بھی معلوم ہوئی ہی کہ اکثر اوقات بسم اللہ الرحمن الرحیم کہنا موجب برکت اور خوشی کا ہوتا ہے عن حذیفۃ قال کنا اذا حضرنا
مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طعاما لم یضع احدنا یدہ حتی یبدأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واذا حضرنا

معه طعاما فجاء اعرابی کانما یدفع فذهب لیضع یده فی الطعام فاخذ رسول الله صلی الله علیه
وسلم بیده فجاءت جاریة کانما تدفع فذهبت لتضع یدها فی الطعام فاخذ رسول الله صلی الله علیه
وسلم بیدها وقال ان الشیطان لیستحل الطعام ان لم یذکر اسم الله علیه وانه جاء بهذا الاعرابی
لیستحل به فاخذت بیده وجاء بهذه الجاریة لیستحل بها فالذی نفسی بیده
ان یده لفی یدی مع ایدیهما ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کہانیکو بیٹھتے
تو ہم مین سے کوئی ہاتھہ نہ ڈالتا جبتک آپ شروع نہ کرتے ایکبار ہم آپ کے ساتھہ کہانے کو بیٹھے تو ایک اعرابی دوڑتا ہوا آیا
جیسے کوئی اوسکو پیچھے سے ڈھکیل رہا ہے اور اوس نے قصد کیا ہاتھہ ڈالنے کا کہانے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکا
ہاتھہ پکڑ لیا پھر ایک لڑکی آئی دوڑتی ہوئی جیسے کوئی اوسکو پیچھے سے ڈھکیل رہا ہے اوس نے کہانے مین ہاتھہ ڈالنا چاہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکا ہاتھہ پکڑ لیا اور فرمایا شیطان کو اوس کہانیکا اختیار ہوجاتا ہے جسپر اللہ جل جلالہ کا نام نہ لیا جاوے
اور وہی شیطان پہلے اس اعرابی کو لیکر آیا تاکہ کہانا اپنے لیے درست کرلے اوسکے سبب سے مین نے اوسکا ہاتھہ پکڑ لیا پھر اس لڑکی
کو لیکر آیا شاید اسی کیوجہ سے کہانا کو اپنے لیے درست کرلے (یعنے کہانیکی قدرت حاصل کرے کیونکہ جب اللہ کا نام لیا جاتا ہے
تو شیطان اس کہانیکو کھا نہین سکتا) مین نے اوسکا بھی ہاتھہ پکڑ لیا اب قسم ہے اوس شخصکی جسکے ہاتھہ مین میری جان ہے کہ
شیطان کا ہاتھہ انہون دونون کے ہاتھہ کے ساتھہ میری ہاتھ مین ہے ف یعنے انہون دونوکے رہنے کے سبب سے شیطان بھی
رکا ہوا ہے اگر یہ بسم اللہ کے کہانے لگتی تو شیطان شریک ہوجاتا عن عائشة رضی الله عنها ان رسول الله صلی
الله علیه وسلم قال اذا اکل احدکم فلیذکر اسم الله تعالی فان نسی ان یذکر اسم الله تعالی فی اوله
فلیقل بسم الله اوله واخره ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے
کوئی کہانے لگے تو پہلے اللہ کا نام لیوے اگر اوس وقت اللہ کا نام لینا بھول جاوے تو یون کہے بسم اللہ اوله واخره یعنے
اللہ کے نام سے کہانا ہون شروع مین اور اخیر مین عن مثنی بن عبد الرحمن الخزاعی عن عمه امیة بن مخشی و
کان من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم جالسا ورجل یاکل
فلم یسم حتی لم یبق من طعامه الا لقمة فلما رفعها الی فیه قال بسم الله اوله واخره فضحک النبی
صلی الله علیه وسلم ثم قال ما زال الشیطان یاکل معه فلما ذکر اسم الله عز وجل استقاء ما فی بطنه
ترجمہ مثنی بن عبد الرحمن خزاعی نے اپنے چچا اُمیہ بن مخشی سے روایت کیا جو صحابہ مین سے تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تہے اور ایک شخص کہانا تہا اوس نے بسم اللہ نہ کہی یہانتک کہ کہانے مین سے
ایک لقمہ رہ گیا جب اوسکو اٹہایا کہانے کو تو بولا بسم اللہ اوله واخره یعنے اللہ کے نام سے کہانا ہون شروع سے اخیر تک یہ سنکر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے اور فرمایا یہ شیطان اسکے ساتھہ کہا رہا تہا جب اس نے اللہ کا نام لیا تو اوس نے قے کردی

اور اوکل دیا جو کچھ اوس کے پیٹ مین تہا اور مرقاۃ مین ہی کہ تکیے کرنے سے مراد یہ ہی کہ جو برکت اوسکی شریک ہونے سے ہو جاتی رہی تھی پھر لوٹ آوے گی گویا وہ برکت شیطان نے اپنے پیٹ مین کہہ لی تھی) **باب ماجاء فی الاکل متکئا**

تکیہ لگاکر کہانا یا ٹیکا لگاکر کہانا خلاف سنت ہی **عن ابی جحیفۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا اکل متکئا ترجمہ ابوجحیفہ سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مین تکیہ لگاکر نہین کہاتا ہون (کیونکہ یہ متکبرین کا فعل ہی یا اسطرح کہانا مضر ہی بہرحال اچہا نہین) **عن عبداللہ بن عمرو** ما رئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاکل متکئا قط ولا یطأ عقبہ رجلان ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہی کبہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکیہ لگاکر کہاتے نہین دیکہا اور کبہی دو آدمیون کو آپ کے پیچہے چلتے نہین دیکہا (بلکہ آپ خود پیچہے یا سب کے پیچہے چلتے) **عن انس** یقول بعثنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرجعت الیہ فوجدتہ یاکل تمرا وھو مقع ترجمہ انس سے روایت ہی مجہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہین بہیجا جب مین لوٹ کر گیا تو مین نے دیکہا آپ کہجور مین کہا رہی ہین اور بیٹہے ہین اقعا کے طور پر (اقعا یہ ہی دونو سرین زمین پر لگاکر بیٹہنا اور دونو پانون کہڑی کر دینا)

باب ماجاء فی الاکل من اعلی الصحفۃ پیالے یا رکابی کے بیچ مین سے نہ کہاوی بلکہ ایک کنارے سے کہاوے **عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اکل احدکم طعاما فلا یاکل من اعلی الصحفۃ ولکن لیاکل من اسفلہا فان البرکۃ تنزل من اعلاہا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے کہانا کہاوی تو پیالے کے بیچ مین سے نہ کہاوی بلکہ ایکطرف سے کہاوی اس لیے کہ برکت بیچ مین اترتی ہی اور کناروں پر آتی جاتی ہی اگر پہلے بیچ مین سے ہی کہالے گا تو برکت کا منبع جاتا رہیگا **عن** عبداللہ بن بسر قال کان للنبی صلی اللہ علیہ وسلم قصعۃ یقال لہا الغراء یحملہا اربعۃ رجال فلما اضحوا وسجدوا الضحی اتی بتلک القصعۃ یعنی وقد ثرد فیہا فالتفوا علیہا فلما کثروا جثی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اعرابی ما ھذہ الجلسۃ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ جعلنی عبدا کریما ولم یجعلنی جبارا عنیدا ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلوا من حوالیہا ودعوا ذروتہا یبارک فیہا ترجمہ عبداللہ بن بسر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک کٹورہ تہا جسکو چار آدمی اٹہاتے تہے اوسکا نام غراء تہا جب اشراق کا وقت ہوا اور لوگون نے اشراق کی نماز ادا کی تو وہ کٹورہ لایا گیا اوسمین ثرید بہرا ہوا تہا (ثرید ایک کہانا ہی یعنی روٹی توڑکر شوربے مین بہگو دی جاتی ہی) جبسب لوگ اوسپر جمع ہو گئے جب کثرت ہوئی لوگون کی تو آپ گہٹنی ٹیک کر بیٹہ گئے (تاکہ جگہ ہو جاوے اور لوگ سما جاوین) ایک اعرابی بولا یہ کیسا بیٹہنا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالی نے مجہی نیک بندہ بنایا اور نہین بنایا مجہکو متکبر و زبردست والا پہر اوس نے فرمایا کہاؤ کناروں مین سے اوسکے اور چہوڑ دو بیچ مین اوسکی برکت ہوگی اوس مین (الحدیث)

باتین معلوم ہوئین۔ ایک یہ کہ اکٹھا جمع ہو کر ایک برتن مین کھانا بہتر ہے دوسری یہ کہ کنارون سے کھانا بہتر ہے تیسری یہ کہ
اگر مجوم ہو تو پہلے کر بیٹھنا نہ چاہیے کہ اور لوگون کو جگہ ملے **باب ما جاء فی الجلوس علی مائدۃ علیہا بعض ما**
یکرہ جس دسترخوان پر مکروہات یا محرمات کا استعمال ہو اوس پر بیٹھنا نہ چاہیے **عن مسلم عن ابیہ قال نہی رسول**
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن مطعمین عن الجلوس علی مائدۃ یشرب علیہا الخمر وان یاکل وھو
علی بطنہ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ مسلم کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کھانون سے ایک
اوس دسترخوان پر بیٹھ کے کہانا جس پر شراب کا استعمال ہو اگرچہ خود نہ پیے کیونکہ شراب خوارون کے ساتھ بیٹھکر
بھی ہم ہے جبکہ شراب وہان موجود ہو) دوسری اوندھی لیٹ کر کھانے سے **ت** ابوداؤد نے کہا یہ حدیث سنا
ہے جعفر بن برقان نے اور حدیث کو زہری سے نہین سنا۔ شراب کے حکم مین ہر حرام چیز داخل ہے جیسے سور اور مردار
خون اور تاڑی اور بھنگ وغیرہ بن چیزون مین نشہ ہے **باب الاکل بالیمین والنہی عن الاکل بالشمال**
ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اکل احدکم فلیاکل بیمینہ واذا شرب فلیشرب
بیمینہ فان الشیطان یاکل بشمالہ ویشرب بشمالہ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے کھانا کھاوے تو داہنے ہاتھ سے کھاوے اور جب پانی پیوے تو داہنے ہاتھ سے
پیے اسلیے کہ شیطان بائین ہاتھ سے کھاتا ہے اور بائین ہاتھ سے پیتا ہے **عن**
عمر بن ابی سلمۃ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ادن منی فسم اللہ وکل بیمینک وکل مما یلیک ترجمہ
عمر بن ابی سلمہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نزدیک ہو جا مجھسے اور بسم اللہ کہہ اور داہنے ہاتھ سے
اور کھا اپنی طرف سے (یعنی ایک کنارہ سے جو اپنے پاس ہے نہ دوسری طرف سے) **باب فی اکل اللحم** گوشت کھانے
کا بیان **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقطعوا اللحم
بالسکین فانہ من صنیع الاعاجم وانہسوہ فانہ اہنا وامرأ ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت
ہے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ست کا ٹو گوشت کو چھری سے کیونکہ یہ عجم کے لوگون کا طریقہ ہے بلکہ منہ سے
نوچکر کھاؤ کیونکہ اسمین لذت زیادہ ہوتی ہے اور جلدی ہضم ہوتا ہے (اس حدیث کو ابن جوزی نے موضوعات مین لکھا ہے
اور اسکے خلاف رسول اللہ صلعم سے ثابت ہے) **عن** صفوان بن امیۃ قال کنت آکل مع النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فاخذت لحما من العظم فقال ادن الطعام من فیک فانہ اہنا واحرأ ترجمہ صفوان بن امیہ سے
روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا کھا رہا تھا اور گوشت کو ہڈی مین سے چھڑا رہا تھا آپ نے فرمایا
ہڈی اٹھا کر منہ سے لگاؤ اور گوشت منہ سے نوچ نوچ کر کھاؤ کیونکہ اسطرح کھانے سے لذت زیادہ ہوتی ہے اور جلدی ہضم ہوتا ہے
عن عبداللہ بن مسعود قال کان احب العراق الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عراق الشاۃ ترجمہ

عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے سب بکریوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بکری کی ران ہی زیادہ پسند تھی ف
عراق اوس ہڈی کو کہتے ہیں جس پر سے گوشت اوتار لیا جاوے یعنے بہت گوشت اوسپر نہ ہو اگرچہ تھوڑا سا لگا رہی وبھذا
الاسناد قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعجبہ الذراع قال وسم فی الذراع وکان بین ان
الیہود سموہ ترجمہ اسی اسناد سے عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دست
کا گوشت بہتا تھا ایکبار دست کے گوشت میں زہر ملا دیا گیا آپ سمجھتے ہے کہ یہود یو نے اوسمیں زہر ملایا تھا باب
فی اکل الدباء کدو دینے لینا کدو لوکی کہانے کا بیان عن انس بن مالک یقول ان خیاطا
دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لطعام صنعہ قال انس فذھبت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم الی ذلک الطعام فقرب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خبزا من شعیر ومرقا فیہ دباء وقدید
قال انس فرایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتتبع الدباء من حوالی القصعۃ فلم ازل احب الدباء
بعد یوں بیان ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ایک درزی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہانا کہلانے کیلیے
بلایا جو آپکے لیے تیار کیا تھا انس کہتے ہیں کہ میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلا گیا اوس دعوت میں
تو جو کی روٹی اور کدو کا شوربا اور خشک گوشت کہ چھر کا ہوا آپکے پاس رکھا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
میں نے دیکھا آپ پیالہ کے کنارہ سے کدو کے ٹکڑے ڈھونڈھ تے تھے ف اور حدیث میں ہے کہ آنحضرت پیالہ کے
چاروں طرف کدو تلاش کر کے کہاتے تھے اور دوسری حدیث میں ہے کہ جب کہانا کسی کے ساتھ کہاوے تو اپنے آگے سے کہاوے
تو دونوں کیموافقت آپس میں ہے کہ جب ساتھی کو راغب ہووے اور حضرت کیواسطے یہ بات نہ تھی بلکہ صحابہ
کو اسبات کی آرزو تھی کہ آپ ہماری آگے سے کہاویں تاکہ ہم کو دین کی برکت حاصل ہو اور اس حدیث سے یہ بھی مسئلہ
نکلتا کہ دعوت کا قبول کرنا سنت ہے اگرچہ کہانا تھوڑا سا ہو سے یا بڑی کو چھوٹا بلاوے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ درزی کا پیشہ اچھا ہے
اور کدو کی محبت سنت ہے اور اسی طرح جس چیز کو حضرت دوست رکھیں اوس کی محبت مسلمانوں کو لازم ہے ف بعض
روزسے میں ہمیشہ کدو کو دوست رکھتا ہوں باب فی اکل الثرید ثرید کا بیان اوس کی تفسیر آگے آتی ہے عن
ابن عباس قال کان احب الطعام الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الثرید من الخبز والثرید من الحیس ترجمہ
ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہانوں میں روٹی کا ثرید ف ثرید اوسکو کہتے ہیں کہ روٹی
کے ٹکڑے شوربے میں تر کر دے ف اور حیس کا ثرید بہت پیارا تھا ف حیس کا ثرید اوسکو کہتے ہیں کہ روٹی کے ٹکڑوں میں
کھجور اور گھی بطور مالیدہ کے ملاوے باب فی کراھیۃ التقذر للطعام کسی کہانے سے گھن کرنا برا ہے ترجمہ باب
میں عن جابر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسألہ رجل فقال ان من الطعام طعاما اعف
منہ فقال لا یشتھیہ فی عبد لت شیء ضناعت فیہ النصرانیۃ ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم سے میں نے سنا ہے کہ آپ سے ایک شخص نے پوچھا کہ کھانے کی چیزوں میں کوئی ایسی چیز ہے کہ میں اس کے کھانے سے پرہیز
کروں تو آپ نے فرمایا تیری دل میں جو کچھ شک نہ گزرے اس سے رغبت کچھ شک خطرہ نہ کرے تو شاید کیا چاہتا ہے اپنے کو رہبانیت کے
ساتھ یعنی نصرانیت سے کہ وہ شک کیا کرتے ہیں ہر چیز میں **باب النہی عن اکل الجلالۃ** جلالہ یعنی نجاست خوار
کا کھانا کیسا ہے **عن** ابن عمر قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اکل الجلالۃ والبانھا ترجمہ
ابن عمر سے روایت ہے منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلالہ کے کھانے سے اور اوسکا دودھ پینے سے **ف** مراد
جلالہ سے وہ جانور ہے جو نجاست کھاوی اسقدر کہ اوس کے گوشت اور پوست میں نجاست کی بو آنے لگی۔ یہ حدیث زمخشری
مصر میں نہیں ہے **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن لبن الجلالۃ ترجمہ ابن عباس سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلالہ کا دودھ پینے سے منع فرمایا ہے کیونکہ وہ نجاست کھاتا ہے **عن** ابن عمر
قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الجلالۃ فی الابل ان یرکب علیھا او یشرب من البانھا
ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے خاص خوار اونٹ کی سواری اور اوسکا دودھ پینے
سے کیونکہ سواری میں اوسکا پسینا لگیگا اور وہ نجس ہے **باب** فی اکل لحوم الخیل گھوڑے کا گوشت کھانا کیسا ہے
عن جابر بن عبد اللہ قال نھانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم خیبر عن لحوم الحمر واذن
فی لحوم الخیل ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن ہم کو منع کیا گدھے
کے گوشت سے اور گھوڑے کے گوشت کھانے کی اجازت دی **ف** یہی قول ہے شافعی اور احمد اور ابو یوسف اور محمد کا اور
ابو حنیفہ اور اوزاعی اور مالک کے نزدیک گھوڑے کا گوشت مکروہ ہے **عن** جابر بن عبد اللہ قال ذبحنا یوم خیبر
الخیل والبغال والحمیر فنھانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن البغال والحمیر ولم ینھنا عن الخیل
ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے خیبر کے دن ہم نے گھوڑی اور خچر اور گدھے ذبح کیے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے خچر اور گدھے سے ہم کو منع کیا اور گھوڑے سے نہ منع کیا اس لیے کہ گھوڑا الطیف اور شریف ہے اوس کی حرمت کی
کوئی وجہ نہیں ہے برخلاف گدھے کے **عن** خالد بن الولید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن اکل
لحوم الخیل والبغال والحمیر زاد حیوۃ وکل ذی ناب من السباع قال ابو داود وھذا منسوخ قد اکل
لحوم الخیل جماعۃ من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابن الزبیر وفضالۃ بن عبید وانس بن
مالک واسماء ابنۃ ابی بکر وسوید بن غفلۃ وعلقمۃ وکانت قریش فی عھد رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم تنتجھا ترجمہ خالد بن ولید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑی اور خچر اور گدھے
کے گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے حیوۃ نے اتنا زیادہ کیا کہ منع فرمایا آپ نے ہر دانت والے درندے کے گوشت سے ابو داؤد
کہتا ہے یہ حدیث منسوخ ہے اور گھوڑے کے گوشت کو ایک جماعت صحابہ نے کھایا ان میں سے ابن عبد اللہ بن الزبیر اور فضالہ بن عبید

اور انس بن مالک اور اسما بنت ابی بکر اور سوید بن غفلہ اور علقمہ اور قریش کے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کھوسے کا کھاتے تھے ف علاوہ بریں اس حدیث کا اسناد ضعیف ہے قابل احتجاج نہیں ہے اور معارض ہے اسکو حدیث جابر کی جو اس سے پہلی گزری اور اسناد اوسکا صحیح ہے پھر ابو حنیفہ کے نزدیک بھی کراہت کھوسی کی تنزیہی ہے بعضوں نے کہا تحریمی ہے واللہ اعلم **باب** فی اکل الارنب خرگوش کھانیکا بیان **عن** انس بن مالک قال کنت غلاما فاخورا فصدت ارنبا فشویتها فبعث معی ابو طلحة بعجزها الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتیته بها فقبلها ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے میں ایک مضبوط لڑکا تھا تو میں نے شکار کیا خرگوش کا اور بھونا اوسکو ابو طلحہ نے اوسکا پچھلا دھڑ میری ساتھ کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس بھیجا میں لیکر آیا دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے اوسکو قبول کیا اور لے لیا **عن** عبد اللہ بن عمرو وکان بالصفاح قال محمد مکان بمکة وات رجل الجادبارنب قد صادها فقال لعبد اللہ بن عمرو ما تقول قال قد جی بها الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا جالس فلم یاکلها ولم ینهه عن اکلها وزعم انها تحیض ترجمہ عبد اللہ بن عمرو صفاح میں تھے جو ایک مقام ہے مکے میں اون کے پاس ایک شخص خرگوش لایا شکار کر کے اور کہا اسی عبد اللہ بن عمرو کیا کہتے ہو اس کے بارے میں) انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے خرگوش لایا گیا اور میں بیٹھا ہوا تھا آپ نے اوسکو نہیں کھایا نہ اوس کے کھانے سے منع فرمایا آپ نے یہ کہا کہ اسکو حیض آتا ہے (اسواسطے آپ نے مکروہ جانکر نہ کھایا یہ نہیں کہ خرگوش کھانا حرام تھا ورنہ آپ اور صحابہ کو بھی اوس کے کھانے سے ممانعت کرتے (باتفاق ائمہ اہل سنت خرگوش حلال ہے) **باب** فی اکل الضب گوہ کھانا کیسا ہے **عن** ابن عباس ان خالته اهدت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمنا واضبا واقطا فاکل من السمن ومن الاقط وترک الاضب تقذرا واکل علی مائدته ولو کان حراما ما اکل علی مائدة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے اون کے خالہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گھی اور گوہ اور پنیر بھیجا آپ نے گھی اور پنیر کھایا اور گوہ کو گھن سمجھکر چھوڑ دیا لیکن وہ کھایا گیا آپ کے دسترخوان پر اور جو حرام ہوتا تو کبھی نہ کھایا جاتا آپ کے دسترخوان پر ف دسترخوان سے مراد وہ کپڑا ہے یا بوریے کا ٹکڑا جو بچھایا جاتا ہے کھانا کھاتے وقت تاکہ کھانا زمین پر نہ گرے نہ لکڑی وغیرہ کا خوان جسکی نفی دوسری حدیث میں وارد ہے **عن** خالد بن الولید انه دخل مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت میمونة فاتی بضب محنوذ فاهوی الیه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیده فقال بعض النسوة اللاتی فی بیت میمونة اخبروا النبی صلی اللہ علیہ وسلم بما یرید ان یاکل منه فقالوا هو ضب فرفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یده قال فقلت احرام هو قال لا ولکنه لم یکن بارض قومی فاجدنی اعافه قال خالد فاجتررته فاکلته ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینظر ترجمہ خالد بن ولید سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت میمونہ کے گھر گئے وہاں بھونا ہوا ایک گوہ لایا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسپر ہاتھ
ڈالنا چاہا اسمین بعض عورتون نے جو میمونہ کے گھر مین تھین کہا کہ بیان کرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس
چیز کو جسکے کھانے کا آپ قصد کرتے ہین اونہون نے کہا یا رسول اللہ وہ گوہ ہے یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کھینچ
لیا خالد نے کہا میں نے پوچھا یا رسول اللہ کیا یہ حرام ہے آپ نے فرمایا نہین حرام نہین ہے بلکہ یہ میری ملک مین نہین ہوتا
اسواسطے مجھے اس سے نفرت ہوتی ہے خالد نے کہا یہ سنکر مین نے اوسکو کھینچا اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ
رہے تھے ف اس حدیث سے گوہ کی حلت ثابت ہوئی اور یہی قول ہے اکثر اہل علم حدیث شافعی اور مالک کا اور بعضون نے
گوہ کو مکروہ جانا ہے بعضون نے حرام کہا ہے مگر صحیح یہی ہے کہ حلال ہے اگرچہ آپ نے اوسکو نہین کھایا عن ثابت بن
وديعة قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في جيش فاصبنا ضبابا قال فشويت منها ضبا
فاتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فوضعته بين يديه قال فاخذ عودا فعد به اصابعه ثم
قال ان امة بني اسرائيل مسخت دوابا في الارض ولا ادري اي الدواب هي قال فلم ياكل ولم ينه
ترجمہ ثابت بن ودیعہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم ایک لشکر مین تھے ہم نے کئی گوہ پکڑی ایک کو بھونکر مین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس لایا اور آپ کے سامنے رکھا آپ نے ایک لکڑی لیکر اوسکی انگلیون کو گنا اور فرمایا کہ ایک گروہ بنی
اسرائیل کا مسخ ہوکر جانور بنگیا تھا لیکن مین نہین جانتا کہ وہ کونسا جانور ہے راوی نے کہا پھر آپ نے نہ کھایا اوس کو منع کیا
اوس کے کھانے سے ف تو نہ کہا یا آپ نے بر طریق احتیاط اور تورع کے نہ بوجہ حرمت کے - دوسری حدیث سے معلوم ہوا
کہ جو گروہ مسخ ہوا تھا وہ سب تین دن مین مر گئے پھر یہ شبہ جاتا رہا) عن عبد الرحمن بن شبل ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم نهى عن اكل لحم الضبب ترجمہ عبد الرحمن بن شبل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گوہ کا
گوشت کھانیسے منع فرمایا ہے باب في اكل الجباري جباری (ایک چڑیا کا نام ہے) کا گوشت درست ہے عن سفينة
قال اكلت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم الجدجباري ترجمہ سفینہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ جباری کا گوشت کھایا (جباری ایک پرندہ ہے جسکو تندرنی کہتے ہین) باب في حشرات الارض حشرات الارض
یعنی جو جانور زمین کے اندر رہتے ہین اونکا بیان عن تلب قال صحبت النبي صلى الله عليه وسلم فلم اسمع لحشرات
الارض تعرضا ترجمہ تلب بن ثعلبہ بن سعید سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا آپ نے حشرات الارض
کی حرمت بیان نہین کی (جیسے گوہ سانپ وغیرہ) عن نميلة قال كنت عند ابن عمر فسئل عن الكل فنفخ فقال
لم ار احدا نهى عنه او حرمه الا آية قال شيخ عنده سمعت ابا هريرة يقول ذكر عند النبي صلى الله عليه
فقال خبيثة من الخبائث فقال ابن عمر ان كان قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فهو كما قال ترجمہ
نمیلہ سے روایت ہے مین عبد اللہ بن عمر کے پاس بیٹھا تھا ایک شخص نے پوچھا سانپ کا کیسا ہے اونہون نے یہ آیت پڑھی

قل لا اجد فیما اوحی الی محرما الایة ایک بوڑا شخص ابو الامیں نے ابو ہریرہ سے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے
اوسکا ذکر آیا آپ نے فرمایا ایک ناپاک جانور ہی بری جانورون مین سے عبد اللہ بن عمر نے کہا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ایسا فرمایا ہے تو بیشک ایسا ہی ہو **ف** اسی واسطے حشرات الارض کی حرمت مین اختلاف ہے بعضون کے نزدیک حرام
ہین کیونکہ وہ خبیث ہین بعضون کے نزدیک درست ہین کیونکہ گو وہ بھی حشرات الارض مین سے ہو اور وہ کہا یا گیا سامنے
رسول اللہ صلعم کے **باب** ما لم یذکر تحریمہ جن جانورون کی حرمت قرآن اور حدیث مین نہین ہو **عن**
ابن عباس قال کان اهل الجاهلیة یاکلون اشیاء ویترکون اشیاء تقذرا فبعث الله تعالی نبیه
وانزل کتابه واحل حلاله وحرم حرامه فما احل فهو حلال وما حرم فهو حرام وما سکت عنه
فهو عفو فتلا قل لا اجد فیما اوحی الی محرما الی آخر الایة ترجمہ ابن عباس سے روایت ہو جاہلیت کے
لوگ بعضی چیزین کہاتے تھے اور بعضی نہین کہاتے تھے پھر جانکر پھر اللہ جل جلالہ نے اپنے نبی کو بھیجا اور کتاب اوتاری اور حلال
کو حلال ٹہلایا اور حرام کو حرام ٹہرایا پھر جو آپ نے حلال کہا وہ حلال ہو اور جو حرام کہا وہ حرام ہے اوجس سے آپ نے سکوت کیا
وہ معاف ہو بعد اوس کے یہ آیت پڑہی قل لا اجد فیما اوحی الی محرما الایة **ف** یعنے کہہ دی تو ای محمد مین نہین پاتا
ہون حرام اوس چیز مین جو وحی کی گئی ہے طرف میری کسی کہانیوالے پر جو کہا وی اوسکو مگر مردار اور خون بہتا ہوا اور سور کا گوشت
کیونکہ وہ ناپاک ہو اور جو جانور سوا خدا کے اور کسی کے نام پر ذبح کیا جاوی **باب** فی اکل الضبع کفتار (یعنے نہٹار یا تکہ)
کہانیکا بیان **عن** جابر بن عبد الله قال سالت رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الضبع فقال هی
صید ویجعل فیه کبش اذا صاده المحرم ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
پوچھا کفتار کو آپ نے فرمایا وہ تو شکار ہی (نسائی اور ترمذی کی روایت مین ہو کہ وہ کہایا جاوے) اور دیوی اوس مین
محرم ایک مینڈہ جب شکار کرے اوسکا (احرام کی حالت مین اس سے معلوم ہوا کہ کفتار حلال ہی یہی قول ہو شافعی اور محققین علماء
کا) **باب** النهی عن اکل السباع درندی جانورون کے گوشت کہانیکی ممانعت **عن** ابی ثعلبة الخشنی ان
رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن اکل کل ذی ناب من السبع ترجمہ ابو ثعلبہ خشنی سے روایت ہو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہر دانت والے درندے سے یعنے اوس کے گوشت کہانے سے (جیسے شیر بہیڑیا چیتا ریچہ وغیرہ)
عن ابن عباس قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن کل ذی ناب من السبع وعن کل ذی مخلب
من الطیر ترجمہ ابن عباس سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہر دانت والے درندے کے کہانے سے اور ہر پنجے
والے پرندے کے کہانے سے یعنے جو پنجے سے شکار کرے (جیسے باز شکرہ بحری گدھ وغیرہ) **عن** المقدام بن معدی کرب
قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الا لا یحل ذو ناب من السباع ولا الحمار الاهلی ولا اللقطة
من مال معاهد الا ان یستغنی عنها واینما رجل ضاف قوما فاصبح قراه فان له ان یعقبهم بمثل قراه

ترجمہ مقدام بن معدیکرب سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگاہ ہو جاؤ نہین حلال ہے دانت والا درندہ
اور نہ بستی کا گدھا اور نہ کافر ذمی کا پڑا ہوا مال مگر جب اوس کا فر نے خود چھوڑ دیا ہو۔ (بیکار جانکر یا بے پرواہی کرکے)
اور جو شخص مہمان ہو کسی قوم کا پھر اُس قوم نے اوسکی مہمان داری نہ کی تو اوسکو درست ہے کہ بقدر اپنی مہمانی کے
جبراً اون سے وصول کرے (یہ حکم ابتداء اسلام مین تہا جب کافرون سے مہمانی کرنیکا عہد لیا گیا تہا) عن ابن عباس
قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم خيبر عن كل ذي ناب من السباع وعن كل ذي مخلب
من الطير ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی خیبر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہر ایک درندی دانت سے
پہاڑ دینوالے جانور سے اور ہر ایک چنگل گیر پرندہ جانور سے ف درندی جانور سے مراد وہ جانور ہے جو دانت سے شکار
کری جیسا کہ شیر اور بہیڑیا اور جو مانند اسکی ہو اور چنگل گیر پرند سے وہ مراد ہی جو پرند چنگل سے شکار کری جیسے باز جرہ وغیرہ
عن خالد بن الوليد قال غزوت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم خيبر فاتت اليه عامة
فشكوا ان الناس قد اسرعوا الى حظائرهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا لا تحل اموال
المعاهدين الا بحقها وحرام عليكم حمر الاهلية وخيلها وبغالها وكل ذي ناب من السباع
وكل ذي مخلب من الطير ترجمہ خالد بن ولید سے روایت ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا
خیبر مین سو یہودی آپ پاس آئے اور شکایت کرنے لگے کہ لوگون نے جلدی کرکے اون کی مندی جانورون کے لوٹ
لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکہو خبردار رہو جو کافر تم سے عہد کرلین اون کے مال لوٹنا درست نہین ہی مگر حق
اور حرام ہین تمپر بستی کے گدہی اور گہوڑے اور خچر اور ہر دانت والا درندہ اور ہر پنجے والا پرندہ ف جو کافر تم سے عہد
کرلین یعنے تمہاری امان مین آجاوین جب تک وہ تمہی رہین پھر اونکا مال محفوظ ہو جاویگا مثل مسلمانون کے ناحق لینا
درست نہین عن جابر بن عبد الله ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن ثمن الهر قال ابن عبد الملك
عن اكل الهر واكل ثمنها ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلی کی قیمت سے
منع فرمایا ہے اور ابن عبد الملک نے کہا کہ بلی کے کہانے سے اور اوسکی قیمت کہانیسے منع فرمایا (یعنے جیسی بلی کا گوشت حرام ہے
ویسی ہی اوسکو بیچنا بھی ناورست ہی باب في لحوم الحمر الاهلية بستی اور آبادی کے گدہون کا گوشت کہانا
کیسا ہے عن جابر بن عبد الله قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ان تاكل لحوم الحمر
وامرنا ان ناكل لحوم الخيل قال عمرو فاخبرت هذا الخبر ابا الشعثاء فقال قد كان الحكم العقاري قينا
يقول هذا وابى ذلك البحر يريد ابن عباس ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
سلم نے ہم کو گدہون کا گوشت کہانیسے اور حکم کیا ہم کو گہوڑون کا گوشت کہانیکے لیے عمرو بن دینار جو اس حدیث کا راوی ہے
اوس نے کہا مین نے یہ حدیث ابو الشعثا سے بیان کی انہون نے کہا حکم غفاری بھی ہم مین ایسا ہی کہتے تہے لیکن ابن عباس

نے اسکا انکار کیا یعنے ابن عباس نے راوی کو متبحر کہا یعنے بڑے عالم تھے گویا دریا تھے علم کے انہون نے انکار کیا یعنے گھوڑی کی حلت سے کیونکہ اسنے گھوڑون خیبر گدھون کو فرمایا کہ ہمنے اون کو سواری کے لیے بنایا ا۔ عن غالب بن ابجر قال اصابتنا سنة فلم یکن فی مالی شیئ اطعم اهلی الا شی من حمر وقد کان رسول الله صلی الله علیه وسلم حرم لحوم الحمر الاهلیة فاتیت النبی صلی الله علیه وسلم فقلت یا رسول الله اصابتنا السنة ولم یکن فی مالی ما اطعم اهلی الا سمان الحمر وانك حرمت لحوم الحمر الاهلیة قال اطعم اهلك من سمین حمرك فانما حرمتها من اجل جوال القریة یعنی الجلالة ترجمہ غالب بن ابجر سے روایت ہے ہم قحط مین مبتلا ہوئے تو میری پاس کچھ نہ تہا جو اپنے لوگون کو کہلاؤن سوا چند گدہون کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرام کر چکے ہین گدہون کے گوشت کو (یعنے پالو گدہون کے گوشت کو جو آبادی مین رہتے ہین لیکن جنگلی گدہا جسکو گورخر کہتے ہین وہ بالاتفاق حلال ہے) تو مین آپکے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم قحط مین مبتلا ہین اور میری پاس کچھ مال نہین ہے جو کہلاؤن مین اپنے لوگون کو مگر چند موٹے گدہے ہے اور حرام کر دیا ہے آپنے گدہون کے گوشت کو یہ سنکر آپنے فرمایا تو کہلا اپنے لوگون کو موٹے گدہے اپنے کیونکہ مین نے گانون کے گدہونکو حرام کر دیا تہا بسبب ناپاکیون کے (یعنے آبادی مین اور شہر مین اکثر نجاستین پڑی رہتی ہین اور گدہے اوسکو کہا لیتے ہین اسوجہ سے مین نے آبادی اور شہر کے گدہون کے گوشت سے منع کیا ورنہ اصل مین گدہا حلال ہے یہی قول ہے بعض محققین کا نووی نے کہا یہ پیشتر مضطر بمختلف الا ہے عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم خیبر عن لحوم الحمر الاهلیة وعن الجلالة وعن رکوبها واکل لحومها ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن بستی کے گدہون کے گوشت سے اور اوس جانور کے گوشت سے جو نجاست خوار ہو اور ایسے جانور پر سواری کرنے سے یا اوسکا گوشت کہانے سے کیونکہ سواری کرنیمین پسینا اوسکا لگیگا اور وہ نجس ہے باب فی اکل الجراد بڑی کا گوشت کہانا کیسا ہے عن ابی یعفور قال سمعت ابن ابی اوفی وسالته عن الجراد فقال غزوت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم سبع غزوات فکنا نأکله معه ترجمہ ابی یعفور سے روایت ہے کہ مین نے ابن ابی اوفے سے پوچھا ٹیڈی کے گوشت کو اونہون نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوکر چھ یا سات لڑائیان لڑا اور آپکے ساتھ ہم اوسکو کہاتے رہے (یعنے آپ بھی کہاتے تہے جیسا ابونعیم نے روایت کیا طب مین) عن سلمان قال سئل النبی صلی الله علیه وسلم عن الجراد فقال اکثر جنود الله لا آکله ولا احرمه ترجمہ سلمان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ٹڈی کہانیکے حکم سے پوچھی گئی تو آپنے فرمایا اللہ کے بہت سے لشکر ہین مین اوسکو کہاتا ہون اور نہ اوسکو حرام کرتا ہون (حتیٰ کہ صیاف صیاف اوسکا حکم نہ اوترے) عن سلمان ان رسول الله صلی الله علیه وسلم سئل فقال مثله فقال اکثر

بصنو الله قال علی اسمه فائدة یعنی ابا السوام ترجمہ سلمان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال
ہوا تیر کی گوشت کا آپ نے ایسا ہی فرمایا وقف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پہلے آپ کو تردد تھا پھر کی علت سے متعلق ہوئیں
پھر دوسری حدیثوں سے معلوم ہوا کہ علت اسکی متحقق ہوگئی آپ نے فرمایا دو مردے ہم کو حلال ہیں ایک تیر مچھلی دوسری
مچھلی باب فی الطافی حدیث السمك جو مچھلی دریا میں مر کر پانی پر تیرآوے اوسکا کھانا کیسا ہے عکرمہ بن خالد
عبد الله قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما القی البحر او جزرعنه فکلوه وما مات فیه
وطفا فلا تاکلوه ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دریا جس مچھلی کو باہر ڈالدے
یا دریا کا پانی کم ہو جاوے تو اوسکو کھالو اور جو مچھلی کہ دریا میں مرکر اوپر تیرآوی تو اوسکو مت کھاؤ وقف کیونکہ معلوم ہوا وہ
خود بخود مرگئی ابو داؤد نے کہا یہ حدیث موقوف اصح ہے اور مسند ضعیف ہے اسی طرح مالک اور شافعی اور احمد اور ابن ہانی
کے نزدیک ایسی مچھلی کا کھانا درست ہے باب فی المضطر الی المیتة جو شخص لاچار ہو جاوے مردار کھانی پر اوسکا
بیان عکرمہ بن سمرة رجلا نزل الحرة ومعه اهله وولده فقال جل ان ناقة لی ضلت فان
وجدتها فامسکها فوجدها فلم یجد صاحبها فمرضت فقال امراته اخدمها فابی فتفقدت فقالت
اسلفنی احتی نقدتشحمها ونحمها وناکله فقال حتی اسال رسول الله صلی الله علیه وسلم فاتاه فساله
فقال هل عندك غنی یغنیك قال لا قال فکلوها قال فجاء صاحبها فاخبره الخبر فقال هلا کنت
خلیتها قال استحییت منك ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے ایک شخص اوتر حرہ میں (جو ایک موضع ہے مدینہ
کے قریب) اوس کے ساتھ اوس کے گھر کے لوگ اور بال بچے تھے ایک شخص اوس سے بولا میری اونٹنی گم ہوگئی ہے اگر تو اوس کو
پاوے تو پکڑ لیجیو چنانچہ اوس نے پایا اونٹنی کو لیکن مالک نہ ملا یہانتک کہ وہ اونٹنی بیمار ہوئی تو اوسکی عورت بولی اسکو کاٹ ڈالو
مگر اوس نے نہ مانا وہ مرگئی تب اوس کی عورت نے کہا اسکی کہال نکالو تاکہ ہم اوس کی چربی اور گوشت جلا کر کے کھاویں ڈالو
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ لوں تب آپ پاس آیا اور آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا تیرے پاس کوئی چیز ہے جو
بی پرواہ کرے تجھکو (مردار کھانے سے) وہ بولا نہیں میرے پاس کچھ نہیں ہے آپ نے فرمایا تو کھالو اوسکو اتنے میں اوس
اونٹنی کا مالک آگیا اوس نے سب حال اوس سے بیان کیا مالک نے کہا تو نے کاٹ کیوں نہ ڈالی وہ بولا میں نے شرم کی تجھ سے
(کہ تجھ سے کیونکر کہوں یا مال کہا جاوے) عن الجمیع العامری انه اتی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال یا
تحل لنا المیتة قال ما طعامکم قلنا نغتبق ونصطبح قال ابو نعیم فسره لی عقبة قدح غدوة وقدح
عشیة قال ذلك وابی البحر فاحل لهم المیتة علی هذه الحال قال ابو داؤد الغبوق من الزنجبیل
والصبوح من الثمار ترجمہ جمیع عامری کی روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول
اللہ کیا ہم کو مردار حلال ہیں آپ نے فرمایا کیوں تم کو کتنا کھانا ملتا ہے اور سے کہا شام کو ایک پیالہ دودھ کا اور صبح کو

ایک پیالہ دودھ کا اسمین قسم ہے میرے باپ کی میں بالکل بھوکا رہتا ہون تب آپنے حلال کیا مردار کو اوسکے لیے اس حال مین
ف مردار نہ ضرار کی حالت مین درست ہو۔ اضطرار کی کوئی حد مقرر نہین ہے اسلیے کہ ہر ایک آدمی قوت اور ضعف مین یکسان
ہوتا ہی کوئی ایک دن کھانے سے مضطر ہو جاتا ہی کوئی تین دن تک بھی ضبط کر سکتا ہے باب فی الجمع بین
لونین من الطعام کئی قسم کے کھانے پکانا اور کہانا ایک وقت مین درست ہے عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وددت انی عندکم بجفنۃ بیضاء من برۃ سمراء مملیقۃ بسمن ولبن فقام رجل من القوم فاتخذہ
فجاء بہ فقال فی ای شیء کان ھذا قال فی عکۃ ضب قال ارفعہ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں پسند کرتی تمہارے پاس سفید گیہون سمراء کی (سمراء ایک قسم کا بہتر گیہون ہے) دودھ اور گھی مین ترکی ہوئی بھری
بہت پیالہ ہو اتنے مین قوم مین سے ایک شخص کھڑا ہوا اور اوسکو تیار کر کے آپ کے پاس لایا آپ نے پوچھا یہ گھی کس بتن
مین تھا عرض کیا گودے کے مشک مین تھا تو آپنے فرمایا اسکو دھو ڈالو ف گودے کے چمڑے کے مشک مین گھی رکھا تھا تو آپنے
کراہت طبعی کے سبب سے فرمایا کہ اوسکو دھو ڈالو اگر نجاست کے سبب سے فرماتے تو اوسکو بہا دینے کو فرماتے اور لوگون کو تو اوسکے
کھانے سے منع فرماتے باب فی اکل الجبن پنیر کھانے کا بیان عن ابن عمر قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
بجبنۃ فی تبوک فدعا بسکین فسمی وقطع ترجمہ ابن عمر سے روایت ہی غزوہ تبوک مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پاس ایک پنیر کی ٹکیا آئی تو آپنے چھری منگوائی اور بسم اللہ کہکر اوسکو تراشا باب فی الخل سرکے کا بیان عن
جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم ادام الخل ترجمہ جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اچھا سالن سرکہ ہے (روٹی اوس کے ساتھ کھا سکتے ہین) عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم الادام
الخل ترجمہ جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سرکہ اچھا سالن ہے ف حضرت نے ایکبار گھر مین
روٹی کے ساتھ سرکہ مانگا لوگون نے کہا اور تو کچھ موجود نہین سرکہ حاضر ہی حضرت نے اسکو مانگا اور آپ اوسکو کھاتے
جاتے تھے اور یہ فرماتے تھے کہ سرکہ کیا اچھا سالن ہے سرکہ کی تعریف دو سبب سے فرمائی اول تو سرکہ کم خرچ ہے اوس
لیے زیادہ سالن نہ کا نہین ایکبار بنا لینا مدت کو کفایت ہی دوسری یہ کہ سرکہ ملغم کو کاٹ کر دور کر دیتا ہے باب فی
اکل الثوم پیاز کھانے کا بیان عن جابر بن عبد اللہ قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اکل
ثوما او بصلا فلیعتزلنا او لیعتزل مسجدنا ولیقعد فی بیتہ وانہ اتی بقدر فیہ خضرات من البقول
فوجد لھا ریحا فسال فاخبر بما فیھا من البقول فقال قربوھا الی بعض اصحابہ کان معہ فلما رآہ کرھھا
اکلھا قال کل فانی اناجی من لا تناجی قال احمد بن صالح یسبد فسرہ ابن وھب یطبق ترجمہ جابر بن عبد اللہ
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو پیاز یا لہسن کھاوے وہ ہم سے الگ رہے یا ہماری مسجد سے الگ رہے
اور اپنے گھر مین بیٹھے پھر آپکے پاس ایک پکائی لائی گئی جس مین ساگ ترکاری کی تھی تو آپنے اوسکی بو پائی اور

اوسکو پوچھا لوگون نے کچھ ترکاریان اوسمین تھین بیان کین آپ نے فرمایا پیدان شخص کو دیدو زیادہ باتھون مین ہے
کسی کو اوس نے جب یہ دیکھا کہ آپ نہین کھاتے تو بولا جانا اوسکو کھانے کو آپ نے فرمایا تو کھالے مین تو اوس شخص سے سرگوشی
کرتا ہون جس سے تو سرگوشی نہین کرتا یعنے خداوند کریم سے یا ملایکہ سے یا اور مقدس ارواح سے اوسوجہ سے نہین کھا سکتا **عن**
ابی سعید الخدری انہ ذکر عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الثوم والبصل فقال یارسول اللہ واللہ ما
ذلک کلہ الثوم افتحرمہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کلوہ ومن اکل منکم فلا یقربن ہذا المسجد
حتی یذہب ریحہ منہ ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ذکر ہوا لہسن اور پیاز کا
لوگون نے کہا یا رسول اللہ اور ان سب مین زیادہ تیز لہسن ہے کیا آپ اوسکو حرام کرتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کھاؤ اوسکو لیکن جو کھاوے وہ اس مسجد مین نہ آوے جبتک بو اوس کے منہ سے جاتی رہے (اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ کچا لہسن یا پیاز کھانا حلال ہی لیکن اوسکو کھاکر مسجدون مین جانا کہ لوگون کو اوس کی بو سے تکلیف پہنچے مکروہ ہی) **عن**
حذیفۃ اظنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من تفل تجاہ القبلۃ جاء یوم القیامۃ تفلہ بین عینیہ
ومن اکل من ہذہ البقلۃ الخبیثۃ فلا یقربن مسجدنا ثلاثا ترجمہ حذیفہ سے روایت ہی راوی نے کہا مین سمجھتا ہون
وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہے آپ نے فرمایا جس نے تھوکا قبلے کیطرف (نماز مین یا مسجد مین) تو قیامت کے
دن اوسکا تھوکا اوسکے دونو آنکھون کے درمیان لگا ہوگا اور جو شخص اس بُری ترکاری کو کھاوے (یعنی لہسن یا پیاز یا گندنا) تو ہماری
مسجد کے پاس نہ پھٹکے تین بار یہ ارشاد فرمایا **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اکل من ہذہ
الشجرۃ فلا یقربن المساجد ترجمہ ابن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اس درخت (یعنی لہسن
سے) کھاوے وہ مسجدون مین نہ آوے تاکہ لوگون کو اوسکی بو سے تکلیف نہ ہو) **عن** المغیرۃ بن شعبۃ قال اکلت
ثوما فاتیت مصلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد سبقت برکعۃ فلما دخلت المسجد وجد النبی صلی
اللہ علیہ وسلم ریح الثوم فلما قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلاتہ قال من اکل من ہذہ الشجرۃ
فلا یقربنا حتی یذہب ریحہا او ریحہ فلما قضیت الصلاۃ جئت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فقلت یارسول اللہ واللہ لتعطینی یدک قال فادخلت یدہ فی کمی فجیبی الی صدری فاذا انا معصوب
الصدر قال ان لک عذرا ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہی مین لہسن کھاکر مسجد مین آیا جہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نماز پڑھتے تھے ایک رکعت ہوچکی تھی جب مین مسجد کے اندر گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لہسن کی بو معلوم ہوئی آپ نے نماز
پڑھکر فرمایا جو شخص اس درخت مین سے کھاوے تو وہ ہماری پاس نہ آوے جبتک اوسکی بو جاتی نہ رہے مین جب نماز پڑھ چکا تو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ آپکو قسم خدا کی اپنا ہاتھ مجھ دیجیے مین نے آپکا ہاتھ پکڑکے اپنی کرتے
کے اندر کیا سینے تک تو میرا سینہ بندھا ہوا نکلا آپ نے فرمایا تو معذور ہے **ف** سینہ بندھا ہونا کلا یعنی ماری بھوک کے باندھ لیا ہا

مطلب یہ ہے کہ مغیرہ نے کہا میں مفلس ہوں ہو کا مجھے لہسن ملگئی تو غنیمت سمجھ کر اسی کو کھا لیا بعضوں نے کہا یہ مراد نہیں ہے بلکہ مغیرہ کے سینے میں درد تھا یا کوئی عارضہ تھا اسوجہ سے انہوں نے لہسن کھائی تھی آپ نے اونکو معذور رکھا

عن قرة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن ھاتین الشجرتین وقال من اکلھما فلا یقربن مسجدنا وقال ان کنتم لا بد اکلیھما فامیتوھما طبخا قال یعنی البصل والثوم ترجمہ قرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو درختوں سے منع فرمایا اور یہ فرمایا کہ جو اون کو کھا دے تو ہماری مسجد کے نزدیک نہ آوے اور پھر فرمایا کہ جو تمہیں اونکے کھانے کی ضرورت ہو تو اون کو پکا کر مار ڈالو یعنی بو کھو دو مراد بھی لہسن اور پیاز ہیں

عن علی علیہ السلام قال نھی عن اکل الثوم الا مطبوخا ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے منع فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کچا لہسن کھانے سے مگر پکی ہوئے کا کچھ مضایقہ نہیں

عن خیار بن مسلمۃ انہ سأل عائشۃ عن البصل فقالت ان آخر طعام اکلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طعام فیہ بصل ترجمہ خیار بن سلمہ سے روایت ہے اونہوں نے حضرت عائشہ سے پیاز کھانے کے لیے پوچھا تو حضرت عائشہ نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو آخری کھانا کھایا تو اوسمیں پیاز تھی یعنے پکی ہوئی اور وہ منع نہیں ہے

باب فی التمر

کھجور کا بیان

عن یوسف بن عبد اللہ بن سلام قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخذ کسرۃ من خبز شعیر فوضع علیھا تمرۃ وقال ھذا ادام ھذہ ترجمہ یوسف بن عبد اللہ بن سلام سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے دیکھا کہ آپ نے جو کی روٹی کا ٹکڑہ لیکر اوپر کھجور کو رکھا اور فرمایا کہ یہ سالن ہے اوسکا یعنے کھجور بھی ایک نعمت خوش ہے

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم بیت لا تمر فیہ جیاع اھلہ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس گھر میں خرما نہیں اوس کے لوگ بھوکے ہیں اونکو آسودگی نہیں ف یہ حضرت نے اہل مدینہ کے حق میں فرمایا اسواسطے کہ اون کی غذا اکثر خرما تھا

باب تفتیش التمر عند الاکل

کھاتے وقت کھجور کو دیکھتے جانا اور صاف کرتے جانا

عن انس بن مالک قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بتمر حتیق فجعل ینفشہ یخرج السوس منہ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس پرانی کھجور آئے تو اوسمیں سے کیڑے چن چن کر نکالتے تھے ف معلوم ہوا کہ کیڑوں کے سبب سے طعام نجس نہیں ہوتا

عن اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یؤتی بالتمر فیہ دود فذکر معناہ ترجمہ اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کھجور میں گھن لگی ہوئی میں آتی تھیں پھر بیان کیا حدیث کو اوسی طرح

باب الاقران فی التمر عند الاکل

دو دو تین تین کھجوریں اکٹھی کھانے کے بارے میں

عن ابن عمر قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الاقران الا ان یستأذن احدکم اخاہ

ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے منع فرمایا رسول اللہ صلعم نے دو دو کھجور ین کھانے سے مگر یہ کہ اپنے رفیق سے
اون چاہے (اگر وہ بعبارت دے تو ایسا کرے) **باب** فی الجمع بین لونین او الاکل دو قسم کے کھانون کو
ملا کر کھانے کا بیان **عن** عبد اللہ بن جعفر ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم کان یاکل القثاء بالرطب ترجمہ
عبد اللہ بن جعفر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ککڑی خربے کے ساتھ کھایا کرتے تھے **عن** عائشۃ
رضی اللہ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاکل البطیخ بالرطب فیقول نکسر حر ھذا
ببرد ھذا وبرد ھذا بحر ھذا ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تربوز یا خربوزی کو گدر کھجور کے ساتھ کھاتے اور فرماتے اسکی گرمی یعنے خربے کی اوس کی سردی کے ساتھ ہم توڑتے
ہین اور اوس کی سردی یعنے تربوز کی اوس کی گرمی کے ساتھ توڑتے ہین **عن** سلیم بن عامر عن ابی بسر
السلمیین قالا دخل علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقدمنا زبدا وتمرا وکان یحب الزبد والتمر
ترجمہ سلیم بن عامر نے بسر کے دونون لڑکون سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے سو ہم نے
مکھن اور کھجور آپ کے روبرو حاضر کیا اور آپ کو مکھن اور کھجور بہت پیارا تھا (کیونکہ بہت لذیذ اور مقوی ہوتا ہے) **باب**
الاکل فی انیۃ اھل الکتاب اہل کتاب یعنی یہود اور نصاری کے برتنون مین کھانا کیسا ہے **عن** جابر قال
کنا نغزو مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنصیب من انیۃ المشرکین واسقیتھم فنستمتع بھا
فلا یعیب ذلک علیہم ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مین ہم جہاد کے سفر کیا
کرتے اور ہم کو مشرکون کے برتن مل جاتے تو ہم اون سے پیتے اور اپنے کام مین لاتے تو اسپر کچھ عیب آپ نہ کرتے (جب
مشرکون کے برتن دست ہوتی تو اہل کتاب کے ضرور درست ہونگے) **عن** ابی ثعلبۃ الخشنی انہ سال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انا بجا وراھل الکتاب وھم یطبخون فی قدورھم الخنزیر ویشربون فی
انیتھم الخمر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان وجدتم غیرھا فکلوا فیھا واشربوا وان لم تجدوا
غیرھا فارحضوھا بالماء وکلوا واشربوا ترجمہ ابو ثعلبہ خشنی سے روایت ہے انہون نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے پوچھا کہ ہم اہل کتاب کے پڑوس مین ہین اور وہ اپنے ہانڈیون مین سوٗر کا گوشت پکاتے ہین اور اپنے برتنون
مین شراب پیتے ہین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا اگر تم کو اون کے سوائے اور برتن ملین تو تم اون مین
کھاؤ پیو اور جو سوائے اون کے اور برتن نہ ملین تو تم اون برتنون کو دھو پانی سے پھر اون مین کھاؤ اور پیو (جب معلوم ہو جاوے
کہ اس برتن مین شراب یا سور کا گوشت تھا تو وہ نجس ہو گیا بن دھوئے پاک نہین ہو سکتا) **باب** فی دواب البحر
سمندر کے جانور کھانا درست ہے **عن** جابر قال بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وامر علینا ابا عبیدۃ
تلقی عیر القریش وزودنا جرابا من تمر لم یجد لہ غیرہ فکان ابو عبیدۃ یعطینا تمرۃ تمرۃ کنا

نمصها کنا بعض الصیف ثم ب علیها من الماء فتکفینا یومنا الی اللیل وکنا نضرب بعصینا الخبط
ثم نبله بالماء فنأکله قال وانطلقنا علی ساحل البحر فرفع لنا کهیئة الکثیب الضخم فاتیناه فاذا دابة
تدعی العنبر فقال ابو عبیدة میتة ولا تحل لنا ثم قال بل نحن رسل رسول الله صلی الله علیه وسلم وفی
سبیل الله وقد اضطررتم الیه فکلوا فاقمنا علیه شهرا ونحن ثلثمائة حتی سمنا فلما قدمنا الی
رسول الله صلی الله علیه وسلم ذکرنا ذلک له قال هو رزق اخرجه الله لکم فهل معکم من
لحمه شیء فتطعمونا فارسلنا الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فاکل ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو عبیدہ کو سپہ سالار کرکے ہم کو روانہ کیا قریش کا ایک قافلہ پکڑنے کو اور ایک تھیلا کھجور کی راہ کی
توشہ کے لیے ساتھ کر دیا اور کچھ ہمارے پاس نہ تھا تو ابو عبیدہ ہر روز ہم کو ایک ایک کھجور دیا کرتے ہم اوس کو اسطرح
چوستے جیسا لڑکا چوستا ہے پھر پانی پی لیتے وہ ساری دن کو رات تک کفایت کرتی اور ہم اپنی لکڑیوں سے درخت کے پتے
جھاڑتے پھر پانی میں تر کرکے اوسکو کھاتے یہانتک کہ ہم سمندر کے کنارہ پہونچے تو ایک ٹیلہ سا دیکھا معلوم ہوا جیسا اونٹ
قریب آئے تو وہ ایک جانور تھا جسکو عنبر کہتے ہیں (وہ ایک قسم کے مچھلی ہے جسکی کہال سے ڈھال بنائی جاتی ہے اور عنبر
اوس کے پیٹ سے ہوتی ہے) ابو عبیدہ نے کہا یہ میتہ ہے یعنی مردار اور وہ حلال نہیں ہے پھر کہا نہیں ہم رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کے بھیجے ہوئے ہیں اور اللہ کی راہ میں نکلے ہیں اور تم لاچار ہو گئے ہو تو کھاؤ اوسکو جابر نے کہا ہم وہاں
ایک مہینہ تک ٹھہرے رہے اور لشکر میں سب تین سو آدمی تھے اور اوسی کو کھایا یہانتک کہ ہم موٹے ہو گئے جب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پاس لوٹ کر آئے تو ہم نے آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا وہ رزق تھا تمہارا جو اللہ نے تمہارے لیے بھیجا تھا اب کچھ گوشت
اوسکا تمہارے پاس باقی ہے تو وہ ہم بھی کھاویں تو ہم نے اوسکا گوشت آپ پاس بھیجا آپ نے کھایا **ف** امام مالک کے
نزدیک دریا کے سب جانور درست ہیں اور اسی طرح امام شافعی کے نزدیک اور ابو حنیفہ کے نزدیک سوا مچھلی کے اور سب جانور
نادرست ہیں اور امام احمد کے نزدیک جسکو عرب کے لوگ طیب سمجھیں وہ حلال ہے اور جسکو خبیث سمجھیں وہ حرام ہے واللہ اعلم

باب فی الفارة تقع فی السمن جو کھی میں گر پڑے تو کیا کرنا چاہیے **عن** میمونة ان فارة وقعت فی
سمن فاخبر النبی صلی الله علیه وسلم قال القوها وما حولها وکلوا ترجمہ میمونہ سے روایت ہے کہ گھی میں چوہا گر پڑا
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر کی تو آپ نے فرمایا چاہیے کہ اوس میں کے گھی کو پھینک کر باقی گھی کو کھالو یہ جب ہے کہ
گھی جما ہوا ہو **عن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا وقعت الفارة فی السمن فان کان
جامدا فالقوها وما حولها وان کان مائعا فلا تقربوه ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جب گھی میں چوہا گرے تو گھی اگر جما ہوا ہو تو چاہیے کہ اوسے اور اوس کے گرد کے گھی کو پھینک دو اور اگر گھی پتلا
ہوا ہو تو پھر اوس کے پاس نہ جاؤ **ف** یعنی اوسکو استعمال میں نہ لاؤ نہ اوسکو بیچو اور نہ اوس سے چراغ وغیرہ روشن کرو یہی حکم تیل

مین ہر جنون نے کہا اس سے نفع اٹھانا درست ہو مثلاً کشتیون مین لگانا چراغ روشن کرنا امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہو صاحبین نے کہا مسجد مین اوسکی بوشنی درست نہین ہے باب یقع فی الطعام کھی کھانے مین گرے تو کیا کرنا چاہیے عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وقع الذباب فی ایا احدکم فان فی احد جناحیہ داء وفی الاخر شفاء وانہ یتقی بجناحہ الذی فیہ الداء فلیغمسہ کلہ

ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہو رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب تم مین سے کسی کے برتن مین مکھی گرے تو ڈبو دو اوسکو کیونکہ اوسکے ایک بازو مین بیماری ہے اور دوسری بازو مین شفا ہے مقدور ڈالتی ہو اپنے اوس بازو کو جسمین بیماری ہے تو چاہیے اوس سبکو غوطہ دی ۱۲ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جن کا حیوان نہ ہو پانی ناپاک نہین ہوتا باب فی اللقمۃ تسقط من الماکل کھانے مین اگر ہاتھ سے گر پڑی تو کیا کرنا چاہیے عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اکل طعاما لعق اصابعہ الثلاث وقال اذا سقطت لقمۃ احدکم فلیمط عنہا الاذی ولیاکلہا ولا یدعہا للشیطان وامرنا ان نسلت الصحفۃ وقال انکم لا تدرون فی ایہا البرکۃ

ترجمہ انس سے روایت ہو رسول اللہ صلعم جب کھانا کھا چکتے تو اپنی تینون اونگلیون کو چاٹتے اور فرماتے جب تم مین سے کسی کا لقمہ گر پڑے تو چاہیے کہ اوس پر کا گرد و غبار دور کرکے اوسکو کھا لے اور اوسکو شیطان کے لیے نہ چھوڑے اور حکم کیا ہم کو پیالہ یا رکابی صاف کرنیکا اور کہا فرماتے تم مین کوئی نہین جانتا ہو اگلو نسے کھانے مین اوس کے لیے برکت ہے ف اگر لقمہ لینا غرور کی دلیل ہے کہ ناحق ضائع کرتا ہو اور انگلیون کے چاٹنے سے غرور دفع ہوتا ہو اور برکت کی امید علاوہ ہے باب فی الخادم یاکل مع المولی نوکر اور غلام کو اپنے ساتھ کھلانا بہتر ہے عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صنع لاحدکم خادمہ طعاما ثم جاءہ بہ وقد ولی حرہ ودخانہ فلیقعدہ معہ فلیاکل فان کان الطعام مشفوہا قلیضع فی یدہ منہ اکلۃ او اکلتین

ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہو رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب تم مین سے کسی کے لیے اوسکا خدمت گار کھانا تیار کرکے لیکر آوی اور وہ اوسکا چکا ہو گرمی اوس کی اور دھوان اوسکا تو چاہیے کہ اپنے ساتھ اوسکو بٹھا کر کھلاوے اگر کھانا تھوڑا ہو تو اوس کے ہاتھ مین ایک لقمہ یا دو لقمے دیدیوے یعنی بالکل اوسکو محروم نہ کرے کیونکہ اوس نے محنت کی ہو تکلیف اٹھائی ہو اس لیے اوسکی خاطر کرنا ضرور ہے باب فی المندیل رومال ہو کہ ہاتھ پونچھے عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اکل احدکم فلا یمسح یدہ بالمندیل حتی یلعقہا او یلعقہا

ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی کھانا کھاوی تو اپنا ہاتھ رومال مین نہ پونچھے جبتک کہ اپنی انگلیان کو نہ چاٹ لے یا کسے اور کو نہ چٹوا دے یعنی صاف کرلے عن کعب بن مالک انہ کان یاکل بثلث

صلی اللہ علیہ وسلم کان یاکل بثلاث اصابع ولا یمسح یدہ حتی یلعقھا ترجمہ کعب بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیوں سے کھانا کھایا کرتے اور اپنے ہاتھ کو نہ پونچھتے جبتک اوسکو چاٹ نہ لیتے یا چٹوا نہ لیتے باب ما یقول الرجل اذا طعم کھانا کھاکر کیا دعا پڑھنا چاہیے عن ابی امامۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رفعت المائدۃ قال۔ الحمد للہ کثیرا طیبا مبارکا فیہ غیر مکفی ولا موعّ ولا مستغنی عنہ ربنا ترجمہ ابوامامہ سے روایت ہے جب دسترخوان اوٹھایا جاتا تو آپ فرماتے کہ خدا کو شکر ہے بہت سا ستھرا بابرکت شکر ایسا شکر جو ایکبار کفایت کرے اور چھوڑ دیا جاوے اور اوس کی کچھ حاجت نہ رہے اے ہمارے رب تو ہی حمد کے لائق ہے رہا بعد دسترخوان سے اوٹھنے کے پڑھنا سنت ہے عن ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا فرغ من طعامہ قال الحمد للہ الذی اطعمنا وسقانا وجعلنا من المسلمین ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانے سے فراغت پاتے تو فرماتے شکر اللہ کا ہے جس نے ہم کو کھلایا اور پلایا اور کیا ہم کو مسلمانوں میں سے (یعنے مسلمانوں میں سے پیدا فرمایا اور مسلمانوں میں سے) عن ابی ایوب انصاری قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اکل او شرب قال۔ الحمد للہ الذی اطعم وسقی وسوغہ وجعل لہ مخرجا ترجمہ ابوایوب انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کچھ کھاتے یا پیتے تو فرماتے شکر اللہ کا ہے جس نے کھلایا اور پلایا اور اوسکو گوارا کیا اور اوس کے لیے نکلنے کی راہ کی (یعنے پیشاب یا پاخانے سے) باب فی غسل الید من الطعام کھانا کھاکر ہاتھ اچھی طرح صاف کرنے ہوئے عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نام وفی یدہ غمر ولم یغسلہ واصابہ شیء فلا یلومن الا نفسہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص سو جاوے اور اوس کے ہاتھ میں چکنائی ہو اور اوسکو کچھ اوسکو کچھ نقصان پہونچے تو اپنے تئیں برا کہے (یعنے کیڑا کھا جاوے تو اپنا ہی قصور ہے کہ ہاتھ اچھی طرح صاف نہ کیا) باب ما جاء فی الدعاء لرب الطعام کھانا کھلانے والے کیواسطے دعا کرنا عن جابر بن عبد اللہ قال صنع ابو الھیثم بن التیہان للنبی صلی اللہ علیہ وسلم طعاما فدعا النبی صلی اللہ علیہ وسلم اصحابہ فلما فرغوا قال اثیبوا اخاکم قالوا یا رسول اللہ وما اثابتہ قال ان الرجل اذا دخل بیتہ فاکل طعامہ وشرب شرابہ فدعوا لہ فذالک اثابتہ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے ابوالہیثم بن تیہان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے کھانا تیار کیا تو آپ کو بلایا اور آپ کے اصحاب کو بھی بلایا جب سب کھاکر فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا اپنے بھائی کو اوسکا عوض دو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اوسکا عوض کیا ہے آپ نے فرمایا جب کوئی شخص کسیکے گھر میں جاوے اور کھانا کھاوے اور پانی پیوے پھر اوس کیواسطے دعا کرے تو یہی اوسکا عوض ہے کیا (دوسری حدیث میں ہے کہ آپ نے دعا کی اللھم اطعم من اطعمنی واسق من سقانی یا اللہ کھلا اوسکو جس نے مجھ کو کھلایا اور پلا اوسکو جس نے مجھ کو پلایا) عن

انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم جاء الی سعد بن عبادۃ فجاء بخبز وزیت فاکل ثم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم افطر عندکم الصائمون واکل طعامکم الابرار وصلت علیکم الملائکۃ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اور صلی اللہ علیہ وسلم سعد بن عبادہ پاس گئے وہ روٹی اور زیتون کا تیل لیکر آئے آپ نے کھایا بعد اسکے فرمایا روزہ دار تمہارے پاس افطار کریں اور نیک لوگ تمہارا کھانا کھاویں اور فرشتے تم پر رحمت بھیجیں

آخر کتاب الاطعمۃ

تمام ہوئی کتاب کھانوں کی شکر ہے اللہ جل جلالہ کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اوّل کتاب الطب شروع ہوئی کتاب دوا اور علاج کی باب

الرجل یتداوی دوا اور علاج کرنا کیسا ہے عن اسامۃ بن شریک قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ کانما علی رؤسہم الطیر فسلمت ثم قعدت فجاء الاعراب من ھھنا وھھنا فقالوا یا رسول اللہ انتداوی فقال تداووا فان اللہ عزوجل لم یضع داء الا وضع لہ دواء غیر داء واحد الھرم ترجمہ اسامہ بن شریک سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ کے اصحاب اسطرح بیٹھے تھے گویا اون کے سروں پر چڑیا ہیں (یعنے چپ چاپ کمال ادب سے) تو میں نے سلام کیا اور بیٹھا اتنے میں عرب لوگ ادہر اودہر سے آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلعم ہم دوا کریں یعنے دوا کریں یا توکل کریں آپ نے فرمایا تم دوا کرو اسلیے کہ اللہ جل جلالہ نے کوئی بیماری ایسی نہیں پیدا کی کہ اوس کے لیے دوا نہ ہو سوا ایک بیماری کے اور وہ بڑھاپا ہے (یعنے بڑھاپا نہیں ہو سکتا ضرور ایک نہ ایک روز موت آوے گی) باب فی الحمیۃ پرہیز کرنیکا بیان عن ام المنذر بنت قیس الانصاریۃ قالت دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومعہ علی علیہ السلام وعلی ناقہ ولنا دوالی معلقۃ فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاکل منھا وقام علی لیاکل فطفق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لعلی مہ انک ناقۃ حتی کف علی علیہ السلام قالت وصنعت شعیرا وسلقا فجئت بہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی اصب من ھذا فھو انفع لک ترجمہ ام منذر بنت قیس انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور آپ کے ساتھ علی تھے لیکن علی نقیہ تھے (یعنے بیماری سے ابھی چنگے ہوئے تھے تو ضعف اوسکا باقی تھا) اور ہمارے پاس کھجور کے خوشے لٹک رہے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوکر اونکو کھانے لگے اور علی بھی کھڑے ہوئے کھانے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے کہنا شروع کیا باز آؤ کہا نہیں تم ابھی نقیہ ہو یہانتک کہ علی رضی اللہ عنہ رک گئے ام منذر نے کہا میں نے جو اور چقندر پکائی تھے تو میں اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیکر آئی آپ نے فرمایا اے علی اسمیں سے کھاؤ یہ تمہیں

تم کو ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دوا اور علاج میں جن چیزوں سے طبیب منع کرے اون سے پرہیز کرنا بہتر ہے بدپرہیزی سے دوا کا فائدہ جاتا رہتا ہے اور مرض عود کرتا ہے **باب** فی الحجامۃ پچھنی لگانے کا بیان **عن ابی ھریرۃ** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان کان فی شئ مما تداوون بہ خیر فالحجامۃ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تمہارے سب دواؤں میں کوئی دوا بہتر ہے تو وہ حجامت (یعنی پچھنی لگانا) ہے **عن سلمی** خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت کان احد یشتکی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجعا فی راسہ الا قال احتجم ولا وجعا فی رجلیہ الا قال اخضبھما ترجمہ سلمی سے روایت ہے جو خادمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تھیں کوئی اپنے سر کی درد کی شکایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ کرتا مگر آپ اوسکو پچھنی لگانے کو فرماتے اور جو کوئی آپ پاس پیروں کے درد کی شکایت لاتا آپ اوسکو خضاب لگانے کو فرماتے (یعنی مہندی) **باب** فی موضع الحجامۃ پچھنی کس مقام پر لگاوے **عن ابی کبشۃ الانماری** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یحتجم علی ھامتہ وبین کتفیہ ویقول من اھراق من ھذہ الدماء فلا یضرہ ان لا یتداوی بشئ دلشئ ترجمہ ابوکبشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پچھنی لگواتے اپنے فرق سر پر (سر میں بالوں کے بیچ میں جو راہ نکالتے ہیں اوسکو فرق بولتے ہیں) اور دونو مونڈھوں کے درمیان اور آپ فرماتے جو کوئی ان جگہوں کا خون نکالے سو اوسکو کسی بیماری کے لیے کوئی دوا کرنا ضرر نہیں کرتا **عن انس** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم احتجم ثلاثا فی الاخدعین والکاھل قال معمر احتجمت فذھب عقلی حتی کنت القن فاتحۃ الکتاب فی صلاتی وکان احتجم علی ھامتہ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دونو مونڈھوں کے بیچ میں اور اخدعین (گردن کے دونو طرف بڑی دو رگیں ہیں اونکو اخدعین بولتے ہیں جنکو ہندی میں گردن کا پٹھا بولتے ہیں) کے بیچ میں تین پچھنی لگواتے۔ معمر نے کہا میں نے پچھنے لگانے کے چند یا پر تو میری عقل جاتی رہی یہانتک کہ سورہ فاتحہ نماز میں لوگوں کے بتانے سے پڑھتا **باب** متی تستحب الحجامۃ پچھنی کن تاریخوں میں لگانا مستحب ہے **عن ابی ھریرۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احتجم لسبع عشرۃ وتسع عشرۃ واحدی وعشرین کان شفاء من کل داء ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے پچھنی لگوائی سترہویں اور انیسویں اور اکیسویں تاریخ میں تو اوس کے لیے ہر مرض سے شفا ہوگی (کیونکہ یہ دن ہر مہینے کے اوسط میں ہیں خون ان دنوں میں معتدل حالت پر ہوگا **عن کبشۃ** بنت ابی بکرۃ ان اباھا کان ینھی اھلہ عن الحجامۃ یوم الثلاثا ویزعم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یوم الثلاثا یوم الدم وفیہ ساعۃ لا یرقا ترجمہ کبشہ بنت ابی بکرہ سے روایت ہے کہ اوسکا باپ اپنے گھر کے لوگوں کو منگل کے دن پچھنی لگوانے سے منع کرتا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتا کہ منگل کا دن لہو کا

ہے اور اوس مین ایسی ساعت ایسی ہے کہ اوس مین خون نکلوانا نہین (یعنے منگل کے دن ایک ایسی ساعت ہے کہ اوس مین فصد
چیرنے سے باز نہین رہتا اگر وہ ساعت موافق پڑجاوے تو نوبت ہلاکت کی پہونچی) عن جابر ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم احتجم علی وزکہ من وثی کان بہ (ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے
ورگ (سرین) پر سینگی کچھانے درد کی وجہ سے) باب فی قطع العرق رگ کاٹنا (یعنے فصد لینے کا بیان) عن جابر
قال بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی ابی طبیبا فقطع منہ عرقا (ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ایک طبیب کو ابی بن کعب کیطرف بھیجا سو طبیب نے ایک رگ اون کی کاٹ ڈالی) باب فی الکی داغ دینے
کا بیان عن عمران بن حصین قال نھی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الکی فاکتوینا فما افلحنا ولا انجحنا (ترجمہ
عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے داغ دینے سے منع کیا لیکن ہمکو داغ تو کچھ فائدہ نہ زیادہ کا
آیا) عن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کوی سعد بن معاذ من رمیۃ (ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن معاذ کو داغ دیا ایک زخم کیوجہ سے (معلوم ہوا ضرورت کیوقت داغ دینا درست ہے) باب
فی السعوط ناک مین دوا ڈالنے کا بیان عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استعط (ترجمہ ابن عباس
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ناک مین دوا ڈالی) باب فی النشرۃ نشرہ (جو ایک قسم ہے شیطانون
کے نام کا) کی ممانعت عن جابر بن عبد اللہ قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن النشرۃ فقال
ھو من عمل الشیطان (ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے نشرہ (ایک قسم کا
منتر ہے) کرنیکو پوچھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شیطانی کام ہے) باب فی الترياق تریاق جو
زہر کی سمیت کو رفع کرتا ہے اوسکا بیان عن عبد اللہ بن عمرو یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول ما ابالی ما اتیت ان اتاشربت ترياقا او تعلقت تمیمۃ او قلت الشعر من قبل نفسی قال
ابو داؤد ھذا کان للنبی صلی اللہ علیہ وسلم خاصۃ وقد رخص فیہ قوم یعنی الترياق (ترجمہ عبد اللہ
بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا ہے آپ فرماتے تھے مین خوف و اندیشہ نہین کرتا اگر مین تریاک پی لون یا گنڈا لٹکا لون یا خواہش نفسانی کے اشعار کہون (یعنے اگر مجھسے اس قسم کے کام صادر ہون
تو مین بھی اوسی قسم کے لوگون مین سے ہوجاؤن جو خوف و اندیشہ نہین کرتے جو شرع کے خلاف کام کرنیسے جی مین آتا ہے
کرتے ہین) ابو داؤد نے کہا یہ خاص تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور تریاک کہانے کی اجازت دی ہے ایک قوم نے
(کہ آپنے تریاک کو برا جانا کہ یہ بنتا ہے سانپ کے بچھو کے گوشت اور شراب ہوا کرتے ہین اگرچہ چیز مین نہ ہون تو تریاک
کی استعمال مین قباحت نہین ہے) باب فی الادویۃ المکروھۃ جن دواؤن کا استعمال مکروہ ہے اوسکا
بیان عن ابی ھریرۃ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الدواء الخبیث (ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبیث دوا سے منع فرمایا ہی یعنی نجس یا حرام سے مثل مثیا یا شراب کی **عن** عبد
الرحمن بن عثمان ان طبیبا سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ضفدع یجعلها فی دواء فنهاه النبی
صلی اللہ علیہ وسلم عن قتلها **ترجمہ** عبدالرحمن بن عثمان سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حکیم نے
مینڈک کو دوا مین ڈالنے کے لیے پوچھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مینڈک کے قتل کرنے سے منع فرمایا کیونکہ
وہ حرام ہے پھر بیکار اس کے قتل سے کیا فائدہ **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حسا
سما فقتله فهو یتحساه فی نار جهنم خالدا فیها ابدا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص زہر پیویگا تو قیامت کے دن وہی زہر اوس کے ہاتھ مین ہوگا اور جہنم کے انگارہ مین اوس کو پیا
کریگا ہمیشہ ہمیشہ کبھی نہ نکلے گا **ف** جب وہ خودکشی کو حلال اور عمدہ جانتا ہوگا اور جانکر ایسا فعل کیا ہوگا **عن**
وائل ذکر طارق بن سوید او سوید بن طارق سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الخمر فنهاه فقال
له یا نبی اللہ انها دواء قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا ولکنها داء **ترجمہ** وائل بن حجر سے روایت ہی طارق
بن سوید نے یا سوید بن طارق نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شراب پینے کے لیے پوچھا سو آپ نے اوس کو منع فرمایا
تو اوس نے عرض کیا ای نبی اللہ کے وہ تو دوا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوا تو نہین وہ تو بیماری ہے
ف اس سے معلوم ہوا کہ شراب اور جو اس قسم کی حرام اور نجس دوا ہو اوسکو استعمال مین نہ لانا چاہیے **عن** ابی
الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ انزل الداء والدواء وجعل لکل داء دواء
فتداووا ولا تداووا بحرام **ترجمہ** ابی الدرداء سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے
بیماری اور دوا دونون اوتارے اور ہر ایک بیماری کے لیے دوا ٹھہرائی سو تم دوا کرو مگر حرام چیز سے دوا نہ کرو یعنے دوا
کرکے یون جانو کہ اللہ شفا دیگا تو صحت ہوگی **باب** فی تمرۃ العجوۃ عجوہ ایک عمدہ قسم کی کھجور ہے اوسکی فضیلت
عن مجاهد عن سعد قال مرضت مرضا اتانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعودنی فوضع یده
بین ثدیی حتی وجدت بردها علی فوادی فقال انک رجل مفؤد ائت الحارث بن کلدۃ اخا
ثقیف فانه رجل یتطبب فلیأخذ سبع تمرات من عجوۃ المدینۃ فلیجأهن بنواهن ثم لیلدک
بهن **ترجمہ** سعد سے روایت ہی مین بیمار ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پوچھنے کو آئے اور اپنا ہاتھ میری دونون
چھاتیون کے بیچ مین رکھا یہانتک کہ آپ کے ہاتھ کی ٹھنڈک میرے دل تک پہونچی پھر آپ نے فرمایا تیرے دل مین بیماری ہے
جا تو حارث بن کلدہ پاس جو قبیلہ ثقیف مین سے ہے وہ دوا علاج کرتا ہے اوسکو چاہیے سات کھجور مدینے کی عجوہ کھجورون
مین سے لیکر اونکو کوٹ ڈالے گٹھلیون سمیت پھر اونکا لدو بنا کر تیرے منہ مین ڈالے **ف** لدو دوا دس دوا کو کہتے ہین کہ جو مریض
کے منہ مین ڈالی جاتی ہی ہر چند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اونکا معالجہ معلوم تہا مگر طبیب کی طرف جو ع کرنیکو تشبیہ یا تاکہ

اوس سے بھی آفت ٹل جاوے اور بلا نہ گھبراوے عن سعد بن ابی وقاص ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
من تصبح بسبع تمرات عجوۃ لم یضرہ ذلک الیوم سم ولا سحر ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی صبح کو عجوہ مدینے میں ایک بہتر قسم کی کھجور ہے سیاہ رنگ اور کہتے ہیں کہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے ناشتہ کی اوس کی جنس ہے سات کھجور
ناشتہ کرے تو اوس کو اوس روز جادو اور زہر کچھ ضرر
نہ کریگا باب ما جاء فی العلاق انگلی سے حلق دبانا بچوں کا عن ام قیس بنت محصن قالت دخلت علی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بابن لی قد اعلقت علیہ من العذرۃ فقال علام تدغرن اولادکن بھذا العلاق
علیکن بھذا العود الھندی فان فیہ سبعۃ اشفیۃ منھا ذات الجنب یسعط من العذرۃ ویلد من ذات
الجنب ترجمہ ام قیس بنت محصن سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس میں اپنے بچے کو لیکر آئی میں نے اوسکا
حلق دبایا تھا عذرہ کیوجہ سے (عذرہ ایک بیماری ہے جو بچوں کو گرمی کے موسم میں ہو جاتی ہے درد ہوتا ہے اور حلق پھول
آپ نے فرمایا تم اپنے لڑکوں کے حلق کو کس لیے دباتی ہو اس بیماری میں بلکہ اپنے لڑکوں کے لیے تم اس عود ہندی کو لازم کرو
اس لیے کہ اوسمیں سات شفا ہیں (یعنے سات بیماریوں کے لیے شفا ہے) ذات الجنب بھی اوس سے جاتا رہتا ہے ناک کے راہ
سے ڈالا جاوے عذرہ میں اور لدود بنا کر دیا جاوے ذات الجنب میں ف ذات الجنب ایک درد حار ہوتا ہے نواحی
صدر میں اکثر ہلاک کر دیتا ہے باب ما جاء فی اکل من بالکحل سرمہ لگانے کا حکم اور اوس کے فوائد کا بیان عن
ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البسوا من ثیابکم البیاض فانھا من خیر ثیابکم
وکفنوا فیھا موتاکم وان خیر اکحالکم الاثمد یجلو البصر وینبت الشعر ترجمہ ابن عباس سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سفید رنگ کے کپڑے پہنا کرو اسلیے کہ تمہارا بہتر کپڑا سفید کپڑا
ہے اور اپنے مردوں کو اوس میں کفنایا کرو اور تمہاری بہتر سرمہ ہے آنکھ کی روشنی زیادہ کرتا ہے اور پلکوں
کے بالوں کو اگاتا ہے (اثمد سرمہ اصفہانی کو کہتے ہیں) باب ما جاء فی العین نظر لگنا صحیح ہے شرع کے رو سے
اسکی اصل ہے عن ابی ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال العین حق ترجمہ ابوہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نظر حق ہے (یعنے نظر لگنے سے ضرر ہوتا ہے اور نقصان پہونچتا ہے)
عن عائشۃ رضی اللہ عنھا قالت کان یؤمر العائن فیتوضأ ثم یغتسل منہ المعین ترجمہ حضرت
عائشہ سے روایت ہے نظر لگانے والے کو حکم ہوتا وہ وضو کرتا پھر اوس پانی سے غسل دیا جاتا وہ شخص جسکو نظر لگی ہے باب
فی الغیل جب عورت بچے کو دودھ پلاتی ہو تو اوس سے جماع نہ کرے عن اسماء بنت یزید بن السکن قالت سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تقتلوا اولادکم سرا فان الغیل یدرک الفارس فیدعثرہ
عن فرسہ ترجمہ اسما بنت یزید سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے مت قتل کرو اپنے

اولاد کو چپکے سے کیونکہ دودھ پینے کے دنون مین جماع کرنے سے بچہ ضعیف ہوجاتا ہے پھر جب وہ بچہ بڑا ہوجاتا ہے اور گھوڑے پر چڑھتا ہے تو گھوڑے پر سے گر پڑتا ہے (اوسوقت ضعف کا اثر معلوم ہوتا ہے) عن جدامة الاسدية انها سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لقد هممت ان انهى عن الغيلة حتى ذكرت ان الروم وفارس يفعلون ذلك فلا يضر اولادهم قال مالك الغيلة ان يمس الرجل امراته وهى ترضع ترجمہ جدامہ اسدیہ سے روایت ہے کہ مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے کہ میرا قصد ہوا کہ منع کرون غیلہ سے (یعنی حالت رضاعت مین جماع کرنے سے) یہانتک کہ مجھ معلوم ہوا کہ روم اور فارس کے لوگ ایسا کیا کرتے ہین اور اونکی اولاد کو کچھ ضرر نہین ہوتا ف پہلی حدیث سے غیلہ کی ممانعت ثابت ہوئی تھی دوسری حدیث سے جواز نکلتا ہے مگر یہ ادنی صورت مین ہے کہ اولاد کی مضرت کا خوف نہ ہو اگر ضرر ہو تو غیلہ ناجائز ہوگا **باب تعلیق التمائم وتعویذ لٹکانے کا بیان** عن عبد الله قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الرقى والتمائم والتولة شرك قال قلت لم تقول هذا والله لقد كانت عينى تقذف وكنت اختلف الى فلان اليهودى يرقينى فاذا رقانى سكنت فقال عبد الله انما ذاك الشيطان كان ينخسها بيده فاذا رقاها كف عنها انما كان يكفيك ان تقولى كما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذهب الباس رب الناس اشف انت الشافى لا شفاء الا شفاؤك شفاء لا يغادر سقما ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا ہے آپ فرماتے تھے منتر اور گنڈا اور تولہ (ایک قسم کا جادو ہے تاکہ یا کاغذ مین عورتین مرد کی دوستی کے لیے کرتی ہین) شرک ہین میں نے کہا کیا کہتے ہو خدا کی قسم ہے میری آنکھ شدت درد سے نکلی جاتی ہے اور مین فلانے یہودی پاس آیا جایا کرتی دم کروانے کے لیے تو جب مجھے وہ دم کرتا تو میرا درد ٹھہر جاتا عبد اللہ نے کہا یہ کام تو شیطان ہی کا تھا شیطان اپنے ہاتھ سے آنکھ مین چوکتا تھا جب سے تو دم کیا یا جب سے تیرے لیے تو بھی کفایت تھا جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تو دور کر بیماری کو اے رب آدمیون کے اور شفا دیجئے تو ہی ہے شفا دینے والا وہ شفا ہے کہ کسی بیماری کو نہ چھوڑے ف منتر اور گنڈا جب شرک ہوگا کہ انکو بالاستقلال مؤثر جانے لیکن وہ تعویذ جسمین اسماء الٰہی ہون اوسکا لٹکانا بچہ کو درست ہے عن عمران بن حصين عن النبى صلى الله عليه وسلم قال لا رقية الا من عين او حمة ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منتر تو کچھ نہین ہے سوائے بد نظر یا زہریلے زخم کے (جیسے بچھو یا سانپ کے کاٹنے سے) **باب ما جاء فى الرقى منتر کرنے کا بیان** (اور اوسکا جواز ہی منتر جسمین شرک کے الفاظ نہون) عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه دخل على ثابت بن قيس قال احمد وهو مريض فقال اكشف الباس رب الناس عن ثابت بن قيس ثم اخذ ترابا من بطحان فجعله فى قدح ثم نفث

علیہ وصحبہ علیہ ترجمہ ثابت بن قیس بن شماس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کے پاس گئے
کہ وہ بیمار تھے تو آپ نے فرمایا دور کرو بیماری کو اے پالنے والے سب لوگون کے ثابت بن قیس سے پھر آپ نے ہوتی
منی الطحان (ایک وادی ہے مینے مین) کی لیکر ایک پیالہ مین رکھی اوسپر پانی پھونک کر ڈالا پھر وہ پانی ثابت بن قیس پر
ڈالدیا ف یہ بھی شاید ایک قسم کی دوا تھی اور وہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا تھی تو دعا اور دوا دونون
کا کرنا درست ہوا عن عوف بن مالک قال کنا نرقی فی الجاھلیۃ فقلنا یا رسول اللہ کیف ترے فی
ذلک فقال اعرضوا علی رقاکم لا باس بالرقی مالم تکن شرکا ترجمہ عوف بن مالک سے روایت ہے کہ زمانہ
جاہلیت مین ہم جھاڑ پھونک کیا کرتے تھے تو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کیا کہ آپ کیا فرماتے
ہین اس بارے مین آپنے فرمایا تم اپنے منتر میرے آگے ظاہر کرو کیونکہ جبتک منتر کی مضمون مین شرک نہ ہو تو کچھ
کچھ مضایقہ نہین عن الشفاء بنت عبد اللہ قالت دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا عند حفصۃ
فقال لی الا تعلمین ھذہ رقیۃ النملۃ کما علمتینھا الکتابۃ ترجمہ شفا بنت عبد اللہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری پاس تشریف لائے اور مین اوسوقت حفصہ پاس تھی تو آپنے مجھے فرمایا یہ نملہ کا منتر حفصہ کو تو
کیون نہین سکھاتی جیسا تو نے اوسکو لکھنا سکھایا ف نملہ ایک بیماری ہے جو پہلو مین مثل پھوڑے کی نکلتی ہے اسحدیث سے
عورتون کو لکھنا پڑھنا علوم حاصل کرنا درست نکلا اور معلوم ہوا عوام جو کہتے ہین عورتون کو لکھنا سکھانا نہین محض بے
اصل ہے عن سھل بن حنیف یقول مر نا بسیل فدخلت فاغتسلت فیہ فخرجت محموما فنمی ذلک الی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال مروا اباثابت یتعوذ قالت فقلت یا سیدی والرقی صالحۃ فقال
لا رقیۃ الا فی نفس او حمۃ او لدغۃ قال ابوداؤد الحمۃ من الحیات وما یسم ترجمہ سہل بن حنیف سے
روایت ہے ہم ایک ندی پر ہو کر گزرے تو مین نے اوسمین غسل کیا جب نہا کر باہر نکلا تو بخار چڑھا ہوا تھا پھر اسکی خبر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچائی گئی آپنے فرمایا حکم کرو اوسکو شیطان ہے پناہ مانگے کا مین نے عرض کیا اور منتر بھی مفید ہے
جب زہر یا سر مین افتون کے لیے ہوتا ہے ایک نظر دوسرے اژدہے کے کاٹنے کے لیے تیسری بچھو کے ڈنگ مارنیکی لیے ف
سوا اس کے اور جو امراض ہین اون مرضون مین بھی دوا یا دعا بہتر ہے یہ تجربہ سے معلوم ہوا ہے لہذا بنظر بیماری بچھو کے کاٹے
مین منتر بہت تاثیر کرتا ہے عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا رقیۃ الا من عین او حمۃ
او دم یرقا لم یذکر النبا س العین وھذا لفظ سلیمان بن داؤد ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا بری نظر کے سوائے منتر نہین ہے یا زہر دار کے کاٹنے سے یا خون بہنے سے ف یعنی اکثر ان تینون چیزون مین
منتر مفید ہوتا ہے دین اسلام مین منتر کیا ہے آنحضرت کی دعائین یا اسماء اور آیات الٰہی۔ باب کیف الرقی فی المنتروں کا
بیان عن انس یعنے لثابت الا ارقیک برقیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بلی قال فقال اللھم رب

الناس واذهب البأس اشف انت الشافی لا شافی الا انت اشفه شفاء لا یغادر سقما ترجمہ انس بن
مالک نے ثابت سے کہا کیا میں تجھپر وہ منتر نہ کروں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے ہے ثابت نے کہا کیون
نہین کہ انس نے کہا اللھم رب الناس اخیر تک اے خداوند پالنے والی سب لوگون کے دور کر ڈالے بیماری کے تندرستی
دے سوا تیرے کوئی تندرست کرنیوالا نہین تندرست کردے اوسکو ایسا کہ کوئی بیماری باقی نہ رہے (یعنی شفای کامل
عنایت فرماوے) واسطے دفع ہر مرض کے عن عثمان بن ابی العاص انہ اتی النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال عثمان وبی وجع قد کاد یهلکنی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امسحه بیمینک
سبع مرات وقل اعوذ بعزة اللہ وقدرته من شر ما اجد قال ففعلت ذلک فاذهب اللہ عزوجل
ما کان بی فما ازال امر به اهلی وغیرهم ترجمہ عثمان بن ابی العاص سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پاس گئے اور اپنی جسم کے درد کی حضرت سے شکایت کی کہ درد نے مجھے ہلاکت کے قریب پہونچایا ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا کہ جسم مین جہان درد ہے وہان پر اپنا داہنا ہاتھ پھیر کر سات مرتبہ پڑھ مین
پناہ چاہتا ہون اللہ کی عزت اور قدرت کی اوس چیز کی بدی سے جو مین پاتا ہون راوی کہتا ہے مین نے اسی طرح سے
کیا تو اللہ عزوجل نے میری درد کو دور کیا پھر مین ہمیشہ اپنے گھر والونکو اور اور لوگون کو اسیکا حکم کیا کرتا عن
ابی الدرداء قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من اشتکی منکم شیئا او اشتکاه
اخ له فلیقل ربنا اللہ الذی فی السماء تقدس اسمک امرک فی السماء والارض کما رحمتک
فی السماء فاجعل رحمتک فی الارض اغفر لنا حوبنا وخطایانا انت رب الطیبین انزل رحمة
من رحمتک وشفاء من شفائک علی هذا الوجع فیبرأ ترجمہ ابو الدرداء سے روایت ہے مین نے سنا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو شخص تم مین سے بیمار ہو یا کوئی دوسرا بھائی اپنی بیماری اوس سے بیان
کرے تو یہ کہے رب ہمارا وہ اللہ ہے جو آسمان پر ہے پاک ہے نام تیرا اے خدا اختیار تیرا ہے زمین اور آسمان مین جیسی رحمت تیری
آسمان مین ہے ویسی ہی زمین مین رحمت کر اور بخش دے ہمارے گناہون اور خطاؤن کو تو پروردگار ہے پاک لوگون کا
اتار ایک رحمت اپنی رحمتون مین سے اور ایک شفا اپنی شفاؤن مین سے اس دکھ پر پھیر دے دکھ جاتا رہے گا ان شاء
اللہ تعالے یہ دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جامع بتلائی جو سب رنجون اور بیماریون کے لیے مفید ہے عن عمرو
بن شعیب عن ابیه عن جده ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم کان یعلمهم من الفزع کلمات
یاخذ بکلمات اللہ التامة من غضبه وشر عباده ومن همزات الشیاطین ان یحضرون وکان
عبد اللہ بن عمرو یعلمهن من عقل من بنیه ومن لم یعقل کتبه فاعلقه علیه ترجمہ
عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونکو گھبراہٹ کے لیے یہ کلمات سکھاتے

اعوذ بکلمات اللہ التامۃ اختبرک یعنے پناہ مانگتا ہون مین اللہ کے پوری کلمونکے ساتھ اوس کے غصے سے اور اوس کے بندونکے
شر سے اور شیاطین کے وسوسون سے اور میری پاس اونکے آنے سے عبداللہ بن عمرو اپنے بیٹون مین سے جو سیانا ہوتا اوسکو یہ دعا سکھاتے
اور جو سیانا نہ ہوتا تو یہ دعا لکھکر اوسکے گلے مین لٹکا دیتے عن یزید بن ابی عبیدۃ قال رایت اثر ضربۃ فی ساق
سلمۃ فقلت ما ھذہ قال اصابتنی یوم خیبر فقال الناس اصیب سلمۃ فاتی بی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فنفث فی ثلاث نفثات فما اشتکیتھا حتی الساعۃ ترجمہ یزید بن ابی عبید سے روایت ہے مین نے
سلمہ کی پنڈلی مین ایک چوٹ کا نشان دیکھا تو مین نے پوچھا یہ کیا ہے اونہون نے کہا یہ صدمہ مجھے خیبر مین پہونچا لوگ کہنے
لگے سلمہ تمام ہوا پھر مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائے آپ نے تین بار مجھپر پھونکا اوس روز سے مجھکو اب تک
اسکا شکوہ نہین ہوا اف اس حدیث سے سمای الٰہی یا اوسکے ماثور دعا پڑھکر پھونکنے کا جواز معلوم ہوا اور یہ بھی معلوم ہوا
کہ اوسپر فاتحہ پڑھنا درست ہے عن عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول للانسان اذا اشتکی
یقول بریقہ ثم قال بہ فی التراب تربۃ ارضنا بریقۃ بعضنا یشفی سقیمنا باذن ربنا ترجمہ عائشہ
رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جب کوئی بیمار کچھ شکایت کرتا تو آپ اپنا تھوک لیتے
پھر خاک لگا کر فرماتے یہ خاک ہی ہماری زمین کی ملی ہوئی ہے تھوک کے ساتھ بعضے ہماری کہتے تاکہ ہمارا بیمار ہمارے رب کے
حکم سے شفا پاوے عن خارجۃ بن الصلت التمیمی عن عمہ انہ اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاسلم
ثم اقبل راجعا مر علی قوم عندھم رجل مجنون موثق بالحدید فقال اھلہ انا حدثنا ان
صاحبکم ھذا قد جاء بخیر فھل عندک شیء تداویہ فرقیتہ بفاتحۃ الکتاب فبرا واعطی
مائۃ شاۃ فاتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرتہ فقال ھل لک الا ھذا ثم قال صدق فی ضع
اخر ھل قلت غیر ھذا قلت لا قال خذ ھا فلعمری لمن اکل برقیۃ باطل لقد اکلت برقیۃ حق
ترجمہ خارجہ بن صلت نے اپنے چچا (علاقہ بن صحار یا عبداللہ بن عشیر) سے روایت کیا ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پاس آئے اور مسلمان ہوئے پھر لوٹ کر ایک قوم پر آئے جن مین ایک شخص دیوانہ تھا لوہے سے جکڑا ہوا تھا اوس کے گھر والے
نے کہا ہم نے سنا ہے تمہارے مین یہ شخص (یعنے رسول اللہ صلعم) برکت اور بہتری لیکر آئے ہین تو کوئی چیز تمہارے پاس ایسی ہے
جس سے علاج کرو اس شخص کا مین نے سورہ فاتحہ منتر اوسپر کیا وہ اچھا ہو گیا اونہون نے مجھ سو بکریان دین مین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پاس آیا اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا بس تو نے یہی سورت پڑھی مین نے کہا جی ان فقط یہی سورت پڑھی آپ نے
کہا لے لے اون بکریون کو قسم میری عمر کے لوگ تو جھوٹے منتر پر روٹی کھاتے ہین تو نے تو سچے منتر پر کھایا ف یعنے سورہ فاتحہ
تو درحقیقت عمدہ دوا ہے ہر بیماری کی اسی واسطے اسکو سورہ شفا بھی کہتے ہین جیسے معوذتین دوا ہے واسطے دفع ضرر سحر کے
عن خارجۃ بن الصلت عن عمہ انہ قال فرقاہ بفاتحۃ الکتاب ثلاثۃ ایام غدوۃ وعشیۃ

کلما فغتها جمع بزاقه ثم تفل فکانما انشط من عقال فاعطوه شیئا فاتی النبی صلی الله علیه وسلم
فذکر معنی حدیث مسدد ترجمہ دوسری روایت میں ہے کہ خارجہ بن الصلت کے چچا نے اوس مجنون پر تین دن
تک سورہ فاتحہ صبح و شام پڑہی جب سورہ فاتحہ پہ چکتے تو اپنا تھوک جمع کرکے تھوک دیتے پھر وہ اچھا ہوگیا جیسے کوئی
رسیون میں جکڑا ہوا ہو اور وہ کھل جاوے اون لوگون نے اوسکو کچھ دیا انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
آکر آپ سے بیان کیا بعد اوسکے اوسی طرح حدیث بیان کی جسپر اوپر گزر چکی عن ابی سالح قال سمعت رجلا من اسلم
قال کنت جالسا عند رسول الله صلی الله علیه وسلم فجاء رجل من اصحابه فقال یا رسول الله لدغت
اللیلة فلم انم حتی اصبحت قال ما ذاک قال عقرب قال اما انک لو قلت حین امسیت اعوذ بکلمات
الله التامات من شر ما خلق لم تضرک ان شاء الله ترجمہ ابو صالح سے روایت ہے میں نے سنا ایک شخص سے
جو قبیلہ اسلم سے تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بیٹہا تہا اتنے میں ایک آپکا صحابی آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھے
کسی نے کاٹا تو رات بھر نیند نہیں آئی آپ نے فرمایا کس چیز نے عرض کیا بچھو نے آپ نے فرمایا خبردار ہو اگر تو
شام یا سوتے وقت کو کہہ لیتا میں پناہ چاہتا ہون اللہ کے کلمات سے جو پوری اور کامل ہین سب مخلوقات کی بدی سے
تو تجھکو بچھو نقصان نہ کرتا اگر خدا چاہتا یہ دعا مجرب ہے واسطے دفع موذیات کے عن ابی هریرة قال اتی النبی
صلی الله علیه وسلم بلدیغ لدغته عقرب قال فقال لو قال اعوذ بکلمات الله التامة من شر
ما خلق لم یلدغه او لم تضره ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک شخص لایا گیا
کاٹا ہوا آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا اگر تو کہتا میں پناہ چاہتا ہون اللہ کے پوری کلمات سے
سب مخلوقات کی بدی سے تو نہ کاٹتا یا تجھ کو کچھ ضرر نہ ہوتا عن ابی سعید الخدری ان رهطا من اصحاب النبی
صلی الله علیه وسلم انطلقوا فی سفرة سافروها فنزلوا بحی من احیاء العرب فقال بعضهم ان سیدنا
لدیغ فهل عندا حد کم شیء ینفع صاحبنا فقال رجل من القوم نعم والله انی لارقی ولکن
استضفناکم فابیتم ان تضیفونا ما انا بارق حتی تجعلوا لی جعلا فجعلوا له قطیعا من الشاء فاتاه
فقرأ علیه ام الکتاب ویتفل حتی برأ کانما انشط من عقال قال فاوفاهم جعلهم الذی صالحوهم
علیه فقالوا اقسموا فقال الذی رقی لا تفعلوا حتی نأتی رسول الله صلی الله علیه وسلم فنستامره
فغدوا علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکروا له فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم من این
علمتم انها رقیة احسنتم اقسموا واضربوا معکم بسهم ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے ایک جماعت
صحابہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں سے سفر میں گئے تو عرب کے ایک قبیلے پر اوترے اون میں سے ایک نے کہا
ہمارے سردار کو بچھو نے کاٹ کہایا ہے تو تمہارے پاس کوئی دوا ہے جو اوسکو فائدہ پہونچاوے اوسپر ایک شخص

ہم مین سے بولا ان تم خدا کی سیر سے پاس اسکا منتر ہے لیکن ہمنے تمسے ضیافت چاہی تھی ہماری ضیافت نہ کی اب مین
کبھی منتر نہ پھونکونگا جبتک تم مجھکو اجرت نہ دو انہون نے ایک گلہ بکریون کا مقرر کیا اسکے عوض مین وہ شخص آیا اور اسپر
سورہ فاتحہ پڑھکر پھونکنا شروع کیا بھاتک کہ وہ اچھا ہوگیا گویا قید سے چھوٹ گیا راوی نے کہا پھر اون لوگون نے جو
مزدوری ٹھہرائی تھی وہ ادا کی صحابہ نے آپسمین کہا اسکو تقسیم کرلو جسنے منتر کیا تہا وہ بولا ابھی تقسیم نہ کرو جبتک رسول اللہ صلعم
اللہ علیہ وسلم پاس نہ چلین اور آپسے پوچھ نہ لین پھر وہ سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور آپسے بیان
کیا رسول اللہ صلعم نے فرمایا تم نے کہان سے جانا کہ سورہ فاتحہ منتر ہے بھلا اچھا کیا تم نے میرا بھی ایک حصہ اپنے ساتھ لگاؤ
ف سنن ابن ماجہ مین ہے کہ یہ جماعت تیس صحابہ کی تہی اور ترمذی نے بھی یہی روایت کیا ہے اور بعض روایات مین ہے
کہ مزدوری بھی تیس بکریان ٹھہرین تہین اس حدیث سے منتر کرنیکا جواز اور اوس پر اجرت لینے کا جواز معلوم ہوا یہی قول ائمہ
اربعہ کا لیکن وہی منتر مراد ہے جسمین شرک اور کفر کے الفاظ نہ ہون عن خارجة بن الصلت التميمي
عن عمه قال اقبلنا من عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فاتينا على حي من العرب فقالوا انا بلغنا
انكم جئتم من عند هذا الرجل بخير فهل عندكم من دواء او رقية فان عندنا معتوها في
القيود قال فقلنا نعم قال فجاء وا بمعتوه في القيود قال فقرات عليه فاتحة الكتاب
ثلاثة ايام غدوة وعشية اجمع بزاقي ثم اتفل فكانما نشط من عقال قال فاعطوني جعلا
فقلت لا حتى اسال رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال كل فلعمري من اكل برقية باطل لقد اكلت
برقية حق ترجمہ خارجہ بن صلت نے اپنے چچا (علاقہ بن صحار یا عبد اللہ بن عشیر) سے روایت کیا ہے ہم رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سے چلے تو عرب کے ایک قبیلہ پر آئے اون لوگون نے کہا ہم نے سنا ہے تم اس شخص کے پاس
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے کچھ بہتری لیکر آئے ہو کیا تمہاری پاس کوئی دوا ہے یا منتر ہے کیونکہ ہمارے
یہان ایک شخص ہے جو پاگل ہوگیا ہے بیڑیون مین جکڑا ہوا ہے ہم نے کہا ہان ہماری پاس ہے وہ لوگ اوسکو پاگل دیوانے
کو لیکر آئے جو بیڑیون مین جکڑا ہوا تھا راوی نے کہا مین نے دو تین دن تک صبح شام سورہ فاتحہ پڑہی مین اپنے
منہ مین تھوک جمع کرتا تہا پھر اوسکو تھوک دیتا تہا راوی نے کہا پھر وہ ایسا چنگا ہوگیا جیسے کوئی قید سے چھوڑ دیا جاتا ہے انہون
نے اسکے بدلے مین مجھے اجرت دی مین نے کہا مین نہ لونگا جبتک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ نہ لون جب مین نے
آپسے پوچھا تو آپنے فرمایا قسم ہے میری عمر کی لوگ جھوٹا منتر کرکے روٹی کہاتے ہین تو نے تو سچا منتر کرکے کہائی (یعنے اوسکی
مزدوری لینے مین کچھ قباحت نہین ہے بھلا تو تیری محنت کا بدلہ ہے) عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم
كان اذا اشتكى يقرأ في نفسه بالمعوذات وينفث فلما اشتد وجعه كنت اقرأ عليه وامسح عليه
بيده رجاء بركته ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتے

تو اپنے اوپر معوذتین پڑھ کر پھونکتے جب آپ بہت بیمار ہوئے تو میں معوذتین پڑھ کر آپ کے دونوں ہاتھ نہیں پہونچ سکتی) اور آپ کے ہاتھ
آپ پر پھیرتے برکت کیلئے **باب** فی السمنة عورتوں کے موٹا کرنے کی تدبیر **عن** عائشة رض قالت ارادت امی
ان تسمنی لادخولی علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فلم اقبل علیها بشیء مما تریده حتی اطعمتنی القثاء بالرطب فسمنت علیه کاحسن السمن **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے میری ان نے چاہا کہ میں موٹی
ہو جاؤں کیونکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جاتی تھی (منظور یہ تھا کہ موٹی تازی ہو کر جلد جوان ہو جاوین تاکہ رسول
اللہ صلعم آپ سے فائدہ اٹھاوین) انہوں نے سب تدبیریں کیں مگر میں موٹی نہیں ہوئی یہانتک کہ انہوں نے تازی کھجور کے ساتھ
ککڑی ملا کر مجھکو کھلانا شروع کی اوسوقت میں اچھی طور سے موٹی تازی ہو گئی) **باب** فی الکاهن جو شخص غیب
یا آیندہ کی باتیں بتلاوے اوسکا بیان **عن** ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من اتی کاهنا
فقال عوسی فی حدیثه فصدقه بما یقول او اتی امراته قال مسدد امراته حائضا او اتی امراة قال مسدد
امراته فی دبرها فقد برئ مما انزل الله علی محمد صلی الله علیه وسلم **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی کاہن (یعنے غیب یا آیندہ کی بات بتانیوالے) پاس آوے اور جو وہ بتلاوے
اوسکو سچا جانے یا جماع کرے کسی عورت سے یا اپنی عورت سے حیض کی حالت میں (خواہ شروع حیض ہو یا وسط یا آخر حیض)
یا اپنی عورت کے پچھلی راہ سے جماع کرے تو مقررہ دین سے بیزار ہوا اوس دین سے جو محمد پر اوتارا گیا ہے (یعنے قرآن کی خلاف
اوس نے کیا) **باب** فی النجوم علم نجوم کا بیان (یعنے وہ نجوم جس سے غیب یا آیندہ کی بات بیان کیا کرے) **عن** ابن
عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من اقتبس علما من النجوم اقتبس شعبة من السحر زاد ما زاد
ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کوئی نجوم کا علم سیکھا تو اوس نے ایک راہ جادو
کی سیکھا پھر جتنا زیادہ کیا اوتنا زیادہ کیا (یعنے جتنا علم نجوم زیادہ سیکھا اوتنا جادو زیادہ سیکھا) **ف** مراد علم نجوم سے
جو مذموم ہے وہی علم ہے جس سے آیندہ کی جھوٹی سچی باتیں بتلانا سیکھی جیسے پنڈت وغیرہ کیا کرتے ہیں لیکن نجوم کا سیکھنا اور
انکی شناخت حاصل کرنا واسطے سفر بحر اور بر کے بالکل درست ہے فرمایا اللہ تعالی نے وبالنجم هم یهتدون هو الذی جعل لکم النجوم
لتهتدوا بها فی ظلمات البر والبحر **عن** زید بن خالد الجهنی انه صلی لنا رسول الله صلی الله علیه وسلم صلوة الصبح بالحدیبیة
فی اثر سماء کانت من اللیل فلما انصرف اقبل علی الناس فقال هل تدرون ماذا قال ربکم قالوا الله
ورسوله اعلم قال قال اصبح من عبادی مؤمن بی وکافر فاما من قال مطرنا بفضل الله ورحمته فذلک
مؤمن بی وکافر بالکوکب واما من قال مطرنا بنوء کذا وکذا فذلک کافر بی مؤمن بالکوکب
ترجمہ زید بن خالد جہنی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ (ایک جگہ کا نام ہے) میں فجر کی نماز پڑھی پانی
برسنے کی بعد جو رات ہی کو برسا چکا تھا پھر آپ نماز سے فارغ ہو کر لوگوں کی طرف منہ کر کے بیٹھے اور متوجہ ہو کر فرمایا کیا جانتے

ہو تم کہ تمہاری رب نے کیا کہا لوگون نے عرض کیا اللہ و رسول خوب جانتا ہی تو آپ نے فرمایا کہ کہا میرے بعض بندے آج صبح کو مومن ہو گیے اور بعض کافر ہو گیے سو جس نے یہہ کہا کہ ہم کو پانی اللہ کے فضل سے ملا اور اوسکی رحمت سے وہ تو مجھ پر یقین لایا اور ستارے کا منکر ہوا اور جس نے کہا کہ ہم کو فلانے فلانے نچھتر کے سبب سے پانی ملا سو وہ ہمارا منکر ہوا اور ستارے پر یقین لایا **ف** یعنے جو کوئی عالم کا کاروبار ستارون کی تاثیر سمجھتا ہے سو اسکو اللہ تعالی اپنے منکرون مین جانتا ہی اور ستارہ پوجنے والون مین شمار کرتا ہے اور جو کوئی ان سب کاروبار کو اللہ تعالی کی طرف سے سمجھتا ہے تو اللہ اسکو اپنے مقبول بندون مین گنتا ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نیک و بد ساعت کا ماننا اور اچھی بری تاریخ کا پوچھنا اور نجومی کو کہی پر یقین کرنا شرک کی باتین ہین کرہ سب نجوم سے علاقہ رکھتی ہین اور نجوم کو ماننا آیندہ کی بات معلوم کرنیکے لیے ستارہ پرستون کا کام ہی **باب** فی الخط وزجر الطیر رمل کی باتون پر یقین کرنا اور جانورون کی آواز و پرواز سے شگون لینا منع ہے **عن** قبیصة قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول العیافة والطرق من الجبت الطرق الزجر والعیافة الخط ترجمہ قبیصہ روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا ہی آپ فرماتے تھے شگون لینے کے لیے جانور اڑانا اور فال نکالنے کے لیے کچھ ڈالنا اور رمل پر یقین کرنا کفر کی رسمون سے ہے (اسلام مین اسکی اصل نہین) **عن** محمد بن جعفر قال عوف العیافة زجر الطیر والطرق الخط یخط فی الارض ترجمہ محمد بن جعفر نے کہا عیافت سے جانورون کو ڈانٹ کر اڑانا ہے اور طرق وہ لکیرین ہین جو زمین پر کیجاتی ہین (یعنے جسکو رمل کہتے ہین) **عن** معویة بن الحکم السلمی قال قلت یا رسول اللہ ومنا رجال یخطون قال کان نبی من الانبیاء یخط فمن وافق خطہ فذاک ترجمہ معاویہ بن حکم سلمی سے روایت ہی کہ مین نے عرض کیا یا رسول اللہ کیئی آدمی ہم مین ہین جو وہ خط کھینچتے ہین آپ نے فرمایا انبیا مین ایک نبی تھے وہ خط کھینچا کرتے تھے پھر جسکا خط اوس نبی کے خط سے موافق پڑا تو وہ ٹھیک ہے **ف** راوی نے رمل کا حال پوچھا تھا تو آپ نے فرمایا کہ ایک نبی یعنے ادریس یا دانیال علیہما السلام خط کھینچتے تھے اگر کوئی ٹھیک ٹھیک ویسا ہی خط کھینچے تو درست ہی سو اوس خط کا حال حضرت اور صحابہ سے ثابت نہوا تو رمل منع ٹھہرا یعنے اگر اوس خط کے موافق نہو جیسا اگلے پیمبر کیا کرتے تھے **باب** فی الطیرة شگون یعنے فال بد لینا منع ہی **عن** عبد اللہ بن مسعود عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الطیرة شرک ثلاثا وما منا الا ولکن اللہ یذھبہ بالتوکل ترجمہ عبد اللہ بن مسعود روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا شگون لینا شرک ہے مگر اللہ دور کرتا ہے اوسکو بسبب توکل کے **ف** یعنے اگر بشریت کے سبب سے کسی کی خاطر مین کچھ وہم آجاوے تو چاہیے کہ خدا پر توکل کرے اور اوس وہم کے خلاف کرے **عن** ابی ھریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا عدوی ولا طیر ولا صفر ولا ھامة فقال اعرابی ما بال الابل تکون فی الرمل کانہا الظباء فیخالطہا البعیر الاجرب فیجربہا قال فمن اعدی الاول قال ابو داؤد قرأت علی محمد بن یحیی حدثکم عبد الرزاق حدثنا معمر عن الزہری حدثنی حمید بن عبد الرحمن عن ابی ھریرة انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یورد

مرض علی مصح قال فراجعه الرجل فقال الیس قد حدثتنا ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لا عدوی
ولا صفر ولا هامة قال الم احدثکموه قال الزهری قال ابوسلمة قد حدث به وما سمعت ابا هریرة
نسی حدیثا قط غیر ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ کسی کا مرض کسی کو لگتا ہے اور نہ کسی
چیز میں نامبارکی ہوتی ہے اور نہ صفر کا مہینا منحوس ہے اور نہ کسی دیکھے کھوپری میں سے الو کی شکل نکلے ہے تو ایک بدوی نے
عرض کیا یا رسول اللہ پھر گیتان کے ڈھنوں کا کیا حال ہے وہ تو مثل ہرن کے رہیت ہی تندرست اور چالاک ہوتے ہیں اور
جب اون میں کوئی خارشتی اونٹ جا ملتا ہے تو اون کو بھی خارشتی کر ڈالتا ہے تو آپ نے اوس سے فرمایا پہلا پچھلی اونٹ کو
کس نے خارشتی کیا زہری نے کہا مجھ سے ایک شخص نے ابوہریرہ سے نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیمار اونٹ تندرست
اونٹوں کے ساتھ پانی پلانے کو نہ لایا جاوی پھر وہ شخص ابوہریرہ پاس گیا اور کہا تم نے کیا حدیث بیان نہیں کی ابوسلمہ نے کہا
حالانکہ ابوہریرہ نے خود اس حدیث کو بیان کیا تھا اور میں نے اونکو کبھی بھولتے نہیں سنا سو اس حدیث کی ف عرب لوگ سمجھتے ہے
کہ الو ایک منحوس جانور ہے جو دری کی کھوپری میں سے پیدا ہوتا ہے آپ نے اسکو رد کیا اور بیان کر دیا کہ الو بھی ایک جانور ہے اللہ
کے جانوروں میں سے اسی طرح صفر کے مہینے کو منحوس جانتے تھے عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه
وسلم لا عدوی ولا هامة ولا نوء ولا صفر ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں
ہے عدوی (یعنے ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جانا) اور نہ ہامہ (الو جسکو لوگ منحوس سمجھتے ہیں یا مردوں کی روح جانور کی شکل) اور
نہ صفر کا مہینا جسکو لوگ منحوس جانتے ہیں تیرہ تیزی میں کوئی کام کرنا بہتر نہیں جانتے ف بخاری کی روایت میں ہے اور
شگون بد اور نہ دیو ہوت جنگل کا کفار عرب کو یہ اعتقاد تھا کہ بیماری کو طاقت ہے کہ خود دوسرے آدمی کو لگ جاتی ہے آپ نے فرمایا
یہ غلط خیال ہے اور دیو ہوت کی یہ ہے کہ ان تھا کہ الو کسی مکان پر بیٹھے تو وہ گھر اوجڑ ہو جاوی گا یا صفر کے مہینے میں کوئی کام کری تو اوسمیں
بہتری نہ ہوگی یا جنگل میں دیو ہوت رنگا رنگ کی شکلیں بناتے ہیں اور لوگوں کو راہ بھلا دیتے ہیں اور ضرر پہونچانے کی قدرت
کہتے ہیں یہ سب خیالات شرع میں غلط کیے گئے ہیں کسی سے کچھ ہو نہیں سکتا بغیر خدا کے حکم کے کوئی نہ نفع پہونچا سکتا ہے نہ نقصان
دے سکتا ہے عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا غول قال یوداود قرئ علی الحرث بن
مسکین وانا شاهد اخبرکم اشهب قال سئل مالک عن قوله لا صفر قال ان اهل الجاهلیة کانوا
یجعلون صفر یحلونه عاما ویحرمونه عاما فقال النبی صلی الله علیه وسلم لا صفر ترجمہ ابوہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیو ہوت یعنی ضرر دینی کا کچھ مالک نہیں ف حدیث میں غول
کا لفظ وارد ہے غول ایک قسم ہے جنوں میں سے جو جنگل میں مسافروں کو ستاتا ہے راہ سے بہکا دیتا ہے اس حدیث سے غول کا انکار
مقصود نہیں بلکہ غرض یہ ہے کہ بدون خدا کے حکم کے وہ کچھ کر نہیں سکتا اس لیے اوس سے ڈرنا فضول ہے خدا سے ڈرنا کافی ہے
ابوداود نے کہا امام مالک کہتے تھے کہ لوگ کبھی صفر کو حلال کر لیتے تھے کبھی صفر کو محرم بنا کر حرام کر لیتے ہے اور محرم کو حلال کر لیتے ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا صفر نہیں ہے **عن** بقیۃ قال قلت لمحمد یعنی ابن راشد قولہ ھام قال کانت
الجاھلیۃ تقول لیس احد یموت فیدفن الا خرج من قبرہ ھامۃ قلت فقولہ صفر قال سمعت اھل
الجاھلیۃ یستشئمون بصفر فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا صفر قال محمد وقد سمعنا من یقول ھو وجع
یاخذ فی البطن فکانوا یقولون ھو یعدی فقال الاصفر ترجمہ بقیہ سے روایت ہی مین نے محمد بن راشد سے پوچھا
یہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہام نہین ہے اسکے کیا معنے ہین انہون نے کہا جاہلیت کی لوگ کہا کرتی تھی جو شخص مرجاتا ہی
پھر قبر مین گاڑا جاتا ہی تو اوسکی روح قبر مین سے ایک جانور کے شکل پر نکل آتی ہی پھر مین نے پوچھا صفر کیا ہی انہون نے کہا جاہلیت کی لوگ صفر
کو منحوس جانتے تھے سو رسول اللہ نے فرمایا صفر کچھ نہین ہے یعنے اوسکی منحوس ہونے کے کوئی اصل نہین ہے محمد بن راشد نے کہا مین نے بعض لوگون
سے سنا وہ کہتے تھے صفر ایک درد ہوتا ہے پیٹ مین جسکے لوگ کہا کرتے تھے وہ درد متعدی ہوتا ہی یعنے ایک سے دوسرے کو لگجاتا ہی آپ نے فرمایا صفر
کچھ نہین ہے یعنے یہ بیماری متعدی نہین ہے جیسا لوگ سمجھتے ہین واللہ اعلم **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی
ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح والفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ ترجمہ انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ایک کی بیماری دوسرے کو نہین لگجاتی اور بدشگون لینا بی حقیقت بات ہی اور نیک فال لینا بہتر ہی اور فال نیک بہلی بات ہی
کفار عرب کو اعتقاد تہا کہ بیماری کو طاقت ہی کہ خود دوسری آدمی کو لگجاتی ہی سو فرمایا کہ یہہ غلط بات ہی اور عرب کا دستور تہا جانورون اور
جانورون کی آوازون پر بدشگون لیتے تہے سو اوسکو بہی آپ نے منع کیا کہ نرا وہم وخیال ہی بیحکم خدا کے کچھ نہین ہوسکتا اور فال نیک کو سمجھتے
ہین کسی سے نیک لفظ سنکے بہتر گمان کرنا خدا کی بہروسے پر جیسے ہمارا سالم کی لفظ سنی تو یون گمان کرے کہ مین خدا کے فضل سے صحیح سالم ہون اور ہم
جو فال بعلمون مین مشہور ہی یہہ فال دیکہنا اگر درست نہین بلکہ اوسمین تو خوف کفر ہی غیب کی بات سوا خدا کے کسیکو معلوم نہین
عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمع کلمۃ فاعجبتہ فقال اخذنا فالک من فیک ترجمہ
ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلعم نے ایک بات سنی جو آپکو پیارے معلوم ہوئی آپ نے فرمایا ہم نے تیری فال تیری منہ سے لی (یعنے
انجام بخیر ہی انشاء اللہ تعالی) **عن** عطاء قال یقولون الناس الصفر وجع یاخذ فی البطن قلت الہامۃ قال یقولون
ناس للہامۃ التی تصرخ ھامۃ الناس ولیست بھامۃ الا انسان انما ھی دابۃ ترجمہ عطا سے روایت ہی لوگ کہا
کرتے تھے صفر ایک درد ہی جو پیٹ مین ہوتا ہی ابن جریج نے کہا پھر مین نے پوچھا ہامہ کیا ہی عطا نے کہا لوگ کہا کرتے تھے کہ ہامہ جانور
ہی اور بولا کرتا ہے وہ لوگون کی روح ہی حالانکہ وہ انسان کی روح نہین ہے بلکہ ایک جانور ہی اگلے لوگ جہالت سے اوسکو انسان
کی روح سمجہا کرتے تھے **عن** لحمد اللہ شئی قال ذکر الطیرۃ عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال احسنہا الفال
ولا ترد مسلما فاذا رای احدکم ما یکرہ فلیقل اللھم لا یاتی بالحسنات الا انت ولا یدفع السیئات الا انت
ولا حول ولا قوۃ الا بک ترجمہ احمد قرشی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شگون کا ذکر ہوا تو آپنے فرمایا شگون مین بہتر
کا حکم دیا گیا (تو آپنے فرمایا اوسکی بہتر تین قسمون مین فال ہی اور کسی مسلمان کو باز نرکہے شگون (یعنے جسکام کا قصد کیا ہی اوسسے

ندرو کے اور تم مین ہی جب کوئی ایسی چیز دیکھے جو اسکو بری لگتی ہی تو کہے ای اللہ سوای تیری کوئی بھلائی نہین پہونچا سکتا ہی
اور سوا تیری کوئی برائیون کو روک نہین سکتا اور نہین ہے طاقت بدی سے پھرنے کی اور نہ نیکی کرنیکی قوت ہی مگر بدد اور توفیق سے
اللہ کے **عن** بریدۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یتطیر من شیء وکان اذا بعث عاملا سال عن
اسمہ فاذا عجبہ اسمہ فرح بہ ورئی بشر ذلک فی وجھہ وان کرہ اسمہ رئی کراھیۃ
ذلک فی وجھہ واذا دخل قریۃ سال عن اسمھا فان عجبہ اسمھا رئی ذلک فی وجھہ **ترجمہ** بریدہ سے روایت
ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز مین شگون بد نہین لیا کرتے تہے اور جب عامل کرکے کسیکو روانہ کرتے تو آپ اوسکا نام پوچہتے
پہر اگر اوسکا نام آپکو بہلا معلوم ہوتا تو اوس سے خوش ہوتے اور وہ خوشی آپکے چہرہ مبارک مین معلوم ہوتی اور اگر اوسکا نام آپ کو
برا معلوم ہوتا تو اوسکی خبر بیگانہ آپکے چہرہ مبارک سے نظر آتی اور جب آپ کسی بستی کا نام دریافت کرتے اگر اوسکا نام بھلا معلوم ہوتا
تو آپ خوش ہوتے اور خوشی آپکے چہرہ مبارک مین معلوم ہوتی اور اگر اوس کا نام برا ہوتا تو آپ رنجیدہ ہوتے اور رنجیدگی آپکے چہرہ مبارک
مین معلوم ہوتی **عن** سعد بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول لا ھامۃ ولا عدوی و
لا طیرۃ وان تکن الطیرۃ فی شیء ففی الفرس والمرأۃ والدار **ترجمہ** سعد بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے تہے نہین ہامہ (الو کی نحوست یا مردکی روح جانور کی شکل) اور نہین ہے عدوی (ایک کے بیماری دوسرے کو لگ جانا) اور نہین
ہے شگون اور جو نا مبارکی کچہ ہوتی تو تین چیز مین ہوتی ایک گہوڑی مین اور دوسری عورت مین اور تیسری گہر مین **ف** بعضون کو
کوئی چیز نہین ہے صرف خیال ہی خیال ہی پر اگر ہوتی تو چیزون مین ہوتی اکثر محدثین اور علما کا یہی مذہب ہے اور بعضون کو زیادہ
ان چیزون مین نحوست اور برکت ہوا کرتی ہی اور تفصیل اسکے کتاب بہجۃ الطالب علی ارجح المطالب مین لکہے ہی **عن** عبد اللہ بن
عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الشوم فی الدار والمرأۃ والفرس وقرئ علی الحرث بن مسکین
وانا شاھد اخبرک ابن القسم قال سئل مالک عن الشوم فی الفرس والدار قال کم من دار سکنہا ناس فھلکوا
ثم سکنہا اخرون فھلکوا فھذا تفسیرہ فیما نری واللہ اعلم **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نحوست تین چیزون مین ہوتی ہی ایک گہر مین دوسری عورت مین تیسری گہوڑی مین - ابو داؤد نے
کہا امام مالک سے سوال ہوا کہ گہوڑی اور گہر مین نحوست ہوتی ہی انہون نے کہا کئی ایک گہر ایسے ہین جنمین لوگ رہے پہر وہ مر گئے
اور لوگ رہے وہ بھی گئے تو گہر کی نحوست یہی ہی **ف** راقم الحروف نے بھی تجربہ کیا ہی ایک گہر مین ہماری عزیز و اقربا جا جا کر رہی
اکہیان یا دو سال کے عرصہ مین سات آٹہ آدمی متواتر مر گئے اور اون کے مرجانیسے گہر کا گہر بالکل تباہ ہو گیا بعضون نے کہا کہ پہلے
ہم اس گہر مین رہتے ہمارا بھی یہی حال ہوا اللہ ہی سبب کو خوب جانتا ہی دشمن لوگ بیچتے ہین کہ بعض گہر ایسا تیرہ و تار ہوتا ہی
طرف سے مسدود ہوتا ہی کہ اوسمین ہوا تازہ نہین آسکتی اور عفونت سے سمیت پیدا ہو جاتی ہی **عن** فروۃ بن مسیک
قال قلت یا رسول اللہ ارض عندنا یقال لہا ارض ابین ہی ارض ریفنا ومیرتنا وانہا وبیئۃ او قال

وباؤها شديد فقال النبي صلى الله عليه وسلم دعها عنك فان من القرف التلف ترجمہ فروہ بن نباک سے روایت
ہی کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ایک زمین ہمارے پاس ہے اور اوسکو ابین کہتے ہین یا وہ زمین ہماری کہیت کی ہی اور وہ زمین ہمارے
واسطے غلہ کو کہتی ہین کہ اپنے گھر کی کہانیکی لیے یا بیچنے کے لیے دوسری جگہ سے لاتے (تہین) ہمیشہ وہان وبا رہتی ہی اور وبا اوسکی سخت ہی تو
آپنے فرمایا تو اپنے پاس سے اوس زمین کو چھوڑدی اسلیے کہ وبا کے ساتھ ملے رہنے سے آدمی ہلاک ہوجاتا ہے (کیونکہ ہوا کی سمیت فرد فرد
اچھی تندرست شخص مین تاثیر کرتی ہی اور وہ بھی بیمار ہوجاتا ہے) حدیث سے معلوم ہوا کہ بری اور بخیل اور متعفن مقامون مین رہنا
جہان امراض کی کثرت ہو خوب نہین ہی اور نہ یہ توکل کا مقتضی ہے توکل یہ ہی کہ انسان مقدور بھر کوشش سے اپنی صحت اور حفاظت کے
لیے پھر اگر کوئی مصیبت پیش آوی تو اوسپر صبر کرے اللہ سے دعا کری یہ بات یاد رکہنا چاہیے فقط عن انس بن مالك قال قال رجل
یارسول الله انا كنا في دار كثير فيها عددنا وكثير فيها اموالنا فتحولنا الى دار اخرى فقل فيها عددنا وقلت
فيها اموالنا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ذروها ذميمة ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی ایک شخص نے
عرض کیا یارسول اللہ ہم ایک گہر مین تھی تو اوسمین ہمارے بیٹے بیس مال بھی بہت تہا اور لوگ بھی ہمارے بہت تہے پھر ہم وہان سے دوسرے
مکان مین آئے تو اوسمین ہمارا مال بھی گھٹ گیا اور ہمارے لوگ بھی کم ہوگئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس حال مین
کہ وہ گھر برا ہی تو تم اوسکو چھوڑدو اوسمین رہنے سے کیا فائدہ ایسا نہ ہو کہ تم شر کے اندر پڑجاؤ اور گھر کو موثر سمجھو فقط عن جابر
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اخذ بيد مجذوم فوضعها معه في القصعة وقال كل ثقة بالله
وتوكلا عليه ترجمہ جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کوڑہی کا ہاتھ پکڑکر اپنے ساتھ رکابی مین رکھ
دیا اور آپنے اوس سے فرمایا اللہ پر بہروسا اور اعتماد ہی تو کہالے ف یعنی ہمکو اللہ جل جلالہ پر اعتقاد ہی اور اوسی پر بھروسا کرتے
ہین وہ جسکو چاہے بیمار کردی اور جسکو چاہی تندرست رکھے بیمار کے ساتھ کہانا کہانیسے پرہیز نہین کرتے اور بیماری کا لگ جانا نہین مانتے
دوسری حدیث مین ہی کہ جذامی اور کوڑہی سے ایسا بہاگ جیسے شیر سے تو بہاگتا ہی موافق اسطور پر ہی کہ جو آدمی پرلے درجہ کا ایمان اور
توکل علی اللہ ہو جیسے رسول اللہ تہے وہ اگر کوڑہی یا جذامی سے خلط ملط کری تو کچھہ مضایقہ نہین اوسکا عقیدہ بگڑتا نہین اسکتا اور
درجہ کا نہو اوسکا علیحدہ رہنا بہتر ہی ایسا نہ ہو کہ اوسکو مرض اللہ کی مشیت سے لاحق ہو اور وہ سمجھے کہ یہ اسی جذامی کی صحبت سے ہوا
بہرحال ہم ایسے ضعیف الایمان لوگون کو الگ رہنا ٹہیک ہے + اللہ کا شکر ہی اور اوسکا احسان کہ ربع ثالث سنن ابی داؤد جو مسودہ
پارہ کے پوری ہونے پر تمام ہوا ذیحجہ کی پچیسوین تاریخ ۱۳۲۶ھ ہجری مین خدا قبول فرماوے اور ربع رابع کی تمام کرنیکی جلد توفیق دیوے

حسبنا الله ونعم الوكيل

تم الجزء الرابع والعشرون وبتمامه كمل الربع الثالث من كتاب
سنن ابي داود ويتلوه الجزء الخامس والعشرون من الربع الرابع انشاء الله تعالى

فہرست پارہ چوبیسوان سنن ابی داؤد علیہ الرحمۃ

صفحہ	باب
۹۵۹	جو دوست ایکدوسرے کی صدسے
	فخر کی کہی کہاوے کہلا دین ان کا
	کہانا نہ کہانا بہتر ہے۔
〃	جنابت کے گھر میں کوئی
	کام خلاف شرع ہو تو دعوت
	قبول نہ کرنا۔
〃	جب دو آدمی ایک ساتھ دعوت
	کریں تو کہاں جاوے
۹۶۰	جسکا م کا کہانا سامنے آوے
	نماز عشا بھی تیار ہو تو کیا کری
〃	کہانے سے پہلے دونوں ہاتھ
	دھونے کا بیان
۹۶۱	جلدی کیوجہ سے بغیر ہاتھ دھوئے
	ہی کہانا درست ہے۔
〃	کہانے کی برائی کرنا منع ہے اگر
	جی چاہے تو نہ کہاوے
〃	سب ملکر ایک جگہ کہانا مستحب
	ہے یہ ۔۔۔ کا ہے
〃	کہانا شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ
	کہنا چاہیے۔
۹۶۳	تشہد کا کر کہانا یا بیکا لگا کر کہانا
	خلاف سنت ہے۔
〃	پیالے یا رکابی کے بیچ میں سے

صفحہ	باب
〃	نہ کہاوے بلکہ ایک کنارہ سے کہاوے
۹۶۴	جس دسترخوان پر کرامات یا محرمات
	کا استعمال ہو اوسپر بیٹھنا نہ چاہیے
〃	داہنے ہاتھ سے کہانیکا بیان۔
〃	گوشت کہانے کا بیان۔
۹۶۵	کدو (یعنے لمبا کدو) کو کہانے
	کا بیان۔
〃	ثرید کا بیان اوسکی تفسیر آگے آتی ہے
〃	کسی کہانیسے گھن کرنا برا ہے (یعنے
	جو حلال ہو شرع میں)
۹۶۶	جلالہ یعنے نجاست خوار جانور کا
	کہانا کیسا ہے۔
〃	گھوڑے کا گوشت کہانا کیسا
	ہے۔
۹۶۷	خرگوش کہانے کا بیان
〃	گوہ کہانا کیسا ہے۔
۹۶۸	حبارٰی (ایک چڑیا کا نام
	ہے) کا گوشت کہانا درست
	ہے۔
〃	حشرات الارض یعنے جو جانور
	زمین کے اندر رہتے ہیں
	اونکا بیان۔
۹۶۹	جن جانوروں کی حرمت

صفحہ	باب
〃	قرآن اور حدیث میں نہ ہیں
	ہے۔
〃	گفتار (یعنے ہندوریا
	تکھہ) کہانے کا بیان
〃	درندے جانوروں کے
	گوشت کہانے سے ممانعت
۹۷۰	بستی اور آبادی کے گدھوں
	کا گوشت کھانا کیسا ہے
۹۷۱	تیتر ہی کا گوشت کھانا
	کیسا ہے۔
۹۷۲	جو مچھلی دریا میں مرکر پانی
	پر تیرآوے اوس کا کہانا
	کیسا ہے۔
〃	جو شخص لاچار ہو جاوے
	مردار کہانے پر اوس کا بیان
۹۷۳	کئی قسم کے کہانے پکانا
	اور ایک وقت میں کہانا
	درست ہے۔
〃	پنیر کہانے کا بیان
〃	سرکے کا بیان۔
〃	تہن کہانے کا بیان۔
۹۷۵	کھجور کا بیان
〃	کہاتے وقت کھجور کو دیکھتے

صفحہ	باب
۹۷۵	جانا اور صاف کرتے جانا
〃	دو دو تین تین کھجورین ایک ایک بار مین اوٹھا کر کھانا
۹۷۶	دو قسم کے کھانون کو ملا کر کھانے کا بیان۔
〃	اہل کتاب رہنے یہود اور نصاری کے برتنون مین کھانا کیسا ہے
〃	سمندر کے جانور کھانا درست ہے۔
۹۷۷	چوہا گھی مین گر پڑے تو کیا کرنا چاہیے
۹۷۸	نوالہ کھانے مین اگر ہاتھ سے گر پڑے تو کیا کرنا چاہیے۔
〃	نوکر اور غلام کو اپنے ساتھ کھلانا بہتر ہے
〃	رومال سے کب ہاتھ پہونچی۔
۹۷۹	کھانا کھا کر کیا دعا پڑھنا چاہیے
〃	کھانا کھا کر ہاتھ اچھی طرح صاف کرکے دھوے۔
〃	کھانا کھا کر کھانا کھلانے والے کیواسطے دعا کرنا
۹۸۰	دوا اور علاج کرنا کیسا ہے
〃	پرہیز کرنے کا بیان۔
۹۸۱	پچھنی لگانے کا بیان۔
〃	پچھنی کس مقام پر لگاوے
〃	پچھنی کن کن تاریخون مین لگانا مستحب ہے
۹۸۲	رگ کا ٹنا یعنے فصد لینے کا بیان۔
〃	داغ دینے کا بیان۔

صفحہ	باب
۹۸۲	ناک مین دوا ڈالنے کا بیان۔
〃	نشرہ (جو ایک منتر ہے شیطانون کے نام کی ممانعت۔
〃	تریاق جو زہر کی سمیت کو دفع کرتا ہے اوسکا بیان۔
〃	جن دواؤن کا استعمال کردہ بے اونکا بیان
۹۸۳	عجوہ (ایک عمدہ قسم کی کھجور ہے) کی فضیلت
۹۸۴	اذنگلی سے حلق دبانا بچون کا۔
〃	سرمہ لگانے کا حکم اور اوسکے فوائد کا بیان۔
〃	نظر لگنا صحیح ہے شرع کے رو سے اوسکی اصل ہے۔
〃	جب عورت بچہ کو دودھ پلاتی ہو تو اوس سے جماع کرے
۹۸۵	تعویذ لٹکانے کا بیان۔
〃	منتر کرنے کا بیان اور اوس کا جواز (وہی منتر جس مین شرک کے الفاظ نہون۔
۹۸۶	منترون کا بیان۔
۹۹۱	عورتون کے موٹا کرنے کی تدبیر
〃	جو شخص غیب یا آیندہ کی باتین بتلاوے اوسکا بیان
〃	علم نجوم کا بیان (یعنے وہ نجوم جس سے غیب یا آیندہ کی بات بیان کری گا)
۹۹۲	رمل کے باتون پر یقین کرنا اور جانورون کے آوازون پر شگون لینا منع ہے۔
〃	شگون رہنے فال بد لینا منع ہے۔

تمت

اول الربع الرابع

بسم الله الرحمن الرحیم

الجزء الخامس والعشرون

پچیسوان پارہ

بسم الله الرحمن الرحیم

اول کتاب العتاق شروع ہوئی کتاب بردہ آزاد کرنیکی اللہ کے نام سے جو مہربان ہے بڑی رحمت والا **باب** فی المکاتب یودی بعض کتابته فیعجز او یموت مکاتب اپنی بدل کتابت مین سے کچھ ادا کرے پھر عاجز ہوجاوے یا مرجاوے تو کیا حکم ہی **عن** عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده عن النبی صلی الله علیه وسلم قال المکاتب عبد ما بقی علیه من مکاتبته درہم ترجمہ عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکاتب **ف** مکاتب اوسکو کہتے ہین کہ مالک اپنے غلام یا لونڈی سے زر بہاداد اوس کو اقرار اور نوشتہ کردیوی کہ ہر مہینے مین اسقدر پہونچایا کرے جب اتنے روپیہ وہ پہونچاویگا تو وہ آزاد ہے جبتک اوس لکھے مین ایک درہم بھی باقی رہے گا وہ آزاد نہ ہوگا **ف** غلام ہے جبتک لکھے مین سے ایک درہم بھی باقی رہے **عن** عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده ان النبی صلی الله علیه وسلم قال ایما عبد کاتب علی مائة اوقیة فاداها الا عشرة اواق فهو عبد وایما عبد کاتب علی مائة دینار فاداها الا عشرة دنانیر فهو عبد ترجمہ عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اوس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے اپنے غلام کو سو اوقیہ (اوقیہ چالیس درم کا ہوتا ہے) پر مکاتب کیا پھر اون سب کو ادا کیا مگر دس اوقیہ باقی رہے تو وہ غلام ہی ہی اور جسنے اپنے غلام کو سو دینار پر مکاتب کیا پھر اوس نے سب ادا کیے مگر دس دینار باقی رہے تو وہ غلام ہی ہی (یہ نہوگا کہ جسقدر روپیہ اوس نے ادا کیا ہے اوتنا حصہ اوسکا آزاد ہوجاوی) **عن** نبهان مکاتب ام سلمة قال سمعت ام سلمة تقول قال لنا رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا کان لاحدکن مکاتب فکان عنده ما یودی فلتحتجب منه ترجمہ نبہان سے روایت ہی جو مکاتب تھا ام سلمہ کا اوسنے سنا ام المومنین ام سلمہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے فرماتی تھے جب تم مین سے کسی پاس مکاتب ہو اور اوس مکاتب کے پاس اسقدر مال ہو جس سے کہ وہ بدل کتابت ادا کرسکتا ہی تو اوس سے اوس کے مالک کو چھپنا چاہیے (اسواسطے کہ وہ مثل آزاد کے ہی) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کو اپنے غلام سے پردہ ضرور نہین ہی اور یہی مذہب ہی اکثر ائمہ کا لیکن ابو حنیفہ سے پردہ کرنا منقول ہی **باب** فی بیع المکاتب اذا فسخت الکتابة جب عقد کتابت فسخ ہوجاوی تو مکاتب کو بیچنا درست ہی **عن** عروة ان عائشة رضی الله عنها اخبرته ان بریرة جاءت عائشة تستعینها

فی کتابتہا ولم تکن قضت من کتابتہا شیئا فقالت لہا عائشۃ ارجعی الی اہلک فان احبوا ان اقضی
عنک کتابتک ویکون ولاؤک لی فعلت فذکرت ذلک بریرۃ لاہلہا فابوا وقالوا ان شاءت ان
تحتسب علیک فلتفعل ویکون لنا ولاؤک فذکرت ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ابتاعی فاعتقی فان الولاء لمن اعتق ثم قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما بال
اناس یشترطون شروطا لیست فی کتاب اللہ من اشترط شرطا لیس فی کتاب اللہ فلیس لہ وان شرط مائۃ
شرط شرط اللہ احق واوثق ترجمہ عروہ نے حضرت عائشہ سے روایت کیا ہے کہ بریرہ اون کے پاس آئی مدد مانگنے کو اپنی
مبل کتابت کے ادا کرنے میں اور اوس نے اپنی مبل کتابت میں سے کچھ ادا نہیں کیا تھا تو حضرت عائشہ نے بریرہ سے کہا تو اپنے لوگوں سے
جاکر دریافت کر اگر تیری لوگوں کو یہ منظور ہو کہ تیری مکاتبت کو ادا کرکے تیری ولاء ولا اوس کے کا نام ہے جو غلام آزاد کیا
ہوا چھوڑ کر مرجاوے) میں ایسا کروں تو میں کرتی ہوں پھر بریرہ نے اپنے لوگوں سے جاکر یہ سب بیان کیا انہوں نے ولاء دینے سے انکار
کیا اور کہا اگر حضرت عائشہ کو تجھ پر اسقدر دنیا منظور ہو تو دیویں (ولا یعنی کی توقع نہ رکھیں) تیری ولا ہم لیویں گے حضرت عائشہ
نے یہ سب حال رسول اللہ صلعم سے عرض کیا رسول اللہ صلعم نے اون سے فرمایا کہ تم بریرہ کو لیکر آزاد کردو اسلیئے کہ جو آزاد کریگا اوسی
کو ولاء ملیگی ف یعنی شرع کے رو سے ولا کا مستحق وہی ہے جو آزاد کری پھر جو شرط اسکی خلاف کیجاوی وہ لغو ہے تم یہ شرط منظور
کرو ولاء تمہیں کو ملے گی ف پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوگئے اور لوگوں کیطرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ لوگوں کا
کیا حال ہے کہ وہ ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو اللہ کی کتاب میں نہیں ہیں پھر جو کوئی ایسی شرط کری کہ وہ اللہ کی کتاب میں نہ
ہو تو اوس کے لیے وہ شرط صحیح نہ ہوگی اگرچہ ایسی سو شرط سو بار لگائی جاوے اللہ کا حکم سچا اور اوسی کی شرط مضبوط ہے یعنے
جو شرط اوس نے درست کی) عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت جاءت بریرۃ لتستعین فی کتابتہا فقالت لی
کاتبتہا علی تسع اواق فی کل عام اوقیۃ فاعینینی فقالت ان احب اہلک ان اعدہا عدۃ
واحدۃ واعتقک ویکون ولاؤک لی فعلت فذہبت الی اہلہا وساق الحدیث نحو الزہری
زاد فی کلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی آخرہ مابال رجال یقول احدہم اعتق یا فلان والولاء لی انما
الولاء لمن اعتق ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہؓ پاس بریرہ آئی اپنی کتابت میں مدد لینے کو اور کہا کہ مجھکو میری لوگوں نے
مکاتب کیا ہے نو اوقیہ پر ہر سال میں ایک اوقیہ ف اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے ف تو میری مدد کر حضرت عائشہ نے
کہا اگر تیرے لوگوں کو منظور ہو تو میں ایک ہی دفعہ سب دیدیتی ہوں اور تجھکو آزاد کردیتی ہوں اور تیری ولا میں لونگی تو پھر بریرہ اپنے
لوگوں پاس گئے اور ذکر کیا پھر بیان کیا حدیث کو جیسطرح سے اوپر گزر چکی اتنا زیادہ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
پھر بھی فرمایا لوگوں کا کیا حال ہے دوسری سے کہتے ہیں تو آزاد کردے ولا ہم لیویں گے یہ کیسی لغو بات ہے ولا تو اوسی کو ملتی ہے جو آزاد
کری ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب عقد کتابت فسخ ہوجاوے مثلاً مکاتب جز ہوکر اپنی عاجزی بیان کردی تو پھر غلام ہوجاتا ہے

پس اوسکا بچیا درست ہوگا **عن** عائشة رضی الله عنها قالت وقعت جویریة بنت الحرث بن المصطلق
فی سهم ثابت بن قیس بن شماس او ابن عم له فکاتبت علی نفسها وکانت امراة ملاحة تاخذ العین قالت
عائشة رضی الله عنها فجاءت تسال رسول الله صلی الله علیه وسلم فی کتابتها فلما قامت علی الباب
فرایتها کرهت مکانها وعرفت ان رسول الله صلی الله علیه وسلم سیری منها مثل الذی رایت فقالت
یا رسول الله انا جویریة بنت الحرث وانا کان من امری ما لا یخفی علیک وانی وقعت فی سهم ثابت
بن قیس بن شماس وانی کاتبت علی نفسی فجئت اسالک فی کتابتی فقال رسول الله صلی الله علیه
وسلم فهل لک الی ما هو خیر منه قالت وما هو یا رسول الله قال اؤدی عنک کتابتک واتزوجک
قالت قد فعلت قالت فتسامع الناس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قد تزوج جویریة فارسلوا
ما فی ایدیهم من السبی فاعتقوهم وقالوا اصهار رسول الله صلی الله علیه وسلم فما راینا امراة کانت اعظم
برکة علی قومها منها اعتق فی سببها مائة اهل بیت من بنی المصطلق ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ
سے روایت ہے کہ جویریہ حارث بن مصطلق کی بیٹی ثابت بن قیس بن شماس یا اون کے چچازاد بھائی کے حصہ مین آئین (یعنے
لڑائی مین پکڑی گئین جب مال غنیمت تقسیم ہوا تو یہہ بھی ثابت کے حصہ مین آگئین) اوس نے بدل کتابت دینا قبول کیا کیونکہ
جویریہ ایک خوبصورت نمکین عورت تہین ہر شخص کی آنکھہ اون پر پڑتی تہی۔ حضرت عائشہ نے کہا جویریہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم پاس آئین اپنی بدل کتابت مانگنے کو (یعنے کچھہ آپ اعانت کرین تو وہ روپیہ کتابت کا ادا کرکے آزادی حاصل
کرین) جب وہ دروازی پر کہڑی ہوئین تو مینے اونکو دیکہکر اونکا آنا ہمجہا (ایسا نہ ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کو
دیکہلین اور آپ رغبت کرین اونسے نکاح کرنے مین) مین نے اپنے دلمین کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی وہی چیزین
دیکہینگے جو مین نے دیکہی ہین (یعنے صورت اور تناسب اعضا) اتنے مین وہ بولین یارسول اللہ مین جویریہ ہون حارث کی بیٹی
اور جو میرا حال پہلے تہا اوسکو آپ جانتے ہین (یعنے مین ایک رئیس کی بیٹی ہون قسمت کیوجہ سے ایک بلا مین پڑگئی) اب مین
ثابت بن قیس کے حصہ مین آئی ہون تو مین نے اپنے تئین مکاتب کیا ہے اور آپ پاس آئی ہون اپنا بدل کتابت مانگنے کو رسول
اللہ صلعم نے فرمایا مین تجھہ سے ایک بہتر بات کہتا ہون جویریہ بولین وہ کیا ہے یارسول اللہ آپ نے فرمایا مین تیرا زر کتابت ادا کرکے تجھہ سے
نکاح کرلیتا ہون جویریہ نے کہا مین کرچکی (یعنے مجھے منظور ہی آپ سے بخوشی نکاح کرچکی) حضرت عائشہ نے کہا لوگون نے جب سنا
کہ رسول اللہ صلعم نے جویریہ سے نکاح کیا تو جتنے قیدی بنی مصطلق کے تہے اون کو ہاتہون مین تہے اون سب کو آزاد کردیا اس خیال سے
کہ یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سسرال والے ہوگئے تو ہم نے کوئی عورت اتنی برکت والی نہین دیکہی جسکی وجہ سے اپنی قوم
کو اتنا فائدہ پہونچا ہو جیسے جویریہ تہین اونکے ساتہہ سو قیدی اون کی قوم کے تہے بنی مصطلق مین سے **ف** غزوہ بنی
مصطلق جسکو غزوہ مریسیع بہی کہتے ہین چہٹے سال مین ہجرت کے ہوا اس غزوی مین یہ بات سنہ نو ہی مین کرکر آئے تہے جویریہ بنت حارث

بھی نہیں ہین نہین آپ نے اونکو آزاد کر کے اونسے نکاح کر لیا انتقال ہوا اونکا ۶۰ ھ ہجری مین اور تفصیل اسکی اسد الغابہ مین ہے

تاریخ مین موجود ہے **باب** فی العتق علی الشرط ایک شرط لگا کر کسیکو آزاد کرنا کیسا ہے **عن** صفیۃ قال

کنت مملوکا لام سلمۃ فقالت اعتقک واشترط علیک ان تخدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما عشت فقلت

فقلت ان لم تشترطی علی ما فارقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما عشت فاعتقتنی واشترطت

صفیہ سے روایت ہی کہ مین ام سلمہ کا غلام تہا سو وہ مجھ سے بولین کہ مین تجھی آزاد کر دیتی ہون اس شرط پر کہ تو اپنی زندگی بھر رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کری۔ راوی کہتا ہے کہ مین نے ام سلمہ کو جواب دیا اگر تم مجھ سے یہ شرط نہ کرتی تو بھی مین آپ جیتی جی رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت سے جدا نہ ہوتا **ف** یعنے تمہاری شرط کرنیکی کیا حاجت ہی مین خود آنحضرت کی خدمت کو سعادت

جانتا ہون **ف** پھر ام سلمہ نے بھی شرط لیکر آزاد کر دیا مجھے **باب** فیمن اعتق نصیبا لہ من مملوک جو شخص

غلام مین سے کچھ حصہ آزاد کر دیوے **عن** ابی الولید عن ابیہ ان رجلا اعتق شقیصا لہ من غلام فذکر

ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لیس للہ شریک زاد ابن کثیر فی حدیثہ فاجاز النبی صلی

اللہ علیہ وسلم عتقہ **ترجمہ** ابو الولید نے اپنے باپ سے روایت کیا ہی ایک شخص نے ایک حصہ کو آزاد کر دیا کسی غلام مین سے

پھر اوسکی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی تو آپ نے فرمایا اللہ کا کوئی شریک نہین ہی **ف** یعنی جو کام اللہ کی خالصتہ

کے لیے عبادت کے قسم سے ہو اوس مین دوسری کی شرکت نہ چاہیے **ف** ابن کثیر نے اپنی حدیث مین زیادہ کیا ہی

کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کے آزاد کر دینے کی رخصت دی یعنے اوس غلام کے بالکل آزادی کا حکم فرمایا **عن**

ابی ھریرۃ ان رجلا اعتق شقصا لہ من غلام فاجاز النبی صلی اللہ علیہ وسلم عتقہ وعزیہ بقیۃ

ثمنہ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی ایک شخص نے اپنا حصہ آزاد کر دیا جو کسی غلام مین تہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

رخصت دی اوس کے آزاد کر دینے کی اور تاوان دلایا اوس سے باقی قیمت کا اوس شریک کو جسنے اپنا حصہ آزاد نہین کیا

عن قتادۃ باسنادہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اعتق مملوکا بینہ وبین اخر فعلیہ

خلاصہ **ترجمہ** قتادہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایسے بردی کو آزاد کری جس مین دوسرا

شخص بھی شریک ہو تو اوسی پر چٹوانا اوس بردی سے کا لازم ہوگا (یعنے دوسری شریک کے حصے کی قیمت ادا کرنا ہوگی اگر آزاد

کرنیوالا مالدار ہو جیسا آتا ہے) **عن** قتادۃ باسنادہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اعتق نصیبا لہ

فی مملوک عتق من مالہ ان کان لہ مال **ترجمہ** قتادہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے

اپنا حصہ شرک غلام مین سے آزاد کر دیا تو وہ غلام پورا آزاد ہو گیا اوسکے مال مین سے اگر وہ مالدار ہے **ف** پھر وہ اپنے

شریک کے حصے کے دام بھر دیگا اور جو وہ آزاد کرنیوالا مالدار نہ ہو تو اوسی قدر حصہ اوسکا آزاد رہے گا ائمہ ثلثہ کے نزدیک اور ابو حنیفہ

کے نزدیک غلام سے محنت مشقت کرا کے دام ادا کراوین گے **باب** من ذکر السعایۃ فی ھذا الحدیث جس شخص کے نزدیک

آزاد کرنیوالا مفلس ہو تو غلام سے محنت کرائی جاوے اوسکی دلیل عن ابی هریرة قال قال النبی صلی الله علیه وسلم
من اعتق شقیصا فی مملوکه فعلیه ان یعتقه کله ان کان له مال والا استسعی العبد غیر مشقوق
علیه ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے اپنے حصہ کو آزاد کردیا جو مشترک غلام میں تہا
تو لازم ہے اسپر پورا آزاد کرنا اوسکو پہر اگر اُس کے پاس مال نہیں ہے تو بغیر مشقت ڈالنے کے اوسپر اس سے سعی طلب
کے جاویگی ف یعنے اس غلام سے دوسری شریک کہینچی کہ ہماری حصہ کی قیمت دیکر تو بالکل آزاد ہو جا نہیں تو جسقدر
ہمارا حق تجھپر ہے اوتنی خدمت کر عن ابی هریرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من اعتق شقصا
له او شقیصا له فی مملوك فخلاصه علیه فی ماله ان کان له مال فان لم یکن له قوم العبد قیمة
عدل ثم استسعی لصاحبه فی قیمته غیر مشقوق علیه قال ابو داؤد فی حدیثهما جمیعا فاستسعی
غیر مشقوق علیه ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اپنا حصہ ساجھی کے
غلام سے آزاد کری تو اوسپر ضرور ہے اپنے مال سے اوسکو بالکل خلاص کرو دینا یعنے اور شریکون کے حصے اپنے مال سے ادا کری اور
اگر آزاد کرنیوالا مالدار نہ ہو تو اوس غلام کی اُجبی قیمت ٹہرائی جاوے پہر بقدر حصے اور شریکون کے غلام نوکری اور
مزدوری کرے مگر اُسپر جبر نہ ڈالا جاوے ف یعنے اگر ایک غلام کے کئی مالک ہون اون مین سے ایک شخص اپنا حصہ
آزاد کردی پہر اگر وہ مالدار ہے تو غلام اوسی وقت آزاد ہوگیا اور شریکون کے حصے بہی اپنے مال سے ادا کردی۔ اور یہہ
مذہب ہے امام شافعی اور احمد اور ابی یوسف اور محمد کا اور امام اعظم کے نزدیک اور شریک مختار ہین چاہین اپنے حصے
کیموافق اُس غلام سے محنت کروالین اور چاہین آزاد کرنے والے سے قیمت کا دعوی کرین اور چاہین اپنے حصے کو آزاد کردین اور اگر
آزاد کرنیوالا محتاج ہو اور مفلس ہو تو شافعی اور احمد کا یہہ مذہب ہے کہ اوس کے بقدر حصہ آزاد ہوا باقی حصون کے قدر غلام ہے
اور شریکون کو کچھ نہین پہونچتا کہ اوس سے محنت کروالین یا آزاد کرنیوالے سے قیمت کا دعوی کرین لیکن یہہ مذہب ظاہر اس
حدیث کے خلاف ہے اور امام اعظم اور ابی یوسف اور محمد کا یہ مذہب ہے کہ اور شریک بقدر اپنے حصون کے غلام سے محنت مزدوری
کراکے اپنی قیمت بہرلوین جیسا کہ یہ حدیث اون کے مذہب کی صاف دلیل ہے اور یہ جو فرمایا کہ غلام پر جبر نہ کرین یعنے شتابی
نہ کرین اور اپنے حق سے زیادہ نہ مانگین شافعی اور احمد کی دلیل ابن عمر کی حدیث ہے جسمین عتق ما عتق کا لفظ موجود ہے
مگر یہ زیادت ثابت نہین ہے ابن حزم نے کہا کہ روایت یعنے محنت مشقت کرائی کو تمیں صحابہ نے روایت کیا ہے باب
فیمن وجد عنده ما باعه او ما ابتاعه ممن لا یستسعی جن لوگون کے نزدیک محنت مشقت نہ کرائی جاوے اون کی دلیل عن عبد الله
بن عمران رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من اعتق شرکا له فی مملوك اقیم علیه قیمة العدل فاعطی
شرکاءه حصصهم واعتق علیه العبد والا فقد عتق منه ما عتق ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص شترک غلام مین سے اپنا حصہ آزاد کردے تو اوس غلام کی قیمت لگا کر ہر ایک شریک کو موافق

حصہ کے ادا کریگا اور غلام اوس بیطرف سے آزاد ہو جاویگا اور اگر اوس سے پاس مال نہین ہے تو جسقدر اوس غلام مین سے ادا ہوا
سے اتنا ہی حصہ آزاد ہوگا **ف** مالک اور شافعی اور احمد کا یہی مذہب ہے اور ابو حنیفہ اور اوزاعی و لیث اور اسحاق کا یہ ہے کہ
اگر آزاد کرنیوالا مفلس ہو تو باقی شریک غلام سے محنت کرواکر اپنے حصونکے دام وصول کرلینگے تو پورا ادا ہو جاویگا **عن** ابن عمر
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمعناہ قال وکان نافع ربما قال فقد عتق منہ ما عتق وربما یقولہ ترجمہ ابن عمر سے
اسیطرح سے روایت ہے ایوب نے کہا کبھی نافع نے اسکو بیان کیا ہے فقد عتق منہ ما عتق اور کبھی نہین بیان کیا (یعنے صرف حدیث
کو یہین تک بیان کیا وعتق علیہ العبد) **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھذا الحدیث قال فلا ادری
ھو فی الحدیث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم او شیء قالہ نافع ولا اعتق منہ ما عتق ترجمہ عبداللہ بن عمر سے اسی
روایت ہے ایوب نے کہا مین نہین جانتا کہ فقد عتق منہ ما عتق حدیث مین داخل ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے یا نافع
کا قول ہے پس مشتبہ ہوگیا یہ فقرہ جو حجت تھا مالک اور شافعی اور احمد کا اور قوی ہی دلیل ابو حنیفہ اور اوزاعی کی **عن** ابن عمر
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اعتق شرکا من مملوک لہ فعلیہ عتقہ کلہ ان کان لہ ما یبلغ
ثمنہ وان لم یکن لہ مال عتق نصیبہ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص شریک
غلام مین سے اپنا حصہ آزاد کردی تو اوسپر ضرور ہے کہ اپنے مال سے اوسکو بالکل آزاد کرے اگر اوس شخص کے پاس اتنا مال ہو کہ غلام
کی قیمت دیسکے اور جو آزاد کرنیوالا مال دار نہ ہو تو جسقدر اوس غلام مین سے آزاد ہوا ہے اتنا ہی حصہ آزاد ہوگا (اور باقی شریکون
حصہ کو اوسکے اختیار رکھتے ہین چاہین آزاد کردین چاہین غلام رہنے دین) **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
بمعنی مالک ولم یذکر وان الا فقد عتق منہ ما عتق انتھی حدیثہ الی اعتق علیہ العبد علی معناہ
ترجمہ ابن عمر سے یہی حدیث اوسی طرح مروی ہے جیسے اوپر گزری مگر اس روایت مین یہ فقرہ نہین ہے والا فقد عتق منہ ما عتق
بلکہ حدیث وہین پر ختم ہوگئی ہے وعتق علیہ العبد (ان روایتون سے معلوم ہوگیا کہ زیادت فقد عتق منہ ما عتق کے مختلف فیہ
ہونیکی وجہ قابل اطمینان نہین ہے) **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اعتق شرکا لہ فی عبد عتق
منہ ما بقی فی مالہ اذا کان لہ ما یبلغ ثمن العبد ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو شخص مشترک غلام مین سے اپنا حصہ آزاد کردے تو جتنا حصہ باقی رہا وہ بھی آزاد ہوگا اگر اوس کے پاس اتنا مال ہو کہ غلام کی قیمت
دیسکے تو اوسکا مال مین سے آزاد ہوگا **عن** سالم عن ابیہ یبلغ بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان العبد بین
اثنین فاعتق احدھما نصیبہ فان کان موسرا یقوم علیہ قیمۃ لا وکس ولا شطط ثم یعتق ترجمہ سالم نے
اپنے باپ سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی ساجھی کا غلام ہو اور اون مین سے ایک شخص اپنا حصہ
آزاد کردے اور جو آزاد کرنیوالا مال دار ہو تو اوس غلام کی واجبی قیمت ٹھہرائی جاوے نہ گھٹا کر نہ بڑھا کر پھر وہ غلام اوسی طرح
سے آزاد ہوگا (اور وہ واجبی قیمت دوسری شریک کی ادا کردیگا) **عن** النعمان ان رجلا اعتق نصیبا لہ من مملوک فلم

یضمنہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال احمد انما ھو التاء یعنی التلب کان شعبۃ الثقلم یبین التاء
عن التاء ترجمہ تلب بن ثعلبہ بن یربوع عنبری ہی روایت ہی ایک شخص نے اپنا حصہ غلام مین سے آزاد کر دیا تو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اوسکو ضمان نہ دلایا باقی قیمت کا احمد نے کہا اس صحابی کا نام تلب ہی تا می فوقانیہ سے نہ ثلب ثا مثلثہ سے
اور شعبہ راوی اس حدیث کے التغر تہے یعنی اون کی زبان ہی تے نہین نکلتی تہی وہ تے کو ثے کہتے ہین (اس صحابی ہی ایک
ہی حدیث مروی ہی) باب فیمن ملک ذا رحم محرم جو شخص کسیکے ناتے والی کا مالک ہو جس سے نکاح حرام ہے
تو وہ آزاد ہو جاویگا عن سمرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال موسی فی موضع اخر عن سمرۃ یحسب
حماد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ملک ذا رحم محرم فھو حر ترجمہ سمرہ بن جندب سی روایت ہے
(جو ایک صحابی مشہور ہین اونکا انتقال بصرہ مین ہوا ۵۸ھ ہجری مین) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو قرابت
والے محرم کا مالک ہوا سو وہ آزاد ہی ف ذو رحم جیسے باپ بیٹا بہائی چچا اور محرم جس سے نکاح درست نہین عن
عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال من ملک ذا رحم محرم فھو حر ترجمہ عمر بن خطاب رض روایت ہی جو کوئی ناتے
قرابت والے محرم کا مالک ہو سو وہ آزاد ہی (یعنی مالک ہوتی ہی وہ آزاد ہو جاویگا) عن الحسن قال من ملک ذا رحم محرم
فھو حر ترجمہ حسن سے روایت ہی جو کوئی قرابت والی محرم کا مالک ہوا سو وہ آزاد ہے عن جابر بن زید والحسن
مثلہ ترجمہ جابر بن زید اور حسن بصری سے ایسا ہی مروی ہی باب فی عتق امہات الاولاد ام ولد مولی کے مرنیکے
بعد آزاد ہو جاویگی عن سلامۃ بن معقل امرأۃ من خارجۃ قیس عیلان قالت قدم بی عمی فی الجاھلیۃ
فباعنی من الحباب بن عمرو اخی ابی الیسر بن عمرو فولدت لہ عبد الرحمن بن الحباب ثم ھلک فقالت
امراتہ الان واللہ نباعین فی دینہ فاتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ انی
امرأۃ من خارجۃ قیس عیلان قدم بی عمی المدینۃ فی الجاھلیۃ فباعنی من الحباب بن عمرو اخی ابی الیسر
بن عمرو فولدت لہ عبد الرحمن فقالت امراتہ الان واللہ نباعین فی دینہ فقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم من ولی الحباب قبل اخوہ ابو الیسر بن عمرو فبعث الیہ فقال اعتقوھا فاذا سمعتم
بن رفیق قد مر علی فاتونی اعوضکم منھا قالت فاعتقونی وقدم علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
برفیق فعوضھم منی غلاما ترجمہ سلامہ بنت معقل سی روایت ہی جو ایک عورت تہی بنی خارجہ قیس عیلان مین سے مجھکو
جاہلیت کے زمانے مین میرا چچا لیکر آیا اور حباب بن عمرو جو ابو الیسر بن عمرو کا بہائی تہا اوسکے ہاتھ چچا میری بیچ ڈالی حباب
کا ایک لڑکا عبد الرحمن نامی حباب سے پیدا ہوا بعد اوس کے جا مرا گیا اوسکی عورت بولی قسم خدا کی اب حباب کے قرضی مین بیچی
جاویگی یہ سنکر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور عرض کیا یا رسول اللہ مین قبیلہ قیس عیلان کی عورت ہون میرا چچا مجھکو
جاہلیت کے زمانے مین مدینے مین لیکر آیا اور حباب بن عمرو کے بھتیجے جو ابو الیسر کا بہائی تہا میری بیچ ڈالی حباب کا ایک

لڑکا ہی پیدا ہوا عبدالرحمن بن الحباب اب حباب کی عورت کہتی ہی کہ تو بیچ جا دیگی اوسکے قرضے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا حباب کا وارث کون ہی لوگون نے کہا اوسکا بھائی ابوالبسیر بن عمرو آپ نے اوس سے کہا بھیجا کہ سلامہ کو آزاد کر دیجئے تم سنیوکہ میری پاس غلام لونڈے آئی ہین تو آنا مین اسکا بدلہ تم کو دونگا سلامہ نے کہا یہ سنکر اون لوگون نے مجھو آزاد کر دیا پھر رسول اللہ صلعم پاس غلام لونڈی آئے تو آپنے میری عوض مین ایک غلام اونکو دیا **باب** امام مالک نے حضرت عمر سے روایت کیا انہون نے کہا جب کوئی لونڈی اپنی مولی کا بچہ جنی تو پھر مولی اوسکو نہیں بیچ سکتا ہے نہ ہبہ سے نہ ترکے مین وارثون کو دلا دے بلکہ اوس سے فائدہ اٹھایا کرے جب مولی مرجاویگا تو وہ آزاد ہوجاوی گی یہی قول ہے ائمہ اربعہ اور جمہور علما کا۔ ام ولد اوسی لونڈی کو کہتے ہین جس کے پیٹ سے مولی کی اولاد ہو۔ بعضون کے نزدیک ام ولد کی بیع درست ہی حضرت علی سے بھی ایسا ہی مروی ہے یہ حدیث اون کی دلیل ہے **عن** جابر بن عبداللہ قال بعنا امہات الاولاد علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا نری بذلک بأسا فلما کان عمر نہانا فانتہینا ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہی ہم ام ولد (یعنے اوس لونڈی کو جسکے اولاد ہوجاتی ہمارے نزدیک) کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانے مین بیچا کرتے تھے پھر جب عمر رضی اللہ عنہ کا وقت ہوا تو اونہون نے ہم کو اوس سے منع فرمایا سو ہم باز رہے (حضرت عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوگا) **باب** فی بیع المدبر مدبر وہ غلام جسکو مولی نے اپنی موت کے بعد آزاد کر دیا ہو) کی بیع کا بیان **عن** جابر بن عبداللہ ان رجلا اعتق غلاما لہ عن دبر منہ ولیس لہ مال غیرہ فاراد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فباعہ بسبع مائۃ او بتسع مائۃ ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہی ایک شخص نے اپنے غلام کو اپنے مرجانے کے بعد آزاد کیا اور اوس شخص کے پاس اوس غلام کے سوا اور کچھ مال نہ تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس غلام کے بیچنے کا حکم دیا تو وہ سات سو یا نو سو کو بکا دیہی قول ہے شافعی کا مدبر کے بیع درست ہی اور مالک کے نزدیک جب اور کچھ مال نہ ہو اور مولی مدیون ہے تو مجبوری مدبر کی بیع درست ہی اور ابوحنیفہ کے نزدیک مدبر کی بیع کسی حال مین درست نہین وہ کہتے ہین کہ اس حدیث مین مدبر سے مقید مراد ہے یعنے جس مولی نے یون کہا ہو اگر مین اسی بیماری سے مرجاؤن یا اسی سفر مین مرجاؤن تو تو آزاد ہے نہ مدبر مطلق جسکی آزادی کو موت پر کہا ہو وہ مولی کے مرتے ہی آزاد ہوجاویگا **عن** جابر بن عبداللہ بہذا زاد وقال یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم انت احق بثمنہ واللہ اغنی عنہ ترجمہ جابر بن عبداللہ سے یہی حدیث مروی ہی اتنا زیادہ ہے اسمین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا اوس غلام کی قیمت لینے کا تو زیادہ تر حقدار ہے اور اللہ اوس سے بے پرواہ ہی (یعنے اگر آزاد ہوتا تو اللہ زیادہ خوش ہوتا پر اوسکو پرواہ نہین بندہ محتاج ہے) **عن** جابر ان رجلا من الانصار یقال لہ ابو مذکور اعتق غلاما لہ یقال لہ یعقوب عن دبر ولم یکن لہ مال غیرہ فدعا بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال من یشتریہ فاشتراہ نعیم بن عبداللہ بن النحام بثمان مائۃ درہم فدفعہا الیہ قال اذا کان احدکم فقیرا فلیبدا بنفسہ فان کان فیہا

فضل نفسه علی عیاله فان کان فیها فضل فعلی ذی قرابته او قال علی ذی رحمه فان کان فضل فها هنا و
ها هنا ترجمہ جابر سے روایت ہے انصار مین ایک شخص تہا اوسکو ابومذکور کہتے تہے اوس نے اپنے مدبر غلام کو جسکو یعقوب
کہتے تہے آزاد کیا اور اوس شخص کے پاس سوا اوس کے کچہ مال نہ تہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس غلام کو
بلا بہیجا۔ اور آپ نے فرمایا اس غلام کو کون خریدتا ہے تو اوس غلام کو خرید کیا نعیم بن عبد اللہ بن نحام نے
آٹہہ سو درہم کو پہر وہ درہم آپ نے اوسی انصاری کو دیے اور اوس سے فرمایا جب تم مین کوئی محتاج ہو (یعنے آزاد
کرنیوالا شخص) تو اپنی ذات سے شروع کرنا چاہیے پہر جو اپنی سے بچ رہے تو اپنے لڑکے بالون مین خرچ کرے اور جو گھر
والون سے بہی بچ رہی تو اپنے اور سکے سو درے کنبے کے لوگون مین خرچ کرے یا آپ نے ذی رحم فرمایا (یہ شک راوی
ہی) اور جو اتنے والون سے بہی بچ رہے تو ایسا کر اور ویسا کر ف یعنے پہر دوست آشناؤن پر خرچ کر اگر ان سے
بہی بچ رہے تو اللہ کی راہ مین صرف کر یہ نہین ہوسکتا کہ جورو بچے کنبے والے فاقون مرین اور تو اپنے مال کو خیرات
لیا کرے **باب** فیمن اعتق عبیدا له لم یبلغهم الثلث کوئی شخص اپنے غلامون کو آزاد کردے جو ثلث مال
سے زیادہ ہون تو کیا حکم ہے **عن** عمران بن حصین ان رجلا اعتق ستة اعبد عند موته ولم یکن
له مال غیرهم فبلغ ذلک النبی صلی الله علیه وسلم فقال له قولا شدیدا ثم دعاهم فجزاهم ثلاثة
اجزاء فاقرع بینهم فاعتق اثنین وارق اربعة ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے ایک شخص نے مرتے
وقت اپنے چہہ غلامون کو آزاد کیا اور اوس شخص کے پاس اون غلامون کے سوا اور کچہ مال نہ تہا یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو پہونچی تو آپ نے اوس آزاد کرنیوالے کو سخت سست کہا اور اون غلامو کو بلایا اور آپ نے اونکے تین حصے لگائے اور
اونکے بیچ مین قرعہ ڈالا پہر اون مین سے دو غلامون کو آزاد کر دیا اور چار کو غلامی مین رہنے دیا (یعنے ایک ثلث کو آزاد کر دیا
اسی قدر اوسکو اختیار تہا۔ **عن** ابی قلابة باسناده ومعناه ولم یقل فقال له قولا شدیدا ترجمہ ابو قلابہ سے
ایسا ہی روایت ہے اوس مین یہ نہین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو سخت سست کہا **عن** ابی یزید ان
رجلا من الانصار بمعناه وقال یعنی النبی صلی الله علیه وسلم لو شهدناه قبل ان یدفن لم یدفن فی
مقابر المسلمین ترجمہ ابو یزید سے روایت ہے ایک شخص انصاری نے اپنے چہیون غلامونکو آزاد کر دیا یہی حدیث بیان کی
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اس کے جنازہ پر پہلے دفنانے کے مین موجود ہوتا تو یہ مسلمانون کی قبرون مین
نہ دفنایا جاتا (یہی سخت لفظ تہا جو پہلی حدیث مین ہے) **عن** عمران بن حصین ان رجلا اعتق ستة اعبد
عند موته ولم یکن له مال غیرهم فبلغ ذلک النبی صلی الله علیه وسلم فاقرع بینهم فاعتق اثنین وارق
اربعة ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے ایک شخص نے اپنے مرتے وقت چہ غلامون کو اپنے آزاد کیا اور اوس شخص کے
پاس اون غلامونکے سوای اور کچہہ مال نہ تہا پہر اسکی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی تو آپ نے اون غلامون مین قرعہ ڈالا

اور دو کو اون مین سے آزاد کر دیا اور چار کو غلامی مین رہنے دیا اور قرعہ اسواسطے ڈالا کہ وہ غلام جنکو آزاد کرین اور رہین

باب فیمن اعتق عبدا لا مال جو شخص اپنے مال دار غلام کو آزاد کرے تو مال مالک کا ہوگا **عن** عبد اللہ بن عمر قال

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اعتق عبدا وله مال فمال العبد له الا ان یشترط السید ترجمہ

بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مالدار غلام کو آزاد کیا تو وہ مال اسیان کا حق ہی مگر کہ مالک شرط

کرلیوے **ف** یعنی مالک آزاد کرنے کے وقت کہے کہ یہ مال بھی تیرا ہے تجھی ہی دیدونگا اس صورت مین اس مال کو غلام

لی سکتا ہے **باب** فی عتق ولد الزنا جو غلام یا لونڈی ولد الزنا ہو اوسکا آزاد کرنا کیسا ہے **عن** ابی ہریرۃ

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولد الزنا شر الثلاثة وقال ابو هریرة لان امتع بسوط فی سبیل

اللہ عز وجل احب الی من ان اعتق ولد زنیة ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

زنا کا بچہ تینون مین برا ہے یعنے ماں اور باپ کی نسبت کیونکہ وہ دونو حلال زادے تھے اور زنا کی حد بھی اونپر نہ گئی مگر اس کے

اصل ہی خبیث ہی) ابوہریرہؓ نے کہا اگر مین اللہ کے راہ مین ایک کوڑا دون تو وہ اس سے بہتر ہے کہ مین ولد الزنا کو

آزاد کرون **باب** فی ثواب العتق بردہ آزاد کرنیکا ثواب کتنا ہی **عن** الغریف بن الدیلمی قال اتینا

واثلة بن الاسقع فقلنا له حدثنا لیس فیه زیادة ولا نقصان فغضب وقال ان احدکم لیقرأ

ومصحفه معلق فی بیته فیزید وینقص قلنا انما اردنا حدیثا سمعته من النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قال اتینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی صاحب لنا وجب یعنی النار بالقتل فقال اعتقوا عنه یعتق

اللہ بکل عضو منه عضوا منه من النار ترجمہ غریف بن دیلمی سے روایت ہی ہم لوگ واثلہ بن الاسقع کے پاس گئے

اور کہا ہم سے حدیث بیان کرو جس مین کچھ کمی زیادتی نہ ہو یہ سنکر واثلہ غصہ مین آئے اور کہا کہ تم مین سے ہر کوئی قرآن پڑھتا ہی

اور اوس کے گھر مین مصحف لٹکتا ہی پھر کم زیادہ کرتا ہی **ف** یعنے تمہاری گھر مین قرآن رہنے کے ساتھ بھی کبھی سہو سے

غلطی کرتے ہو اور مین حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سنانے مین اگر بعضی جا سہو سے نشیب و فراز کرون تو کیا تعجب ہے

کہ شبہ خطا سے کبھی خالی نہین وہان اعتقاد کے بدلنے سے التباس ہوا خذہ ہی اور جو بھول چوک سے یا ٹیڑھی بانی کے سبب سے یا دیت

الفاظ نکالنی طاقت نہ ہونیکے سبب سے غلطی واقع ہوتی ہی اوسپر کچھ مواخذہ نہین **ف** سو ہم نے کہا کہ ہم نے تو اوس حدیث کے

سننے کا تم سے ارادہ کیا تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تم نے سنی ہی تب واثلہ نے ہم سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و

سلم کی خدمت مین آئی اپنے ایک رفیق کے لیے کہ اوس نے اپنے اوپر دوزخ کو واجب ٹھہرالیا تھا مار ڈالنے کے سبب سے **ف**

یعنے ایک شخص کے مار ڈالنے کے سبب سے **ف** سو آنحضرتؐ نے فرمایا اوسکی طرف سے آزاد کرو یعنے غلام تو حق تعالے

بدلے ہر جوڑ جوڑ غلام کے جوڑ جوڑ آزاد کرنیوالے کا دوزخ سے آزاد کردیگا **ف** لونڈی غلام کا آزاد کرنا عمدہ عبادت ہی اور اوسکا

ثواب ہے کہ آزاد کرنیوالا دوزخ سے آزاد ہو جاتا ہی اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ غلام لنگڑا اچھا ہے بہ نسبت سالم ہونے

کہ ہر مرد جو آزاد کریگا اسکا آزاد ہوجاویگا اسی واسطے خصی غلام کے آزاد کرنیسے غیر خصی کا آزاد کرنا بہتر ہے **باب** عن ابی بحیر السلمی قال حاصرنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقصر الطائف ـــــ قال معاذ سمعت ابی یقول بقصر الطائف بحصن الطائف کل ذلک فسمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من بلغ بسہم فی سبیل اللہ عز وجل فلہ درجۃ وساق الحدیث وسمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ایما رجل مسلم اعتق رجلا مسلما فان اللہ عز وجل جاعل وقاء کل عظم من عظامہ عظما من عظام محررہ من النار وایما امراۃ اعتقت امراۃ مسلمۃ فان اللہ جاعل وقاء کل عظم من عظامہا عظما من عظام محررہا من النار یوم القیامۃ ترجمہ ابو بحیر سلمی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ طائف کے قلعہ کا محاصرہ کیا یا طائف کے محل کا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جس شخص نے ایک تیر مارا کسی کافر کو اللہ کی راہ میں اوسکو ایک درجہ ملیگا پھر بیان کیا خیر حدیث تک (اب تیر کے قائم مقام گولی ہو یا توپ کا گولہ ہے ہر ایک مسلمان کو گولی کا نشانہ مارنے اور گولہ لگانیکی مشق کرنا بہتر ہے تاکہ خدا کی راہ میں کام آوے) میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو شخص کسی مسلمان مرد کو آزاد کریگا تو اللہ جل جلالہ اوس کے ہر ایک ہڈی کے بدلے میں اسکو ہر ایک ہڈی کو جہنم سے بچاویگا اور جو عورت کسی مسلمان عورت کو آزاد کرے تو اللہ جل جلالہ اوس کے ہر ایک ہڈی کے بدلے میں اسکی ہر ایک ہڈی کو قیامت کے دن انگار سے بچاویگا

ف جو لوگ کہتے ہیں اسلام میں غلامی کی اصل نہیں ہے اون سے یہ کہنا چاہیئے کہ اگر غلامی نہ ہوتی تو آزادی کیسی ہوتی آزاد کرنا جب ہی پایا جاویگا کہ کوئی غلام ہو اور بھی بہت آیات اور احادیث میں جنمیں رقیت اور غلامی مذکور ہے پر یہہ تو اور ہی بات ہے کہ غور نہ کرو اور انکار کر بیٹھو البتہ یہ غلام لونڈی کا حتی المقدور آزاد کردینا دین اسلام میں بڑا ثواب ہے

عن عمرو بن عبسۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من اعتق رقبۃ مؤمنۃ کانت فداءہ من النار ترجمہ عمرو بن عبسہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جس نے ایک مسلمان کی گردن آزاد کیا تو اوس کے لیے وہ دوزخ سے آزادی کا سبب ہو جاویگا یعنے اللہ اوس کے بدلے میں اوسکو دوزخ سے نجات دیگا **عن** شرحبیل بن السمط انہ قال لکعب بن مرۃ او مرۃ بن کعب حدثنا حدیثا سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر معنی معاذ الی قولہ وایما امراۃ اعتقت امراتین مسلمتین کانتا فکاکہ من النار یجزی مکان کل عظمین منہا عظم من عظامہ ترجمہ شرحبیل بن سمط نے کعب بن مرہ یا مرہ بن کعب سے کہا ہم سے وہ حدیث بیان کرو جو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو تو انہوں نے بیان کیا مثل روایت معاذ کی یہانتک یہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مرد کسی مسلمان مرد کو آزاد کریگا یا جو عورت کسی مسلمان عورت کو آزاد کریگی تو قیامت کے دن اوسکی ہر ایک

۱؎ اعتق ایما رجل مسلما الخ ۲؎ وایما امراۃ اعتقت امراتین مسلمتین الخ

ہڈی اسکی ہر ایک ہڈی کی بجاؤ ہو جاوی گی جہنم سے اتنا زیادہ ہی اس روایت مین کہ جو مرد دو مسلمان عورتین آزاد کرے تو وہ دونو کو پھر کو نیگے جہنم سے اون دونو عورتون کی دو دو ہڈیان اسکی ایک ایک ہڈی کے قائم مقام ہون گی (کیونکہ دو عورتین بہت سے امور مین ایک مرد کے برابر ہوتی ہین) **باب** فضل العتق فی الصحۃ اگر بردہ آزاد کری تو تندرستی کے حالت مین آزاد کرے

عن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذی یعتق عند الموت کمثل الذی یھدی اذا شبع ترجمہ ابو الدرداء سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مرتے وقت بردہ آزاد کرتا ہی اوسکی مثال ایسی ہی جیسے کوئی پیٹ بھر جانیکے بعد دوسری کو دیوے (یعنی جب اپنی تئین حاجت نہی اوسوقت خدا کی راہ مین دینا کچھ ایسا ثواب نہین ثواب تو یہ ہی کہ ضرورت اور حاجت ہوتے ہوئے اللہ کی راہ مین خوشی سے کوئی چیز دیوے

آخر کتاب العتق

اللہ کا فضل اور شکر کہانتک بیان کرون تمام ہوئی کتاب بردہ آزاد کرنیکی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اول کتاب الحروف والقرأت

شروع ہوئی کتاب حروف اور اختلاف قرأت کی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہین **عن** جابر رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرأ واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی ترجمہ جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یون پڑہا واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی (یعنی امر کے صیغے سے بکسر خا یعنی قرأت مشہور ہے اکثر قرا کے نزدیک اور بعضون کی نزدیک بفتح خا صیغہ ماضی کا ہے یہ دفع اوہام کی ہی) **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا ان رجلا قام من اللیل فقرأ فرفع صوتہ بالقرآن فلما اصبح قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرحم اللہ فلانا کاین من ایۃ اذکرنیھا اللیلۃ کنت قد اسقطتھا ترجمہ حضرت ام المؤمنین عائشہ رضہ سے روایت ہی ایک شخص رات کو اوٹھا نماز پڑہنے کو اور پکار پکار کر قرآن پڑہنے لگا۔ جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اسپر رحم کرے کتنی آیتین ایسی تہین جو اوس نے مجھے رات کو یاد دلادین مین اوسکو بہول چلا تہا **ف** یعنی میرے ذہن سے نکل چلین تہین مگر اللہ تعالی کو اون آیتون کا بالکل بہلا دینا منظور نہ تہا اسواسطے یاد دلادین) **عن** ابن عباس رضی اللہ عنہما نزلت ھذہ الآیۃ وما کان لنبی ان یغل فی قطیفۃ حمراء فقدت یوم بدر فقال بعض الناس لعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذھا فانزل اللہ عزوجل وما کان لنبی ان یغل الی اخر الآیۃ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی یہ آیت وما کان لنبی ان یغل یعنے نبی کو یہ لائق نہین ہی کہ وہ غنیمت کے مال مین سے خیانت کری ایک سرخ چادر کے باب مین اتری جو جنگ بدر کے روز گم ہو گئی تہی تو بعض لوگون نے کہا شاید رسول اللہ صلعم نے اوسکو لیا تب اللہ نے یہ آیت اتاری **ف** یعنی نبی کیطرف ایسا خیال نہ کرنا چاہیے کیونکہ نبی کو دنیا کے طمع نہین ہوتی نہ وہ کوئی کام خلاف خدا کے حکم کے کرتا ہی وہ تو خیانت سے معصوم ہی

عن انس بن مالک قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللھم انی اعوذ بک من البخل واطرمہ ترجمہ انس بن
مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں بخیلی سے اور بڑھاپے سے (اسکے ضعیفی سے جس میں
ہوش حواس نہ رہے نہ عبادت کی طاقت رہے) عن لقیط بن صبرۃ قال کنت وافد بنی المنتفق الی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فذکر الحدیث فقال بینما النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولا تحسبن ولم یقل تحسبن ترجمہ
لقیط بن صبرہ سے روایت ہے میں بنو المنتفق کے وفد سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تھا پھر اونہوں نے حدیث
بیان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا تحسبن یاسین کی زیر سے اور لا تحسبن یاسین کو زبر دیکر نہیں کہا (یہ حدیث
اوپر پورے قصہ کے ساتھ بیان ہو چکی ہے) عن ابن عباس قال لحق المسلمون رجلا فی غنیمۃ لہ فقال السلام
علیکم فقتلوہ واخذوا تلک الغنیمۃ فنزلت ولا تقولوا لمن القی الیکم السلام لست مؤمنا
تبتغون عرض الحیوۃ الدنیا تلک الغنیمۃ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ایک شخص اپنی تھوڑی سی بکریاں لیکر کہیں جا رہا تھا
کہ مسلمان وہاں جا پہونچے اوس نے کہا السلام علیکم مسلمانوں نے اوسکو قتل کیا اور یہ آیت یا ایھا الذین اٰمنوا اذا ضربتم
فی سبیل اللہ فتبینوا ولا تقولوا لمن القی الیکم السلام الآیہ یعنے جو تم سے سلام کرے تو تم یہ نہ کہو کہ تو مسلمان نہیں ہے تم چاہتے ہو دنیا کا اسباب اور
اللہ جل جلالہ کے پاس بہت مال ہیں تم پہلے ایسے ہی تھے پھر اللہ نے تم پر احسان کیا اب ہوشیار رہو عن زید بن ثابت
رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقرأ غیر اولی الضرر ولم یقل سعید کان یقرأ ترجمہ
زید بن ثابت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیر اولی الضرر پڑھتے تھے (یعنے بعد لا یستوی القاعدون من المؤمنین
کے پہلے صرف لا یستوی القاعدون من المؤمنین اور تھا جب لوگوں پر یہ شاق گزرا تو غیر اولی الضرر اور فتح الفتح غیر پڑھا) قرأ
غیر عن انس بن مالک قال قرأھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والعین بالعین ترجمہ انس بن مالک سے
روایت ہے رسول اللہ صلعم نے والعین بالعین ساتھ رفع کے پڑھا (یعنی کسائی کی قرأت ہے اور اکثر کے نزدیک نصب کے
ساتھ ہے) عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرأ وکتبنا علیھم فیھا
ان النفس بالنفس والعین بالعین ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے پڑھا وکتبنا علیھم فیھا ان النفس بالنفس و
العین بالعین یعنی برفع عین یہ قرأت صرف کسائی کی ہے اور ابن کثیر اور ابن عامر اور ابو جعفر اور ابو عمرو کے نزدیک صرف
والجروح کو پیش ہے باقی سب کو زبر پڑھنا چاہیے باقی قاریوں کے نزدیک سب الفاظ کو زبر ہی پڑھنا چاہیے عن عطیۃ بن سعد
العوفی قال قرأت علی عبد اللہ بن عمر اللہ الذی خلقکم من ضعف فقال من ضعف قرأتھا علی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کما قرأتھا علی فاخذ علی کما اخذت علیک ترجمہ عطیہ بن سعد عوفی سے
روایت ہے میں نے عبد اللہ بن عمر کے سامنے یوں پڑھا اللہ الذی خلقکم من ضعف (ضاد کی زبر سے) اونہوں نے کہا من
ضُعف (ضاد کے پیش سے) میں نے بھی اسیطرح پڑھا تھا رسول اللہ صلعم کے سامنے جیسا تو نے میرے سامنے پڑھا آپ نے

گرفت کی مجھ پر بیسی میں نے تخفیف بضم ضاد و قرارت ہے و لیش کی اور بتشدید ضاد بنی تمیم کی) عن ابی سعید
عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم من ضعف ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے من بتشدید ہے
پیش سے عن ابی بن کعب بفضل اللہ وبرحمتہ فبذلک فلتفرحوا ترجمہ ابی بن کعب نے یوں پڑھا بفضل اللہ
و برحمتہ فبذلک فلتفرحوا جیسے یعقوب کی قرارت ہے عن ابی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرأ بفضل اللہ و
رحمتہ فبذلک فلتفرحوا هو خیر مما تجمعون ترجمہ ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے پڑھا
بفضل اللہ و برحمتہ فبذلک فلتفرحوا ہو خیر مما تجمعون (دونوں جگہ تے سے اور ابو جعفر اور ابن عامر نے فلیفرحوا ہو خیر مما تجمعون
اور باقی قرا نے دونوں جگہ یے سے پڑھا ہے عن اسماء بنت یزید انہا سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ انہ
عمل غیر صالح ترجمہ اسماء بنت یزید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوں پڑھا انہ عمل غیر صالح یعنے نوح کے بیٹے نے
برا کام کیا جیسے کسائی اور یعقوب کی قرارت ہے اور وں کے نزدیک عمل غیر ہے عن شہر بن حوشب قال سألت اسماء
کیف کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ هذہ الآیۃ انہ عمل غیر صالح فقالت قرأها عمل غیر
صالح ترجمہ شہر بن حوشب سے روایت ہے میں نے ام سلمہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت کو کیونکر پڑھتے تھے
انہ عمل غیر صالح انہوں نے کہا آپ یوں پڑھتے تھے انہ عمل غیر صالح یعنے تم اوس بیٹی کی نجات کیسی چاہتی ہو اوس نے
برا کام کیا تھا شرک میں مبتلا تھا یا مشرکوں کا ساتھ دیا تھا + پسر نوح با بدان نشست + خاندان نبوتش گم شد عن
ابی بن کعب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دعا بدأ بنفسہ وقال رحمۃ اللہ علینا وعلی
موسی لو صبر لرأی من صاحبہ العجب ولکنہ قال ان سألتک عن شیء بعدها فلا تصاحبنی قد بلغت
من لدنی عذرا حمزۃ ترجمہ ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ صلعم جب دعا کرتے تو پہلے اپنی لیتے فرماتے رحمت
اللہ کی ہمارے اور موسیٰ پر اگر وہ صبر کرتے (اور بات بات پر اپنے ساتھی خضر کو نہ ٹوکتے) البتہ نہایت عجیب عجیب باتیں دیکھتے لیکن
انہوں نے تو کہہ دیا۔ ان سألتک عن شیء بعدها فلا تصاحبنی قد بلغت من لدنی عذرا۔ کیا نون کو حمزہ نے یعنی تشدید نون
من لدنی پڑھا جیسے اکثر قرا کی قرارت ہے اور ابو جعفر اور نافع اور ابو بکر کے نزدیک من لدنی بہ تخفیف نون پڑھنا چاہیے
عن ابی بن کعب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قرأها قد بلغت من لدنی وثقلها ترجمہ ابی بن کعب سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے من لدنی نون کی تشدید سے پڑھا (جیسے شعبہ کی قرارت ہے عن ابن عباس
یقول اقرأنی ابی بن کعب کما اقرأہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی عین حمئۃ تخفیفہ ترجمہ
ابن عباس سے روایت ہے ابی بن کعب نے مجھ کو پڑھایا جسطرح رسول اللہ صلعم نے اون کو پڑھایا فی عین حمئۃ تخفیف سے یعنی
مشہور قرارت ہے اور ابو جعفر اور ابو عامر اور حمزہ اور کسائی اور ابو بکر حامیۃ پڑھتے ہیں عن ابی سعید الخدری
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الرجل من اهل علیین لیشرف علی اهل الجنۃ فتضیء الجنۃ لو

كانها كوكب دري قال وهكذا جاء الحديث دري مرفوعة الدال كما تهمز وان ابا بكر وعمر منهم وانعما ترجمہ ابوسعید خدری کی روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا البتہ طیبون والون میں سے ایک شخص جنت والونکو دیکھے گا تو جنت والے اسکے منہ سے ایسے روشن ہونگے جیسے کوکب دری کی (دری کہتے ہیں موتی کو دری بالتشدید منسوب ہے موتی کیطرف یعنی چمکدار موتی سا جھلکتا ہوا) راوی نے کہا اس حدیث میں یوں ہی ہے دری دال کے پیش سے نہ دری ہمزہ سے یا دری کی رس کلام العرب میں بھی یوں ہی پڑھنا چاہیے دری جیسا مشہور قرارت ہے) آپنے فرمایا ابوبکر اور عمر بھی ان لوگون میں سے ہیں بلکہ ان ہی بہتر ہیں عن عروة بن مسيك الغطيفي قال اتيت النبي صلى الله عليه وسلم فذكر الحديث فقال رجل من القوم يا رسول الله اخبرنا عن سبا ما هو ارض ام امراة فقال ليس بارض ولا امراة ولكنه رجل ولد عشرة من العرب فتيامن ستة وتشاءم اربعة قال عثمان الغطفاني فكان الغطيفي ترجمہ عروہ بن مسیک غطیفی سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا پھر حدیث بیان کی بعد اسکے کہا ہم میں سے ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ سبا کیا چیز ہے جس آیت میں مذکور ہے جسکے من سبا بنبا یقین کسی عورت کا نام ہے یا کسی ملک کا آپنے کہا نہ عورت ہے نہ کوئی ملک ہے سبا ایک شخص کا نام تھا جسکے دس لڑکے ہوئے عرب میں پہنچ کر ان لوگون نے یمن کا رہنا اختیار کیا اور چار نے شام کا پھر رفتہ رفتہ ان کی اولاد بڑھ گئی اور سبا کی ایک قوم ہوگئی اب جس ملک میں وہ رہتے تھے اونکو بھی لوگون نے سبا کہنا شروع کیا بادشاہ اونکی یمقبین نسل ہیں عن ابي هريرة رواية فذكر حديث الوحي قال فذلك قوله حتى اذا فزع عن قلوبهم ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے انہون نے وحی کی حدیث کو بیان کیا تو یہ آیت پڑھی حتی اذا فزع عن قلوبهم راء مہملہ اور غین معجمہ سے اور کثیر قراء کے نزدیک زا معجمہ اور عین مہملہ سے ہے) عن ام سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت قراة النبي صلى الله عليه وسلم بلى قد جاءتك آياتي فكذبت بها واستكبرت وكنت من الكافرين ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلی قد جاءتك آياتي فكذبت بها واستكبرت وكنت من الكافرين پڑھتے تھے واحد مؤنث حاضر کے ضمیر اور صیغہ سی نفس کیطرف خطاب کرکے (یعنی سورہ زمر میں اور جمہور قراء کے نزدیک صیغہ واحد مذکر حاضر ہے جیسے مشہور قرارت ہے) عن عائشة رضي الله عنها قالت سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقرؤها فروح وريحان ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ پڑھتے تھے فروح وریحان (سورہ واقعہ میں) رے کے پیش سے یعقوب کی بھی قرارت ہے اور باقی قراء کے نزدیک فتحہ رے کی برابر ہے عن صفوان بن يعلى عن ابيه قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم على المنبر يقرأ ونادوا يا مالك ترجمہ صفوان بن یعلی اپنے باپ سے روایت کیا میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا آپ پڑھتے تھے ونادوا یا مالک یعنی بغیر ترخیم کے سورہ زخرف میں اور جس نے ترخیم کی وہ یوں پڑھتا ہے ونادوا یا مال عن عبد الله قال قرأني رسول الله صلى الله عليه وسلم

انی انا الرزاق ذو القوۃ المتین ترجمہ عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو پڑھایا انا الرزاق
ذو القوۃ المتین یعنے سورہ والذاریات مین مشہور قرارت یون ہے ان اللہ ہو الرزاق ذو القوۃ المتین) عن عبداللہ ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقرأ فھل من مدکر ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فہل من مدکر پڑھا (سورہ قمر مین یعنے دال سے تشدید کے ساتھ اور بعضون نے ذال سے پڑھا ہے) عن جابر قال رایت
النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ یحسب ان مالہ اخلدہ ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مین نے
دیکھا آپ پڑھتے تھے یحسب ان مالہ اخلدہ (اور قرارت مشہورہ یحسب ہے) عن ابی قلابۃ عمن اقرأہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فیومئذ لا یعذب عذابہ احد ولا یوثق وثاقہ احد ترجمہ ابوقلابہ نے اس سے سنا جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے پڑھایا تھا فیومئذ لا یُعذَّبُ عذابہ احد ولا یوثَقُ وثاقہ احد یعنے بصیغہ مجہول بفتح ذال اور ثا ہی مثلثہ جیسے یعقوب اور
کسائی کی قرارت ہے اور مشہور بصیغہ معروف ہے بکسر ہی) عن ابی قلابۃ قال انبأنی من اقرأہ النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فیومئذ یعذب ترجمہ ابوقلابہ سے روایت ہے مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
پڑھایا تھا فیومئذ لا یُعذَّبُ (سورہ فجر مین بصیغہ مضارع مجہول) عن ابی سعید الخدری قال حدث رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم حدیثا ذکر فیہ جبریل ومیکال فقرأ جبرائیل ومیکائیل ترجمہ ابوسعید خدری سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث بیان کی اوس مین جبریل اور میکال کا ذکر تھا تو آپنے فرمایا
جبرئیل اور میکائیل (ان مین کئی قراتین ہین جبریل ومیکال جبرئیل ومیکال جبرائیل ومیکائیل جبرائیل ومیکائیل
وغیر ذلک جنکا بیان تفسیر کی کتابون مین ہے) عن محمد بن خازم قال ذکر عندہ قراۃ جبرائیل و
میکائیل عند الاعمش فحدثنا الاعمش عن سعد الطائی عن عطیۃ العوفی عن ابی سعید الخدری
قال ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صاحب الصور فقال عن یمینہ جبرائیل وعن یسارہ میکائیل ترجمہ
محمد بن خازم سے روایت ہے اعمش کے سامنے ذکر ہوا کہ جبرئیل اور میکائیل کے قرارت کیونکر ہے (اس آیت مین من کان
عدوا للہ وملئکتہ ورسلہ وجبرئیل ومیکال) انہون نے حدیث بیان کی سعد طائی سے انہون نے سنا عطیہ عوفی سے
انہون نے سنا ابوسعید خدری سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا اوس فرشتے کا جو صور لیکر کھڑا ہے تو فرمایا
اوسکے داہنے جبرائیل ہے اور بائین میکائیل ہے (جبر کے معنے لغت سریانی مین بندہ بھی میک کے معنے اور ایل یا ال اللہ کو
کہتے ہین یعنے بندہ اللہ کا) عن الزہری قال معمر وربما ذکر ابن المسیب قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
وابوبکر وعمر وعثمان یقرؤن مالک یوم الدین واول من قرأھا ملک یوم الدین مروان ترجمہ زہری
سے روایت ہے کبھی انہون نے ابن مسیب کو ذکر کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر اور عثمان مالک یوم الدین
پڑھتے تھے اور ملک یوم الدین سب سے پہلے مروان نے پڑھا (عاصم اور کسائی اور یعقوب کی قرارت مالک ہے اور باقی

قرأتی ملک ہی اور اور طرح سے بھی **عن** ام سلمة ذکرت او کلمة غیرها قرأة رسول الله صلی الله علیه وسلم
بسم الله الرحمن الرحیم + الحمد لله رب العالمین + الرحمن الرحیم + ملک یوم الدین + یقطع قرأته
ایة ایة ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سورہ فاتحہ اسطرح پڑھتے تھے + بسم اللہ الرحمن الرحیم + ایک آیت
الحمد رب العالمین دوسری آیت الرحمن الرحیم تیسری آیت ملک یوم الدین + چوتھی آیت ہر ایک آیت کو الگ الگ پڑھتے تھے طاؤس نے کہا ایک نے بعد
دوسرا ایک نستعین پانچویں آیت اهدنا الصراط المستقیم چھٹی آیت صراط الذین انعمت علیهم غیر المغضوب علیهم ولا الضالین
ساتویں آیت (اس سے معلوم ہوا کہ بسم اللہ بھی ایک جز ہی سورہ فاتحہ کا **عن** ابی ذر قال کنت ردیف
رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو علی حمار والشمس عند غروبها فقال اهل تدری این تغرب
هذه قلت الله ورسوله اعلم قال فانها تغرب فی عین حامیة ترجمہ ابوذر سے روایت ہی میں رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک گدہی پر سوار تھا اتنے میں آفتاب ڈوبنے لگا آپنے فرمایا تو جانتا ہے یہ کہاں ڈوبتا ہی
میں نے کہا اللہ اور اسکا رسول خوب جانتا ہی آپنے فرمایا یہ ڈوبتا ہے ایک گرم چشمہ میں یعنے عین حامیہ میں حمئیہ
ابوجعفر اور ابوعامر اور حمزہ اور کسائی اور ابوبکر کی قرأت ہی اور بعضوں نے عین حمئة پڑھا ہے یعنے کالی مٹی کے چشمہ
میں ڈوبتا ہے) **عن** ابن الاسقع انه سمعه یقول ان النبی صلی الله علیه وسلم جاءهم فی صفة
المهاجرین فسأله انسان ای آیة فی القرآن اعظم قال النبی صلی الله علیه وسلم الله لا اله الا هو
الحی القیوم لا تأخذه سنة ولا نوم ترجمہ واثلہ بن الاسقع سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
صحابہ پاس مسجد کے سائبان میں آئے ایک آدمی نے آپسے پوچھا یا رسول اللہ قرآن میں کون سی آیت سب سے بڑی ہے
(یعنے درجہ میں اور رتبہ میں اور قوت تاثیر میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم آخر تک
جسکو آیۃ الکرسی کہتے ہیں جو اس آیت کو پڑھ کر سوویگا اوس کی ایک فرشتہ محافظت کریگا اور شیطان اوسکے پاس نہ آسکے
گا) **عن** ابن مسعود انه قرأ هیت لک فقال شقیق انا نقرؤها هیئت لک یعنی فقال ابن مسعود
اقرؤها کما علمت ایحب الی ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہی انہوں نے سورہ یوسف میں پڑھا ہیت لک شقیق نے
کہا ہم تو یوں پڑھتے ہیں ہیئت لک ابن مسعود نے کہا جیسا مجھکو سکھایا گیا میں ویسا پڑھنا بہتر جانتا ہوں ہیت لک
اور ہیئت لک بھی آیا ہے) **عن** شقیق قال قیل لعبد الله ان ناسا یقرؤن هذه الایة وقالت
هیت لک فقال انی اقرأ کما علمت احب الی وقالت هیت لک ترجمہ شقیق سے روایت ہی لوگوں نے
عبداللہ بن مسعود سے کہا لوگ اسطرح پڑھتے ہیں وقالت ہیت لک انہوں نے کہا میں اوسی طرح پڑھتا ہوں جسطرح
مجھکو سکھایا گیا اور یہی مجھکو پسند ہے وقالت ہیت لک یعنی عزیز مصر کی جورو نے حضرت یوسف سے کہا آجا
عن شقیق قال قیل لعبد الله ان ناسا یقرؤن هذه الایة وقالت هیت لک ترجمہ شقیق سے

روایت ہے کسی نے عبداللہ بن مسعود سے یون کہا لوگ پڑھتے ہین وقالت ہیئت لک انہون نے یہی جواب دیا عن ابی سعید
الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ عز وجل لبنی اسرائیل ادخلوا الباب سجدا وقولوا
حطۃ تغفر لکم خطایاکم ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ
نے بنی اسرائیل سے فرمایا ادخلوا الباب سجدا وقولوا حطۃ تغفر لکم خطایاکم تغفر تے سے بصیغہ واحد مؤنث غائب مضارع
مجہول جیسے ابن عامر کی قرارت ہے اور مشہور نغفر ہے نون سے عن عروۃ ان عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت
نزل الوحی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقرأ علینا سورۃ انزلناہا وفرضناہا قال ہود ابو عبد اللہ
یعنی مخففۃ حتی اتی علی ہذہ الآیات ترجمہ عروہ سے روایت ہے حضرت عائشہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پر وحی اتری آپ نے پڑھ کر سنایا ہم کو سورۃ انزلناہا وفرضناہا تخفیف راء جیسے کثیر قرا کی قرارت ہے اور ابن کثیر اور ابو عمرو
نے فرضناہا تشدید راء سے پڑھا ہے جب تشدید سے ہوگا تو معنے یون ہون گے ہم نے اوسکو مفصل بیان کیا

آخر کتاب الحروف والقرأت

شکر خدا کا تمام ہوئی کتاب اختلاف حروف اور اختلاف قراآت کی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اول کتاب الحمام

شروع ہوئی کتاب حمام کے احکام کی بیچ اوسمین جانے اور نہانیکے حکمونکا بیان عن
عائشۃ رضی اللہ عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن دخول الحمامات ثم رخص للرجال
ان یدخلوہا فی المیازر ترجمہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حمام مین داخل
ہونیسے منع فرمایا پھر مردون کیلیے حمام مین داخل ہونیکی اجازت دی تہبند باندہے ہوئے جانی کی تا کہ کشف ستر
نہو عن ابی الملیح قال دخل نسوۃ من اہل الشام علی عائشۃ رضی اللہ عنہا فقالت ممن انتن فقلن من
اہل الشام قالت لعلکن من الکورۃ التی تدخل نساؤہا الحمامات قلن نعم قالت اما انی سمعت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من امرأۃ تخلع ثیابہا فی غیر بیتہا الا ہتکت ما بینہا وبین اللہ
تعالی ہذا حدیث جریر وہو واتم ولم یذکر جریر ابا الملیح قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ترجمہ ابو الملیح سے روایت ہے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پاس شام کے ملک کی عورتین آئین تو حضرت عائشہ
نے اون سے پوچھا تم کہان کے ہو اونہون نے کہا ملک شام کے حضرت عائشہ نے کہا کہ شاید تم وہان کے رہنے والے ہو جہان کی
عورتین بھی حمام مین داخل ہوا کرتی ہین اونہون نے کہا ہان - پھر حضرت عائشہ نے کہا خبردار رہو مین نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتی تھے جو کوئی عورت اپنے گھر کے سوا اپنے کپڑے کہین اوتارتی ہے تو وہ اپنے پردے کو پھاڑتی
ہے جو اوسکے اور اللہ جل جلالہ کے درمیان ہے ف اس حدیث سے عورتون کو حمام مین جانیکی ممانعت نکلی یا مراد اون عورتون

سے ہی جہان مرد بھی جاتے ہیں یا بی ہی ہی ہ

فلا یمنعها قال قلت یا رسول اللہ اذا کان احدنا خالیا قال اللہ احق ان یستحیی منہ من الناس ترجمہ بہز بن حکیم نے اپنے باپ سے اوس نے اوسکے دادا معاویہ قشیری سے سنا ہم نے کہا یا رسول اللہ ہم اپنی عورتوں کو کس جگہ چھپاویں اور کس سے چھپاویں آپ نے فرمایا جہاں اپنی عورت کو سوائے اپنی بی بی یا لونڈی کے میں نے کہا یا رسول اللہ جب لوگ ملے جلے ہوں آپ نے فرمایا اگر تجھ سے ہو سکے کہ تیرا ستر کوئی نہ دیکھے تو ایسا ہی کر کہ کوئی نہ دیکھ سکے میں نے کہا یا رسول اللہ ہم میں سے کوئی اکیلا ہوتا ہے آپ نے فرمایا اللہ سے بہ نسبت لوگوں کے زیادہ شرم کرنا چاہیے (وہ تو ہر چیز کو ہر جگہ دیکھتا ہے اور سنتا ہے کیونکہ اوسکا علم اور سمع اور بصر محیط ہے ساری اشیا کو ساری جہان کے) **عن** ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا ینظر الرجل الی عورۃ الرجل ولا المرأۃ الی عورۃ المرأۃ ولا یفضی الرجل الی الرجل فی ثوب واحد ولا تفضی المرأۃ الی المرأۃ فی ثوب ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک مرد دوسرے مرد کے ستر کو نہ دیکھے اور نہ عورت دوسری عورت کے ستر کو دیکھے اور نہ ایک مرد دوسرے مرد کے ساتھ ایک کپڑے میں لیٹیں (ننگے ہو کر کہ ایک کا ستر دوسرے سے لگے) اور نہ ایک عورت دوسری عورت کے ساتھ (ننگی ہو کر) لیٹے ایک کپڑے میں (کہ ایک کا بدن دوسرے سے لگے) **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا یفضی رجل الی رجل ولا امرأۃ الی امرأۃ الا ولد او والد قال وذکر لنا ثالثۃ فنسیتہا ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت لیٹے ایک مرد دوسرے مرد سے ملکر (ایک کپڑے میں ننگے ہو کر) نہ ایک عورت دوسری عورت کے ساتھ مگر بچہ اپنی ماں یا باپ کے ساتھ یا باپ اپنے بچے کے ساتھ (جبتک کم سن ہو) لیٹ سکتی ہیں

اخر کتاب الحمام

تمام ہوئی کتاب حمام کے احکام کے شکر ہے اللہ جل جلالہ کا اور احسان اوسکا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اول کتاب اللباس

شروع ہوئی کتاب لباس کے احکام میں یعنی کپڑوں کے پہننے کے احکام **عن** ابی سعید الخدری قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استجد ثوبا سماہ باسمہ اما قمیصا او عمامۃ ثم یقول اللھم لک الحمد انت کسوتنیہ اسالک من خیرہ وخیر ما صنع لہ واعوذ بک من شرہ وشر ما صنع لہ قال ابو نضرۃ فکان اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا لبس احدھم ثوبا جدیدا قیل لہ تبلی ویخلف اللہ تعالی ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا کپڑا پہنتے تو اوس کپڑے کا نام لیتے جو اوس کپڑے کا نام ہوتا خواہ کرتا ہوتا یا عمامہ پھر آپ فرماتے اے اللہ سب تعریف تیری ہی ہے تو نے پہنایا مجھکو یہ کپڑا **ف** یعنی جیسے بلا شرکت غیرے خاص اپنے فضل وکرم سے تو نے مجھی یہ کپڑا پہنایا اسی طرح بلا شرکت غیرے سب حمد وشکر بھی خاص تیری ہی واسطے ہے **ت** مانگتا ہوں میں تجھ سے بہتری اس کپڑے کی اور بھلائی اوس چیز کی جسکے

لیے یہ کپڑا پہنایا گیا اور پناہ مانگتا ہوں تجھ سے اوسکی بدی سے اور بدی ہو اوسکے جسکے لیے یہ بنایا گیا۔ ابو نضر نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں جب کوئی نیا کپڑا پہنتا تو لوگ اوس سے کہتے خدا کرے تم اس کپڑے کو پرانا کرو اور دوسرا پہننا نصیب ہو

عن معاذ بن انس ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال من اکل طعاما ثم قال الحمد للہ الذی اطعمنی ھذا ورزقنیہ من غیر حول منی ولا قوۃ غفرلہ ما تقدم من ذنبہ وما تاخر ومن لبس ثوبا فقال الحمد للہ الذی کسانی ھذا ورزقنیہ من غیر حول منی ولا قوۃ غفرلہ ما تقدم من ذنبہ وما تاخر ترجمہ معاذ بن انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی کھانا کھا کر کہے۔ سب خوبیاں اللہ ہی کو ہیں جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا۔ اور بغیر میری حرکت اور قوت کے یہ کھانا مجھ کو پہنچایا تو اوس کے اگلے پچھلے سب گناہ بخشے جاتے ہیں اور جس نیا کپڑا پہنکر کہا کہ سب خوبیاں اللہ ہی کو ہے جس نے مجھے یہ کپڑا پہنایا اور میری محنت اور قوت بغیر یہ کپڑا مجھ کو دیا تو اوسکے اگلے پچھلے سب گناہ بخشے جاتے ہیں **باب** ما یدعی لمن لبس ثوبا جدیدا جو شخص نیا کپڑا پہنے اوسکو واسطے کیا دعا کرنا چاہیے **عن** ام خالد بنت خالد بن سعید بن العاص ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی بکسوۃ فیھا خمیصۃ صغیرۃ فقال من ترون احق بھذہ فسکت القوم فقال ائتونی بام خالد فاتی بھا فالبسھا ایاھا ثم قال ابلی واخلقی مرتین وجعل ینظر الی علم فی الخمیصۃ احمر او اصفر ویقول سناہ سناہ یا ام خالد وسناہ فی کلام الحبشۃ الحسن ترجمہ ام خالد بنت خالد بن سعید بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کپڑے قسم کے کپڑے آئے تو اون میں ایک اون کی چوٹی چادر سیاہ دار تھی تو آپ نے فرمایا اسکا حقدار زیادہ تم کسکو سمجھتے ہو لوگ یہ سنکر چپ ہو رہے آپ نے فرمایا ام خالد کو میرے پاس لاؤ وہ لائی گئیں آپ نے وہ چادر اون کو پنہائی پھر فرمایا پہاڑ اور پرانی کرو بار بار آپ دیکھتے جاتے تھے چادر کے نقشوں کو جو سرخ تھے یا زرد اور فرماتے جاتے تھے سناہ سناہ اے ام خالد سناہ زبان حبش میں اچھے کو کہتے ہیں **ف** بعضوں نے اس حدیث سے دلیل کپڑے ہے خرقہ پہننے پر جو مشائخ میں مروج ہے حالانکہ یہ مطلب اس حدیث سے مفہوم نہیں ہوتا اور خرقہ پہننا کسی صحیح کتاب و سنت سے پائی نہیں جاتی نہ عہد نبوی میں تھا **باب** ما جاء فی القمیص قمیص کا بیان **عن** ام سلمۃ قالت کان احب الثیاب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القمیص ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب کپڑوں میں کرتا بہت پسند تھا **عن** اسماء بنت یزید قالت کانت ید قمیص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الرصغ ترجمہ اسماء بنت یزید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کرتے کی آستین پہونچی تک تھیں **عن** المسور بن مخرمۃ انہ قال قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقبیۃ ولم یعط مخرمۃ شیئا قال مخرمۃ یا بنی انطلق الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانطلقت معہ قال ادخل فادعہ لی قال فدعوتہ فخرج الیہ وعلیہ قباء منھا فقال خبأت ھذا لک قال فنظر الیہ

زاد ابن موهب عمرة ثم اتفقا قال رضي مخرمة قال قتيبة عن ابن ابي مليكة ثم ليسمه ترجمہ مسور بن مخرمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبائیں تقسیم کیں لوگوں کو اور مخرمہ کو کچھ نہ دیا تو مخرمہ نے مجھسے کہا اے میرے بیٹے میری چلو میرے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس میں اوسکے ساتھ گیا مخرمہ نے مجھسے کہا تم اندر جاؤ اور کہو کہ مسور تجھے بلاتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلاؤ میری نام سے سو نے کہا میں نے رسول اللہ صلعم کو بلایا آپ باہر نکلے اوسکی قباؤں میں سے ایک قبا پہنی ہوئے آپ نے فرمایا یہ قبا میں نے تیرو اسطے چھپا رکھی تھی (یعنے اوسکو اٹھا رکھی تھی) مخرمہ نے رسول اللہ صلعم کو دیکھا آپ نے فرمایا خوش ہو گیا مخرمہ **ف** قبا ایک قسم کا لباس ہے جو مشہور ہے مخرمہ کے دل میں اوسکو قبا نہ ملنے سے ایک طرح کی ناراضی ہوئی تھی جب وہ رسول اللہ صلعم پاس آئے آپ فوراً سمجھ گئے آپ نے جو قبا باقی تھی وہ اوسکو دیدی کہ وہ خوش ہو جاوے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق اور عادات کریمہ ایسے تھے جو دلپر نقش کرنے کے قابل ہیں **عن** ابن عمر قال في حديث شريك بن نمرة قال من لبس ثوب شهرة البسه الله يوم القيامة ثوبا مثله زاد عن ابي عوانة ثم يلهب فيه النار ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مشہور ہونیکے لیے کپڑا پہنا قیامت کے دن اللہ اوسکو ویسا ہی کپڑا پہراویگا اوسمیں آگ لگا دیگا (کپڑا یا جو کوئی چیز اختیار کیجئے جسکے پہننے سے دکھلانے اور فخر کے لیے) **عن** ابي عوانة قال ثوب مذلة ترجمہ ابی عوانہ کی روایت میں ہے کہ اللہ قیامت کے دن اوسکو ذلت کا کپڑا پہنا دیگا **عن** ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من تشبه بقوم فهو منهم ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی قوم کی شباہت کی وہ اون میں سے ہے یعنی ایسی شباہت جسکی وجہ سے تمیز نہ ہو سکے کہ یہ مسلمان ہے یا کافر جو کوئی ایسی مشابہت کرے پہر اوسکو کوئی مسلمان کافر سمجھکر اوسکو مار ڈالے تو مسلمان سے کچھ مواخذہ نہ ہوگا۔ یہ حدیث کا اسناد حسن ہے بعضوں نے کہا اس کے اسناد میں عبدالرحمن بن ثابت ضعیف ہے واللہ اعلم **باب** في لبس الصوف والشعر کمل اور بالوں کا پہنا کیسا ہے **عن** عائشة رضي الله عنها قالت خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم وعليه مرط مرجل من شعر اسود وقال حسين تناهيه ابن بکر ثنا ابن ابراهيم بن العلاء الزبيدي ثنا اسماعيل بن عياش عن عقيل بن مدرك عن لقمان بن عامر عن عتبة بن عبد السلمي قال استكسيت سولت الله صلى الله عليه وسلم فكساني خميصتين فلقد رأيتني وانا اكسى اصحابي ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز صبح کیوقت باہر نکلے تو اوپر چادر تھی سیاہ بالوں کی حسین بالان کی صوتین بنی ہوئی تھیں دیکھا جب ہے کہ مرحل حاء حطی سے ہو جیسا کہ الکرنجون میں ہے اور جو جیم سے ہو تو معنے یہ ہونگے کہ مردوں کی صورتیں بنی ہوئی تھیں شاید یہ قبل تحریم تصاویر کے ہو حسین نے دوسری حدیث اسناد سے روایت کی عتبہ بن عبد سلمی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کپڑا مانگا پہننے کو آپ نے مجھے دو کپڑے کتان کے پھنا دیے میں جو اپنے تئیں دیکھتا تو اور ساتھیوں سے اچھا دیکھتا لباس میں (امام مالک نے صوف کا پہننا

بدون ضرورت کے مکروہ جانا ہے کیونکہ یہ زاہدون کا لباس تھا اور لوگ اوسکو پہننے لگے ہین یا کیواسطے اگر ریا مقصود نہ ہو تو صوف اور بالونکا پہنا درست ہے **عن** ابی بردۃ قال قال لی ابی یا بنی لو رایتنا ونحن مع نبینا صلی اللہ علیہ وسلم وقد اصابتنا السماء حسبتان ریحنا ریح الضان **ترجمہ** ابوبردہ سے روایت ہے مجھسے میرے باپ نے کہا بیٹا اگر تم ہم کو دیکھتے جب ہم رسول اللہ صلعم کے ساتھ تھے اور پانی برستا تو تم سمجھتے کہ ہم مین سے بکریون اور بھیڑون کی بو آتی ہے کیونکہ ہمارا لباس کھسالون اور بالون کا ہوتا بھیگنے سے اوس مین بکری بھیڑ کی بو آنے لگتی **عن** انس بن مالک ان ملک ذی یزن اھدی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حلۃ اخذھا بستمائۃ وثلاثین بعیر اوثلاثین وثلاثین ناقۃ فقبلھا **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے ذی یزن بادشاہ نے رسول اللہ صلعم کے لیئے جوڑا کپڑا بھیجا جو تیس اونٹ یا اوٹنیان دیکر اوس نے خریدا تھا آپنے قبول کیا (ذو یزن ایک بادشاہ تھا حمیر کے بادشاہون مین سے یزنی نیزہ منسوب ہے اوس کے طرف) **عن** اسحاق بن عبد اللہ بن الحرث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشتری حلۃ ببضعۃ وعشرین قلوصا فاھداھا الی ذی یزن **ترجمہ** اسحاق بن عبد اللہ بن حارث سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جوڑا کپڑا خریدا بیس پچیس اوٹنیان دیکر پھر وہ تحفہ بھیجدیا ذی یزن کو (تاکہ عوض ہو جاوے اوس کے تحفہ کا آپکا ہدیہ قبول کرتے اور اوسکا عوض اوس سے پھیر لیتے) **عن** ابی بردۃ قال دخلت علی عائشۃ رضی اللہ عنہا فاخرجت الینا ازارا غلیظا مما یصنع بالیمن وکساء من التی یسمونھا الملبدۃ فاقسمت باللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبض فی ھذین الثوبین **ترجمہ** ابوبردہ سے روایت ہے مین حضرت عائشہ پاس گیا انہون نے ایک تہبند موٹے کپڑے کا نکالا جو یمن مین بنتا تھا اور ایک کمل جسکو ملبدہ کہتے ہین (اوسکی غلظ اور سختی کیوجہ سے یا اوس مین پیوند لگے تھے) پھر حضرت عائشہ نے قسم کہائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال انھی دونو کپڑون مین ہوا (رسول اللہ صلعم کے مزاج مین تکلف اور عزور نہ تھا جیسا کپڑا ملجاتا آپ پہن لیتے کبھی اچھے کپڑے پہنتے کبھی موٹے جیسے ملجاتے) **عن** عبد اللہ بن عباس قال لما خرجت الحرورۃ اعتزلوا علیا رضی اللہ عنہ فقال اثت ھؤلاء القوم فلبست احسن ما یکون من الحلل قال یونس میل وکان ابن عباس رجلا جمیلا جھیرا قال ابن عباس فاتیتھم فقالوا مرحبا بک یا ابن عباس ما ھذہ الحلۃ قال ما تعیبون علی لقد رایت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احسن ما یکون من الحلل **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے جب حروری (ایک قوم تھی خوارج مین سے جو حضرت امیر المومنین علی رضہ سے گزشتہ ہو گئی تھی) لوگون نے مقابلہ کیا حضرت علی نے مجھکو اون کے پاس گیا انہون نے کہا جاؤ تم اس قوم پاس مین عمدہ سے عمدہ جوڑا یمن کا پہنکر اون کے پاس گیا (یونس راوی نے کہا ابن عباس ایک خوبصورت وجیہہ آدمی تھے) انہون نے کہا تم خوارج پاس پہونچا انہون نے کہا مرحبا اے ابن عباس یہہ تم کیا پہنے ہو ابن عباس نے کہا تم میری اوپر کیا طعنہ کرتے ہو مین نے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کو اچھے سے اچھا جوڑہ پہنے دیکھا **ف** حاصل یہ ہے کہ اچھی اور عمدہ کپڑے پہننا اور ظاہری تجمل اور آرائش کرنا بشرطیکہ شرع کے مخالف نہ ہو ممنوع نہیں ہے بلکہ نبی کریم کے اخلاق میں سے ہے جسکا قصد و ظاہر کرنا نمائی آکبر کا نہ تفاخر اور کبر اور غرور معاذ اللہ **باب ما جاء فی الخز** خز ایک اونی کپڑا ہے بالو نکما یا اون اور ریشم دونوں کا پہننا **عن** عبد اللہ بن سعد عن ابیہ قال رأیت رجلا بخارا علی بغلۃ بیضاء علیہ عمامۃ خز فقیل لہ فقال کسانیہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم هذا لفظ عثمان، وأما اخبارنی فی حدیثہ ترجمہ سعد بن عثمان سے روایت ہے میں نے ایک شخص کو دیکھا بخارا میں جو سفید خچر پر سوار تھا اور سیاہ خز کا عمامہ باندھے ہوئے تھا وہ بولا کہ یہ عمامہ مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنایا ہے **ف** مراد خز سے وہی کپڑا ہے جسمیں اون اور ریشم دونوں ہوں کیونکہ خز خالص ریشم کا کپڑا مروج نہیں ہے **عن** ابی عامر او ابی مالک انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لیکونن من امتی اقوام یستحلون الخز والحریر وذکر کلاما معناہ قال منہم آخرون قردۃ وخنازیر الی یوم القیامۃ ترجمہ ابی عامر یا ابی مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے میری امت میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو خز اور حریر کو درست کر لیں گے پہر اور کچھ بیان کیا بعد اوس کے فرمایا اون میں سے بعضے بندر ہو جاویں گے اور بعضے سوتیا ہیں تک **ف** یا تو درحقیقت مسخ مراد ہے تو وہ زمانہ ابھی نہیں آیا یا مراد مسخ سے یہ ہے کہ اون کی طرح میں صفات اور اخلاق ذمیمہ بندروں اور سوروں کے ایسے راسخ ہوں گے گویا وہ انسان سے بندر یا سور ہو جاویں گے **عن** عبد اللہ بن عمر ان عمر بن الخطاب رأی حلۃ سیراء عند باب المسجد تباع فقال یا رسول اللہ لو اشتریت هذہ فلبستہا یوم الجمعۃ وللوفد اذا قدموا علیک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما یلبس هذہ من لا خلاق لہ فی الآخرۃ ثم جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منہا حلل فاعطی عمر بن الخطاب منہا حلۃ فقال عمر یا رسول اللہ کسوتنیہا وقد قلت فی حلۃ عطارد ما قلت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لم اکسکہا لتلبسہا فکساہا عمر اخا لہ مشرکا بمکۃ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے حضرت عمر نے ایک ریشمی جوڑا بکتا ہوا دیکھا مسجد کے دروازہ پر اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کاش اسکو آپ خرید کر لیتے اور جمعہ کے روز اور وفد کے آنے پر اوس کو پہنتے آپ پاس لوگ آیا کرتے ہیں پہنا کرتے رسول اللہ صلعم نے فرمایا اس کپڑے کو وہ شخص پہنے گا جسکو آخرت میں کچھ حصہ نہیں ہے پہر اوسی قسم کے چند جوڑے آپ کے پاس آئے آپنے اوسمیں سے ایک جوڑا حضرت عمر کو دیا حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ پہلے تو آپ نے عطارد (بنی جب نام ہے ایک شخص کا) کے جوڑے میں فرمایا تھا اسکو وہ شخص پہنے گا جسکو آخرت میں کچھ حصہ نہیں ہے آپ نے فرمایا میں نے تجھے یہہ جوڑا پہننے کو تھوڑی دیا ہے پھر حضرت عمر نے وہ جوڑا اپنے ایک کافر بھائی کو (یعنے عثمان بن حکیم کو) دیدیا **عن** عبد اللہ بہذا القصۃ قال حلۃ استبرق وقال فیہ ثم ارسل الیہ بجبۃ دیباج وقال تبیعہا وتصیب بہا حاجتک ترجمہ یہی حدیث عبد اللہ بن عمر سے ہے اس روایت میں بجائے حلہ کے یہ ہے کہ وہ جوڑا استبرق کا تھا

(دستبرق ایک ریشمی کپڑا ہوتا ہے) پھر آنحضرت نے حضرت عمر کو جو جوڑا بھیجا وہ دیبا کا تھا آپ نے فرمایا اسکو بیچکر اپنا کام چلاؤ **عن** ابی عثمان النهدی قال کتب عمر الی عتبة بن فرقد ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی عن الحریر الا ما کان هکذا وهکذا اصبعین وثلاثة واربعة **ترجمہ** ابوعثمان نہدی ہی روایت ہی حضرت عمر نے عتبہ بن فرقد کو لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حریر پہننے سے منع فرمایا ہی مگر اسقدر اور اسقدر دو انگل تین یا چار انگل (یعنی اسقدر چوڑا مثل منجاب کے جھنڈے وغیرہ میں ہوتا ہی) **عن علی** رضی الله عنه قال اهدیت الی رسول الله صلی الله علیه وسلم حلة سیراء فارسل بها الی فلبستها فاتیته فرأیت الغضب فی وجهه وقال انی لم ارسل بها الیک لتلبسها ولکن لتقطعها بین نسائک **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کسی نے ایک ریشمی جوڑا ہدیہ بھیجا تو آپ نے وہ جوڑا میری پاس بھیجدیا میں اوس کو پہنکر آپکی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے حضرت کے چہرہ مبارک کو غصہ ناک دیکھا اور آپ نے مجھسے فرمایا کہ اس جوڑیکو میں نے تیری پہننے کو نہیں بھیجا تھا پھر آپ نے مجھے حکم کیا میں نے اپنے عورتون کو تقسیم کردیا **باب من کرہ** حریر یعنی ریشمی کپڑے پہننے کی ممانعت کا بیان **عن** علی بن ابی طالب رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن لبس القسی وعن لبس المعصفر وتختم الذهب وعن القراءة فی الرکوع **ترجمہ** حضرت علی بن ابی طالب سے روایت ہی منع فرمایا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسی (ایک کپڑا ریشمی ہی) اور کسم کے رنگ کے کپڑی پہننے ہی اور سونی کی انگوٹھی پہننے سے اور رکوع میں قرآن پڑہنے سے (اس لیے کہ قرآن پڑہنے کا مقام قیام ہی اور رکوع تسبیح کی جاہی ہے) **عن علی** رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم بهذا قال عن القراءة فی الرکوع والسجود **ترجمہ** علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی فرمایا یا ہمیں یہ ہی کہ منع کیا آپ نے قرآن پڑہنے سے رکوع اور سجدہ میں (کیونکہ وہ تسبیح کے محل ہیں) **عن** انس بن مالک ان ملک الروم اهدی الی النبی صلی الله علیه وسلم سندسا مستبرقة من سندس فلبسها فکانی انظر الی یدیه تذبذبان ثم بعث بها الی جعفر فلبسها ثم جاءه فقال النبی صلی الله علیه وسلم انی لم اعطکها لتلبسها قال فما اصنع بها قال ارسل بها الی اخیک النجاشی **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہی روم کے بادشاہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک عمدہ سندس کا بھیجا (سندس ایک کپڑا ہی ریشمی جو نہایت لطیف اور باریک ہوتا ہی دیبا کی قسم سے) آپ نے اوسکو پہنا انس نے کہا میں گویا آپ کے ہاتھونکو اوقت دیکھتا ہون ہل رہی تھی پھر آپ نے وہ کپڑا جعفر بن ابی طالب کو بھیجدیا جعفر وہ کپڑا پہنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ نے فرمایا میں نے تجھے پہننے کو نہیں دیا تھا انہون نے کہا پھر کیا کرون آپ نے فرمایا اپنی بھائی نجاشی (بادشاہ حبش) کو بھیجدو (وہ عورتون کو پہنا دیگا) **عن** عمران بن حصین ان نبی الله صلی الله علیه وسلم قال لا ارکب الارجوان ولا البس المعصفر ولا البس القمیص

المكفف بالحرير قال فاوما الحسن الى جيب قميصه قال وقال الا وطيب الرجال ريح لا لون له الا و
طيب النساء لون لا ريح له قال سعيد اراه قال انما حملوا قوله في طيب النساء على انها اذا خرجت فاما
اذا كانت عند زوجها فلتطيب بما شاءت ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا میں خرزنگ بالش پر سوار نہیں ہوتا ہوں ف بالش سرخ زنگ جو زین پر باندھتے ہیں اوسپر میں سوار نہیں ہوتا
ہوں ف اور نہ میں کسم کے زنگ کا کپڑا پہنتا ہوں اور نہ میں وہ قمیص پہنتا ہوں جو ریشم سے بنگا ہوا اور فرمایا مردوں کی
خوشبو وہ ہے جو رنگ دار نہیں فقط بو دار ہے ف جیسے گلاب اور مشک وغیرہ جسمیں زینت نہیں ہے اونکا استعمال مردوں کے لیے
درست ہے ف اور عورتوں کی خوش بو رنگ دار ہے بو دار نہیں ف جیسے مہندی و زعفران وغیرہ کہ ان میں اسقدر خوش نما
نہیں وہ فتنے کا باعث ہو ف سعید بن ابی عروبہ نے کہا کہ یہ حکم اوس صورت میں ہے جب عورتیں باہر نکلیں لیکن اپنے گھر میں
خاوند کے پاس تو جو خوشبو چاہے لگا دے (جب باہر جاوی تو ایسی خوشبو لگا کر نہ جاوی جو غیر مردوں کے ناک تک پہونچے اور فتنے
کا باعث ہو) عن ابی الحصین یعنی الہیثم بن شفی قال خرجت انا وصاحب لی یکنی ابا عامر رجل من المعافر
لنصلی بایلیاء وکان قاصهم رجل من الازد یقال له ابو ریحانة من الصحابة قال ابو الحصین فسبقنی
صاحبی الی المسجد ثم رجعت فجلست الی جنبه فسالنی هل ادرکت قصص ابی ریحانة قلت لا قال
سمعته یقول نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن عشر عن الوشر والوشم والنتف وعن رکاعة
الرجل الرجل بغیر شعار وعن رکاعة المراة المراة بغیر شعار وان یجعل الرجل فی اسفل ثیابه حریر
مثل الاعاجم او یجعل علی منکبیه حریرا مثل الاعاجم وعن النهبی وکوب النمور ولبوس الخاتم
الا لذی سلطان ترجمہ ابو الحصین ہیثم بن شفی سے روایت ہے میں اپنے ایک ساتھی کے ساتھ نکلا جسکی کنیت ابو عامر تھی اور وہ
قبیلہ معافر میں سے تھا بیت المقدس میں نماز پڑھنے کو اوس زمانے میں بیت المقدس کے لوگوں کے وعظ ابو ریحانہ تھے جو شخص
تھے صحابیوں میں سے ابو الحصین نے کہا میرا ساتھی مجھ سے پہلے مسجد میں گیا پھر میں آیا اور اسکے پاس جا بیٹھا اوس نے مجھ سے پوچھا
تم نے کچھ وعظ ابو ریحانہ کا میں نے کہا نہیں اوس نے کہا میں نے سنا ابو ریحانہ سے کہتے تھے (ابو ریحانہ کا نام شمعون
بن زید ہے جو حلیف تھے انصار کے یا مولی تھے رسول اللہ صلعم کے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا ہے آپ نے
منع فرمایا ہے دس باتوں سے دانت باریک کرنیسے اور نیلا گودنے سے اور بال اوکھاڑنے سے ف یعنی زینت کی لیے سر یا
داڑھی کے بال اوکھاڑنے سے ف اور دو مرد کے ایک ساتھ بغیر لباس کے سونیسے اور دو عورت کے ایک ساتھ بغیر لباس
کے سونیسے اور یہ کہ لگاوے مرد اپنے کپڑوں کے نیچے حریر عجمیوں کے مثل یا ریشمی کپڑا اپنے مونڈھوں پر مثل عجمیوں کے لگاوے اور
منع فرمایا لوٹنے سے (یعنے پرایا مال اچک لیجانیسے یا غارت کرنیسے راہ لوٹنے سے) اور درندوں کے چمڑے پر سوار ہونے سے اور
بادشاہ کے سوا غیر کو انگوٹھی پہننے سے ف بادشاہ کے حکم میں ہے قاضی و مفتی یا اور حکام جنکو کبھی ضرورت پڑتی ہے کہ

بغیر ضرورت کے انگوٹھی پہننا محض زینت ہے **عن** علی رضی اللہ عنہ انہ قال نھی عن میاثر الارجوان ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے کہ سرخ زین پوشوں سے منع فرمایا ہے (جب ابریشمی ہو) **عن** علی رضی اللہ عنہ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن خاتم الذھب وعن لبس القسی والمیثرۃ الحمراء ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے منع فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی سے اور قسی (مصر کے ملک میں ایک قسم کا کپڑا ہوتا ہے) کے پہننے سے اور سرخ زین پوشوں سے (کیونکہ یہ طریقہ ہے متکبر عجم کا) **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی فی خمیصۃ لھا اعلام فلما سلم قال اذھبوا بخمیصتی ھذہ الی ابی جھم فانھا الھتنی فی صلاتی وائتونی بانبجانیتہ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ایک چادر میں جس میں نقش و نگار تھے (اور ابو جہم نے یہ چادر دی تھی) پھر سلام پھیرنے کے آپ نے فرمایا یہ چادر ابو جہم کو دے آؤ کیونکہ اوس نے غفلت میں ڈالدیا مجھکو نماز کے اندر (مجھ اوسکے بیل بوٹوں کا خیال رہا) اور ایک سادی چادر (جس میں بیل بوٹے نہ ہوں) اوس کے پاس سے مجھے لا دو **باب** الرخصۃ فی العلم وخیط الحریر اگر ریشم کے نقش و نگار کپڑے پر یہوں یا ریشم سے سیا ہوا ہو تو منع نہیں ہے **عن** عبد اللہ ابو عمر مولی اسماء بنت ابی بکر قال رایت بن عمر فی السوق اشتری ثوبا شامیا فرای فیہ خیطا احمر فردہ فاتیت اسماء فذکرت ذلک لھا فقالت یا جاریۃ ناولینی جبۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخرجت جبۃ طیالسۃ مکفوفۃ الجیوب والکمین والفرجین بالدیباج ترجمہ عبد اللہ ابی عمر سے جو مولے ہیں اسماء بنت ابی بکر کے روایت ہے مولی عبد اللہ بن عمر کو دیکھا انہوں نے بازار میں شام کا بنا ہوا ایک کپڑا خریدا اوس میں ایک تاگا سرخ (ریشمی) دیکھا تو پھیر دیا اوسکو میں اسماء بنت ابی بکر پاس آیا اور اون سے بیان کیا انہوں نے اپنی لونڈی سے کہا ذرا رسول اللہ صلعم کا جبہ تو مجھے لا دے وہ لیکر آئی تو وہ جبہ طیالسہ کا تھا (طیالسہ ایک اونی منقش کپڑا ہوتا ہے) جسکے گریبان اور آستینوں اور دونوں آگے پیچھے میں ریشم ٹکا ہوا تھا (مقصود یہ ہے کہ اسقدر ریشم حرام نہیں ہے جسقدر چار انگل کے مقدار ہو) **عن** ابن عباس قال انما نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الثوب المصمت من الحریر فاما العلم من الحریر وسدی الثوب فلا باس ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے اوس کپڑے سے جو تار ریشمی ہو لیکن بوٹے دار اور جسکا فقط ریشمی تانا ہو اوس کا نہیں (کیونکہ وہ ریشمی نہیں ہے) **باب** فی لبس الحریر لعذر (عذر کی وجہ سے ریشمی کپڑا پہننا درست ہے) **عن** انس قال رخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعبد الرحمن بن عوف والزبیر بن العوام فی قمص الحریر فی السفر من حکۃ کانت بھما ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن بن عوف اور زبیر بن العوام کو اجازت دی ریشمی کرتے پہننے کی سفر میں اونکو کھجلی ہو جانیکے سبب سے (یعنی جوئیں سے ریشمی کپڑا پہننا) **باب**

فی الحریر للنساء عورتون کو ریشمی کپڑا پہننا درست ہے **عن** علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ یقول ان نبی اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اخذ حریرا فجعله فی یمینه وذهبا فجعله فی شماله ثم قال ان هذین حرام
علی ذکور امتی ترجمہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ریشمی کپڑا
لیکر داہنے ہاتھ میں رکھا اور بائیں ہاتھ میں سونا لیا اور فرمایا میری امت کے مردوں پر حرام ہیں (یعنی مرد
پر ریشمی کپڑا اور سونا پہننا درست ہے) **عن** انس بن مالک انه رای علی ام کلثوم بنت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم بردا سیراء قال والسیراء المضلع بالقز ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی صاحبزادی ام کلثوم کو چادر ریشمی دھاریدار پہنے دیکھا (کیونکہ عورتوں کو ریشمی کپڑا پہننا درست ہے) **عن** جابر
قال کنا ننزعه عن الغلمان وندعه علی الجواری قال سمعت فسالت عمرو بن دینار عنه فلم یعرفه ترجمہ جابر
روایت ہے ہم ریشمی کپڑا لڑکوں سے چھین لیتے اور لڑکیوں کو پہننے دیتے اس حدیث کو سمعر نے عبدالملک سے سنا انہوں نے عمرو بن
دینار سے پھر سمعر نے کہا میں نے عمرو بن دینار سے پوچھا تو انہوں نے نہ پہچانا اس حدیث کو (پس یہ حدیث ضعیف ہوئی) **باب**
فی لبس الخمیرة خمیرہ (ایک بنی کپڑا ہے دھاریدار) کے پہننے کا بیان **عن** قتادة قال قلنا لانس ای اللباس کان احب الی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او اعجب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الخمیرة ترجمہ قتادہ سے روایت ہے
ہم نے انس سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کونسا لباس بہت پیارا تھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت پسند
کونسا لباس تھا تو انس نے کہا بنی چادر **ف** خمیرہ یمن کے اچھی کپڑوں کو کہتے ہیں درپہاں خمیرہ سے مراد یمن
کی چادر سبز رنگ سرخ خط دار جو سوت یا کتان کی ہوتی ہے اور وہ عرب کے بہتر کپڑوں میں ہے **باب** فی البیاض
سفید کپڑوں کی فضیلت کا بیان **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البسوا من ثیابکم البیاض
فانها من خیر ثیابکم وکفنوا فیها موتاکم وان خیر اکحالکم الاثمد یجلو البصر وینبت الشعر ترجمہ
ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سفید کپڑے پہنا کرو یہ کپڑے تمہاری کپڑوں میں وہ بہتر ہیں
ہے اور اپنے مردوں کو بھی اوسمیں کفنایا کرو اور تمہارے لیے بہتر سرمہ اثمد ہے کیونکہ وہ نظر کو روشنی دیتا ہے اور پلکوں کے بالوں کو
بڑھاتا ہے (اثمد سنگ سرمہ کو کہتے ہیں) **باب** فی غسل الثوب وفی الخلقان کپڑوں کا دھونا میل کچیل سے اور صاف ستھرا
رہنا بہتر ہے **عن** جابر بن عبد اللہ قال اتانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرای رجلا اشعثا قد تفرق
شعره فقال اما کان یجد هذا ما یسکن به شعره ورای رجلا اخر علیه ثیاب وسخة فقال اما کان هذا
یجد ماء یغسل به ثوبه ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے دیکھا شخص
بکھرے بالوں کا دیکھا کہ اوس کے بال پراگندہ ہو گئے ہیں تو آپ نے فرمایا کیا یہ شخص کوئی چیز سر صاف کرنیکی نہیں پاتا جس سے اپنا سر درست
کرے اور ایک میلی کپڑے والے کو دیکھکر فرمایا کہ اسی پانی نہیں ملتا جس سے اپنا کپڑا دھوئے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ میلے کچیلے

رہنا پہنے پرانے کپڑے پہننا مقدور ہوتے ہوئے اچھی بات نہیں ہے نہ یہ ایمان کی ضرورت میں سے ہے مان اگر نہ ملے یا خانہ ہو
تو خیر قباحت نہیں ہے **عن** ابی الاحوص عن ابیہ قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ثوب دون فقال
الک مال قال نعم قال من ای المال قال قد اتانی اللہ من الابل والغنم والخیل والرقیق قال فاذا اتاک اللہ
مالا فلیرا اثر نعمۃ اللہ علیک وکرامتہ ترجمہ ابوالاحوص نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پاس آیا اور میرے کپڑے میلے تھے تو آپ نے مجھ سے فرمایا کیا تو مال دار ہے میں نے عرض کیا جی ہاں (یعنے مالدار ہوں) تو پھر
آپ نے فرمایا کس قسم کا مال ہے تو میں نے عرض کیا کہ اللہ نے مجھ اونٹ اور بکریاں اور گھوڑے اور لونڈی غلام دیے ہیں آپ نے
مجھ سے فرمایا پھر جب تجھ اللہ نے مال دیا ہے تو چاہیے کہ اللہ کی نعمت کی نشانی اور اوس کے بزرگی تجھ پر ظاہر ہوے (دا بانگتہ رنگ محمدی
کا بھی مضمون ہے اللہ جل جلالہ نے دنیا کی سب نعمتیں اپنی پیاری مخلوق انسان کے لیے بنائیں ہیں پھر ہوتے ہوتے اوسکی نعمتوں کا
استعمال کرنا برے حال سے رہنا درحقیقت ناشکری ہے کھاوے اور کھلاوے پیوے اور پلاوے پہنے اور پہناوے نہ یہ کہ کنجوسی کرے اور
چھوڑ کر مرجاوے) **باب** فی الصبوغ بالصفرۃ زرد رنگ کا بیان **عن** ابن عمر کان یصبغ لحیتہ بالصفرۃ
حتی تمتلی ثیابہ من الصفرۃ فقیل لہ لم تصبغ بالصفرۃ فقال انی رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصبغ
بہا ولم یکن شیء احب الیہ منہا وقد کان یصبغ بہا ثیابہ کلہا حتی عمامتہ ترجمہ ابن عمر اپنی داڑھی
زرد کرتے تھے صفرہ سے (صفرہ ایک قسم کی زرد خوشبو کا نام ہے) یہانتک کہ اون کے کپڑے سب زرد ہی ہو جاتے تھے ابن عمر سے
کسی نے کہا کہ تم صفرہ سے کیوں رنگ کرتے ہو اونہوں نے کہا میں نے رسول اللہ علیہ وسلم کو اوس میں رنگتے ہوئے دیکھا ہے اور
کوئی چیز آپ کو اوس سے زیادہ پیاری نہ تھی اور بیشک آپ اوس سے تمام کپڑے رنگتے یہانتک کہ اپنے عمامے کو بھی اوسی سے رنگتے تھے **باب**
فی الخضرۃ سبز رنگ کا بیان **عن** ابی رمثۃ قال انطلقت مع ابی نحو النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرایت علیہ
برد ین اخضرین ترجمہ ابورمثہ سے روایت ہے کہ میں اپنے باپ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف چلا تو میں نے
آپکو دیکھا آپ پر دو چادریں سبز رنگ کی تھیں **باب** فی الحمرۃ سرخ رنگ کا بیان **عن** عمرو بن شعیب عن
ابیہ عن جدہ قال ہبطنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ثنیۃ فالتفت الی وعلی ریطۃ مضرجۃ
بالعصفر فقال ما ہذہ الریطۃ علیک فعرفت ما کرہ فاتیت اہلی وہم یسجرون تنورا لہم فقذفتہا
فیہ ثم اتیتہ من الغد فقال یا عبد اللہ ما فعلت الریطۃ فاخبرتہ فقال الا کسوتہا بعض اہلک فانہ
لا بأس بہ للنساء ترجمہ عمرو بن شعیب نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ اوترے ایک ٹیکرے سے آپنے مجھکو دیکھا میں اوسوقت ایک فرد اوڑھے ہوئی تھا جو کسم میں رنگی گئی تھی آپ نے فرمایا فیروزنی
کیسی اوڑھی ہے میں سمجھ گیا کہ آپ نے اسکو برا جانا جب میں گھر میں گیا تو تنور جل رہا تھا میں نے وہ فرد اوس تنور میں ڈالدی پھر
دوسرے دن رسول اللہ صلعم پاس آیا آپ نے پوچھا اے عبداللہ وہ فرد کیا ہوئی میں نے بیان کیا آپ نے فرمایا تو نے اپنی کسی بی

کو نہ دیدی عورتونکو یہ رنگ پہنا کچھ روا نہین **ف** مردون پر کسم کا رنگ پہنا حرام ہی لیکن مطلق سرخ رنگ مین اختلاف ہی صحیح
یہ ہی کہ سوا کسم کے اور سرخ رنگ کی حرمت کیواسطے کوئی دلیل نہین ہی **عن** ہشام یعنی ابن الغاز المضرجۃ التی لیست
بمشبعۃ ولا المودۃ **ترجمہ** عبداللہ جو چادر اوڑھے ہوئی تھے کسم مین رنگی ہوئی وہ مضرجہ تھی یعنے درمیان رنگ تھا نہ بہت
دہڑا سرخ تھا نہ بالکل گلابی رنگ **عن** عبداللہ بن عمرو بن العاص قال رانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
ابو علی الثوبین اراہ وعلی ثوب مصبوغ بعصفر مورد قال ما ھذا قال ظلمت فاحرقتہ فقال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم ما صنعت بثوبک فقلت احرقتہ قال افلا کسوتہ بعض اھلک **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو
بن العاص سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو دیکھا ابو علی نے کہا اوس حال مین کہ مجھپر گلابی کسم کے رنگ کا کپڑا تھا
تو آپ نے فرمایا یہہ کیا ہے (یعنے کیسا ناشایستہ کام ہی) تو مین وہان سے چلا گیا اور اوس کپڑے کو جلا دیا پھر رسول اللہ صلعم نے فرمایا
مجھ کہنے تو نے اپنے کپڑے کو کیا کیا مین نے عرض کیا کہ جلا دیا اوسکو تو آپ نے فرمایا کہ اوسی کے کسی گھر والے کو کیون نہ پہنا دیا **ف**
یعنے ضائع کر دینا بہتر نہ تھا جسکو یہہ رنگ حلال ہی اوسکو پہنا دینا تھا **عن** عبداللہ بن عمرو قال مر علی النبی صلی اللہ علیہ
وسلم رجل علیہ ثوبان احمران فسلم فلم یرد النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیہ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ ایک
شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس حاضر ہوا اور اوس کے اوپر دو سرخ کپڑے تھے اوس نے رسول اللہ صلعم کو سلام کیا تو آپ نے اسکو
جواب دیا سلام کا (بعضون نے کہا یہہ حدیث دلیل ہی مطلق سرخ رنگ کے حرام ہونے پر مردون کے لیے خواہ کسم کا رنگ ہو یا اور کسی کا جواب
یہہ ہی کہ یہہ حکایت واقعہ ہی شاید وہ رنگ کسم ہی کا ہو کوئی امر یا نہی نہین ہی جس مین عموم کا اعتبار کیا جاوے پھر بھی یہہ کہان سے
معلوم ہوا کہ جواب سلام کا نہ دینا اسی سرخ رنگ کیوجہ سے تھا **عن** رافع بن خدیج قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فی سفر فرای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی راحلتنا وھی علی ابلنا اکسیۃ فیھا خیوط
عہن حمر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اری ھذہ الحمرۃ قد علتکم فقمنا سراعا لقول
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی نفرغ بعض ابلنا فاخذنا الاکسیۃ فنزعناھا **ترجمہ** رافع بن خدیج سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم سفر مین نکلے تو رسول اللہ صلعم نے ہماری اونٹون کے پالانون کو زین پوشون
کو دیکھا اونمین سرخ اون کی دھاریان ہین آپ نے فرمایا کیا مین نہین دیکھتا ہون کہ سرخی تمپر غالب ہونے لگی (یعنے اب زین پوش
سرخ کیے ہین رفتہ رفتہ اور لباس بھی سرخ پہنوگے) یہہ سنکر ہم جلدی سے اوٹھے کیونکہ آپ نے فرمایا تھا یہانتک کہ ہماری جلدی کا وے
کیوجہ سے بعضے اونٹ بھڑک کر بھاگے پھر ہمنے اون زین پوشونکو اوتار ڈالا **ف** ہر چند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان زین
پوشون کو حرام نہین کہا تھا کیونکہ وہ بالکل سرخ نہ تھی بلکہ دھاریدار تھی لیکن صحابی صرف آپ کے اشارہ فرمانے سے ان زین پوشون کو اتار
کر پھینک دیا **عن** حریث بن لاحج السلیحی ان امراۃ من بنی اسد قالت کنت یوما عند زینب امراۃ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن نصبغ ثیابا لھا بمغرۃ فینا نحن کذلک اذ طلع علینا رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم فلما رأته رجع فلما رأت ذلک زینب علمت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد کرہ ما فعلت فاخذت
فغسلت ثیابھا وتارکل حمرۃ ثم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجع فالطلع فلما ابصر الثیاب دخل ترجمہ حرث
بن ابی الحجاج یعلی سے روایت ہی کہ نبی اسد کے ایک عورت نے کہا میں ایک روز زینب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی پاس بیٹھی تھی
اور اونکی کپڑے گیرو میں رنگ رہی تھی ہم اسی حال میں تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہانکا اور گیرو دیکھکر آپ
لوٹ گئے جب زینب نے یہ دیکھا تو وہ سمجھ گئیں کہ رسول اللہ صلعم نے اس کام کو برا جانا وہ اوٹھیں اور اپنی کپڑے دھو ڈالی اور جس
کو چھپا دیا بعد اوس کے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائی آپ نے جھانک کر دیکھا جب کچھ نہ پایا تو اندر آئے ف
یہ حدیث مطلق حرمت حمرت کی دلیل نہیں ہو سکتی اس لیے کہ آپکا نہ آنا معلوم نہیں کسوجہ سے تھا اگر حرمت کیوجہ سے تھا
تو عورتونکو حرمت سرخ رنگ کی کہاں ہی علاوہ برین اس حدیث کا اسناد قوی نہیں ہی ضمضم بن زرعہ میں بعضونے کلام
کیا ہی آپ شاید اسوجہ سے نہ آئے ہون گے کہ زینب کام میں مشغول تھیں اور عورتین جمع تھیں) **باب** فی الرخصۃ
سرخ رنگ کی رخصت کا بیان **عن** البراء قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لہ شعر یبلغ شحمۃ اذنیہ
ورایتہ فی حلۃ حمراء لم ار شیئا قط احسن منہ ترجمہ براء سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بال
کان کے لوتک تھے اور میں آپکو سرخ رنگ جوڑا پہنے دیکھا کسی کو میں نے اتنا خوبصورت کبھی نہیں دیکھا (ابن قیم نے کہا سرخ
دھاری دار تھا نہ بالکل سرخ) **عن** ھلال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنی یخطب علی بغلۃ وعلیہ
برد احمر وعلی اما مہ یعنی عمتہ ترجمہ ہلال سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے منے میں خچر پر خطبہ
سناتے ہوئی دیکھا تو آپکے اوپر سرخ چادر پڑی تھی اور حضرت علی آپکے روبرو کھڑی ہو کر لوگون کو آواز پہونچاتے تھے
(یعنی جو آپ فرماتی تھی اوسکو پکار کر کہدیتے تھی) **باب** فی السواد سیاہ رنگ کا بیان **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا
قالت صنعت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بردۃ سوداء فلبسھا فلما عرق فیھا وجد ریح الصوف
فقذفھا قال واحسبہ قال فکان تعجبہ الریح الطیبۃ ترجمہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے چادر بنائی گئی (یعنے سیاہ پشم سے) تو آپ نے اوسکو پہنا پھر جب اوسمین پسینا آیا اور پشم کی بو آپ
کو آنے لگی تو آپ نے اوسکو ڈالدیا راوی نے کہا آپکو خوشبو مرغوب تھی (اور بدبو بہت ناپسند تھی) **باب** فی الھدب
پلکے کنارے کا بیان **عن** جابر قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو محتب بشملۃ وقد وقع ھدبھا
علی قدمیہ ترجمہ جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس میں حاضر ہوا تو آپ ایک کپڑا لپیٹے ہوئے احتبا کیے
پر بیٹھی تھی ف احتبا وہ ہی کہ دونون پنڈلیون کو اوٹھا کر چوتڑون کے بل بیٹھنا اور دونون ہاتھونسے بھی احتبا ہوتا ہے اور
آنحضرت کا احتبا جسکا مذکور ہوا سو چادر ہی کا تھا جو یہان مراد ہے ف اور کنارہ اوسکا آپکے دونو پیرون پر گرا ہوا
تھا **باب** فی العمائم عمامہ باندھنے کا بیان **عن** جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل عام الفتح مکۃ

جبکہ دونون ہاتھ کو دونون پنڈلیون پر حمائل کرکے بیٹھے تو یہ بھی احتبا ہوتا ہے

جماعۃ اہو یا گرمی کی بھی گھنڈی نہ لگاتے تھے (اسلیے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اونچے گریبان کھلا دیکھا تھا) باب فی التقنع

گیری سے سر ڈھانپنا عن عائشۃ رضی اللہ عنہا بینا نحن جلوس فی بیتنا فی نحر الظہیرۃ قال قائل لابی بکر رضی اللہ

عنہ ھذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متقنعا فی ساعۃ لم یکن یاتینا فیھا فجاء رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم فاستاذن فاذن لہ فدخل ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے ایک وقت ہم

دوپہر کے وقت گرمی میں گھر کے اندر بیٹھے تھے (یعنے ابی بکر رضہ کے گھر میں) اتنے میں ایک شخص نے حضرت ابوبکر رضہ سے کہا

کہ دیکھو اللہ کے رسول ہیں جو سامنے آتے ہیں چادر کے کنارے سے اپنا سر ڈھانپ کر (تقنع یعنے چادر سے سر چھپانا اور اسکو کنارے کو

مونڈھے پر ڈال دینا کبھی گرمی بچانے کو کبھی شرم سے آپ سر پر چادر کا کنارا ڈالتے تھے جب عورتوں میں جاتے) پھر آپ تشریف

لائے اور اذن مانگا اندر آنے کے لیے ابوبکر رضہ نے اذن دیا آپ اندر آئے باب ما جاء فی اسبال الازار تہ بند یا ازار کو

ٹخنوں سے نیچے لٹکانا منع ہے عن جابر بن سلیم قال رایت رجلا یصدر الناس عن رایہ لا یقول شیئا الا صدروا عنہ

قلت من ھذا قالوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت علیک السلام یا رسول اللہ مرتین قال لا تقل علیک

السلام فان علیک السلام تحیۃ المیت قل السلام علیک قال قلت انت رسول اللہ قال انا رسول اللہ

الذی اذا اصابک ضر فدعوتہ کشفہ عنک وان اصابک عام سنۃ فدعوتہ انبتہا لک واذا کنت

بارض قفر او فلاۃ فضلت راحلتک فدعوتہ ردھا علیک قلت اعہد الی قال لا تسبن احدا قال فما

سببت بعدہ حرا ولا عبدا ولا بعیرا ولا شاۃ قال ولا تحقرن شیئا من المعروف وان تفرغ من دلوک فی

نصف الساق فان ابیت فالی الکعبین وایاک واسبال الازار فانہا من المخیلۃ وان اللہ لا یحب

المخیلۃ وان امرؤ شتمک وعیرک بما یعلم فیک فلا تعیرہ بما تعلم فیہ فانما وبال ذلک علیہ ترجمہ

جابر بن سلیم سے روایت ہے میں نے ایک شخص کو دیکھا جو بات فرماتا تھا لوگ اسکو قبول کرتے تھے (یعنے اس میں حجت اور تقریر

نہ کرتے تھے) میں نے لوگوں سے پوچھا یہ شخص کون ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں (جب تو میں اون کے

پاس گیا اور) میں نے کہا علیک السلام یا رسول اللہ دو بار آپ نے فرمایا علیک السلام مت کہا کر کیونکہ مردوں کو اسطرح سلام کرتے ہیں

ف یعنے عرب کے لوگوں کی یہ عادت ہے کہ جب کبھی مردے سے خطاب کرتے ہیں تو علیک کو پہلے کہتے ہیں۔ ایک شاعر

کہتا ہے علیک سلام اللہ قیس بن عاصم + ورحمتہ ما شاء ان یترحما + ورنہ آنحضرت صلعم سے اموات کے

لیے بھی السلام علیکم منقول ہے ت بلکہ یوں کہہ السلام علیک میں نے کہا آپ اللہ کے رسول ہیں آپ نے فرمایا ہاں

میں اس اللہ کا بھیجا ہوا ہوں کہ جب کبھی تجھکو نقصان پہونچے پھر تو اسکو یاد کرے (دعا کرے) تو وہ نقصان رفع ہو جاوے

اور جس سال تجھ پر قحط آوے پھر تو اس سے دعا کرے تو وہ غلہ اور گھاس اگا دے اور جب تو کسی خالی زمین میں ہو جہاں پانی

ہو نہ گھاس ہو پھر تیری اونٹنی گم ہو جاوے اور تو اس سے دعا کرے تو وہ تیری اونٹنی لا دے میں نے کہا مجھ کو نصیحت

وان احد منکم ان الیہ ما اقبل منہ وما ادبر

کیجیے آپ نے فرمایا کسی کی گالی مت دینا جابر نے کہا اس روز سے میں کسی کو گالی نہیں دی نہ آزاد کو نہ غلام کو نہ اونٹ کو نہ بکری کو پھر آپ نے فرمایا جو کوئی تجھے حصہ بھیجے تو اوسکو حقیر مت کر اور اپنی بھلائی سے کبھی باز مت رہ یہ بھی خوشی کی کیونکہ یہ معروف میں داخل ہے یعنے اون چیزوں میں جنکا بجالانا چاہیے) اور اپنی تہبند یا ازار کو آدھی پنڈلی تک رکھ نصف ساق تک اگر یہ نہ ہوسکے تو ٹخنوں تک (ٹخنوں سے نیچی نہ کر) اور تجھ کو ازار کے لٹکانے سے کیونکہ یہ کبر اور غرور کی بات ہے اور اللہ نہیں پسند کرتا ہے غرور اور تکبر کو اگر کوئی شخص تجھے گالی دے اور تیری عیب کو جو وہ جانتا ہے بیان کرے تو تو اسکے عیب کو جو جانتا ہے بیان نہ کر کیونکہ اوس کے کہنے کا وبال اور بوجھ اوسی پر ہے عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جر ثوبہ خیلاء لم ینظر اللہ الیہ یوم القیامۃ قال ابوبکر ان احد جانبی ازاری یسترخی الا ان اتعاھد ذلک منہ قال لست ممن یفعلہ خیلاء ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا کپڑا لٹکاوے ف تہبند یا چادر یا کرتا یا پاجامہ یعنے ضرورت سے زیادہ اوسکو نیچا کرے اور کپڑا بیکار صرف کرے ف غرور اور تکبر کی راہ سے تو قیامت کے روز اللہ جل جلالہ اوسکیطرف نظر نہ کریگا ف ابن عبد البر نے کہا اگر کوئی غرور کیوجہ سے یہ کام نہ کرے تو وہ اس وعید میں داخل نہیں ہے مگر جب بھی یہ امر مذموم ہے ف حضرت ابوبکر نے عرض کیا یا رسول اللہ میری تہبند کا ایک کنارہ لٹکا رہتا ہے عادت ہوگئی ہے تو رسول اللہ صلعم نے اونسے فرمایا تو اون میں سے نہیں ہے جو غرور سے یہ کام کیا کرتے ہیں عن ابی ھریرۃ قال بینما رجل یصلی مسبلا ازارہ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذھب فتوضأ فذھب فتوضأ ثم جاء فقال اذھب فتوضأ فقال لہ رجل یا رسول اللہ مالک امرتہ ان یتوضأ ثم سکت عنہ قال انہ کان یصلی وھو مسبل ازارہ وان اللہ لا یقبل صلاۃ رجل مسبل ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ ایک شخص اپنے ازار لٹکا کر ہوئی نماز پڑھ رہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا جا وضو کر کے آ وہ گیا اور اوس نے وضو کیا پھر آیا آپ نے فرمایا جا وضو کر کے آ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اوسکو بھی حکم کرتے ہیں کہ وضو کر آ پھر جب ہوچکی ہیں تو اوسکا مطلب کیا ہے) آپ نے فرمایا وہ ازار لٹکا کر نماز پڑھتا ہے اور اللہ نہیں قبول کرتا نماز اوس شخص کی جو ازار لٹکا کر پڑھے (غرور اور تکبر کے راہ سے) عن ابی ذر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ثلاثۃ لا یکلمھم اللہ ولا ینظر الیھم یوم القیامۃ ولا یزکیھم ولھم عذاب الیم قلت من ھم یا رسول اللہ قد خابوا وخسروا فاعادھا ثلاثا قلت من ھم خابوا وخسروا قال المسبل والمنان والمنفق سلعتہ بالحلف الکاذب او الفاجر ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے روز اللہ تعالیٰ تین شخصوں سے کلام بھی نہ کریگا اور اونکی طرف نظر رحمت سے نہ دیکھیگا اور نہ اونکو گناہوں سے پاک کریگا اور اونکے لیے عذاب ہے دردیدہ والا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہیں خراب ہوگئے اور ٹوٹی میں گئے آپ نے پھر بھی فرمایا تین بار میں نے

کہا یا رسول اللہ دعا کیجئے کون لوگ ہیں خراب ہوئی اور ٹوٹی میں پڑے آپ نے ایک اڑا رشتہ کا نیوالا دوسری احسان جتانیوالا
تیسری اپنا اسباب جھوٹی قسم کھا کر بیچنے والا۔ عن ابی ذر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھذا والاول اتم
قال المنان الذی لا یعطی شیأ الا منۃ۔ ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی فرمایا
لیکن پہلی روایت اس سے پوری ہے احسان جتانیوالا وہ ہے کہ جب کچھ دیوے تو اپنا احسان بیان کیا کرے۔ عن قیس
بن بشر التغلبی قال اخبرنی ابی وکان جلیسا لابی الدرداء قال کان بدمشق رجل من اصحاب النبی
صلی اللہ علیہ وسلم یقال لہ ابن حنظلیۃ وکان رجلا متوحدا فکما یجالس الناس انما ھو صلوۃ
فاذا فرغ فانما ھو تسبیح وتکبیر حتی یاتی اھلہ فمر بنا ونحن عند ابی الدرداء فقال لہ ابو
الدرداء کلمۃ تنفعنا ولا تضرک قال بعثک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سریۃ فقدمت
فجاء رجل منھم فجلس فی المجلس الذی یجلس فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لرجل الی جنبہ
لو رأیتنا حین التقینا نحن والعدو فحمل فلان فطعن فقال خذھا منی وانا الغلام الغفاری
کیف ترى فی قولہ قال ما اراہ الا قد بطل اجرہ فسمع بذلک اخر فقال ما اری بذلک باسا
فتنازعا حتی سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال سبحان اللہ لا باس ان یوجر ویحمد
فرأیت ابا الدرداء جلس بذلک وجعل یرفع راسہ الیہ ویقول انت سمعت ذلک من رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیقول نعم فما زال یعیدہ علیہ حتی انی لاقول لیرکبن علی رکبتیہ
قال فمر بنا یوما اخر فقال لہ ابو الدرداء کلمۃ تنفعنا ولا تضرک قال قال لنا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم المنفق علی الخیل کالباسط یدہ بالصدقۃ لا یقبضھا ثم مر بنا یوما اخر
فقال لہ ابو الدرداء کلمۃ تنفعنا ولا تضرک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم الرجل
خریم الاسدی لولا طول جمۃ واسبال ازارہ فبلغ ذلک خریما فعجل فاخذ شفرۃ فقطع
بھا جمتہ الی اذنیہ ورفع ازارہ الی انصاف ساقیہ ثم مر بنا یوما اخر فقال لہ ابو الدرداء
کلمۃ تنفعنا ولا تضرک فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انکم قادمون علی
اخوانکم فاصلحوا رحالکم واصلحوا لباسکم حتی تکونوا کانکم شامۃ فی الناس فان اللہ لا یحب
الفحش ولا التفحش قال ابو داؤد وکذا قال ابو نعیم عن ھشام قال حتی تکونوا کالشامۃ فی الناس
ترجمہ قیس بن بشر تغلبی کی روایت ہے مجھ سے میرے باپ نے بیان کیا وہ صحابی تھے ابو الدرداء صحابی کے انہوں نے کہا
دمشق میں ایک شخص تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے اوسکو ابن الحنظلیہ کہتے تھے وہ تنہائی پسند تھا
بہت کم لوگوں میں بیٹھتا تھا اکثر زیادہ پڑھا کرتا جب نماز سے فارغ ہوتا تو تسبیح اور تکبیر میں مصروف رہتا یہانتک

کہ اپنے گھر جاتا ایک روز وہ شخص ہمپر سے گزرا ہم ابوالدرداء کے پاس بیٹھے تھے تو ابوالدرداء نے کہا کوئی بات ہم سے ایسی
کہو جو ہم کو فائدہ دے اور تم کو نقصان نہ کرے اس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر کو جہاد کے لیے بھیجا
جب وہ لوٹ کر آئی تو اوس میں کا ایک شخص آیا اور جہاں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھا کرتے تھے وہاں آکر
بیٹھ گیا وہ شخص اپنے پاس والے سے کہنے لگا کاش تم نے ہمکو دیکھا ہوتا جب ہم دشمن سے بھڑے تھے ہم میں سے فلان شخص
نے نیزہ اوٹھا کر دشمن کو مارا اور کہا لے یہ چوٹ میری طرف سی میں فلانے کا ہوں قبیلہ غفار کا تم اوس کے اس کہنے کو کیسا
سمجھتے ہو وہ شخص بولا میری نزدیک تو اوسکا ثواب جاتا رہا پھر ایک اور شخص نے سنا وہ بولا اس میں کچھ قباحت نہیں
ہوئی پھر دونوں نی جھگڑا کیا یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا اور فرمایا کیا قباحت ہے اگر اوسکو
ثواب بھی ملی اور لوگ اوسکی تعریف بھی کریں شہر ثعلبی نے کہا میں نے ابوالدرداء کو دیکھا وہ یہ سنکر خوش ہوگئے اور اپنا
سر اوس شخص کی طرف اوٹھا کر پوچھنے لگے تو نے یہ سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہنے لگا ہاں میں ابوالدرداء
بار بار یہی پوچھنے لگے یہانتک کہ میں سمجھا شاید وہ اوس کے گھٹنوں پر بیٹھ جاوینگے (یعنے اتنا ابوالدرداء نے اصرار کیا
اور قریب ہونا شروع کیا کہ میں سمجھا اوس کے گھٹنوں پر بیٹھ جاوینگے) ایک دن اور وہ شخص ہمپر گزرا تو ابوالدرداء نے
اوس سے کہا کوئی ایسی بات سنا جس میں ہمارا نفع ہو اور تمہارا نقصان نہ ہو وہ بولا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہم سے جو شخص اپنا روپیہ گھوڑوں کی پرورش میں صرف کرے (جہاد کی نیت سے) تو اوس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص
برابر ہاتھ پھیلائے ہوئے صدقہ دیے جاوے کبھی ہاتھ بند نہ کرے پھر اور ایک دن وہ شخص ہمپر گزرا ابوالدرداء نے
اوس سے کہا کوئی ایسی بات سنا جس میں ہماری بھلائی ہو اور تمہاری برائی نہ ہو اوس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ہم سے فرمایا خریم اسدی کیا اچھا شخص ہے اگر اوس کی چٹی (بال سر کے) بڑی نہ ہوتے (یعنی ملائمتوں سے نیچے
یا گردن سے نیچے یا کان کے لو سے نیچے) اور اوس کے ازار نیچی نہ ہوتے یہ خبر خریم کو پہونچی اوس نے جلدی سے ایک چھری لیکر بالوں
کو کاٹ کر کان کے برابر کر دیا اور ازار کو نصف ساق تک اونچا کر دیا پھر ایک دن وہ شخص ہمپر گزرا ابوالدرداء نے اوس سے کہا
کوئی بات ایسی سنا جس میں ہمارا فائدہ ہو تمہارا نقصان نہ ہو اوس نے کہا میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا آپ فرماتے تھے
(سفر سے لوٹتے وقت) اب تم ملنیوالے ہو اپنی بھائیوں سے تو درست کرو اپنی سواریوں کو اور صاف کرو اپنے کپڑوں کو تاکہ تم
خال کیطرح لوگوں میں ہو جاؤ کہ ہر شخص تم کو دیکھکر پہچان لیوے اسلیے کہ اللہ تعالیٰ بخش کو اور تفحش کو نہیں چاہتا (یعنی وہ
تباہی بخیل کو اور باوجود قدرت کے بری اور پھٹے پرانے کپڑوں کو) **باب ما جاء فی الکبر وغرور کی**
برائی کا بیان عن ھناد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ عز وجل الکبریاء ردائی
والعظمۃ ازاری فمن نازعنی واحدا منھما قذفتہ فی النار ھناد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کبریائی چادر ہے اور عظمت میری ازار ہے سو جو کوئی ان دونوں میں سے مجھ سے شریک ہونا

چاہیے تو میں اوسکو دوزخ میں داخل کرونگا عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل الجنۃ من کان
فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من کبر ولا یدخل النار من کان فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من ایمان ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ داخل ہوگا بہشت میں جسکے دل میں ایک دانہ بھی غرور اور گھمنڈ ہوگا اور نہ داخل ہوگا دوزخ میں جسکے
دل میں ایک ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا یعنی جسنے کہ ایسے دوزخ میں نہ رہیگا عن ابی ھریرۃ ان رجلا اتی النبی صلی اللہ
علیہ وسلم وکان رجلا جمیلا فقال یا رسول اللہ انی رجل احب الجمال واعطیت منہ ما تری حتی ما احب
ان یفوقنی احد اما ما قال بشر الملک تعالی واما قال بشسع فمن الکبر ذلک قال لا ولکن الکبر من بطر الحق وغمط
الناس ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک خوبصورت شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ
مجھ خوبصورتی پسند ہے اور اللہ نے مجھ خوبصورتی دی ہے جو آپ دیکھ رہے ہیں میں یہ چاہتا ہوں کہ مجھسے زیادہ خوبصورتی میں کوئی نہ نکلے
تو یہ میرے جوتی کی تسمی برابر بھی کیا یہ تکبر ہے آپنے فرمایا نہیں تکبر یہ ہے کہ حق بات کو غلط کرے اور لوگوں کو ذلیل سمجھے باب
فی قدر موضع الازار کہاں تک ازار رہنا چاہیے عن عبید بن فیروز قال سالت ابا سعید الخدری عن الازار فقال علی الخبیر
سقطت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ازرۃ المسلم الی نصف الساق ولا حرج ولا جناح فیما بینہ وبین
الکعبین ما کان اسفل من الکعبین فھو فی النار من جر ازارہ بطرا لم ینظر اللہ الیہ ترجمہ عبید بن فیروز سے روایت
ہے ابا سعید خدری سے ہے پنیے ازار کا حال پوچھا اونہوں نے کہا تم نے اچھی خبر دار شخص سے پوچھا فرمایا رسول اللہ صلعم نے مسلمان کے ازار آدھی
پنڈلی تک ہوتی ہے خیر شخنوں تک بھی رکھے تو کچھ مضایقہ نہیں ہے اور اس سے نیچے تو جہنم میں جانی کی بات ہے اللہ قیامت کے روز اوس شخص
کیطرف نظر نہ کریگا جو اپنی ازار غرور کی راہ سے لٹکاوے عن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا اسبال فی الازار
والقمیص والعمامۃ من جر منھا شیئا خیلاء لم ینظر اللہ الیہ یوم القیامۃ ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے
فرمایا اسبال ازار اور کرتی اور پگڑی میں ہوتا ہے اسبال کے معنے نیچے لٹکانا ازار وغیرہ کو تکبر سے یعنی یہی اسبال ازار ہی میں نہیں بلکہ
کرتے اور پگڑی میں بھی آتی ہے ازار کی حد ساق کے نیچے سے شخنی تک اور آستین کے حد گٹی سے اوگلیوں کی گرہ تک اور پگڑی کا شملہ ایک ہاتھ
کی وسعت ہے اور باقی سب تکبر کی شان ہے جسنے ان میں سے کچھ دراز کیا تکبر سے تو اللہ قیامت کے روز اوسکی طرف دیکھیگا بھی
نہیں عن ابن عمر یقول ما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الازار فھو فی القمیص ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ازار کے بارے میں فرمایا وہی قمیص کے بارے میں ہے عن عکرمۃ انہ رای ابن عباس ماتزر فیضع
حاشیۃ ازارہ من مقدم علی ظھر قدمیہ یرفع من مؤخرہ قلت لم تأتزر ھذہ الازرۃ قال رایت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یأتزر بھا ترجمہ عکرمہ سے روایت ہے کہ اوس نے ابن عباس کو دیکھا کہ تہبند باندھتے ہوئے تو سامنے سے وہ تہبند لٹکاتے
کہ پھر پیچھا کنارہ پاؤں پر آتا اور پیچھے سے اوٹھا رہتا میں نے ابن عباس سے کہا کہ تم تہبند کو ایسا کیوں باندھتے ہو اونہوں نے جواب
دیا میں نے رسول اللہ صلعم کو ایسا ہی تہبند باندھتے ہوئے دیکھا ہے رپاؤں پر کنارہ آتا یعنی جھکتے وقت رکوع میں نہ کھڑے ہوتے

وقت ملکہ کثیر ہے بیتوفیق لکھنو تک ہے تمام شکر خدا کا تمام و اپار و پچیسوان سپارہ سنن ابی داود کی تیسین پارون مین سے اخیر و ہر تمامی پارہ ہے
اوسکی فضل اور انعام پر اعتماد کر کے یا اللہ کام کتاب کے پورا کرنیکی اسیطرح توفیق عنایت فرما۔

تم الجزء الخامس والعشرون ويتلوه الجزء السادس والعشرون ان شاء الله

فہرست پارہ بست و پنجم سنن ابی داؤد

صفحہ	باب	صفحہ	باب	صفحہ	باب
۹۹۹	مکاتب اپنے بدل کتابت مین سے کچھ ادا کرے پھر عاجز ہو جاوے یا مر جاوے تو کیا حکم ہے		اوسکا آزاد کرنا کیسا ہے)	۱۰۲۵	اگر ریشم کے نقش و نگار کپڑے ہون یا ریشم سے سیا ہوا ہو تو مضایقہ نہین
″	جب عقد کتابت فسخ ہو جاوے تو مکاتب کو بیچنا درست ہے۔	″	بردہ آزاد کرنے کا ثواب کتنا ہے	″	عاذر کپڑے سے ریشمی کپڑا بنانا اور عورتون کو زرد رنگ کا کپڑا پہننا اور مرد کو ریشم پہننا درست ہے
۱۰۰۲	ایک شرط لگا کر کسیکو آزاد کر دینا کیسا ہے	۱۰۰۹	کون سے بردی کا آزاد کرنا بہتر ہے۔	″	حبرہ (ایک یمنی کپڑا ہے) اور دیباج کے ہفتے کا بیان)
″	جو شخص غلام مین سے کچھ حصہ آزاد کر دیوے	۱۰۱۰	اگر بردہ آزاد کری تو تندرستی کی حالت مین آزاد کرے۔	″	سفید کپڑون کی فضیلت کا بیان۔
″	جس شخص کے نزدیک آزاد کر دینے والا مفلس ہو تو غلام سے محنت کرائی جاوے اوسکی دلیل	″	شروع ہوئی کتاب حروف اور اختلاف قرأت کی جو آنحضرت صلعم سے منقول ہین)	″	کپڑون کا دھونا میل کچیل سے اور صاف ستھرا رہنا بہتر ہے)
۱۰۰۳	جن لوگون کے نزدیک محنت مشقت نہ کرائی جاوے اون کی دلیل۔	۱۰۱۶	شروع ہوئی کتاب حمام کے احکام مین اون مین جانے اور نہانے کے حکمونکا بیان	۱۰۲۶	زرد رنگ کا بیان)
۱۰۰۵	جو شخص اپنی ایسی نابینا لیکا مالک ہو جسے نکاح حرام ہے۔ تو وہ آزاد ہو جاویگی۔	۱۰۱۷	ننگے چلنے کا بیان اور ننگے ہونیکا	″	سبز رنگ کا بیان)
″	ام ولد مولی کے مرنیکے بعد آزاد ہو جاویگی	۱۰۱۸	شروع ہوئی کتاب لباس کے احکام مین یعنے کپڑون کے پہننے کے احکام	″	سرخ رنگ کا بیان)
۱۰۰۶	مدبر وہ غلام ہے جسکو مولے نے اپنی موت کے بعد آزاد کر دیا ہو) کی بیع کا بیان	۱۰۱۹	جو شخص نیا کپڑا پہنے اوس کے واسطے کیا دعا کرنا چاہیے	″	سرخ کی رخصت کا بیان)
۱۰۰۷	کوئی شخص اپنے غلامون کو آزاد کر دینے مین	″	قمیص کا بیان یعنے کرتے کا بیان	″	سیاہ رنگ کا بیان)
	ثلث مال سے زیادہ ہو تو کیا حکم ہے	۱۰۲۰	کمبل اور بالونکا پہننا کیسا ہے)	″	عمامہ باندھنے کا بیان)
۱۰۰۸	جو شخص اپنے مالدار غلام کو آزاد کری تو مال مالک کا ہوگا)	۱۰۲۲	خز ایک اونی کپڑا ہے بالون کا اور اون اور ریشم دونون کا پہننا)	۱۰۳۰	صفا کے طور پر کپڑا لپیٹنے کی ممانعت
″	جو غلام بالغ ہو کر دعوے کرے	۱۰۲۳	حریر یعنے ریشمی کپڑے پہننے کے ممانعت کا بیان)	″	کرتے کا گریبان کھلا رہنا۔
				۱۰۳۱	کپڑے کو سیدھا پہننا۔
				″	تہبند یا ازار کا ٹخنون سے نیچے لٹکانا ممنوع ہے
				۱۰۳۲	تکبر اور غرور اور غرور کی برائی کا

الجزء الثامن والعشرون

پارہ چھبیسوان

بسم الله الرحمن الرحيم

باب فی لباس النساء عورتون کے لباس کا بیان عن ابن عباس عن النبی صلی الله علیه وسلم انه لعن المتشبهات من النساء بالرجال والمتشبهین من الرجال بالنساء ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کیا ہے مردون کے ساتھ مشابہت کرنیوالی عورتون پر اور عورتون کے ساتھ مشابہت کرنیوالے مردون پر

ف یعنی جو عورت عورتون کی وضع چھوڑ کر مردانی وضع اختیار کرے اور جو مرد مردانی وضع چھوڑ کر عورتون کی وضع اختیار کرے اندرون پر حضرت نے پھٹکار کیا ہے کیونکہ خدا کی فطرت کو مٹاتے ہین اور اوسکو بدلنا چاہتے ہین اس حدیث سے بڑی مذمت ثابت ہوئی اون مردون کی جو عورت بنتے ہین اور زنانہ پہیس کرتے ہین اسی طرح اون عورتون کی جو مردانہ پہیس کرتی ہین عن ابی هریرة قال لعن رسول الله صلی الله علیه وسلم الرجل یلبس لبسة المرأة والمرأة تلبس لبسة الرجل ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس مرد پر لعنت کی ہے جو عورتون کا لباس پہنے اور اوس عورت پر بھی لعنت کی ہے جو مردون کا لباس پہنے (یعنے ایسا بالکل مرد معلوم ہو) عن ابی سلیمة قال قیل لعائشة رضی الله عنها ان المرأة تلبس النعل فقالت لعن رسول الله صلی الله علیه وسلم الرجلة من النساء ترجمہ ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے حضرت عائشہ سے کسی نے پوچھا کہ ایک عورت جوتا پہنتی ہے (یعنے وہ جوتا جو مردون کے پہننے کے لیے مخصوص تہا) تو حضرت عائشہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردنی والی عورت پر لعنت فرمائی ہے باب فی قوله تعالی یدنین علیهن من جلابیبهن یعنے جو اللہ تعالی نے فرمایا ہے نبی کہدے اپنی عورتون اور بیٹیون سے اور مسلمانون کی عورتون سے نیچے لٹکالین اپنے اوپر اپنی چادرین اسکا بیان عن عائشة رضی الله عنها انها ذکرت نساء الانصار فاثنت علیهن وقالت لهن صنعوا وقالت لما نزلت سورة النور عمدن الی حجورهن وجعلن شك ابو کامل فشققن من قبل حواشیهن خمرهن ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے انہون نے انصار کی عورتون کا ذکر کیا تو اون کے تعریف کی اور کہا جب سورہ نور اتری (یعنے یہ آیت وقل للمؤمنات یغضضن من ابصارهن ویحفظن فروجهن ولا یبدین زینتهن الا ما ظهر منها ولیضربن بخمرهن علی جیوبهن الآیة یعنے کہدے ایمان والیون کو نیچی رکہین اپنی آنکہین اور تھامے رہین اپنی شرم اور نہ دکہاوین اپنا سنگار مگر جو کہلی چیز ہے اوسین سے اور ڈال لین اپنی اوڑہنی نیچے گریبان پر اخیر تک) تو انہون نے پردونکو پاتے ہندونکو پہاڑ کر اوڑہنیان بنالین ف یعنے بندہین جن سے سر اور گریبان کرتے کا ڈہکا رہے یہ جو اللہ نے فرمایا مگر جو کہلی چیز ہے مراد اوس سے چہرہ اور ہاتہہ کے پہنچے اور پانون ہین جنکا چہپانا ضرورت کے وقت نہین ہے

عن ام سلمة قالت لما نزلت يدنين عليهن من جلابيبهن جرت نساء الانصار كان على رؤسهن
الغربان من الاكسية ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے جب یہ آیت اتری یدنین علیہن من جلابیبہن تو
انصار عورتیں اپنے اوپر تہوڑی سی چادریں اپنی تو انصار کی عورتیں اسطرح نکلتی تھیں جیسے ان کے سروں پر کوے
سیاہ کپڑے سر و پیر ڈالتیں عن عائشة رضی الله عنها انها قالت يرحم الله نساء المهاجرات الاول
لما انزل الله وليضربن بخمرهن على جيوبهن شققن كنف فاتخذن منها خمرا ترجمہ
بھا ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا اللہ رحم کرے ان عورتوں پر جنہوں نے
پہلے ہجرت کی تھی جب اللہ نے یہ آیت اتاری ولیضربن بخمرہن علی جیوبہن تو انہوں نے اپنی اوڑھنیاں اوڑھ لیں ان
پرلکاوں تو انہوں نے اپنے پردوں کو پھاڑ کر اپنی اوڑھنیاں بنائیں (اور اوسی وقت حکم کی تعمیل کی) باب
فيما تبدي المرأة من زينتها عورت کو اپنے سنگار میں سے کیا کیا کھلا رکھنا درست ہے عن عائشة رضی الله
عنها ان اسماء بنت ابي بكر دخلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم وعليها ثياب رقاق فاعرض
عنها رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال يا اسماء ان المرأة اذا بلغت المحيض لم تصلح ان يرى
منها الا هذا وهذا واشار الى وجهه وكفيه ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ
اسما حضرت ابوبکر کی بیٹی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئیں اور ان کے بدن پر باریک کپڑے تھے تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ادھر سے منہ پھیر لیا اور فرمایا کہ اے اسما عورت جب جوانی کو پہونچے تو درست نہیں کہ
اوسکا بدن دیکھا جائے سوا اس کے اور اس کے اور اشارہ کیا حضرت نے اپنے چہرے اور دونوں ہتھیلیوں کی طرف
یعنی ایسا باریک کپڑا جس سے بدن معلوم ہو پہننا درست نہیں اور عورت کا کوئی عضو کھلا نہ چاہیے مگر چہرہ کا اور گٹے
تک ہتھیلی کا کھلا رہنا مضایقہ نہیں کیونکہ ان کے کھولنے کی ضرورت ہوا کرتی ہے بعضوں نے اس زمانے میں سبب فساد کے
کھولنا بھی مکروہ لکھا ہے باب في العبد ينظر الى شعر مولاته غلام اپنی مالکہ کا سر کھلا ہوا دیکھ سکتا ہے
عن ام سلمة استاذنت رسول الله صلى الله عليه وسلم في الحجامة فامر ابا طيبة ان يحجمها قال
انه قال كان اخاها من الرضاعة او غلاما لم يحتلم ترجمہ جابر سے روایت ہے ام سلمہ نے اجازت چاہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے پچھنی لگانے کی آپ نے ابوطیبہ کو حکم کیا کہ پچھنی لگا دے ام سلمہ کے راوی نے کہا میں خیال کرتا ہوں
کہ ابوطیبہ رضہ سلمہ کا رضاعی یعنی دودھ بھائی تھا یا لڑکا تھا نابالغ ابھی جوان نہیں ہوا تھا عن انس ان النبي صلى الله
عليه وسلم اتى فاطمة بعبد قد وهبه لها قال وعلى فاطمة رضي الله عنها ثوب اذا قنعت به رأسها
لم يبلغ رجليها واذا غطت به رجليها لم يبلغ رأسها فلما رأى النبي صلى الله عليه وسلم ما تلقى قال
انه ليس عليك بأس انما هو ابوك وغلامك ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت

فاطمہ کے پاس ایک غلام لیکر آئے جو انکو ہبہ کیا تھا اوسوقت فاطمہ ایک کپڑا اپنی پہنے تھیں جب اوس سے سر کو ڈھانکتیں تو پاؤن ننگے ہوتا اور جب پاؤن ڈھانکتیں تو سر ننگا ہوتا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ کو اس تردد میں دیکھا تو فرمایا اگر تمہارا سر یا پاؤن کھلا رہے تو کچھ قباحت نہیں کیونکہ یہاں یا تمہارے باپ ہیں یا تمہارا غلام ہے (شرح) اور غلام اپنی مالکہ کا محرم ہے اور جو لوگ اپنی غلام سے عورت کو پردہ کرنیکے لیے کہتے ہیں وہ تاویل کرتے ہیں کہ یہ غلام نابالغ ہوگا یا سب فی قولہ تعالیٰ غیر اولی الاربۃ یہ جو اللہ نے فرمایا کہ عورتوں کو اپنا سنگار کھولنا درست نہیں سوائے جانیوالی کمیرون کے سامنے درست ہے اوسکا بیان عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت کان یدخل علی ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم مخنث فکانوا یعدونہ من غیر اولی الاربۃ فدخل علینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوما وھو عند بعض نسائہ وھو ینعت امراۃ فقال انھا اذا اقبلت اقبلت باربع واذا ادبرت ادبرت بثمان فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا اری ھذا یعلم ما ھاھنا لا یدخل علیکن ھذا فحجبوہ

ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بی بی کے پاس ایک ہیجڑا آیا کرتا تھا اور اوسکو غیر اولی الاربۃ (یعنی اون لوگون میں سے جنکو عورتون کی حاجت نہیں جیسے کمیری محنت مزدوری والے یا بوڑھے ضعیف) میں سے خیال کرتیں ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور وہ ہیجڑا بیٹھا تھا ایک عورت کی تعریف کررہا تھا کہ جب وہ سامنے آتی ہے تو چار بٹین اوس کی پیٹ پر (موٹاپے سے) نمایان ہوتی ہیں اور جب پیٹھ موڑکر جاتی ہے تو آٹھ بٹین دونوطرف سے دکھائی دیتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بھی جو عورت کی تین جانتا ہے (یعنے اون کے حسن اور قبح کی تمیز کرتا ہے اچھی عورت کو بیچا نتا ہے گو جماع پر قادر نہیں ہے) ابھی یہ تمہارے پاس نہ آیا کریں اوسوقت سے آپکے بی بیون نے اوس سے پردہ شروع کیا عن عائشۃ بھذا زاد واخرج رفقاں بالیمین ان یدخل کل جمعۃ لیستطعم ترجمہ حضرت عائشہؓ سے بھی حدیث مروی ہے اتنا زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلعم نے اوس ہیجڑے کو نکلوا دیا بیدا میں ہے جو ایک میدان ہے مدینے سے باہر ہے جسکو وہ کہتا تھا کہ شہر میں آتا) عن ابی داؤد فی ھذہ القصۃ فقیل یا رسول اللہ انرادہ ان یدخل کل جمعۃ من الجمع فاذن لہ ان یدخل فی کل جمعۃ مرتین فیسال ثم یخرج ترجمہ ابوداؤد سے بھی حدیث مروی ہے اوس میں یہ ہے کہ جب آپنے اوس ہیجڑے کو شہر سے نکلوا دیا) لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ بھوکے مارے مرجاویگا آپنے اجازت دی جمعے میں دوبار شہر میں آنیکی کہ مانگ تانگ کر چلا جایا کرے (یعنے کھانا وغیرہ لیکر چلا جاتا ہے اور وہیں ہے) یا ایھا فی قولہ عز وجل وقل للمومنات یغضضن من ابصارھن اللہ جل جلالہ نے فرمایا مومنہ عورتون سے کہو اپنی نگاہ نیچی رکھیں اوسکا بیان) عن ابن عباس وقل للمومنات یغضضن من ابصارھن الایۃ نسخ واستثنی من ذلک والقواعد من النساء اللاتی لا یرجون نکاحا

ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے یہ جو آیت ہے وقل للمومنات یغضضن من ابصارہن وہ منسوخ ہے اور یہ عورتیں مستثنیٰ ہیں جو بڈھی ہیں اور نکاح کی امید نہیں رکھتیں

الا ما ظهر منها والقواعد من النساء اللاتی لا یرجون نکاحا فلیس علیهن جناح ان یضعن ثیابهن (جسکا ترجمہ اوپر گذرا) اسمین سے سنتے ہوگئین وہ عورتین جو گھر مین بیٹھی رہتی ہون کہ لائق ہین بوڑھی ہوگئین اونکو مردون کے سامنے اپنی چادر وغیرہ اوتارنا درست ہی والقواعد من النساء کی آیت سے عن ام سلمة قالت کنت عند رسول الله صلی الله علیه وسلم وعنده میمونة فاقبل ابن ام مکتوم وذلک بعد ان امرنا بالحجاب فقال النبی صلی الله علیه وسلم احتجبا منه فقلنا یا رسول الله الیس اعمی لا یبصرنا ولا یعرفنا فقال النبی صلی الله علیه وسلم افعمیاوان انتما الستما تبصرانه ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھی اور میمونہ بھی پاس تھین اتنے مین عبداللہ بن ام مکتوم آئی اور یہ بعد آیت حجاب اوترنی کی تہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پردہ کرو تم دونون اوس سے ہم نے کہا یا رسول اللہ وہ تو اندہا ہی نہ ہم کو دیکھتا ہی نہ پہچانتا ہی آپ نے فرمایا کیا تم بھی اندہی ہو تم اوسکو نہین دیکھتی ہو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کو بھی غیر محرم مردونکا دیکھنا درست نہین ہی مگر اوس پر عمل مشکل ہی اوس حال مین جب عورت کو اپنی ضروریات کے لیے نکلنا اور باہر جانا درست ہی شاید یہہ حدیث ورع اور تقوی پر محمول ہو عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا زوج احدکم عبده امته فلا ینظر الی عورتها ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی اپنی غلام کا نکاح اپنی لونڈی کے ساتھ کردے تو پھر لونڈی کے ستر کو نہ دیکھے یعنے ناف کے نیچے سے گھٹنے تک اس کے اوپر دیکھنا درست ہے عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا زوج احدکم خادمه عبده او اجیره فلا ینظر الی ما دون السرة وفوق الرکبة ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی اپنی لونڈی کا نکاح کردے اپنے غلام سے یا نوکر سے پھر اوس کے ستر کو نہ دیکھے ناف کے نیچے اور گھٹنون سے اوپر اس لیے کہ جب لونڈی کا نکاح ہوگیا پھر اس سے مولی کو جماع درست نہین ہی) باب فی الاختمار وہ اوڑہنی لپیٹنے کا بیان عن ام سلمة ان النبی صلی الله علیه وسلم دخل علیها وهی تختمر فقال الیّ لا لیتین قال الجوهری معنی لیتّ لا لیتین یقول تعتم مثل الرجل لا تکشف رأسها اوطاقین ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کے پاس تشریف لائے اور وہ اوڑہنی لپیٹ رہی تہین) یعنے اپنی سر پر اوڑہنی لپیٹتی تہین) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بس ایک ہی پیچ رکھو دو پیچ نہ کرو (اسیانہ ہو مردون سے مشابہت ہوجاوی عمامہ جیسے ہوتا ہی) باب فی لبس القباطی للنساء بار یک کپڑا عورتونکو پہننا درست ہی عن دحیة بن خلیفة الکلبی انه قال اتی رسول الله صلی الله علیه وسلم بقباطی فاعطانی منها قطیفة فقال اصدعها صدعین فاقطع احدهما قمیصا واعط الآخر امرأتک تختمر به فلما ادبر قال ولامر أتک فجعل یجتذبها دون الا یصفها ترجمہ دحیہ بن خلیفہ الکلبی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کچھ کپڑے مصر کے آئے (یعنے مصری کپڑے سفید دوبار یک) سو آپ نے اون مین سے مجھے ایک کپڑا دیا اور فرمایا کہ اسکو پھاڑ کر دو ٹکڑے کرو اوسمین ایک ٹکڑا کرتہ بنالو (یعنے پہننے لیے) اور دوسرا ٹکڑا اپنی عورت کو دیدو کہ

تاکہ وہ اپنی اور اپنی بناوی زادی سے کہا کہ جب حیہ نے پیٹھ پھیری تو آپ نے اس سے فرمایا کہ اپنی عورت کو حکم کر کہ اونی کپڑے پہنے کے تلے ایک کرتہ اور کپڑا بھی پہنے تاکہ اوسکو ظاہر کرے یعنے اوسکا بدن معلوم نہ ہو) **باب فی الذیل** عورت ازار کو کتنا لٹکائے

عن ام سلمۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین ذکر الازار فالمرأۃ یا رسول اللہ قال ترخی شبرا قالت ام سلمۃ اذا ینکشف عنہا قال فذراعا لا تزید علیہ ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب ازار کا ذکر آیا تو عورت کے ازار کا بھی ذکر کیا کہ یا رسول اللہ عورت کیا کرے (یعنے اگر عورت ازار دراز کرے تو ستر کھلنے کا اندیشہ ہے) آپ نے فرمایا کہ وہ ایک بالشت تک دراز کرے پھر ام سلمہ نے عرض کیا کہ ستر تو اتنے پر کھلیگا آپ نے فرمایا کہ ایک ہاتھ سے زیادہ نہ بڑھاوے **ف** یعنے ٹخنوں سے ایک بالشت یا ایک ہاتھ عورت زیادہ نیچے کرے یا پنڈلیوں سے ایک ہاتھ یا ایک بالشت زیادہ نیچے کرے دوسری روایت ہے **عن** ابن عمر قال خص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امہات المؤمنین فی الذیل شبرا فاستزدنہ فزادھن شبرا فکن یرسلن الینا فنذرعہ ذراعا ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیبیوں کیواسطے ایک بالشت ازار لٹکانے کی اجازت دی انہوں نے زیادہ چاہا آپ نے دو بالشت کی اجازت دی پس آپکی بی بیاں کپڑا ہمارے پاس بھیجتیں ہم اپنی ہاتھوں سے ناپا دیتے

باب فی اھاب المیتۃ مردہ جانور کی کھال کا بیان **عن** میمونۃ قالت اصاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شاۃ لنا من الصدقۃ فماتت فمر بہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال الا دبغتم اھابہا واستنفعتم بہ قالوا یا رسول اللہ انہا میتۃ قال انما حرم اکلہا ترجمہ میمونہ سے روایت ہے ہماری آزاد کی ہوئی لونڈی کو صدقے کی ایک بکری ملی وہ مرگئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف لائے فرمایا کہ تم اوسکی کھال کو دباغت سے پاک کرکے اپنے کام میں کیوں نہ لائے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ تو مردار ہے آپنے فرمایا صرف اوسکا کھانا حرام ہے (نہ اوسکی کھال سے نفع اوٹھانا) **عن** الزھری بھذا الحدیث لم یذکر میمونۃ قال قال الا انتفعتم بإھابہا ثم ذکر معناہ لم یذکر الدباغ ترجمہ زہری سے یہی حدیث مروی ہے اوس میں یہ نہیں کہ تم نے اوسکی کھال سے فائدہ کیوں نہیں اٹھایا اور دباغت کا ذکر نہیں کیا (اسی واسطے بعضوں کے نزدیک دباغت کرنا ضرور نہیں بلکہ سکھا کر کام میں لانا درست ہے) **عن** معمر وکان الزھری ینکر الدباغ ویقول یستمتع بہ علی کل حال قال ابو داؤد ولم یذکر الا وزاعی ویونس وعقیل فی حدیث الزھری الدباغ وذکرہ الزبیدی وابن عبد العزیز وحفص بن الولید ذکر والدباغ ترجمہ معمر نے کہا کہ ابن شہاب زہری انکار کرتے ہیں دباغت کا ابوداؤد نے کہا کہ اوزاعی اور یونس اور عقیل نے زہری کی حدیث میں دباغت کا ذکر نہیں کیا اور زبیدی اور سعید بن عبدالعزیز اور حفص بن ولید نے دباغت کا ذکر کیا ہے (دباغت کہتے ہیں چمڑا صاف کرنیکو مٹی اور نمک یا کچھ لگانا کہ جس سے اوسکی بدبو جاتی رہے اور صاف ہوجاوے) **عن** ابن عباس قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا دبغ الاھاب فقد طھر ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا ہے آپ فرماتے تھے جب چمڑا صاف ہوگیا مصالح

وغیرہ کو تو پاک ہو گیا ف یہی مذہب امام اعظم کا کہ سب چمڑی دباغت اور صان کرنے سے پاک ہو جاتے ہیں اور کتے اور سور کے سوا ہر مردار کی کھال سے نفع اٹھانا جائز ہے اور امام شافعی کے نزدیک کتے کا چمڑا بھی کسی طرح پاک نہیں ہوتا حسن ہدایہ ترجمہ الشیخ

صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امران یستمتع بجلود المیتۃ اذا دبغت ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہے مردوں کی کھالوں سے نفع اٹھانے کا جب دباغت کر لیں حسن

سلمۃ بن المحبق ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ تبوک اتی علی بیت فاذا قربۃ معلقۃ فسال الماء فقالوا یا رسول اللہ انہا میتۃ فقال دباغہا طہورہا ترجمہ سلمہ بن محبق سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک میں ایک گھر میں آئے وہاں ایک مشک ٹنگ رہی تھی (پانی بھری ہوئی) آپ نے پانی مانگا اور میں سے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ مردار کی کھال ہے آپ نے فرمایا دباغت سے پاک ہو گئی حسن

الصالیۃ بنت سبیع انہا قالت کان لی غنم باحد فوقع فیہا الموت فدخلت علی میمونۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ذلک لہا فقالت لی میمونۃ لو اخذت جلودہا فانتفعت بہا فقالت اوہل ذلک قالت نعم مر علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجال من قریش یجرون شاۃ لہم مثل الحمار فقال لہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو اخذتم اہابہا قالوا انہا میتۃ فقال یطہرہا الماء والقرظ ترجمہ صالیہ بنت سبیع سے روایت ہے میرے پاس بکریاں تھیں احد کے پہاڑ پر وہ مر گئیں میں ام المومنین میمونہ پاس گئی اور ان سے بیان کیا انہوں نے کہا خیر تم ان کی کھالوں کو لیکر دباغت سے فائدہ اٹھاؤ میں نے کہا کیا مردار کی کھال سے نفع اٹھانا درست ہے میمونہ نے کہا ان درست ہے ایکبار قریش کے چند لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے ایک بکری کی ہوئی کھینچتے ہوئے نکلے آپ نے فرمایا کاش تم اوس کی کھال لے لیتے اون لوگوں نے کہا وہ مردار ہے آپ نے فرمایا کھانا حرام کر دیا ہے اور قرظ (قرظ ایک درخت کی پتی ہے جس سے چمڑا صاف کیا جاتا ہے) ان حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ مردار جانور کی کھال دباغت سے پاک ہوتا ہے یہی قول ہے اکثر ائمہ کا اور امام مالک کے نزدیک جو جانور مردار ہو اوس کی کھال دباغت سے پاک نہیں ہوتی) باب مذروی ان لا ینتفع باہاب المیتۃ جن لوگوں کے نزدیک مردہ کی کھال دباغت سے پاک نہیں ہوتی اون کی دلیل حسن عبد اللہ بن عکیم قال قرئ علینا کتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن بارض جہینۃ وانا غلام شاب ان لا تنتفعوا من المیتۃ باہاب ولا عصب ترجمہ عبد اللہ بن عکیم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کتاب جہینہ کے ملک میں ہمارے سامنے پڑھی گئی اوس میں لکھا تھا کہ مردار جانور سے نفع نہ اٹھاؤ نہ اوسکی کھال سے نہ پٹھوں سے (شاید یہ حدیث کا یہ مطلب ہو کہ بغیر دباغت کے نفع نہ اٹھاؤ تو پہلی احادیث کی مخالف نہ ہوگی) حسن الحکم عن ابن عکیم عن ابیہ انطلق ہو وناس معہ الی عبد اللہ بن عکیم رجل من جہینۃ قال الحکم فدخلوا وقعدت علی الباب فخرج الی فاخبرنی ان عبد اللہ بن عکیم اخبرہم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتب الی جہینۃ قبل

من شان لا ینتفعوا من لحمہ تترا باھا بہ واعصب قال ابو داود فاذا دبغ لا یقال لہا اھاب انما یسمی
شنا وقربۃ قال القاضی بن شمیل یسمی اھابا ما لم یدبغ ترجمہ حکم بن قتیبہ سے روایت ہے وہ کئی لوگوں کو ساتھ
عبداللہ بن حکیم کے پاس گئی جو ایک شخص تھے قبیلہ جہینہ سے تو حکم نے کہا میں دروازی پر بیٹھا رہا اور وہ لوگ اندر
گئے جب باہر نکلے تو انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ عبداللہ بن حکیم نے ان سے کہا رسول اللہ صلعم نے اپنی وفات
سے پیشتر جہینہ کے لوگوں کو لکھا کہ مردار جانور کی کہال اور پٹھوں سے نفع نہ اٹھاؤ میں ابو داؤد نے کہا اس حدیث میں
الاہاب کا لفظ آیا ہے یعنی مردار کے اہاب سے نفع نہ اٹھاؤ اہاب کہتے ہیں کہال کو دباغت سے پہلے جب اوسکی دباغت
ہو جاتی ہے تو اوسکو اہاب نہیں کہتے بلکہ شن یا قربہ بولتے ہیں نضر بن شمیل نے کہا اہاب وہ کہتے ہیں جبتک
اوسکی دباغت نہ ہو یاب فی جلود المیتۃ جلیتوں کی کہال کا بیان عن معاویۃ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ترکبوا الخز ولا النمار قال وکان معاویۃ لا یتہم فی الحدیث عن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ معاویہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت سوار ہو خالص ریشمی زین پر
اور نہ جلیتوں کی کہال پر ابن سیرین نے کہا معاویہ حدیث کی روایت میں متہم نہ تھے (یعنی کذب کی تہمت اون پر نہیں
کی گئی حدیث میں مراد یہ ہے کہ دباغت سے پہلے جلیتے کی کہال پر سوار نہ ہو یا بعد دباغت کے بھی یہ مکروہ ہے
کا طریقہ ہے) عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تصحب الملائکۃ رفقۃ فیہا جلد نمر
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ملائکہ اون لوگوں کے پاس نہیں جاتے جن کے
پاس چیتے کی کہال ہوتی ہے (غرور کی راہ سے وہ اوسکو کہتے ہیں) عن خالد قال وفد المقدام بن معدیکرب
وعمرو بن الاسود ورجل من بنی اسد من اہل قنسرین الی معاویۃ بن ابی سفیان فقال
معاویۃ للمقدام اعلمت ان الحسن بن علیا توفی فرجع المقدام فقال لہ رجل اتراہا مصیبۃ قال لہ ولم
لا اراہا مصیبۃ وقد وضعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجرہ فقال ہذا منی وحسین من علی فقال
الاسدی جمرۃ اطفأہا اللہ عز وجل قال فقال المقدام اما انا فلا ارجع الیوم حتی اغیظک واسمعک
ما تکرہ ثم قال یا معاویۃ ان انا صدقت فصدقنی وان انا کذبت تکذبنی قال افعل فانشدک باللہ
ہل تعلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن لبس الحریر قال نعم قال فانشدک باللہ ہل تعلمت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن لبس الذہب قال نعم قال فانشدک باللہ ہل تعلم ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن لبس جلود السباع والرکوب علیہا قال نعم قال فواللہ لقد رأیت ہذا
کلہ فی بیتک یا معاویۃ فقال معاویۃ قد علمت انی لن انجو منک یا مقدام قال خالد فامر لہ
معاویۃ بما لم یامر لصاحبیہ وفرق بینہ فی اناثین فضرفہا المقدام قال ورہبط الاسدی احدا

لشیئا مما اخذ بلغ ذلک معاویۃ فقال امالمقدام فرجل کریم بسط یدہ واما الاسدی فرجل حسن الاصابۃ

الشیئا ترجمہ خالد سے روایت ہی کہ مقدام بن معدیکرب اور عمرو بن الاسود اور ایک شخص اور بنی اسد مین سے جو قسطنطنیہ کو گئے تھے

تہا معاویہ بن ابی سفیان کے پاس آئے تو معاویہ نے کہا مقدام سے کیا تم کو خبر ہوئی حسن بن علی رضی اللہ عنہ یعنے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ

کا انتقال ہو گیا مقدام نے یہ سنکر انا للہ وانا الیہ راجعون کہا اسمین اور شخص ..... بولا کیا یہ ہی تم کو کوئی مصیبت ہی

(یعنے انا للہ وانا الیہ راجعون تو مصیبت کے مقام پر پڑہا جاتا ہی) مقدام نے کہا مین کیونکر اوسکو مصیبت نہ سمجہون حالانکہ رسول

اللہ صلعم نے امام حسن کو اپنی گود مین بٹہایا اور فرمایا یہ میرا بچہ ہے (یعنے مجہسے محبت ہی کیونکہ امام حسن رضی اللہ عنہ آنحضرت صلعم کے بہت

مشابہ تہے) اور حسین بن علی کے بچے ہین یہ سنکر وہ اسدی شخص (معاویہ کے خوش کرنیکے لیے) بولا (معاذ اللہ) ایک (ایسا)

تہا جسکو اللہ نے بجہا دیا (یعنے امام حسن رضی اللہ عنہ جبتک زندہ تہے تو معاویہ کو خوف تہا کہین خلافت اون کر نہ سے جاتی رہے اس

واسطے اوس اسدی نے معاذ اللہ امام حسن کو باعث فتنہ اور فساد خیال کیا) مقدام نے کہا لیکن میرے تو آپ کے دن بغیر کچہ غصہ

ہوئے اور برا بہلا سنائی ہوئے نہ ہونگا (یعنے جیسے اسدی نے دنیا کی ظاہرداری کے لیے خوشامد سے تم کو خوش کر لیا

ایسا نا حق بات کہدی ایسی ہی مین حق بات تم سے کہونگا اگرچہ تم ناراض اور ناخوش ہو یا برا مانو پھر کہا اے معاویہ اگر مین سچ

تو مجہسے سچا کہنا اور جو جہوٹ بولون تو جہوٹا کہنا معاویہ نے کہا اچہا مین ایسا ہی کرونگا مقدام نے کہا بہلا قسم خدا کی تم نے رسول

صلعم سے سنا ہی آپ منع کرتے تہے سونا پہننے سے معاویہ نے کہا ہان سنا ہی پھر مقدام نے کہا بہلا قسم خدا کی تم جانتے ہو کہ

کیا رسول اللہ صلعم نے زر ریشمی کپڑا پہننے سے معاویہ نے کہا ہان مقدام نے کہا بہلا قسم اللہ کی تم جانتے ہو کہ منع کیا رسول اللہ

نے درندون کی کہالین پہننے سے اور اون پر سوار ہونے سے معاویہ نے کہا ہان پھر قسم خدا کی مین تو تمہاری گہر مین یہ چیزین دیکہتا

معاویہ نے کہا مین جانتا ہون کہ تمہارے ہاتہ سے مین نجات نہ پاؤنگا خالد نے کہا پھر معاویہ نے حکم کیا مقداد کو تو اوسکے مال مین

کا حصہ دیا اور اون کے دو ساتہیون کو نہ دیا اور اون کی میراث کا حصہ مقرر کیا دو سو والون مین مقدام نے وہ مال اپنے ساتہیون

کو بانٹ دیا اور اسدی نے اپنے مال مین سے کسیکو کچہ نہ دیا یہ خبر معاویہ کو پہونچی اونہون نے کہا مقدام تو ایک سخی شخص ہے

ہاتہ کہلا ہوا ہے اور اسدی اپنی چیز کو اچہی طرح روکتا ہے ف امام حسن علیہ السلام کے انتقال پر معاویہ کو یہ کہنا کہ یہ مصیبت

نہین ہی بیشک تہا اور بتعصب علی اور اولاد علی سے راضی ہوا اللہ اپنے رسول کی اہل بیت سے اور ہمارے اوسکے ساتہیون کی

آمین) عن ابی الملیح بن اسامۃ عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن جلود السباع ترجمہ ابو الملیح

نے اسامہ اپنے باپ سے روایت کیا ہی رسول اللہ صلعم نے منع فرمایا ہی درندون کے چمڑون سے ف یعنے اون کے استعمال سے کہ

بانٹ کر پہنی ہو دین کیونکہ پہاڑنا اوسکا باعث کبر و تجبر ہوتا ہی دنیادارون مین **باب فی الانتعال** جوتا پہننے

کا بیان عن جابر قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فقال اکثروا من النعال فان الرجل لا یزال

راکبا ما انتعل ترجمہ جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ ہم سفر مین تہے تو آپنے فرمایا کہ بہت

بہت پہنو سلیم کہ آدمی جبتک جوتا پہنے رہتا ہی گویا ہمیشہ سوار رہتا ہے (پانوں ایدا سی بچتا ہی) **عن** انس ان نعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لہما قبالان ترجمہ انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاپوش مین دو تسمے گتے **ف** یعنی ایک تسمہ انگوٹھی اور اوسکو پاس والی انگلی مین کہتے تھی دوسرا تسمہ بیچ کی انگلی اور اوس کے پاس والی انگلی مین رکھتے تھے **عن** جابر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ینتعل الرجل قائما ترجمہ جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہوکر جوتا پہننے سے آدمی کو منع فرمایا ہے **ف** یہ اوسحالت مین ہی کہ کھڑی ہوکر پہننے مین مشقت پڑتی ہو اور باندہنے مین تسمے کے ہاتہہ کا محتاج ہو تو جہکنا پڑے لیکن چڑہوان جوتا تو اوس کے کھڑی ہوکر پہننے مین کچہہ تکلیف نہین ہی **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یمشی احدکم فی النعل الواحدۃ لینتعلہما جمیعا او لیخلعہما جمیعا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مین سے کوئی ایک جوتا پہنکر نہ چلا کرے چاہیے کہ دونو جوتیان پہنے یا دونون اوتار رکھے **عن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا انقطع شسع احدکم فلا یمشی فی نعل واحدۃ حتی یصلح شسعہ ولا یمشی فی خف واحد ولا یاکل بشمالہ ترجمہ جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب ایک جوتی کا تسمہ ٹوٹ جاوے تو ایک ہی جوتا پہنکر نہ چلا جبتک اوسکا تسمہ درست نکرلیوے اور نہ ایک موزہ پہنکر چلے اور نہ اپنے بائین ہاتہہ سے کہانا کہاوے (البتہ اگر داہنا ہاتہہ کٹا ہوا کوئی عذر ہو تو بائین ہاتہہ سے کہاوے) **عن** ابن عباس قال من السنۃ اذا جلس الرجل ان یخلع نعلیہ فیضعہما بجنبہ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی کہ سنت یہہ ہی کہ جب آدمی بیٹہے تو اپنے جوتیون کو اوتار کر اپنے بازو رکہلیوے (یعنی جوتیون سمیت نہ بیٹہے بلکہ جوتیونکو اوتار کر بازو سے رکہلے) **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا انتعل احدکم فلیبدا بالیمین واذا نزع فلیبدا بالشمال لتکن الیمنی اولہما ینتعل وآخرہما ینزع ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی جوتا پہنے تو چاہیے کہ داہنے پیر مین اول پہنے اور جب اتارے تو پہلے بائین پیر کا اوتارے تو داہنا پیر پہنتے وقت شروع مین ہی اور اوتارتے وقت اخیر مین ہی **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحب التیمن ما استطاع فی شانہ کلہ فی طہورہ وترجلہ ونعلہ ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حتی المقدور اپنے سب کام کو داہنی طرف سے شروع کرنا بہت پیارا تہا وضو کرنے مین اور کنگہی کرنے مین اور اپنی جوتا پہننے مین مسلم کی روایت مین اتنا زیادہ ہی اور مسواک کرنے مین اور یہ نہین ہی کہ سب کامون مین داہنی طرف سے شروع کرنا پسند کرتے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا لبستم واذا توضاتم فابدوا بایامنکم ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کپڑے پہنو یا وضو کرو تو تم اپنے داہنی طرف سے شروع کرو **باب** فی الفرش بچھونیکا بیان یعنی سونے کی توشک کا **عن** جابر بن عبد اللہ قال ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الفرش قال فراش للرجل وفراش للمرأۃ وفراش للضیف والثالث

للشیطان ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بچھونا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا
کہ ایک بچھونا تو آدمی کو اپنی ذات کے لیے چاہیے اور دوسرا بچھونا اپنی عورت کے لیے اور ایک بچھونا مہمان کے لیے چوتھا
اور چوتھا بچھونا شیطان کے لیے ہو ف یعنی مرض کے لیے تین بچھونے چاہیے اگر میسر ہوں ایک تو اپنی ذات کے لیے دوسرا
اپنی گھر کی عورت کے لیے کہ شاید کوئی وقت اپنی رضی ہو یا کسی عذر کے سبب سے تنہا سونے کا اتفاق ہو اگر چہ ایک بستر کرنا
عورت کے ساتھ سنت کے بہت موافق ہی۔ اور تیسرا بستر مہمان کیواسطے پھر جبکی یہاں کثرت مہمان آیا کرتی ہیں تو بستر کی
مضایقہ نہیں مگر اس تین قسم سے جو بستر زیادہ ہو تو وہ بستر شیطان کے لیے ہی یعنی وہ فضول اور اسراف اور تکبر کے اسباب میں داخل
ہی جیسا اکثر دنیا داروں کے یہاں ہوتا ہی کہ محض بیکار مستعد و مسند ہیں اور تو شکین بچھے رہتی ہیں عن جابر بن سمرۃ
قال دخلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی بیتہ فرایتہ متکئا علی وسادۃ علی یسارہ ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت
ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان میں میں گیا تو آپ کو تکیہ پر بائیں کا لگائے ہوئے دیکھا یا میں جانب کو آپ بائیں کا لگائے ہوئے
تھے معلوم ہوا اہل حاجت ہونا سنت کے خلاف نہیں ہی) عن ابن عمر انہ رای فقہ من اھل الیمن لا یعلمہم اکلا دنا
فقال من احب ان ینظر الی اشبہ اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلینظر الی ھؤلاء ترجمہ ابن عمر
سے روایت ہی انہوں نے چند رفیقوں کو دیکھا (سفر کے ساتھیوں کو) جو یمن سے آئے تھے ان کے بچھونے چمڑے کے تھے تو کہا جس کو صحابہ سے
بہت مشابہ رفیقوں کو دیکھنا منظور ہو وہی تو ان کو دیکھے (یعنے صحابہ بھی سفر میں ایسی ہی حال میں رہتے جیسے یہ لوگ ہیں) عن
جابر قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتخذتم انماطا قلت وانی لنا انماط قال اما انھا ستکون لکم
انماط ترجمہ جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تم نے تو شکین بنالیں میں نے کہا یا رسول اللہ
ہم کو تو شکین کہاں سے میسر آئیں آپ نے فرمایا عنقریب تم کو تو شکین ملینگی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت کان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابن منیع التی ینام علیھا باللیل منرادم حشوھا لیف ترجمہ ام المومنین حضرت
عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تکیہ ابن منیع نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو جس تکیہ
لگا کر سوتی ہی وہ دباغت کیہوئی چمڑے کا تھا خرما کے پوست سے بھرا ہوا تھا (چمڑے کا تکیہ ٹھنڈا رہتا ہی جلدی گرمی نہیں ہوتا)
عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت کانت خمجۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ادم حشوھا لیف ترجمہ ام
المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گدہ۔ دباغت کیہوئی چمڑے کا تھا اور بھرا ہوا خرما کے پوست کا
کا تھا (اوسی پر آپ استراحت فرماتی تھی) عن ام سلمۃ قالت کان فراشھا حیال مصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہی اونکا بچھونا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مصلی کے مقابل تھا (جہاں آپ نماز پڑھتے تھے)
باب فی اتخاذ الستور والثیاب والتصاویر اور نقشے پردے بنانے کا بیان عن عبید اللہ بن عمران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اتی فاطمۃ رضی اللہ عنہا فوجد علی بابھا ستراقبل ولم یدخل قال فلما کان بعد دخل بابھا فجاء علی رضی اللہ عنہ

فرأها مهتمة فقال مالك قالت جاء النبي صلى الله عليه وسلم الى فلم يدخل فاتاه علي رضي الله عنه فقال يا رسول
الله ان فاطمة اشتد عليها انك جئتها فلم تدخل عليها قال ومما انا والدنيا ومما انا والرقم فذهب الى فاطمة
فاخبرها بقول رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت قل لرسول الله صلى الله عليه وسلم ما يأمرني به قال قل
لها قلت سل بدالي بني فلان ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاطمہ رضی اللہ عنہا
کے مکان پر تشریف لائی اور کیے دروازے پر ایک پردہ لٹکتا دیکھا آپ اندر نہ گئے اور باہر ہی سے لوٹ گئے آپ بہت کم ایسا کرتے
کہ گھر میں جاویں اور پہلے فاطمہ کو نہ پوچھیں جب حضرت علی رض آئے تو فاطمہ کو دیکھا رنجیدہ بیٹھی ہیں انہوں نے پوچھا کیا
ہوا فاطمہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں آئے تھے لیکن اندر تشریف نہ لائی علی یہ سنکر رسول اللہ صلعم پاس
آئی اور عرض کیا کہ فاطمہ کو آپکا آنا اور اون کے پاس سے جانا نہایت گران گزرا ہے آپنے فرمایا مجھ سے اور نقش و نگار سے کیا
علاقہ اور مجھ سے اور دنیا سے کیا علاقہ یہ سنکر علی فاطمہ کے پاس گئے اور جو آنحضرت صلعم نے فرمایا تھا بیان کیا فاطمہ نے کہا
اچھا پوچھو آپ سے میں اس پردہ کو کیا کروں آپنے فرمایا فلان لوگوں کو بھیجدو (ہر چند نقشی پردہ لٹکانا کچھ منع نہیں
مگر آپنے اپنی آل کیواسطے اسقدر آرام اور عیش بھی دنیا کا گوارا نہ کیا پھر جیسا آپکو منظور تھا ویسا ہی حضرت فاطمہ کا وفات
تک حال رہا) **عن** فضیل بھذا قال وکان ستر لعائشۃ ترجمہ فضیل سے یہی حدیث مروی ہے اتنا زیادہ ہے کہ وہ پردہ
نقشی تھا **باب** فی الصلیب فی الثوب جس کپڑے میں ترسل کی صورت بنی ہو **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یترک فی بیتہ شیئا فیہ تصلیب الا قضبہ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مکان میں کسی تصویر والی چیز کو جسمیں ترسل کی صورت بنی ہو (یا اور کوئی صورت بغیر
کاٹے یا توڑے کے نہ چھوڑتے **ف** خواہ برتن یا کپڑا یا مثل اسکی کوئی چیز ہوتی) **باب** فی الصور تصویروں کا بیان **عن**
علی رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تدخل الملائکۃ بیتا فیہ صورۃ ولا کلب ترجمہ
حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رحمت کے فرشتے اوس گھر میں نہیں جاتے جسمیں جاندار کی
تصویر یا کتا یا ناپاک شخص ہو (یعنی جسکو نہانیکی حاجت ہو مراد وہ فرشتے ہیں جو سوا مین کاتبین اور حافظین کے وہ تو
ہر وقت آدمی کیساتھ رہتے ہیں) **عن** ابی طلحۃ الانصاری قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تدخل الملائکۃ
بیتا فیہ کلب ولا تمثال وقال انطلقنا الی ام المؤمنین عائشۃ نسألہا عن ذلک فانطلقنا فقلنا یا ام المؤمنین
ان ابا طلحۃ حدثنا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکذا وکذا فھل سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یذکر ذلک
قالت لا ولکن سأحدثکم بما رایتہ فعل خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض مغازیہ وکنت احین فقولہ
فاخذت نمطا کان لنا فسترتہ علی العرض فلما جاء استقبلت فقال السلام علیک یا رسول اللہ ورحمۃ اللہ
وبرکاتہ۔ الحمد للہ الذی اعزک واکرمک فنظر الی البیت فرای النمط فلم یرد علی شیئا ورأیت الکراھیۃ

فی وجهه فانی لنمط حتی هتکه ثم قال ان الله لم یامرنا فیما رزقنا ان نکسو الحجارة واللبن قالت فقطعته وجعلته وسادتین وحشوتهما لیفا فلم ینکر ذلک علی ترجمہ ابوطلحہ انصاری کی روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ میں نے سنا ہے آپ فرماتے تھے رحمت کے فرشتے اوس گھر میں نہیں آتے جسمیں کتا ہو اور بربادی کی تصویر ہو یعنی مجسم پوری تصویر نہ کہ کاڈی وغیرہ اور بعضوں نے مطلق تصویر مراد رکھی ہے کیونکہ حدیث مطلق ہے زید بن خالد جو اس حدیث کا راوی ہے اُس نے سعید بن یسار سے کہا میری ساتھ چل ام المومنین عائشہ رضہ پاس ہم اُنسے اس بات کو پوچھیں پھر ہم گئے اور عرض کیا ای ام المومنین ابوطلحہ نے ہمسے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے ایسا فرمایا ہے آپ نے بھی کچھ سنا ہے رسول اللہ صلعم سے کہ آپ اسکا ذکر کرتے ہوں حضرت عائشہ نے کہا نہیں لیکن میں تم سے ایک حدیث بیان کرتی ہوں جو میں نے دیکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد کے کسی سفر میں نکلے اور میں آپ کے لوٹنے کی منتظر تھی تو میں نے آپکے پردہ لیکر دروازے کی بڑی لکڑی پر جب آپ آئے تو میں آگے بڑھی اور میں نے کہا السلام علیک یا رسول اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ شکر ہے اُس خدا کا جس نے آپکو عزت دی اور آپ پر احسان کیا آپ نے دروازے پر پردے کو دیکھا تو آپ نے سلام کا کچھ جواب نہ دیا اور میں نے آپ کے چہرے پر ناراضی دیکھی۔ پھر آپ پردے پاس آئے اور آپ نے اوسکو اتار ڈالا اللہ اوسکی فرمایا بیشک اللہ جل جلالہ نے ہم کو یہ حکم نہیں دیا کہ ہم اوسکو رزق مین سے اینٹ اور پتھر کو کپڑا پہنا دین حضرت عائشہ نے کہا پھر میں نے اوس پردہ کو کاٹ کر اوسکے دو تکیے بنا لئے اور اون کے اندر خرما کے پوست کا بھرا دیکھا اس امر پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ برا نہ مانا عن سهیل باسناده مثله قال فقلت یا امه ان هذا حدثنی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال وقال سهیل بن یسار مولی بنی النجار ثم رجعہ سہیل سے یہ حدیث اسی طرح مروی ہے ف ہر صفحہ پر وہ ٹکانا اور نقشی کپڑے کا استعمال کرنا مباح ہے مگر مومن کامل اور انبیا کا مرتبہ اسکو مقتضی ہے کہ واجب اور مندوب کو بجا لاوین اور مباح کا استعمال بہ ضرورت شدید نکرین بعضون نے کہا اس دسی میں تصویر نہیں تھی آپ نے وہ صورتیں مٹا دین عن ابی طلحة انه قال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان الملائکة لا تدخل بیتا فیه صورة قال بسر ثم اشتکی زید فعدناه فاذا علی بابه ستر فیه صورة فقلت لعبید الله الخولانی ربیب میمونة زوج النبی صلی الله علیه وسلم الم یخبرنا زید عن الصور یوم الاول فقال عبید الله الم تسمعه حین قال الا رقما فی ثوب ترجمہ ابوطلحہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رحمت کے فرشتے اوس گھر میں نہیں آتے جسمیں جاندار کی تصویر ہو بسر نے کہا پھر زید بن خالد جو اس حدیث کے راوی ہیں بیمار ہوئی ہم نے اونکی بیمار پرسی کی تو دیکھا اون کے دروازے پر ایک پردہ ٹکا ہوا ہے جسمیں صورت بنی ہوئی ہے تو میں نے عبید اللہ خولانی سے کہا زید نے تو ہم کو تصویر کی ممانعت میں حدیث سنائی تھی پہلے دن کہتے تھے نہ دیکھی ہے جو نقش و نگار ہو اسمیں کپڑے پر اگر تصویر بنی ہو تو اوسکا استعمال کرنا درست ہے کہ عن جابر بن النبی صلی الله علیه وسلم ان عمر بن الخطاب قدم من الغزو وهو بالبطحاء ان یاتی الکعبة فیمسح کل صنم فیها

فلم یدخلها النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی عمیت کل صورۃ فیھا ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے جب مکہ فتح ہوا اور آپ بطحا میں پہنچے تو حضرت عمر کو حکم کیا کہ کعبہ میں جاویں اور جتنی مورتیں وہاں ہوں سب کو میسٹ دیں پھر
رسول اللہ صلعم کعبہ میں تشریف نہ لیگئے یہانتک کہ سب مورتیں وہاں کی میسٹ دی گئیں (یعنے محو کردی گئیں) عن میمونۃ
زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان جبرئیل علیہ السلام کان وعدنی ان یلقانی
اللیلۃ فلم یلقنی قم وقع فی نفسہ جرو کلب تحت بساط لنا فامر بہ فاخرج ثم اخذ بیدہ ماء فنضحہ بہ مکانہ
فلما لقیہ جبریل علیہ السلام قال انا لا ندخل بیتا فیہ کلب ولا صورۃ فاصبح النبی صلی اللہ علیہ وسلم فامر بقتل
الکلاب حتی انہ لیامر بقتل کلب الحائط الصغیر ویترک کلب الحائط الکبیر ترجمہ ام المومنین حضرت میمونہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر جبرئیل نے مجھ سے ملاقات کا آجکی رات وعدہ کیا تھا سو مجھ سے
ملاقات نہیں کی پھر حضرت کے جی میں آگیا کہ چارپائی کے نیچے کتے کا پلا ہے آپ نے اسکی نکالنے کا حکم فرمایا تو وہ نکالا گیا پھر اپنے
منہ سے پانی لیکر وہاں چھڑکا پھر جبریل علیہ السلام آپ سے ملاقات ہوئی تو جبریل نے کہا کہ ہم اس گھر میں نہیں جاتے جس
میں کتا یا مورت ہو پھر حضرت نے صبح کو کتوں کے مار ڈالنے کا حکم دیا یہانتک کہ حکم دیا چھوٹے باغیچے کے محافظ کتوں کو مار ڈالنے
کا اور چھوڑ دیا بڑی باغ کے کتوں کو (کیونکہ بڑی باغ کی محافظت بغیر کتے کے دشوار ہے) عن ابی ھریرۃ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتانی جبریل علیہ السلام فقال اتیتک البارحۃ فلم یمنعنی ان اکون دخلت الا انہ کان علی
الباب تماثیل وکان فی البیت قرام ستر فیہ تماثیل وکان فی البیت کلب فمر برأس التمثال الذی فی البیت
یقطع فیصیر کھیئۃ الشجرۃ ومر بالستر فلیقطع فلیجعل منہ وسادتین منبوذتین توطان ومر بالکلب
فلیخرج ففعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واذا الکلب للحسن او الحسین کان تحت نضدھم فامر بہ فاخرج
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے تھے تو انہوں نے مجھ سے کہا
کہ کل کی رات کو بھی میں حاضر ہوا تھا کوئی چیز میری لیے مانع نہ ہوئی سوا اسکے تصویروں کے جو دروازے پر ہیں اور گھر میں کتا ہے اور گھر میں کتے کی
تصویر ہے نقش کیا ہوا تھا اور مکان میں کتا بھی تھا سو تصویروں کے تو سر کاٹنے کا حکم کیجیے جو مکان میں ہیں اس لیے
کہ پھر وہ درخت کی شکل ہو جاویں گے اور پردہ کے پھاڑنے کا حکم کیجیے اور اس میں سے تکیے کے لیے دو غالیچے بنائے جاویں تاکہ وہ
پیروں سے روندے جاویں اور کتے کے باہر نکالنے کا حکم دیجیے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا معلوم ہوا کہ کتا حسن
یا حسین کا پالا ہوا ہے وہ انکی تخت کے نیچے بیٹھا تھا آپ نے حکم دیا وہ نکالا گیا ف معلوم ہوا کہ جو تصویر کامل نہ ہو یا چاندار کی نہ ہو

آخر کتاب اللباس

شکر خدا کا تمام ہوئی کتاب لباس کی

کتاب الترجل

شروع ہوئی کتاب بالوں میں کنگھی کرنے کی بسم اللہ الرحمن الرحیم

عبد الله بن مغفل قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الترجل الا غبا ترجمہ عبد اللہ بن مغفل سے روایت
ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر روز کے کنگھی کرنے سے منع فرمایا ہے سوائے ایک دن آڑ کے ف یعنی ہر روز تیل کنگھی نہ کیا کرو
بلکہ ایک روز ناغہ کرکے پھر کیا کرو اس لیے کہ ہر روز کے کرنے میں سنگار ہوتا ہی اور سنگار عورتوں کے لیے زیبا ہی اور مرد کی
مواظبت کرنے سے ہی اور بہت زیادہ کرنے سے واللہ اعلم عن عبد الله بن بريدة ان رجلا من اصحاب النبي صلى الله
عليه وسلم رحل الى فضالة بن عبيد وهو بمصر فقدم عليه فقال ما اتى لم اتك زائرا ولكن سمعت انا
وانت حديثا من رسول الله صلى الله عليه وسلم رجوت ان يكون عندك منه علم قال وما هو قال
كذا وكذا قال فما لي اراك شعثا وانت امير الارض قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان ينهانا عن
كثير من الارفاه قال فما لي اراك عليك حذاء قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يامرنا ان نحتفي احيانا

ترجمہ عبد اللہ بن بریدہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے فضالہ بن عبید کی طرف کوچ کیا اور
وہ مصر میں تھے جب وہاں پہونچے تو کہا میں کچھ تمہاری ملاقات کو نہیں آیا لیکن میں نے اور تم نے ملکر ایک حدیث رسول اللہ
صلعم سے سنی ہی شاید وہ تم کو مجھ سے زیادہ یاد ہو فضالہ نے کہا وہ کونسی حدیث ہی میں تمہیں کہتا ہوں کہ تم کہتے ہو
حالانکہ تم ملک کے حاکم ہو (فضالہ بن عبید اوس زمانے میں حاکم تھے مصر کے) اوس نے کہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو منع
فرماتے تھے بہت رفاہ (یعنی بہت عیش کرنے سے) پھر فضالہ سے اوس نے کہا کہ تمہاری پاس جوتیاں کیوں نہیں نظر آتیں فضالہ
نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلعم ہمیں کبھی کبھی ننگے پیر رہنے کا بھی حکم فرماتے ہو ف تاکہ جوتی کی عادت نہ ہو جاوے اور مرد اللہ
تعالی تنعیم بہانا کمال اتقا اور زہد پر مبنی تہا نہ وجوبا اور تاکیدا مقصود اوس سے یہ تہا کہ مسلمان مثل اور لوگوں کے عیش و
عشرت میں نہ پڑ جاویں اور ترقی دینی اور ملکی سے محروم نہ ہو جاویں جیسا اب ہو گیا عن ابی امامة قال ذكر اصحاب رسول
الله صلى الله عليه وسلم يوما عنده الدنيا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا تسمعون الا تسمعون
ان البذاذة من الايمان ان البذاذة من الايمان يعني التقحل ترجمہ ابو امامہ سے روایت ہی ایک روز صحابی آنحضرت
سے دنیا کا ذکر کیا آپ نے فرمایا کیا تم نہیں سنتے کیا تم نہیں سنتے کہ سادگی ضعف میں سے ہی (اور زینت اور تشین کو ترک کرنا) ایمان کی
دلیل ہے سادگی وضعف میں سے ہی ایمان کی دلیل ہے (یعنی قوت ایمان اسی کو مقتضی ہی کہ دنیا کے زیب و زینت کا بہت خیال نہ کرے)

باب ما جاء في استحباب الطيب خوشبو لگانا سنت ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی عن انس بن مالك
قال كانت النبي صلى الله عليه وسلم سكة يتطيب منها ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پاس سکہ (خوشبو کی کی) تہی آپ وہی خوشبو لگایا کرتے تھے باب في اصلاح الشعر بالوکو درست رکھنا
ہی زلف پریشان رکھنا عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من كان له شعر فليكرمه ترجمہ
ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکی بال ہوں اوس کو چاہیئے کہ بالوں کو اچھی طرح رکھے ف

ف اوپر کی حدیث سے بیان کی پھر اوس صحابی سے فضالہ سے کہنا کہ کیا سبب ہی جو تم

یعنی بالون کو دھوکر سر مین تیل ڈالکر کنگھی کیا کرے یہ نہین کہ سر جھاڑ منہ پہاڑ ہو جاوے نہ کبھی کنگھی کرے نہ تیل ڈالے

باب فی الخضاب للنساء عورتونکو مہندی لگانا کیسا ہے **عن** کریمۃ بنت ھمام ان امراۃ انت عائشۃ رضی اللہ عنہا فسالتھا عن خضاب الحناء فقالت لا باس بہ ولکنی اکرھہ کان حبیبی صلی اللہ علیہ وسلم یکرہ

ترجمہ کریمہ بنت ہمام سے روایت ہے ایکعورت نے حضرت عائشہ سے مہندی کے خضاب کا حال پوچھا تو اونہون نے اوس سے کہا کہ اوسکا کچھہ مضایقہ نہین **ف** عورتون کے لیے ہاتھہ پیر مہندی سے رنگنیکا حال پوچھا جسکے سیاق حدیث سے معلوم ہوتا ہے **ف** مگر مین اوسکو اس لیے برا جانتی ہون کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پیارے اوسکی بو کو برا جانتے تھے

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا ان ھند بنت عتبۃ قالت یا نبی اللہ بایعنی قال لا ابایعک حتی تغیری کفیک کانھما کفا سبع ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہ سے روایت ہے عتبہ کی بیٹی ہند نے عرض کیا کہ ای نبی اللہ کے مجھہ سے بیعت لیجیے تو آپ نے فرمایا جبتک تو اپنی ہاتھونکا رنگ نہ بدلیگی تو مین تیری بیعت نہ لونگا تیری دونو ہتھیلیان تو گویا درندہ کی ہین اگرچہ آنحضرت صلعم عورتونکا ہاتھہ بیعت مین نہ چھوتے تھے مگر ہند سے یہ اسلیے کہدیا کہ وہ مہندی لگاکر مثل مردون کی اپنی ہاتھہ صاف نرکھی **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت اومت امراۃ من وراء ستر بیدھا کتاب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقبض النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدہ فقال ما ادری ایکم ھی ید امراۃ قالت بل امراۃ قال لو کنت امراۃ لغیرت اظفارک یعنی بالحناء ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے ایکعورت نے پردہ کی اوٹ سے اشارہ کیا اور اوسکے ہاتھہ مین وہ کتاب تھی جو رسول اللہ صلعم کے نام پر تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھہ سمیٹ لیا اور فرمایا مین نہین جانتا کہ یہ کسکا ہاتھہ ہے عورت کا ہاتھہ ہے تو اوس عورت نے عرض کیا کہ عورت کا ہاتھہ ہے آپ نے اس سے فرمایا اگر عورت ہوتی تو اپنے ناخونون کو مہندی سے رنگتی (یعنے اگر ہاتھہ نہ رنگے تو ناخون ہی سہی کچھ تو عورت اور مرد مین فرق نمایان رہے)

باب فی صلۃ الشعر دوسری سر کے بال اپنے سر مین جوڑنا کیسا ہے **عن** عبد الرحمن انہ سمع معاویۃ بن ابی سفیان عام حج وھو علی المنبر وتناول قصۃ من شعر کانت فی ید حرسی یقول یا اھل المدینۃ این علماؤکم سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینھی عن مثل ھذہ ویقول انما ھلکت بنو اسرائیل حین اتخذ ھذہ نساؤھم ترجمہ عبد الرحمن سے روایت ہے اونہون نے معاویہ بن ابی سفیان سے حج کے دن منبر پر سنا (یعنے جس سال اونہون نے حج کیا) اور وہ منبر پر تھے اونہون نے ایک بالونکا چھلا اپنی خادم کے ہاتھہ سے لیا اور کہتے تھے اے مدینہ والو کہان ہین علماء تمہارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا ہے آپ اس سے منع فرماتے تھے اور فرماتے تھے کہ تباہ ہوئی بنی اسرائیل جب اونکی عورتون نے یہ کام شروع کیا **عن** عبد اللہ قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الواصلۃ والمستوصلۃ والواشمۃ والمستوشمۃ ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی اوس عورت پر جو دوسری عورت کے بال مین بال کو جوڑے اور اوس عورت پر جو اپنی بالون مین اور بال جوڑوا

اور اوس عورت پر جو دوسری عورت کا بال لگا دی اور اوس عورت پر جو اپنا بدن گدوا دے اور
حدیث سے معلوم ہوا کہ بالونمین اور بال ملا کر لمبے کرنا اور سیلا گودنا حرام ہی اور جسکی بال جوڑی جاوین اور سیر لعنت پڑتی ہے
اور جو عورت جوڑا دی اوسپر بھی اور جو عورت نیلا گدوا وے اور جو عورت اپنے ہاتھ سے گودی عن عبد اللہ قال لعن
اللہ الواشمات والمستوشمات قال محمد والواصلات وقال عثمان والمتنمصات ثم اتفقا والمتفلجات
للحسن المغیرات خلق اللہ عزوجل فبلغ ذلک امرأۃ من بنی اسد یقال لہا ام یعقوب وکانت
تقرأ القرآن ثم اتفقا اتته فقالت بلغنی عنک انک لعنت الواشمات والمستوشمات قال محمد
والواصلات وقال عثمان والمتنمصات ثم اتفقا والمتفلجات قال عثمان للحسن المغیرات خلق اللہ
تعالی فقال ومالی لا العن من لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو فی کتاب اللہ تعالی قال لقد
قرأت ما بین لوحی المصحف فما وجدته فقال واللہ ان کنت قرأتیہ لقد وجدتیہ ثم قرأ وما اتاکم
الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا قالت انی اری بعض ہذا علی امرأتک قال فاذہبی فانظری
فدخلت ثم خرجت فقال ما رأیت وقال عثمان فقالت ما رأیت فقال لو کان ذلک ما کانت معنا

نمر جیمہ عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کری اللہ اون عورتون پر جو نیلا گودین اور نیلا
گودواوین اور لعنت کری اللہ اُن عورتون پر جو بال جوڑین (یعنے چٹیلا لگاوین) یا اپنے بال دکھیڑین (یعنے اپنی منہ کے روئیں
نکالین زیب و زینت کیواسطے جیسے ایران کی عورتین کیا کرتی ہین) اور لعنت کری اون عورتون پر جو اپنی دانتون مین
کشادگی کرین (رتوا کرنا کہ جوان معلوم ہون عرب کے لوگون کو دانتونکا جدا جدا رہنا پسند تہا کیونکہ یہ کم سنی کی علامت
ہی بوڑہی عورتین ہو کا دینے کو ایسا کرتین) خوبصورتی کے لیے اور اللہ کے بنائی ہوئی صورت بدلنے کے لیے یہ خبر ایک
عورت کو پہونچی جو بنی اسد مین سے تہی جسکا نام ام یعقوب تہا اور قرآن پڑہا کرتی تہی وہ عبد اللہ بن مسعود پاس آئی اور
بولی مجھ سے خبر پہونچی کہ تم نے لعنت کی گودنا لگانے والی پر اور جسکی گودنا لگایا جاوی اوسپر اور چٹیلا لگانیوالی پر اور دانتون مین کشادگی کرنیوالی پر جو خوبصورتی کے لیے اللہ کی بنائی ہوئی صورت کو بدلے عبد اللہ نے کہا بیشک
کیا وجہ ہے جو مین لعنت نہ کرون اوسپر جسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی اور وہ ملعون ہی قرآن کے تو سے وہ
عورت بولی مین نے تو قرآن مین یہ سب باتین دیکہا (کہ لعنت کی ہو اس قسم کی عورتون پر) عبد اللہ نے کہا اگر تو
تو اوسکو سمجہکر تامل کیساتہ) پڑہتی تو ضرور اس مسئلہ کو پاتی بھلا انہون نے یہ آیت پڑہی ما آتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم
عنہ فانتہوا یعنے جسبات کا رسول تم کو حکم کری اوسکو مضبوط پکڑلو اور جس سے منع کری اوس سے باز رہو) وہ بولی مین نے
آسمین سے بعضی چیز تمہاری عورت کو کرتے دیکہا ہی انہون نے کہا اچہا اندر جا اور دیکہ وہ اندر گئی پہر باہر نکلی اور بولی انہون
کوئی چیز (یعنے باتون مین سے کچہ بہی) تمہاری لعنت کی تمہاری عورت مین کرتی پائی انہون نے کہا اگر وہ ایسی

باتین کرتی ہوئی تو ہماری باس نہ رہتی عن ابن عباس قال لعنت الواصلة والمستوصلة والنامصة والمتنمصة والواشمة والمستوشمة من غیر داء ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے لعنت کی گئی بالون کے جوڑ ملانیوالی اور ملوانیوالی اور ماتھے کے بال اکھاڑنیوالی اور اکھڑوانیوالی اور سیلا گودنیوالی اور گودوانیوالی عورت پر بلا عذر کے (یعنی اگر عذر سے یہ کام ہون تو لعنت نہو گی ابو داؤد نے کہا واصلہ وہ ہی جو عورتون کے بال میں بال ملاوے اور مستوصلہ جو ملواوے اور نامصہ وہ ہی جو بھوؤن کے بال اکھاڑے ابرو کے برابر کرنی اور باریک کرنی کیواسطے متنمصہ وہ ہے جسکے ساتھ یہ فعل کیا جاوے واشمہ وہ ہی جو منہ میں خال بناوے سرمہ سی یا سیاہی سے مستوشمہ وہ ہے جو ایسا کراوے احمد نے کہا بالون کو کسی چیز سے باندھنا منع نہین ہے باب فی ذالطیب خوشبو کوئی تحفہ دی تو پھیر نا چاہیے عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عرض علیہ طیب فلا یردہ فانہ طیب الریح خفیف المحمل ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکو خوشبو دیجاوے تو چاہیے کہ اوسکو نہ پھیر دیوی بلکہ اوس سے لیوی اسلیے کہ وہ ہلکی ہے اور خوشبودار چیز ہی) ف یعنی خوشبودار پھول یا عطر کہ بڑا بھاری بوجھ نہین ہے جسکو نہ اوٹھا سکے یا کچھ بڑا بھاری نہین ہے کہ اوسکا عوض دینا کچھ مشکل ہو یا عرض نہ دینے سے کوئی گلہ شکوہ کرے تو ایسی چیز کو کیون رد کری باب فی المرأۃ تتطیب للخروج کوئی عورت باہر جانیکیواسطے خوشبو کا استعمال کرے تو کیسا ہی عن ابی موسیٰ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا استعطرت المرأۃ فمرت علی القوم لیجدوا ریحھا فھی کذا وکذا قال قولا شدیدا ترجمہ ابوموسیٰ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب عورت عطر لگادی پھر مردون میں جاوی تاکہ وہ اسکے خوشبو سونگھین تو وہ ایسی ہی ایسی ہی آپنے اوسکو بہت سخت اور برا فرمایا عن ابی ھریرۃ قال لقیتہ امرأۃ وجد منھا ریح الطیب ولذیلھا اعصار فقال یا امۃ الجبار جئت من المسجد قالت نعم قال لاجل ذلک تفلت ای ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تقبل صلاۃ امرأۃ تطیبت لھذا المسجد حتی ترجع فتغتسل غسلھا من الجنابۃ ترجمہ ابوہریرہ کو ایک عورت ملی جسنے خوشبو لگائی تھی اور اوس کے بدن میں سے خوشبو آرہی تھی اور وہ کپڑی ہوئے اور ہوتھی اونہون نے کہا ای جبار (یعنی خدا عزوجل جسکا قہر بہت سخت ہی) کی لونڈی تو مسجد سے آئی وہ بولی ان اونہون نے کہا تو نے خوشبو لگائی بولی ہان ابوہریرہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا ہی جو میری محبوب تھے آپ فرماتے تھے جو عورت خوشبو لگاکر مسجد میں آوے اوسکی نماز قبول نہین ہوتی جبتک اپنے گھر کو نہ لوٹے اور وہان جاکر غسل کرے خوشبو دور کرنے کیلیے عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما امرأۃ اصابت بخورا فلا تشھدن معنا العشاء قال ابن نفیل الاخرۃ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت خوشبو کی ہوئی لیوی (یعنی عود لوبان وغیرہ کی) تو وہ ہماری ساتھ عشا کی نماز مسجد میں آکر نہ پڑھے بلکہ گھر میں پڑھ لیوے) باب فی الخلوق للرجال زعفران مردون کو لگانا کیسا ہی عن عمار بن یاسر

قال قدمت علی اھلی لیلا وقد تشققت یداي فجعلوني بزعفران فغدوت علی النبي صلی اللہ علیہ وسلم
فسلمت علیہ فلم یرد علي ولم یرحب بي فقال اذھب فاغسل ھذا عنك فذھبت فغسلته ثم رجعت
فسلمت علیہ فرد علي ورحب بي وقال ان الملائکة لا تحضر جنازة الکافر ولا المتضمخ بالزعفران
ولا الجنب قال ورخص للجنب اذا نام او اکل او شرب ان یتوضأ ترجمہ عمار بن یاسر سے روایت ہے کہ میں ایک دفعہ
رات کو آیا اور میری دونوں ہاتھ پھٹگئے تھے تو میری گھر والوں نے اون میں زعفران کا خلوق (ایک خوشبو مرکب سے) لگایا پھر
صبح کو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام کیا تو آپ نے مجھے سلام کا کچھ جواب نہ دیا نہ مرحبا کہا
اور فرمایا کہ جاکر اسکو دھو ڈال پھر میں گیا اور اسکو دھو کر پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام عرض کیا تو آپ نے مجھے سلام کا
جواب دیا اور مرحبا کہا بعد اوسکی فرمایا فرشتے کافر کے جنازہ پر نہیں آتے بھتری لیکر اور نہ اوس شخص کے جو زعفران لتھیڑی ہو
نہ جنب کے لیکن رخصت دی آپنے جنب کو سونے یا کھانے پینے وقت وضو کی (اگر غسل میں دشواری ہو) **عن عمار** قال
فاختلفت بھذہ القصة والاول اتم یکنین ویذکر الغسل قال قلت لعمرو ھم قال لا القوم مقیمون
ترجمہ عمار سے دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے لیکن پہلے روایت پوری ہے۔ ابن جریج نے کہا میں نے عمر بن یحیی سے کہا کیا اوس وقت
لوگ احرام باندھے تھے۔ انہوں نے کہا نہیں سب اپنے گھر میں تھے (یعنی زعفران کی ممانعت کچھ احرام کیوجہ سے نہ تھی) **عن**
ابی موسی یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقبل اللہ تعالی صلوة رجل فی جسدہ شیء من خلوق
سمعت اباداؤد یقول جلدہ زید فی زیادتہ ترجمہ ابوموسے سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ
اوس شخص کی نماز نہیں قبول کرتا جسکے بدن میں کچھ بھی خلوق (زعفران سے مرکب ایک خوشبو) لگی ہو **ف** مردوں کو
زعفران بدن اور کپڑوں میں لگانا منع ہے اکثر علما نے ان حدیثوں کے روسے **عن انس** قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم عن التزعفر للرجال وقال عن اسماعیل ان یتزعفر الرجل ترجمہ انس سے روایت ہے منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے مردوں کو زعفران لگانے سے **ف** مگر جو شخص نکاح کرے اسکو زعفران لگانا مباح ہے بعضوں کے نزدیک **عن عمار بن یاسر**
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ثلاثة لا تقربھم الملائکة جیفة الکافر والمتضمخ بالخلوق
والجنب الا ان یتوضأ ترجمہ عمار بن یاسر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں کے پاس فرشتے
نہیں جاتے ایک تو کافر کی میت پاس دوسری جو زعفران لتھیڑی ہو تیسری جسکو نہانے کی حاجت ہو جبتک غسل نہ کرے (اگر ہو سکے
یا وضو کرے (اگر غسل اوس وقت دشوار ہو) **عن** ولید بن عقبة قال لما فتح نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکة جعل
اھل مکة یاتونہ بصبیانھم فیدعو لھم بالبرکة ویمسح رؤسھم قال فجیء بي الیہ وانا مخلوق فلم یمسنی من
اجل الخلوق ترجمہ ولید بن عقبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ فتح کیا تو کیا لوگ اپنے اپنے لڑکوں کو لیکر آپ کی خدمت میں
حاضر ہونے لگے سو آپ اون کے لیے برکت کی دعا کرتے تھے اور اون کے سروں پر اپنا ہاتھ پھیرتے تھے پھر میں بھی آپ کی خدمت میں لایا

لیکن میں فرق نکالتے ہوئے ہتا اسواسطے آپ نے مجھے نہیں چھوا (کیونکہ آپ کو خیال آیا کہ مسک رکھنے میں کچھ میری اتھ کو نہ لگ جاوے
اگرچہ بالقصد رکھنا مانع خوف کا باعث نہیں ہے) عن انس بن مالک ان رجلا دخل علی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وعلیہ اثر صفرۃ وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما یواجہ رجلا فی وجھہ بشیء یکرھہ
فلما خرج قال لو امرتم ھذا ان یغسل ذا عنہ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پاس آیا اوس پر (زعفران کی) زردی کا نشان تھا اور آپ بہت کم کسی شخص کے سامنے اوسکی اوس چیز کو بیان
کرتے جسکو آپ برا جانتے (تاکہ سامنے کہنے سے وہ رنجیدہ نہ ہو) جب وہ نکلا تو آپ نے فرمایا کاش تم کہو اوس سے کہ دھو ڈالے
اوس (زردی کو) **باب** ماجاء فی الشعر یال کہانتک رکھنا چاہیے عن البراء قال ما رأیت من ذی لمۃ
احسن فی حلۃ حمراء من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زاد محمد لہ شعر یضرب منکبیہ قال ابوداؤد
وکذا رواہ اسرائیل عن ابی اسحاق قال یضرب منکبیہ وقال شعبۃ یبلغ شحمۃ اذنیہ ترجمہ براء
بن عازب سے روایت ہے میں نے کسی شخص کو جو کان سے نیچے بال رکھتا ہو سرخ جوڑا پہنے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا آپکے بال مونڈھوں کو لگتے تھے ابوداؤد نے کہا اسرائیل نے ابواسحاق سے ایسا ہی روایت کیا
کہ آپکے بال مونڈھوں سے لگتے تھے اور شعبہ نے کہا کانوں کی لو تک تھے **ف** کانوں کی لو تک بالوں کا رکھنا بہتر ہے جو درجہ
مونڈھوں تک ہے اوس سے نیچے رکھنا اچھا نہیں ہے) عن البراء قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لہ شعر یبلغ
شحمۃ اذنیہ ترجمہ براء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کان کی لو تک پہونچتے تھے **ف** یہ حدیث
شعبہ کی روایت کو مؤید ہے عن انس بن مالک کان شعر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی شحمۃ اذنیہ ترجمہ
انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال دونو کان کی لو تک تھے عن انس بن مالک قال
کان شعر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی انصاف اذنیہ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
بال کانوں کے نصف تک تھے **ف** یہ حدیث نسخہ مطبوعہ دہلی اور مصر دونوں میں اسی مقام پر ہے لیکن براء کی دوسری حدیث
حضرت عائشہ کی حدیث کے بعد نسخہ دہلی میں ہے عن عائشۃ قالت کان شعر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوق الوفرۃ
ودون الجمۃ ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال وفرہ سے بڑھ کر اور جمہ
سے کچھ **ف** وفرہ کان تک اور جمہ مونڈھوں تک **باب** ماجاء فی الفرق مانگ نکالنے کا بیان (یعنی مسلمان کس طرح
مانگ نکالیں) عن ابن عباس قال کان اھل الکتاب یسدلون اشعارھم وکان المشرکون یفرقون رؤسھم
وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحب موافقۃ اھل الکتاب فیما لم یؤمر بہ فسدل رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ناصیتہ ثم فرق بعد ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے اہل کتاب اپنے سر کے بالوں کو یوں ہی لٹکا چھوڑ
دیتے تھے اور مشرکین اپنے سروں میں مانگ نکالا کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہل کتاب کے موافقت کو بہت پسند کرتے

جس باب میں لکھا ہو کہ مرد کو اپنے سر میں مانگ نکالنا چاہیے ف یعنی جو کام
کے کرنے نہ کرنے کا حکم کسی کتاب سے کچھ پاتے اوس میں اہل کتاب کی آپ موافقت کرتی کیونکہ اس میں بھی کچھ
ہو اور مشرکین کی مخالفت ہو اسلام کی کوئی کتاب نہیں وہ فقط دیکھا دیکھی کام کرتے ہیں بعد اسکے حضرت الٰہی کی وحی
کے سبب سے اپنے اجتہاد سے کہ وہ بھی ایک قسم کی وحی ہو اپنے سر میں مانگ نکالنا قرار دی ہمارے لیے اب قرآن و حدیث
موجود ہے ہمکو موافقت ضرور نہیں ہاں منع بھی نہیں مگر جو کام کہ اگلی کتاب میں اوسکا حکم ہو اور ہماری میں نہ ہو اوسکا حکم
ہو جیسا کہ ختنہ وغیرہ تو وہ کام ہم کرینگے گو ونکی موافقت ہو جاوی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت کنت اذا
اردت ان افرق راس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدعت الفرق من ناصیتہ وارسلہا صیتہ
بین عینیہ ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں کی مانگ
نکالنا چاہتی تو آپ کے سر مبارک کے بیچوں بیچ سے مانگ چیرتی اور آپ کی پیشانی کے بالوں کو دونو طرف میں ٹپکا دیتی
دونوں آنکھوں کے بیچ کی سیدھ سے یعنی آدھی ادھر اور آدھی ادھر) باب فی تطویل الجمۃ سر کے بالوں کو لمبا رکھنا
نحوست ہے عن وائل بن حجر قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلی شعر طویل فلما رانی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال ذباب ذباب فرجعت فجززتہ ثم اتیتہ من الغد فقال انی لم اعنک وھذا
احسن ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا میرے سر کے بال لمبے لمبے تھے جب آپ نے
مجھکو دیکھا تو فرمایا (بالوں کو اتنا لمبا رکھنا) نحوست ہے نحوست ہے میں یہ سنکر لوٹ گیا اور بالوں کو کتر کر دوسرے روز
آیا آپ نے فرمایا میں تیرے ساتھ برائی نہیں کی یہ اچھا ہے (یعنی اب بال اچھے ہوئے جتنے چاہیں) اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ بہت نیچے بال رکھنا ممنوع اور منحوس ہے انتہا یہ ہے کہ مونڈھوں تک ہوں باب فی الرجل یعتصر شعر
مرد اپنے سر کے بال گوندھ لیوے تو کیسا ہے عن مجاہد قال قالت ام ھانی قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی امکۃ
وله اربع غدائر تعنی عقائص ترجمہ مجاہد نے ام ہانی سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ہمارے گھر
مکہ میں تشریف لائے (یعنے فتح مکے کے دن) تو آپ کے چار لٹیں گوندھی ہوئی تھیں) یعنے سارے سر کے بال کو چار حصہ کر کے
گوندھ لیا تھا تاکہ سفر میں پریشان نہ ہو جاویں) باب فی حلق الراس سر کو منڈانا کیسا ہے عن عبد اللہ بن
جعفر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتی اھل جعفر ثلاثا فقال ادعوا لی بنی اخی فجی بنا کانا افرخ فقال ادعوا الحلاق فامر فحلق رؤسنا ترجمہ عبد اللہ بن
جعفر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جعفر کی گھر والوں کو مہلت دی تین کی (یعنے تین رات کی) پھر آپ ہمارے
پاس تشریف لائے اور فرمایا آج کے بعد ہمارے بھائی پر تم مت روؤ اور پھر فرمایا کہ ہمارے پاس ہمارے بھتیجوں کو بلاؤ تو ہم آپ کے
خدمت میں حاضر ہوئے چڑیا کے بچوں کی طرح بال بکھرے ہوئے آپ نے فرمایا کہ نائی کو میرے پاس بلاؤ پھر آپ نے اوسی کو حکم دیا

تو اوس نے ہمارے سر کو ملکو مونڈا اور آپنے سر منڈوا دیئے اسواسطے کہ بچون کی ماں مصیبت مین تھی اوسکو سر مونڈوا کر کہنگی کرنے کیطرف توجہ نہ ہوتی) **باب** فی الذوابۃ لڑکون کی زلفین رکھنا کیسا ہے **عن** ابن عمر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن القزع والقزع ان یحلق راس الصبی فیترک بعض شعرہ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع سے منع فرمایا ہے اور قزع اوسکو کہتے ہین جو لڑکے کا کچھ سر مونڈا دے اور کچھ بالون کو رکھے (یعنی زلفین رہنے دے) **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن القزع وھو ان یحلق راس الصبی فیترک لہ ذوابۃ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع سے منع فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ لڑکے کا سر مونڈا جاوے اور چوٹی یعنی زلف چھوڑ دی جاوے **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رای صبیا قد حلق بعض شعرہ وترک بعضہ فنھاھم عن ذالک وقال احلقوہ کلہ او اترکوہ کلہ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لڑکے کو دیکھا کہ اوسکا تھوڑا سا سر مونڈا تھا اور تھوڑے سر بال تھے آپ نے اس حرکت سے منع فرمایا (یعنے اوس لڑکے کے وارثون سے) اور فرمایا کہ اسکا سب سر مونڈ دیا سب چھوڑ دو) **فائدہ** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بچون کے سر پٹی یا بہرن یا کاکلین یا چوٹیان رکھنا اچھا نہین باوجودیکہ لڑکے غیر مکلف ہین مگر وارثون کو چاہیے کہ بچونکا اپنے سر منڈوا دین تو سب سر کے بال منڈوا دین یا سب سر پر رکھین اور جب لڑکے غیر مکلف کو اسطرح بال رکھنا نچا ہیے تو پھر بڑون کو تو بدرجہ اولی نہ چاہیے بلکہ ہر مسلمان کو لازم ہے کہ جس مسلمان جوان یا لڑکے کو اسطرح سر بال رکھتے دیکھے تو سنت کی پیروی کر کے اوسکو منع کر دی) **باب** فی الرخصۃ لڑکون کی زلفون کی رخصت کا بیان **عن** انس بن مالک قال کانت لی ذوابۃ فقالت لی امی لا اجزھا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمدھا ویاخذ بھا **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے کہ میری سر پر چوٹی تھی میری ماں نے مجھسے کہا کہ میں اوسکو نہ کاٹون گی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسی کھینچتے تھے اور لڑکا پا کر تے مجھکو چوٹی پکڑ کر شفقت سے **عن** حجاج بن حسان قال دخلنا علی انس بن مالک فخذ شعتنی اختی المغیرۃ قالت وانت یومئذ غلام ولک قرنان او قصتان فمسح راسک وبرک علیک وقال احلقوا ھذین او قصوھما فان ھذا زی الیھود **ترجمہ** حجاج بن حسان سے روایت ہے ہم انس بن مالک پاس گئے تو میری بہن نی مجھسے بیان کیا کہ تو اوس وقت لڑکا تھا اور تیری سر پر دو زلفین تھین یا دو لٹین تھین انس نے تیرے سر پر ہاتھ پھیرا اور برکت کی دعا کی اور یہ کہا منڈوا ڈالو یا کتروا ڈالو ان زلفونکو اسلیے کہ یہ طریقہ ہے یہودکا **فائدہ** اس سے معلوم ہوا کہ صحابہ اہل کتاب کے مشابہت کو بیضرورت کے برا جانتے تھے **باب** فی اخذ الشارب مونچھین کترنیکا بیان **عن** ابی ھریرۃ یبلغ بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم الفطرۃ خمس او خمس من الفطرۃ الختان والاستحداد وتقلیم الاظفار وقص الشارب **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کے پیدائش پانچ چیزین سنت ہین (یعنے فطرت مین داخل ہوگئے ہین) اول ختنہ کرنا دوسرے ناف کے نیچے مونڈھنا تیسرے بغلون کے بال اوکھاڑنا

چوتھی ناخون کترنا پانچوین موچھین کترنا ف یعنی ہر ایک انسان ہمین کہ آدمیت ہی وہ ان پانچون چیزون کو ایسا پسند
کرتا ہی گویا کہ یہہ پیدائشی بات ہی تعلیم کی انمین کچھ حاجت نہین اسواسطے کہ اول تو اس مین پاکی اور ستھرائی ہی دوسری فائدہ
بھی ہی جسمین یہہ فائدہ ہی کہ میل نہین جمتا پیشاب کا قطرہ نہین رہتا اور جماع مین زیادہ لذت ہوتی ہی اور زنان کے
نیچے کے بال مونڈہ نے مین یہہ فائدہ ہی کہ میل دور رہتا ہی اور شہوت کی قوت زیادہ ہوتی ہی اور بغل کے بال دور کرنے مین یہہ
فائدہ ہی کہ میل نہ ہی اور وہان کی گندگی دور ہوتی رہی اور ناخون کاٹنے مین یہہ فائدہ ہی کہ کچھ سبی اور درندون کی مشابہت
نہ ہو اور کھانے پینے مین کچھ اٹک نہ رہی ۔ ہر چند سنت یہہ ہی کہ ناف کے نیچے کے بال اوسترے سی مونڈہ سی لیکن نورہ لگانا بھی درست
ہی اور جسکو بال اوکھیڑنے کی عادت ہو تو بھی درست ہی اور بغل کے بال مونڈہ نا بھی درست ہی اور دوسری حدیث مین یہہ بات
چھیرین دس فرمائین ۔ پانچ تو یہی جو اس حدیث مین ہین اور باقی پانچ یہہ ۔ اول سر پر پاک مٹی ملنا جسکے سر پر بال ہون تو ہر
نہانے کی کرنا ۔ تیسری ۔ ناک صاف کرنا ۔ چوتھی ۔ مسواک کرنا ۔ پانچوین ۔ پانی سی استنجا کرنا ۔ کبھی حضرت نے پانچ کو ذکر کیا اور کبھی
دس کو جیسی ضرورت دیکھی ویسا ہی فرمایا عن عبد اللہ بن عمران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر باحفاء
الشوارب واعفاء اللحی ترجمہ عبد اللہ بن عمر سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مونچھون کے خوب کترنیکا یا مونڈہ ڈالنیکا
حکم کیا ف یعنی اُن بالونکو جو منھ سے لگتے ہین یا سیاری مونچھ کا علما کا اسمین اختلاف ہی بعضون کے نزدیک کترانا افضل
ہی بعضون کے نزدیک مونڈہ نا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کترانی تھی اور بعض مونڈہ نے تھے ف اور داڑہی کو چھوڑ دینے
کا ف ابن عمر اور ابو ہریرہ سی مروی ہی وہ ایک ڈاڑہی ایک مٹھی کے برابر رکھتی اس سے زیادہ کتر ڈالتی تھی امام مالک
سی سوال ہوا کہ اگر ڈاڑہی لمبی ہو جاوے اونہون نے کہا کہ کترانا چاہیے ترمذی نے روایت کیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی
ریش مبارک مین سی لیا کرتے تھے طول اور عرض مین سی تا کہ گول ہو جاوے عن انس بن مالک قال وقت لنا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حلق العانۃ وتقلیم الاظفار وقص الشارب ونتف الابط اربعین یوما قال ابو داود
رواہ جعفر بن سلیمان عن ابی عمران عن انس لم یذکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال وقت لنا ترجمہ انس سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لیے حد مقرر کر دی ناف کے نیچے کے بال مونڈہ وانے کی اور ناخن ترشوانے کی اور مونچھون
کے کتروانے کی اور بغل کے بال دور کرنے کی چالیس دن ف یعنے اس سے زیادہ تاخیر درست نہین ہی گو یا یہہ کثرت ہی بعضے
روایتون مین ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناخون اور مونچھین ہر ہفتے مین کتراتے تھے اور زیر ناف کے بال تین تین
ہفتے بعد لیتے تھے اور بغل کے بال چالیس دن مین ایک بار ۔ اکثر علما نے ہر ہفتے یہہ کام ادا کرنا مندوب سمجھا ہی عن
جابر قال کنا نعفی السبال الا فی حج او عمرۃ ترجمہ جابر سے روایت ہی کہ ہم حج اور عمرہ کے سوا ہمیشہ ڈاڑہیون کو بڑہا تے
دیتے باب فی نتف الشیب سفید بال داڑہی سر سے اوکھاڑنا جایا نہین ہی عن عمرو بن شعیب عن ابیہ
عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تنتف الشیب ما من مسلم یشیب شیبۃ فی الاسلام قال عن

ف یعنے ہر ایک انسان ہمین کہ آدمیت ہی وہ ان پانچون چیزون کو ایسا پسند کرتا ہی گویا کہ یہہ پیدائشی بات ہی تعلیم کی انمین کچھ حاجت نہین اسواسطے کہ اول تو اس مین پاکی اور ستھرائی ہی دوسری فائدہ بھی ہی جسمین یہہ فائدہ ہی کہ میل نہین جمتا پیشاب کا قطرہ نہین رہتا اور جماع مین زیادہ لذت ہوتی ہی اور زنان کے نیچے کے بال مونڈہ نے مین یہہ فائدہ ہی کہ میل دور رہتا ہی اور شہوت کی قوت زیادہ ہوتی ہی اور بغل کے بال دور کرنے مین یہہ فائدہ ہی کہ میل نہ ہی اور وہان کی گندگی دور ہوتی رہی اور ناخون کاٹنے مین یہہ فائدہ ہی کہ کچھ سبی اور درندون کی مشابہت نہ ہو اور کھانے پینے مین کچھ اٹک نہ رہی ۔ ہر چند سنت یہہ ہی کہ ناف کے نیچے کے بال اوسترے سی مونڈہ سی لیکن نورہ لگانا بھی درست ہی اور جسکو بال اوکھیڑنے کی عادت ہو تو بھی درست ہی اور بغل کے بال مونڈہ نا بھی درست ہی اور دوسری حدیث مین یہہ بات چھیرین دس فرمائین ۔ پانچ تو یہی جو اس حدیث مین ہین اور باقی پانچ یہہ ۔ اول سر پر پاک مٹی ملنا جسکے سر پر بال ہون تو ہر نہانے کی کرنا ۔ تیسری ۔ ناک صاف کرنا ۔ چوتھی ۔ مسواک کرنا ۔ پانچوین ۔ پانی سی استنجا کرنا ۔ کبھی حضرت نے پانچ کو ذکر کیا اور کبھی دس کو جیسی ضرورت دیکھی ویسا ہی فرمایا

عن عبد اللہ بن عمران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر باحفاء الشوارب واعفاء اللحی ترجمہ عبد اللہ بن عمر سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مونچھون کے خوب کترنیکا یا مونڈہ ڈالنیکا حکم کیا ف یعنی اُن بالونکو جو منھ سے لگتے ہین یا سیاری مونچھ کا علما کا اسمین اختلاف ہی بعضون کے نزدیک کترانا افضل ہی بعضون کے نزدیک مونڈہ نا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کترانی تھی اور بعض مونڈہ نے تھے ف اور داڑہی کو چھوڑ دینے کا ف ابن عمر اور ابو ہریرہ سی مروی ہی وہ ایک ڈاڑہی ایک مٹھی کے برابر رکھتی اس سے زیادہ کتر ڈالتی تھی امام مالک سی سوال ہوا کہ اگر ڈاڑہی لمبی ہو جاوے اونہون نے کہا کہ کترانا چاہیے ترمذی نے روایت کیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی ریش مبارک مین سی لیا کرتے تھے طول اور عرض مین سی تا کہ گول ہو جاوے

عن انس بن مالک قال وقت لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حلق العانۃ وتقلیم الاظفار وقص الشارب ونتف الابط اربعین یوما قال ابو داود رواہ جعفر بن سلیمان عن ابی عمران عن انس لم یذکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال وقت لنا ترجمہ انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لیے حد مقرر کر دی ناف کے نیچے کے بال مونڈہ وانے کی اور ناخن ترشوانے کی اور مونچھون کے کتروانے کی اور بغل کے بال دور کرنے کی چالیس دن ف یعنے اس سے زیادہ تاخیر درست نہین ہی گو یا یہہ کثرت ہی بعضے روایتون مین ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناخون اور مونچھین ہر ہفتے مین کتراتے تھے اور زیر ناف کے بال تین تین ہفتے بعد لیتے تھے اور بغل کے بال چالیس دن مین ایک بار ۔ اکثر علما نے ہر ہفتے یہہ کام ادا کرنا مندوب سمجھا ہی

عن جابر قال کنا نعفی السبال الا فی حج او عمرۃ ترجمہ جابر سے روایت ہی کہ ہم حج اور عمرہ کے سوا ہمیشہ ڈاڑہیون کو بڑہا تے دیتے

باب فی نتف الشیب سفید بال داڑہی سر سے اوکھاڑنا جایا نہین ہی

عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تنتف الشیب ما من مسلم یشیب شیبۃ فی الاسلام قال عن

سفیان الا کانت له نورا یوم القیامة وقال فی حدیث یحیی الا کتب له بها حسنة وحطت عنه بها
خطیئة ترجمہ عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفید
بال کو مت اکھاڑو سلیم کہ ایسا کوئی مسلمان نہیں کہ حالت اسلام میں جسکا بال سفید ہوا ہو مگر وہ بال قیامت کے دن اوسکے
لیے نور نہ ہوگا معلوم ہوا کہ سفید بال ہونیسے مسلمان پر اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے بغیر ورنہ اوسکا اکھاڑنا یا اوسکو سیاہ کرنا
مع وقف یحیی کی روایت میں ہے اوسکے لیئے سفید بال کے بدلے میں ایک نیکی لکھی جاویگی اور ایک برائی معاف ہوگی باب
فی الخضاب خضاب کا بیان کس رنگ کا درست ہے اور کونسا نادرست عن ابی عمرة یبلغ به النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال ان الیهود والنصاری لا یصبغون فخالفوهم ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
یہود اور نصاری اپنے داڑھیاں نہیں رنگتے تو تم اونکی مخالفت کرو (یعنی رنگو) ف بہتر یہ ہے کہ زرد رنگ سے رنگے پھر یہ ہے
کہ مہندی سے رنگے پھر یہ ہے کہ وسمہ سے رنگے عن جابر بن عبد اللہ قال اتی بابی قحافة یوم فتح مکة ورأسه
کالثغامة بیاضا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم غیروا هذا بشیء واجتنبوا السواد ترجمہ جابر
بن عبد اللہ سے روایت ہے فتح مکہ کے روز ابو قحافہ جو آئے تو اونکی ڈاڑھی مثل ثغامہ (ایک قسم کے نہایت سفید گھاس ہے) کے سفید
تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس داڑھی کی سفیدی کو کسی چیز کے رنگ سے بدل دو اور سیاہی سے بچو ف
معلوم ہوا کہ کالے رنگ کا خضاب کرنا بیجا ہے عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ان احسن ما غیرتم به
هذا الشیب الحناء والکتم ترجمہ ابو ذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس بڑھاپے کے تغیر کے لیے
حنا اور کتم بھی کیا اچھی چیز ہے ف کتم کتھ ہے ہند میں وسمہ کو اور بعضوں نے کہا وہ ایک گھاس ہے جو وسمہ کے ساتھ ملائی جاتی ہے
عن ابی رمثة انطلقت مع ابی نحو النبی صلی اللہ وسلم فاذا هو قائم وقد رأیت بیاض حناء وعلیه بردان
اخضران ترجمہ ابی رمثہ سے روایت ہے میں اپنے باپ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا دیکھا تو آپ کے سر بال
میں کانوں کی لو تک اور ان پر مہندی کا رنگ لگا ہوا ہے اور دو چادریں سبز رنگ کی پہنے ہیں عن ابی رمثة فی
هذا الخبر قال فقال له ابی انی فی هذا الذی بظهرک فانی رجل طبیب قال اللہ تعالی الطبیب بل انت
رجل رفیق طبیبها الذی خلقها ترجمہ ابو رمثہ سے اسی حدیث میں مروی ہے میرے باپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے عرض کیا آپ مجھے اپنی پشت دکھلائیے کیونکہ میں طبیب ہوں۔ آپ نے فرمایا طبیب تو اللہ تعالی ہے بلکہ تو رفیق ہے یعنی نرمی
کرنیوالا ہے مریض کو اور تسکین دینے والا ہے اوسکو باقی طبیب وہی ہے جس نے اوسے پیدا کیا عن ابی رمثة قال انیت
النبی صلی اللہ علیه وسلم انا وابی فقال لرجل ادن لابیه من هذا قال ابنی قال اما انه لا یجنی علیه وکان قد لطخ لحیته
بالحناء ترجمہ ابو رمثہ سے اسی حدیث میں مروی ہے میں اپنے باپ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ نے کسی شخص
سے پوچھا یا میرے باپ سے یہ کون ہے وہ بولا میرا بیٹا ہے آپ نے فرمایا یہ تیرا جرم نہ اٹھاویگا (یعنی قیامت کے روز جو کریگا

اوسکی باڈیپر سے مجھی ہوگئی) آپ نے اپنی داڑھی میں مہندی لگائی تھی عن انس مثل عن خضاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما
الله لم يخضب ولكن قد خضب ابوبكر وعمر رضي الله عنهما ترجمہ انس سے روایت ہے کہ اون سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے خضاب کا حال پوچھا تو اونہون نے کہا کہ آنحضرت صلعم نے تو خضاب نہین کیا لیکن ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے تو البتہ خضاب
کیا ہی باب ما جاء في خضاب الصفرة زرد رنگ کے ساتھ خضاب کرنیکا بیان عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه و
سلم كان يلبس العمامة ويصفر لحيته بالورس والزعفران وكان ابن عمر يفعل ذالك ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو عمامہ بے بال کے پہنا کرتی اور اپنی ڈاڑھی مبارک کو ورس ایک قسم کی گھاس زرد رنگ کی ہوتی ہے
زعفران سے زرد کرتے اور ابن عمر بھی اوسیطرح کیا کرتے تھے عن ابن عباس قال مر على النبي صلى الله عليه وسلم رجل
قد خضب بالحناء فقال ما احسن هذا قال ثم مر آخر قد خضب بالحناء والكتم فقال هذا احسن من هذا قال
ثم مر آخر قد خضب بالصفرة فقال هذا احسن من هذا كله ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پاس ایک شخص آیا اور اوس نے مہندی سے خضاب کیا تھا تو آپ نے فرمایا یہہ کیا اچھا ہے ابن عباس نے کہا پھر ایک
شخص مہندی اور کتم (ایک گھاس ہی) دونون سے خضاب کرکر آیا تو آپ نے فرمایا یہہ اوس سے بھی اچھا ہے راوی کہتا ہے پھر ایک
تیسرا شخص زرد خضاب کرکے آیا تو آپ نے اوسے فرمایا یہہ تو سب سے اچھا ہے باب ما جاء في خضاب السود
سیاہ رنگ خضاب کرنیکا بیان عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يكون قوم يخضبون في
آخر الزمان بالسواد كحواصل الحمام لا يريحون رائحة الجنة ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا آخر زمانہ مین ایک قوم ہوگی وہ کبوتر کے سینے کا سا سیاہ خضاب کرینگے تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھینگے
ف یعنی جنت کے پاس بھی پھٹکنے نہ پاوینگے جانا کیسا باب ما جاء في الانتفاع بالعاج ہاتھی دانت کو استعمال
مین لانا درست ہے عن ثوبان مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا
سافر كان آخر عهده بانسان من اهله فاطمة واول من يدخل عليها اذا قدم فاطمة فقدم من غزاة او
له وقد علقت مسكا او سترا على بابها وحلت الحسن والحسين قلبين من فضة فقدم فلم يدخل فظننت
ان ما منعه ان يدخل ما رأى فهتكت الستر وفككت القلبين عن الصبيين وقطعته بينهما فانطلق
الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وهما يبكيان فاخذه منهما وقال يا ثوبان اذهب بهذا الى آل فلان انهم
اهل بيت في المدينة ان معك ما اهل بيتي اكره ان ياكلوا طيباتهم في حياتهم الدنيا يا ثوبان اشتر
لفاطمة قلادة من عصب وسوارين من عاج ترجمہ ثوبان سے روایت ہے جو مولی (غلام آزاد) رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کہین سفر کا ارادہ فرماتے تو گھر کے سب آدمیون مین حضرت فاطمہ سے آپکی خبر
بات چیت ہوتی ف یعنی سب گھر والون مین سی آپ رخصت ہوکر فاطمہ پاس تشریف لاتے اور اون سی باتین کرکر رخصت ہوتے

سب سے آخر مین حضرت فاطمہ سے رخصت ہوتے تھے اور جب آپ سفر سے تشریف لاتے تو پہلے فاطمہ سے ملاقات کرتے تو آپ ایک مدت کے تشریف لائے اور حضرت فاطمہ نے بیرونی دروازہ پر پردہ یا ٹاٹ ٹنگا یا تھا اور حضرت حسن و حسین رضی دونون کو چاندی کے دو کنگن پہنائی تھے آنحضرت نے جو تشریف لاکر دیکھا تو گھر مین آپ نہ پائے (یعنی جیسی آپ کی عادت تھی) تو حضرت فاطمہ نے گمان کیا کہ آپ کو گھر مین تشریف لانے سے ان چیزون نے روکا دریافت کیا تو بھی معلوم ہوا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے دروازہ سے پردہ نکالا پھر دونون صاحبزادون سے اوس زیور کو بھی اوتار لیا اور کاٹ کر اون کے سامنے ڈالدیا وہ دونون آنحضرت پاس روتے ہوئے پہنچگئے آپ نے اون کی وہ کئی ہوئی کڑے لیکر فرمایا ای ثوبان یہہ جاکر فلان گھر والون کو دی آ کوئی تھی مدینہ مین پھر فرمایا یہ لوگ میرے اہل بیت ہین (یعنے فاطمہ اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہم) مین برا جانتا ہون کہ یہہ اپنی مزے دنیا ہی مین لوٹ لین ای ثوبان فاطمہ کے لیے ایک ہار منکون کا خرید لے اور دو کنگن ہاتھی دانت کے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہاتھی دانت پاک ہی اور اوسکا استعمال درست ہی بخاری مین ہی کہ علمای سلف اوس سے کنگی کرتی تھی اور اوس مین تیل رکھتی تھے

آخر کتاب اللہ جل

تمام ہوئی کتاب کنگھی کرنیکی اور اوسکے متعلقات کی اللہ کے فضل و احسان سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اول کتاب الخاتم

یہ شروع ہوتی ہی کتاب انگھوٹی پہنے کی اللہ کے نام سے جو بہت رحم والا ہی مہربان ہی

انس بن مالک قال اراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یکتب الی بعض الاعاجم فقیل لہ انہم لا یقرؤن کتابا الا بخاتم فاتخذ خاتما من فضۃ ونقش فیہ محمد رسول اللہ ۴ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض بادشاہون ملک عجم کو فرمان لکھنے کا ارادہ کیا تو صحابہ نے عرض کیا کہ وہ تو بغیر مہر کے خط پڑھتے بھی نہین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی مہر وار بنوائی اور اوس مین محمد رسول اللہ آپنے کھدوایا عن انس بسندہ حدیث عیسی بن یونس نا دفکان فی یدہ حتی قبض وفی ید ابی بکر حتی قبض وفی ید عمر حتی قبض وفی ید عثمان فبینما ھو عند بئر اذ اسقط فی البئر فامر بھا فنزحت فلم یقدر علیہ ترجمہ دوسری روایت مین ہی کہ پھر وہ انگھوٹی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھہ مین رہی یہانتک کہ آپکی وفات ہوگئی بعد اوسکے ابوبکر صدیق کے ہاتھہ مین رہی یہانتک کہ اونکا انتقال ہوا پھر عمر فاروق کے ہاتھہ مین رہی یہانتک کہ اونکا انتقال ہوا پھر عثمان ذی النورین کے ہاتھہ مین رہی وہ ایک کنوی پر بیٹھے تھے انگھوٹی اونکی انگلی سے نکلکر کنوی مین گر پڑی اونہون نے حکم کیا اوسکا سارا پانی نکلوایا گیا مگر وہ انگھوٹی نہ ملی عن انس قال کان خاتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم من ورق فصہ حبشی ترجمہ انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگھوٹی چاندی کی تھی اور نگینہ اوسکا عقیق حبشی کا تھا اس صورت مین دوسری حدیث سے مخالفت ہوگی کہ نگینہ بھی اوسکا چاندی ہی کا تھا شاید مراد یہہ ہو کہ

عن انس قال کان خاتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم من فضۃ کلہ فصہ منہ ترجمہ انس سے روایت ہی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر بالکل چاندی ہی تھی اوسکا نگینہ بھی چاندیکا تھا عن ابن عمر قال اتخذ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم خاتما من ذھب وجعل فصہ مما یلی بطن کفہ ونقش فیہ محمد رسول اللہ فاتخذ الناس
خواتیم الذھب فلما رآہم قد اتخذوھا رمی بہ وقال لا البسہ ابدا ثم اتخذ خاتما من فضۃ نقش
فیہ محمد رسول اللہ ثم لبس الخاتم بعدہ ابو بکر ثم لبسہ بعد ابی بکر عمر ثم لبسہ بعد عثمان
حتی وقع فی بئر اریس ترجمہ ابن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونیکی انگھوٹھی بنوائی اور اوس نگینہ
کو اپنی ہتھیلی کے پیٹ کیطرف کیا اور اوس نگینہ مین محمد رسول اللہ کھدوایا تو لوگون نے بھی سونے کی انگوٹھیان بنوائین
پھر جب آپ نے لوگونکو سونے کی انگوٹھیان پہنے دیکھا۔ تو آپ نے اوسی پھینک دیا اور فرمایا کہ اب کبھی اسکو نہ پہنونگا پھر
اسکے بعد آپ نے چاندی کی انگھوٹھی بنوائی اور اوسمین محمد رسول اللہ کھدوایا اور بعد آپ کے وفات کے حضرت ابوبکر نے
اوسکو پہنا پھر اون کے ہاتھ سے عمر کے ہاتھ مین گئی پھر عمر سے عثمان کے ہاتھ سے بیر اریس مین گر پڑی عن ابن عمر فی ھذا الخبر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فنقش
فیہ محمد رسول اللہ وقال لا ینقش احد علی خاتمی ھذا ثم ساق الحدیث ترجمہ ابن عمر سے یہی حدیث
مروی ہی اتنا زیادہ ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسمین محمد رسول اللہ کھدوایا اور فرمایا کہ نقش کرے کوئی جیسا میری
اس انگوٹھی پر نقش ہے ف چھٹے سال ہجری کے حضرت نے ارادہ کیا کہ بادشاہون کو نامہ لکھین اور اونکو اسلام کی دین بھیجا
جاوین لوگون نے عرض کیا کہ بادشاہ بغیر مہر کے خط کا اعتبار نہین کرتے تب حضرت نے مہر کھدوائی چاندی کی اوسکے
تین سطرین اوسمین تھین ایک سطر مین محمد دوسری مین رسول تیسری مین اللہ حضرت کے بعد وہ انگوٹھی ابوبکر خلیفہ کے
پاس رہی اون کے بعد عمر فاروق پاس رہی اون کے بعد حضرت عثمان پاس رہی پھر اون کے ہاتھ سے کنوے مین گر پڑی اور نہ
سو حضرت نے سنع کیا کہ کوئی اوسپر محمد رسول اللہ نہ کھدوادی تاکہ شبہ نہ پڑے کہ حضرت کی مہر ہی یا کسی اور کی عن
ابن عمر بھذا الخبر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فالتمسوہ فلم یجدوہ فاتخذ عثمان خاتما ونقش فیہ
محمد رسول اللہ وقال فکان یختم بہ او یختم بہ ترجمہ ابن عمر سے بھی روایت ہی اتنا زیادہ ہی کہ حضرت
عثمان کے وقت مین اوس انگوٹھی کو ہر چند تلاش کیا مگر اوسکا پتہ نہ لگا تب حضرت عثمان نے ایک اور انگوٹھی بنوائی اور اوسمین
محمد رسول اللہ کھدوایا حضرت عثمان اوسیکو پہنا کرتے باب ما جاء فی ترک الخاتم انگوٹھی نہ پہننا بہتر ہی عن
انہ رای فی ید النبی صلی اللہ علیہ وسلم خاتما من ورق یوما واحدا فصنع الناس فلبسوا وطرح
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فطرح الناس ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مین
ایک انگوٹھی دیکھی چاندی کی صرف ایکدن لوگون نے یہ دیکھکر انگوٹھیان بنوا کر پہنین بعد اوس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے وہ انگوٹھی پھینکدی تو لوگون نے بھی نکالدی معلوم ہوا کہ بغیر ضرورت کے انگشتری پہننا خوب نہین ہی کہ جب حضرت نے

پہنے جیسے بادشاہ یا قاضی کو) **باب** فی خاتم الذھب سونے کی انگوٹھی پہننا مرد کو درست نہیں ہے **عن** ابن مسعود
کان یقول کان نبی اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یکرہ عشر خلال الصفرۃ یعنی الخلوق وتغییر الشیب وجر
الازار والتختم بالذھب والتبرج بالزینۃ لغیر محلھا والضرب بالکعاب والرقی الا بالمعوذات وعقد
التمائم وعزل الماء لغیر او غیر محلہ وفساد الصبی غیر محرمہ ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کو دس خصلتیں بری معلوم ہوتی تھیں زردی یعنی خلوق (ف) عرب میں دستور تھا کہ لوگ زعفران وغیرہ
خوشبو جمع کرکے زرد سلرگہ بناتے تھے سو اگر کوئی مرد وہ سلرگہ لگاتا تو حضرت کو ناپسند آتا **ف** اور سفید بالوں کو تغیر
دینا **ف** یعنی سفید بالوں کو اکھاڑنا یا سیاہ کرنا **ف** اور ازار لٹکانا اور سونے کی انگوٹھی پہننا اور حرام جگہہ پہ
عورتوں کا سنگار کرنا اکھاڑنا کسی اور گوٹیوں سے کھیلنا اور معوذات کے سوا اور کوئی منتر پھونکنا **ف** معوذات سے
مراد قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ہے **ف** اور گنڈوں اور منکوں کا باندھنا **ف** جیسا کہ لڑکوں کے گلے میں
نظر بد کے لیے تعویذ گنڈہ وغیرہ لٹکاتے ہیں یہ افعال جاہلیت سے ہیں **ف** اور غیر حلال میں منی کا ڈالنا اور فساد لڑکے
کا (یعنے بگاڑ دینا لڑکے کو اور ضعیف کر دینا اوسکا ہاتھ پکڑ کر کہ ایام رضاعت میں اوس کی ماں سے صحبت کرنا) مگر یہہ حرام نہیں ہے

باب فی خاتم الحدید لوہے کی انگوٹھی پہننا درست نہیں **عن** بریدۃ ان رجلا جاء الی النبی صلی اللہ علیہ
وسلم وعلیہ خاتم من شبہ قال مالی اجد منک ریح الاصنام فطرحہ ثم جاء وعلیہ خاتم من حدید
فقال مالی اری علیک حلیۃ اھل النار فطرحہ فقال یا رسول اللہ من ای شیء اتخذہ قال اتخذہ من
ورق ولا اتمہ مثقالا ولم یقل محمد عبد اللہ بن مسلم ولم یقل الحسن السلمی المروزی ترجمہ بریدہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک شخص پیتل کے انگوٹھی پہنے ہوئے آیا تو آپ نے اوس سے فرمایا کہ مجھ کو کیا ہوا ہے
جو تجھ سے بتوں کی بو مجھ کو معلوم ہوتی ہے سو اوس نے اپنے انگوٹھی کو پھینک دیا اور پھر لوہے کی انگوٹھی پہنے ہوئے آیا تو
پھر آپ نے اوس سے فرمایا کہ مجھ کو کیا ہوا ہے جو میں تجھ پر دوزخیوں کا زیور پہنے ہوئے دیکھتا ہوں تو اوس نے اپنے انگوٹھی پھینک
دی اور عرض کیا یا رسول اللہ کس چیز کی انگوٹھی بناؤں تو آپ نے فرمایا چاندی کی اور مثقال سے کم ہو **ف** مثقال
ساڑھے چار ماشے کی ہوتی ہے یعنی اس سے زیادہ میں انگوٹھی بھاری اور بدوضع ہو جاوے گی ماس سے زیادہ مردوں کو چاندی
کا استعمال درست نہیں ہے جیسا اکثر علما کا قول ہے **عن** ایاس بن الحارث بن المعقیب جدہ من قبل امہ
ابو وداک عن جدہ قال کان خاتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم من حدید ملوی علیہ فضۃ قال فرمما
کان فی یدہ قال کان المعقیب علی خاتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ ابو وداک سے روایت ہے جو نانا تھا ایاس
بن حارث کا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی لوہے کی تھی لیکن اوس پر چاندی کا ملمع تھا بعضی وقت وہ انگوٹھی میرے
ہاتھ میں رہتی اور معقیب کی وہ انگوٹھی میرے ہاتھ میں رہتی **ف** بعضوں نے کہا اس حدیث کا اسناد بریدہ کی حدیث سے بہتر ہے

گذری کیونکہ اسکی اسناد مین عبداللہ بن مسلم مروزی ہی اور اوس کی حدیث قابل حجت لینے کی نہین ہی۔ بعضون نے کہا
کہ جب چاندی کا ملمع ہوگیا تو اوسکی کراہت جاتی رہتی ہے۔ **عن** علی رضی اللہ عنہ قال قال لی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قل اللھم اھدنی وسددنی واذکر بالھدایۃ ھدایتک الطریق واذکر بالسداد تسددک
السھم قال ونھانی ان اضع لخاتم فی ھذہ او فی ھذہ السبابۃ والوسطی شک عاصم ونھانی
عن القسیۃ والمیثرۃ قال ابوبردۃ فقلنا لعلی ما القسیۃ قال ثیاب تاتینا من الشام او من مصر مضلعۃ
فیھا امثال الاترج قال والمیثرۃ شیء کانت تصنعہ النساء لبعولتھن ترجمہ حضرت امیر المومنین علی بن
ابی طالب سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھہ سے فرمایا یہہ دعا مانگا کر اللھم اھدنی وسددنی یا اللہ مجھکو ہدایت کر
اور مضبوط کر ہدایت سے یہہ نسبت کرا کر کہ سیدہی راہ پر چلنا نصیب ہو اور مضبوط کر تیسے یہہ غرض کہہ کہ تیر خوب مضبوط نشانہ پر لگے
یا مضبوطی سے مارا کرون اور منع کیا مجھکو انگوٹھی پہننے سے اس انگلی مین یا اس انگلی مین اور اشارہ کیا کلمہ کی یا بیچ کی انگلی
کی طرف شک کیا عاصم نے جو راوی ہی اس حدیث کا اور منع کیا مجھکو قسیہ سے اور میثرہ سے ابوبردہ نے کہا مین نے علی سے کہا کیا
قسیہ کیا ہے انہون نے کہا قسیہ ایک قسم کے کپڑے ہین جو شام سے یا مصر سے آتے ہین دھاری دار اون مین ترنج بنے
ہوتے ہین اور میثرہ وہ چیز ہی جو عورتین اپنے خاوندون کے لیے بنایا کرتی تہین

باب فی التختم فی الیمین او الیسار انگشتری داہنے ہاتہہ مین پہننے یا بائین ہاتہہ مین

عن عبدالرحمن ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یتختم فی یمینہ ترجمہ عبدالرحمن سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے داہنے ہاتہہ مین انگوٹھی پہنا کرتے تہے **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم کان یتختم فی یسارہ فکان فصہ فی باطن کفہ قال ابوداؤد قال ابن اسحاق واسامۃ یعنی ابن
زید عن نافع فی یمینہ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بائین ہاتہہ مین انگوٹھی پہنا کرتے
تہے اور نگینہ اوسکا ہتیلی کی طرف ہوتا تہا آنحضرت صلعم سے داہنی اور بائین دونون ہاتہہ مین انگوٹھی کا پہننا ثابت
ہی بعضون نے داہنی کو افضل کہا ہے بعضون نے بائین ہاتہہ مین پہننے کو اختیار کیا ہی **عن** ابن عمر کان یلبس خاتمہ
فی یدہ الیسری ترجمہ ابن عمر سے روایت ہی وہ اپنی انگوٹھی بائین ہاتہہ مین پہنا کرتے تہے **عن** محمد بن اسحاق قال
رایت علی الصلت بن عبداللہ بن نوفل بن عبدالمطلب خاتما فی خنصرہ الیمنی فقلت ما ھذا قال لبست
ابن عباس یلبس خاتمہ ھکذا وجعل فصہ علی ظھرہ قال وما یخال ابن عباس الا قد کان یذکر ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کان یلبس خاتمہ کذلک ترجمہ محمد بن اسحاق سے روایت ہی مین نے صلت بن عبداللہ بن نوفل بن عبدالمطلب
کے ہاتہہ مین ایک انگوٹھی دیکھی وہ پہنے ہوئی تہی داہنی ہاتہہ کی چھنگلیا مین مین نے کہا یہ کیا ہے اونہون نے کہا مین نے عبداللہ بن
عباس کو دیکہا اسیطرح انگوٹھی پہنتے ہوئے اور نگینہ کو اوپر رکہتے تہے ہتیلی کی پشت پر اور مت سمجہنا کہ ابن عباس نقلہ یا کرتے ہے

بلکہ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے یعنی اسی طرح انگوٹھی پہنتے تھے داہنے ہاتھ کی چھنگلیا میں لیکن نگینہ اندر کو رکھنا بہتر ہے اور صحیح روایت سے منقول ہے ف باب فی الجلاجل پاؤں میں گھونگرو پہننا جو آواز دیں کیسا ہی عن علی بن سہل بن الزبیر (اصح) ان مولاۃ لھم ذھبت بابنۃ الزبیر الی عمر بن الخطاب وفی رجلھا اجراس فقطعھا عمر وقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان مع کل جرس شیطانا ترجمہ علی بن سہل بن زبیر سے روایت ہے ایک مولاۃ (آزاد لونڈی کو بولتے ہیں) ان کے زبیر کے بیٹے کو لیکر حضرت عمر رضہ پاس گئے اور اوس لڑکے کے پیر میں گھونگرو تھے سو حضرت عمر نے اوسکو کاٹ دیا اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم نے سنا ہے فرماتے تھے کہ ہر گھنٹے کے ساتھ شیطان ہے ف گھونگرو بھی ایک قسم کا گھنٹہ ہے اسلیے کہ اس سے بھی ایک آواز نکلتی ہے عن عائشۃ قالت بینما ھی عندھا اذ دخل علیھا بجاریۃ وعلیھا جلاجل یعنی فقالت لا تدخلنھا علی الا ان تقطعوا جلاجلھا وقالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تدخل الملائکۃ بیتا فیہ جرس ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ ایک لڑکی حضرت عائشہ کے آئی اور اوس کے پاؤں میں گھونگرو تھے آواز دار سو حضرت عائشہ نے کہا کہ بغیر گھونگرو کاٹے اسکو میری پاس مت لاؤ اسلیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی سنا ہے آپ فرماتے تھے جس گھر میں گھنٹا ہوتا ہے اوس گھر میں فرشتے نہیں آتے **باب** فی ربط الاسنان بالذھب سونیسی دانت بندھوانا یا ناک بنوانا درست ہے عن عبد الرحمن بن طرفۃ ان جدہ عرفجۃ بن اسعد قطع انفہ یوم الکلاب فاتخذ انفا من ورق فانتن علیہ فامرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتخذ انفا من ذھب ترجمہ عبد الرحمن بن طرفہ سے روایت ہے کہ عرفجہ بن اسعد کی ناک کاٹی گئی کلاب کے دن ف کلاب ایک موضع کا نام ہے ف تو اوس نے اپنے ناک چاندی کی بنائی پھر اوسکی بدبو معلوم ہوئی اوسی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو سونیکی ناک بنانے کا حکم فرمایا ف اسلیے کہ سونے میں بدبو نہیں ہوتی عن عرفجۃ بن اسعد بمعناہ قال ابن یدل قلت لابی الاشھب ادرک عبد الرحمن بن طرفۃ جدہ عرفجۃ قال نعم ترجمہ دوسری روایت میں بھی ایسا ہی ہے ف اگرچہ حدیث میں دانت بندھوانے کا ذکر نہیں ہے مگر مصنف نے دانت کو ناک پر قیاس کیا کہ جب ناک جو ایک عضو ہے سونیکی بنانا درست ہوئی تو دانتوں کا بندھوانا سونیسی ضرور درست ہوگا اسی واسطے باب میں دانتوں کا بندھوانا درج کیا **باب** فی الذھب للنساء عورتوں کو سونا پہننا کیسا ہے عن عائشۃ رضی اللہ عنھا قالت قدمت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم حلیۃ من عند النجاشی اھداھا لہ فیھا خاتم من ذھب فیہ فصہ حبشی قالت فاخذہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعود او ببعض اصابعہ فدعا امامۃ ابنۃ ابی العاص ابنۃ ابنتہ زینب فقال تحلی بھذا یا بنیۃ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس زیور آیا جو نجاشی بادشاہ حبش نے آپ کو تحفہ بھیجا تھا اوس میں ایک انگوٹھی تھی سونے کی جسمیں حبشی نگینہ جڑا ہوا تھا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو ایک لکڑی جیسی چھوہارا اور گلی سے چھوا لیکن اوسپر توجہ نہ کی عبداللہ بن کعب کے مدبت ابی الناصر
حضرت زینب کی صاحبزادی کو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نواسی تھیں بلایا اور فرمایا تو ہیں اسکو بھیجا ف اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ عورتونکو سونا پہننا درست ہی اور جن حدیثون سے سونا پہننا عورتون کے لیے منع معلوم ہوتا ہے وہ اکثر علما کے نزدیک
منسوخ ہین اگر سونا اور حریر عورت مردون کے لیے درست نہ ہوتا تو ادن کے پیدا کرنیسے ایک غرض عظیم فوت ہوتی ہی عن ابی
ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من احب ان یحلق حبیبہ بحلقۃ من نار فلیحلقہ بحلقۃ من
ذھب ومن احب ان یطوق حبیبہ طوقا من نار فلیطوقہ طوقا من ذھب ومن احب ان یسور
حبیبہ سوارا من نار فلیسورہ سوارا من ذھب ولکن علیکم بالفضۃ فالعبوا بھا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت
ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے محبوب کو آگ کا بالا پہنانا چاہی تو اوسکو سونیکا بالا پہنادے اور جو شخص اپنے
محبوب کو آگ کی ہنسلی پہنانا چاہے تو اوسکو سونے کی ہنسلی پہنادے اور جو کوئی اپنے محبوب کو کنگن آگ کا پہنانا چاہی تو اوسکو
کنگن سونے کا پہنادی لیکن بشرچاندی جائز ہے سو اوس سے کھیلو ف مراد محبوب سے لڑکا ہی کیونکہ اگر جورو مراد ہوتی تو سونا
پہننے سے منع کیون ہوتا الا اوس صورت مین جب یہ کہین کہ عورتون کو سونا پہننا درست نہین ہی جیسا بہت اقل قلیل
علما کا قول ہی۔ اب رہی چاندی تو اوسکا استعمال کہاتے اوپر مین اکثر علما کے نزدیک منع ہی لیکن چاندی کا پہننا درست ہی عورتون
اور لڑکون کے لیے طبرانی نے روایت کیا من احب ان یسور ولدہ سوارا من نار فلیسور سوارا من ذھب ولکن الفضۃ العبوا بھا کیف شئتم
اس روایت مین ولدہ کی تصریح ہی اور یہ مؤید ہی اسبات کو کہ ابوہریرہ کی حدیث مین حبیبہ سے بھی ولدہ مراد ہو فقط عن
حذیفۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا معشر النساء اما لکن فی الفضۃ ما تحلین بہ اما انہ لیس من
امراۃ تتحلی ذھبا تظھرہ الا عذبت بہ ترجمہ حذیفہ کی بہن سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے
عورتون کی جماعت کیا زیور بنانیکے لیے تمہین چاندی بس نہین کرتی ہوشیار ہو جاؤ تم مین سے کوئی عورت ایسی نہین جو ذرا
سونے کا زیور بنا دکھاوے اور زینت کرے اوس سے مگر اوسی زیور سے اوسپر مار پڑیگی عن اسماء بنت یزید ان رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم قال ایما امراۃ تقلدت قلادۃ من ذھب قلدت فی عنقھا مثلہ من النار یوم القیامۃ
وایما امراۃ جعلت فی اذنھا خرصا من ذھب جعل فی اذنھا مثلہ من النار یوم القیامۃ ترجمہ اسماء بنت
یزید سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس عورت نے سونیکا لٹکن گردن مین پہنا تو ویسا ہی لٹکن آگ کا قیامت کے
دن اوسکے گردن مین پہنایا جاویگا اور جس عورت نے سونے کی بالی اپنے کان مین پہنی اللہ تعالے ویسی ہی آگ کی بالی اوسکے کان مین قیامت کے
دن ڈلوا دیگا عن معاویۃ بن ابی سفیان ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن رکوب النمار وعن لبس الذھب
الا مقطعا ترجمہ معاویہ بن ابی سفیان سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا چیتون کے چمڑون پر سوار ہونے
سے اور سونے کے پہننے سے مگر تھوڑا سا جیسی انت یا انک سونیکی بنالیوے چاندی مین بو آتی لگتی ہی اور سونے مین نہین آتی اسواسطے واللہ یا

ف اسمین اشارہ ہی اسطرف کہ حدیث اول مین جو ممانعت ہی وہ تنزیہی ہی

اخیر کتاب الفتن

تمام ہوئی کتاب نگہتری پیشنی اور اوسکی متعلقات کی اللہ جلالہ کے فضل سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اول کتاب الفتن

اللہ جل جلالہ کے نام سے شروع ہوئی کتاب فتنون کے جبکہ رسول اللہ صلعم نے پیشین گوئی کی

عن حذیفۃ قال قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قائما فما ترک شیئا یکون فی مقامہ ذلک الی قیام الساعۃ الا حدث حفظہ من حفظہ ونسیہ من نسیہ قد علمہ اصحابہ ھؤلاء وانہ لیکون منہ الشیء فاذکرہ کما یذکر الرجل وجد الرجل اذا غاب عنہ ثم اذا رآہ عرفہ ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے بیچ مین کھڑی ہوے اور نہچھوڑے کوئی چیز اوس مقام مین جو قیامت تک ہونیوالی ہے مگر بیان فرمایا اوسکو ف یعنے قیامت تک کے حالات آپ نے بیان فرمائی ف پھر جس نے اوسکو یاد رکھا اوسنے تو یاد رکھا اور جس نے اوسے بہلا دیا اوس نے اوسکو بہلا دیا اور مقرر میری اصحابون نے جانا اور پہچانا ہے اوسکو اور جب اون باتون مین سے جو آپ نے بیان فرمائی کوئی بات ظہور مین آتی ہے تو مجھے یاد آجاتی ہے کہ آپ نے اوسکو فرمایا تہا جیسے کوئی شخص کسیکے چہرے کو پہچانتا ہو اور وہ غائب ہو پھر جب آوے تو دیکھکر اوسکی صورت اوسکو پہچان لیوے عن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یکون فی ھذہ الامۃ اربع فتن فی اخرھا الفناء ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس اُمت مین چار فتنے ہونگے (یعنے بڑے بڑے اونکے بعد پھر فنا ہی) یعنے پھر قیامت آویگی اور تمام مخلوقات فنا ہو جاوینگے) عن عبد اللہ بن عمر یقول کنا قعودا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر الفتن فاکثر فی ذکرھا حتی ذکر فتنۃ الاحلاس فقال قائل یا رسول اللہ وما فتنۃ الاحلاس قال ھی ھریرۃ وحی خرب ثم فتنۃ السراء دخنھا من تحت قدمی رجل من اھل بیتی یزعم انہ منی ولیس منی وانما اولیائی المتقون ثم یصطلح الناس علی رجل کورک علی ضلع ثم فتنۃ الدھیماء لا تدع احدا من ھذہ الامۃ الا لطمتہ لطمۃ فاذا قیل انقضت تمادت یصبح الرجل فیھا مؤمنا ویمسی کافرا حتی یصیر الناس الی فسطاطین فسطاط ایمان لا نفاق فیہ وفسطاط نفاق لا ایمان فیہ فاذا کان ذاکم فانتظروا الدجال من یومہ او غدہ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ہم بیٹھے تہے اور آپ نے فتنون کا بیان فرمایا تو اسقدر اسمین دراز ہی کی کہ احلاس کے فتنے کا بہی ذکر فرمایا اسمین ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ احلاس کے فتنے کی کیا حقیقت ہے پھر آپ نے فرمایا وہ تو بہاگنا اور غارت کرنا ہے پھر فتنہ سراء کا ہے اسی شخص کے پیرون کے نیچے سے اوسکا فساد پیدا ہوگا جو میرے گھر والون سے ہونیکا گمان کریگا حالانکہ وہ میرے گھر والون سے نہ ہوگا اسلیے کہ میری دوست وہی ہین جو متقی لوگ ہین پھر لوگ ایسے شخص پر اتفاق کرینگے جیسے سر مین ایک سیلی پر جو کسی طرح نہین جمتا ہے پھر ایسے شخص پر اتفاق کرین گے کہ جسمین استقامت نہوگی جیسی ٹوٹے پہلو کی ہڈی پر سیدہا

نہین ہوتی **ف** پھر اندھیر یکا فساد ہوگا وہ اس امت مین بغیر طمانچہ مارے کسی شخص کو نہ چھوڑیگا پھر جب لوگ بلبلیکر ان سے بھاگ
جاتا رہا تو پھر وہ صبح کو اور زیادہ ہوگا جسمین آدمی فجر کو مومن ہوگا تو شام کو کافر ہوگا یہانتک کہ لوگ خیمون کی طرف بھاگینگے
ایک خیمہ ایمان والونکا ہوگا جسمین کوئی منافق نہ ہوگا اور دوسرا خیمہ منافقونکا ہوگا جسمین کوئی ایماندار نہ ہوگا تو جب ایسا
فتنہ ہو تو دجال کا انتظار کرو اسی روز سے یا اسکے دوسری روز سے **عن** حذیفة بن الیمان واللہ ما ادری
انسی اصحابی ام تناسوا واللہ ما ترک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قائد فتنة الی ان تنقضی الدنیا
یبلغ من معه ثلثمائة فصاعدا الا قد سماه لنا باسمه واسم ابیه واسم قبیلته ترجمہ حذیفہ بن الیمان سے
روایت ہے خدا کی قسم ہی مین نہین جانتا کہ میرے صحابی بھول گئے یا جان بوجھکر کہتے ہین ہم بھول گئے خدا کی قسم ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی فتنہ برپا کرنے والیکو نہچھوڑا دنیا کے گذرنے تک جس فتنے کے ساتھ تین سو لوگ یا اس سے بھی زیادہ
ہون مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے روبرو اوسکا نام اور اوسکے باپ کا نام اور اوسکے قوم کا نام سب بیان فرمادیا
عن سبیع بن خالد قال اتیت الکوفة فی زمن فتحت تستر اجلب منها بغالا فدخلت المسجد فاذا
بسبع من الرجال واذا رجل جالس تعرفت اذا رأیته انه من رجال اهل الحجاز قال قلت من هذا
فیجمعنی القوم وقالوا ما تعرف هذا هذا حذیفة صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال حذیفة
ان الناس کانوا یسألون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الخیر وکنت اسأله عن الشر فاستقبلنی
القوم ببصارهم فقال انی قد أری الذی تنکرون انی قلت یا رسول اللہ ارأیت هذا الخیر
الذی اعطانا اللہ ایکون بعده شر کما کان قبله قال نعم قال قلت فما العصمة من ذلک قال السیف
قلت یا رسول اللہ ثم ماذا قال ان کان للہ خلیفة فی الارض فضرب ظهرک واخذ مالک
فاطعه واسمع وان لم تفعل فاجذل نجرة قلت ثم ماذا قال ثم یخرج الدجال معه نهر وناره
فمن وقع فی ناره وجب اجره وحط وزره ومن وقع فی نهره وجب وزره وحط اجره قال قلت
ثم ماذا قال ثم هی قیام الساعة ترجمہ سبیع بن خالد سے روایت ہے مین کوفے مین آیا جب ستر فتح ہوا ایک شہر کا نام ہے
فتح ہوا تہا وہان سے خچر لایا تہا تو مین مسجد مین گیا دیکہا تو چند آدمی متوسط قد اور قامت اور جتی کے بیٹھے ہین اور ایک
شخص بیٹہا ہوا ہے جسکو دیکہنے سے تو پہچان لیوی کہ یہہ حجاز کا رہنیوالا ہے مین نے لوگون سے پوچہا یہہ کون ہے تو وہ لوگ اس پر جھک
سے چڑہگئی اور کہنے لگے کیا تو نہین پہچانتا ان کو یہہ حذیفہ بن الیمان ہین صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حذیفہ نے کہا لوگ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اچھی باتون کو پوچھا کرتے تہے (یعنی طاعت اور عبادت اور خیر کو) اور مین بری باتین پوچھا
کرتا تہا بخاری کی روایت مین ہے اس ڈر سے کہ کہین مین برائی مین مبتلا نہ ہوجاؤن) تو لوگون نے مجہپر طعن کیا اور مین نے کہا یا
جاہلا تون جسبوجہ سے تم یہ جانتی ہو پھر مین نے عرض کیا یا رسول اللہ جو اللہ نے ہم کو خیر اور بہتری کی عنایت فرمائی ہے

کیا اسکی بعد برائی بھی ہوگی جیسے اسکے پہلے تھی آپ نے فرمایا ہان مین نے عرض کیا پھر اوس برائی سے بچنے کی کیا صورت ہے آپ نے فرمایا تلوار (یعنے مرتد اور ملحد لوگون کو تلوار سے مارنا اور انکو قتل کرنا جب تک سچے اور عمدہ دلیل سے قائل نہ ہون اونکے شر سے بچنے کی تدبیر یہ ہے) مین نے عرض کیا یارسول اللہ پھر کیا ہوگا آپ نے فرمایا اگر اللہ کا کوئی خلیفہ ہو پھر تیری پیٹ پیٹھ سے اور تیرا مال لوٹ لے جب بھی تو اوسکی اطاعت کر اور جو کوئی خلیفہ نہ ہو تو مرجا جنگل مین ایک درخت کی جڑ چبا چبا کے (یعنے فقر اور فاقہ قبول کر اور جنگل مین رہنا منظور کر مگر بد دینون کی صحبت چھوڑ دے) مین نے عرض کیا پھر کیا ہوگا آپ نے فرمایا پھر دجال نکلیگا اوسکی ساتھ نہر بھی ہوگی اور انار بھی ہوگی جو شخص اوسکے انار مین جاویگا اوسکا اجر ثابت ہوگیا اور گناہ اوسکی معاف ہوگئی اور جو شخص اوسکی نہر مین گیا (اوسکی اطاعت کرکے) تو گناہ اوسکا جم گیا اور اجر اوسکا ساقط گیا مین نے کہا پھر بعد اسکے کیا ہوگا آپ نے فرمایا پھر قیامت ہوگی (یعنے دجال بالکل قریب قیامت کے نکلیگا) **عن** خالد بن خالد الیشکری بھذا الحدیث قال قلت بعد الشیف قال بقیة علی اقذاء وهدنة علی دخن ثم ساق الحدیث قال کان قتادة یضعفه علی الردة التی فی زمن ابی بکر علی اقذاء یقول اقذاء وهدنة ثم یقول صلح علی دخن علی ضغائن ترجمہ خالد بن خالد الیشکری سے یہی حدیث مروی ہے اوسمین یہ ہے کہ حذیفہ نے عرض کیا یارسول اللہ پھر تلوار کے بعد کیا ہوگا (یعنے جب مرتد قتل کیے جاوینگے اوسوقت کیا ہوگا) آپ نے فرمایا لوگ رہینگے مگر دلون مین اون کے فساد ہوگا اور ظاہر مین صلح ہوگی مگر دل مین خیانت ہوگی بعد اوسکی خیر تک حدیث کو بیان کیا۔ قتادہ اس تلوار کو حمل کرتے تھے اوس فتنہ پر جو ابوبکر صدیق کے زمانے مین ہوا جب بعضے قبائل عرب مرتد ہوگئے اونہون نے زکوۃ دینے سے انکار کیا پھر وہ تلوار سے سخر کیے گئے **عن** نصر بن عاصم اللیثی قال اتینا الیشکری فی رهط من بنی لیث فقال من القوم فقلنا اتیناك نسالك عن حدیث حذیفة فذکر الحدیث قال قلت یارسول الله هل بعد هذا الخیر شر قال فتنة وشر قال قلت یارسول الله بعد هذا الشر خیر قال یا حذیفة تعلم کتاب الله واتبع ما فیه ثلاث مرار قال قلت یارسول الله بعد هذا الشر خیر قال هدنة علی دخن وجماعة علی اقذاء فیها وفیهم قلت یارسول الله الهدنة علی الدخن ما هی قال لا ترجع قلوب اقوام علی الذی کانت علیه قال قلت یارسول الله ابعد هذا الخیر شر قال فتنة عمیاء صماء علیها دعاة علی ابواب النار فان تمت یا حذیفة وانت عاض علی جذل خیر لك من ان تتبع احدا منهم ترجمہ نصر بن عاصم اللیثی سے روایت ہے ہم یشکری کے پاس آئے چند لوگون کے ساتھ بنی لیث مین سے انہون نے پوچھا کون لوگ ہین ہم نے کہا ہم تمسے حذیفہ کی حدیث پوچھنے کو آئے ہین انہون نے بیان کرنا شروع کیا حدیث کو سرسری یہانتک کہ یہ کہا حذیفہ بن الیمان نے کہا مین نے عرض کیا یارسول اللہ کیا اس برائی کے بعد بھلائی بھی ہوگی **ف** یعنے بعد اس زمانہ اسلام کے زمانہ کفر کا بھی آویگا **ف**

آپ نے فرمایا فتنہ اور شر ہوگا پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس برائی کے بعد پھر زمانہ بھلائی کا بھی ہوگا آپ
نے فرمایا ہاں حذیفہ اللہ کی کتاب کو سیکھے اور جو کچھ اوسمین ہے اوسکی پیروی کرے تین بار آپ نے یہ شناد فرمایا بعد اوس کے
مین نے عرض کیا کیا اس شر کے بعد پھر بھلائی اور خیر ہے آپ نے فرمایا ہاں ہے علے الدخن اور جماعت ہوگی لیکن اون
کی ہدایت سے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ الہدنہ علی الدخن کا کیا مطلب ہے آپ نے فرمایا قوم کے دل اوس حالت مین
پھر نیگے جیسے کہ وہ تھے ف گو ظاہر مین صلح ہو جاوے یعنے سابق مین زمانہ اسلام کے جیسے دل تھے ویسے نہ ہونگے ف
راوی نے کہا پھر مین نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ایسی نیک زمانہ کے بعد پھر بھی برائی ہوگی تو آپ نے فرمایا کہ فتنہ ہوگا اور
اور بھیڑ کہ اوسمین بلانیوالے ہونگے آگ کے دروازہ پر سو اگر مرے تو اوی حذیفہ جس حال مین کہ تو ایک درخت کی جڑ کو
جنگل مین چبا چبا کر کہا وے بہتر ہے اس سے کہ تو پیروی کرے اون مین سے کسیکی (کیونکہ وہ ایمان سے پھیر دینگے) دوزخ
کی طرف بلاوینگے) عن حذیفة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فان لم تجد یومئذ خلیفة فاهرب
حتی تموت فان تمت وانت عاض وقال فی اخره قال قلت فما یکون بعد ذلک قال لو ان رجلا
نتج فرسالم تنتج حتی تقوم الساعة ترجمہ حذیفہ سے دوسری روایت مین بھی ایسا ہی ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اگر اون دنون مین (مسلمانونکا) کوئی حاکم یا خلیفہ تجھے نہ ملے تو بھاگ یہانتک کہ مرے تو اگر تو درخت
کاٹ کاٹ کر کہاوے اور اس حالت مین سے (تو بہتر ہے ایسے بدینون مین رہنے سے) آخر مین اس روایت کے
مین نے کہا پھر اس کے بعد کیا ہوگا آپ نے فرمایا اگر (کوئی) اپنی گھوڑی کا بچہ جننا چاہے گا تو وہ نہ جنی گی یہانتک کہ قیامت
ہو جاوی گی (یعنے پھر اس کے بعد قیامت بہت قریب ہے) عن عبد اللہ بن عمرو ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال من بایع اماما فاعطاه صفقة یده وثمرة قلبه فلیطعه ما استطاع فان جاء اخر ینازعه
فاضربوا عنق الاخر قلت انت سمعت هذا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال سمعته اذنای
ووعاه قلبی قلت هذا ابن عمک معاویة یامرنا ان نفعل ونفعل قال اطعه فی طاعة اللہ واعصه فی
معصیة اللہ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے بیعت کی کسی امام
سے پھر اوسکے ہاتھ مین اپنا ہاتھ دیا اور اوس سے عہد اور اقرار کیا تو چاہیے کہ جہانتک ہو سکے اوسکی اطاعت کرے اب اگر کوئی
دوسرا امام ہو کر اوس امام سے جھگڑے تو اوسکی گردن مارو عبد الرحمن نے کہا مین نے عبد اللہ سے پوچھا تم نے
یہ سنا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہون نے کہا بیشک میرے کانون نے اسکو سنا اور میری دل نے یاد رکھا ہے
نے کہا یہ تمہارا چچا کا بیٹا معاویہ ہمکو حکم کرتا ہے کہ فلان کام تم کرو اور ہم کریں (یعنے حضرت علی سے لڑین اور بھر کر
حالانکہ امام برحق علی ہین اور معاویہ اون کے بعد کھڑے ہوئے جھگڑنیوالے) عبد اللہ نے کہا اطاعت کرو اون کی جسمین اللہ کی
ہو اور معصیت اون کہنا اونکا اوسبات مین جسمین نافرمانی ہو اللہ کی) عن ابی هریرة عن النبی صلی اللہ علیہ

قال ویل للعرب من شر قد اقترب افلح من کف یدہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خرابی ہے عرب کے اُس فتنہ سے کہ جو نزدیک آیا ہی بہتر ہوگا وہ شخص جو اپنا ہاتھ روکے (شاید یہ فتنہ عثمان اور علی اور معاویہ کی طرف اشارہ ہی)
عن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ زوی لی الارض او قال ان ربی زوی لی الارض فرایت مشارقہا ومغاربہا وان ملک امتی سیبلغ ما زوی لی منہا واعطیت الکنزین الاحمر والابیض وانی سالت ربی لامتی ان لا یہلکہا بسنۃ عامۃ ولا یسلط علیہم عدوا من سوی انفسہم فیستبیح بیضتہم وان ربی قال یا محمد انی اذا قضیت قضاء فانہ لا یرد ولا اہلکہم بسنۃ بعامۃ ولا اسلط علیہم عدوا من انفسہم فیستبیح بعضہم لو اجتمع علیہم من بین اقطارہا او قال باقطارہا حتی یکون بعضہم یہلک بعضا وحتی یکون بعضہم یسبی بعضا وانما اخاف علی امتی الائمۃ المضلین واذا وضع السیف فی امتی لم یرفع عنہا الی یوم القیامۃ ولا تقوم الساعۃ حتی یلحق قبائل من امتی بالمشرکین وحتی تعبد قبائل من امتی الاوثان وانہ سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلہم یزعم انہ نبی وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی ولا تزال طائفۃ من امتی علی الحق قال ابن عیسی ظاہرین ثم اتفقا لا یضرہم من خالفہم حتی یاتی امر اللہ ترجمہ ثوبان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالے نے سمیٹ دیا میرے لیے زمین کو (یعنی مجھ سب زمین دکھلادی یا سب کا علم دیدیا) یا میری رب نے سمیٹا یا میرے لیے زمین کو تو مجھکو دکھلائی گئیں پورب اور پچھم کی جگہیں اور بیشک میری اُمت کی حکومت وہاں تک پہونچیگی جہانتک زمین سمیٹی گئی میرے لیے اور عنایت ہوئی مجھکو دو نوخزانے سرخ اور سفید (اشرفیاں روپے سونا چاندی) میں نے اپنے پروردگار سے عرض کیا کہ میری اُمت کو ایک عام قحط سے ہلاک نہ کرے اور اون پر غیر دشمن کو اتنی قابو نہ دی کہ وہ اونکی جڑ کو مٹادے (یعنی بالکل دین اسلام کو برباد کردی اور مسلمانوں کا نام نہ رکھے) میرے رب نے مجھ سے فرمایا ای محمد میں جبکو کی حکم کرتا ہوں پھر وہ رد نہیں ہوتا میں تیری اُمت کی لوگوں کو ایک عام قحط سے ہلاک نہ کرونگا اور کوئی غیر دشمن جو اون میں سے نہ ہو اون پر ایسا مسلط نہ کرونگا جو اون کی جڑ کو مٹادی اگرچہ اونپر ساری زمین کے کافر حملہ کریں پر یہ ہوگا کہ میری اُمت میں سے آپسمیں ایک دوسرے کو ہلاک کرینگے اور قید کرینگے ف یہ مشین گوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اب تک کہ ۱۲۹۷ سنہ ہجری ہے پوری ہوئی اس مدت میں کافروں نے مسلمانوں پر بارہا حملہ کیا پر بالکل مسلمانوں کو مٹا نہ سکے اسلیئے مسلمان آپسمیں اللہ تعالے کو بھولکر ہی پہانتک کہ آپس کی اتفاقی اور لڑائی سے اب بہت تنزل کے حالت میں حکومت اونکی چراغ سحری ہے کاش اب بھی سمجھیں اور اتفاق اور یکدلی اختیار کریں ف اور اپنی اُمت میں گمراہ کرنیوالے حاکموں سے یا مولویوں سے بہت ڈرتا ہوں ف جو اپنی حکومت یا علم کے زور سے لوگوں کو حق امر سے باز رکھیں اور بری راہ پر لگادیں ہمارے زمانے میں بالکل یہی حال ہے ایک فتنہ عظیم اختلاف اور نااتفاقی کا مولویوں کے گروہ میں سے اٹھ رہا ہے کسی کے بہائے نہیں بہتا اللہ جل جلالہ ہدایت کرے ف اور جب میری اُمت میں تلوار چلائی جاویگی تو قیامت تک اون سے نہ اٹھائی جاویگی اور نہ کھڑی ہوگی قیامت یہانتک کہ ملینگے سب گروہ میری اُمت کے مشرکوں کے ساتھ اور یہانتک کہ میری اُمت کا گروہ بتوں کو پوجینگے اور مقرر حال یہ

عنقریب میری اُمت میں تیس جھوٹے ہوں گے اون میں سے ہر ایک گمان کریگا کہ وہ نبی ہی اور نبیوں کا ختم ہونا ابھی
ہوں ہر کسی پر کوئی نبی نہیں ہے اور ہمیشہ میری اُمت میں ایک جماعت حق پر غالب رہیگی اون کا مخالف اون کو ضرر نہ پہونچا سکیگا یہانتک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم
اوی عن ابی مالک یعنی الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ اجارکم من ثلاث خلال ان یدعو
علیکم نبیکم فتہلکوا جمیعا وان لا یظہر اہل الباطل علی اہل الحق وان لا تجتمعوا علی ضلالۃ ترجمہ ابو مالک اشعری سے روایت ہے
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے تم کو بچا دیا ہے تین باتوں سے ایک تو یہ کہ تمہارا نبی تم پر بددعا کرے پھر تم سب
ہلاک ہو جاؤ ایسا نہ ہوگا دوسری یہ کہ باطل والے حق والوں پر کبھی غالب نہ ہوں گے (تحریر یا تقریر یا تشہیر میں) تیسرے
یہ کہ تم سب گمراہ نہ ہوگے (بلکہ ہمیشہ گمراہوں کو سمجھانے والے یا ہدایت کے راہ پر چلنے والے لوگ تم میں رہیں گے
اگرچہ کتنی ہی گمراہی تم میں پھیلا دے عن عبداللہ بن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال تدور رحی الاسلام بخمس وثلاثین او ست وثلاثین او سبع وثلاثین
فان یہلکوا فسبیل من ہلک وان یقم لہم دینہم یقم لہم سبعین
عاما قال قلت امما بقی او مما مضی ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام کی چکی گھومے گی پینتیس ۳۵ یا چھتیس ۳۶ یا سینتیس
۳۷ برس پھر اگر ہلاک ہوئے تو راہ اون کی راہ اگلوں کی ہے اور اگر قائم اور پورا
ہوگا اون کے لیے دین اون کا تو قائم اور پورا ہوگا اون کے لیے ستر برس راوی
کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا کیا اس زمانے سے جو باقی ہے فرمایا اوس زمانے سے
جو گذر گیا (یعنے ہجرت کے وقت سے حضرت عثمانؓ کی اخیر خلافت تک اتنی ہی
مدت ہوئی ہے جتنی آپ نے ارشاد فرمائی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یتقارب الزمان وینقص العلم وتظہر
الفتن ویلقی الشح ویکثر الہرج قیل یا رسول
اللہ ایۃ ہو قال القتل القتل ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمانہ قریب ہو جاوے گا ف
زمانہ قریب ہو جانے سے قیامت مراد ہے یا دن رات چھوٹے ہو جاویں گے
ف اور علم کم ہو جاوے گا اور فتنے ظاہر ہوں گے اور لوگوں پر
بخیلی چھا جاوے گی ف یعنے خیرات اور زکوٰۃ کے رسم جاتی رہے گی ف
اور ہرج کثرت سے ہوگا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہرج کیا چیز

آپ نے فرمایا کہ قتل عمن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوشک المسلمون ان یحاصروا الی المدینۃ حتی یکون ابعد مسالحھم سلاح ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے وہ زمانہ جب مسلمان گھیر لیے جاوینگے مدینے مین یہانتک کہ سب سے دور اون کی عمل داری سلاح مین ہوگی (سلاح ایک موضع ہے خیبر کے پاس شاید یہ زمانہ دجال کے قریب ہوگا عمن الزھری قال سلاح قریب من خیبر ترجمہ زہری نے کہا سلاح ایک موضع ہے قریب خیبر سے۔ الحمد للہ تمام ہوا پارہ چھبیسوان سنن ابی داؤد کے بتیس پارون مین سے اب شروع ہوتا ہے پارہ ستائیسوان اوس کے فضل اور احسان پر اعتماد کرکے

واللہ الموفق والمعین

ثم الجزء السادس والعشرون ویتلوہ الجزء السابع والعشرون انشاء اللہ تعالیٰ

فہرست پارہ بیست و ششم سنن ابی داؤد علیہ الرحمۃ والغفران

صفحہ	باب
۱۰۳۷	عورتون کے لباس کا بیان
״	یہ جو اللہ نے فرمایا ہے ای نبی کہہ دے اپنی عورتون اور بیٹیون سے اور مسلمانون کی عورتون سے نیچے لٹکا لین اپنے اوپر تھوڑی سے چادرین اوسکا بیان۔
۱۰۳۸	عورت کو اپنے سنگار مین سے کیا کیا کھلا رکھنا درست ہے۔
״	غلام اپنی مالکہ کا سر کھلا ہوا دیکھ سکتا ہے
۱۰۳۹	یہ جو اللہ نے فرمایا کہ عورتون کو

صفحہ	باب
	اپنا سنگار کھولنا رات دن کے آنے جانے والے کمبختون کے سامنے درست ہے اوسکا بیان۔
״	اللہ نے فرمایا مومنہ عورتون سے کہو اپنے نگاہ نیچے رکھین اوسکا بیان
۱۰۴۰	سر پر اوڑھنی لپیٹنے کا بیان
״	باریک کپڑا عورتونکو پہنانا درست ہے
۱۰۴۱	عورت ازار کو کتنا لٹکا دے۔
״	مردہ جانور کی کھال کا بیان۔
۱۰۴۲	جن لوگون کے نزدیک مردہ کی کھال دباغت سے پاک نہین ہوتی انکی دلیل

صفحہ	باب
۱۰۴۳	چیتوں کی کھال کا بیان
۱۰۴۴	جزا پہلے کا بیان
۱۰۴۵	بچھونے کا بیان ریشم سونے کی تار کا
۱۰۴۶	رنگین اور نقشی پردے ٹکانیکا بیان
۱۰۴۷	جس کپڑے میں تصویر کی صورت بنی ہو۔
۱۰۴۸	تصویروں کا بیان۔
۱۰۵۰	خوشبو لگانا سنت ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی۔
"	باتوں کو درست رکھنا بہتر ہے پریشان رکھنا۔
۱۰۵۱	عورتوں کو مصنوعی لگانا کیسا ہے
"	دوسری سر کے بال اپنے سر میں جوڑنا کیسا ہے۔
۱۰۵۳	خوشبو کوئی تحفہ دے تو پھیرنا چاہیے
"	کوئی عورت باہر جانیکیواسطے خوشبو کا استعمال کرے تو کیسا ہے۔
"	زعفران مردوں کو لگانا کیسا ہے
۱۰۵۵	بال کہاں تک رکھنا چاہیے
"	مانگ نکالنے کا بیان یعنی مسلمان کو مانگ نکالنا
۱۰۵۶	بالوں کو سنوارنا خوب ہے۔
"	قرآن سر کے بال گوندھ دیوے تو کیسا ہے۔

صفحہ	باب
۱۰۵۶	ترکوں کا سر منڈانا کیسا ہے
۱۰۵۷	ترکوں کی زلفیں رکھنا کیسا ہے۔
"	ترکوں کے زلفوں میں رخصت کا بیان
"	مونچھیں کترنے کا بیان
۱۰۵۸	تشنیہ بال داڑھی سے اوکھاڑنا جہاں نہیں۔
۱۰۵۹	خضاب کا بیان ..... کس رنگ کا خضاب درست ہے اور کونسا نادرست ہے)
۱۰۶۰	زرد رنگ کے ساتھ خضاب کرنیکا بیان۔
"	سیاہ رنگ سے خضاب کرنیکا بیان۔
۱۰۶۱	ہاتھی دانت کو استعمال میں لانا درست ہے یا نہیں اگر ہو تو کتاب الکوشی پہنیکی اندر دیکھو۔
۱۰۶۲	انگوٹھی نہ پہننا بہتر ہے
۱۰۶۳	سونے کی انگوٹھی پہننا مرد کو درست نہیں ہے
"	لوہے کی انگوٹھی پہننا درست نہیں ہے)
۱۰۶۴	انگشتری داہنے ہاتھ میں پہنے یا بائیں ہاتھ میں
۱۰۶۵	پاؤں میں گھونگرو پہننا جو آواز دیں کیسا ہے
"	سونے سے دانت بندھوانا یا ناک جوڑنا درست ہے)
"	عورتوں کو سونا پہننا کیسا ہے)
۱۰۶۷	کتاب بیان میں فتنوں کے جنکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشین گوئی کی

ختم تمام

الجزء السابع والعشرون

پارہ ستائیسوان

باب النهی عن السعی فی الفتنة فساد اور غدر مین کوشش کرنا منع ہے (بلکہ خاموش رہنا چاہیے) عن ابی بکرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انها ستکون فتنة یکون المضطجع فیها خیرا من الجالس والجالس خیرا من القائم والقائم خیرا من الماشی والماشی خیرا من الساعی قال یا رسول الله ما تامرنی قال کانت له ابل فلیلحق بابله ومن کانت له غنم فلیلحق بغنمه ومن کانت له ارض فلیلحق بارضه قال فمن لم یکن له شیء من ذلک فلیعمد الی سیفه فلیضرب بحده علی حرة ثم لینج اما استطاع النجاء ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب ہوگا کہ ایک ایسا فتنہ ہوگا اوسمین لیٹا شخص بیٹھی سے بہتر ہوگا اور بیٹھا ہوا کھڑی ہوئے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہوا چلنیوالے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا تو عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے اوسوقت کیا حکم کرتے ہین آپ نے فرمایا جسکے پاس اونٹ ہو تو چاہیے کہ وہ اپنے اونٹ مین جا ملے اور جسکی بکری ہو تو وہ اپنی بکری سے جا ملے اور جسکے پاس کچھ زمین ہو تو وہ اپنی زمین ہی مین جا بیٹھے (یعنی جو فتنہ کے جگہہ سے دور ہو) پھر اسکے بعد آپ نے فرمایا جسکے پاس ان چیزون مین سے کچھ بھی نہ ہووے تو اوسکو چاہیے کہ اپنی تلوار پر سیکر اوسکی دھار ایک پتھر سے مار کر کند کر ڈالے (یعنی وہ قابل لڑنیکے نہ رہے) پھر جلدی کرے فسادیون سے نکلجانے مین (مراد فساد سے وہ فتنہ ہی جو مسلمانون مین باہم واقع ہو اوس سے الگ ہی رہنا بہتر اور خوب ہے) عن سعد بن ابی وقاص عن النبی صلی الله علیه وسلم فی هذا الحدیث قال فقلت یا رسول الله ارایت ان دخل علی بیتی وبسط یده لیقتلنی قال فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم کن کابنی آدم وتلا این یدلئن بسطت الی یدک الآیة ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی بھی حدیث جو اوپر گزری اتنا زیادہ ہی مین نے کہا یا رسول اللہ اگر (ایسے فتنے اور فساد مین) کوئی شخص (جو مسلمان ہو) میرے گھر مین گھس آوے اور ہاتھہ اوٹھاوے میری قتل کو تو مین کیا کرون آپ نے فرمایا تو آدم کے بیٹے (ہابیل) کی طرح ہو جا آپ نے یہ آیت پڑھی لئن بسطت الی یدک لتقتلنی الآیة (یعنے جیسا ہابیل نے قابیل کے جواب مین کہا تہا کہ اگر تو میری مارنے کے لیے ہاتھہ اوٹھاویگا مین اپنا ہاتھہ تیرے مارنیکے لیے نہ اوٹھاؤنگا مین ڈرتا ہون اللہ سے جو مالک ہی ساری جہان کا اسی طرح تو بھی اوس فسادی سے کھڑا ہو کر قتل ہو جا پر مسلمان کو قتل نکر) عن ابن مسعود قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول فذکر بعض حدیث ابی بکرة قال قتلاهما کلاهما فی النار قال فیه قلت متی ذلک یا ابن مسعود قال تلک ایام الهرج حیث لا یامن

الرجل جليسه فقلت لما تامرني ان ادرکني ذلک الزمان قال تکف لسانک ویدک وتکون حلسا
من احلاس بيتک فلما قتل عثمان طار قلبي مطارة فرکبت حتی اتيت دمشق فلقيت خريم بن فاتک
فحدثته فحلف بالله الذي لا اله الا هو لسمعه من رسول الله صلی الله عليه وسلم کما حدثتنيه ابن
مسعود ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے بھی ایسی ہی روایت ہے جیسی ابوبکرہ نے روایت کی اتنا زیادہ ہے کہ اوس وقت میں جو
لوگ مارے جاوینگے وہ جہنم میں جاوینگے راوی نے ابن مسعود سے پوچھا فتنہ کب ہوگا انہوں نے کہا یہ تو زمانہ ہے جب
مسلمانوں میں) قتل شروع ہوگا اسطرح سے کہ کسی کو اپنے ساتھی اور رفیق پر بھروسا نہ ہوگا میں نے کہا اگر اوس زمانے
میں میں ہوں تو کیا کروں انہوں نے کہا اپنی زبان اور ہاتھ کو روکے اور مثل کھل کے ہو جا جیسی وہ کمل تیرے گھر میں پڑے
ہیں رہنے کمل جسکو حس و حرکت خود نہیں بلکہ جاروب اسیطرح اوس زمانے میں تو بھی ہو جا کسی طرف شریک نہ ہو بلکہ اپنے
گھر میں پڑا رہ) جب حضرت عثمان قتل کیے گئے تو میرے دل میں دفعتاً خیال گزرا شاید یہ وہی فتنہ ہو جسکو ابن مسعود نے
قتل کیا تھا) تو میں سوار ہو کر دمشق میں آیا وہاں خریم بن فاتک سے ملا اوسنے بیان کیا انہوں نے قسم کھائی اوس اللہ کے
جسکے سوا کوئی معبود سچا نہیں ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا پھر بیان کیا اوسی طرح حدیث کو جسطرح ابن مسعود نے
بیان کیا تھا ف یہ حدیث دلیل ہے اوس فرقے کی جو کہتا ہے کہ مسلمانوں میں آپسمیں جب لڑائی ہو تو کسی کو شریک نہ ہونا
چاہیے بلکہ دونوں سے احتراز کرنا چاہیے مگر جمہور صحابہ و تابعین کے نزدیک جو فرقہ حق پر ہو اور سچے امام کا تابع ہو اوس کا
ساتھ دینا چاہیے اور جو لوگ باغی ہوں اور سرکش اور حق کے مخالف اون سے جنگ کرنا چاہیے دلیل اسپر قول ہے اللہ تعالیٰ کا
وان طائفتان من المؤمنين اقتتلوا فاصلحوا بينهما فان بغت احداهما على الاخرى فقاتلوا التي
تبغي حتى تفيء الى امر الله یعنے جب دو گروہ مسلمانوں کے آپس میں لڑیں تو (جہانتک ہو سکے) اون میں صلح کراؤ اگر ایک گروہ
کسی طرح زیادتی کرے (اور شرع کی خلاف چلے اور لڑنے پر مستعد ہو) تو اوس گروہ سے لڑو یہانتک کہ آجاوے وہ اللہ
کے حکم پر اور یہی حکم شرع کا اسی بنا پر حضرت علی رض نے باغیوں کا مقابلہ اور مقاتلہ کیا اور اکثر صحابہ اور تابعین آپکے شریک
رہے اور یہ حدیث محمول ہے اوس صورت پر جب دونوں فریق کسی دنیا کی بات پر لڑیں اور کسی کے ساتھ امام برحق نہ ہو اوس وقت بیشک سکوت
اور علحدگی لازم ہے جب بھی فہمایش اور اصلاح لازم ہے تاکہ وہ آپسمیں لڑنے کا ارادہ موقوف کریں اور جو اللہ کا حکم ہے اوس کے
مطابق اپنے جھگڑے کا فیصلہ کر لیویں عن ابی موسی الاشعری قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم ان
بين يدي الساعة فتنا كقطع الليل المظلم يصبح الرجل فيها مؤمنا ويمسي كافرا ويمسي مؤمنا ويصبح
كافرا القاعد فيها خير من القائم والماشي فيها خير من الساعي فكسروا قسيكم وقطعوا اوتاركم و
اضربوا سيوفكم بالحجارة فان دخل على احد منكم فليكن كخير ابني آدم ترجمہ ابوموسیٰ اشعری سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت سے پہلے ایسے فساد ہیں جیسی اندھیری رات کی تاریکی کے ساتھ تین کہ ایک

زیادہ اندھیری اور تاریک ہے) اون فتنون مین آدمی صبح کو ایمان دار ہوگا تو شام کو کافر ہوگا اور جو شام کو مومن ہوگا
تو صبح کو کافر ہوگا کہڑے ہوئے شخص سے بیٹھنے والا اچھا ہوگا اوس زمانہ مین اور دوڑنے والے سے چلنے والا بہتر ہوگا ستم
اون فتنون مین اپنے کمانون کو توڑ ڈالو اور کمانون کی زہ کو بھی کاٹ دو اور اپنے تلوارون کے بارہ کو پتھر سے گڑدو
پھر اگر کسپر بھی کوئی شخص تم مین سے کسی پر چڑہ آوے تو چاہیے کہ آدم کی بیٹون مین جو اچھا تھا اوسی کا مدرج ہو جاوے
ف یعنے جیسا کہ ہابیل کو قابیل نے جب قتل کا ارادہ کیا تو ہابیل نے کہا کہ مین اپنا ہاتھ تجھ پر نہین چلاتا تو تم بھی مثل ہابیل کے
ہاتھ مت چلاؤ اور مقابلہ مت کرو عن عبد الرحمن قال کنت اخذا بید ابن عمر فی طریق من طرق المدینۃ
اذا انا علی راس منصوب فقال شقی قاتل هذا فلما مضی قال وما اری هذا الا قد شقی سمعت رسول الله
صلی الله علیه وسلم یقول من مشی الی رجل من امتی لیقتله فلیقل هکذا فالقاتل فی النار والمقتول
فی الجنة ترجمہ عبد الرحمن سے روایت ہے کہ مین عبد اللہ بن عمر کا ہاتھ پکڑے ہوئے ہتا مدینہ کی راستون مین سے ایک راستہ
مین ناگاہ ایک سر کو دیکہا جو ٹنگ رہا تہا تو انہون نے کہا شقی ہے وہ شخص جسنے قتل کیا اسکو جب آگے نکل گئی تو کہا مین تجہ اوسکو
شقی جانتا ہون مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے جو شخص میری اُمت مین سے کسی کو قتل کرے ناحق
خلاف شرع کے تو قتل کرنیوالا جہنم مین جاویگا اور جو قتل کیا گیا وہ جنت مین جاویگا ف اللہ جل جلالہ نے فرمایا۔
من قتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جهنم خالدا فیها وغضب الله علیه ولعنه واعد له عذابا
عظیما جو شخص قتل کرے کسی مومن کو جان بوجہکر تو اوس کا بدلہ جہنم ہی ہمیشہ رہیگا وہ اوس مین اور غضب ہوا اللہ اوس پر
اور لعنت کی اور تیار کیا اوسکے واسطے بہت بڑا عذاب معاذ اللہ عن ابی ذر قال قال لی رسول الله صلی الله علیه
وسلم یا ابا ذر قلت لبیک یا رسول الله وسعدیک فذکر الحدیث قال فیه کیف انت اذا صاب الناس
موت یکون البیت فیه بالوصیف یعنی القبر قلت الله ورسوله اعلم او قال ما خار الله لی ورسوله قال علیک
بالصبر او قال تصبر ثم قال لی یا ابا ذر قلت لبیک وسعدیک قال کیف انت اذا رایت حجارة الزیت
قد غرقت بالدم قلت ما خار الله لی ورسوله قال علیک بمن انت منه قال فقلت یا رسول الله افلا اخذ سیفی
واضعه علی عاتقی قال شارکت القوم اذا قال قلت فما تامرنی قال تلزم بیتک قال قلت فان دخل علی بیتی قال
فان خشیت ان یبهرک شعاع السیف فالق ثوبک علی وجهک یبوء باثمک واثمه ترجمہ ابو ذر سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہسے فرمایا اے ابو ذر عرض کیا مین نے حاضر ہون یا رسول اللہ اور موجود ہون آپکا ارشاد بجا لانے
کو لیے پھر بیان کیا حدیث کو آپ نے فرمایا اے ابو ذر اوسوقت تیرا کیا حال ہوگا جب (مدینہ مین) لوگ اتنی مرینگے کہ گھر ایک غلام
کے بدلے مین بکیگا (گھر سے مراد قبر ہے یعنے مردون کثرت سے قبر کی جگہہ نہ ملے گی ایک قبر کی جگہہ کے لیے ایک غلام دینگے یا قبر کھودنے
کے لیے ایک غلام کی قیمت دینگے یا گھر اتنے خالی ہونگے کہ ایک غلام کے بدلے مین ایک گھر آجاویگا) مین نے کہا اللہ اور رسول خوب جانتے

امین یا جو حکم کریں آپ نے فرمایا تو صبر کیجیو پھر فرمایا اسی آباد زمین نے کہا حاضر ہوں اور موجود ہوں آپکی خدمت میں آپ نے فرمایا تیرا کیا حال ہوگا جب تو احجار الزیت (ایک جگہ ہے) (مدینہ میں) کو خون میں ڈوبا ہوا دیکھے میں نے کہا جو اللہ اور رسول حکم کریں اسے نے فرمایا جہاں کا ہے وہیں جا (یعنی اپنے گھر بار میں چلا جا یا سچی امام کی بیعت کر) امین نے کہا یا رسول اللہ میں اپنی تلوار نہ لوں اور گندھی پر رکھوں آپ نے فرمایا واہ پھر تو تو انکا شریک ہوگیا میں نے کہا پھر کیا ارشاد ہے آپ نے فرمایا اپنے گھر میں بیٹھ رہ میں نے کہا اگر گھر میں وہ گھس آوے آپ نے فرمایا پھر اگر تلوار کی چمک سے سہم جاوے تو اپنا کپڑا اپنے منہ پر ڈال لے (اور قتل ہو جا) وہ تیرا اور اپنا دونوں گناہ سمیٹ لیگا ف یہ خبر ہے واقعہ حرہ کی جو ۶۳ھ ہجری میں ہوا حضرت امام حسین رض کی شہادت کے بعد یزید نے اپنا لشکر مدینہ منورہ کو بھیجا اور حرم محترم کا کچھ خیال نہ کیا نہ مسجد نبوی کا اس واقعہ میں بہت سے اہل مدینہ قتل ہوئے اور کئی روز تک مسجد نبوی میں نماز نہیں ہوئی اسی سال یزید علیہ لعنۃ کا انتقال ہوا **عن** ابی موسی یقول قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان بین ایدیکم فتنا کقطع اللیل المظلم یصبح الرجل فیہا مؤمنا ویمسی کافرا ویمسی مؤمنا ویصبح کافرا القاعد فیہا خیر من القائم والقائم فیہا خیر من الماشی والماشی فیہا خیر من الساعی قالوا فما تامرنا قال کونوا احلاس بیوتکم ترجمہ ابو موسے سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے سامنے فساد ہونیوالے ہیں جیسے اندھیری رات کی تاریکی کے ٹکڑے ان فتنوں میں صبح کو آدمی مومن ہوگا تو شام کو کافر ہوگا اور شام کو مومن ہوگا تو صبح کو کافر ہوگا اور کھڑے چلتے شخص سے بیٹھا ہوا بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والی سے بہتر ہوگا صحابہ نے عرض کیا کہ پھر ہمارے لیے آپ کیا فرماتے ہیں آپنے فرمایا کہ تم اپنے گھروں کی فرش ہو جاؤ (ٹاٹ یا بوریا یا کمل جسکو بالکل حس و حرکت نہیں ہوتی) **عن** المقداد بن الاسود قال ایم اللہ لقد سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان السعید لمن جنب الفتن ان السعید لمن جنب الفتن ان السعید لمن جنب الفتن ولمن ابتلی فصبر فواھا ترجمہ مقداد بن اسود سے روایت ہے وہ قسم کھا کے کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے نیک بخت وہی ہے جو فتنوں سے دور رہا نیک بخت وہی ہے جو فتنوں سے دور رہا اور جو اوسمیں مبتلا ہوا اور صبر کیا تو اوس کے لیے خوبی ہے یا اوسکا کیا کہنا (یعنی یہ تو بہت مشکل کام ہے کہ فتنہ میں مبتلا ہو کر صبر کرے) **باب** فی کف اللسان زبان کو روکنا فتنہ میں **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ستکون فتنۃ صماء بکماء عمیاء من اشرف لھا استشرفت لہ وان اشراف اللسان فیھا کوقوع السیف ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب فتنہ پیدا ہوگا بہرہ گونگا اندھا پھر جو کوئی اوسکو دیکھیگا تو وہ فتنہ اوسکو نزدیک ہوگا اور زبان درازی اوسمیں تلوار چلانا ہے ف فتنہ بہرہ ہوگا یعنی حق بات اوسمیں نہ سنی جاویگی گونگا ہوگا یعنے حق بات اوسمیں نہ بولی جاویگی اندھا ہوگا حق و باطل کے تمیز نہ ہوگی **عن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انھا ستکون فتنۃ تستنظف العرب قتلاھا فی النار اللسان فیھا اشد من وقع السیف ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے کہ ایک ایسا فساد ہوگا کہ وہ عرب کو گھیر لیگا جو لوگ اوسمیں مارے جاویں

ف القاعد فیھا خیر من القائم والقائم فیھا خیر

ف فتنوں سے دور رہنا

وہ جہنم میں جاوینگے اوسمیں زبان درازی کرنا تلوار چلانے سے بھی زیادہ ہے (یعنے ناحق بولنا اور فتنہ کو بڑہانا) عن عبد
القدوس قال زیاد سیمین گوش اس حدیث کے اسناد میں ایک شخص ہے جسکو زیاد سیمین گوش کہتے تھے اوسکو کان
سفید تھے، باب ما یرخص فیہ من البداوۃ فی الفتنۃ جب مسلمانوں میں کوئی فتنہ ہو تو جنگل میں چلا جانا درست ہے
عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوشک ان یکون خیر مال المسلم
غنما یتبع بہا شعف الجبال ومواقع القطر یفر بدینہ من الفتن ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب ہے کہ مسلمان کا بہتر مال بکریاں ہونگی جنکے پیچھے پھرینگا چرانے کو پہاڑ کے چوٹیوں
اور پانی برسنے کی جگہ اور پھر فساد دین کے سبب سے اپنا دین بچا لیگا ف یعنے فساد کے وقت میں گوشہ گیری بہتر ہے
کیونکہ لوگوں کو ملنے سے اوس وقت میں ایمان سلامت نہیں رہتا ہے باب فی النہی عن القتال
فی الفتنۃ فتنہ میں لڑائی کی ممانعت عن احنف بن قیس قال خرجت وانا ارید نصرہ فلقینی
ابو بکرۃ فقال ارجع فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا تواجہ المسلمان بسیفیہما
فالقاتل والمقتول فی النار قال یا رسول اللہ ہذا القاتل فما بال المقتول قال انہ اراد قتل صاحبہ ترجمہ
احنف بن قیس سے روایت ہے میں نکلا لڑائی کیلئے اوسکی مدد کرنے کو (یعنے علی کے ساتھ ہو کر معاویہ سے) مجھکو راہ میں ابو بکرہ
ملے انہوں نے کہا لوٹ جا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے دو مسلمان اپنی تلواریں لیکر آپس میں
دوسرے کو مارنے اولیں تو قاتل اور مقتول دونو جہنم میں جاوینگے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ تو قاتل تو جہنم میں جاویگا
مگر مقتول کیوں جاویگا آپنے فرمایا اسواسطے کہ وہ اپنی ساتھی کو قتل کرنے لیے اوٹھا تھا (اور اوس کے مارڈالنے کا ارادہ کر چکا تھا
پھر وہی مارا گیا اسلیے جہنم سے نجات نہ ہوگی معاذ اللہ) باب فی تعظیم قتل المؤمن مومن کو قتل کرنا کتنا بڑا
گناہ ہے عن خالد بن دہقان قال کنا فی غزوۃ القسطنطینیۃ بذلقیۃ فاقبل رجل من اہل
فلسطین من اشرافہم وخیارہم یعرفون ذلک لہ یقال لہ ہانی بن کلثوم بن تریک الکنانی
دنسلم علی عبد اللہ بن ابی زکریا وکان یعرف لہ حقہ قال لنا خالد فحدثنا عبد اللہ بن ابی زکریا قال سمعت
ام الدرداء تقول سمعت ابا الدرداء یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول کل ذنب عسی اللہ
ان یغفرہ الا من مات مشرکا او مؤمن قتل مؤمنا متعمدا فقال ہانی بن کلثوم سمعت محمود بن الربیع یحدث
عن عبادۃ بن الصامت انہ سمعہ یحدث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من قتل مؤمنا فاعتبط
بقتلہ لم یقبل اللہ منہ صرفا ولا عدلا قال لنا خالد ثم حدثنی ابن ابی زکریا عن ام الدرداء عن ابی
الدرداء ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یزال المؤمن معنقا صالحا ما لم یصب دما حراما فاذا
اصاب دما حراما بلح وحدثہا بن کلثوم عن محمود بن الربیع عن عبادۃ بن الصامت عن رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ ف ۲ ترجمہ خالد بن دہقان سے روایت ہی ہم قسطنطنیہ (جو پایہ تخت ہی روم کا اور اُس نے
بن نصرانیون کے تصرف مین تہا) کے لڑائی مین ہتی ذلقیہ (یا یا ذقیہ دونو مقام کے نام ہین) (اُنتی مین ایک شخص قسطین (جو
ایک ولایت ہی شام مین) کا رہنے والا دہان کے اشراف و عمائد مین ہی آیا لوگ اوس کے مرتبے کو جانتے تھے اور سکا نام مانسی بن کنشور
بن شرکا کنانی تہا اوس نے سلام کیا عبد اللہ بن ابی زکریا کو وہ بھی اوسکے درجہ کو جانتے تھے پھر حدیث بیان کی ہم سے
عبد اللہ بن ابی زکریا نے کہ سنا مین نے ام الدرداء سے وہ کہتی تہین سنا مین نے ابو الدرداء سے کہتے تہے سنا مین نے
رسول اللہ صلعم سے آپ فرماتے تھے ہر گناہ کی امید ہی کہ اللہ سکو بخشدی مگر جو شرک کی حالت مین مرجاوے یا مسلمان مسلمان کو
قصداً قتل کرے ف مسلمان کو قصداً ناحق قتل کرنا قریب شرک کے ہے جسکو اللہ نے شرک بیان کی ہر وہی مسلمان
کے قتل مین ہے کچھ فرق نہین ہی جیسے مسلمان کو شرک سے بچانا چاہیے ویسی ہی مسلمان کو قتل سے بچانا لازم ہی ف
مانسی بن کلثوم نے کہا مین نے محمود بن ربیع سے سنا انہون نے عبادہ بن صامت سے سنا انہون نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص مومن کو ناحق قتل کرے ف بغیر کسی حق شرعی کے جیسے قصاص یا زنا ہی محصنہ یا
قتل کرے ہی اوسکو قتل مین خوشی اور دلجمعی کے ساتہہ یہ سمجہکر کہ مین ہدایت پر ہون ت تو اللہ جل جلالہ اوسکا کوئی عمل قبول
نہ کریگا نہ فرض نہ نفل (یا اوسکی توبہ قبول نہ کریگا) پھر ابن ابی زکریا نے حدیث بیان کی ام درداء سے انہون نے ابو الدرداء سے
انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ہمیشہ مومن سبکدوش اور بے فکر اور صالح رہتا ہی جبتک ناحق
خون نہ کرے جب ناحق خون کرتا ہی تو بوجہل اور سست ہوجاتا ہی ف پھر اوس سے نیکیان سرزد نہین ہوتین بلکہ ایمان تک بھی
جاتا رہتا ہی یہانتک کہ گناہ کرنی کرتی اوسکا خاتمہ بھی برا ہوتا ہے اور وہ ابد الاباد کے لیے دوزخی اور جہنمی ہوجاتا ہی معاذ اللہ
خون ناحق ایسا بڑا گناہ ہے علی الخصوص اپنے بہائی مسلمان کا قتل کرنا وہ تو کبیرہ الکبائر ہی عن خالد بن دہقان

سالت یحیی بن یحیی الغسانی عن قولہ اعتبط بقتلہ قال الذین یقاتلون فی الفتنۃ فیقتل احدہم فیری
انہ علی ھدی لا یستغفر اللہ یعنی من ذلک ترجمہ خالد بن دہقان سے روایت ہی مین نے یحیی بن یحیی غسانی سے
پوچہا اعتبط بقتلہ (جو اوپر کی حدیث مین ہی) اوسکے کیا معنے ہین اُنہون نے کہا مراد وہ لوگ ہین جو فتنے مین قتل کرتے ہین
ایکدوسرے کو یہہ سمجہکر کہ ہم ہدایت پر ہین پہر اوس قتل سے توبہ اور استغفار بہی نہین کرتے (کیونکہ وہ تو اپنی دانست مین
اوس قتل کو بہتر اور موافق شرع کے سمجہتا ہی) عن خارجۃ بن زید قال سمعت زید بن ثابت فی ھذا المکان

یقول انزلت ھذہ الایۃ ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزآءہ جھنم خالدا فیھا بعد التی فی الفرقان و
الذین لا یدعون مع اللہ الھا اٰخر ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق بستۃ اشھر ترجمہ خارجہ بن
زید سے روایت ہی ان زید بن ثابت سے سنا وہ کہتے تہے یہ آیت ومن یقتل مؤمنا متعمدا الآیۃ اوس آیت کے بعد اتری
ہی جو سورہ فرقان مین ہے والذین لا یدعون مع اللہ الھا اٰخر ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق ف اس سے

کوئی تو جیہ نہین کرسکتا کہ مومن کا قتل کرنیوالا سوا قصاص یا زنا کے کسی صورت سے بخشا جا سکتا ہو - سورۂ فرقان
مین اللہ نے ناحق خون کو شرک کے بعد بیان فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ بعد شرک کے سب گناہون سے ناحق خون بڑا گناہ ہی
عن سعید بن جبیر قال سالت ابن عباس فقال لما نزلت التی فی الفرقان والذین لا یدعون مع اللہ الٰھا
الخر ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق قال مشرکوا اھل مکۃ قد قتلنا النفس التی حرم اللہ ودعونا مع اللہ
الٰھا الخر واتینا الفواحش فانزل اللہ الا من تاب وامن وعمل عملا صالحا فاولئک یبدل اللہ سیاتھم حسنات
فھذہ لاولئک قال واما التی فی النساء ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جھنم الایۃ قال الرجل اذا عرف
شرائع الاسلام ثم قتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جھنم لا توبۃ لہ فذکرت ھذا لمجاھد فقال الا من ندم
ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہی مین نے ابن عباس سے پوچھا انہون نے کہا یہ جو آیت سورۂ فرقان مین ہی والذین لا یدعون
مع اللہ الٰھا آخر ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق یہ اوس وقت اوتری ہی جب مکے کے مشرکین نے کہا ہم نے تو قتل کیا ہی
اوس جان کو جسکا مارنا اللہ نے حرام کیا اور ہم نے سوا خدا کے اور معبودون کو پکارا ہی پھر ہم کو ایمان لانے سے کیا فائدہ ہوگا اور جنت
کیونکر ملیگی کیونکہ اللہ تعالی جنت منہا خاص کرتا ہی اون لوگون کے جنہون نے یہ کام نہین کیی تب اللہ تعالی نے یہ آیت اوتاری
الا من تاب وامن وعمل عملا صالحا فاولئک یبدل اللہ سیاتھم حسنات یعنی جس شخص نے یہ کام کفر کی حالت مین کیی پھر اوس نے
توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک کام کیی تو اللہ اوس کے برائیونکو نیکیون سے بدل دیگا لیکن وہ آیت جو سورۂ نسا مین ہی ومن یقتل مؤمنا متعمدا
الخر یہ تو اوس شخص کے شان مین ہی جو مسلمان ہوا در شریعت کو جانتا ہو پا وجود اسکے کسی مؤمن کو قصدا قتل کرے اوسکا بدلہ
جہنم ہے اولا اوسکی توبہ بھی قبول نہ ہوگی سعید نے کہا مین نے یہ مجاہد سے بیان کیا انہون نے کہا اگر شرمندہ ہوا اور دل سے توبہ
کری تو قبول ہوجاویگی **ف** جمہور علما کا یہی مذہب ہی مگر ظاہر آیت ابن عباس کے قول کو مؤید ہی معاذ اللہ مسلمان کا قتل کرنا
بڑا گناہ ہے **عن** ابن عباس فی ھذہ القصۃ فی الذین لا یدعون مع اللہ الٰھا اھل الشرک قال ونزل
یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسھم ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی والذین لا یدعون مع اللہ الٰھا آخر سے مراد وہ لوگ
ہین جنھون نے شرک کیا تہا اور شرک کی حالت مین انہون نے خون ناحق بھی کیا تہا اوسکا گناہ ایمان لانے سے اور توبہ کرنے سے معاف ہوجاویگا
بدلیل یا عبادی الذین اسرفوا **عن** ابن عباس قال ومن یقتل مؤمنا متعمدا ما نسخھا شیئ ترجمہ ابن عباس سے
روایت ہی ومن یقتل مؤمنا متعمدا اس آیت کو کسی آیت نے منسوخ نہین کیا پس اوسکا حکم باقی ہی **عن** ابی جلز وقولہ
ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جھنم قال ھی جزاؤہ فان شاء اللہ ان یتجاوز عنہ فعل ترجمہ ابو جلز
سے روایت ہی ومن یقتل مؤمنا متعمدا مین کہ جو شخص مومن کو جان بوجھکر قتل کری بدلا تو اوسکا یہی ہی جو اللہ نے فرمایا کہ وہ جہنم
مین جانیکا ہے اور غضب اور لعنت ہوگی لیکن اللہ کو اختیار ہے اگر چاہے تو اوسکو معاف کردیگا **ف** ما مر فی القتل
قتل ہوجانے کے بعد پھر مغفرت کی ہی **عن** سعید بن زید قال کنا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر فتنۃ

فضلوا من ما قتلنا وقالوا یا رسول اللہ ثم یرد کثیرا منا فتھلکنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلا والذی
یحسبکم القتل قال سعید قرأیت اخوانی قتلوا ترجمہ سعید بن زید سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے
آپ نے ایک فتنہ کا بیان کیا اور ذکر کیا اوسکی بڑائی اور شدت کا ہم نے کہا یا رسول اللہ اگر وہ فتنہ ہمارے وقت میں ہو تو ہم کو
تباہ کر دیگا (یعنے آخرت ہماری برباد ہوگی) آپ نے فرمایا نہیں کافی ہوجاویگا تمھارا قتل ہونا (یعنے دس فتنے سے تم کو تنبیہ ہی
سزا لیگی کہ قتل ہوجاؤ گے پھر مغفرت کی امید ہے) سعید نے کہا میں نے اپنے بھائیوں کو دیکھا قتل ہوگئے (جمل اور صفین وغیرہ میں)

آخر کتاب الفتن

تمام ہوئی کتاب فتنوں کی اسد جل جلالہ کی مدد اور اعانت اور توفیق سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اول کتاب المھدی

شروع ہوئی کتاب مہدی کے بیان میں (نسخہ دہلی میں مہدی کے بعد ملاحم ہے یعنے لڑائیوں کا بیان) عن
جابر بن سمرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یزال ھذا الدین قائما حتی یکون علیکم
اثنا عشر خلیفۃ کلھم تجتمع علیہ الامۃ فسمعت کلاما من النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم افھمہ قلت لابی ما یقول
قال کلھم من قریش ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ دین ہمیشہ
قائم رہیگا جبتک تم پر بارہ خلیفہ ہون گے ہر ایک پر اون میں سے امت اتفاق کرے گی پھر آپ نے کچھ فرمایا جو میں نہیں سمجھا جابر نے
کہا میں نے اپنے باپ سے پوچھا وہ کیا تھا انہون نے کہا آپ نے فرمایا یہ سب خلیفہ قریش میں سے ہونگے ف ظاہر یہ حدیث
مشکل ہوگئی ہے علماء پر کیونکہ چار ہی خلیفہ ایسے گذرے جن سے دین قائم ہوا اور کل یا اکثر امت نے اون پر اتفاق کیا باقی خلفاء بنی امیہ تو ظالم اور جابر تھے (اگرچہ لکا دکا اون میں بھی عادل اور متبع شرع تھا) عن جابر بن سمرۃ قال سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یزال ھذا الدین عزیزا الی اثنی عشر خلیفۃ قال کبر الناس وضجوا
ثم قال کلمۃ خفیفۃ قلت لابی یا ابت ما قال قال کلھم من قریش ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے میں نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے یہ دین عزت سے رہیگا بارہ خلیفون تک لوگون نے یہ سنکر تکبیر کہی اور چلاہٹ مچائی پھر آپ نے
آہستہ سے کچھ فرمایا میں نے اپنے باپ سے پوچھا کیا فرمایا انہون نے کہا آپ نے یہ فرمایا وہ سب قریش میں سے ہونگے (یہ حدیث بھی ظاہر
مشکل ہے) عن جابر بن سمرۃ بھذا الحدیث زاد فلما رجع الی منزلہ اتتہ قریش فقالوا لتکونن
ماذا قال ثم یکون الھرج ترجمہ جابر بن سمرہ سے یہی روایت ہے جو گذری اتنا زیادہ ہے کہ پھر آپ اپنے مکان کو لوٹے اور قریش
آپ پاس قریش کے لوگ آئے اور عرض کیا کہ اسکے بعد پھر کیا ہوگا آپ نے فرمایا پھر قتل ہوگا (یعنے آپس میں خون اور فساد کا بازار
گرم ہوجاویگا) عن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لو لم یبق من الدنیا الا یوم قال زائدۃ لطول اللہ
ذلک الیوم حتی یبعث فیہ رجل منی او من اھل بیتی یواطئ اسمہ اسمی واسم ابیہ اسم ابی قال زائدۃ فحدثت

فتملأ الارض قسطا وعدلا كما ملئت ظلما وجورا وقال فى حديث سفيان لا تذهب او لا
تنقضى الدنيا حتى يملك العرب رجل من اهل بيتى يواطئ اسمه اسمى قال ابو داؤد لفظ عمرو ابن بكر
بمعنى سفيان ترجمہ عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر دنیا کا ایک دن بھی باقی رہ جائیگا
تو اللہ تعالیٰ اوس دن کو اتنا لمبا کر دیگا کہ اوسمیں ایک شخص مجھ سے یا میرے اہل بیت میں سے اسطرح کا اوٹھاویگا کہ اوسکا نام میرا نام
ہوگا اور میرے باپ کا نام اوسکی باپ کا نام ہوگا (فطر کی روایت میں اتنا زیادہ ہے) وہ عدل اور انصاف سے زمین کو
بھر دیگا جیسا کہ وہ ظلم و ستم سے بھر گئی تھی (سفیان کی روایت میں ہے) دنیا آخر نہ ہوگی یہانتک کہ عرب کے ملک کا مالک
میرے گھر والوں میں سے ایسا شخص ہووے کہ میرا نام ہی اوسکا نام برابر ہوگا (یعنے جو میرا نام ہے وہی اوسکا نام ہوگا یہ حدیث
دلیل ہے بعض کی کلمہ ہی پر) عن علی رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لو لم یبق من الدھر الا یوم
لبعث اللہ رجلا من اھل بیتی یملأ ھا عدلا کما ملئت جورا ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر زمانہ میں سے ایک دن بھی باقی رہ جاویگا تو ہی اللہ تعالیٰ میری گھر والوں میں سے
ایک ایسا شخص کھڑا کر دیگا جو وہ روی زمین کو عدل انصاف سے اسطرح پر بھر دیگا جیسے کہ وہ ظلم سے بھر گئی تھی عن ام سلمۃ
قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول المھدی من عترتی من ولد فاطمۃ قال عبد اللہ
بن جعفر وسمعت ابا الملیح یذکر عن علی بن نفیل ویذکر عنہ صلاحا ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا ہی آپ فرماتے تھے مہدی میری نسل سے فاطمہ کی اولاد سے ہوگا دارقطنی نے روایت کیا ہے علی کی
کہ مہدی جس سال نکلیں گے اوسکی نشانی یہ ہے کہ ماہ رمضان میں پہلی تاریخ آفتاب کا گہن ہوگا اور پندرہویں کو چاند گہن
عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المھدی منی اجلی الجبھۃ اقنی الانف یملأ الارض
قسطا وعدلا کما ملئت جورا وظلما یملک سبع سنین ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہدی میری اولاد سے ہوگا کشادہ پیشانی اونچی ناک والا جو عدل و انصاف سے زمین کو بھر دیگا جیسے وہ ظلم و
ستم سے بھری تھی اور وہ سات برس تک مالک رہیگا عن ام سلمۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال یکون عند موت خلیفۃ فیخرج رجل من اھل المدینۃ ھاربا الی مکۃ فیاتیہ ناس من اھل
مکۃ فیخرجونہ وھو کارہ فیبایعونہ بین الرکن والمقام ویبعث الیہ بعث من الشام فیخسف بھم بالبیداء
بین مکۃ والمدینۃ فاذا رای الناس ذلک اتاہ ابدال الشام وعصائب اھل العراق فیبایعونہ
بین الرکن والمقام ثم ینشأ رجل من قریش اخواله کلب فیبعث الیھم بعثا فیظھرون علیھم وذلک بعث
کلب والخیبۃ لمن لم یشھد غنیمۃ کلب فیقسم المال ویعمل فی الناس بسنۃ نبیھم صلی اللہ علیہ وسلم ویلقی الاسلام
بجرانہ الی الارض فیلبث سبع سنین ثم یتوفی ویصلی علیہ المسلمون قال ابو داؤد قال بعضھم

عن هشام تسع سنين قال بعضهم سبع سنين ترجمہ ابوسلمہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ایک خلیفہ کے موت کیوقت اختلاف ہوگا تو ایک شخص مدینہ والون سے مکے کی طرف بھاگتا ہوا نکلیگا سو مکے کے لوگ اوس
پاس آوینگے اور اوسکو نکالدینگے اوسکی بیعت کرینگے اوس سے حجر اسود اور مقام ابراہیم کے بیچ مین پھر اوسکی طرف لشکر ملک شام سے بھیجا جاویگا تو وہ بیدا
پھر بیعت کرینگے اوس سے حجر اسود اور مقام ابراہیم کے بیچ مین پھر اوسکی طرف لشکر ملک شام سے بھیجا جاویگا تو وہ بیدا
سرزمین بیدا مین جو مکے اور مدینہ دونون کے بیچ مین ہے پھر جب لوگ اوس حال کو دیکھینگے تو ابدال شام کے اور عراق
والون کی جماعتین اونکے پاس آوینگے اور مقام ابراہیم اور حجر اسود کے بیچ مین اوس سے بیعت کرینگے اسکے بعد ایک شخص قریش
مین سے پیدا ہوگا ننہال اوسکا بنی کلب سے ہوگا اور وہ ایک لشکر اونکی طرف بھیجیگا سو اوس لشکر پر غالب ہونگے یہ بنی کلب
کے تابعدار اور کلب کا لشکر بھی ہے (جو مہدی کے وقت مین اونکے تابعدارون کے ہاتھ سے مغلوب کیا جاویگا) پھر افسوس ہے
اوس شخص پر جو کلب کے لڑائی کا مال غنیمت نہ لے بعد اوس کے مہدی مال غنیمت تقسیم کریگا اور جاری کریگا لوگون مین اونکے نبی
کی سنت کو اور اسلام اپنی گردن زمین مین ڈالدیگا یعنی تمام زمین کو گھیر لیگا) پھر وہ سات برس تک رہ کر مرجاویگا اور اوسپر تمام مسلمان
نماز پڑھینگے ابوداؤد نے کہا بعضون نے ہشام سے روایت کیا وہ نو برس تک رہیگا بعضون نے سات عن قتادة بهذا
الحديث وقال تسع سنين قال ابوداؤد وقال غير معاذ عن هشام تسع سنين ترجمہ قتادہ سے یہی حدیث
مروی ہی اوسمین یہ ہی کہ وہ خلیفہ نو برس تک رہیگا ف اختلاف ہی اسباب مین کہ امام مہدی علیہ علی آبادہ السلام کب تک
خلافت کرینگے بعضی روایتون مین سات برس مین بعضون مین نو برس مین اللہ خوب جانتا ہی عن ام سلمة عن النبي
صلى الله عليه وسلم بقصة جيش الخسف قلت يا رسول الله فكيف بمن كان كارها قال يخسف بهم ولكن
يبعث يوم القيامة على نيته ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہی وہی حدیث جسمین لشکر وہنس جانیکا ذکر ہے مین نے کہا
یارسول اللہ اوس شخص کا کیا حال ہوگا جو زبردستی سے اوس لشکر مین آیا ہو آپ نے فرمایا سب وہنس جاوینگے مگر آخرت
مین اونکا حشر نیتون کے موافق ہوگا (یعنے زبردستی سے آیا ہوگا وہ معذور کہا جاویگا) عن ابي اسحاق قال قال علي رضي
الله عنه ونظر الى ابنه الحسن فقال ان ابني هذا سيد كما سماه النبي صلى الله عليه وسلم وسيخرج من صلبه
رجل يسمى باسم نبيكم يشبهه في الخلق ولا يشبهه في الخلق ثم ذكر قصة يملأ الارض عدلا وقال
هارون ثنا عمر بن ابي قيس عن مطرف بن طريف عن الحسن عن هلال بن عمرو قال سمعت عليا
رضي الله عنه يقول قال النبي صلى الله عليه وسلم يخرج رجل من ولد العباس يقال له الحارث بن حراث
على مقدمته رجل يقال له منصور يوطئ او يمكن لآل محمد كما مكنت قريش لرسول الله صلى الله
عليه وسلم وجب على كل مؤمن نصره او قال اجابته ترجمہ ابی اسحاق سے روایت ہی حضرت علی نے فرمایا اور دیکھا
اپنے بیٹے حضرت حسن کو اور کہا یہ بیٹا میرا سردار ہوگا جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکا نام کہا اور عنقریب اسکے

جو ہیلی والا ہوگا پھر ایک شخص نصاریٰ کے قوم سے جلیبا کو اڑا دیگا اور کہیگا کہ جلیبا نے آکر تمہارے لوگون مین سے ایک شخص کو قتل کیا تو مسلمانون مین سے ایک شخص غصہ مین آویگا اور اوسکو ماریگا اوسوقت روم والے عہد شکنی کرینگے اور لوگون کو جمع کرینگے لڑائی کے لیے اور مسلمان تیار ہونگے پھر شہید ہونگے **عن** حسان بن عطیۃ بھذا الحدیث زاد فیہ ویثور المسلمون الی اسلحتھم فیقتتلون فیکرم اللہ تلک العصابۃ بالشھادۃ الا ان الولید جعل الحدیث عن جبیر بن نفیر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ حسان بن عطیہ سے دوسری روایت بھی ایسی ہے ہی اتنا اس مین زیادہ ہے کہ پھر مسلمان اپنے ہتھیارون کے طرف جاوینگے اور لڑینگے تو اللہ تعالیٰ اوس جماعت کو بسبب شہادت کے بزرگی دیگا **ف** شاید یہ واقعہ قیامت کے قریب ہوگا کہ مسلمانون کے ساتھ روم کے نصاریٰ شریک ہوجاوینگے اور روس سے یا کسی اور فرقے سے نصاریٰ کے جنگ کرینگے اور مسلمان غالب ہونگے پھر مغلوب ہونگے **باب** فی امارات الملاحم معرکون اور لڑائیون اور فتنون کی نشانیان جو آپنے بتائین **عن** معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمران بیت المقدس خراب یثرب وخراب یثرب خروج الملحمۃ وخروج الملحمۃ فتح قسطنطینیۃ وفتح القسطنطینیۃ خروج الدجال ثم ضرب بیدہ علی فخذ الذی حدث او منکبہ ثم قال ان ھذا لحق کما انک ھھنا او کما انک قاعد یعنی معاذ بن جبل ترجمہ معاذ بن جبل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیت المقدس کی آبادی مدینے کی خرابی کا سبب ہے اور مدینے کی خرابی فتنہ بپا ہونیکا سبب ہے اور فتنہ کا نکلنا فتح قسطنطنیہ کا سبب اور فتح قسطنطنیہ دجال کے نکلنیکا سبب ہے پھر آپ نے اپنا ہاتھ معاذ کے ران یا مونڈہی پر مارا اوس کے فرمایا یہ یقینی ہے جیسے تیرا ہونا یا بیٹھنا یہان یقینی ہے **ف** بیت المقدس یعنی شام کی آبادی جب شام مین بنی امیہ کی سلطنت ہوئی تو مدینہ منورہ جو دار الخلافت تھا اوجڑ گیا بعد اوس کے قسطنطنیہ فتح ہوا **باب** تواتر الملاحم کون کون سے معرکے نزدیک ہونگے ایکدوسرے کے بعد **عن** معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الملحمۃ الکبری وفتح القسطنطینیۃ وخروج الدجال فی سبعۃ اشھر ترجمہ معاذ بن جبل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت بڑا فتنہ اور قسطنطنیہ کا فتح ہونا اور دجال کا نکلنا سات مہینے کی مدت مین ہوگا **عن** عبد اللہ بن بسر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بین الملحمۃ وفتح المدینۃ ست سنین ویخرج المسیح الدجال فی السابعۃ ترجمہ عبد اللہ بن بسر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فتح شہر اور فتنہ عظیم دونون کے درمیان مین چھ برس کی مدت ہے **ف** شہر سے مراد قسطنطنیہ ہے **ف** اور ساتوین برس مین دجال نکلیگا مراد قسطنطنیہ کی فتح سے یہ ہے کہ کفار دوبارہ جمع کرینگے پھر مسلمان اوسکو فتح کرینگے ابھی تک تو قسطنطنیہ مسلمانون کے پاس ہے **باب** فتنۃ امتی الامم علی الاسلام مسلمانون پر اور امت والون کا پے در پے آنا **عن** ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوشک الامم ان تداعی

علیکم کما تداعی الاکلة الی قصعتها فقال قائل ومن قلة نحن یومئذ قال بل انتم یومئذ کثیر ولکنکم
غثاء کغثاء السیل ولینزعن الله من صدور عدوکم المهابة منکم ولیقذفن الله فی قلوبکم
الوهن فقال قائل یا رسول الله وما الوهن قال حب الدنیا وکراهیة الموت ترجمہ ثوبان سے روایت ہے
رسول اللہ صلعم نے فرمایا قریب ہے کہ اور امتیں تم پر ٹوٹ پڑیں آویں گی تمہاری اوپر جیسے کہانیوالی آتے ہیں کھانے کے بڑی پیالے پر
ایک شخص نے کہا ہم لوگ شاید اوس زمانے میں کم ہونگے آپ نے فرمایا نہیں تم اوس زمانے میں بہت ہوگے لیکن تم ایسے
ہوگے جیسے دریا کے پانی پر پہین ہوتا ہے ذلیل اور کوڑی کا اللہ تمہاری ہیبت کو تمہارے دشمنوں کے دل سے نکال
ڈالیگا اور تمہارے دلوں میں سستی ڈالدیگا ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ سستی کیوں ہوگی آپ نے فرمایا دنیا کی الفت اور موت
کے خوف سے ف یہ حدیث بالکل اس زمانے کے مطابق ہے مسلمان بہت ہیں مگر سب بیکار کسی کے دل میں حمیت اور غیرت
دین اور قوم کی نہیں پائی جاتی الا ماشاء اللہ **باب** فی المعقل من الملاحم معرکے میں مسلمانوں کا قیام کہاں ہوگا **عن**
ابی الدرداء ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان فسطاط المسلمین یوم الملحمة بالغوطة الی جانب مدینة
یقال لها دمشق من خیر مدائن الشام ترجمہ ابوالدرداء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جا ہے مسلمانوں
کا جنگ کے روز یعنے دجال سے جنگ کے لیے غوطہ میں ہوگا جو دمشق کے ایک جانب ہے اور دمشق ایک شہر ہے شام کے بہتر
شہروں میں سے (جو جنت العرب کہلاتا ہے) **عن** ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یوشك
المسلمون ان یحاصروا الی المدینة حتی یکون ابعد مسالحهم سلاح ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے جو مدینہ کے مسلمان گھیر لیے جاوینگے یہانتک کہ بہت دور کی سرحد انکی
سلاح ہوگی (ایک جگہہ کا نام ہے) **عن** الزهری قال وسلاح قریب من خیبر ترجمہ زہری سے روایت ہے
کہ سلاح خیبر کے نزدیک ہے **عن** عوف بن مالك قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لن یجمع الله
علی هذه الامة سیفین سیفا منها وسیفا من عدوها ترجمہ عوف بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ دو تلواریں کٹھا اس امت پر نہ بھیجیگا کہ ایک ہی وقت میں آپس میں بھی لڑے اور دشمن بھی اونسے
لڑے **باب** فی النهی عن تهییج الترك والحبشة خواہ نخواہ ترک کے اور حبش کے کافروں سے آپ نے چھیڑ چھاڑ
منع فرمائی **عن** ابی سکینة رجل من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال
دعوا الحبشة ما ودعوکم واترکوا الترك ما ترکوکم ترجمہ ابوسکینہ نے ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے صحابی سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی حبشیوں کو تم بھی چھوڑ دو جبتک کہ وہ تم کو چھوڑ دیں
اور ترکوں کو بھی چھوڑ دو جبتک وہ تم کو چھوڑ دیں (استیداء اون سے جنگ نہ کرو) **باب** فی قتال الترك
ترک کافروں سے لڑنیکا بیان **عن** ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا تقوم الساعة حتی

یقاتل المسلمون الترک قوما وجوههم کالمجان المطرقة یلبسون الشعر ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہ قائم ہوگی جبتک کہ قتل کرینگے مسلمان ترکوں (چینیوں کافرون کو ایسے ملک کے) جو ہنڈون کے گویا ڈھالین ہین تھپی ہوئی اور جوتیان اونکی بالون کے ہین عن ابی ھریرۃ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال لا تقوم الساعة حتی تقاتلوا قوما نعالھم الشعر ولا تقوم الساعة حتی تقاتلوا قوما صغار الاعین ذلف الانف کان وجوھھم المجان المطرقة ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہ قائم ہوگی اور یہانتک کہ تم ایسی قوم سے لڑوگے جنکی جوتیان بال کے ہون گی اور یہانتک کہ تم ترک کے قوم سے لڑوگے جو چھوٹی آنکھون والے چپٹے ناکون والے ہونگے مونہہ انکے مونہہ جیسی ڈھالین ہین تھپی (کشمیر چینی ترکستان کے لوگ ایسی ہی ہین مسلمان ان سے لڑچکے) عن بریدۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حدیث یقاتلکم قوم صغار الاعین یعنی الترک قال تسوقونھم ثلاث مرار حتی تلحقوھم بجزیرۃ العرب فاما فی السیاقة الاولی فینجو من ھرب منھم واما فی الثانیة فینجو بعض ویھلک بعض واما فی الثالثة فیصطلمون او کما قال ترجمہ بریدہ سے ایک حدیث مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہی ایک چھوٹی آنکھون والے ترک کی قوم تم سے لڑیگی پھر فرمایا کہ تم اون کو تین بار ہٹا دوگے یہانتک کہ تم اونکو تیسری مرتبہ عرب کے ٹاپو کے کنارے پہونچا دوگے سو پہلے ٹکر مین اون مین سے جو بھاگے گا وہ نجات پاویگا اور دوسرے مین بعض ہلاک ہون گے اور بعض نجات پاوین گے اور پھر تیسرے مین تو سب جڑ سے اکھڑ جاوینگے یا جیسا کہ فرمایا **باب** فی ذکر البصرۃ بصرہ کا بیان (شاید مراد بصرے سے مراد بغداد ہی) عن ابی بکرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ینزل ناس من امتی بغائط یسمونہ البصرۃ عند نھر یقال لہ دجلة یکون علیہ جسر کثیر اھلھا وتکون من امصار المھاجرین قال ابن یحیی قال ابو معمر وتکون من امصار المسلمین فاذا کان فی آخر الزمان جاء بنو قنطورا عراض الوجوہ صغار الاعین حتی ینزلوا علی شط النھر فیتفرق اھلھا ثلاث فرق فرقة یاخذون اذناب البقر والبریة وھلکوا وفرقة یاخذون لانفسھم وکفروا وفرقة یجعلون ذراریھم خلف ظھورھم ویقاتلونھم وھم الشھداء ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اُمت کے لوگ پست زمین مین اوترینگے جسکو بصرہ بولتے ہین نہر دجلہ کے نزدیک اوسپر ایک پل ہوگا بہ نسبت اور شہرون کے اون کے لوگ بہت ہونگے وہ شہر مسلمانون کے مھاجرین کا ہوگا یا اس شہر مین بہ نسبت اور شہرون کے مسلمان بہت ہونگے اور جب آخر زمانہ ہوگا تو وہان قنطوری کی (قنطوری ترکون کے جد کا نام ہی) اولاد آویگی یعنے ترک آخر زمانہ مین اہل بصرہ کے قتل کو نکلینگے - چوڑی سونہہ والے چھوٹے آنکھون والی - یہانتک کہ اس نہر کے کنارہ پر اوتریگے اور اوس کے لوگ تین فرقے متفرق ہوجاوینگے ایک فرقہ تو بیلون کے دمون کو اور سیدالون کو اختیار کرکے ہلاک ہوجاوینگے اور ایک فرقہ اپنی جانون کو بچاکر کافر ہونا قبول کرینگے (کافرون کے شریک ہوجاوینگے) اور ایک فرقہ

پیچھے پیچھے اپنی اولاد کو چھوڑ کر نکلیں گے اور لڑیں گے تو وہی لشکر ہیں (یہ واقعہ ہو بہو پورا ہوا مستعصم باللہ کی خلافت میں جو آخر خلفاء عباسیہ تھا) **عن** انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ یا انس ان الناس سیمرون امصارا وان مصرا منھا یقال لہ البصرۃ او البصیرۃ فان انت مررت بھا او دخلتھا فایاک و سباخھا وکلاءھا وسوقھا وباب امرائھا وعلیک بضواحیھا فانہ یکون بھا خسف وقذف ورجف وقوم یبیتون یصبحون قردۃ وخنازیر ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انس سے کہ اے انس لوگ شہر بناویں گے اور انہیں شہروں میں ایک شہر ہے جسکو لوگ بصرہ بولتے ہیں یا بصیرہ (تصغیر ہے بصرہ کی) پھر اگر تو اوسپر گزرے یا تو اوسمیں داخل ہووے تو تو اوسکی سباخ سے بچیو ف سبیخہ کی جمع سباخ ہے اور سبیخہ اوس زمین کو بولتے ہیں کہ جسمیں شوریت اور رطوبت ہوتی ہے اور بصرہ میں ایک موضع کا نام ہے ف اور اوسکی کلاء ایک موضع کا نام ہے سلے اور اوسکے بازار سے اور اوسکے امیروں کے دروازوں سے اور اوسکے ضواحی (رضاحیہ جنگل کا نام ہے) کو اختیار کر اسلیے کہ اوس میں دھنسنا اور تھپر برسنا اور زلزلہ ہوگا اور ایک قوم شب باشی کریگی یعنے صبح سالم اور فجر کو سور اور بندر ہوکر اٹھیں گے ف یعنے رات تک اونکے قلوب صاف ہونگے اور جب صبح کو اوٹھیں گے تو سور کیطرح اون کے دلوں میں بے غیرتی اور بے حیائی اور بندر کیطرح طمع اور حرص اور حیلہ جوئی ہوگی۔ ابن جوزی نے اس حدیث کو موضوعات میں لکھا ہے لیکن سیوطی نے رد کیا ہے ابن جوزی پر کہ اونکو ابو داؤد کے طریقے کی خبر نہوئی اور یہ طریقہ صحیح ہے واللہ اعلم **عن** صالح بن درھم یقول انطلقنا حاجین فاذا رجل فقال لنا الی جنبکم قریۃ یقال لھا الابلۃ قلنا نعم قال من یضمن لی منکم ان یصلی فی مسجد العشار رکعتین او اربعا ویقول ھذہ لابی ھریرۃ سمعت خلیلی ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ یبعث من مسجد العشار یوم القیامۃ شھداء لا یقوم مع شھداء بدر غیرھم قال ابو داؤد ھذا المسجد مما یلی البصرۃ ترجمہ صالح بن درہم سے روایت ہے وہ کہتے تھے کہ ہم حج کے ارادے گئے تو اچانک ایک شخص وہاں ملا اور ہم سے کہا کہ تمہارے طرف ایک بستی ہے جسکو ابلہ بولتے ہیں تو ہم نے کہا ہاں (یعنے ہے) پھر اوس نے کہا تم میں سے کون ضامن ہوتا ہے میری لیے جو نماز پڑھی میرے واسطے ف مراد اس مرد سے ابوہریرہ ہیں اونہوں نے کہا کون ہے کہ نماز پڑھ کر اوسکا ثواب میرے لیے بخشی ف عشار کی مسجد میں دو رکعت یا چار رکعت اور یوں کہے اوسکا ثواب ابوہریرہ کے لیے ہے اسلیے کہ میں نے اپنے جانی دوست ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے جو وہ فرماتے تھے کہ مقرر اللہ عزوجل قیامت کے دن عشار کی مسجد سے ایسے شہیدوں کو اوٹھاویگا جو سوائے بدر کے شہیدوں کے اور کوئی اون کے برابر کھڑا نہ ہوگا ف مسجد عشار ایک مسجد تھی فرات کے پاس اور شہیدوں سے شہیدان کربلا ہیں رضی اللہ عنہم

باب النھی عن تھییج الحبشۃ

جبشیوں کو بیوجہ نہ لڑنا چاہیے جبتک وہی خود نہ لڑیں **عن** عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اترکوا الحبشۃ ما ترکوکم فانہ لا یستخرج کنز الکعبۃ الا ذو السویقتین من الحبشۃ ترجمہ

عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے حبشیوں کو چھوڑ دو جبتک کہ وہ تم سے مقابلہ کریں آپ نے کعبہ کے خزانے کو نکالیگا اسپر وہ حبشی کہ جو چھوٹی پنڈلیوں والا ہے (شاید اوسکا ظہور حضرت عیسیٰ کی وفات ہوگا قریب قیامت کے)

باب امارات الساعة قیامت کی نشانیوں کا بیان **عن ابی زرعة** قال جاء نفر الی مروان بالمدینة فسمعوه یحدث فی الآیات اولها الدجال قال فانصرفت الی عبدالله بن عمرو فحدثته فقال عبدالله لم یقل شیئا سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان اول الآیات خروجا طلوع الشمس من مغربها او الدابة علی الناس ضحی ایتهما کانت قبل صاحبتها فالاخری علی اثرها قال عبدالله وکان یقرأ الکتب واظن اولهما خروجا طلوع الشمس من مغربها ترجمہ ابوزرعہ سے روایت ہے چند لوگ مدینہ میں مروان پاس آئے اوس سے سنا وہ حدیث بیان کرتا تھا کہ قیامت کی سب سے پہلی نشانی دجال کا نکلنا ہے تو میں عبداللہ بن عمرو بن العاص پاس گیا اور اوس سے بیان کیا عبداللہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا ہے آپ فرماتے تھے پہلی نشانی سورج کا پچھم کیطرف سے نکلنا ہے یا لوگوں میں جانور کا نکلنا دھوپ چڑھتے وقت اور ان دونوں میں سے جو پہلے ہوگی تو دوسری بھی اوسی کے پیچھے بہت جلد آنیوالی ہے اور عبداللہ توراۃ اور انجیل پڑھا کرتے تھے انہوں نے کہا مجھے خیال ہے کہ سب سے پہلی نشانی سورج کا نکلنا ہے پچھم کیطرف سے **ف** یہ واقعہ قریب قیامت کے ہوگا اوسوقت سے توبہ کا دروازہ بند ہوجاویگا گناہ کی معافی موقوف ہوگی جو کریگا اوسکی سزا ضرور ہوگی) **عن حذیفة بن اسید** الغفاری قال کنا قعودا نتحدث فی ظل غرفة لرسول الله صلی الله علیه وسلم فذکرنا الساعة فارتفعت اصواتنا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لن تکون او لن تقوم الساعة حتی یکون قبلها عشر آیات طلوع الشمس من مغربها و خروج الدابة وخروج یاجوج وماجوج والدجال وعیسی بن مریم والدخان وثلاث خسوف خسف بالمغرب وخسف بالمشرق وخسف بجزیرة العرب وآخر ذلک تخرج نار من الیمن من قعر عدن تسوق الناس المحشر ترجمہ حذیفہ بن اسید غفاری سے روایت ہے کہ ہم آپس میں بیٹھے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے کے سایے میں قیامت کا ذکر کرنے لگے اس ذکر اور بحث میں ہماری آواز میں بلند ہوئیں (یعنے غل ہوا) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت ہرگز نہ ہوگی جبتک کہ اوس سے پہلے دس نشانیاں نہ ہولیں سورج کا نکلنا پچھم کیطرف سے اور جانور کا نکلنا اور یاجوج اور ماجوج کا نکلنا۔ اور دجال کا نکلنا۔ اور عیسیٰ بن مریم کا نزول فرمانا اور دھواں **ف** قیامت سے پہلے ایک دھواں ظاہر ہوگا اور مکے کا صفا پہاڑ پھٹے گا اوسمیں سے ایک جانور نکلیگا تو وہ لوگوں سے باتیں کریگا کہ اب قیامت نزدیک ہے **ت** اور تین جگہہ دھس جانا ہے پچھم میں دھس جانا ہے اور پورب میں دھس جانا ہے اور عرب کے ٹاپو میں دھس جانا ہے اور ان سب کے پیچھے یمن کیطرف سے ایک آگ نکلیگی عدن کے قعر میں سے وہ لوگوں کو محشر کیطرف ہانکے گی (یعنے شام کے ملک میں بھگا لیجاویگی شاید یہ مراد ہو کہ عدن سے شام تک ریل جاری ہوگی) **عن ابی هریرة** قال قال رسول الله صلی الله

علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی تطلع الشمس من مغربھا فاذا طلعت ورآھا الناس آمن من علیھا
فذالک حین لا ینفع نفسا ایمانھا لم تکن آمنت من قبل او کسبت فی ایمانھا خیرا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ نکلیگا سورج اپنے ڈوبنے کی مکان سے پھر جب کہ وہ نکلے
گا اور لوگ اوسکو دیکھینگے تب ایمان لاوینگے جو زمین پر ہینگے سو اوسوقت نہ فائدہ کریگا کسی جان کو اوسکا ایمان جسکو پہلے سے
ایمان نہ تھا یا اوس نے پہلے نیک کام نہیں کیا تھا ف یعنی جو نہ دیکھیگا ایمان معتبر ہے اور سب عذاب کا سامنا ہوا تو ایمان
لانا کیا فائدہ ہے اسیطرح اگر کافر مرتے دم ایمان لاوے تو معتبر نہیں کہ اوسوقت بھی عذاب آخرت کا سامنے آجاتا ہے باب
حسر الفرات عن کنز دریائے فرات میں سے خزانہ نکلنے کا بیان عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یوشک الفرات ان یحسر عن کنز من ذھب فمن حضرہ فلا یاخذ منہ شیئا ترجمہ ابوہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب دریا فرات سونیکی گنج سے کھل جاویگا سو جو کوئی وہاں حاضر ہو سو
اوسمیں سے کچھ نہ لیوے ف یعنی قیامت کے قریب سونیکا خزانہ دریائے فرات سے ظاہر ہوگا اوسکے لینے سے اسواسطے منع فرمایا
کہ وہ قیامت کی نشانی ہے اوسوقت میں مسلمان کو اپنی عاقبت کی فکر لازم ہے دنیا لیکر کیا کریگا عن ابی ھریرۃ عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ الا انہ قال یحسر عن جبل من ذھب ترجمہ ابوہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے ایسا ہی روایت کیا ہے اس میں یہ ہے کہ سونے کا پہاڑ اوسمیں ظاہر ہوگا باب خروج الدجال دجال کے نکلنے
کا بیان عن ربعی بن حراش قال اجتمع حذیفۃ وابو مسعود فقال حذیفۃ انا نعلم ما مع الدجال علم منہ
ان معہ بحرا من ماء ونھرا من نار فالذی تروں انہ نار ماء والذی تروں انہ ماء نار فمن ادرک
ذلک منکم فلیشرب من الذی یری انہ نار فانہ سیجدہ ماء قال ابو مسعود البدری ھکذا سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ترجمہ ربعی بن حراش سے روایت ہے کہ حذیفہ اور ابن مسعود دونوں اکٹھا ہوئے تو حذیفہ
نے کہا میں جانتا ہوں جو دجال کے ساتھ ہوگا اوس کے ساتھ ایک دریا ہوگا پانی کا اور ایک نہر آگ کی جسکو تم آگ سمجھوگے
وہ پانی ہوگا اور جسکو پانی سمجھوگے وہ آگ ہوگی سو جو کوئی تم میں سے دجال کے زمانے کو پاوے تو وہ جسکو آگ سمجھے اوس میں سے
وہ پانی نکلیگا پھر ابو مسعود بدری نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسیطرح سنا ہے ف اوسکا پانی آگ معلوم
ہوگا اور آگ پانی یا تو سحر کے زور سے یا خداوند کریم کی قدرت ایسی ہی مقتضی ہوگی تاکہ لوگوں کا امتحان ہو عن قتادۃ قال
سمعت انس بن مالک یحدث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ما بعث نبی الا قد انذر امتہ الدجال
الاعور الکذاب الا وانہ اعور وان ربکم لیس باعور وانہ بین عینیہ مکتوب کافر ترجمہ قتادہ نے انس بن مالک سے
روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی نبی نہیں بھیجا گیا مگر اوسنے اپنی امت کو دجال سے ڈرایا ہے جو کانا
بڑا جھوٹا ہے سو خبردار رہو کہ مقرر وہ کانا ہے اور تمہارا پروردگار کانا نہیں ہے کیونکہ کانا ہونا ایک نقص ہے اور اللہ جل جلالہ بری ہے

صفات نقص اور عیب سے) اور اوسکے دونون آنکھون کے بیچ مین یعنے پیشانی پر کافر لکھا ہے ف حضرت نے یہ خطبہ پڑہا اور فرمایا کہ ہر پیغمبر نے اپنی اُمت کو دجال کی خبر دی ہے مگر مین تم کو بتلاتا ہون کہ وہ کانا ہوگا اور کفر اوسکے ماتھے پر لکھا ہوگا یعنے ایسا ظاہر کہ کسی مسلمان سے پوشیدہ نہین رہیگا اور اوسکی یہ بھی نشانی بتلائی کہ جب سے اوسکا جھوٹ ہر ایک پر کھلجاوے اسواسطے کہ خدائی کا دعوی کریگا اور کانا ہوگا حال انکہ ناقص ہونا خدا کی شان نہین اور دوسرا نشان اوسکی کفر کا اوسکی ماتھے پر کفر کی خود نقطہ موجود ہے مسلمانونکو نظر آوے گی کافرون کو نہ سوجھیگی عن انس عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم فی ھذا الحدیث قال یقرؤہ کل مسلم ترجمہ انس سے یہی حدیث مروی ہے اوس مین یہ ہے کہ جو تحریر اوسکی پیشانی پر ہوگی ہر ایک مسلمان اوسکو پڑہ سکیگا عن عمران بن حصین یحدث قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سمع بالدجال فلینأ عنہ فواللہ ان الرجل لیأتیہ وھو یحسب انہ مؤمن فیتبعہ مما یبعث بہ من الشبہات او لما یبعث بہ من الشبہات ھکذا قال ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی دجال کی خبر سنے تو چاہیے کہ اوس سے کنارہ پکڑے خدا کی قسم ہے اوسکے پاس آدمی آویگا تو اوسکو بھی گمان کریگا کہ وہ مومن ہے اور اوسکی تابع ہوجاویگا اسلیے کہ اُس کے شبہے کی چیزین ہین (یعنے وہ ایسی باتین کہلاویگا جس سے اوسکا اعتقاد بڑہ جاوے اور آدمی شبہے مین پڑجاوے) عن عبادۃ بن الصامت انہ حدثہم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انی قد حدثتکم عن الدجال حتی خشیت ان لا تعقلوا ان مسیح الدجال رجل قصیر افحج جعد اعور مطموس العین لیس بناتئۃ ولا حجراء فان ابس علیکم فاعلموا انی بشر لیس باعور قال ابوداؤد عمرو بن الاسود ولی القضاء (ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے تم کو دجال کی بیان تک پہنچادین کہ مین ڈر گیا جو تم اوسکو نہ سمجھو مقرر دجال پستہ قد ہے چلتے مین دونون پانون کے بیچ مین اوسکی فاصلہ ہوگا گھونگر والے بال کانا مٹی ہوئی آنکھ نہ اونچی نہ گہری پھر اگر اسپر بھی تمہین شبہ ہو تو تم یہ خوب جان رکھو کہ تمہارا رب تو کانا نہین ہے (یعنے کہلاتا ہے نشانی اوسکی کذب کی یہ ہے کہ وہ مردود کانا ہی پروردگار کانا نہین ہے) عن النواس بن سمعان الکلابی قال ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدجال فقال ان یخرج وانا فیکم فانا حجیجہ دونکم وان یخرج ولست فیکم فامرؤ حجیج نفسہ واللہ خلیفتی علی کل مسلم فمن ادرکہ منکم فلیقرأ علیہ فواتح سورۃ الکہف فانہا جارکم من فتنتہ قلنا وما لبثہ فی الارض قال اربعون یوما یوم کسنۃ ویوم کشہر ویوم کجمعۃ وسائر ایامہ کایامکم قلنا یا رسول اللہ ھذا الیوم الذی کسنۃ اتکفینا فیہ صلوۃ یوم ولیلۃ قال لا اقدروا لہ قدرہ ثم ینزل عیسی بن مریم عند منارۃ البیضاء شرقی دمشق فیدرکہ عند باب لد فیقتلہ ترجمہ نواس بن سمعان الکلابی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

دجال کا ذکر کیا اور فرمایا کہ اگر وہ نکلا اور مین بھی تم مین رہا تو مین اوسکو الزام دونگا تم سے پہلے اور اگر وہ نکلا اور مین تم مین نہ
تو ہر شخص اوسکو آپ ہی الزام دیگا اور میرا خلیفہ تو اللہ ہے ہر مسلمان کے لیے پھر تم مین سے جو کوئی اوسکو پاوے تو چاہیے کہ سورۂ
کہف کی شروع کی آیتین اوسپر پڑہی اسلیے کہ یہ آیتین تمھارے لیے امن کا سبب ہین پھر ہم نے عرض کیا کہ کب تک وہ زمین
پر رہیگا آپنے فرمایا چالیس دن ایک دن تو برس بھر کے برابر ہوگا اور دوسرا دن جیسے مہینا اور تیسرا دن ہفتہ کے برابر اور
پھر باقی دن اور سب دنون کے برابر ہی ہونگے پھر ہمنے عرض کیا یا رسول اللہ وہ جو برس بھر کا ایک ہی دن ہوگا تو کیا اُس
مین ہمین ایک ہی رات دن کی نماز بس ہوگی آپنے فرمایا نہین تم اوس اوندازہ کر لینا بقدر اوس کے **ف** یعنی جبتک
دیر کے بعد ان دنون مین نماز پڑہا کرتے ہو اسیطرح اوس دن بھی ہر وقت کا اندازہ کر کے پڑہا کرو **ف** پھر عیسی بن مریم شہر
دمشق کے پورب طرف سفید منارہ کے پاس سے اوترینگے اور دجال کو باب لد (جو ایک پہاڑ یا موضع کا نام ہے شام کے پاس)
کے پاس پاوینگے وہان اوسکو قتل کرینگے (وہ مردود حضرت عیسیٰ کو دیکھکر پژمردہ ہوجاویگا) **عن** ابی امامۃ عن
النبی صلے اللہ علیہ وسلم عفوہ وذکر الصلوات مثل معناہ **ترجمہ** ابی امامہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے ایسی ہی روایت کی ہے اوسمین نمازون کا ذکر اسیطرح ہے **عن** ابی الدرداء عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
من حفظ عشر ایات من اول سورۃ الکھف عصم من فتنۃ الدجال قال ابو داؤد وکذا قال ھشام
الدستوائی عن قتادۃ الا انہ قال من حفظ من خواتیم سورۃ الکھف وقال شعبۃ من اخر الکھف
ترجمہ ابو الدرداء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دس آیتین سورہ کہف کے شروع سے یاد
کر لے وہ دجال کے فتنہ سے بچ جاویگا۔ دوسری روایت مین ہے کہ دس آیتین سورہ کہف کے اخیر کی **ف** یہ قرآن شریف
کی تاثیرات مین سے ایک قوی تاثیر ہے سورہ کہف مین اللہ جل جلالہ کے عجائب قدرت اور انتظام سلطنت کا ایسا بیان ہے
کہ جو کوئی سمجھکر اوسکو یاد کرے اوس پر دجال کا جھوٹ اور فریب کھلجاویگا وہ ہرگز اوس مردود کا معتقد نہ ہوگا) **عن**
ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس بینی وبینہ نبی یعنی عیسی وانہ نازل فاذا رأیتموہ
فاعرفوہ رجل مربوع الی الحمرۃ والبیاض بین ممصرتین کان راسہ یقطر وان لم یصبہ بلل
فیقاتل الناس علی الاسلام فیدق الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیۃ ویھلک اللہ فی
زمانہ الملل کلھا الا الاسلام ویھلک المسیح الدجال فیمکث فی الارض اربعین سنۃ ثم یتوفی
فیصلی علیہ المسلمون **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے اور عیسی علیہ السلام کے درمیان
کوئی نبی نہ ہوگا اور بیشک عیسی علیہ السلام اوترینگے جب تم اون کو دیکھو تو اسطرح پہچان لو وہ ایک شخص ہین متوسط قد درمیانے
کے رنگ انکا سرخی اور سفیدی کے درمیان ہے (دو زرد کپڑے ہلکے رنگ کے پہنے ہون گے اون کے بالون مین سے پانی
ٹپکتا معلوم ہوگا اگرچہ وہ تر بھی نہ ہون وہ لوگون سے جہاد کرینگے اسلام قبول کرینگے اور توڑ ڈالینگے صلیب یعنی ترسول کو اور قتل

کرینگے سو رکو اور موقوف کرینگی جزیے کو رکا فرون سے یا اسلام لاوین یا قتل ہون) اور تباہ کردیگا اللہ تعالے اون کو زمانے مین سب
نہ سون کو سوا اسلام کے (یعنی ساری دنیا مین دین اسلام ہی ہیگا) اور ہلاک کرینگے وہ دجال مردود کو پھر دنیا مین مین گے چالیس برس تک اسی
بعد دسکے اونکی وفات ہوگی اور مسلمان اون پر جنازی کی پڑہین گے **باب** فی خبر الجساسۃ دجال کے جاسوس کا بیان

عن فاطمۃ بن قیس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخر العشاء الاخرۃ ذات لیلۃ ثم خرج فقال انہ جمع
حدیث کان یحدثہ تمیم الداری عن رجل کان فی جزیرۃ من جزائر البحر فاذا بامراۃ تجر شعرھا فقال
ما انت قالت انا الجساسۃ اذھب الی ذلک القصر فاتیتہ فاذا رجل یجر شعرہ مسلسل فی الاغلال یتوقد
فیما بین السماء والارض فقلت من انت قال انا الدجال خرج نبی الامیین بعد قلت نعم قال اطاعوہ ام
عصوہ قلت بل اطاعوہ قال ذاک خیر لھم ترجمہ فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایکبار نے
عشا کی نماز کے لیی دیر مین نکلے پھر جب نکلی تو فرمایا مین تمیم داری کی باتین سن رہا تھا جو نقل کرتے تھے ایک شخص کی وہ
کسی جزیرہ مین گیا سمندر کے جزیرون مین سے وہ ایک کشتی مین سوار تہا اتفاق سے وہ کشتی طوفان مین آگئی اور کسی جزیرے
پر جا لگی) وہ بولا ایکا ایک مین ایک عورت پاس جا پڑا وہ اپنے بالون کو کہینچتی تہی پوچھا کہ تو کون ہے وہ بولی مین جاسوس
ہون تو اس محل کیطرف تو چل پھر مین اس محل مین جو آیا تو ایک شخص اپنے بال کہینچ رہا ہے اور وہ طوق مین بیچ دون مین بیچ
ہوا ہے اور آسمان و زمین کے بیچ مین اچہلتا ہے مین نے اوس سے پوچہا کہ تو کون ہے اوس نے کہا مین دجال ہون کیا ہوا
کسی پیغمبر پیدا ہوئے مین نے کہا ان وہ بولا لوگون نے اون کی اطاعت کی یا نافرمانی کی مین نے کہا اطاعت کی اوس نے
کہا یہ بہتر ہے اون کے لیی) **عن** فاطمۃ بنت قیس قالت سمعت منادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینادی
ان الصلوۃ جامعۃ فخرجت فصلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم صلاتہ جلس علی المنبر وھو یضحک قال لیلزم کل انسان مصلاہ ثم قال ھل تدرون لم جمعتکم
ان تمیم الداری کان رجلا نصرانیا فجاء فبایع واسلم وحدثنی حدیثا وافق الذی حدثتکم عن الدجال
حدثنی انہ رکب فی سفینۃ بحریۃ مع ثلاثین رجلا من لخم وجذام فلعب بھم الموج شھرا فی البحر ثم ارفؤا
الی جزیرۃ حین مغرب الشمس فجلسوا فی اقرب السفینۃ فدخلوا الجزیرۃ فلقیتھم دابۃ اھلب کثیر
الشعر قالوا ویلک ما انت قالت انا الجساسۃ انطلقوا الی ھذا الرجل فی ھذا الدیر فانہ الی خبرکم
بالاشواق قال لما سمت لنا رجلا فرقنا منھا ان تکون شیطانۃ فانطلقنا سراعا حتی دخلنا الدیر
فاذا فیہ اعظم انسان رأیناہ قط خلقا واشدہ وثاقا مجموعۃ یداہ الی عنقہ فذکر الحدیث وساقہ
عن لخم بسیان وعن عین زرع وعن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انی انا المسیح ... وانہ یوشک ان یوذن
لی فی الخروج قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانہ فی بحر الشام او بحر الیمن لا بل من قبل المشرق ما ھو بتین

قال اللہ ورسولہ اعلم قال ابن حجر ھذا یدل علی ان الجساسۃ کانت مسلمۃ ولا اعتبار بکلام ابن حجر تکمیر عفی عنہ

قال وما بيده قبل المشرق قالت حفظت هذا من رسول الله صلى الله عليه وسلم وساق الحديث ترجمہ فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن کو پکارتے ہوئے میں نے سنا کہ نماز اکٹھا کرنیوالی ہے (یعنے نماز کے لیے حاضر ہو اور جمع ہو) تو میں بھی نکلی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی جب رسول اللہ صلعم اپنی نماز پوری پڑھ چکے تو آپ بیٹھتے ہوئے منبر پر بیٹھے اور فرمایا کہ ہر شخص اپنے جائے نماز ہی پر بیٹھا ہے پھر فرمایا کہ تم کچھ جانتے ہو جو میں نے تم کو کسلیے جمع کیا ہے میں نے تم کو ڈرانے یا خوشخبری کے لیے نہیں جمع کیا بلکہ (ایک خبر سنانیکے لیے) مقرر تمیم داری ایک نصرانی شخص تھا پھر وہ آیا اور بیعت کی اور مسلمان ہوا اور اوس نے ایک بات مجھ سے ایسی کہی کہ وہ موافق پڑی اوس بات کے جو میں تم سے دجال کی خبر کہا کرتا تھا اوس نے مجھ سے کہا کہ میں سمندر میں جہاز پر سوار ہوا اور لخم اور جذام دونوں قوم کے تیس آدمی میرے ساتھ تھے سو ایک مہینا بھر تک سمندر کی لہروں کے ساتھ کھیلا کی (یعنے مہینا بھر تک جہاز دریا میں رہا) پھر وہ سورج غروب وقت ایک ٹاپو کے کنارہ جا لگے اور وہاں سے چھوٹی چھوٹی کشتیوں میں بیٹھکر اوس ٹاپو میں پہنچے وہاں اونہیں ایک جانور بہارے دم اور بہت بال والا ملا لوگوں نے اوس سے کہا اے کم بخت تو کیا چیز ہے اوس نے جواب دیا میں جاسوس ہوں تم اس دیر میں جلد اس شخص کے پاس چلے کہ وہ تمہاری خبر کا بہت ہی مشتاق ہی تمیم نے کہا کہ جب ہمنے اوس مرد کا نام لیا تو ہم اوس جانور سے ڈر سے نہیں شیطان نہ ہو ہم ایسے بھاگے کہ اوس دیر میں جا پہونچے اوسمیں ایک شخص اتنا بڑا دیکھا کہ ہم نے کبھی مخلوق ایسا نہ دیکھا تھا نہایت سخت جکڑا ہوا اوس کے دونوں ہاتھ گردن سے بندھے ہوئے ہیں پھر بیان کیا حدیث کو خیر تک (یعنے اون سے آنحضرت کا حال پوچھا اور عرب کی کیفیت دریافت کی جیسے مسلم کی روایت میں ہے) پھر پوچھا کہ بیسان (ایک موضع ہے شام میں) کی کھجوروں کا کیا حال ہے اور زغر (ایک موضع ہے شام میں) کے چشمے کا کیا حال ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے بعد اوس کے بولا میں مسیح دجال ہوں اور قریب ہے کہ مجھ کو اجازت ملے نکلنے کی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ دجال شام کے دریا میں ہے یا یمن کے دریا میں نہیں نہیں بلکہ پورب کیطرف اور اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے دوبار پورب کیطرف (خود آپ کو تردد تھا کہ دجال کسطرف ہے اور کہاں ہے اور کب نکلے گا اللہ نے ان باتوں کو مبہم رکھا جیسی قیامت کو مبہم رکھا) فاطمہ نے کہا یہ حدیث مجھ کو یاد ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوئی **عن** فاطمة بنت قيس ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى الظهر ثم صعد على المنبر وكان لا يصعد عليه الا يوم جمعة قبل يومئذ ثم ذكر هذه القصة قال ابو داود وابن صدقة ان بعضه غرق في البحر مع ابن مسعود رضي الله عنه

ترجمہ فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھی پھر منبر پر چڑھے اور کبھی آپ منبر پر نہ چڑھتے تھے سوا جمعہ کے مگر اوسی روز پر سے پھر ذکر کیا اوسی قصہ کا (یعنے دجال کا سارا احوال بیان کیا اور جو تمیم داری نے آپ سے بیان کیا تھا وہ آپ نے سب لوگوں کو سنا دیا اللہ خوب جانتا ہے اصل حال کیا ہے) **عن** جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم على المنبر انه بينما اناس يسيرون في البحر فقفل طعامهم

فرغت لهم جزين قمشر جابر يا دابة الخبر فلقيتهم الجساسة قلت لابي سلمة وما الجساسة قال ابن ابي شهر
شهر جارها وابوها قالت في هذا القصر فذكر الحديث وسال عن نخل بيسان وعين زغر قال هو
المسيح فقال لي ابن ابي سلمة ازفي هذا الحديث شيئا ما حفظته قال شهد جابر انه ابن صياد قلت
فانه مات قال وان مات قلت فانه اسلم قال وان اسلم قلت فانه قد دخل المدينة
ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز منبر پر چڑھے اور فرمایا کہ چند لوگ دریا میں جا رہے تھے اونکا کہنا
ختم ہو گیا تو وہ نکلے دریا کے فکر میں (ایک جزیرہ میں (اونکو ایک جساسہ ملی لید نے کہا میں نے ابو سلمہ سے پوچھا جساسہ
کیا انہوں نے کہا ایک عورت جو اپنی سر اور بدن کے بالونکو کھینچ رہی تھی (فاطمہ کی حدیث میں ہے کہ جساسہ ایک جانور تنہا
بالوں والا اور اس روایت میں ہے کہ عورت تھی موافقت اسطور پر ہوگی کہ وہ عورت بالونکی وجہ سے اور بدنکلی سے جانور معلوم
ہوتی ہوگی یا جساسہ شیطان ہے وہ مختلف صورتوں میں ظاہر ہوتا ہوگا) پھر بیان کیا حدیث کو اخیر تک بعد اسکے اوس شخص
دجال نے (بیسان کے پیڑوں کا حال پوچھا اور زغر کے چشمے کو پوچھا راوی نے کہا وہی دجال ہے ابن ابی سلمہ نے کہا کہ جابر
نے حدیث میں کچھ اور بیان کیا تھا وہ مجھے یاد نہ رہا جابر نے یہ کہا تھا کہ دجال وہی ابن صیاد ہے (جو ایک شخص تھا مدینہ میں
رسول اللہ صلعم نے بھی اسکو دیکھا تھا) میں نے کہا وہ تو مر گیا انہوں نے کہا جانے دو میں نے کہا وہ تو مسلمان ہو گیا تھا انہوں نے
کہا ہو جانے دو میں نے کہا وہ تو مدینے میں آ گیا تھا (اور دجال مدینے کے اندر نہیں آ سکیگا انہوں نے کہا اسنے دو اس سے کیا ہوتا
ہے (بعضے صحابہ کو اور خود رسول اللہ صلعم کو بھی شبہ تھا ابن صیاد پر کہ شاید یہی دجال ہو پھر وہ اسلام لایا اور صاحب اولاد ہوا
اور مر گیا اب نہیں معلوم کہ غائب ہو گیا پھر نکلیگا وہی دجال ہے یا کوئی اور ہے قیاس تو یہ چاہتا ہے کہ جو دجال آخر زمانہ میں
نکلیگا وہ اور ہے کوئی ہے العلم عند اللہ **باب** فی خبر ابن الصیاد ابن صیاد کا بیان جسپر دجال ہونیکا شبہ تھا

عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم مر بابن صياد في نفر من اصحابه فيهم عمر بن الخطاب وهو يلعب
مع الغلمان عند اطم بني مغالة وهو غلام فلم يشعر حتى ضرب رسول الله صلى الله عليه وسلم ظهره
بيده ثم قال اتشهد اني رسول الله قال فنظر اليه ابن صياد فقال اشهد انك رسول الامميين
ثم قال ابن صياد للنبي صلى الله عليه وسلم اتشهد اني رسول الله فقال له النبي صلى الله عليه وسلم امنت
بالله ورسله ثم قال له صلى الله عليه وسلم بما ياتيك قال ياتيني صادق وكاذب فقال النبي صلى الله عليه
وسلم خلط عليك الامر ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني قد خبات لك خبيئة وخبأ له يوم
تاتي السماء بدخان مبين قال ابن صياد هو الدخ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اخسأ فلن
تعدو قدرك فقال عمر يا رسول الله ائذن لي فاضرب عنقه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان
يكن فلن تسلط عليه يعني الدجال وان لا يكن فلا خير لك في قتله ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اپنی اصحاب کے ہمراہ ابن صیاد پاس تشریف لیگئے اور عمر بن خطاب بھی آپ کے ہمراہ تھے اور ابن صیاد بنی مغالہ کے خلی مین بچون مین کھیل رہا تہا اوسکو خبر نہین ہوئی تہا دس نے آپ کو پہچانا یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اوسکے کلیجہ پر مارا اور اوس سے فرمایا کیا تو گواہی دیتا ہے کہ مین اللہ کا رسول ہون اوس نے آپ کیطرف دیکھا اور کہا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ آپ سب کے اُمیون کے رسول ہین پھر ابن صیاد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ گواہی دیتے ہین کہ مین اللہ کا رسول ہون تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا مین نے اللہ پر ایمان لایا اور اوس کے رسولون پر پھر آپ نے دس سے فرمایا تجھپر کیا آتا ہے اوس نے کہا کہ میری پاس تو آتا ہے سچا اور جہوٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا تیرا کام مشتبہ ہے **ف** یعنے بعض خبر سچ آتی ہے اور بعض خبر جہوٹ پڑتی ہے جیسے کاہنون کی عادت ہے کہ شیطان اونپر جہوٹی سچی خبرین القا کیا کرتے ہین **ف** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے تیری لیے ایک چھپی ہوئی چیز رکہی ہے اور چھپا رکہا حضرت نے اوسکیلیے اس آیت کو اپنے دل مین یوم تاتی السماء بدخان مبین۔ تب اوس نے کہا چھپی ہوئی چیز دخ ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا دور ہو تو اپنی اندازی سے ہرگز نہ بڑہیگا حضرت عمر نے عرض کیا یارسول اللہ آپ مجھ اوسکی گردن مارنے کیلیے حکم فرمایئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ دجال ہے تو تو اوسپر قادر نہ ہوگا اور اگر وہ نہین ہے تو اوسکے قتل مین کچھ بہتری نہین ہے (یعنے بی فائدہ ہے) **عن** ابن عمر یقول واللہ ما اشک ان المسیح الدجال ابن صیاد ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے خدا کی قسم ابن صیاد بلاشبہ دجال ہے (یعنے اون دجالون مین سے جنکے ظاہر ہونے کی حدیثین کوئی دوسری حدیث مین ہے نہ وہ دجال جو آخر زمانے مین ہوگا) **عن** محمد بن المنکدر قال رایت جابر بن عبد اللہ یحلف باللہ ان ابن صیاد الدجال فقلت تحلف باللہ فقال انی سمعت عمر یحلف علی ذلک عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم ینکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ محمد بن منکدر سے روایت ہے کہ جابر بن عبد اللہ کو مین نے خدا کی قسم کہاتے ہوئے دیکہا ہے کہ ابن صیاد دجال ہے تو مین نے کہا کیا تم اسپر خدا کی قسم کہاتے ہو تو اونہون نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس مین نے عمر کو اسی پر قسم کہاتے ہوئے دیکہا ہے پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اوسپر انکار نفرمایا **عن** جابر قال فقدنا ابن صیاد یوم الحرۃ ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ یوم حرہ کو ابن صیاد ہم سے گم گیا **ف** حرہ کا وہ واقعہ ہے جو مدینہ معظمہ مین یزید کے لشکر سے واقع ہوا ہے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی یخرج ثلاثون دجالون کلھم یزعم انہ رسول اللہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ قائم ہوگی قیامت جبتک تیس دجال نہ نکلین گے اور ہر ایک اون مین سے اپنی کو اللہ کا رسول جانے گا **ف** شاید ابن صیاد انہی دجالون مین سے ہو ایک روایت مین ہے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی یخرج ثلاثون کذابا دجالا کلھم یکذب علی اللہ وعلی رسولہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ قائم ہوگی قیامت جبتک تیس جہوٹے

یعقاب قال ابوداؤد رواہ کما قال خالد ابو اسامۃ وجماعۃ وقال شعبۃ فیہ ما من قوم یعمل فیہم
بالمعاصی ہم اکثر ممن یعملہ ترجمہ ابوبکر رض سے روایت ہی کہ انہون نی اللہ تعالی کی حمد و ثنا کر کے کہا ای لوگو متقریتم اس آیت کو
پڑہا کرتے ہو اور تاویل اوسکو کہتے ہو (یہ آیت) تمہاری پر لازم ہی اپنی جان کی فکر کرنا اور جو کوئی بہکا وہ تمہارا کچھ بگاڑ نہین سکتا جب
تم راہ پر رہو) حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا ہی آپ فرماتی تھے مقرر جبکہ لوگ ظالم کے ستم کو دیکھین اور اوسکا
ہاتھ نہ پکڑین تو قریب ہی کہ اللہ اپنے عذاب مین اون سب کو پکڑے (یعنے جو ظالم نہ ہون وہ بہی گرفتار ہون) رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے مین نے سنا ہی آپ فرماتی تھے ایسے کوئی قوم نہین ہی کہ اوس مین برے کام ہوتے ہون اور باوجود قدرت کے لوگ
اون برے کاموں کو نہ بگاڑین مگر اللہ اون سبون کو عذاب مین گرفتار کرے (یعنے ضرور ایسا ہوگا کہ جب لوگ برے کام کرنے لگینگے
اور اچہی (باوجود قدرت) کے اونکا منع کرنا چہوڑ دینگے تو سب عذاب مین گرفتار ہون گے) شعبہ نے کہا ایسی کوئی قوم
نہین جسمین گناہ ہوتے ہون اور اکثر لوگ اوس مین گناہ کرنیوالے ہون (پہر اون سب پر عذاب نازل ہو) عن جریر قال سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من رجل یکون فی قوم یعمل فیہم بالمعاصی یقدرون علی ان یغیروا
علیہ فلا یغیروا الا اصابہم اللہ بعذاب من قبل ان یموتوا ترجمہ جریر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم سے مین نی سنا ہی آپ فرماتے تھے جو شخص کسی قوم مین برے کام کیا کرتا ہو اور قوم والی باوجود قدرت کے اوسکو اور اوسکے کام کو
نہ بگاڑین تو اللہ اونپر عذاب اون کے موت سے پہلے ہی پہونچاتا ہی ف معلوم ہوا کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر
کے چہوڑ دینے کے سبب سے دنیا مین بہی عذاب اترتا ہے اور آخرت کا عذاب بہی لگا رہتا ہے عن ابی سعید الخدری
قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من رای منکرا فاستطاع ان یغیرہ بیدہ فلیغیر بیدہ
وقطع هذا بقیۃ الحدیث فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذالک اضعف الایمان ترجمہ
ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے مین نے سنا ہی جو کوئی تم مین خلاف شرع کام کو دیکھے اور قدرت
رکہتا ہو ہاتہ سے بگاڑنے کی تو اوسکو اپنے ہاتہ سے بگاڑ دے (یعنے ہاتہ پکڑ منع کرے اور مار کہپے) اور جو ہاتہ سے بگاڑنے کی طاقت
نہ ہو تو زبان ہی سے اور جو اسکی بہی قدرت نہ ہو تو اپنے دل ہی مین۔ یعنے دل ہی مین برا جانے اور یہ بہت سستا ایمان ہی (
یعنی اس سے کم کوئی درجہ ایمان کا نہین ہی کہ بڑے کام کو دل سے تو برا جانے اور ایسی لوگون سے متنفر رہے اگر دل سے بہی
برا نہ جانے اور اونکا شریک ہو تو ایمان کا ذرا بہی اثر نہ رہا) عن ابی امیۃ الشعبانی قال سالت ابا ثعلبۃ الخشنی
فقلت یا اباثعلبۃ کیف تقول فی ہذہ الایۃ علیکم انفسکم قال اما واللہ لقد سالت عنہا خبیرا
سالت عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال بل ائتمروا بالمعروف وتناہوا عن المنکر حتی اذا رایت شحا
مطاعا وہوی متبعا ودنیا مؤثرۃ واعجاب کل ذی رای برایہ فعلیک یعنی بنفسک ودع عنک
العوام فان من ورائکم ایام الصبر الصبر فیہ مثل قبض علی الجمر للعامل فیہم مثل اجر خمسین

رجالا یعملون مثل عمله وزادنی غیره قال یارسول الله ایجزخمسین منهم قال اجر خمسین منکم
ترجمہ ابو ثعلبہ خشنی سے روایت ہے کہ ابو ثعلبہ خشنی سے میں نے پوچھا کہ ای ابا ثعلبہ تم اس آیت میں کیا کہتے ہو (تحقیق سے تم پر تمہاری
اپنی جان کی فکر) انہوں نے جواب دیا تم نے خوب جاننے والے سے پوچھا خدا کی قسم ہے اس آیت کا حال رسول اللہ صلی اللہ
سلم سے میں نے پوچھا (کیا امر بالمعروف کیفر درتاس آیت سے باقی نہیں رہی) تو آپ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ بات بتلا دو اور برے کام سے
منع کرو یہانتک کہ جب تو دیکھو کہ بخیلی کے تابعداری کیجاوے اور عجب کرنا ہر صاحب رای کا اپنی رای سے پر تو لازم پکڑ لینے اپنی ذات کو اور
عوام کو اپنی طرف چھوڑ دو اسلیے کہ پھر تمہاری آگے صبر کے دن ہیں اور ان دنوں میں صبر کرنا ایسا ہی جیسے چنگاری ہاتھ میں رکھے رہنے جیسی (چنگاری
ہاتھ میں رکھکر صبر کرنا مشکل ہے) اور ان دنوں میں عمل کرنیوالے کے لیے تو اب پچاس صحابہ کے برابر ہے صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ کیا
ثواب پچاس شخص کا جو ہے تو وہ شخص ان میں کے تو آپ نے فرمایا بلکہ تم میں کے پچاس شخص (یعنی ایسے فتنہ اور فساد کے زمانے
میں جو کوئی سیدھے راہ پر چلے اور شرع کی پیروی کرے اوسکا درجہ تم میں سے پچاس شخص کے برابر ہے) عن عبداللہ بن عمرو
بن العاص ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کیف بکم وبزمان اویوشک ان یاتی زمان یغربل
الناس فیہ غربلة تبقی حثالة من الناس قد مرجت عہودهم وامانا تهم واختلفوا فکانوا هکذا وشبک
بین اصابعه فقالوا کیف بنا یارسول اللہ قال تاخذون ما تعرفون وتذرون ما تنکرون
وتقبلون علی امر خاصتکم وتذرون عامتکم ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا کیا حال ہوگا اوس زمانے میں یا یوں فرمایا کہ وہ زمانہ قریب ہے جب لوگ چھانے جاوینگے (یعنی
جو اچھے اچھے ہیں وے گزر جاوینگے اور برے برے کوڑا کرکٹ رہ جاوینگے انہوں کے اقرار پورے ہونگے نہ انوں میں امانت ہوگی
(یعنی بدعہدے اور خیانت کرینگے) آپسمیں اختلاف کرینگے اور اسطرح ہو جاوینگے آپ نے ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے
ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالا صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ اوسوقت ہم کیا کیا کریں آپ نے فرمایا جو تم کو بھلا معلوم ہو اوسکو
اختیار کرو اور جو برا معلوم ہو اوسکو چھوڑ دو اور اپنی خاص فکر کرو اور عام لوگوں کی فکر چھوڑ دو ف یعنی جب ایسا
سخت فتنہ ہو اور عالم میں گمراہی پھیل جاوے اور سمجھانے سے بھی ہدایت کی توقع نہ رہے اوسوقت اپنی ہی نفس کی اصلاح کرے
اور اور لوگوں کی فکر چھوڑ دے عن عبداللہ عمرو بن العاص قال بینما نحن حول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذ ذکر الفتنة فقال اذا رایتم الناس قد مرجت عہودهم وخفت امانتهم وکانوا هکذا وشبک بین
اصابعه قال فقمت الیه فقلت کیف افعل عند ذلک جعلنی اللہ فداک قال الزم بیتک واملک علیک
لسانک وخذ بما تعرف ودع ما تنکر وعلیک بامر خاصة نفسک ودع عنک امر العامة ترجمہ عبداللہ بن عمرو
بن العاص سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد بیٹھے ہوئے تھے انہی میں آپ نے ذکر کیا فتنہ کا اور فرمایا جب تم
لوگوں کو دیکھو اپنے عہد کا خیال نہ کرینگے اور امانت کو چھوڑ دینگے اور ایسے شاذ و نادر لوگ ہونگے (یعنی جاوینگے) اور انکا یہ حال ہوگا

آپ نے ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسری ہاتھ کے انگلیوں میں ڈالا تب تو میں گھبرا ہوا اور میں نے پوچھا ایسے وقت میں میں کیا کروں اللہ مجکو آپ پر فدا کرے آپ نے فرمایا گھر رہے اپنی گھر کو اور روک لے اپنی زبان کو اور جو بات شریعت کی رو سے اچھی معلوم ہو اوسکو اختیار کرلے اور بری بات کو چھوڑ دے اور خاص اپنے نفس کی فکر کر اور عام لوگوں کی فکر چھوڑ دے ف کیونکہ نازک حالت میں اپنے تئیں بچانا دشوار ہوجاتا ہے اور تو کیا بچا دے گا عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الجہاد کلمۃ عدل عند سلطان جائر او امیر جائر ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر ہے جہاد یہ ہے کہ انصاف کی بات کہی ظالم بادشاہ کے روبرو یا ظالم حاکم کے روبرو (اور اوسکے ڈر سے یا خوشامد سے ناحق بات نہ کہے کہ وہ اور گمراہ ہوجاوے) عن العرس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا عملت الخطیئۃ فی الارض کان من شہدہا فکرہہا وقال مرۃ انکرہہا کان کمن غاب عنہا ومن غاب عنہا فرضیہا کان کمن شہدہا ترجمہ عرس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب زمین میں گناہ کیا جاتا ہے تو جس نے اوس گناہ کو دیکھا اور برا جانا تو اوس کی مثل ایسی ہے جیسے اوس نے اوس گناہ کو نہیں دیکھا اور جس نے نہیں دیکھا لیکن گناہ سے راضی ہے اوس نے گویا دیکھا عن عدی بن عدی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ قال من شہدہا فکرہہا کمن غاب عنہا ترجمہ عدی بن عدی سے ایسا ہی ہے جیسا عرس نے روایت کیا اسمیں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا جسکے سامنے گناہ کی بات ہوئی لیکن وہ ناراض ہے تو گویا اوسکے سامنے نہیں ہوئی عن ابی البختری قال اخبرنی من سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول وقال سلیمان حدثنی رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لن یہلک الناس حتی یعذروا او یعذروا من انفسہم ترجمہ ابو البختری سے روایت ہے میں نے اوس شخص سے سنا جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا سلیمان کی روایت میں ہے میں نے رسول اللہ کے صحابہ میں سے ایک شخص سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ ہرگز ہلاک ہون گے جبتک کہ اونکی ذات کے گناہون کی کثرت نہ ہووے اور اونکو کوئی عذر باقی نہ رہے **باب** قیام الساعۃ قیامت آنے کا بیان عن عبد اللہ بن عمر قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ صلاۃ العشاء فی آخر حیاتہ فلما سلم قام فقال ارایتکم لیلتکم ہذہ فان علی راس مائۃ سنۃ منہا لا یبقی ممن ہو علی ظہر الارض احد قال ابن عمر فوہل الناس فی مقالۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلک فیما یتحدثون عن ہذہ الاحادیث عن مائۃ سنۃ وانما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یبقی ممن ہو الیوم علی ظہر الارض یرید ان یخترم ذلک القرن ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکرات عشا کی نماز پڑہی اپنی آخر عمر شریف میں جب سلام پہیرا تو کہڑے ہوئے اور فرمایا تم نے اس رات کو دیکھا جتنے آدمی اس رات کو تمام روی زمین پر ہیں اون میں سے کوئی سو برس کے بعد نہ رہیگا ابن عمر نے کہا یہ سنکر لوگ

مقاتلے میں پہنچ گئے جب تو ایسی ہی باتیں بیان کرتے ہیں کہ سو برس میں قیامت آوے گی (حالانکہ آپ ہی یہ مطلب نہیں سمجھا
لوگ سمجھ کر بیٹھے کہ سو برس میں قیامت آجاویگی) بلکہ آپ نے یہ فرمایا تھا کہ جتنے لوگ آج کے روز روی زمین پر ہیں ان میں سے
کوئی سو برس کے بعد نہ رہے گا مطلب یہ تھا کہ یہ قرن گذر جاوے گا اور دوسرا قرن آویگا چنانچہ ایسا ہی ہوا اس روز سے
ایک صدی کے اندر تمام صحابہ گزر گئے اس حدیث سے ظاہر ہوا کہ قرن ہندی غیر وجس نے پانسو برس کے بعد عمر پائی صحابیت کا کیا
تھا اور دنگرا اور جھوٹا تھا عن ابی ثعلبۃ الخشنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لن یفلت اللہ ھذہ
الامۃ من نصف یوم ترجمہ ابو ثعلبہ خشنی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اس امت کو قیامت سے
دنوں میں سے) آدھے دن سے کم نہ رکھے گا یعنے پانسو برس سے کم یہ امت نہ رہیگی عن ابی وقاص عن النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قال انی لارجو ان لا یقوم امتی عند ربھا ان یوخرھم نصف یوم قیل لسعد کم نصف
ذلک الیوم قال خمسمائۃ سنۃ ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
میں امید رکھتا ہوں کہ میری امت اتنی تو عاجز نہ ہوگی کہ اللہ دن کو آدھے دن کی مہلت نہ دیوے لوگوں نے سعد سے کہا کہ آدھے
دن سے کیا مراد ہے انہوں نے کہا پانسو برس (یہ سیل آیہ یوم ان یوما عند ربک کالف سنۃ مما تعدون تیرے رب کے نزدیک ایک دن ہزار برس کا
ہے)

آخر کتاب الملاحم

تمام ہوئی اللہ جل جلالہ کے فضل سے کتاب الملاحم کے مع متعلقات اوسکے کے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اول کتاب الحدود

شروع ہوئی کتاب حدود کی یعنے حد زنا اور سرقہ اور شرب خمر اور قذف اور ارتداد اور قطع طریق وغیرہ کے
الحکم فیمن ارتد جو شخص دین اسلام سے پھر جاوے عن عکرمۃ ان علیا علیہ السلام حرق ناسا ارتدوا عن الاسلام
فبلغ ذلک ابن عباس فقال لم اکن لاحرقھم بالنار ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تعذبوا
بعذاب اللہ ولکنت قاتلھم بقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال من بدل دینہ فاقتلوہ فبلغ ذلک علیا علیہ السلام فقال ویح ابن ام عباس ترجمہ عکرمہ سے روایت ہے
حضرت علی نے بیدین میں جو لوگ اسلام سے پھر کر مرتد ہوگئے تھے اونکو جلوا دیا یہ خبر ابن عباس کو پہونچی تو انہوں نے کہا
کہ اگر میں اوسوقت میں ہوتا تو انہیں آگ سے نہ جلاتا اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا تعالے کے خاص عذاب سے
تم عذاب نکرو (یعنے آگ سے کیونکہ جلاو) بلکہ میں اون مرتدوں کو قتل کرتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کے موافق
کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی اسلام کو چھوڑ کر اور کوئی دین لے تو اوسکو مار ڈالو پھر جب ابن عباس
کے اس کہنے کی خبر حضرت علی کو پہونچی تو انہوں نے کہا واہ واہ ابن عباس یعنے اون کی تعریف کی کہ انہوں نے سچ کہا
عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل دم رجل مسلم یشھد ان لا الہ الا اللہ

وانی رسول اللہ الا باحدی ثلاث الثیب الزانی والنفس بالنفس والتارک لدینہ المفارق للجماعۃ ترجمہ
عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں حلال ہے خون اُس مسلمان کا جو گواہی دیتا ہو
اسکی کہ نہیں کوئی پوجنے کے لائق سوائے خدا کے اور اسکی کہ میں پیغمبر ہوں خدا کا مگر تین صورت سے ایک تو حرام کرنے والا
نکاح کے بعد دوسرے جان لے جان کے تیسرے مرتد جس نے اسلام کا دین چھوڑا مسلمان کی گروہ سے علحدہ ہوا ف
یعنی مسلمان کا قتل تین صورت سے ہے ایک تو حرام کار نکاح والا دوسری خون کے بدلے خون تیسری مرتد جس نے اسلام کا دین چھوڑا
عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل دم امرئ مسلم یشھد ان لا الہ الا
اللہ وان محمدا رسول اللہ الا باحدی ثلاث رجل زنی بعد احصان فانہ یرجم ورجل خرج محاربا
للہ ورسولہ فانہ یقتل او یصلب او ینفی من الارض او یقتل نفسا فیقتل بھا ترجمہ حضرت ام المومنین
عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کا قتل کرنا درست نہیں ہے یعنی اوس شخص کا جو شہادت
دیتا ہو اسبات کی نہیں ہے کوئی سچا معبود سوائے خدا کے اور محمدؐ اوسکے رسول ہیں مگر تین وجہ سے ایک تو یہ کہ وہ محصن ہو یعنی اوسکا
نکاح ہو چکا ہو پھر وہ زنا کرے تو وہ سنگسار کیا جاویگا دوسری وہ جو اللہ اور اوس کے رسول سے لڑنیکے لیے نکلے یعنی رہزنی
کرے تو وہ قتل کیا جاویگا یا سولی دیا جاویگا یا قید کیا جاویگا جلاوطن ہوگا۔ تیسری وہ جو خون کرے معصوم کا جیسے مسلمان کا
تو اوسکے قصاص میں (اگر وارث قصاص چاہیں) قتل کیا جاویگا عن ابی بردۃ قال قال ابو موسی اقبلت الی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم ومعی رجلان من الاشعریین احدھما عن یمینی والاخر عن یساری فکلاھما سال العمل والنبی
صلی اللہ علیہ وسلم ساکت فقال ما تقول یا ابا موسی او یا عبد اللہ بن قیس قلت والذی بعثک بالحق
ما اطلعانی علی ما فی انفسھما وما شعرت انھما یطلبان العمل قال وکانی انظر الی سواکہ تحت شفتہ
قلصت قال لن نستعمل او لا نستعمل علی عملنا من اراد ہ ولکن اذھب انت یا ابا موسی او یا عبد اللہ بن قیس
فبعثہ علی الیمن ثم اتبعہ معاذ بن جبل قال فلما قدم علیہ معاذ قال انزل والقی لہ وسادۃ فاذا رجل
عندہ موثق قال ما ھذا قال ھذا کان یھودیا فاسلم ثم راجع دینہ دین السوء قال لا اجلس حتی
یقتل قضاء اللہ ورسولہ قال اجلس نعم قال لا اجلس حتی یقتل قضاء اللہ ورسولہ ثلاث مرات فامر
بہ فقتل ثم تذاکرا قیام اللیل فقال احدھما معاذ بن جبل اما انا فانام واقوم واحتسب
فی نومتی ما ارجو فی قومتی ترجمہ ابوبردہ سے روایت ہے ابوموسی نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور میرے
ساتھ دو شخص اشعری تھے دونوں نے آپ سے عاملی کا عہدہ طلب کیا (یعنی عامل کی خدمت پر مقرر ہونا چاہا) اور رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم چپ بیٹھے رہے آپ نے فرمایا تم کیا کہتے ہو ای ابوموسے یا عبداللہ بن قیس ابوموسے کا نام ہے) میں نے
کہا قسم اوس شخص کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر بنا کے بھیجا ان دونوں نے مجھ خبر نہیں کی جو انکے دلوں میں تھا اور مجھے معلوم نہ تھا

نہ تھا کہ یہ غافل ہونا چاہتے ہیں ابوموسے نے کہا کیا میں اس وقت آپ کے مسواک کو دیکھتا ہوں منہ شریف کے نیچے تھا اور سوکھا ہوا تھا
ہوا تھا پھر آپ نے فرمایا ہم اپنے کاموں پر اس شخص کو مقرر کرینگے جو ان کی خواہش کرے یہ بھی ایک عمدہ طریقہ آپ نے اسلامی حکومت میں مقرر
کرنیکا اختیار کیا اور بتلایا کہ جو شخص کسی خدمت کی آرزو یا خواہش کرے وہ کام اوسکو نہ دیا جاوے اور جو خواہش نہ کرے اوسکو دیا جاوے
لیکن تو جا ابی ابوموسے یا عبداللہ بن قیس پھر آپ نے ابوموسی کو مقرر کیا یمن کی حکومت پر اور اوس کے پیچھے معاذ بن جبل کو روانہ
کیا جب معاذ ابوموسے کے پاس پہونچے تو انہوں نے معاذ سے کہا اتر و اور ایک تکیہ دان کا بچھا یا معاذ نے دیکھا کہ ایک
شخص بندھا ہوا ہے پوچھا یہ کون ہے ابوموسے نے کہا یہ شخص یہودی تھا بعد اوسکی مسلمان ہوگیا پھر اسلام سے مرتد ہوگیا اور اپنی پہلے
دین کیطرف چلا گیا معاذ نے کہا میں نہیں بیٹھونگا جبتک یہ قتل نہ کیا جاوے اللہ اور اوس کے رسول کے حکم کے موافق ابوموسی نے
کہا بیشک ایسا ہی ہوگا معاذ نے کہا نہیں میں کبھی نہیں بیٹھونگا جبتک یہ قتل نہ کیا جاوے گا اللہ اور رسول کے حکم کے موافق یہ
بار بھی کہا تب ابوموسی نے حکم کیا اوسکے قتل کا وہ قتل کیا گیا پھر ابوموسے اور معاذ دونوں نے شب بیداری کا ذکر کیا تو ان دونوں
میں سے کسی نے کہا شاید معاذ ہی نے کہا میں تو رات کو سوتا بھی ہوں اور عبادت بھی کرتا ہوں ما عبادت بھی کرتا ہوں سوتا بھی ہوں
اور مجھکو امید ہے کہ سونے میں بھی مجھ کو اتنا ہی ثواب ملے جتنا عبادت میں ملتا ہے **عن ابی موسی قال قدم علی معاذ و انا**
بالیمن رجل کان یہودیا فاسلم فارتد عن الاسلام فقال لا انزل حتی یقتل
فقتل قال احدھما وکان قد استتیب قبل ذلک ترجمہ ابوموسے سے روایت ہے معاذ بن جبل میرے پاس آئے اور میں
یمن میں تھا وہاں ایک شخص یہودی تھا جو اسلام لاکر پھر مرتد ہوگیا تھا جب معاذ آئے تو انہوں نے کہا میں اپنی جا نہ چھوڑونگا
نہ اوترونگا جبتک یہ شخص قتل نہ کیا جاوے پھر وہ شخص قتل کیا گیا اور قبل قتل کے اوسسے توبہ کرنیکو کہہ چکے تھے اگر اوس نے توبہ
نہ کی اور اسکا قتل لازم ہوا مرتد کا یہی حکم ہے پہلے اوسسے توبہ کراوینگے اگر توبہ نہ کرے تو قتل کرینگے **عن ابی بردۃ بمعنی القصۃ**
قال فاتی ابوموسی برجل قد ارتد عن الاسلام فدعاہ عشرین لیلۃ او قریبا منہا فجاء معاذ فدعاہ فابی
فضربہ بعنقہ قال ابوداؤد ورواہ عبدالملک بن عمیر عن ابی بردۃ لم یذکر الاستتابۃ ورواہ ابن
فضیل عن الشیبانی عن سعید بن ابی بردۃ عن ابیہ عن ابی موسی ولم یذکر فیہ الا استتابۃ ترجمہ
ابوبردہ سے یہی حدیث مروی ہے اور اسمیں یہ ہے کہ ابوموسی اشعری کے پاس ایک شخص لایا گیا جو اسلام سے پھر گیا تھا اور انہوں نے اوسسے
مسلمان ہوجانے کو کہا بیس رات تک یا کم و بیش اس سے پھر معاذ بن جبل آئے انہوں نے بھی اوسسے کہا کہ مسلمان ہوجا اوسنے انکار
کیا تو مار دی گئی گردن اوسکی اس روایت میں توبہ کرانیکا ذکر نہیں ہے **ف** مگر اسلام کیطرف بلانا اور مسلمان ہونے کو کہنا یہی توبہ
کرانا ہے اور تین یا چار دن کی مہلت دینا کسی حدیث سے ثابت نہیں ہے البتہ جب شبہ ہو اوسکو دین اسلام میں ہو اور اسکا مرتد کرنا ثابت
ہو پھر اگر نہ ماننے تو سوا قتل کے کوئی علاج نہیں ہے یہ حکم اللہ اور رسول کا ہے **عن القاسم بمعناہ القصۃ**
قال فلم ینزل حتی ضرب عنقہ ولم یذکر الاستتابۃ ترجمہ قاسم سے بھی حدیث مروی ہے اسمیں یہ بھی کہا ہے کہ معاذ نے تلوار

سورہ ہی برسے یہانتک کہ گردن پر بیٹھ دس کی اور تو بہ بخشدین کی اوس سے عکرمہ ابن عباس قال کان عبداللہ بن سعد بن
ابی سرح یکتب لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فازلہ الشیطان فلحق بالکفار فامر بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ان یقتل یوم الفتح فاستجار لہ عثمان بن عثمان فاجارہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ ابن عباس
روایت ہی عبداللہ بن سعد بن ابی سرح سے تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شیطان نی اوسکو اغوا کیا وہ پھر کافرون مین ملگیا جسدن
مکہ فتح ہوا اوس روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا اوسکے قتل کا جہان وہ ملے پہر امان مانگی اور کیوا سطے عثمان
بن عفان نے آپ نے اوسکو امان دی (وہ حضرت عثمان کا رضاعی بہائی تہا حضرت عثمان اوسے حضور اقدس مین لے آئے اور
بسبب تمام اوسکی سفارش کے تو قصور اوسکا معاف ہوگیا) عکرمہ سعد قال لما کان یوم فتح مکۃ اختبأ عبداللہ
بن سعد بن ابی سرح عند عثمان بن عفان فجاء بہ حتی اوقفہ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ
بایع عبداللہ فرفع راسہ فنظر الیہ ثلاثا کل ذلک یابی فبایعہ بعد ثلاث ثم اقبل علی اصحابہ فقال اما کان
فیکم رجل رشید یقوم الی ھذا حیث رانی کففت یدی عن بیعتہ فیقتلہ فقالوا ما ندری یا رسول
اللہ ما فی نفسک الا اومأت الینا بعینک قال انہ لا ینبغی لنبی ان تکون لہ خائنۃ الاعین ترجمہ سعد سے
روایت ہی جسدن مکہ فتح ہوا تو عبداللہ بن سعد بن ابی سرح عثمان بن عفان کے پاس چہپا عثمان اوسکو لیکر آئے یہانتک
کہ کہڑا کر دیا اوسکو رسول اللہ صلعم کے سامنے اور عرض کیا یا رسول اللہ بیعت کیجئے عبداللہ سے آپ نے اپنا سر اوٹہایا اور اوسکی طرف
تین بار دیکہا ہر بار آپ نے بیعت سے انکار کیا پہر تین بار انکار کرنے کے بعد آپ نے اوس سے بیعت کر لی بعد اوسکے آپ اپنے اصحاب
اپنے اصحاب کیطرف اور فرمایا کیا تم مین سے کوئی آدمی بھی عقلمند نہ تہا جب مجھے دیکہتا کہ مین نے بیعت نہ کی اس سے تو کہڑا ہوتا اور قتل کر
ڈالتا اوسکو اونہون نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نہین جانتے آپکے دلکا حال البتہ اگر آپ اشارہ کر دیتے اپنی آنکہہ سے تو ہم قتل کر
ڈالتے آپ نے فرمایا نبی کو یہہ لائق نہین ہی کہ کنکیون سے مخفی اشارہ کری اور ظاہر مین کچہہ کہے کیونکہ یہہ طریقہ دنیا دارون کا ہے
جسکو خدا سے خوف نہین ہے) عکرمہ جریر قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا ابق العبد الی الشرک
فقد حل دمہ ترجمہ جریر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا ہے آپ فرماتے تہے جب غلام اپنے مسلمان ہونیکے شرک
کیطرف بہاگا تو اوسکا خون مباح ہوگیا یعنے جب مسلمان کافر ہو جاوے تو اوسکا خون مباح ہی ہی) باب الحکم فیمن سب
النبی صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہے اوسکی کیا سزا ہے عکرمہ ابن عباس ان اعمی
کانت لہ ام ولد تشتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم و تقع فیہ فینہاھا فلا تنتہی و یزجرھا فلا تنزجر قال فلما
کان ذات لیلۃ جعلت تقع فی النبی صلی اللہ علیہ وسلم و تشتمہ فاخذ المغول فوضعہ فی بطنہا و اتکأ
علیہا فقتلہا فوقع بین رجلیہا طفل فلطخت ما ہناک بالدم فلما اصبح ذکر ذلک الی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فجمع الناس فقال انشد اللہ رجلا فعل ما فعل لی علی حقا الا قام فقام الاعمی یتخطی الناس

وهو يتزلزل حتى قعد بين يدي النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله انا صاحبها كانت تشتمك
وتقع فيك فانهاها فلا تنتهي وازجرها فلا تنزجر ولي منها ابنان مثل اللؤلؤتين وكانت بي رفيقة فلما
كانت البارحة جعلت تشتمك وتقع فيك فاخذت المغول فوضعته في بطنها واتكأت عليها
حتى قتلتها فقال النبي صلى الله عليه وسلم الا اشهدوا ان دمها هدر ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے
ایک اندہی کی ایک ام ولد تھی جو برا کہا کرتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ کی ہجو کیا کرتی تھی وہ اندھا جو اوسکا مولی تھا
اس بات سے اوسکو منع کرتا تھا لیکن وہ باز نہ آتی تھی اور جھڑکتا تھا لیکن وہ کسی طرح نہ مانتی تھی ایک رات کو (اوس کی عادت کا مزا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو شروع کی اور آپ کو برا کہنے لگی اوسکے مولی نے (یعنی اوس نے) جھڑکا لیکن اوسکی بیٹ پر کہا اور
زور دیا (یعنی جھری) پر یوجہ ڈالا وہ اوسکی بیٹ میں گھس گیا) وہ عورت مرگئی اوسکی دونوں رانوں کے بیچ میں ایک لڑکا گیا اور جہاں
وہ بیٹھی تھی وہ سب خون سے لتھ پتھ (رنگین) ہوگیا۔ جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس خون کا ذکر ہوا آپ
نے سب لوگوں کو جمع کیا اور فرمایا جس شخص نے یہ کام کیا ہے میں اوسکو خدا کی قسم دیتا ہوں اور اپنے حق کے جو میرا اوسپر ہے کہ وہ کھڑا
ہو جاوے (اور اقرار کردے کہ میں نے یہ کام کیا ہے) یہ سنکر وہی اندھا کھڑا ہوا اور لوگوں کو پھاندتا ہوا اور لڑتا ہوا آیا یہانتک
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آن کر بیٹھ گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں اوس لونڈی کا قاتل ہوں وہ آپ کو برا کہتی
تھی اور آپ کی ہجو کرتی تھی میں اوسکو منع کرتا تھا لیکن باز نہ آتی تھی اور جھڑکتا تھا جب بھی نہ مانتی تھی اور اوس کے پیٹ سے میرے
دو بیٹے ہیں مثل دو موتیوں کی اور میری بڑی رفیق تھے کل کی رات وہ آپ کو برا کہنے لگی اور آپ کی ہجو کرنے لگے تو میں نے چھرا
لیکر اوس کے پیٹ پر رکھا اور اوسپر زور دیا یہانتک کہ وہ مرگئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو گواہ رہو اوسکا خون
لغو ہے (یعنی ہدر ہے) اوسکا بدلہ نہ لیا جاویگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ذمی کافر مرد ہو یا عورت اگر ہمارے نبی کو برا کہے تو اوسکا قتل کرنا
درست ہے۔ عن علی رضی اللہ عنہ ان یہودیۃ کانت تشتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم وتقع فیہ فخنقھا رجل
حتی ماتت فابطل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دمھا ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے ایک یہودیہ برا کہا کرتی تھی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ کی ہجو کرتی تھی اسپر ایک شخص نے اوسکا گلا گھونٹا یہانتک کہ وہ مرگئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اوسکا خون لغو کردیا (یعنی ہدر کردیا اوسکا بدلہ یعنی قصاص یا دیت لینے کا حکم نہ فرمایا) عن ابی برزۃ قال کنت عند ابی بکر
رضی اللہ عنہ فتغیظ علی رجل فاشتد علیہ فقلت تاذن لی یا خلیفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اضرب عنقہ قال فاذھبت کلمتی غضبہ فقام فدخل فارسل الی فقال ما الذی قلت انفا قلت ائذن
لی اضرب عنقہ قال اکنت فاعلا لو امرتک قلت نعم قال لا واللہ ما کانت لتشر بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ترجمہ ابوبرزہ سے روایت ہے میں حضرت ابوبکر صدیق پاس بیٹھا تھا وہ ایک شخص پر غصہ ہوئے اور نہایت غصہ ہوئے (شاید اوس نے
کوئی بات بڑی کہی ہوگی) میں نے کہا اے خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ مجھے اجازت دیتے ہیں میں اوسکی گردن مارون

یہ کہنے سے اونکا غصہ جاتا رہا اور کہڑی ہوکر اندر چلے گئے پھر محبہ کو بلا بھیجا اور کہا تو نے کیا کہا تھا مین نے کہا آپ اجازت دیجیے تو مین اوسکی گردن مارون ابوبکر صدیق نے کہا اگر مین تجھے حکم کرتا تو تو اوسکی گردن مار ہی دیتا مین نے کہا بیشک مار دیتا ابوبکر نے کہا یہ درجہ کسی شہر کو بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حاصل نہین ہوا یعنے یہ رسول ہی کا منصب تہا کہ جو کوئی اون کی مخالفت کرے مارا وہ اونکو برا کہے اوس کی گردن مارہی جاوے اور کسی کا یہ درجہ نہین ہے **باب** فی المحاربۃ اللہ اور رسول سے لڑنے یعنی رہزنی کا بیان **عن** انس بن مالک ان قوما من عکل او قال من عرینۃ قدموا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاجتووا المدینۃ فامرلہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلقاح وامرہم ان یشربوا من ابوالہا وابانہا فانطلقوا فلما صحوا قتلوا راعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واستاقوا النعم فبلغ النبی صلی اللہ علیہ وسلم خبرہم من اول النہار فارسل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی اثارہم فما ارتفع النہار حتی جیء بہم فامر بہم فقطعت ایدیہم وارجلہم وسمر اعینہم والقوا فی الحرۃ یستسقون فلا یسقون قال ابوقلابۃ فہؤلاء قوم سرقوا وقتلوا وکفروا بعد ایمانہم وحاربوا اللہ ورسولہ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے کہ کچھ لوگ عکل کے یا عرینہ کے (دو قبیلون کے نام ہین) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس مدینے مین آئے اونکو مدینے کی آب وہوا موافق نہ ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو چند اونٹنیان دودہ والی دین اور حکم کیا اونکی موت اور دودہ پینے کا وہ چلے گئے (جنگل مین اونٹنیان لیکر) جب دوسرا دن ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چرواہے کو انہون نے مار ڈالا اور اونٹون کو ہنکا لی گئے یہ خبر آپ کو سویرے پہونچی آپ نے لوگون کو اون کے تعاقب مین روانہ کیا تو بہت دن چڑہا تہا وہ سب حاضر کیے گئے آپ نے حکم کیا اون کے ہاتھ اور پانون کاٹے گئے اور اون کی آنکہون مین گرم سلائی پہیری گئی اور جلتی ہوئی پتہرون مین ڈالدی گئی وہ پانی مانگتے تھے پر اونکو پانی نہ ملتا تہا ابوقلابہ نے کہا ان لوگون نے چوری کی اور خون کیا اور ایمان لانے کے بعد کافر ہوگئے اور اللہ اور اوسکی رسول سے لڑے (پہر اون کی سزا یہی تہی) جو کی گئی **عن** ایوب باسنادہ بہذا الحدیث قال فیہ فارسل سامیر فاحمیت فکحلہم وقطع ایدیہم وارجلہم وما حسمہم **ترجمہ** دوسری روایت مین یون ہے آپنے حکم کیا سلائیان گرم کرنیکا وہ اون کی آنکہون مین پہیر دی گئین اور اون کے ہاتھ اور پانون کاٹے گئے ایک ہی دفعہ اونکو مار نہین ڈالا **عن** انس بن مالک بہذا الحدیث قال فیہ فبعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی طلبہم قافۃ فاتی بہم قال فانزل اللہ تبارک وتعالی فی ذلک انما جزاء الذین یحاربون اللہ ورسولہ ویسعون فی الارض فسادا الآیۃ **ترجمہ** انس بن مالک ہی کی روایت ہے اس مین یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کے تعاقب مین مخبرون کو بہیجا وہ گرفتار ہوکر لائے گئے جب اللہ تعالی نے اونکے باب مین یہ آیت اوتاری انما جزاء الذین یحاربون اللہ ورسولہ الآیۃ یعنے بدلہ اون لوگونکا جو لڑتے ہین اللہ اور اوسکی رسول سے اور ملک مین فساد کرتے ہین یہ ہے کہ قتل کیے جاوین یا سولی دیے جاوین یا ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پانون کاٹے جاوین **عن** انس بن مالک ذکر الحدیث قال انس فلقد رایت احدہم یکدم الارض بفیہ عطشا حتی ماتوا **ترجمہ** انس بن مالک نے کہا مین نے اون مین سے ایک آدمی کو

دیکھا جو زمین کو اپنے منہ سے کھودتا تھا پیاس کے مارے یہانتک کہ وہ (تڑپ تڑپ کر) مرگیا (عن انس بن مالک بقیۃ
الحدیث بنحو زاد فیہ فنہی عن المثلۃ ترجمہ انس بن مالک سے ایسا ہی مروی ہے جتنا زیادہ ہے کہ پھر اسکے بعد آپ نے منع کیا
مثلہ سے (مثلہ تہ ہاتھوں کا منہ آنکھ پھوڑنا کان کاٹنا ان باتوں کو کہتے ہیں جنھوں نے کہا اوسوقت تک شراب کی ممانعت
نہ تھی پھر آپ نے منع کردیا بعضوں نے کہا یہ سورت قصاصاً تھے انہوں نے آپ کے چرواہوں کے ساتھ ایسا کیا تھا عن
ابن عمر ان ناسا اغاروا علی ابل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاستاقوھا وارتدوا عن الاسلام وقتلوا راعی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مؤمنا فبعث فی آثارھم فاخذوا فقطع ایدیھم وارجلھم وسمل
اعینھم قال فنزلت فیھم ایۃ المحاربۃ وہم الذین اخبر عنھم انس بن مالک الحجاج حین سالتہ ترجمہ
عبداللہ بن عمر سے روایت ہے چند لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں کو لوٹ لیا اور مرتد ہوگئے اور اسلام سے پھر گئے
اور آپ کے چرواہے کو مار ڈالا جو مسلمان تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اون کے تعاقب میں بھیجا پھر وہ گرفتار ہوکر
آئے آپ نے اون کے ہاتھ اور پاؤں کاٹے اور اون کی آنکھیں پھوڑیں اور اونہی کی شان میں محاربہ کی آیت اتری انما جزاء
الذین یحاربون اللہ ورسولہ اخیر تک اور اونہی لوگوں کا بیان انس بن مالک نے کیا تھا جب حجاج بن یوسف نے اسکا سوال ہوا (یعنی حال ان کا
پوچھا گیا) عن ابی الزناد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما قطع الذین سرقوا لقاحہ وسمل اعینہم
بالنار عاتبہ اللہ تعالی فی ذلک فانزل اللہ تعالی انما جزآء الذین یحاربون اللہ ورسولہ ویسعون فی الارض
فسادا ان یقتلوا او یصلبوا الآیۃ ترجمہ ابوالزناد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تہ ہاتھوں کاٹے
اور آنکھیں پھوڑیں ان لوگوں کے جنہوں نے اونٹ چرائے تھے تو اللہ تعالے نے عتاب کیا آپ پر اور فرمایا انما جزآء الذین یحاربون
اللہ ورسولہ ویسعون فی الارض فسادا اخیر تک یعنی ان لوگوں کو صرف قتل یا سولی یا تہ ہاتھوں کاٹنے کی سزا کافی تھی آنکھیں
پھوڑنا اور گرم جلتی ہوئے زمین میں ڈالنا اور ٹڑپا ٹڑپا کر مارنا کچھ ضرور نہ تھا اسی واسطے آپ نے آئندہ کے لیے مثلے سے منع فرمایا کہ کوئی اور
ایسا نہ کرے اور پھر ایسی سزا کیسکو دی) عن ابن عباس قال انما جزآء الذین یحاربون اللہ ورسولہ ویسعون
فی الارض فسادا ان یقتلوا او یصلبوا او تقطع ایدیھم وارجلھم من خلاف او ینفوا من الارض الی آخر
غفور رحیم نزلت ھذہ الایۃ فی المشرکین فمن تاب منہم قبل ان یقدر علیہ لم یمنعہ ذلک ان یقام
فیہ الحد الذی اصابہ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے اللہ نے فرمایا انما جزآء الذین یحاربون اللہ ورسولہ اخیر تک یہ آیت
مشرکین کے باب میں اتری ہے جو شخص ان میں سے گرفتار ہونے سے پہلے توبہ کرلے تو یہ نہ ہوگا کہ اوسکی دی ہوئی حد ساقط ہوجاوے فا
بلکہ توبہ کرلینے سے آخرت کا گناہ جاتا رہے گا مگر دنیا میں جو اس جرم کی سزا مقرر ہے وہ دیجاوے گی یہ عبداللہ بن عباس کا مذہب
اور بہت علما کے نزدیک جب کافر یا مشرک نے یہ کام حالت کفر میں کیے پھر توبہ کی اور مسلمان ہوگیا گرفتار ہونے سے پہلے تو سزا اوسکو دنیا کی
ساقط ہوجاویگی جیسے مسلمان یہ کام کرے اور گرفتار ہونے سے پہلے اون کو ترک کرے تو اوسکی سزا معاف ہوجاویگی بقیہ

اور یہ نص آیت ہے باب فی الحد یشفع فیہ حد شرعی کے دفع کے لیے سفارش کرنے میں عن عائشۃ رضی اللہ عنہا ان قریشا اھمھم شان المراۃ المخزومیۃ التی سرقت فقالوا من یکلم فیھا یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالوا ومن یجترئ الا اسامۃ بن زید حب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکلمہ اسامۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا اسامۃ اتشفع فی حد من حدود اللہ ثم قام فاختطب فقال انما ھلک الذین من قبلکم انھم کانوا اذا سرق فیھم الشریف ترکوہ واذا سرق فیھم الضعیف اقاموا علیہ الحد وایم اللہ لو ان فاطمۃ بنت محمد سرقت لقطعت یدھا ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مخزومی کی ایک عورت نے قریش کو غمگین کیا اسلیے کہ اوسنے چوری کی تھی پھر قریش آپس میں کہنے لگے کہ اس عورت کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کون عرض کریگا تو کہا کہ اسمیں اسامہ بن زید البتہ جرأت کرسکتا ہے کیونکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیارا ہے پھر اسامہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا اے اسامہ کیا تو اللہ کے حدود میں سفارش کرتا ہے پھر آپ کھڑے ہوگئے اور خطبہ سنایا اور فرمایا اسی نے تو کہا پاؤ اگلے جو تمسے پہلے تھے کہ جب کوئی شریف اوندیں اون میں چوری کرتا تو اوسکو بیسزا دیے چھوڑ دیتے اور جب کوئی اونمیں غریب بیچارہ چوری کرتا تو اوسپر چوری کی سزا کرتے اور خدا کی قسم ہے جو اگر محمد کی بیٹی فاطمہ بھی چوری آوے تو اوسکا ہاتھ بھی ضرور کاٹون ف یہہ ذکر آپ نے اوسکا ہاتھ کٹوا ڈالا معلوم ہوا کہ حکم شرع میں کسیکی رو رعایت نہ چاہیے اگلے امتین اسی کے سبب سے ہلاک ہوئین پہلے زمانہ مین اسلام کی بہی سلطنت شرع مین سستی کرنے سے ملاک ہوگئی اور یہہ جو بعض ناواقف فقہا مین کہ ہر چند پسینہ زنی اور نوحہ گری حرام ہے لیکن سبط مصطفی اور جگر گوشہ فاطمہ زہرا یعنے حسین کے ماتم مین درست ہے یہ حدیث سے معلوم ہوا کہ غلط بات ہے اسواسطے کہ حکم شرع سب کیواسطے برابر ہے جو چیز حرام ہے سب کیواسطے برابر ہے شریف اور ذلیل کا اسمین کچھ فرق نہین عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت کانت امراۃ مخزومیۃ تستعیر المتاع وتجحدہ فامر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بقطع یدھا وقص نحو حدیث اللیث قال فقطع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدھا قال ابو داؤد وروی ابن وھب ھذا الحدیث عن یونس عن الزھری وقال فیہ کما قال اللیث ان امراۃ سرقت فی عھد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ الفتح ورواہ اللیث عن یونس عن ابن شھاب باسنادہ فقال استعارت امراۃ وروی مسعود بن الاسود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو ھذا الخبر قال السرقت قطیفۃ من بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورواہ ابو الزبیر عن جابر ان امراۃ سرقت فعاذت بزینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مخزوم کی ایک عورت اس خصلت کی تھی کہ وہ چیز کو عاریت لیکر منکر ہو جاتی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکے ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا زہری کی روایت مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکا ہاتھ کاٹا کہا ابو داؤد نے روایت کیا ابن وہب نے اس حدیث کو یونس سے انہون نے زہری

اور اوس مین بھی ایسا ہی ہے جیسے لیث کی روایت مین ہے کہ ایک عورت نے چوری کی تھی فتح مکہ کے سال مین اور روایت کیا اوسکو لیث نے یونس سے انہون نے ابن شہاب سے اسی اسناد سے اوس مین یہ ہے کہ اوس عورت نے عاریت لی تھی (کوئی چیز پھر منکر ہوگئی) اور روایت کیا اوسکو مسعود بن الاسود نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اوس مین یہ ہے کہ اوس عورت نے ایک چادر چرائی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر مین سے کہا ابو داؤد نے روایت کیا اوسکو ابو الزبیر نے جابر سے کہ ایک عورت نے چوری کی پھر بھاگ گئی زینب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے **ف** بالجملہ عاریت لیکر مکر جانا بھی چوری مین داخل ہے اور اوسمین ہاتھ کاٹنا لازم ہوگا امام احمد اور اسحاق کا یہی قول ہے اور یہ حدیث دلیل ہے اون کی اور جمہور علما کے نزدیک عاریت لیکر مکر جانے مین ہاتھ نہ کاٹا جاویگا کیونکہ یہ سرقہ نہین ہے اور حدود دفع ہوجاتے ہین شبہات سے سرقہ یہ ہے کہ مال معصوم غیر کے ملک مخفی طور سے لیوے اور عاریت کا مال تو پہلے سے مستعیر کے قبضے مین تھا اور حدیث محمول ہے اس امر پر کہ اوس عورت نے چوری کی ہوگی جیسے بعضی روایتون مین ہے **باب** الستر علی اھل الحدود حتی المقدور حد قائم کرنے مین احتیاط کرنا اور دفع کردینا **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقیلوا ذوی الھیئات عثراتھم الا الحدود

ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درگزر کرو اون کی لغزشون سے جو بڑے ہون کے سوا اون کے جو ذی مروت اور شریف ہو کوئی خطا اوسکی پہلے سے ظاہر نہ ہوئی ہو یعنی آدمی پر پہلے قصور مین حمایت اور درگزر چاہیے حافظ سراج الدین قزوینی نے کہا کہ یہ حدیث موضوع ہے لیکن رد کیا اون پر حافظ ابن حجر نے اور ابن صدی نے کہا کہ منکر ہے بہرحال ضعیف تو ضرور ہی اگرچہ اور طریقے سے بھی مروی ہے **باب** العفو عن الحدود ما لم تبلغ السلطان جبتک حد کا مقدمہ قاضی تک نہ پہونچے تو اوسکا چھپا دینا بہتر ہے **عن** عبداللہ بن عمرو بن العاص ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال تعافوا الحدود فیما بینکم فما بلغنی من حد فقد وجب

ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپس مین تم اپنی حدون کو معاف کردو **ف** یہ خطاب ائمہ حکام اور فضلات کی طرف لیجانی سے پہلے ہے کیونکہ بعد لیجانے موجبات حدود کے نزدیک ائمہ اور حکام وغیرہما کے عفو جائز نہین جیسا کہ اسی پر فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فما بلغنی من حد فقد وجبت **ت** جب حد میرے پاس پہونچی تو مقرر واجب ہوگئی پھر وہ درگزر نہین ہوسکتی **باب** فی الستر علی اھل الحدود حتی المقدور اگر کسی حد کا کام ہوجاوے تو اوسکو چھپانا چاہیے

عن نعیم ان ماعزا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاقر عندہ اربع مرات فامر برجمہ وقال لھزال لو سترتہ بثوبک لکان خیرا لک

ترجمہ نعیم سے روایت ہے ماعز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور چار بار آپ کے سامنے اقرار کیا (زنا کا) آپ نے حکم دیا اونکو سنگسار کرنے کا اور ہزال ایک شخص تھا جس نے ماعز کو اقرار کرلینے کا حکم کیا تھا اوسسے فرمایا اگر تو اس بات کو کپڑے ڈال کر چھپا لیتا تو تیرے لیے بہتر ہوتا **عن** ابن المنکدر ان ھزالا امر ماعزا ان یاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیخبرہ

ترجمہ ابن منکدر سے روایت ہے ہزال نے ماعز کو حکم کیا تھا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جاؤ اور اپنا حال بیان کرو کہ مین نے

یعنی اور (زنا) کیا ہے **باب** فی صاحب الحد یجئی فیقر جس نے حد کا کام کیا ہو پھر خود امام کے پاس آکر اقرار کرے **عن** وائل ان امرأۃ خرجت علی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم تریدالصلاۃ فتلقاھا رجل فجللھا فقضی حاجتہ منھا فصاحت وانطلق فمر علیھا رجل ان ذاک فعل بی کذا وکذا ومرت عصابۃ من المھاجرین فقالت ان ذاک الرجل فعل بی کذا وکذا فانطلقوا فاخذوا الرجل الذی ظنت انہ وقع علیھا فاتوھا بہ فقالت نعم ھو ھذا فاتوا بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما امر بہ قام صاحبھا الذی وقع علیھا فقال یارسول اللہ انا صاحبھا فقال لھا اذھبی فقد غفر اللہ لک وقال للرجل قولا حسنا وقال للرجل الذی وقع علیھا ارجمہ فقال لقد تاب توبۃ لو تابھا اھل المدینۃ لقبل منھم **ترجمہ** وائل بن حجر سے روایت ہے کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نماز کو نکلی اوسکو ایک مرد ملا جو اوس پر چڑھ بیٹھا اور اُس نے جماع کیا پھر جا کر کے وہ شخص چلا گیا بعد اوسکے وہ عورت چلائی لیکن وہ مرد چلا گیا اوسوقت ایک اور شخص اُس عورت کے سامنے سے گزرا وہ عورت بولی فلان مرد نے میرے ساتھ یہہ کام کیا ہے اور ایک جماعت مہاجرین میں سے آگئی اون سے بھی وہ عورت یہی بولی کہ فلان مرد نے میرے ساتھ ایسا کام کیا ہے وہ سب لوگ یہ سنکر چلے گئے اور اُس مرد کو جا کر پکڑا جسکا نام اس عورت نے بتایا تھا پھر اوسکو عورت کے سامنے لیکر آئے وہ بولی ہاں وہ مرد یہی ہے تب صحابہ اوس مرد کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیکر آئے آپ اوس پر حد کرنیکا حکم کرنے ہی تھے کہ وہ خود کھڑا ہو گیا اور بولا یا رسول اللہ میں نے یہ کام اوس سے کیا ہے آپ نے عورت سے فرمایا تو چلی جا اللہ نے تیرا گناہ بخشدیا (کیونکہ یہ کام تیری رضامندی سے نہیں ہوا) اور مرد کو کچھ اچھا فرمایا پھر صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ اوس مرد کو رجم کیجیے آپ نے فرمایا اوس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر ساری مدینے کے لوگ ایسی توبہ کریں تو اون کیطرف سے قبول ہو جاوے (یہ حدیث ظاہر میں مشکل ہے کہ باوصف اقرار کے آپ نے اوسکو رجم کیوں نہ کیا) **باب** فی التلقین فی الحد حاکم حد کے مجرم کو ایسی بات سکھادے جس سے حد جاتی رہے **عن** ابی امیۃ المخزومی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتی بلص قد اعترف اعترافا ولم یوجد معہ متاع فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اخالک سرقت قال بلی فاعاد علیہ مرتین او ثلاثا فامر بہ فقطع وجیء بہ فقال استغفر اللہ وتب الیہ فقال استغفر اللہ واتوب الیہ فقال اللھم تب علیہ ثلاثا **ترجمہ** ابو امیہ مخزومی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس چور کو لائے اور اوس نے اقرار بھی کیا مگر اوسکے پاس کچھ مال نہ ملا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا میں تو تجھے چور گمان نہیں کرتا تو تو نے مال چرایا ہو اوس نے عرض کیا کیوں نہیں پھر اوسنے اوسکو دو یا تین بار تکرار کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکے ہاتھ کاٹنیکا حکم فرمایا اور کاٹا گیا (یعنے اوسکا ہاتھ پھر اوسکو آپ پاس لائے آپ نے اوس سے فرمایا تو اللہ سے بخشش مانگ اور اوس کی طرف رجوع کر تو اوس نے کہا میں اللہ سے معافی چاہتا ہوں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا اے اللہ تو اوسپر متوجہ ہو اور اوسکا گناہ معاف کر دے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے

کہ اجرا حد سے گناہ ساقط نہیں ہوتا بلکہ اجرا ی حد عبرت کے واسطے ہی اور گناہ توبہ اور استغفار سے معاف ہوتا ہی **باب** فی الرجل
یعترف بحد ولا یسمیہ کوئی شخص اپنے اوپر حد لازم ہونیکا اقرار کرے لیکن کونسی حد ہے یہ نہ کہے **عن** ابی امامۃ ان رجلا
اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یارسول اللہ انی اصبت حدا فاقمہ علی قال توضأت حین اقبلت قال
نعم قال هل صليت معنا حين صليينا قال نعم قال اذهب فان الله تعالى قد عفا عنك **ترجمہ** ابو امامہ سے
روایت ہی ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یارسول اللہ مین نے حد کا کام کیا ہے تو مجھپر حد قائم کیجیے آپنے
فرمایا جب تو ہماری پاس آیا تو وضو کیا تو نے وہ بولا ہان آپنے فرمایا تو نے ہمارے ساتھہ نماز پڑہی وہ بولا ہان آپنے فرمایا تو جا
اللہ جل جلالہ نے معاف کردیا گناہ تیرا (کیونکہ وضو کرنے سے اور نماز پڑہنے سے بہت سے گناہ معاف ہوجاتے ہین سبحان اللہ کیا
پروردگار کتنا رحیم ہی) **باب** فی الامتحان بالضرب مجرم کو مار پیٹ کرنا جرم کا اقرار کرانے کے لیے نادرست ہی **عن**
ازهر بن عبد الله الحرازي ان قوما من الكلاعيين سرق لهم متاع فاتهموا اناسا من الحاكة فاتوا النعمان
بن بشير صاحب النبي صلى الله عليه وسلم فحبسهم اياما ثم خلى سبيلهم فاتوا النعمان فقالوا خليت سبيلهم
بغير ضرب ولا امتحان فقال النعمان ما شئتم ان شئتم ان اضربهم فان خرج متاعكم فذاك والا
اخذت من ظهوركم مثل ما اخذت من ظهورهم فقالوا هذا حكمك فقال هذا حكم الله وحكم رسوله
صلى الله عليه وسلم **ترجمہ** ازہر بن عبد اللہ حرازی سے روایت ہی کلاع کے چند لوگ تھے اونکا مال چورا یا گیا انہون نے کچھ جولاہون
پر گمان کیا چوری کا اور اون کو لیکر آئے نعمان بن بشیر پاس جو صحابی تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے نعمان نے اون
جولاہون کو چند روز تک قید کیا پھر اونکو چھوڑ دیا تب یہ ماری پیٹی اور امتحان لیے ہوئے نعمان نے کہا تم کیا چاہتے ہو اگر تم کو
ہو تو مین اونکو مارتا ہون مگر اس شرط سے کہ اگر اون کے پاس تمہارا اسباب نکلے تو بہتر ہی نہین تو اوتنا ہی مین تمکو ماروںگا
اونہون نے کہا یہ تمہارا حکم ہے نعمان نے کہا یہ اللہ اور اوسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ مجرم پر جب گمان یا اشتباہ ہو تو اوسکا قید کرنا درست ہی مگر ناحق مار پیٹ کے اوسسے اقرار کرانا درست نہین ہے بلکہ ایسا کرنا ظلم ہی جیسا
اس زمانے مین لوگ کرتے ہین **باب** ما یقطع فیہ السارق چور کا ہاتھہ کتنے مال مین کاٹا جاوے **عن** عائشۃ رضی
اللہ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقطع فی ربع دینار فصاعدا **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ
عنہا سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چوتہائی دینار یا اوسسے زیادہ مین چور کا ہاتھہ کاٹتے تھے **عن** عائشۃ رضی
اللہ عنہا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال تقطع ید السارق فی ربع دینار فصاعدا قال احمد بن صالح القطع
فی ربع دینار فصاعدا **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہاتھہ کاٹا جاویگا چوتہائی دینار مین یا اوسسے زیادہ مین احمد بن صالح نے کہا ربع دینار مین ہاتھہ کاٹا جاویگا **عن** ابن عمر ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قطع فی مجن ثمنہ ثلاثۃ دراهم **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

تین درہم کی سپر چرانے مین ہاتھہ کاٹا عن عبد الله بن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم قطع ید رجل سرق ترسا من صفة النساء ثمنه ثلاثة دراهم ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چور کا ہاتھہ کاٹا جس نے ڈھال چرائی تھی صفۃ النسا مین سے اوسکی قیمت تین درہم تھی یعنے ربع دینار کیونکہ دینار اوسوقت مین بارہ درہم کا تھا) بھہ حدیثین دلیل ہین امام احمد اور کثیر علما کی) عن ابن عباس قال قطع رسول الله صلی الله علیه وسلم ید رجل فی مجن قیمته دینار او عشرة دراهم ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھہ کاٹا ایک شخص کا سپر کی چوری کے عوض مین جسکی قیمت ایک دینار یا دس درہم کی ہوگی (مگر اس سے یہ نہین نکلتا کہ دس درہم سے کم مین ہاتھہ نہ کاٹا جاوے) **باب** ما لا قطع فیه جن چیزون کے چرانے مین ہاتھہ نہ کاٹا جاوے عن محمد بن یحیی بن حبان ان عبدا سرق ودیا من حائط رجل فغرسه فی حائط سیده فخرج صاحب الودی یلتمس ودیه فوجده فاستعدی علی العبد مروان بن الحکم وهو یومئذ بالمدینة فحبس مروان العبد واراد قطع یده فانطلق سید العبد الی رافع بن خدیج فساله عن ذلک فاخبره انه سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا قطع فی ثمر ولا کثر فقال الرجل ان مروان اخذ غلامی وهو یرید قطع یده وانا احب ان تمشی معی الیه فتخبره بالذی سمعت من رسول الله صلی الله علیه وسلم فمشی معه رافع بن خدیج حتی اتی مروان بن الحکم فقال له رافع سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا قطع فی ثمر ولا کثر فارسل مروان بالعبد فارسل ابو داود الکثر الجمار ترجمہ محمد بن یحیی بن حبان سے روایت ہے ایک شخص نے کھجور کا پودہ ایک باغ مین سے چرایا اور اوسکو اپنے مولی کے باغ مین لگایا تو پودہ والا ڈھونڈھتا ہوا اپنے پودے کو نکلا پھر اوسکو پایا اور مروان بن حکم جو اوس زمانے مین مدینے کا حاکم تھا اوسکے پاس مقدمہ لیگیا اور مدد چاہی مروان نے اوس غلام کو قید کیا اور اوسکے ہاتھہ کاٹنے کا قصد کیا اوس غلام کا مالک رافع بن خدیج کے پاس گیا اور اون سے اس مسئلے کو پوچھا انہون نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے ہاتھہ نہ کاٹا جاوے گا پھل کی چوری اور خوشے کی چوری مین وہ بولا مروان نے میری غلام کو گرفتار کیا ہے اور اوسکا ہاتھہ کاٹنا چاہتا ہے مین چاہتا ہون کہ تم میری ساتھہ مروان تک چلو اور جو حدیث تمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے مروان کو سناو رافع بن خدیج اوسکے ساتھہ گئے یہانتک کہ مروان کے پاس پہنچے اور کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے ہاتھہ نہ کاٹا جاوے گا پھل اور خوشے کی چوری مین یہ سنکر مروان نے حکم کیا غلام کے چھوڑ دینے کا **ف** اگرچہ ان چیزون مین ہاتھہ نہین کاٹا جاتا مگر حاکم کو اختیار ہے کہ جہانتک مناسب معلوم ہو مجرم کو قید یا ضرب کی سزا دیوے چنانچہ اسکی بعد کی روایت مین آتا ہے کہ مروان نے اوس غلام کو چند کوڑے مار کے چھوڑ دیا ہر چند مروان کا فعل حجت نہین ہے مگر اہل مدینہ نے جب اوسپر انکار نہین کیا تو وہ فعل مستند ہو گیا عن محمد بن یحیی بن حبان بهذا الحدیث قال فجلده مروان جلدات وخلی سبیله ترجمہ محمد بن یحیی بن حبان سے دوسری روایت مین یہ ہے کہ

مروان کے پاس علام چند بوڑی للواسی کے پاس چھوڑ دیا **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ
انہ سئل عن الثمر المعلق فقال من اصاب بفیہ من ذی حاجۃ غیر متخذ خبنۃ فلا شیء علیہ ومن خرج بشیء
منہ فعلیہ غرامۃ مثلیہ والعقوبۃ ومن سرق منہ شیئا بعد ان یؤویہ الجرین فبلغ ثمن المجن فعلیہ القطع

ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلعم سے کہ آپ سے لٹکی ہوئی میوہ کا حال کسی نے پوچھا تو آپ نے فرمایا جس محتاج نے کہا یا اللہ کی
مین نہ کھایا کپڑا تو اوسپر کچھ گناہ نہین اور جو کوئی اوسمین سے کچھ نکال لیجاوے تو اوسپر سزا واجب ہوگی اور تاوان دونا ہوگا اور جو شخص اوس
اوسکو سکھانیکی جگہ سے اٹھا کرنے کے بعد چرا لیا اور وہ اوسپر پھر کی قیمت کا تھا تو اوسکا ہاتھ کاٹا جاوے گا **ف** یعنی جب میوہ سوکھنے کے لیے
کھین ڈالا جاوے اور وہان سے کوئی اوسکو چرا لیجاوے تو اگر تین درم کی مالیت ہو اوس صورت مین ہاتھ کاٹا جاویگا کیونکہ میوہ درخت سے جدا
کیا گیا پھر اوسکا حکم پھل کا سا رہا جو درخت مین لٹکتا ہے بلکہ اوس مالون کے مثل ہو گیا جنہین ہاتھ کاٹا جاتا ہے فقط شکر اللہ کا تمام ہوا پارہ ستائیسوان
سنن ابی داؤد علیہ الرحمۃ کا اللہ جل جلالہ کے فضل اور احسان سے اب شروع ہوتا ہے پارہ اٹھائیسوان اوسکی مدد اور توفیق سے بر یا اسی طرح تمام کتاب کو پورا

تم الجزء السابع والعشرون ویتلوہ الجزء الثامن والعشرون انشاء اللہ تعالی

فہرست پارہ بست و ہفتم سنن ابی داؤد علیہ الرحمۃ والغفران

صفحہ	باب	صفحہ	باب	صفحہ	باب
۱۰۸۵	فساد اور فتنہ مین کوشش کرنا منع ہے اگر اپنی جان کا خوف ہو تو	۱۰۸۷	معرکے مین مسلمانونکا قیام کہان ہوگا	۱۱۰۲	جو شخص دین اسلام سے پھر جاوے
۱۰۸۸	زبان کو روکنا فتنہ مین بہتر ہے	″	خواہ مخواہ ترک کے اور حبش کے کافرون	۱۱۰۵	جو شخص رسول اللہ صلعم کو برا کہے اوسکی کیا سزا ہے
۱۰۸۹	جب مسلمانون مین کوئی فتنہ ہو تو جنگل مین چلا		سے آپ نے چھیڑ چھاڑ منع فرمائی۔	۱۱۰۷	اللہ اور رسول سے لڑنے یعنی رہزنی کا بیان
	جانا درست ہے	″	ترک کا فرون سے لڑنے کا بیان۔	۱۱۰۹	حد شرعی کے دفع کے لیے سفارش منع ہے
″	فتنہ مین لڑائی کی ممانعت	۱۰۸۸	لشکر کا بیان (شاید بصری سے بغداد تک)	۱۱۱۰	حد تعزیر حد قائم کرنیمین احتیاط کرنا اور ضرر کرنا
″	مومن کو قتل کرنا کتنا بڑا گناہ ہے	۱۰۸۹	جنگ میں جو جہاد کرنا چاہیے جبتک وہ خود نہ لڑین	″	جبتک حد کا مقدمہ قاضی تک نہ پہونچے تو اوسکا چھپا
۱۰۹۱	قتل ہو جانیکے بعد پھر سب مغفرت کی ہے	۱۰۹۰	قیامت کے نشانیون کا بیان	″	حد تعزیر اگر کسی سے حد کا کام ہو جاوے تو اوسکو چھپانا
۱۰۹۲	مہدی کا بیان اور لڑائیونکا حال	۱۰۹۱	دریا سے فرات مین سے خزانہ نکلنے کا بیان	۱۱۱۱	جس نے حد کا کام کیا ہو پھر امام کے پاس اگر آوے
۱۰۹۵	ہرقل کے اور صلح کا بیان	″	دجال کے نکلنے کا بیان	″	حاکم حد کے مجرم کو ایسی بات کہا ہے جس سے حد جاتی ہے
″	روم کی لڑائیون اور معرکون کا بیان	۱۰۹۴	دجال کے جاسوس کا بیان	۱۱۱۲	کوئی شخص اپنے اوپر حد لازم ہونیکا اقرار کرے
۱۰۹۶	معرکون اور لڑائیون اور فتنے کی نشانیان جو آنحضرت نے بتائین	۱۰۹۶	ابن صیاد کا بیان جسپر دجال ہونیکا شبہہ تھا		لیکن گواہ سے حد ہے یہ نہ کہے
″	گوگ ان سے معرکے نزدیک ہونگے اور کیا کرینگے	۱۰۹۸	امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا بیان	″	مجرم کو ارتکاب جرم کا اقرار کرنے کی تلقین
″	مسلمانون پر اور امت والونکا پرہیز	۱۱۰۱	قیامت آنے کا بیان۔	″	چور کا ہاتھ کتنے مال مین کاٹا جاوے

(۱۱۱۲) جس چیز پر چور کا ہاتھ کاٹا جاوے

الجزء الثامن والعشرون

اٹھائیسوان پارہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب القطع فی الخلسۃ والخیانۃ جو شخص علانیہ کوئی چیز چھین لیوے یا امانت میں خیانت کرے تو اوسکا ہاتھہ کاٹا جاوے گا

عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس علی المنتہب قطع ومن انتہب نہبۃ مشہورۃ فلیس منا وبہذا الاسناد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس علی الخائن قطع ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوٹیرے کا ہاتھہ کاٹنا نہیں ہے اور جو شخص علانیہ کسیکا مال لوٹ لے وہ ہم میں سے نہیں ہے یعنے مسلمانوں میں سے نہیں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیانت کرنیوالے کا ہاتھہ کاٹنا نہیں ہے **ف** کیونکہ اندونوں پر سے قیمے چوری کی تعریف صادق نہیں آتی اسلیے کہ چوری کہتے ہیں غیر کا مال جو محفوظ ہو پوشیدہ طور سے لیلینے کو **عن** جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ زاد وکا علی المختلس قطع ترجمہ جابر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ایسا ہی اسمیں بھی ہے کہ چھینے پر ہاتھہ کاٹنا نہیں ہے (کیونکہ اچکا علانیہ مال اوٹھا لیجاتا ہے بعضوں کے نزدیک اچکے کا ہاتھہ کاٹا جاوے گا)

باب من سرق من حرز شخص کسیکے چیز کو محفوظ مقام سے چرالیوے **عن** صفوان بن امیۃ قال کنت نائما فی المسجد علی خمیصۃ لی ثمن ثلاثین درہما فجاء رجل فاختلسہا منی فاخذ الرجل فاتی بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فامر بہ لیقطع قال فاتیتہ فقلت اتقطعہ من اجل ثلاثین درہما انا ابیعہ وانسیہ ثمنہا قال فہلا کان ہذا قبل ان تاتینی بہ قال ابو داود ورواہ ابن عیینۃ عن عمار عن سعید بن جبیر قال صفوان ورواہ مجاہد وعطاء وس انہ کان نائما فجاء سارق فسرق خمیصۃ من تحت راسہ ورواہ ابو سلمۃ بن عبد الرحمن قال فاستلہ من تحت راسہ فاستیقظ فصاح بہ فاخذ ورواہ الزہری عن صفوان عن عبد اللہ قال فنام فی المسجد وتوسد رداءہ فجاء سارق فاخذ رداءہ فاخذ السارق فجی بہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ صفوان بن امیہ سے روایت ہے میں مسجد میں سوتا تہا ایک اون کی چادر پر جسکی قیمت تیس درم تہی تنے میں اکشخص آیا اور میرے پاس سے اوسکو اوچک لیا پہر ایک اور شخص نے اوسکو پکڑ لیا تو رسول اللہ صلعم پاس اوسکو لائے آپنے اوسکا ہاتھہ کاٹنے کو فرمایا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ اسکا ہاتھہ کاٹنے میں تیس درہم میں اوسکو بیچ ڈالتا ہوں اوسکے ہاتھہ اودہار نسیہ قیمت بالفضل اوس سے نہیں لیتا بلکہ قرض بیچ ڈالتا ہوں پہر چوری کا جرم اوسپر نہ رہیگا آپنے فرمایا مجھکو ایسا کرنا تہا تو میرے پاس لانے سے پہلے کیا ہوتا دوسری روایت میں یوں ہے کہ صفوان سوتے تنے میں چور آیا اور اوس نے سر کے تلے سے چادر نکال لی ایک روایت میں ہے کہ جب اون کے سر کے تلے سے چادر کھینچی تو وہ جاگ اوٹھے اور چلائے وہ چور پکڑا گیا **ف** آپنے اوسکے ہاتھہ کاٹنے کا حکم فرمایا کیونکہ وہ مال محفوظ تہا صاحب مال کی حفاظت میں تہا جیسے کوئی حجرہ یا صندوق کا

عن عائشة رضی اللہ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال رفع القلم عن ثلاثة عن المجنون حتی یبرا وعن النائم
حتی یستیقظ وعن الصبی حتی یعقل ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اوٹھا لیا گیا ہے قلم تین آدمیوں سے (یعنے اونکی نیکی بدی کچھ نہین لکھی جاتے) ایک تو دیوانے سے جبتک اوسکو عقل آوے دوسرے
سونے والے سے جبتک وہ جاگے تیسری لڑکے سے جبتک وہ عاقل ہو ف یعنے بالغ ہو اور جوان ہو جاوے پس جو شخص سوتے میں
یا جنون میں طلاق یا عتاق دیوے یا کوئی کام نیک یا بد کرے اوسکا مواخذہ اوس سے نہوگا عن ابن عباس قال اتی عمر
بمجنونة قد زنت فاستشار فیها اناسا فامر بها عمر ان ترجم فمر بها علی بن ابی طالب رضوان اللہ علیہ
فقال ما شان هذه قالوا مجنونة بنی فلان زنت فامر بها ان ترجم قال فقال ارجعوا بها ثم اتاه فقال
یا امیر المومنین اما علمت ان القلم قد رفع عن ثلاثة عن المجنون حتی یبرا وعن النائم حتی یستیقظ
وعن الصبی حتی یعقل قال بلی قال فما بال هذه ترجم قال لا شیء قال فارسلها قال فارسلها قال فجعل
یکبر ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے حضرت عمر رض پاس ایک عورت لائی گئی جو دیوانی تھی اوس نے زنا کی تھی انہوں
نے لوگون سے مشورہ لیا اوسکے باب میں پھر حکم کیا اوسکے سنگسار کرنیکا اوسی وقت حضرت علی رض اگر دے اور پوچھا کیون کیا ہوا
اس عورت کو لوگون نے کہا یہ دیوانی ہے فلان قوم میں سے اس نے زنا کی تو حضرت عمر رض نے حکم کیا ہے اوسکی سنگسار کرنے کا
حضرت علی نے کہا اسکو پھیر لیکر آؤ بعد اوسکے حضرت عمر پاس گئے اور کہا اے امیر المومنین کیا تم کو معلوم نہین ہے کہ قلم اوٹھا
لیا گیا ہے تین آدمیون سے ایک دیوانی سے جبتک اوسکو عقل نہ آوے دوسری سوتے سے جبتک نہ جاگے تیسرے نابالغ سے
جبتک سمجھدار نہ ہو حضرت عمر نے کہا کیون نہین حضرت علی نے کہا پھر یہ عورت کیون رجم کیجاتی ہے انہون نے کہا کچھ نہین
انھون نے کہا چھوڑ دو اوسکو پھر حضرت عمر نے چھوڑ دیا اوس عورت کو اور لگے تکبیر کہنے (کہ خدا نے غلطی سے بچایا) عن ابن عباس
قال مر علی علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بمعنی عثمان قال ما تذکران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
رفع القلم عن ثلاثة عن المجنون المغلوب علی عقله وعن النائم حتی یستیقظ وعن الصبی حتی یحتلم قال
صدقت قال فخلی عنها سبیلها ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے جب یہ واقعہ حضرت علی کے سامنے گیا تو وہ حضرت عمر کے پاس آئے
اور کہا کیا تم کو یاد نہین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیون سے قلم اوٹھا لیا گیا ہے ایک مجنون سے جسکی عقل جاتی
رہی دوسرے سوتے سے جبتک وہ بیدار ہو تیسرے نابالغ سے جبتک وہ جوان ہو حضرت عمر نے کہا بیشک تم سچ کہتے ہو پھر
چھوڑ دیا اوس عورت کو ف قلم اوٹھا لیا گیا ہے یعنے اوسکو شرع کی تکلیف نہین ہے نہ فرض نہ سپر فرض ہے نہ حرام نہ سپر حرام سے یا در
حقیقت اوسکے اعمال لکھے نہین جاتے عن ابی ظبیان قال هناد لجنبی قال اتی عمر بامراة قد فجرت فامر برجمها
فمر علی رضی اللہ عنه فاخذ حاخلی سبیلها فاخبر عمر قال ادعوا لی علیا فجاء علی رضی اللہ عنه فقال یا
امیر المومنین لقد علمت ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال رفع القلم عن ثلاثة عن الصبی حتی یبلغ وعن النائم

یستیقظ وعن المعتوہ حتی یبرا ان ھذہ معتوھۃ بنی فلان لعل اللہ ان یکون اتاھا او ھی فی بلائھا قال
ہیں کہ وہ پاگل ہے فقال علی علیہ السلام وانا لا ادری ترجمہ ابوظبیان جنبی سے روایت ہے حضرت عمر ہمارے پاس لائے گئے
سو ہا زنا کی تھی آپ نے حکم دیا اوسکے سنگسار کرنیکا اوسی وقت حضرت علی گزرے اُنہون نے اوس عورت کو پکڑ کر چھوڑ دیا حضرت عمر کے
اس خبر پہونچی اُنہون نے کہا بلاؤ میرے پاس علی کو حضرت علی کے اور کہا یا امیر المومنین تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا اوٹھایا گیا ہے قلم تین آدمیون سے ایک نابالغ سے جبتک بالغ ہو دوسری سوتے سے جبتک جاگے تیسری پاگل سے
جبتک اچھا ہو یہہ تو دیوانی ہے فلانی قوم مین کی شاید کسیندے اوس سے زنا کی ہو جب اسکو جنون کی شدت ہو حضرت عمر نے
کہا یہ مجھے معلوم نہین ہے حضرت علی نے کہا مجھے بھی یہ معلوم نہین ہے کہ زنا کی وقت وہ مجنون تھی شاید اوس عورت
کبھی کبھی جنون کا دورہ ہوتا ہوگا تو حضرت عمر نے اعتراض کیا کہ یہ کہان سے معلوم ہوا کہ زنا حالت جنون مین تھی حضرت علی
نے جواب دیا کہ پھر یہہ بھی تو معلوم نہین کہ زنا عدم جنون کی حالت مین تھی تو شبہہ ہوا اب حد نہ پڑیگی **عن** علی علیہ السلام
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال رفع القلم عن ثلاثۃ عن النائم حتی یستیقظ وعن الصبی حتی یحتلم وعن
المجنون حتی یعقل ترجمہ حضرت امیر المومنین علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوٹھایا گیا ہے قلم
تین آدمیون سے ایک تو سوتے سے جبتک وہ جاگے دوسری لڑکے سے جبتک وہ جوان ہو تیسری مجنون سے جبتک اوسکو عقل آوے
ابوداؤد نے کہا یہ روایت کیا اس حدیث کو ابن جریج نے اوسمین اتنا زیادہ ہے۔ **والمخرف** - یعنی بوڑھا ہے جسکی عقل جاتی رہی
باب فی الغلام یصیب الحد ترجمہ لڑکا نابالغ اگر حد کا کام کرے تو اوسپر حد نہ پڑیگی **عن** عطیۃ القرظی قال کنت
من سبی قریظۃ فکانوا ینظرون فمن انبت الشعر قتل ومن لم ینبت لم یقتل فکنت فیمن لم ینبت ترجمہ
عطیہ قرظی سے روایت ہے بنی قریظہ کے قیدیون مین مین بھی تھا (اونکے لیے حکم ہوا کہ جوانون کو قتل کرین اور عورتون بچون
کو لونڈی غلام بناوین) تو لوگون نے دیکھنا شروع کیا جسکے زیر ناف کے بال ہوتے اوسکو مار ڈالتے میرے بال نہین نکلے تھے (تو
مجھے چھوڑ دیا) **عن** عبد الملک بن عمیر بھذا الحدیث قال فکشفوا عانتی فوجدوھا لم تنبت فجعلون
فی السبی ترجمہ دوسری روایت مین ہے کہ لوگون نے میری اندام کھولکر دیکھی تو زیر ناف کے بال نہین نکلے تھے پس مجھ کو
مجھکو قیدیون مین اور قتل نہین کیا **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عرضہ یوم احد وھو ابن اربع
عشرۃ فلم یجزہ وعرضہ یوم الخندق وھو ابن خمس عشرۃ فاجازہ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیے گئے احد کے روز جب اونکا سن چودہ برس کا تھا آپ نے اونکو قبول نہین کیا (کہ جوانون مین شمار ہون اور مال غنیمت کا حصہ پاوین) پھر خندق کے روز آپ پر پیش کیے گئے جب پندرہ برس کے تھے تو قبول کر لیا آپ نے اون
نافع نے کہا میں نے یہ حدیث عمر بن عبد العزیز سے بیان کی اُنہون نے کہا یہی حد ہے بالغ اور نابالغ کی **باب** الرجل یسرق
فی الغزو ایقطع جو شخص جہاد کے سفر مین چوری کرے تو اوسکا ہاتھہ نہ کاٹا جاوے **عن** جنادۃ بن ابی امیۃ قال کنا

مع بسر بن ارطاة فی البحر فاتی بسارق یقال له مصدر فقیل قد سرق بختیة فقال قد سمعت رسول الله
صلی الله علیه وسلم یقول لا تقطع الایدی فی السفر ولو لا ذلک لقطعته ترجمہ حنادہ بن ابی امیہ سے روایت
ہی کہ ہم بسر بن ارطاۃ کے ساتھ دریا مین تھے اون کے پاس ایک چور آیا جسکا نام مصدر تہا اوس نے ایک اونٹ چورایا تہا اہون
نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا ہی کہ آپ فرماتے تہے سفر مین ہاتہ نہ کاٹے جاوین اسوجہ سے مین اسکا ہاتہ نہین
کاٹتا اور نہ ضرور کاٹتا اونہون نے ظاہر حدیث پر عمل کیا ہی اور جمہور علما نے کہا یہ جب ہی کہ غنیمت کے مال مین سے چورا وے کیونکہ
اوسمین تو وہ خود بہی شریک ہی بعضون نے کہا مراد سفر جہاد ہے اسلیے وہان ہاتہ کاٹا نہین جاتا کہ مجاہدین کی قلت نہ ہو جاوی
واللہ اعلم **باب** فی قطع النباش کفن چور کا ہاتہ کاٹا جاوی **عن** ابی ذر قال قال لی رسول الله صلی الله
علیه وسلم یا اباذر قلت لبیک یا رسول الله وسعدیک فقال کیف انت اذا اصاب الناس موت یکون
البیت فیه بالوصیف یعنی القبر قلت الله ورسوله اعلم او ما خار الله لی ورسوله قال علیک بالصبر
او قال تصبر قال ابو داؤد قال حماد بن ابی سلیمان یقطع النباش کان یدخل علی المیت بیته ترجمہ ابوذر سے
روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای ابوذر عرض کیا مین نے حاضر ہون اور فرمانبردار ہون یا رسول اللہ پہر آپ
نے فرمایا جب لوگون کو موت پہونچی گی تو اوسوقت تو کیا کریگا **ف** یعنی جب وبا پہونچیگی تو تو اوسوقت صبر کریگا یا وہان سے بہاگیگا
ت ہوگا گہر مین لے خادم کے **ف** یعنی لوگ اسقدر کثرت سے مرینگے کہ قبر کی کوٹہہ غلام کے بدلہ خریدی جائیگی **ت** یعنی قبر
عرض کیا مین نے اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتا ہی **ف** یعنی مین نہین جانتا کہ کیا حال ہوگا بہاگون گا یا صبر کرونگا یا جو اللہ
اور رسول میرے لیی فرماوین مین ویسا ہی کرون آپنے فرمایا تجہپر صبر کرنا لازم ہی حماد بن ابی سلیمان نے کہا کفن چور کا ہاتہ کاٹا
جاویگا کیونکہ وہ میت کے گہر مین گہس گیا اس حدیث سے بہی یہی معلوم ہوتا ہے کیونکہ قبر کو گہر آپنے فرمایا اور گہر سے مال چورانے مین
ہاتہ کاٹا جاتا ہی **باب** فی السارق یسرق مرارا جو چور کئی مرتبہ چوری کرے تو اوسکو کیا سزا دینا چاہیے **عن** جابر
بن عبد الله قال جیئ بسارق الی النبی صلی الله علیه وسلم فقال اقتلوه فقالوا یا رسول الله انما سرق فقال
اقطعوه قال فقطع ثم جیئ به الثانیة فقال اقتلوه فقالوا یا رسول الله انما سرق قال اقطعوه قال فقطع
ثم جیئ به الثالثة فقال اقتلوه فقالوا یا رسول الله انما سرق قال اقطعوه ثم اتی به الرابعة فقال اقتلوه
فقالوا یا رسول الله انما سرق قال اقطعوه فاتی به الخامسة فقال اقتلوه قال جابر فانطلقنا به فقتلناه
ثم اجتررناه فالقیناه فی بئر ورمینا علیه الحجارة ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پاس ایک چور کو لائی آپ نے اوسکے قتل کا حکم فرمایا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اسنے تو چوری کی ہی آپ نے فرمایا اسکا ہاتہ
کاٹ ڈالو راوی کہتا ہے اوسکا داہنا ہاتہ کاٹا گیا پہر اوسکو دوبارہ لائی پہر آپ نے اوسکے قتل کا حکم فرمایا تو صحابہ نے عرض کیا
یا رسول اللہ اسنے تو چوری کی ہی آپ نے فرمایا کاٹ ڈالو پہر اوسکا بایان پانون کاٹا گیا بعد اسکے پہر تیسرے بار اوسکو آپکی خدمت مین لائے

[illegible] حکم فرمایا پس قتل کیا گیا پھر فرمایا جاہا ہوا اور اسکا بیان ہوگیا پھر فرمایا [illegible] اور اسکو [illegible] حکم فرمایا پس قتل کیا گیا پھر فرمایا [illegible] اسنے جنی کی ہو آپنے فرمایا [illegible] کاٹ ڈالو تو کاٹ گیا داہنا ہاتھ اوس کا پھر بایاں ہاتھ پھر داہنا پاؤں اوس کا پھر بایاں پاؤں اوسکے کٹ گئے پھر جب اوسکو پھر چوری میں پکڑا لائے تو آپ نے اوسکے قتل کا حکم فرمایا جابر کہتا ہے پھر ہم اوسکو لیکر گئے اور قتل کر ڈالا پھر اوسکو گھسیٹ کر کنوئی میں پھینک دیا اور پتھر اوپر سے پھینکے شاید یہ قتل تعزیراً ہوگا یا منسوخ ہوگیا ہوگا یہ حدیث منسوخ ہونے کی دوسری حدیث ہے کہ نہ قتل کیا جاوے مسلمان مگر تین جرم میں واللہ اعلم **باب** فی تعلیق ید السارق فی عنقہ چور کا ہاتھ کاٹ کر اوسکے گلے میں لٹکا دینا **عن** عبد الرحمن بن محیریز قال سالنا فضالۃ بن عبید عن تعلیق الید فی العنق للسارق امن السنۃ قال اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسارق فقطعت یدہ ثم امر بھا فعلقت فی عنقہ ترجمہ عبد الرحمن بن محیریز نے کہا ہم نے فضالہ بن عبید سے پوچھا چور کا ہاتھ کاٹ کر اوسکے گلے میں لٹکانا کیسا ہے تو اونہوں نے کہا ایک چور کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے اوسکا ہاتھ کاٹا گیا اور اوس کے ہاتھ کو آپنے لٹکانے کا حکم فرمایا وہ لٹکایا گیا اوسکے گلے میں (عبرت) کرانے کو اور دیکھنے والوں کو آئندہ کے لیے عبرت ہووے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سرق المملوک فبعہ ولو بنش ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب غلام چوری کرے تو اوسکو بیچ ڈال اگرچہ ایک نش ہی اوسکی قیمت ہو نش کہتے ہیں نصف کو پھر اوپر بیس درم کو یا جو اوسکی قیمت ہو اوسکی نصف کو بیچ ڈالے **باب** فی الرجم رجم (سنگسار) کرنے کا بیان **عن** ابن عباس قال واللاتی یاتین الفاحشۃ من نسائکم فاستشھدوا علیھن اربعۃ منکم فان شھدوا فامسکوھن فی البیوت حتی یتوفاھن الموت او یجعل اللہ لھن سبیلا وذکر انھا نسخت بعد المراۃ نسخ حدھا فقال واللذان یاتیانھا منکم فاذوھما فان تابا واصلحا فاعرضوا عنھما فنسخ ذلک بایۃ الجلد فقال الزانیۃ والزانی فاجلدوا کل واحد منھما مائۃ جلدۃ ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے اللہ جل جلالہ نے فرمایا واللاتی یاتین الفاحشۃ الآیۃ یعنی جو عورتیں تم میں سے بدکاری کریں تو چار آدمیوں کو گواہ کرو پھر اگر گواہی گزر جاوے تو اون کو قید کرو گھروں میں یہانتک کہ مر جاویں (یعنی دائم الحبس کرو) یا اللہ اون کے لیے کوئی راستہ کر دیوے پہلے عورتوں کا بیان کیا پھر مردوں کا ذکر کیا اور عورت مرد دونوں کو ساتھ بیان کیا تو فرمایا واللذان یاتیانہا منکم فاٰذوھما الآیۃ یعنی جو مرد اور عورت زنا کریں تو اونکو تکلیف دو پھر اگر توبہ کریں اور نیک ہو جاویں تو چھوڑ دو اونکو یہ آیتیں منسوخ ہوگئیں جلد کی آیت سے وہ یہ ہے الزانیۃ والزانی فاجلدوا کل واحد منھما الآیۃ یعنی زنا کرنیوالی عورت اور زنا کرنیوالا مرد دونوں کو سو سو کوڑے مارو **ف** اس آیت سے دائم الحبس کی نیکی اور تکلیف دینے کی آیت منسوخ ہوگئی پھر رجم کا حکم اور آیت میں نہیں مگر اوس آیت کی تلاوت موقوف ہوگئی اور حکم باقی رہا **عن** مجاھد قال السبیل الذی جعل اللہ لھن

راستہ نکال دیوے رہا تیسرا مراد حد لگانا ہے عن عبادۃ بن الصامت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خذوا عنی قد جعل اللہ لھن سبیلا الثیب بالثیب جلد مائۃ والرجم بالحجارۃ والبکر بالبکر جلد مائۃ ونفی سنۃ رجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے سیکھ لو مجھ سے سیکھ لو مقرر اللہ تعالیٰ نے اون کیلیے راہ نکالی ہے یعنی احکام جو زنا کرنیوالی عورتوں کے باب میں اللہ تعالیٰ نے ٹھہرائے ہیں وہ تم مجھ سے سیکھ لو ثیب کو ثیب کے ساتھ سو درے اور سنگسار کرنا ہے اور باکرہ کو بکر مرد کے ساتھ سو درے اور ایک برس تک وطن سے باہر نکال دینا ہے یہی مذہب ہے اصحاب ظاہر اور بعض صحابہ اور تابعین کا کہ رجم جلد کو منسوخ کرتا ہے اور جمہور ائمہ کے نزدیک جس پر رجم واجب ہو اوسکو جلد نہ کرنا چاہیے کیونکہ آپ نے اوسکو جلد نہیں کیا صرف رجم کیا اور ثیب کو باکرہ کے ساتھ نہ کرنا ثیب کو رجم اور باکرہ کو جلد ہوگی عن الحسن باسناد یحیی معناہ قال جلد مائۃ ورجم بالحجارۃ اس روایت میں ہے کہ ثیب ثیب کے ساتھ نہ کرے تو اوسکو سو کوڑے مارنا چاہیے اور رجم کرنا چاہیے عن عبداللہ بن عباس بن عبیر یعنی ابن الخطاب رضی اللہ عنہ خطبنا فقال ان اللہ بعث محمدا صلی اللہ علیہ وسلم بالحق وانزل علیہ الکتاب فکان فیما انزل صلیۃ الرجم فقرأناھا ووعیناھا ورجم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورجمنا من بعدہ وانی خشیت ان طال بالناس الزمان ان یقول قائل ما نجد اٰیۃ الرجم فی کتاب اللہ فیضلوا بترک فریضۃ انزلھا اللہ تعالیٰ فالرجم حق علی من زنی من الرجال والنساء اذا کان محصنا اذا قامت البینۃ او کان حبل او اعتراف وایم اللہ لولا ان یقول الناس زاد عمر فی کتاب اللہ عز وجل لکتبتھا ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے حضرت عمر بن الخطاب رض نے خطبہ پڑھا اور کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے حق پر بھیجا ہے اور اون پر کتاب اوتاری ہے سو جو اللہ نے اوتارا اوس میں آیت رجم کی تھی ہم کو یہ پڑھنے پڑھانے اور یاد کیا اور خوب طرح سمجھ لیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم کیا اور اوسکے بعد ہم نے بھی رجم کیا اور اب مجھ کو اندیشہ ہے کہ لوگوں پر ایک مدت گزر جاوے اور کہنے والا یوں کہنے لگے کہ اللہ کی کتاب میں تو ہم رجم کا حکم نہیں پاتے پھر اللہ کے اتارے ہوئے فرض کے چھوڑنے سے گمراہ ہو جاویں اور مقرر رجم حق ہے زنا کرنیوالی پر خواہ عورت ہو یا مرد جبکہ محصنہ ہو اور اوسپر گواہ قائم ہو جاویں یا حمل ہو یا اقرار سے ثابت ہو جاوے اور قسم اللہ کی اگر لوگ یہ نہ کہتے کہ عمر نے اللہ کی کتاب میں زیادہ کر دیا تو میں اس آیت کو مصحف میں لکھدیتا یعنی آیت رجم کو لکھدیتا عن نعیم بن ھزال قال کان ماعز بن مالک یتیما فی حجر ابی فاصاب جاریۃ من الحی فقال لہ ائت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ بما صنعت لعلہ یستغفر لک وانما یرید بذلک ان یکون لہ مخرجا فاتاہ فقال یا رسول اللہ انی زنیت فاقم علی کتاب اللہ فاعرض عنہ فعاد فقال یا رسول اللہ انی زنیت فاقم علی کتاب اللہ حتی قالھا اربع مرات فقال صلی اللہ علیہ وسلم انک قد قلتھا اربع مرات فیمن قال لفلانۃ قال اھل ما جئتھا قال انعم قال فھل اشتھا قال انعم قال فھل جامعھا قال انعم قال فامر بہ ان یرجم فاخرج بہ الی الحرۃ فلما رجم فوجد مس الحجارۃ فرجع یشتد فلقیہ عبداللہ بن انیس فنزع لہ بوظیف بعیر فرماہ بہ فقتلہ ثم اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ذلک لہ فقال صلی اللہ علیہ وسلم ھلا ترکتموہ لعلہ ان یتوب فیتوب اللہ علیہ ترجمہ نعیم بن ہزال سے روایت ہے کہ ماعز بن مالک نعیم کے باپ کی گود میں انہوں نے

محلہ کی ایک لڑکی سے زنا کی تو میرے باپ نے اون سے کہا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جاؤ اور اون سے بیان کرو جو تم نے کیا ہے تاکہ آپ تمہارے لیے استغفار کریں اس سے اون کی غرض تھی کہ کوئی صورت اس کی نکلے تو ماعز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے **ف** ماعز اسلمی مشہور صحابی ہین شیطان کے بہکانے سے اونسے زنا ہوگئی پھر اونہون نے توبہ کی اور اقرار کیا اور دنیا کی سزا قبول کی رجم کیے ہوا اللہ اون سے **ت** اور عرض کیا یارسول اللہ مین نے زنا کی ہے آپ مجھپر اللہ کے کتاب کا حکم قائم فرمایئے تو آپنے اوس کی طرف سے منہ پھیر لیا تو اوس نے پھر دوبارہ عرض کیا یارسول اللہ مین نے زنا کی ہے آپ مجھپر اللہ کی کتاب کا حکم فرمایئے یہان تک کہ اسی طرح پھیرا آپ سے چار مرتبہ عرض کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا تو چار مرتبہ کہہ چکا کہ مین نے زنا کی ہے اب یہہ کہہ کسکے ساتھہ کی ہے ماعز نے کہا فلان عورت سے آپ نے فرمایا تو اوسکے ساتھہ سویا تہا ماعز نے کہا ہان آپ نے فرمایا تو اوس سے جمٹا تہا ماعز نے کہا ہان آپ نے فرمایا تو نے اوس سے جماع کیا تہا ماعز نے کہا ہان جب آپ نے حکم کیا اوس کے سنگسار کرنیکا تو لوگ اونکو عرہ مین لیکر گئے (حرہ ایک زمین ہے کالی پتھرون کی مدینہ کے قریب) جب اونکو پتھر مارنے لگے تو وہ پتھرون کی اذیت سے گھبرا کے اور بدک کر بہاگے عبداللہ بن انیس نے اونکو پایا اون کے ساتھے تہک گئے تہی تو اونٹ کا کہرا نکالکر مارا اون کو (یعنے ماعز کو) پھر مار ڈالا اون کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آن کر یہہ قصہ بیان کیا آپنے فرمایا کہ اوسکو تمنے چہوڑ کیون ندیا شاید وہ توبہ کر لیتا اور اللہ تعالی اوس کو بخشدیتا **عن** محمد بن اسحاق قال ذکرت لعاصم بن عمر بن قتادۃ قصۃ ماعز بن مالک فقال لی حدثنی حسن بن محمد بن علی بن ابی طالب قال حدثنی ذلک من قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فهلا ترکتموہ من شئتم من رجال اسلم ممن لا اتهم قال ولم اعرف الحدیث قال فجئت جابر بن عبداللہ فقلت ان رجالا من اسلم یحدثون ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لهم حین ذکروا له جزع ماعز من الحجارۃ حین اصابته الا ترکتموہ وما اعرف الحدیث قال یا ابن اخی انا اعلم الناس بهذا الحدیث کنت فیمن رجمه انا لما خرجنا به فرجمناه فوجد مس الحجارۃ صرخ بنا یا قوم ردونی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فان قومی قتلونی وغروونی من نفسی واخبروونی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیر قاتلی فلم ننزع عنه حتی قتلناه فلما رجعنا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واخبرناه قال فهلا ترکتموہ وجئتمونی به لیستثبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منه فاما لترک حد فلا قال فعرفت وجه الحدیث ترجمہ محمد بن اسحاق سے روایت ہے کہ مین نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے ماعز بن مالک کا قصہ بیان کیا اونہون نے کہا حدیث بیان کی مجھہ سے حسن بن محمد بن علی بن ابی طالب نے کہا بیان کیا مجھہ سے یہہ قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تم نے کیون نہ چہوڑ دیا اوسکو جسکو ہر شخص نے چاہا اسلم کے لوگون مین سے وہ لوگ جنکو مین متہم نہین کرتا رسا تہہ کذب کے اونہون نے کہا مین نے اس حدیث کو نہین پہچانا تو مین جابر بن عبداللہ پاس آیا اور اون سے ذکر کیا کہ قبیلہ اسلم کے چند لوگ حدیث بیان کرتے ہین کہ رسول اللہ صلعم نے اون سے فرمایا جب اونہون نے ماعز کی پریشانی کا حال بیان کیا پتھر پڑنے سے تمنے اوسکو چہوڑ کیون ندیا اور مین اس حدیث کو نہین پہچانتا جابر نے کہا اے بہتیجے میرے بہائی کہ مین جب

جانتا ہون اس حدیث کو مین بھی اون لوگون مین تہا جنہون نے سنگسار کیا تہا ماعز کو جب ہم اوسکو لیکر نکلے اور اوسکو پتھر مارے تو وہ بہاگا
کی تکلیف اوسکو پہونچی وہ چلا اور بولے اسکو گرفتار کرو پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کیونکہ میری قوم نے مجہکو دہوکا دیا اور مار ڈالا
اور پہلے مجہسے کہہ چکے تہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجہکو مار نہ ڈالینگے لیکن ہم لوگ اون سے جدا نہ ہوئے یہانتک کہ مار ڈالا
اونکو جب ہم لوٹ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور آپ سے بیان کیا تو آپنے فرمایا تم نے اوسکو چہوڑکیون نہ دیا اور میرے پاس لے
کیون نہ آئے اور یہ آپ نے اسلیے فرمایا تہا کہ اون کو مضبوط کردین حد قبول کرنے کے لیے اگر دنیا کی مصیبت اٹہانا بہتر ہے آخرت کے
عذاب سے اسلیے کہ حد موقوف کردی جاوے اوسوقت مین حدیث کا مطلب سمجہا **ف** مالک اور ابوحنیفہ کا بھی قول ہی کہ اگر حد لگانیکی
حالت مین وہ بہاگ نکلے تو اوسکو نہ چہوڑین بلکہ پیچہا کرین اور اوسکو رجم کرڈالین اور شافعی اور احمد اور اکثر علما کے نزدیک اگر
زنا اوسکے اقرار سے ثابت ہوا ہو تو چہوڑدین اور حد موقوف کہین اور گواہون کے اقرار کرنے پر رجم کیا جاوے ورنہ نہین **عن** ابن عباس
ان ماعز بن مالك اتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال انه زنى فاعرض عنه فاعاد عليه مرارا فاعرض عنه فسال
قومه اهجنون هو قالوا ليس به باس قال افعلت بها قال نعم فامر به ان يرجم فانطلق به فرجم ولم يصل عليه
ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہی ماعز بن مالک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور کہا مین نے زنا کی ہی آپ نے اونکی طرف
التفات نہ کیا پہر انہون نے مکرر سہ کرر یہی کہا آپ نے خیال نہین کیا بعد اوس کے آپ نے اون کی قوم سے پوچہا کیا یہ دیوانہ ہی لوگون
نے کہا نہین اسکو کوئی بیماری نہین ہی آپنے فرمایا کیا تو نے اوس عورت سے صحبت کی ہی اوس نے کہا ہان آپ نے حکم کیا اسکے رجم کا پہر
لوگ اوسکو لیکر گئے اور رجم کرڈالا اور نماز نہ پڑہی پہر رہنے اوسوقت لیکن دوسری دن پڑہی گئی) **عن** جابر بن سمرة قال رايت
ماعز بن مالك حين جي به الى النبي صلى الله عليه وسلم رجلا قصيرا اعضل ليس عليه رداء فشهد على نفسه
اربع مرات انه زنى فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم فلعلك قبلت قال لا والله انه زنى الا خر قال فرجمه
ثم خطب فقال اما انه كلما نفرنا في سبيل الله عز وجل خلف احدهم له نبيب كنبيب التيس يمنع احدهن الكثبة
اما ان الله ان يمكني من احد منهم الا نكلته عنهن ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہی جب ماعز بن مالک کو رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم پاس لیکر آئے تو مین نے اونکو دیکہا ایک پست قد فربہ آدمی تہے اون پر چادر نہ تہی پہلے اونہون نے اپنی
اوپر چار بار گواہی دین (یعنی چار بار اقرار کیا کہ مین نے زنا کی ابوحنیفہ کے نزدیک چار بار چار مجلسون مین اقرار کرنا ضرور ہی
اور احمد اور اسحاق کے نزدیک ایک ہی مجلس مین چار بار اقرار کافی ہی اور شافعی اور مالک کے نزدیک ایکبار اقرار کافی ہی) کہ مینے
زنا کی رسول اللہ صلعم نے فرمایا شاید تو نے بوسہ کیا ہوگا اوس نے کہا نہین قسم خدا کی زنا کی اس رانده درگاہ نے پہر آپنے اوس کو
رجم کیا اور خطبہ پڑہا فرمایا آگاہ ہو جاؤ جب ہم سفر کرتے ہین اللہ کی راہ مین (یعنے جہاد کو جاتے ہین) تو مجاہدین کا خلیفہ ایسا شخص ہوتا ہے
جو اونٹ کرتا ہی بکری کی طرح (یعنی جیسا بکرا جفتی کے وقت بکری پر کودتا اور پکارتا ہے ویسا ہی یہ بھی کرتا ہی) پہر عورتون مین سے
کسی کو تہوڑے سے منی دیدیتا ہے (یعنی جماع کرتا ہے) آگاہ ہو اگر اللہ مجہکو قدرت دیگا ایسے کسی آدمی پر تو مین اوسکو ویسا ہی

یعنی سنگسار کرو (رجم یا جلدی) عن جابر بن سمرة بهذا الحديث وفي آخره قال فرده مرتين وقال في الرابعة حتى
یہ سعید بن جبیر فقال انه رده اربع مرات ترجمہ جابر بن سمرہ سے دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے لیکن اس میں ہے
سے زیادہ پوری ہی اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماعز کے اقرار کو دو بار رد کیا اور جب ان سے کہا کہ آپ نے پیار
رد کیا (دیکھا کہ تو نے بوسہ لیا ہوگا یا اور کچھ) عن شعبة قلت لسماك عن الكثبة فقال اللمس والقبل ترجمہ
شعبہ سے روایت ہے میں نے سماک سے پوچھا کہ کثبہ سے کیا مراد ہے پہلی حدیث میں انہوں نے کہا کہ کثبہ سے مراد بوسہ
منی ہے عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لماعز بن مالك احق ما بلغني عنك قال وما بلغ
عنك قال بلغني عنك انك وقعت على جارية بني فلان قال نعم فشهد اربع شهادات فامر به فرجم
ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ماعز بن مالک سے بھلا جو خبر مجھ تیری طرف سے
پہونچی ہے وہ سچ ہے (یعنی زنا کی خبر) اوس نے عرض کیا میری طرف سے آپکو کیا خبر پہونچی ہے آپ نے فرمایا مجھ کو خبر پہونچی
ہے کہ تو فلانی کے آل کی لونڈی پر جا پڑا عرض کیا اوس نے جی ہاں پھر اوس نے اپنے جان پر چار بار گواہی دی
تو آپ نے حکم فرمایا وہ سنگسار کیا گیا عن ابن عباس قال جاء ماعز بن مالك الى النبي صلى الله عليه وسلم
فاعترف بالزنا مرتين فطرده ثم جاء فاعترف بالزنا مرتين فقال شهد على نفسك اربع مرات
اذهبوا به فارجموه ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ماعز بن مالک آیا اور دو بار زنا
زنا کا اقرار کیا آپ نے اوسکو ہنکا دیا پھر وہ آیا اور دو بار زنا کا اقرار کیا آپ نے فرمایا جاؤ اوسکو پتھراؤ
اسکو لے جاؤ اور سنگسار کرو (اس روایت سے معلوم ہوا کہ چار بار اقرار کرنا ضرور ہے) عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم
قال لماعز بن مالك لعلك قبلت او غمزت او نظرت قال لا قال افكتوها قال نعم قال فعند ذلك امر
برجمه ولم يذكر ثور عن ابن عباس وهذا لفظ وهب ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا ماعز بن مالک سے شاید تو نے بوسہ لیا ہوگا یا ہاتھ سے چھوا ہوگا یا نظر سے اشارہ کیا ہوگا اوس نے عرض کیا نہیں
آپ نے اوس سے فرمایا کیا تو نے اوس سے جماع کیا ہے عرض کیا اوس نے جی ہاں پھر اس اقرار کے بعد آپ نے اوسکے لیے سنگسار کرنیکا حکم فرمایا
یہ آپ ہی کا لفظ ہے اور اسکے معنی میں غلط فہمی نہ کی ہو جیسا صاف صاف اوس نے کہہ لیا اور وہب نے رجم کا حکم دیا عن ابن عباس
يقول جاء ماعز الاسلمي الى النبي صلى الله عليه وسلم فشهد على نفسه انه اصاب امرأة حراما اربع مرات كل ذلك
يعرض عنه فاقبل في الخامسة فقال انكتها قال نعم قال حتى غاب ذلك منك في ذلك منها قال نعم قال كما يغيب
المرود في المكحلة والرشاء في البئر قال نعم قال فهل تدري ما الزنا قال نعم اتيت منها حراما ما يأتي الرجل من امرأته حلالا
قال فما تريد بهذا القول قال اريد ان تطهرني فامر به فرجم فسمع النبي صلى الله عليه وسلم رجلين من اصحابه يقول
احدهما لصاحبه انظر الى هذا الذي ستر الله عليه لم تدعه نفسه حتى رجم رجم الكلب فسكت عنهما ثم سار ساعة حتى مر

بصحیفۃ حمار شائل برجلہ فقال این فلان و فلان فقالا نحن ذان یارسول اللہ قال ارکبا فکلا من جیفۃ
ھذا الحمار فقالا یانبی اللہ من یاکل من ھذا قال فما نلتما من عرض لحیہ کما انفا اشد من اکل منہ والذی نفسی بیدہ
انہ الان فی انھار الجنۃ ینغمس فیہا

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے ماعز بن مالک اسلمی آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور اقرار
بار بار کیا کہ میں نے ایک عورت سے جماع کیا ہے حرام طور پر ہر بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی طرف سے منہ پھیر لیتے تھے پانچوین بار
اوسکی طرف متوجہ ہوئی اور پوچھا کیا تو نے اوس سے جماع کیا ہے اوس نے کہا ہان آپ نے فرمایا اسطرح کہ ایک عضو دوسری عضو میں
غائب ہو گیا (یعنی دخول ہوا ذکر فرج میں) ماعز نے کہا ہان پھر آپ نے پوچھا اسطرح دخول ہوا جیسے سلائی سرمہ دانی میں اور
رسی کنوئے میں جاتی ہے ماعز نے کہا ہان پھر آپ نے فرمایا تو جانتا ہے زنا کس کو کہتے ہیں ماعز نے کہا ہان میں نے اوس عورت
سے حرام طور پر وہ کام کیا ہے جو مرد اپنی عورت سے حلال طور پر کرتا ہے آپ نے فرمایا پھر اب تیرا کیا مطلب ہے ماعز نے کہا میں چاہتا ہوں
کہ آپ مجھ کو اس گناہ سے پاک کیجئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا وہ رجم کیا گیا پھر آپ نے ماعز کے ساتھیوں میں سے دو شخصوں
کو کہتے سنا دیکھو اس شخص کو اللہ نے تو اوسکا قصور چھپا دیا تھا لیکن اوس کے دل نے اوسکو نہ چھوڑا یہانتک کہ پتھروں
سے مارا گیا جیسے کتا مارا جاتا ہے آپ یہ سنکر چپ ہو رہے پھر تھوڑی دیر چلے تو راہ میں ایک گدھا مرا ہوا پایا جسکا پاؤں اوٹھا ہوا تھا
(پھولا جانیکی وجہ سے) آپ نے فرمایا کہاں ہیں فلان شخص اور فلان شخص انہوں نے کہا ہم حاضر ہیں یارسول اللہ آپ نے
فرمایا اترو اور اس گدھے کا گوشت کھاؤ انہوں نے کہا یارسول اللہ بھلا اسکا گوشت کون کھا سکیگا آپ نے فرمایا تم نے جو ابھی
اپنے بھائی کی عیب جوئی کی وہ اسکے کھانے سے زیادہ سخت ہے قسم اوس شخص کی جسکے قبضے میں میری جان ہے ماعز ابھی
جنت کی نہروں میں غوطے لگا رہا ہے یعنی انہوں نے توبہ کی اور دنیا کا عذاب قبول کیا پس انکا قصور معاف ہو گیا
اور جنت میں پہنچ گئے

عن جابر بن عبد اللہ ان رجلا من اسلم جاء الی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فاعترف بالزنا فاعرض عنہ ثم اعترف فاعرض عنہ حتی شہد علی نفسہ اربع مرات
فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابک جنون قال لا قال احصنت قال نعم قال فامر بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرجم
فی المصلی فلما اذلقتہ الحجارۃ فر فادرک فرجم حتی مات فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم خیرا ولم یصل علیہ

ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے ایک شخص قبیلہ اسلم میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس حاضر ہوا اور زنا کا اقرار کیا
تو آپنے اوسکی طرف سے منہ پھیر لیا پھر دوبارہ اوس نے زنا کا اقرار کیا یہانتک کہ اوس نے چار بار اپنی ذات پر اقرار کیا تو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا کیا تجھ کو جنون ہو گیا ہے عرض کیا اوس نے کہ نہیں پھر آپنے فرمایا کیا تیرا بیاہ ہو چکا ہے عرض کیا جی
ہاں راوی کہتا ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کے لیے سنگسار کرنیکا حکم فرمایا تو وہ عیدگاہ میں سنگسار کیا گیا اور جب اسپر
پتھر برسنے لگے تو وہ بھاگا اور پھر پکڑا گیا اور سنگسار کیا گیا یہانتک کہ وہ مر گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی خوبی بیان فرمائی اور اوسپر
نماز پڑھی

عن ابی سعید قال لما امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم برجم ماعز بن مالک خرجنا بہ الی البقیع فواللہ ما اوثقناہ ولا

والخزف فاشتد واشتد نا خلفه حتی اتی عرض الحرة فانتصب لنا فرصیناه بحلاء میدان الحرة حتی سکت قال
فما استغفر له ولا سبه ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ماعز بن مالک کو رجم کرنیکا تو ہم
کو یقین کیطرف لیکر نکلے تو قسم خدا کی نہ سمجھے اونکو باندھا اور نہ اون کے لیئے گڈھا کھودا لیکن وہ خود کھڑے ہو گئے ہم نے اون کو
ہڈیون سے اور ڈھیلون سے اور کنکریون سے مارا وہ زور سے بھاگے اور ہم بھی اون کے پیچھے بھاگے یہانتک کہ وہ حرہ (ایک زمین
ہے پتھریلی) کی طرف آئے وہان کھڑے ہو گئے ہم نے بڑے بڑے پتھر لیکر اون کو مارا یہانتک کہ وہ ٹھنڈے ہو گئے پھر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اون کے لیئے دعا نہ کی مغفرت کی نہ اون کو برا کہا **عن** ابی نضرة قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فقوم ولیس بتمامہ قال فذھبوا یسبونہ فنھاھم قال فذھبوا یستغفرون له فنھاھم قال ھو جل صاب ذنبا
حسبہ اللہ ترجمہ ابونضرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک شخص حاضر ہوا (اور اوس نے زنا کا اقرار
کیا پھر وہ رجم کیا گیا) لوگ اوسکو برا کہنے لگے آپ نے منع کیا پھر اوس کے لیئے استغفار کرنے لگے آپ نے منع کیا اور فرمایا وہ ایک شخص تھا
جس نے گناہ کیا اب اللہ اوس سے سمجھ لیگا (چاہے معاف کریگا چاہے سزا دیگا) تم کیون خلل دیتے ہو **عن** بریدة قال اتی
صلی اللہ علیہ وسلم استنکہ ماعز ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماعز کا منہ سونگھا (اوس سے
سمجھ لیا کہ اوس نے شراب پی ہو) **عن** بریدة قال کنا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نتحدث ان الغامدیة وماعز
بن مالک لو رجعا بعد اعترافھما او قال لو لم یرجعا بعد اعترافھما لم یطلبھما وانما رجمھما عند الرابعة
ترجمہ بریدہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ ذکر کیا کرتے تھے کہ غامدیہ ایک عورت ہے جو زنا کی علت میں
رجم کی گئی تھی) اور ماعز بن مالک اگر اقرار کرکے پھر جاتے یا نہ پھرتے تو آپ اونکو سزا نہ دیتے بلکہ آپ نے اونکو جب رجم کیا
کہ وہ چار مرتبہ اقرار کر چکے تھے (اور کسی طرح کا شک اون کے اقرار میں باقی نہ رہا تھا) **عن** الحجاج انه کان قاعدا
یعقل فی السوق فمرت امراة تحمل صبیا فقال الناس معھا وقرت فیمن ثار فانتھیت الی النبی صلی اللہ علیه
وسلم وھو یقول من ابو ھذا معك فسکت فقال شاب انا ابوه یا رسول اللہ فاقبل علیھا فقال من
ابو ھذا معك قال الفتی انا ابوه یا رسول اللہ فنظر رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم الی بعض من حوله یسلم
عنه فقالوا ما علمنا الا خیرا فقال له النبی صلی اللہ علیه وسلم احصنت قال نعم فامر به فرجم قال فحرجنا به
فحفرنا له حتی امکنا ثم رمیناه بالحجارة حتی ھدا فجاء رجل سیل عن المرجوم فانطلقنا به الی النبی
صلی اللہ علیه وسلم فھو طیب عند اللہ من ریح المسك فاذا ھو ابوه فاعنا ه علی غسله وتکفینه ودفنه
وما ادری قال والصلوة علیه لا وھذا حدیث عبدة وھوتم ترجمہ الحجاج سے روایت ہے وہ بیٹھے ہوئے بازار کا
کام کر رہے تھے اتنے میں ایک عورت نکلی جو ایک لڑکی کو لیے ہوئی تھی لوگ اوسکو دیکھکر ادھر کھڑے ہو گئے میں بھی لوگون کے ساتھ
ادھر کھڑا ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ پوچھتے ہیں کہ اس لڑکی کا باپ کون ہے وہ عورت چپ رہی کہ اس

ہم نکلنا ہمارے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

جواوسکو برابر تہا کہا یارسول اللہ مین اوسکا باپ ہون آپ پہر اوس عورت کی طرف متوجہ ہوئے اور پوچہا اوس کے کا باپ کون ہی اون
نے کہا مین اوسکا باپ ہون یارسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنکر اپنے گرد جو لوگ بیٹہے تہے اون مین سے کسی کی طرف دیکہا
اور پوچہا اوس جوان کا حال لوگون نے کہا ہم تو اسکو نیک ہی جانتے ہی پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس جوان سے پوچہا تیرا نکاح ہوگیا
ہی وہ بولا ہان آپنے حکم دیا وہ رجم کیا گیا ہم اوسکو لیکر نکلے اور ایک گڈہے مین اوسکو گاڑا پہر تہوڑے دن سے ہمارا یہانتک کہ وہ تہنڈا ہوگیا
اتنے مین ایک شخص آیا اور اوس جوان کا حال پوچہنے لگا ہم اوس شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپس لیگئے اور کہا یارسول اللہ یہ اوس
خبیث کا حال پوچہتا ہی (جو رجم کیا گیا) آپ نے فرمایا وہ خبیث نہین ہی بلکہ وہ پاکیزہ ہی اللہ کے نزدیک مشک سے بہی زیادہ
پہر معلوم ہی اتو وہ شخص اُس جوان کا باپ تہا ہم نے اوسکی ملکی اوسکی غسل اور کفن اور دفن مین راوی نے کہا مجھے یاد نہین ہے کہ یہ بہی کہا
نماز مین یا نہین کہا **ف** اختلاف کیا ہی علمانے کہ نماز پڑہی جاوی اوس شخص پر جو رجم کیا جاوی زنا مین یا نہ پڑہی جاوی - مالک کے
نزدیک نماز پڑہنا اوسپر مکروہ ہی اور احمد کی نزدیک امام اور علمانہ پڑہین عام لوگ پڑہ لین اور ابوحنیفہ اور شافعی کے نزدیک سب لوگ پڑہین

اسی طرح ہر اہل قبلہ پر پڑہین **عن** جابر ان رجلا زنی بامرأة فامر به النبی صلی الله علیه وسلم فجلد الحد ثم اخبر انه محصن
فامر به فرجم **ترجمہ** جابر سے روایت ہی ایک شخص نے زنا کیا ایک عورت سے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو حد لگانیکا حکم کیا
اوسکو کوڑے لگائے گئے پہر آپ کو معلوم ہوا کہ وہ محصن ہے تو حکم دیا اوسکی رجم کا وہ رجم کیا گیا **عن** جابر ان رجلا زنی بامرأة
فلم یعلم باحصانه فجلد ثم علم باحصانه فرجمه **ترجمہ** جابر رض سے روایت ہی ایک مرد نے زنا کی اوسکو احصان کا حال معلوم
نہ تہا تو کوڑے لگے پہر معلوم ہوا کہ وہ محصن ہے تو رجم کیا گیا **باب** فی المرأة التی امر النبی صلی الله علیه وسلم برجمها من
جهینة اوس عورت کا قصہ جو قبیلہ جہینہ مین سے تہی اوس نے زنا کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی رجم کا حکم کیا **عن**
عمران بن حصین ان امرأة قال فی حدیث ابان من جهینة اتت النبی صلی الله علیه وسلم فقالت انها زنت
وهی حبلی فدعا النبی صلی الله علیه وسلم ولیها فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم احسن الیها فاذا وضعت
فجئنی بها فلما ان وضعت جاء بها فامر بها النبی صلی الله علیه وسلم فشکت علیها
ثیابها ثم امر بها فرجمت ثم امرهم فصلوا علیها فقال عمر یا رسول الله تصلی علیها وقد زنت قال
والذی نفسی بیده لقد تابت توبة لو قسمت بین سبعین من اهل المدینة لوسعتهم وهل وجدت
افضل من ان جادت بنفسها لم یقل عن ابان فشکت علیها ثیابها **ترجمہ** عمران بن حصین سے روایت ہی کہ
عورت جہینہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور کہنے لگی مین نے زنا کی وہ حاملہ تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اوسکے ولی کو بلایا اور فرمایا اسکو اچہی طرح رکہہ جب جنے تو اسکو لیکر آ پہر جب وہ عورت جنی تو اوسکا ولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پاس اوس کو لیکر آیا - آپ نے حکم دیا اوس کے رجم کرنے کا تو اوس کے
کپڑے باندہے گئے پہر وہ رجم کی گئی بعد اوس کے آپ نے جنازہ کو حکم کیا

انہون نے نماز پڑہی اسپر خنباذی کی حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ کیا تم نے اسپر نماز پڑہین حالانکہ اوس نے زنا کی ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اوس شخص کی جسکے ہاتہہ مین میری جان ہی اس عورت نے ایسی توبہ کی ہی کہ اگر وہ تقسیم کی جاوی ستر مدینہ مین تو سب کو کافی ہو پھر کیا اس سے بھی کوئی بات بہتر ہوگی کہ اوس نے اپنی جان کو صرف کر دیا ۔ وعنہ وحاضر ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ اوسکو رجم کرین پس بیان اللہ مبارک گناہ اسی کو کہتے ہین جو باعث بہبودی اور مغفرت کا ہو اور مبارک معصیتے کہ بعذر آرد ۔ عن کاوذاعی فشکت علیہا ثیابہا یعنی فشدت ۔ ترجمہ اوذاعی نے کہا شکت ثیابہا کے یہ معنی ہین کہ اوسکے کپڑے باندہے گئے تاکہ مارنے مین دقت ہو ۔ عن بریدۃ ان امرأۃ یعنی من غامد اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت انی قد زنیت فقال ارجعی فرجعت فلما کان الغد اتتہ فقالت لعلک ان تردنی کما رددت ماعز بن مالک فواللہ انی لحبلی فقال لہا ارجعی فرجعت فلما کان الغد اتتہ فقال لہا ارجعی حتی تلدی فرجعت فلما ولدت اتتہ بالصبی فقالت ہذا قد ولدتہ قال لہا ارجعی فارضعیہ حتی تفطمیہ فجاءت بہ وقد فطمتہ وفی یدہ شیء یاکلہ فامر بالصبی فدفع الی رجل من المسلمین ولربہا فحفر لہا ولربہا فرجمت وکان خالد فیمن یرجمہا فرجمہا بحجر فوقعت قطرۃ من دمہا علی وجنتہ فسبہا فقال لہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم مہلا یا خالد فوالذی نفسی بیدہ لقد تابت توبۃ لو تابہا صاحب مکس لغفر لہ وامر بہا فصلی علیہا ودفنت ۔ ترجمہ بریدہ سے روایت ہی ایک عورت غامد کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور عرض کیا کہ مین نے زنا کی آپنے اوس سے فرمایا لوٹ جا تو وہ پہر گئی پہر جب دوسرا روز ہوا تو پہر اوس نے عرض کیا شاید کہ جیسا آپ نے ماعز بن مالک کو لوٹا دیا مجھے بھی اوسی طرح سے پہیر دینا چاہتے ہین اور خدا کی قسم ہی مین تو حاملہ ہون تو بہی آپنے اوس سے فرمایا لوٹ جا پہر وہ چلی گئی پہر جب تیسری دن کی فجر ہوئی تو آپنے اوس سے فرمایا کہ تو بچہ پیدا ہونے تک لوٹ جا پہر جب بچہ جنی تو بچہ لیکر حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ یہہ پیدا ہوا ہی تو پہر آپنے اوس سے فرمایا کہ اب تو لوٹ جا اور اسکو دودہ پلانا یہانتک کہ تو اوس کا دودہ چہوڑا دی پہر دودہ چہوڑا کر لڑکے کو لیکر حاضر ہوئی اور اوس بچہ کے ہاتہہ مین کوئی چیز تہی جو روٹی کہا تا تہا پہر اپنی لڑکے کو ایک مسلمان پاس رکہنے کا حکم فرمایا تو ایک شخص کے پاس رکہا گیا اور اوس عورت کے لیے حکم فرمایا تو اوسکے واسطے ایک گڈہا کہودا گیا اور سنگسار کرنیکا حکم ہوا تو وہ سنگسار کی گئی اور اوسکو سنگسار کرنے مین خالد بہی شریک تہے تو ایک قطرہ اوسکا خون کا اوس عورت کے خون کا اوسکے مونہہ پر کہا مین پڑ گیا تو اوسنے اوس عورت کو گالی دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد سے فرمایا اے خالد ٹہہر جا یعنی عورت مرجومہ کو گالی مت دے قسم ہی اوس پاک ذات کی جسکے ہاتہہ مین میری جان ہی بیشک اوس عورت نے توبہی ایسی توبہ کی ہی کہ اگر ظلم کرنیوالا اور لوگون کے حقوق مین نقصان کرنیوالا ایسی توبہ کرے تو اوسکی بہی مغفرت ہو پہر آپکے حکم سے اوسپر نماز پڑہی گئی اور وہ دفن ہوئی ۔ عن ابی بکرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجم امرأۃ فحفر لہا الی ثندوتہا ۔ ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کو رجم کیا تو اوسکے لیے ایک گڈہا کہودا یہانتک کہ اوسکی چہاتی تک

بحصاة مثل الحمصة ثم قال ارموا واتقوا الوجه فلما طفقت احرجها عرضت علیها ترجمہ پھر مارا آپ نے اوس عورت کو چنے کے برابر کنکر دون سے اور فرمایا مارو لیکن منہ کو بچا کر جب وہ مرگئی تو آپ نے اوسکو نکالا اور اوسپر نماز پڑہی عن ابی ہریرۃ وزید بن خالد الجہنی ان رجلین اختصما الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال احدھما یا رسول اللہ اقض بیننا بکتاب اللہ وقال الاٰخر وکان افقھما اجل یا رسول اللہ فاقض بیننا بکتاب اللہ وائذن لی ان اتکلم قال تکلم قال ان ابنی کان عسیفا علی ھذا والعسیف الاجیر فزنی بامرأتہ فاخبروني ان علی ابنی الرجم فافتدیت منہ بمائۃ شاۃ وبجاریۃ لی ثم انی سألت اھل العلم فاخبروني انما علی ابنی جلد مائۃ وتغریب عام وانما الرجم علی امرأتہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما والذی نفسی بیدہ لاقضین بینکما بکتاب اللہ تعالی الماغنمک وجاریتک فرد الیک وعلی ابنک جلد مائۃ وتغریب عام واغد یا انیس الاسلمی ان یاتی امرأۃ الاٰخر فان اعترفت فارجمھا فاعترفت فرجمھا ترجمہ ابوہریرہ اور زید بن خالد جہنی دونون سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس دو شخص جھگڑتے ہوئے آئے اون مین سے ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ ہم دونون کے درمیان مین آپ اللہ تعالی کی کتاب کے موافق فیصلہ کردیجیے اور دوسرے نے بھی عرض کیا اور وہ زیادہ سمجھدار تھا سچ ہے یارسول اللہ آپ کتاب اللہ سے ہمارے درمیان مین فیصلہ کردیجیے اور مجھے عرض کرنیکی اجازت دیجیے آپنے فرمایا کہہ اوس نے عرض کیا بیشک میرا بیٹا اسکا مزدور تھا یعنی نوکر تھا اسکا کام کرتا تھا اجرت پر تو اوس نے اسکی عورت سے زنا کیا اور لوگون نے مجھے خبر دی کہ میرے بیٹے پر رجم ہے سو اوسکی طرف سے مین نے فدیہ دیکر بیان اور ایک لونڈی اور ایک لونڈی فدیہ دیا پھر مین نے عالمون سے پوچھا تو اونہون نے مجھے خبر دی کہ میرے بیٹے پر سو کوڑے اور ایک سال بھر جلاوطن کرنا ہے یعنے برس بھر تک شہر سے نکال دینا ہے اور اوسکی عورت پر رجم ہے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو سن رکھ قسم ہے اوس کی جسکے قبضے مین میری جان ہے بیشک مین تمہارا فیصلہ اللہ کی کتاب ہی کے موافق کرونگا بکریان اور لونڈی تو تیری انھی کو پھیر دی جاویگی اور اوسکے بیٹے کو سو کوڑے مارے اور ایک سال بھر تک جلاوطن کیا پھر آپنے انیس اسلمی کو حکم کیا کہ دوسری کی عورت کو لاوے پھر اگر وہ اقرار کرے تو اوسے سنگسار کردے تو اوس نے اقرار کیا اور اوسکو سنگسار کردیا باب فی رجم الیہود یین یہودی مرد اور یہودی عورت کو زنا مین رجم کرنیکا بیان عن ابن عمر انہ قال ان الیہود جاؤا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکروا لہ ان رجلا منھم وامرأۃ زنیا فقال لھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما تجدون فی التوراۃ فی شان الزنا فقالوا نفضحھم ویجلدون فقال عبد اللہ بن سلام کذبتم ان فیھا الرجم فاتوا بالتوراۃ فنشروھا فجعل احدھم یدہ علی ایۃ الرجم ثم جعل یقرأ ما قبلھا وما بعدھا فقال لہ عبد اللہ بن سلام ارفع یدک فرفعھا فاذا تحتھا ایۃ الرجم فقالوا صدق یا محمد فیھا ایۃ الرجم فامر بھما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرجما قال عبد اللہ بن عمر فرأیت الرجل یحنی علی المرأۃ یقیھا الحجارۃ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین یہودی آئے اور آپ کے روبرو ذکر کیا کہ ایک عورت اور ایک مرد نے ہم مین سے زنا کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

اون سے فرمایا تم تورات مین زنا کے مقدمہ مین کیا پاتے ہو (یعنی کیا حکم ہے) وہ بولے ہم تو زانیونکو رسوا کرکے درے مارا کرتے ہین عبداللہ بن سلام نے اون سے کہا کہ تم تو جھوٹے ہو تورات مین تو بے شبہہ سنگسار کرنیکا حکم ہے پھر تورات لاکر اوسکو کھولا تو اون مین سے ایک شخص نے سنگسار کرنیکی آیت پر اپنا ہاتھہ رکھدیا اور اوسکی اگلی پچھلی عبارت پڑھنے لگا عبداللہ بن سلام نے اوس سے کہا تو اپنا ہاتھہ اوٹھالے اوس نے اپنا ہاتھہ جو اوٹھایا تو اوس مین رجم کی آیت موجود تھی پھر تو سب بول اوٹھے یا محمد آپ ہی نے سچ فرمایا اس مین آیت رجم کی موجود ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون دونون کو رجم کا حکم فرمایا اور اون کو رجم کیا عبداللہ بن عمر نے کہا مین نے مرد کو دیکھا (جب دونون پر پتھر پڑتے تھے) کہ مرد عورت پر جھک جھک جاتا تھا اوسکو پتھرون سے بچانے کے لیے عن البراء بن عازب قال مر علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہودی محمم فدعاهم فقال هكذا تجدون حد الزانی فقالوا نعم فدعا رجلا من علمائهم قال نشدتك بالله الذی انزل التوراة علی موسی هكذا تجدون حد الزانی فی کتابکم فقالوا اللهم لا ولولا انك نشدتنی بهذا لم اخبرك نجد حد الزانی فی کتابنا الرجم ولکنه کثر فی اشرافنا فکنا اذا اخذنا الرجل الشریف ترکناه واذا اخذنا الضعیف اقمنا علیه الحد فقلنا تعالوا فلنجتمع علی شیء نقیمه علی الشریف والوضیع فاجتمعنا علی التحمیم والجلد وترکنا الرجم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللهم انی اول من احیا امرك اذ اماتوه فامر به فرجم فانزل اللہ عزوجل یا ایها الرسول لا یحزنك الذین یسارعون فی الکفر الی قوله یقولون ان اوتیتم هذا فخذوه وان لم تؤتوه فاحذروا الی قوله ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئك هم الکافرون فی الیهود الی قوله ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئك هم الظالمون فی الیهود الی قوله ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئك هم الفاسقون قال هی فی الکفار کلها یعنی هذه الآیة ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے ایک یہودی نکلا جسکا مونہہ کالا کیا تھا آپ نے یہودیون کو بلایا اور اون سے پوچھا کیا تم زانی کی سزا (توراۃ) مین یہی پاتے ہو اونہون نے کہا ہان آپنے اونکے ایک عالم کو بلا بھیجا (وہ عبداللہ بن صوریا تھا) اور اسکو قسم دی اس اللہ کی جسنے توراۃ کو اوتارا حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام پر کیا تم اپنی کتاب مین زانی کی سزا یہی پاتے ہو (کہ اوسکا مونہہ کالا کیا جاوے اور لوگون مین پھرایا جاوے) اوسنے کہا یا اللہ نہین اور اگر تم مجھسے اتنی بڑی قسم نہ دیتے تو مین بیان نہ کرتا تم جو (یعنی سچ سچ نہ کہتا) ہماری کتاب مین زانی کی حد سنگسار کرنا ہے لیکن جب زنا کا رواج ہوگیا ہمارے شریف لوگون مین تو جب کوئی شریف (عزت دار) شخص کو ہم اس جرم مین پکڑتے تھے چھوڑ دیتے تھے اور جب کسی ضعیف کو پکڑتے تھے تو اوسکو حد لگاتے تھے ہم نے صلاح کی کہ آؤ سب ملکر ایک سزا اتفاق کرلین جو شریف اور وضیع سب پر جاری کیا کرین تو اتفاق کیا ہم نے منہ کالا کرنے پر اور کوڑا لگانے پر اور چھوڑ دیا سنگسار کرنیکو یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ مین سب سے پہلے تیرے حکم کو زندہ کرونگا جب انہون نے اوسکو ڈالا تھا اسپر عمل کرنا چھوڑ دیا) پھر حکم کیا اوسکو رجم کا وہ رجم کیا گیا تب اللہ تعالی نے یہ آیت اوتاری یا ایها الرسول

لا یحزنك الذین یسارعون فی الکفر تک یعنی ای رسول مت بنجیدہ ہو اون لوگون کی وجہ سے جو جلدی کرتے ہین
کافر ہوجانے مین یا کافرون سے دوستی کرنے مین اون لوگون مین سے جو کہتے ہین اپنے مونہون سے ہم ایمان لائے اور نہین یقین ہے
انکے دلون مین اور یہودیون مین سے یہانتک کہ فرمایا ان اوتیتم ہذا فخذوہ وان لم تؤتوہ فاحذروا یعنی اگر یہ حکم دین کا تمکو دیجاوے
تو قبول کرو اور جو رجم کا حکم دین تو نہ مانو پھر فرمایا ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئك ہم الکافرون جو حکم نہ کرے اللہ کی کتاب کے
موافق وہ کافر ہے ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئك ہم الظالمون جو حکم نہ کرے اللہ کی کتاب کے موافق وہ ظالم ہے ومن لم یحکم بما
انزل اللہ فاولئك ہم الفسقون جو حکم نہ کرے اللہ کی کتاب کے موافق وہ فاسق ہے ان سب آیتون مین یہودی مراد ہین اور یہ آیتین
کافرون کے حق مین اوتری ہین رجم کا پورا قصہ تفسیر مین ہے عن ابن عمر قال انی نفر من یہود فدعوا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی القف فاتاہم فی بیت المدراس فقالوا یا ابا القاسم ان رجلا منا زنا بامرأۃ
فاحکم فوضعوا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسادۃ فجلس علیہا ثم قال ائتونی بالتوراۃ فاتی
بہا فنزع الوسادۃ من تحتہ فوضع التوراۃ علیہا ثم قال امنت بك وبمن انزلك ثم قال ائتونی باعلمکم
فاتی بفتی شاب ثم ذکر قصۃ الرجم نحو حدیث مالك عن نافع ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے چند یہودی آئے
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا لے گئے قف مین (جو ایک وادی ہے مدینہ مین) آپ آئے اونکے پاس مدرسہ مین انہون نے کہا اے ابو
القاسم ہم مین سے ایک مرد نے زنا کی ہے ایک عورت سے تو آپ اونکا فیصلہ کردیجیے پھر اونہون نے ایک تکیہ رکھدیا آپ کیلیے آپ اوسپر
بیٹھے اور فرمایا توراۃ کو میرے پاس لاؤ توراۃ لائی گئی آپ نے تکیہ اپنے نیچے سے نکالا اور توراۃ کو اوسپر رکھا اور فرمایا مین ایمان لایا تجھ پر
اور اوس شخص پر جس نے تجھ کو اتارا پھر فرمایا بلاؤ اوس شخص کو جو تم سب مین زیادہ علم رکھتا ہو پھر اوسکے بیان کیا رجم کا قصہ
ف آپ نے عبد اللہ بن صوریا کو بلایا اور اوس سے قسم دیکر پوچھا کہ توراۃ مین محصن زانی کی سزا رجم ہے کہ نہین اوس نے کہا
بیشک رجم ہے اور اگر مجھے خوف نہ ہوتا جل جانیکا تو مین اقرار نہ کرتا عن محمد بن مسلم سمعت رجلا من مزینۃ ممن
یتبع العلم ویعیہ ثم اتفقا وہذا حدیث معمر وہو اتم قال زنی رجل من
الیہود وامرأۃ فقال بعضہم لبعض اذہبوا بنا الی ہذا النبی فانہ نبی یعث بالتخفیف فان افتانا بفتیا دون
الرجم قبلناہا واحتججنا بہا عند اللہ قلنا فتیانبی من انبیائك قال فاتوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو جالس فی
المسجد فی اصحابہ فقالوا یا ابا القاسم ما ترٰی فی رجل وامرأۃ زنیا فلم یکلمہم کلمۃ حتی اتی بیت مدراسہم فقام
علی الباب فقال انشدکم باللہ الذی انزل التوراۃ علی موسی ما تجدون فی التوراۃ علی من زنی اذا احصن قالوا نحمم
ویجبہ ویجلد والتجبیۃ ان یحمل الزانیان علی حمار وتقابل اقفیتہما ویطاف بہما قال وسکت شاب
فلما راہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم سکت الظاہ الشدۃ فقال اللہم اذ نشدتنا فانا نجد فی التوراۃ الرجم فقال
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فما اول ما ارتخصتم امر اللہ قال زنی ذو قرابۃ من ملك من ملوکنا فاخر عنہ الرجم

فبعثوا قوما اخرين الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا اسلوه عن حد الزنى وساق الحديث فقال فيه قال
ولم يكونوا من اهل دينه فحكم بينهم فخير في ذلك قال فان جاؤك فاحكم بينهم او اعرض عنهم ترجمہ
ابوہریرہ سے روایت ہے یہودیون مین ایک مرد اور ایک عورت نے زنا کیا اور وہ دونون محصن تھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ
مین تشریف لائے اور اون کی کتاب توراۃ مین رجم لکھا ہوا تھا لیکن انہون نے اپنے درمیان سے اٹھا دیا تھا اور گدھے پر اولٹا سوار کرنا اور
سو بار روغنی رسی سے مارنا اختیار کر لیا تھا تو اونکے عالم لوگ جمع ہوئے اور کچھ لوگون کو انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس بھیجا زنا کی حد پوچھنے کو پھر بیان کیا حدیث کو آخیر تک اور چونکہ وہ یہودی آپکے دین مین نہ تھے اسواسطے آپ کو اختیار دیا
گیا کہ اونکا فیصلہ کرین یا نہ کرین فرمایا اللہ تعالی نے فان جاؤك فاحكم بينهم او اعرض عنهم وان تعرض عنهم فلن
يضروك شيئا وان حكمت فاحكم بينهم بالقسط ان الله يحب المقسطين یعنے اگر کا فر آوین تمہارے پاس تو فیصلہ کرو یا اونکا
اعراض کرو اگر نہ کروگے تو وہ تم کو نقصان نہ پہونچا سکینگے اور اگر فیصلہ کرو تو انصاف سے کرو اللہ چاہتا ہے انصاف کرنے والون کو ۔ عن
جابر بن عبد الله قال جاءت اليهود برجل وامراة منهم زنيا فقال ائتوني باعلم رجلين منكم فاتوه بابني صوريا
فنشدهما كيف تجدان امر هذين في التوراة فقالا نجد في التوراة اذا شهد اربعة
انهم راوا ذكره في فرجها مثل الميل في المكحلة رجما قال فما يمنعكما ان ترجموهما قال ذهب سلطاننا فكرهنا
القتل فدعا رسول الله صلى الله عليه وسلم بالشهود فجاؤا باربعة فشهدوا انهم راوا ذكره في
فرجها مثل الميل في المكحلة فامر رسول الله صلى الله عليه وسلم برجمهما ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ
یہودی ایک مرد اور ایک عورت کو جنہون نے زنا کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیکر آئے آپنے فرمایا تم اپنے لوگون مین
دو زیادہ جاننے والون کو بلا لاؤ وہ صوریا کے دو لڑکے بیٹون کو لے آئے آپنے اون دونون کو قسم دی اور پوچھا انکا کیا حکم ہے
توراۃ مین رجم کے انہین دونو مرد اور عورت کا جنہون نے زنا کیا تھا) اونہون نے کہا ہم توراۃ مین یہ حکم پاتے ہین جب
چار گواہ گواہی دین کہ انہون نے مرد کی ذکر کو عورت کی فرج مین اسطرح دیکھا ہے جیسے سلائی سرمہ دانی مین تو وہ رجم کیے جاوینگے آپنے
فرمایا پھر تم انہ دونون کو رجم کیون نہین کرتے اونہون نے کہا ہمارے سلطنت تو رہی نہین تو ہم کو قتل کرنا برا معلوم ہوتا ہے
تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گواہون کو بلا بھیجا وہ چار گواہ لیکر آئے اونہون نے اسی طرح گواہی دی کہ ہم نے مرد کی ذکر کو عورت
کی فرج مین اسطرح دیکھا ہے جیسے سلائی سرمہ دانی مین آپ نے حکم کیا وہ دونون رجم کیے گئے (اگرچہ گواہ کافر تھے مگر جن گواہی دی
تھی وہ بھی کافر تھے) عن ابراهيم والشعبي عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه لم يذكر فدعا بالشهود فشهدوا ترجمہ
ابراہیم اور عامر شعبی سے یہی حدیث مروی ہے مگر اوسمین یہ نہین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گواہونکو بلایا اور اونہون نے
گواہی دی) باب ما جاء في الرجل ينكح جاريته مرد زنا کرے اپنی محرم سے تو اوسکی کیا سزا ہے عن البراء بن عازب قال
لقيت انا اخوف على ابل لي فحللت اذا قتل راكب اوفارس منهم لواديخيل اليهم انهم اصحاب يطلبون لي فمر لقي من

النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا تواقبۃ فاستخرجوا منہا رجلا فضربوا عنقہ فسالت عنہ وذکروا انہ
اعرس بامراۃ ابیہ ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہی میرے اونٹ گم گئے تھے میں اونکو ڈہونڈنے رہا تہا اتنے میں چند سوار
اون کے ساتہہ ایک جہنڈ اتہا تو عرب لوگ میرے گرد پہرنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میرے قرب خیال کرکے پہر دیا پہر
قبر پر آئے اور اوس میں سے ایک شخص کو ننگا کرکے اوسکی گردن اڑی میں نے پوچہا انہوں نے کہا اس نے نکاح کیا تہا اپنی
باپ کی جورو سے ف جاہلیت کے رواج کے موافق تو گویا مرتد ہوگیا اسلام سے یا یہ قتل تعزیر اتہا اسواسطے کہ نکاح محارم سے
باطل ہی پہر اگر وطی کری تو وہ زنا ہوگی اور اوسپر حد پڑیگی عن البراء قال لقیت عمی ومعہ رایۃ فقلت این تزید قال
بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی رجل نکح امراۃ ابیہ فامرنی ان اضرب عنقہ واخذ مالہ ترجمہ
براء سے روایت ہی میں اپنے چچا سے ملا اونکے ساتہہ ایک جہنڈا تہا میں نے پوچہا کہاں کا قصد ہے انہوں نے کہا مجکو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہیجا ہے ایک مرد کی طرف جسنے نکاح کیا ہی اپنی باپ کی جورو سے تو اسنے حکم دیا ہی اوسکی گردن مارنیکا
اور اوسکا مال لینیکا ف اور دن کی عبرت اور عرب کے واسطے باب فی الرجل یزنی بجاریۃ امراتہ مرد زنا کرے اپنی جورو
کی لونڈی سے تو کیا سزا دینا چاہیے عن حبیب بن سالم ان رجلا یقال لہ عبد الرحمن بن حنین وقع علی جاریۃ
امراتہ فرفع الی النعمان ابن بشیر وہو امیر علی الکوفۃ فقال لاقضین فیہا بقضیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کانت
احلتہا لک جلدتک مائۃ وان لم تکن احلتہا لک رجمتک بالحجارۃ فوجدہ احلتہا لہ فجلدہ مائۃ قال قتادۃ کتب الی حبیب بن سالم فکتبت الی
بہذا ترجمہ حبیب بن سالم سے روایت ہی ایک شخص تہا عبد الرحمن بن حنین اوس نے جماع کیا اپنی جورو کی لونڈی سے تو یہ مقدمہ
نعمان بن بشیر پاس گیا اور وہ حاکم تہا کوفے کے انہوں نے کہا میں تیرا فیصلہ کرونگا اوسطرح جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فیصلہ کیا تہا اگر تیری جورو نے اپنی لونڈی کو تیرے لیے حلال کردیا تہا تو سو کوڑے تجکو مارونگا اور جو حلال نہیں کیا تہا تو پتھروں سے
تجھے رجم کرونگا پہر تحقیق کیا تو معلوم ہوا کہ اوسکی جورو نے حلال کردیا تہا لونڈی کو اوسکے لیے پس سو کوڑے مارے اوسکو قتادہ نے
کہا میں نے اس بارے میں حبیب بن سالم کو لکہا تو انہوں نے یہ حدیث مجھے بہیجی عن النعمان بن بشیر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فی الرجل یاتی جاریۃ امراتہ قال ان کانت احلتہا لہ جلد مائۃ وان لم تکن احلتہا لہ رجمتہ ترجمہ نعمان بن بشیر
سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جماع کری اپنی جورو کی لونڈی سے تو اگر جورو نے اجازت دیدی ہی تو سو کوڑے
پڑینگے ورنہ رجم ہوگا عن سلمۃ بن المحبق ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی فی رجل وقع علی جاریۃ امراتہ ان کان
استکرہہا فہی حرۃ وعلیہ لسیدہا مثلہا وان کانت طاوعتہ فہی لہ وعلیہ لسیدہا مثلہا ترجمہ سلمہ بن محبق سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا ایک شخص کے بارے میں جسنے جماع کیا تہا اپنی جورو کی لونڈی سے کہ اگر اوسنے جبرا
جماع کیا تو وہ آزاد ہی اور اوس کی مالک کو ویسی لونڈی دینا ہوگی اور جو خوشی ہی اوسنے جماع کرایا تو وہ لونڈی اوسکی ہوجاویگی
اور مالک کو ویسی لونڈی اور دینا پڑے گی (خطابی نے) کہا میں نے کسی فقیہ کو نہ پایا جس نے

اس حدیث پر عمل کیا ہو اور شاید یہ حدیث منسوخ ہوا **عن** سلمة بن المحبق عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ
قال وان کانت طاوعته فهی حرة وعلیها مثل ما له لسیدتها **ترجمہ** سلمہ بن محبق سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ایسا ہی فرمایا اس روایت میں یہ ہے کہ اگر اوس لونڈی نے اپنی خوشی سے جماع کرایا تو وہ لونڈی اور اوس کی سی ایک اور لونڈی جو
کو دلائی جاوے گی خاوند کے مال میں سے **باب** فیمن عمل عمل قوم لوط جو شخص لوطت (لونڈی بازی) کرے تو کیا سزا ہوگی
عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من وجدتموه یعمل عمل قوم لوط فاقتلوا الفاعل
والمفعول به **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکو لوط ع کی قوم کا کام کرتے ہوئے
تم پاؤ تو کرنیوالے اور کروانیوالے دونوں کو قتل کر ڈالو (لوطی کے حد میں اختلاف ہے بعضوں کے نزدیک زنا کی حد ہے اور
بعضوں کے نزدیک رجم ہے خواہ محصن ہو یا غیر محصن بعضوں کے نزدیک قتل **عن** ابن عباس فی البکر یوجد علی اللوطیة
قال یرجم **ترجمہ** ابن عباس نے کہا بکر (یعنے جسکا نکاح نہوا ہو) اگر لوطت میں پکڑا جاوے تو وہ رجم کیا جاوے
(اور ابو حنیفہ ؒ کے نزدیک لوطت میں حد نہیں ہے (تعزیر ہے) **باب** فیمن اتی بهیمة جو شخص جانور سے جماع کرے تو اسکی
سزا **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اتی بهیمة فاقتلوه واقتلوها معه قال قلت
له ما شان البهیمة قال ما اراه قال ذلك انه کره ان یؤکل لحمها وقد عمل بها ذلك العمل **ترجمہ** ابن
عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چوپایہ جس نے جماع کیا تو اوسکو قتل کر ڈالو اور اوسکی ساتھ اوس
جانور کو بھی قتل کر ڈالو عکرمہ نے کہا میں نے ابن عباس سے پوچھا چوپایہ کا کیا قصور ہے ابن عباس نے کہا میں سمجھتا ہوں
کہ شاید اوس جانور کا گوشت کھانا برا جانا ہو جس سے ایسا کام کیا جاوے (اسلیے اوسکے قتل کا حکم دیا) **عن** ابن عباس لیس
علی الذی یاتی البهیمة حد قال ابو داود وکذا قال عطاء وقال الحکم اری ان یجلد و
لا یبلغ به الحد وقال الحسن هو بمنزلة الزانی **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے جانور سے جماع کرنیوالے پر حد نہیں ہے
ایسا ہی کہا عطا نے اور حکم نے کہا کہ اوسکو کوڑے مارے جاویں لیکن حد کے کوڑوں سے کم اور حسن نے کہا اوس کی سزا زانی کی سی ہے
(اگر محصن ہو تو رجم کیا جاوے ورنہ کوڑے لگایا جاوے **باب** اذا اقر الرجل بالزنا ولم تقر المرأة جب مرد زنا کا اقرار کرے اور
عورت انکار کرے تو کیا حکم ہوگا **عن** سهل بن سعد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رجلا اتاه فاقر عنده
انه زنی بامرأة سماها فبعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی المرأة فسألها عن ذلك فانکرت ان
تکون زنت فجلده الحد وترکها **ترجمہ** سہل بن سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک شخص آیا اور اسنے
اقرار کیا کہ میں نے فلان عورت سے زنا کی ہے اوسکا نام لیا آپنے اوس عورت کو بلا بھیجا جب وہ آئی تو اوس سے پوچھا اوس نے انکار
کیا آپنے مرد کو حد لگائی اور عورت کو چھوڑ دیا اس لیے کہ مرد کا اقرار اوسکی حد لگانے کے لیے کافی ہو گیا لیکن عورت کو حد لگانیکے لیے
کافی نہیں ہو سکتا **عن** ابن عباس ان رجلا من بکر بن لیث اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاقر انه زنی بامرأة

اربع مرات فجلده ما ئة وكان بكرا ثم سأله البينة على المرأة فقالت كذب والله يا رسول
الله فجلده حد الفرية ثمانين ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی ایک شخص ہنے بکر بنی لیث مین سے رسول اسد صلی اسد
علیہ وسلم پاس آیا اور اُس نے اکیورت کے ساتھہ اپنے نا کرنیکا چار مرتبہ اقرار کیا سو اوسکو سو درّے مارے اور وہ شخص کنوارا تہا پہر اُس
سے عورت پر گواہی طلب کی سو عورت بولی یارسول اسد خدا کی قسم ہی یہہ جہوٹا ہی تو اوس شخص پر حد قذف کی سی کوڑے
مارے گئے ف یعنے اوس شخص نے اوس عورت پر جہوٹ موٹہہ بہتان باندہا اور اپنے اوپر حد قبول کی بعد اوسکے آنحضرت صلے اسد
علیہ وسلم نے گواہ طلب کیے اور اوس کے گواہ نہ لانیکے سبب سے حد قذف کی اُسپر جاری ہوئی تاکہ آیندہ لوگ ایسا نہ کرین باب
فی الرجل یصیب من المرأة دون الجماع فیتوب قبل ان یاخذه الامام ایک شخص کسی عورت سے سوا
کرے سوا جماع کے یعنے بوس وکنار اور مباشرت کرے لیکن دخل نہ کرے اپر توبہ کرلے پکڑے جانے سے پہلے تو کیا حکم ہی
عن عبد الله جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال انى عالجت امرأة من اقصى المدينة وقد اصبت
منها ما دون ان امسها فانا هذا فاقم على ما شئت فقال عمر قد سترك الله لو
سترت على نفسك فلم يرد عليه النبي صلى الله عليه وسلم شيئا فانطلق الرجل فاتبعه النبي صلى الله عليه وسلم
رجلا فدعاه فتلا عليه اقم الصلوة طرفي النهار وزلفا من الليل ان الحسنات يذهبن السيئات فقال رجل من
القوم يا رسول الله الله خاصة ام للناس كافة فقال بل للناس كافة ترجمہ عبد اسد بن مسعود سے روایت ہی ایک شخص رسول اسد صلے
اسد علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کرنے لگا یارسول اسد مین نے پیار کیا ایک عورت کو مدینے کے کنارے اور اوس سے سب کام
کیے سوا جماع کے تو اب مین حاضر ہون جو چاہیے مجہہ کو سزا دیجیے حضرت عمر نے کہا اسد نے تیرا قصور چہپا دیا اگر تو بہی چہپا لیتا تو بہتر
ہوتا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے اوسکو کچہہ جواب نہ دیا یہانتک کہ وہ چلا تب آپنے ایک آدمی اوس کے پیچہے بہیجا اور اوسکو بلایا اور یہہ
آیت سنائی اقم الصلوة طرفي النهار وزلفا من الليل ان الحسنات يذهبن السيئات یعنے قایم کر نماز کو دن کے دونون
کناروں مین (اور ہر فجر اور ہر ظہر و عصر) اور رات کی تاریکی مین (مغرب اور عشا یہی تین وقت کی نماز حاضر کلام اسد سے ثابت ہوئی)
بیشک نیکیان دور کردیتی ہین برائیون کو یعنے ایسی چہوٹی چہوٹی گناہ وضو اور نماز سے معاف ہوجاتے ہین) ایک شخص نے عرض کیا یارسول
اسد یہہ حکم خاص اس شخص کیواسطے ہی یا تمام لوگون کے لیے آپنے فرمایا سب لوگون کیلیے باب فی الامة تزنی ولم تحصن
جو لونڈی غیر محصنہ زنا کرے اوسکی سزا کا بیان عن ابی هريرة وزيد بن خالد الجهني ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم سئل عن الامة اذا زنت ولم تحصن قال ان زنت فاجلدوها ثم ان زنت فاجلدوها ثم ان
زنت فاجلدوها ثم ان زنت فبيعوها ولو بضفير قال ابن شهاب لا ادري في الثالثة او الرابعة
والضفير الحبل ترجمہ ابوہریرہ اور زید بن خالد جہنی سے روایت ہی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم سے کسی نے پوچہا لونڈی غیر محصنہ
جب زنا کرے تو کیا حکم ہی آپنے فرمایا اگر وہ زنا کرے اوسکو کوڑے مارو پہر اگر زنا کرے اوسکو کوڑے مارو پہر اگر تیسری بار زنا کرے اوسکو

کوڑے مارے پھر اگر زنا کرے تو اوسے بیچ ڈالو اگرچہ ایک رسی کے عوض میں ہو ابن شہاب نے کہا مجھے خوب معلوم نہیں ہے کہ آپ نے تیسری بار میں فرمایا یا چوتھی بار میں فرمایا کہ اوسکو بیچ ڈالو **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا زنت امۃ احدکم فلیجلدھا ولا یعیرھا ثلاث مرار فان عادت فی الرابعۃ فلیجلدھا ولیبعھا بضفیر او بحبل من شعر **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کی لونڈی حرام کاری کرے تو اوسکو حد مارنا چاہیے یہ نہیں کہ صرف اوسکو ڈانٹ کر چھوڑ دے تین مرتبے تک (یعنے تین بار تک اوسکو حد لگاوے) اگر وہ چوتھی مرتبہ زنا کرے تو اوسکو بیچ ڈالے اگرچہ بال کی رسی اوسکی قیمت ملے **ف** عرب کا دستور تھا کہ لونڈی کی حرامکاری کو عیب نہ جانتے تھے صرف جھڑکی اور گھرکی پر ٹال دیتے تھے جیسے کشمیر جگہ ہندوستان میں ہے سو فرمایا کہ صرف جھڑکی پر نہ ٹالا کرو بلکہ اوسکو حد مارا کرو خدا کے حکم کے موافق اور لونڈی غلام کو شرم کم ہوتی ہے نرمی گھرکی انکو کچھ فائدہ بھی نہیں کرتی۔ امام شافعی کا یہی مذہب ہے کہ مالک خود بدون حاکم کی اجازت کے لونڈی غلام کو حد مارے اور امام اعظم ہ کے نزدیک حاکم سے اجازت لیکر مارے **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھذا الحدیث قال فی کل مرۃ فلیضربھا کتاب اللہ ولا یثرب علیھا وقال فی الرابعۃ فان عادت فلیضربھا کتاب اللہ ثم لیبعھا ولو بحبل من شعر **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بار اوسکو کتاب اللہ کے کتاب کے موافق (یعنے پچاس کوڑے) مارے کیونکہ لونڈی کی سزا آزاد عورت سے نصف ہے اور صرف ڈانٹ کر نہ چھوڑے ہر بار بعد حد لگانیکے پھر نہ ڈانٹے اگر وہ چوتھی بار زنا کرے تو پھر اوسکو حد ماری اللہ کی کتاب کے موافق بعد اوسکے اوسکو بیچ ڈالے اگرچہ بال کی رسی اوسکی قیمت ملے **باب** فی اقامۃ الحد علی المریض جو شخص بیمار ہو حد لگانیسے اوسکے مر جانیکا خوف ہو تو کیا کرے **عن** ابی امامۃ بن سہل بن حنیف انہ اخبرہ بعض اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الانصار انہ اشتکی رجل منھم حتی اضنی فعاد جلدۃ علی عظم فدخلت علیہ جاریۃ لبعضھم فقشت لھا فوقع علیھا فلما دخل علیہ رجال قومہ یعودونہ اخبرھم بذلک وقال استفتوا لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانی قد وقعت علی جاریۃ دخلت علی فذکر لھا ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقالوا ما رأینا رجلا من الناس من الضر مثل الذی ھو بہ لو حملنا الیک لتقشخت عظامہ ما ھو الا جلد علی عظم فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یأخذوا لہ مائۃ شمراخ فیضربوہ بھا ضربۃ واحدۃ **ترجمہ** ابوامامہ بن سہل بن حنیف نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص انمیں سے بیمار ہوا یہانتک کہ ضعیف ہو کر ہڈی چمڑا رہ گیا اوسوقت اوسکے پاس ایک لونڈی گئی کسی کے اوسکو دیکھکر اوسکا دل بہر ایا وہ اوس نے جماع کیا اوس لونڈی سے جب اوس کے قوم کے لوگ عیادت کو آئے تو اوس نے یہ حال بیان کیا اور کہا میرے باب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھو کیونکہ میں نے صحبت کی ہے ایک لونڈی سے جو میری پاس آئی تھی اون لوگوں نے یہ قصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا اور کہا کہ ہم نے

تو ایسا بیمار اور ناتوان کسیکو نہین دیکھا جیسا وہ ہی اگر ہم اوسکو آپ پاس لیکر آوین تو اوسکی ہڈیان جدا ہو جاوین اوسمین کچھ جان نہین ہے
فقط چمڑیونپر کھال ہی پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کہ درخت کی سو ٹہنیان لیکر اوسکو ایک ہی بار مارین ف
یہ ایک مار قائم مقام سو مارون کی ہو جاوی گی پھر اگر باوجود اسکی بھی وہ حد لگانے مین مر جاوی یا بعد حد کے اوسکے صدمے سے مر جاوے
تو اوسکا خون ہدر ہی کسی پر اوسکا تاوان (خون بہا) لازم نہ ہوگا **عن** علی رضی اللہ عنہ قال جئت جاریۃ علی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا علی انطلق فاقم علیہا الحد فانطلقت فاذا بہا دم یسیل لم ینقطع
فاتیتہ فقال یا علی افرغت قلت اتیتہا ودمہا یسیل فقال دعہا حتی ینقطع دمہا ثم اقم علیہا
الحد واتیہ الحد وعلی ما ملکت ایمانکم قال ابوداؤد وکذلک رواہ ابوالاحوص عن عبد الاعلی
ورواہ شعبۃ عن عبد الاعلی فقال فیہ قال لا تضربہا حتی تضع ولم یقل احی **ترجمہ** حضرت امیر المؤمنین
علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت مین ہی کسی کی لونڈی نے زنا کی تو آپنے فرمایا ای علی اوسکو اور اوسکو
حد لگادی مین گیا دیکھا تو اوس کے خون بہ رہا تہا بند نہین ہوا تہا (شاید وہ خون نفاس کا ہوگا) مین لوٹکر آپکے
پاس آیا آپنے پوچھا ای علی تم حد لگاکر آئے مینے عرض کیا یا رسول اللہ مین اوسکے پاس گیا دیکھا تو اوس کے خون بہ رہا ہے آپنے فرمایا
اچہا چہوڑ دے اوسکو جبتک اوسکا خون بند ہو پہر اوسکو حد لگا اور قائم کیا کر حدون کو اپنے غلام لونڈی پر دوسرے روایت مین
ہی کہ مت مار حد اوسکو یہانتک کہ وہ جنے (اس سے معلوم ہوا کہ وہ حاملہ تہی) لیکن پہلی روایت زیادہ صحیح ہے (ان حدیثون سے
معلوم ہوا کہ مالک بغیر حاکم کے پوچھے اپنے غلام لونڈی کو حد لگا سکتا ہے **باب** فی حد القذف عند قذف زنی زنا کی
تہمت پر جو حد پڑتی ہے) اوسکا بیان **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت لما نزل عذری قام النبی صلی اللہ علیہ
وسلم علی المنبر فذکر ذلک وتلا القرآن فلما نزل من المنبر امر بالرجلین والمرأۃ فضربوا حدہم
ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی جبا میری پاکی کی بابت آیتین اوترین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
منبر پر کہڑے ہوگئے اور آپنے اوسکا ذکر کیا اور قرآن پڑہا بعد اوسکے جب آپ منبر پر سے اوترے تو دو مرد اور ایک عورت کی بابت حکم فرمایا پھر
لوگون نے اونہین حد ماری **عن** محمد بن اسحاق بہذا الحدیث لم یذکر عائشۃ فامر برجلین وامرأۃ ممن تکلم بالفاحشۃ
حسان بن ثابت ومسطح بن اثاثۃ قال النفیلی ویقولون المرأۃ حمنۃ بنت جحش **ترجمہ** اس روایت مین یہ ہی کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا دو مردونکو اور ایک عورت کو جنہون نے بری بات منہ سے نکالی تہی (معاذ اللہ حضرت ام المؤمنین عائشہ
کو تہمت لگائی تہی) وہ حسان بن ثابت تہا اور مسطح بن اثاثہ تہے حد قذف لگائیگا اور لوگ کہتے ہین کہ عورت حمنہ بنت جحش تہی **باب**
الحد فی الخمر شراب کی حد کا بیان **عن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یقت فی الخمر حدا وقال ابن
عباس شرب رجل فسکر فلقی یمیل فی الفج فانطلق بہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما حاذی دار العباس انفلت
فدخل علی العباس فالتزمہ فذکر ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فضحک وقال افعلہا ولم یامر فیہ بشیء **ترجمہ** ابن

ف مسلم اور احمد ابن ۱۲

سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کی کوئی حد مقرر نہین کی اور ابن عباس نے کہا کہ ایک شخص نے شراب پیا اور مست ہوا اور سوکر بلا اور نا چتا ہوا چلتا رہا تو اسکا نا چنا (یعنی جیسے متوالونکی عادت ہوتی ہی) سو اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے چلے تو جب وہ عباس کے گہر کے سامنے پہونچا تو دفعتہ بہاگا اور عباس ہی کے مکان مین گہسکر اونہ چہپ گیا پہر یہ سب قصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کیا تو آپ ہنسے اور فرمایا کہ کیا اوس نے ایسا ہی کیا ہی سو اسکی اور کچہ حکم اوس کے باب مین نہ فرمایا ف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کی کوئی حد مقرر نہین کی بلکہ چالیس کوڑے سے لیکر اسی کوڑے تک اپنا نیکا حکم دیا کرتے پہر حضرت عمر کے عہد مین صحابہ کے مشورہ سے اسی درے قرار پائے اور اس شخصکو آپنے چہوڑ دیا اسوجہ سے کہ اوسپر ثابت نہین ہی نہ اقرار سے نہ گواہون سے اور صرف مستی کی حالت سے اوسپر حد نہین پہونچ سکتی تہی۔ اسلیے کہ شاید یہ حال کسی اور چیز کے استعمال سے ہو گیا ہو واللہ اعلم ع عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی برجل قد شرب فقال اضربوہ قال ابوھریرۃ فمنا الضارب بیدہ والضارب بنعلہ والضارب بثوبہ فلما انصرف قال بعض القوم اخزاک اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقولوا ھکذا لا تعینوا علیہ الشیطان ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک شخصکو لائے جسنے شراب پیا تہا آپنے فرمایا مارو اوسکو تو ہم مین سے کسی نے ہاتہہ سے کسیکے جوتی سے کسیکے کپڑے سے اوسکو مارا پہر جب وہ چلا گیا تو بعضون نے قوم مین سے کہا کہ خدا تجہہ فضیحت کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا نہ کہو شیطان کی اسکے اوپر مدد نہ کرو ف جب گنہگار کی سزا ہو چکی تو پہر اوسکو برا نہ بولو اسلیے کہ شیطان خوش ہوتا ہی مسلمان کی برائی سے تو گویا تم نے شیطان کی مدد کی بلکہ یون کہا کرو کہ خدایا تیری توبہ قبول کر ے ع عن ابن الہاد باسنادہ ومعناہ قال فیہ بعد الضرب ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاصحابہ بکتوہ فاقبلوا علیہ یقولون ما اتقیت اللہ ما خشیت اللہ وما استحییت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم ارسلوہ وقال فی آخرہ ولکن قولوا اللھم اغفر اللھم ارحمہ وبعضھم یزید الکلمۃ ونحوھا ترجمہ دوسری روایت مین ابن الہاد ہی سے اتنا زیادہ ہی کہ جب لوگ اوسکی مار پیٹ سے فارغ ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا اوسی ڈانٹو تو لوگ اوس کے روبرو یون کہنے لگی تو نے تقوی اللہ کے لیے نہ ڈرا اور اللہ تعالی سے تو کچہ نہ ڈرا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہی تو نہ شرمایا پہر اوسکو چہوڑ دیا اسحدیث کے آخر مین یہ ہے کہ آپ نے فرمایا لیکن یون کہو ای اللہ بخشدے تو اوسکو اور اوسپر رحم فرما اور بعضون نے کچہ کمی بیشی کی ہے ف جب اوسکی سزا سے فراغت ہوئی تو پہر اوسکے لیے دعا کی ع عن انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم جلد فی الخمر بالجریدو النعال وجلد ابوبکر رضی اللہ عنہ اربعین فلما ولی عمر دعا الناس فقال لھم ان الناس قد دنوا من الریف وقال مسدد حضر القری فما ترون فی حد الخمر فقال لہ عبد الرحمن بن عوف نری ان تجعلہ کاخف الحدود فجلد فیہ ثمانین وقال ابوداود ورواہ ابن عمر ویہ عن قتادۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ جلد بالجریدو النعال اربعین ورواہ شعبۃ عن قتادۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اضربوہ

جس یدا تین خواہ اربعین ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب پینے والیکو جوتیون
اور کھجور کی چھڑیون سے حد ماری اور حضرت ابوبکرؓ نے چالیس سے آگے پھر جب حضرت عمرؓ کی خلافت ہوئی تو اونہون نے صحابہ کو بلایا اور کہا
کہ لوگ نزدیک ہوگئے اس زمین سے جس مین کھجور ہے اور گانون ہے (یعنی شراب بہت پینے لگے) تو اب تمہاری کیا رای ہے شراب پینے والے کی
حد مین عبدالرحمن بن عوفؓ نے اونسے کہا ہماری رای یہ ہے کہ سب سے ہلکی حد ہے وہی حد اس مین مقرر کرین تو اسی کوڑے مارنیکا حکم
ہوا (اسواسطے کہ سب سے ہلکی حد قذف ہے اوس مین اسی کوڑے مقرر ہین کتاب الحد وہی خمر مین مقرر کیے) ابن ابی عمرو نے
قتادہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کی شاخون اور جوتون سے چالیس مارمارین اور شعبہ نے روایت کیا کہ
دو لکڑیون سے چالیس مارمارین ف اسی واسطے شافعی اور احمد اور اسحاق کے نزدیک شراب کی حد چالیس کوڑے ہین اور
ابوحنیفہ اور مالک کے نزدیک اسی کوڑے عن حصین بن المنذر الرقاشی هو ابو ساسان قال شهدت عثمان بن
عفان واتی بالولید بن عقبة فشهد علیه حمران ورجل آخر فشهد احدهما انه راه شربها یعنی الخمر
وشهد الآخر انه راه یستقیاها فقال عثمان انه لم یتقیاها حتی شربها فقال علی رضی الله عنه
اقم علیه الحد فقال علی الحسن اقم علیه الحد فقال الحسن ولّ حارّها من تولی قارها فقال علی لعبد الله
بن جعفر اقم علیه الحد فاخذ السوط فجلده وعلی یعد فلما بلغ اربعین قال حسبك جلد النبی صلی الله علیه
اربعین الصیه قال وجلد ابو بکر اربعین وعمر ثمانین وکل سنة وهذا احب الی ترجمہ حصین بن منذر رقاشی سے
روایت ہے مین حضرت عثمان بن عفان پاس موجود تہا اوسوقت لوگ ولید بن عقبہ کو لیکر آئے اور اوسپر گواہی دی حمران نے (جو مولے
تہا عثمان کا) اور ایک اور شخص نے ایک نے تو یہ کہا کہ مین نے اسکو شراب پیتے دیکہا دوسری نے یہ کہا مینے اسکو قے کرتے دیکہا (یعنی شراب
اوگلتی ہوئے) حضرت عثمان نے کہا اس نے قے کیونکر کی جب شراب نہین پی (تو ضرور پی ہوگی) اور حضرت علی نے حکم کیا اوس کے
حد لگانے کا حضرت علی نے امام حسنؓ کو حکم کیا حد لگانے کا امام حسنؓ نے کہا جس نے خلافت کی لذت اوٹہائی ہے اوسی کو اوسکا
بھی اوٹہانا چاہیے) یعنی عثمان خود حد لگادین یا اور کسی اپنے عزیز سے کہدین وہ حد لگادے کیونکہ خلافت کے فوائد تو وہ اٹہائے
ہین اب جو باتین مواخذہ کی ہین وہ ہم کو سہنی چاہیے کہ کرین) پہر حضرت علیؓ نے عبداللہ بن جعفر سے کہا تم حد لگاؤ
انہون نے کوڑا لیکر اوسکو مارنا شروع کیا جب چالیس مار پہنچے تو کہا کہ بس ہے تجھے اسلیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
چالیس مارمارین اور ابوبکر نے بہی چالیس ہے مارین ہین اور عمرؓ نے اسی اور سب سنت ہے اور مجھکو تو یہ اسی ہی مار بہت پسند
ہی ف حضرت علیؓ نے شراب پینے والیکو اسی کوڑے مارنا اس لیے پسند فرمایا تاکہ شراب پینے والے دلیر نہ ہوجاوین اور چہل
کو پہنچے چالیس کوڑے مارنا بہتر ہے کیونکہ حضرت کا فعل بہی ہے اور داؤد ظاہری کا اور مشہور مذہب شافعی کا یہی ہے باب
اذا تتابع فی شرب الخمر جو کوئی کئی بار شراب پیے اوس کے کیا سزا ہے عن علی رضی الله عنه قال جلد رسول الله
صلی الله علیه وسلم فی الخمر وابو بکر اربعین وکملها عمر ثمانین وکل سنة قال ابو داؤد وقال کاصمع

ول حادّها من تولی قارّها ول شدیدها من تولی هینها ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اور حضرت ابوبکر نے شراب پینے کی حد چالیس درے مارے پھر حضرت عمر نے اوسکو اسی کوڑوں سے پورا کیا اور یہ سنت ہے ابوداؤد
نے کہا جعفی نے کہا اول حادہا من تولی قارہا کے یہ معنے ہیں کہ جسنے خلافت کی آسانیاں دیکھیں اوسنے کوڑے مارے اور جسنے دو

عن معاویۃ بن ابی سفیان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا شربوا الخمر فاجلدوہم ثم ان
شربوا فاجلدوہم ثم ان شربوا فاجلدوہم ثم ان شربوا فاقتلوہم ترجمہ معاویہ بن ابی سفیان سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شراب پیوے تو اوسکو کوڑے مارو اور پھر اگر پیوے تو بھی مارو پھر اگر پیے تو بھی کوڑے مارو
اور پھر جو پیے (یعنے چوتھی بار) تو اوسکو قتل کر ڈالو اگر قتل کا حکم منسوخ ہے دوسری حدیث سے اور اوس حدیث سے جو آگے آتی ہے عن
ابن عمران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بھذا المعنی قال واحسبہ قال فی الخامسۃ ان شربوا
فاقتلوہ قال ابوداود وکذا حدیث ابی عطیف فی الخامسۃ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اسی طرح اور پانچویں بار میں فرمایا اگر پھر شراب پیوے تو اوسکو قتل کر ڈالو ابوداؤد نے کہا ابوعطیف کی روایت
میں بھی ہے کہ پانچویں بار میں اوسکو قتل کرو عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سکر
فاجلدوہ ثم ان سکر فاجلدوہ ثم ان سکر فاجلدوہ فان عاد الرابعۃ فاقتلوہ قال ابوداؤد وکذا
حدیث عمر بن ابی سلمۃ عن ابیہ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا شرب الخمر فاجلدوہ فان
عاد الرابعۃ فاقتلوہ قال ابوداؤد وکذا حدیث سہیل عن ابیہ صالح عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم ان شربوا الرابعۃ فاقتلوہم وکذا حدیث ابن ابی نعیم عن ابی نعیم عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم وکذلک حدیث عبید اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم والشرید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وفی
حدیث الجعدی عن معاویۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فان عاد فی الثالثۃ او الرابعۃ فاقتلوہ ترجمہ ابوہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نشے سے کوئی متوالا ہو تو اسی کوڑے مارو اور پھر متوالا ہو تو کوڑے مارو اور پھر متوالا ہو
تو کوڑے مارو اور جو وہ پھر بھی باز نہ آوے تو چوتھی بار اوسکو قتل کر ڈالو ابوداؤد نے کہا عمر بن ابی سلمہ نے اپنے باپ ابوسلمہ سے روایت
کیا کہ ابوہریرہ نے رسول اللہ صلعم سے روایت کیا ہے کہ جب کوئی شراب پیوے تو اوسکو کوڑے مارو اور پھر اگر باز نہ آوے (یعنے تین مرتبہ تک تو یعنے
چوتھی مرتبہ اسکو قتل کر ڈالو ابوداؤد نے کہا ایسا ہی روایت کیا سہیل نے ابوصالح سے اور اوسنے ابوہریرہ سے اوسنے رسول اللہ صلعم سے
اور یہ ہے کہ جب چوتھی بار شراب پیوے تو اوسکو قتل کر ڈالو اور ایسی ہے روایت کی ابن نعیم نے ابی نعیم سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے رسول اللہ صلعم سے
اور ایسی ہی روایت ہے عبید اللہ بن عمرو کی رسول اللہ صلعم سے اور شرید کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور جعدی نے معاویہ سے روایت کیا
انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اگر تیسری یا چوتھی بار میں قتل کا حکم فرمایا پھر قتل کا حکم مشتبہ ہے کہ تیسری بار میں ہے یا
چوتھی بار میں یا پانچویں بار میں اور مخالف ہے دوسری حدیث کے عن قبیصۃ بن ذویب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من

شرب الخمر فاجلدوه فان عاد فاجلدوه فان عاد فی الثالثة او الرابعة فاقتلوه فاتی برجل قد شرب
فجلده ثم اتی به فجلده ثم اتی به فجلده ورفع القتل وکانت رخصة ترجمہ
قبیصہ بن ذویب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شراب پیے اوسی کو مارو پھر پیے تو کوڑے مارو اور
جو وہ پھر پیے تو پھر کوڑے مارو اور جو وہ اسپر باز آوے تو تیسری یا چوتھی بار مین اوسے قتل کر ڈالو پھر ایک شخص کو لائے جسنے شراب
پیا تھا تو اوسے کوڑے ماری پھر اوسکو لائے تو پھر اوسکو کوڑے مارے پھر اوسکو لائے پھر کوڑے مارے پھر اوسکو لائے پھر کوڑے مارے اور قتل کا
حکم جاتا رہا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قتل کا حکم منسوخ ہی جب کوئی شراب پیے تو اوسکو کوڑے مارنا چاہیے خواہ پہلی بار مین
ہو یا دوسری بار مین یا تیسری بار مین یا چوتھی بار مین عن علی رضی اللہ عنہ قال ما اوذی او ما کنت لاقیم حدا من امت
علیہ حد الا شارب الخمر فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یسن فیہ شیئا انما ھو شیء قلناہ نحن ترجمہ
حضرت علی سے روایت ہے مین جسپر حد قائم کرون اور وہ مر جاوے تو اوسکی دیت نہ دونگا مگر شراب پینے والیکی کیونکہ رسول اللہ
صلعم نے شراب کی کوئی حد مقرر نہین کی جو کچھ مقرر کیا ہے تو ہم ہی نے مقرر کیا ہے (یعنے ہمنی صلاح کرکے اسے کوڑے مقرر
کیے ہین) عن عبد الرحمن بن ازہر قال کانی انظر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی وھو فی الحجل
یلتمس حجل خالد بن ولید فبینما ھو کذلک اذ اتی برجل قد شرب الخمر فقال للناس اضربوہ فمنہم من ضربہ
بالنعال ومنہم من ضربہ بالعصا ومنہم من ضربہ بالمیستحة قال این وھب الجریدة قال الطیبة فحثی
احد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترابا من الارض فرمی بہ فی وجھہ ترجمہ عبد الرحمن بن الازہر سے
روایت ہے گویا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف دیکھتا ہون آپ اونٹوں کے پالانون مین کھڑے ہوے اور خالد بن الولید
کا کجاوہ پکڑے ہے تھے اتنے مین یکایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک شخص کو لائے اور اوسنے شراب پی تھی تو آپ
نے لوگون سے حکم فرمایا اوس شخص کو مارو کسی نے جوتی سے اور کسی نے لاٹھی سے اوسے مارا اور کسی نے کھجور کی چھڑیون سے اور اوسنے
کہا یعنے خرمی کے درخت کے بغیر پتون کی کچی چھڑیون سے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین سے تھوڑی سی گرد لیکر اوس کے
منہ پر ڈالدی عن الازہر انی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یشارب وھو یحنین فحثی فی وجھہ التراب فتناھر
اصحابہ فضربوہ بنعالھم وما کان فی ایدیھم حتی قال لھم ارفعوا فرفعوا فقد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ثم جلد ابو بکر فی امرہ اربعین ثم جلد عمر اربعین صدرا من امارتہ ثم جلد ثمانین فی آخر خلافتہ
ثم جلد عثمان الحدین کلیھما ثمانین واربعین ثم اثبت معاویة الحد ثمانین ترجمہ ازہر سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک شرابی کو لائے آپ اسوقت حنین مین تھے آپنے اوسکے منہ پر خاک ڈالی اور اپنے صحابہ سے اوسے
مارنیکا حکم فرمایا تو اونہون نے اپنی جوتیون سے اوسے مارا اور سوائی جوتیون کے جو کچھ اونکے ہاتھ مین تھا اوس سے مارا یہانتک کہ اوسنے
کہا بس کرو جب لوگون نے چھوڑ دیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وفات فرمائی تو ابو بکر نے بعد حضرت ابو بکر شراب

چالیس درے مارتے پھر حضرت عمرؓ بھی اپنی شروع خلافت میں چالیس ہی کوڑے مارتے پھر آخر خلافت میں آپ اسی کوڑے مارتے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کبھی اسی کوڑے مارے کبھی چالیس کوڑے مارے پھر معاویہؓ نے اسی کوڑے مقرر کر دیے ہمارے مشائخ کے نزدیک تقلید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہتر ہے **باب** اقامۃ الحد فی المسجد مسجد کے اندر حد لگانا منع ہے **عن** حکیم بن حزام انہ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یستقاد فی المسجد وان تنشل فیہ الاشعار وان تقام فیہ الحدود ترجمہ حکیم بن حزام سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا مسجد کے اندر قصاص لینے سے اور وہاں شعر پڑھنے سے اور مسجد کے اندر حد مارنے سے تاکہ وہاں خل بیکار نہ ہو **باب** فی التعزیر تعزیر کا بیان اور حد سے کم ہے **عن** ابی بردۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یجلد فوق عشر جلدات الا فی حد من حدود اللہ عزوجل ترجمہ ابوبردہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دس کوڑوں سے زیادہ نہ مارے جاویں مگر اون حدوں میں سے جو اللہ جل جلالہ نے مقرر فرماویں ہیں **عن** ابی بردۃ الانصاری یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فذکر معناہ ترجمہ ابوبردہ انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا ہے جو آپ فرماتے تھے مثل پہلی روایت کے **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا ضرب احدکم فلیتق الوجہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کسیکو مارے تو چاہیے کہ موںہہ کو بچاوے اور کسی مقام پر مارے جیسی ہتھ پاؤں پشت وغیرہ کیونکہ منہ کی بزرگی

اخر کتاب الحدود تمام ہوئی کتاب حدوں کی اللہ کے فضل سے بسم اللہ الرحمن الرحیم **اول کتاب الدیات** شروع ہوئی کتاب دیتوں کی اللہ کے نام سے جو مہربان ہے رحمت والا **باب** النفس بالنفس جان کے بدلے جان لینے کا بیان **عن** ابن عباس قال کان قریظۃ والنضیر وکان النضیر اشرف من قریظۃ فکان اذا قتل رجل من قریظۃ رجلا من النضیر قتل بہ واذا قتل رجل من النضیر رجلا من قریظۃ فودی بمائۃ وسق من تمر فلما بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم قتل رجل من النضیر رجلا من قریظۃ فقال ادفعوہ الینا نقتلہ فقالوا بیننا وبینکم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتوہ فنزلت وان حکمت فاحکم بینہم بالقسط والقسط النفس بالنفس ثم نزلت افحکم الجاھلیۃ یبغون ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ قریظہ اور نضیر دونوں یہودیوں کی قومیں تھیں) میں سے نضیر زیادہ اشراف تھے تو جب کوئی شخص قریظہ میں سے نضیر کے کسی شخص کو مار ڈالتا اوسکے بدلے میں قتل کیا جاتا اور جب کوئی شخص نضیر میں سے قریظہ کے کسی شخص کو مار ڈالتا تو سو وسق کھجور فدیہ دیکر چھڑا لیا جاتا (ایک وسق ساٹھ صاع کا اور ایک صاع پانچ رطل کا ہوتا ہے) جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وقت ہوا تو نضیر کی ایک شخص نے قریظہ کے ایک شخص کو مار ڈالا بنی قریظہ نے نضیر سے کہا ہم کو قاتل حوالہ کرو تاکہ ہم اوسکو قتل کریں نضیر نے حسب معمول انکار کیا پھر انہوں نے کہا اچھا چلو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیصلہ کر دیں اوسکو ان لوگوں نے پھر سب آپ کے پاس آئے اوس وقت یہ آیت اتری وان حکمت فاحکم بینہم الآیۃ یعنے اگر تو کافروں کا فیصلہ کرے تو کر انصاف سے انصاف یہ ہے کہ جان کے بدلے جان

لی جاوی پھر پیادہ ترا کیا وہ لوگ جاہلیت کے حکم کو پسند کرتے ہین **باب** لا یؤخذ احد بجریرۃ غیرہ او ابیہ کسی شخص پر
اوسکے بھائی یا باپ کے جرم کا مواخذہ نہ کیا جاویگا **عن** ابی رمثۃ قال انطلقت مع ابی نحو النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرأیت
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لابی ابنک ھذا قال ای و رب الکعبۃ قال حقا قال اشھد بہ قال
فتبسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضاحکا من ثبت شبھی فی ابی ومن حلف ابی علی ثم قال اما
انہ لا یجنی علیک ولا تجنی علیہ وقرأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا تزر وازرۃ وزر اخری **ترجمہ** ابو رمثہ
روایت ہی مین اپنے باپ کے ساتھہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پاس گیا (جب پہونچا) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے باپ سے
کہا کیا یہی تیرا بیٹا ہی میرے باپ نے کہا ہان قسم ہی کعبہ کی پروردگار کی آپنے فرمایا سچ میرے باپ نے کہا بیشک مین اسکی گواہی دیتا ہون
آپنے تبسم فرمایا اسوجہ سے کہ مین کھلم کھلا باپ کی مشابہ تھا اور پھر میرے باپ نے قسم کہائی کہ مین اوسکا بیٹا ہون بعد اوسکے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار رہ نہ وہ تیری گناہ مین پکڑا جاویگا اور نہ تو اوس کی گناہ مین پکڑا جاویگا اور پڑہا رسول اللہ صلے
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ولا تزر وازرۃ وزر اخری۔ کوئی دوسرے کا بوجھہ نہ اوٹھاویگا **باب** الامام یامر بالعفو فی الدم حاکم اگر صاحب
حق کو خون معاف کرنیکا حکم دیوے تو کیسا ہی **عن** ابی شریح الخزاعی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اصیب بقتل او
خبل فانہ یختار احدی ثلاث اما ان یقتص واما ان یعفو واما ان یاخذ الدیۃ فان اراد الرابعۃ فخذوا علی
یدیہ ومن اعتدی بعد ذلک فلہ عذاب الیم **ترجمہ** ابی شریح خزاعی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جس شخص قتل کی مصیبت آپڑی یعنے اوسکا کوئی عزیز قتل کیا جاوے یا وہ خود مجروح ہوا ہو کسی کے زخم سے یا کوئی عضو کاٹا گیا ہو
اوسکو تین باتون مین اختیار ہی یا قصاص لیوے یا معاف کریوے یا دیت لیوے پھر اگر وہ ان کے سوا کوئی چوتھی بات کرنا چاہی تو اوسکے
ہاتھون کو پکڑو (یعنی) اور جو زیادتی کرے ان تین چیزون سے اوسکے واسطے قیامت مین دکھہ کی مار ہی **عن** انس بن
مالک قال ما رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم رفع الیہ شیء فیہ قصاص الا امر فیہ بالعفو **ترجمہ** انس بن مالک
سے روایت ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب کوئی مقدمہ آپکے پاس ایسا جاتا جس مین قصاص لازم ہوتا تو آپ معاف
کا حکم کرتے (رغبت دلاتے عفو کی) **عن** ابی ھریرۃ قتل رجل علی عھد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرفع ذلک الی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فدفعہ الی ولی المقتول فقال القاتل یا رسول اللہ واللہ ما اردت قتلہ قال فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم للولی اما انہ ان کان صادقا ثم قتلہ دخلت النار قال فخلی سبیلہ قال وکان مکتوفا
بسبعۃ فجر بسبعتہ فسمی ذا السبعۃ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین
قتل کیا گیا اور مقدمہ آپکے پاس گیا آپنے قاتل کو مقتول کے وارث کے حوالے کیا قاتل نے کہا یا رسول اللہ قسم خدا کی مین نے قتل کے
قصد سے اوسکو نہین مارا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتول کے وارث سے کہا دیکھہ اگر یہ سچا ہی اور تو اوسکو قتل کریگا تو جہنم مین
جاویگا یہ سنکر اوس نے قاتل کو چھوڑ دیا اوس کے دونون ہاتھہ ستر سے بندہے ہوے تھے وہ اپنا قسمہ گھسیٹتا ہوا نکلا اوسی لئے اوسکا نام

ذوالنسعہ یعنے نسعے والا ہوگیا **عن** وائل بن حجر قال کنت عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ جئ برجل قاتل فی
عنقہ النسعۃ قال قد عاولی المقتول فقال العفو قال لا قال افتاخذ الدیۃ قال لا قال افتقتل قال نعم قال اذھب
بہ فلما ولی قال اتعفو قال لا قال افتاخذ الدیۃ قال لا قال افتقتل قال نعم قال اذھب بہ فلما کان فی الرابعۃ
قال اما انک ان عفوت عنہ یبوء باثمہ واثم صاحبہ قال فعفی عنہ قال فانا رایتہ یجر النسعۃ
ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس تہا اتنے مین ایک خونی آیا جسکی گردن مین نسعہ بندہا تہا
آپنے مقتول کی وارث کو بلا بہیجا اور اوس سے پوچہا کیا تو معاف کرتا ہی اوس نے کہا نہین آپ نے فرمایا دیت لیتا ہی اوس نے
کہا نہین آپنے فرمایا پہر کیا قتل کرتا ہی اوس نے کہا ہان آپنے فرمایا اچہا لیجا اسکو جب وہ لیکر چلا تو آپ نے فرمایا تو معاف کرتا
ہی اوس نے کہا نہین آپ نے فرمایا دیت لیتا ہی اوس نے کہا نہین آپنے فرمایا قتل کرتا ہی اوس نے کہا ہان آپنے فرمایا اچہا لیجا
پہر چوتہی بار مین آپنے فرمایا دیکہہ اگر تو اسکو معاف کردیگا تو وہ اپنا گناہ اور مقتول کا گناہ دونون اپنے سر پر اوٹہا ویگا یہہ سنکر
مقتول کے وارث نے اوسکو چہوڑ دیا وائل نے کہا مین نے اوسکو دیکہا وہ اپنا تسمہ کہینچ رہا تہا جو اوسکی گلی مین پڑا تہا جسسے تہا تہہ بندہے
عن وائل قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بحبشی فقال ان ھذا قتل ابن اخی قال کیف قتلتہ
قال ضربت راسہ بالفاس ولم ارد قتلہ قال ھل لک مال تودی دیتہ قال لا قال افرایت ان ارسلتک
تسال الناس تجمع دیتہ قال لا قال فوالیک یعطونک دیتہ قال لا قال للرجل خذہ فخرج بہ لیقتلہ
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما انہ ان قتلہ کان مثلہ فبلغ بہ الرجل حیث یسمع قولہ فقال
ھو ذا فرقبہ ماشئت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارسلہ یبوء باثمہ واثم صاحبہ فیکون
من اصحاب النار قال فارسلہ ترجمہ وائل ہی روایت ہی ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک حبشی کو لیکر آیا
اور بولا اس شخص نے میرے بہتیجی کو مار ڈالا آپ نے اوس سے پوچہا تو نے کیونکر اسکی بہتیجی کو مار ڈالا وہ بولا کہ مین نے اوس کے
سر پر تبر مارا وہ مرگیا لیکن مین نے قتل کے ارادہ سے نہین مارا آپنے فرمایا تیری پاس کچہہ مال ہی کہ تو اوسکی دیت ادا کریگا وہ بولا
نہین آپ نے فرمایا اگر مین تجہے چہوڑ دون تو تو لوگون سے مانگ کر اوسکی دیت اکٹہا کرسکتا ہی وہ بولا نہین آپ نے فرمایا تیری
مالک اوسکو دیت ادا کریگی وہ بولا نہین تب آپنے اوس شخص سے (یعنے مقتول کے چچا سے) فرمایا لیجا اسکو وہ اس کو لیچلا قتل کے
لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہہ اوسکو قتل کر ڈالیگا تو اوسی کی مثل ہوگا (یعنے جو مواخذہ قاتل پر ہی وہی اوسپر
ہوگا اسلیے کہ قتل مین شبہہ ہی خطا کا تو قصاص لینا جائز نہ ہوگا) یہ بات اوس شخص کے کان مین پہنچی (یعنے مقتول کے چچا
کے) کیونکہ وہ سنتا تہا بات آپ کی تو وہ پہر اوس حبشی کو لیکر آیا اور عرض کیا یہہ حاضر ہے جو کچہہ چاہیے اسکی بابت مین حکم
کیجیے آپنے فرمایا چہوڑ دے اسکو وہ اپنا گناہ اور تیرے بہتیجے کا گناہ اپنے سر پر لیکر جہنمی ہوگا اوس نے اوسکو چہوڑ دیا **عن** زیاد بن سعد
بن ضمیرۃ السلمی عن ابیہ وجدہ وکانا شہدا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حنینا ان غلاما بنی ستامۃ

اللیثی قتل رجلا من اشجع فی الاسلام وذلک اول خیر قضی به رسول الله صلی الله علیه وسلم وقد کلم
عیینة فی قتل الاشجعی لانه من غطفان وتکلم الاقرع بن حابس دونه لانه من خندف فارتفعت
الاصوات وکثرت الخصومة واللغط فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا عیینة لا تقبل الغیر فقال
عیینة لا والله حتی ادخل علی نسائه من الحرب والحزن ما ادخل علی نسائی قال فثارت فتنة وصوت
وکثرة الخصومة واللغط فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا عیینة لا تقبل الغیر فقال عیینة
مثل ذلک ایضا الی ان قام رجل من بنی لیث یقال له مکیتل علیه شکة وفی یده درقة فقال
یا رسول الله انی اجد لما فعل هذا فی غرة الاسلام مثلا الا عنما وردت فرمی اولها فقصر
آخرها استن الیوم وغیر غدا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم خمسون فی فورنا هذا وخمسون اذا
رجعنا الی المدینة وذلک فی بعض اسفاره ومحلم رجل طویل الادم وهو فی طرف الناس فلم یزالوا حتی تخلص
فجلس بین یدی رسول الله صلی الله علیه وسلم وعیناه تدمعان فقال یا رسول الله انی قد فعلت الذی بلغک وانی
انی اتوب الی الله تبارک وتعالی فاستغفر الله عز وجل لی یا رسول الله فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم
اقتلته بسلاحک فی غرة الاسلام اللهم لا تغفر لمحلم بصوت عال زاد ابو سلمة فقام وانه لیتلقی دموعه
بطرف ردائه قال ابن اسحاق فزعم قومه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم استغفر له بعد ذلک ترجمہ
زیاد بن سعد بن ضمیر سلمی نے روایت کیا اپنے باپ اور دادا سے اور وہ دونوں حاضر تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ
حنین میں کہ محلم بن جثامہ لیثی نے اسلام کے زمانے میں ایک شخص کو مارڈالا اشجع میں سے اور یہ پہلی دیت ہے جسکا فیصلہ کیا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو عیینہ نے مقتول کیطرف سے گفتگو کی اسلیے کہ وہ قبیلہ غطفان سے تھا اور اقرع بن حابس نے محلم کیطرف
سے گفتگو کی اسواسطے کہ وہ خندف میں سے تھا تو بہت آوازیں بلند ہوئیں اور غل شور ہوا طرفین کی جانب سے گفتگو میں پس رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عیینہ تو دیت نہیں لیتا ہے عیینہ نے کہا نہیں قسم خدا کی میں کبھی دیت نہ لونگا جبتک اسکی عورتوں
کو بھی صدمہ اور رنج نہ دونگا جو میری عورتوں کو ہوا ہے (یعنے مقتول کے مارے جانے سے ہماری طرف کی عورتیں روتی پیٹتی ہیں ہم
بھی اسکو قتل کرونگا تاکہ اوسکی طرف کی بھی عورتیں روئیں پیٹیں) پھر آوازیں بلند ہوئیں اور خوب جھگڑا اور غل ہوا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عیینہ تو دیت قبول نہیں کرتا عیینہ نے پھر ایسا ہی جواب دیا یہانتک کہ ایک شخص کھڑا
ہوا بنی لیث میں سے جسکو مکیتل کہا کرتے تھے وہ ہتھیار باندھے تھا اور سپر ہاتھ میں لیے تھا اوس نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اس
قاتل کے (یعنے محلم کے) شروع اسلام میں سوا اسکے کوئی مثال نہیں پاتا ہوں جیسے چند بکریاں کسی چشمہ پر پانی پینے کو آئیں تو جو
پہلی پہل آئیں اونہی کو تیر مارا تو پچھلی سب بھاگ گئیں ف یعنے ابتدا اسلام میں اگر آپ اسکو قتل کردینگے تو اور لوگ اس کے
ساتھی اور عزیز جو کافر ہیں اسلام سے نفرت کرکے مسلمان نہ ہونگے تو یہ مثال صادق آویگی اور بعضوں نے کہا ہے کہ مقصود

قاتل کا رغبت سے قصاص پر یعنی اگر آپ قصاص نہ لینگے اور قاتل سے دیت لیکر چھوڑ دینگے تو اور عرب کے لوگ اسلام سے نفرت کرینگے اور اس دین میں نہ آوینگے اس خیال سے کہ دین اسلام میں قصاص نہیں لیا جاتا اور وہ حریص ہیں قصاص لینے پر پس یہ مثل صادق آویگی کہ ایک بکری کو مار کر باقی سب بکریوں کو بھگا دیا ف آج ایک طریقہ نکالیے اور کل اوسکو بگاڑیے ف یہ دوسرے مثل ہے یعنی آج اس سے اگر دیت لیجیگا تو آخر ہمیشہ ایسا ہوتا رہیگا پھر کسی سے قصاص لیجیگا تو پہلا حکم منسوخ ہوگا ف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پچاس اونٹ ابا دیوے اور پچاس جب ہم مدینہ کو چلینگے آپ نے دیت دلائی اور یہ واقعہ سفر میں ہوا تھا محلم ایک لنبے قد کا آدمی گندم رنگ لوگوں کے کنارے بیٹھا تھا آخر وہ چھٹ گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آخر بیٹھا اوس کی آنکھوں سے آنسو جاری تھی اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے گناہ کیا ہے جسکی خبر آپ کو پہونچی ہے اب میں توبہ کرتا ہوں اللہ سے آپ دعا کیجیے مغفرت کی میرے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو نے اوسکو قتل کیا اپنے ہتھیاروں سے اسلام کے شروع میں یا اللہ مت بخش محلم کو یہ آپ نے بلند آواز سے فرمایا ابو سلمہ نے زیادہ کیا کہ محلم یہ سنکر کھڑا ہوا اور وہ اپنے آنسو پونچھتا تھا اپنی چادر کے کونے سے ابن اسحق نے کہا محلم کی قوم نے کہا کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے بعد اوسکے لیے دعا کی مغفرت کی باب ولی الدم یرضی بالدیۃ مقتول کا وارث اگر دیت پر راضی ہو جاوے تو دیت دلاوینگے عن ابی شریح الکعبی یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا ان کم یا معشر خزاعۃ قتلتم ھذا القتیل من ھذیل وانی عاقلہ فمن قتل لہ بعد مقالتی ھذہ قتیل فاھلہ بین خیرتین ان یاخذوا العقل او یقتلوا ترجمہ ابو شریح الکعبی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو خزاعہ کے تم نے قتل کیا اس شخص کو ہذیل میں سے اور میں اوس کی دیت دلاؤنگا پھر ہمارے اس کلام کے بعد جس کا کشتہ مارا جاوے تو اوس کے لوگ دو اختیار رکھتے ہیں یا وہ دیت لے لیوین اور یا نہیں تو قتل کر ڈالیں (جب قتل عمد ہو) عن ابی ھریرۃ قال لما فتحت مکۃ قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال من قتل لہ قتیل فھو بخیر النظرین اما ان یودی او یقاد فقام رجل من اھل الیمن یقال لہ ابو شاہ فقال یا رسول اللہ م اکتب لی قال العباس اکتبوا لی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکتبوا لابی شاہ وھذا لفظ حدیث احمد قال ابو داؤد اکتبوا لی یعنی خطبۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے جب مکہ فتح ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ نے فرمایا جسکا کوئی شخص مارا گیا ہو تو اوسکو اختیار ہے یا دیت لیوے یا قصاص لیوے پھر یمن کا ایک شخص جسکا نام ابو شاہ تھا اوٹھا اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ حکم مجھ کو لکھ دیجیے آپ نے فرمایا لکھ دو اسکو ف بعضے نسخوں میں یہاں ایک اور حدیث ہے عمرو بن شعیب کے اپنے باپ سے اوس نے اوس کے دادا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا یقتل مؤمن بکافر ومن قتل متعمدا دفع الی اولیاء المقتول فان شاؤا قتلوہ

ان شاء واخذ الدیۃ یعنی قتل کیا جاوے مسلمان کافر کے بدلے مین اور جو شخص قسداً کسی کو قتل کرے تو وہ مقتول کے وارثون کو دیدیا جاویگا اختیار اونسے قتل کرین یا اونسے دیت لیوین **باب** ھل یقتل بعد اخذ الدیۃ جو شخص قاتل سے دیت لیکر پھر اوسکو قتل کرے **عن** جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا اعفی من قتل بعد اخذ الدیۃ ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین چھوڑونگا اوسکو جو قتل کرے دیت لیکر یعنی اوس سے قصاص لونگا کبھی نہ چھوڑونگا **باب** من سقی رجلا سما او اطعمہ فمات ایقاد منہ جو شخص کسیکو زہر کھلاوے تو اوس سے قصاص لیا جاویگا یا نہین **عن** انس بن مالک ان امرأۃ یھودیۃ اتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشاۃ مسمومۃ فاکل منھا فجی بھا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسالھا عن ذلک فقالت اردت لا قتلک فقال ما کان اللہ لیسلطک علی ذلک او قال علی قال فقالوا الا نقتلھا قال لا فما زلت اعرفھا فی لھوات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ایک یہودی عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس زہر ملی ہوئی بکری لائی آپ نے اوسکو کھایا پھر لوگ اوسکو پکڑکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائے آپ نے اوس سے پوچھا تو نے زہر کیون ملایا وہ بولی مین نے آپ کو قتل کرنے واسطے ملایا آپ نے فرمایا اللہ کبھی تجھ یہ کام نہ کرنے دیگا یا اللہ تعالیٰ میری اوپر مسلط نہ کریگا صحابہ نے عرض کیا حکم ہو تو ہم اس کو مار ڈالین آپ نے فرمایا نہین انس نے کہا پھر اوس زہر کا اثر مین ہمیشہ آپ کو مسوڑہون مین دیکھا کرتا **عن** ابی ھریرۃ ان امرأۃ من الیھود اھدت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم شاۃ مسمومۃ قال فاعرض لھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ابو داؤد ھذا اخت مرحب الیھودیۃ التی سمت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے ایک یہودی عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس زہر ملی ہوئی بکری بھیجی آپ نے اوس عورت سے کچھ تعرض نکیا ابو داؤد نے کہا یہ بہن تھی مرحب کی جسنے زہر دیا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا لعنت کرے یہود پر جہونے اللہ کے پیغمبرون کو مارا اور اونکو تکلیف دی **عن** جابر بن عبد اللہ ان یھودیۃ من اھل خیبر سمت شاۃ مصلیۃ ثم اھدت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذراع فاکل منھا واکل رھط من اصحابہ معہ ثم قال لھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارفعوا ایدیکم وارسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الیھودیۃ فدعاھا فقال اسممت ھذہ الشاۃ قالت الیھودیۃ من اخبرک قال اخبرتنی ھذہ فی یدی للذراع قالت نعم قال فما اردت الی ذلک قالت قلت ان کان نبیا فلن یضرہ وان لم یکن نبیا استرحنا منہ فعفا عنھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم یعاقبھا ومات بعض اصحابہ الذین اکلوا من الشاۃ واحتجم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی کاھلہ من اجل الذی اکل من الشاۃ بحجمۃ

ابو هند بالقرن والشفرة وهو مولى لبني بياضة من الانصار ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے خیبر کے
ایک یہودی عورت نے بھنی ہوئی بکری میں زہر ملایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس حسبہ بھیجا آپ نے اوس میں سے دست
لیکر کچھ گوشت تناول کیا اور آپ کے ساتھ چند صحابہ نے بھی کھایا پھر آپ نے اون سے فرمایا بس اپنے ہاتھ اوٹھا لو اور آپ نے
اوس عورت پاس کیسکو بھیجکر اوسکو بلا بھیجا پھر اوس سے پوچھا کیا تو نے زہر ملایا تھا اس بکری میں (وہ بولی آپ سے کس نے
کہا آپ نے فرمایا مجھ سے اسی دست نے کہا جو میری ہاتھ میں ہے (یعنے خود گوشت نے کہدیا کہ مجھ میں زہر ہے) اوس
عورت نے کہا بیشک میں نے زہر ملایا آپ نے فرمایا پھر تیرا کیا ارادہ تھا وہ بولی میں اپنی جی میں یہ کہا اگر تم نبی ہو
تو زہر تم کو نقصان نہ کریگا اور جو نبی نہیں ہو تو ہم کو تمہاری طرف سے آرام ہوگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکا
قصور معاف کردیا اور اوسکو کچھ سزا نہ دی اور آپ کے اصحاب میں سے بعضے لوگ جنھوں نے وہ گوشت کھایا تھا مر گئے اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونو مونڈھوں کے بیچ میں پچھنی لگائی اسی زہر کی وجہ سے ابو ہند نے پچھنی دینے کی (سینگ
اور چھری سے اور وہ مولی (غلام آزاد) تھا بنی بیاضہ کا جو انصار میں سے ایک قبیلہ ہے) عن ابی هريرة ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم اهدت له يهودية بخيبر شاة مصلية نحو حديث جابر قال فمات بشر
بن البراء بن معرور فارسل الى اليهودية ما حملك على الذى صنعت فذكر نحو حديث جابر
قام بها رسول الله صلى الله عليه وسلم فقتلت ولم يذكر الحجامة ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو خیبر کے ایک یہودی عورت نے بھنی ہوئی بکری کا تحفہ بھیجی پھر اوسی طرح حدیث کو بیان کیا بشر بن براء
بن معرور اوس گوشت کھانے سے مر گئے آپ نے اوس عورت کو بلایا اور پوچھا تو نے ایسا کیوں کیا بعد اوس کے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا وہ عورت قتل کی گئی (بشر بن براء کے قصاص میں) اس حدیث میں حجامت (پچھنی لگانے
کا) ذکر نہیں ہے **باب** من قتل عبده او مثل به اقيد منه جو شخص اپنے غلام کو قتل کریگا یا اوسکا کوئی عضو کاٹیگا تو قصاص
لیا جاویگا عن سمرة ان النبى صلى الله عليه وسلم قال من قتل عبده قتلناه ومن جدع عبده جدعناه
ترجمہ سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اپنے غلام کو قتل کریگا ہم بھی اوسکو قتل کرینگے اور جو اپنے غلام کو
جدع کریگا ہم بھی اوسکو جدع کرینگے عن قتادة باسناده مثله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من خصى
عبده خصيناه ثم ذكر مثل حديث شعبة وحماد ترجمہ قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو اپنے غلام کو خوجہ کریگا ہم بھی اوسکو خوجہ کردینگے (اکثر علما کے نزدیک یہ حدیثیں منسوخ ہیں کیونکہ غلام کا قصاص اوسکے مولے
سے نہ لیا جاویگا) عن قتادة باسناد شعبة مثله زاد ثم ان الحسن نسي هذا الحديث فكان يقول لا يقتل
حر بعبد ترجمہ قتادہ سے ایسی ہی روایت ہے اتنا زیادہ ہے کہ پھر حسن جو اس حدیث کے راوی ہیں اس حدیث کو بھول گئے اور
کہنے لگے آزاد غلام کے بدلے قتل نہ کیا جاویگا جیسی اکثر علما کا قول ہے) عن الحسن قال كانوا يقادون الحر بالعبد

ترجمہ حسن نے کہا آزاد مثل لحیا جاوی غلام کے بدلے میں عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال جاء رجل مستصرخ الی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فقال جارتیلہ یارسول اللہ فقال ویحک مالک فقال شر بصر لسیدہ جاریۃ فغار فجبہ فاکبرہ
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بالرجل فطلب فلم یقدر علیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذہب فانت
حر فقال یارسول اللہ علی من نصرتی قال علی کل مسلم ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے
ایک شخص چلاتا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور کہنے لگا اوسکی لونڈی تھی آپنے فرمایا کیا ہوا تجھکو اوس نے کہا بہت برا ہوا میرے
مالک کی ایک لونڈی تھی اوسکو میں نے دیکھ لیا تو میرے مالک نے غیرت سے میرا ذکر کٹوا ڈالا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلاؤ اوسکو تب
کوئی بلا گیا مگر اوسکو نہ لاسکے تب آپنے فرمایا جا تو آزاد ہے اوس نے عرض کیا یارسول اللہ میری مدد کون کریگا (یعنی اگر میرا مالک مجھ
پکڑکے غلام بنانا چاہے تو کون مجھکو بچاویگا) آپنے فرمایا ہر مسلمان یا ہر مومن تیری مدد کریگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر بیوی اپنے
غلام یا لونڈی کو شرع کے خلاف تکلیف یا ایذا پہونچاوے تو امام کو اسکا آزاد کردینا درست ہے انشاء اللہ تمام ہوا پارہ اٹھارہواں سنن ابی داؤد کی
بتیس پارون میں سے اب شروع ہوتا ہے پارہ انیسواں اوس کی مدد اور عنایت پر بھروسا کرکے فقط

ثم الجزء الثامن والعشرون ویتلوہ الجزء التاسع والعشرون ان شاء اللہ تعالیٰ

فہرست پارہ بیست و ہشتم سنن ابی داؤد علیہ الرحمۃ

صفحہ	باب	صفحہ	باب	صفحہ	باب
۱۱۱۵	جو شخص علانیہ کوئی چیز چھین لیوے یا امانت میں	۱۱۳۳	مرد زنا کرے اپنے محرم سے تو اوسکی کیا سزا ہے	۱۱۴۳	مسجد کے اندر حد لگانا منع ہے
	خیانت کرے تو اوسکا ہاتھ نہ کاٹا جاویگا۔	۱۱۳۴	مرد زنا کرے اپنی جورو کی لونڈی سے تو کیا سزا	″	تعزیر کا بیان جو حد سے کم ہے
″	جو شخص کسی چیز کو محفوظ مقام سے چرا لیوے		دینا چاہیے۔	″	کتاب دیتوں کی
۱۱۱۶	جو شخص عاریت لیکر مکر جاوے۔	۱۱۳۵	لواطت کی سزا۔	″	جان کے بدلے جان لینے کا بیان
″	دیوانہ اگر چوری کرے۔	″	جانور سے جماع کرنیکی سزا۔	۱۱۴۴	کسی شخص پر اوسکے بھائی یا باپ کے جرم کا تہمت
۱۱۱۸	لڑکا نابالغ اگر حد کا کام کرے۔	″	جب مرد زنا کا اقرار کرے اور عورت انکار کرے		لگایا جاویگا۔
″	جو شخص جہاد کے سفر میں چوری کرے	۱۱۳۶	غیر عورت سے سب کام کرے سوا جماع کے تو کیا حکم ہے	″	حاکم اگر صاحب حق کو خون معاف کرنیکا حکم دیوے
۱۱۱۹	کفن چور کا ہاتھ کاٹا جاوے	″	جو لونڈی غیر محصنہ زنا کرے اوسکی سزا کیا ہے	۱۱۴۷	مقتول کا وارث اگر دیت پر راضی ہو جاوے تو
″	جو چور کئی مرتبہ چوری کرے اوسکی سزا	۱۱۳۷	جو شخص بیمار ہو اور حد لگانی ہے اوس کے		قاتل کو قتل کرنا درست ہے
۱۱۲۰	چور کا ہاتھ کاٹ کر اوسکی گلی میں لٹکا دینا		مرجانیکا خوف ہو تو کیا کریں	۱۱۴۸	جو شخص قاتل کو دیت لیکر پھر اوسکو قتل کرے
″	رجم کا بیان	۱۱۳۸	حد قذف کا بیان	″	جو شخص کسی کو زہر کہلا دے تو اوس سے قصاص لیا جاویگا
۱۱۲۷	اوس عورت کا قصہ جو قبیلہ جہینہ میں سے تھی		شراب کی حد کا بیان		یا نہیں۔
	اوس نے زنا کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے	″	جو کوئی کئی بار شراب پیوے اوسکی کیا سزا ہے	۱۱۴۹	جو شخص اپنے غلام کو قتل کرے یا اوسکا کوئی عضو
	اوسکی رجم کا حکم کیا۔	۱۱۴۰			کاٹے تو قصاص لیا جاویگا یا نہیں۔
۱۱۲۹	یہودیوں کو رجم کرنا زنا میں۔				

الجزء الثامن والعشرون

پارہ اونتیسوان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب القتل بالقسامة قسامت کا بیان (قسامت کی تفسیر آگے معلوم ہوگی) عن سہل بن ابی حثمة ورافع بن خدیج ان محیصة بن مسعود وعبد اللہ بن سہل انطلقا قبل خیبر فتفرقا فی النخل فقتل عبد اللہ بن سہل فاتہموا الیہود فجاء اخوہ عبد الرحمن بن سہل وابنا عمہ حویصة ومحیصة فاتوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فتکلم عبد الرحمن فی امر اخیہ وہو اصغرہم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الکبر الکبر وقال لیبدأ الاکبر فتکلما فی امر صاحبہما فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقسم خمسون منکم علی رجل منہم فیدفع برمتہ قالوا لم نشہد کیف نحلف قال فتبرئکم یہود بایمان خمسین منہم قالوا یا رسول اللہ قوم کفار قال فودہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قبلہ قال قال سہل دخلت مربدہم یوما فرکضتنی ناقة من تلک الابل برکضة برجلہا فاما ہذا او نحوہ قال ابو داود رواہ بشر بن المفضل ومالک عن یحیی بن سعید قال فیہ اتحلفون خمسین یمینا وتستحقون دم صاحبکم او قاتلکم ولم یذکر بشر دما قال عبدة عن یحیی کما قال حماد ورواہ ابن عیینة عن یحیی فیدا بقولہ تبرئکم یہود بخمسین یمینا یحلفون ولم یذکر الاستحقاق وہذا وہم من ابن عیینة ترجمہ سہل بن ابی حثمہ اور رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ محیصہ بن مسعود اور عبد اللہ بن سہل یہ دونو خیبر کی طرف چلے اور خرمے کے بن مین یہ دونو آپس مین جدا ہوگئے (یعنی ہر ایک جانب کو جی بہلانے کے لیے) تو عبد اللہ بن سہل مارے گئے اون کے لوگون نے تہمت لگائی یہود پر پھر اونکے بھائی عبد الرحمن بن سہل اور چچیرے بھائی حویصہ اور محیصہ یہہ سب رسول اللہ کی خدمت مین حاضر ہوئے اور ان سب مین چھوٹا عبد الرحمن جو تہا اوس نے اپنے بھائی کے مقدمہ کو آپ سے عرض کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا بڑے کی تعظیم کر یا بڑے کی رعایت کر بڑے کو کہنے دے پھر اون دونون نے (یعنی حویصہ اور محیصہ نے) اپنے عزیز کے باب مین بات چیت کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا تم مین سے پچاس آدمی قسم کہاوین کسی آدمی پر یہودیون مین سے (یعنی جسپر گمان ہو) وہ اپنا گلا حوالے کریں انہون نے کہا ہم نے تو دیکھا نہین ہم کیونکر حلف کرین آپ نے فرمایا پھر چھڑا دینگے یہود اپنے تئین تمسے پچاس آدمی قسم کہاکر انہون نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ لوگ کافر ہین راوی کہتا ہی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہین دیت دی اپنی طرف سے ف جب مقتول کی نفس کسی محلہ مین ملے اور اوسکا قاتل معلوم نہ ہو تو اولیا مقتول کو جسپر گمان ہو اوسپر پچاس قسمین کہاوین اگر اولیا مقتول اور اہل محلہ مین عداوت ہو

اگر اولیا مقتول قسم کھانے سے انکار کریں تو اہل محلہ میں سے جنکو وہ منتخب کریں اون سے قسم لیوین پھر اگر وہ قسم کھالیں تو
اون پر کچھ مواخذہ نہین اور جو قسم نہ کھاوین تو دیت دین یہ قول ہو شافعی اور احمد کا اور یہ بیشتر ہے ترویہ بیشتر اہل علم سے
قسم لیجاوے جن پر تہمت ہو ف سہل نے کہا مین کیے شتر خانے مین گیا دان ایک اونٹ نے مجھکو لاتمارا ہی ایک روایت
مین یون ہے کہا تم پچاس قسمین کھاتے ہو اور اپنے قاتل کے خون کے مالک ہوتے ہو ف جب اہل محلہ پچاس سے کم ہون
تو مکرر کر قسم لیکر پچاس قسمین پوری کر دینگے اسی طرح اولیا مقتول سے کئی بار قسم لیکر پچاس قسمین پوری کرینگے اسی کا نام
قسامت ہو گر قسامت سے قصاص واجب نہ ہوگا اگر خطا قتل عمد ہوا اور امام مالک کے نزدیک قتل عمد مین قصاص ہوگا عن سہل بن
ابی حثمۃ ان عبد اللہ بن سہل ومحیصۃ خرجا الی خیبر من جھد اصابھم فاتی محیصۃ فاخبر ان عبد اللہ
بن سہل قد قتل وطرح فی فقیر او عین فاتی یھود فقال انتم واللہ قتلتموہ قالوا واللہ ما قتلناہ ثم اقبل
حتی قدم علی قومہ فذکر لھم ذلک ثم اقبل ھو واخوہ حویصۃ وھو اکبر منہ وعبد الرحمن بن سہل
فذھب محیصۃ لیتکلم وھو الذی کان بخیبر فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبر کبر یرید السن فتکلم
حویصۃ ثم تکلم محیصۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما ان یدوا صاحبکم واما ان یؤذنوا
بحرب فکتب الیھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بذلک فکتبوا انا واللہ ما قتلناہ فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لحویصۃ ومحیصۃ وعبد الرحمن انتحلفون وتستحقون دم صاحبکم قالوا لا قال
فتحلف لکم یھود قالوا لیسوا مسلمین فوداہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عندہ فبعث الیھم بمائۃ
ناقۃ حتی دخلت علیھم الدار قال سہل رکضتنی منھا ناقۃ حمراء ترجمہ سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے کہ عبد اللہ
بن سہل اور محیصہ یہ دونون مصیبت کی سبب سے خیبر کیطرف نکلے پھر محیصہ سے کسی نے کہا بیشک عبد اللہ بن سہل مارا گیا
اور ڈالدیا گیا کنوے یا چشمہ مین محیصہ یہود پاس آیا اور بولا خدا کی قسم تمہین نے اوسکو مار ڈالا ہی وہ بولے خدا کی قسم ہم نے
اوسکو نہین مارا ہے پھر وہ اپنی قوم کے پاس آیا اور سب قصہ ذکر کیا تو وہ اور اوسکا بڑا بھای حویصہ اور عبد الرحمن بن سہل
آگے (یعنی آنحضرت کے پاس) محیصہ نے یہ قصہ کہنا شروع کیا جو خیبر مین ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا
بزرگی رکھ بزرگی کو کھ لحاظ عمر کے پھر حویصہ نے عرض کیا اوسکے بعد محیصہ نے بھی عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اون سے فرمایا کیا تو بزدیت دیوین یا لڑائی کی لیے تیار ہون پھر اس مقدمہ مین اونکو خط لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے انہون نے جواب لکھا کہ خدا کی قسم ہم نے اوسکو قتل نہین کیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حویصہ اور محیصہ اور
عبد الرحمن سے فرمایا کیا تم حلف کرکے اپنے بھای کے خون کا قصاص لوگے اونہون نے عرض کیا کہ نہین پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا یہود تمہارے لیے حلف کرین اونہون نے عرض کیا وہ تو کچھ مسلمان نہین ہین پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اپنے پاس سے اوسکی دیت دی اور سو اونٹ اونکے لیے آپ نے بھیجدیے یہانتک کہ اون کے گھر مین داخل کر دیے سہل نے کہا

اوسی مین سے ایک سرخ اونٹنی نے مجھکو لات بھی ماری ہے ف یہ حدیث مؤید ہے شافعی اور احمد کے مذہب کے کہ پہلے اولیا سے مقتول سے
حلف لیجاوے اگر وہ حلف نکرین تو اہل محلہ سے عن عمرو بن شعیب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ
قتل بالقسامۃ رجلا من بنی نضر بن مالک بحرۃ الرغاء علی شطیۃ البحرۃ قال القاتل والمقتول منھم
وھذا لفظ محمود بحرۃ اقامہ محمود وحدہ علی شطیۃ ترجمہ عمرو بن شعیب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے قتل کیا قسامت سے ایک شخص کو جو بنی نضر بن مالک سے تھا بحرۃ الرغا ایک موضع ہے مدینہ کے پاس لیۃ البحرہ کے کنارے پر لیہ
ایک وادی ہے یا پہاڑی ہے طائفین ف یہ حدیث منقطع ہے اور اسناد اوسکا قوی نہین ہے امام مالک کا یہی قول ہے کہ قتل
عمد مین قسامت سے قصاص واجب ہوگا واللہ اعلم باب فی ترک القود بالقسامۃ قسامت مین قصاص نہ لینے کا بیان
عن بشیر بن یسار زعم ان رجلا من الانصار یقال لہ سھل بن ابی حثمۃ اخبرہ ان نفرا من قومہ
انطلقوا الی خیبر فتفرقوا فیھا فوجدوا احدھم قتیلا فقالوا للذین وجدوہ عندھم قتلتم
صاحبنا فقالوا ما قتلناہ ولا علمنا قاتلہ فانطلقنا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فقال
لھم تأتون بالبینۃ علی من قتل ھذا فقالوا ما لنا بینۃ قال فیحلفون لکم قالوا لا نرضی بایمان
الیھود فکرہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یبطل دمہ فوداہ مائۃ من ابل الصدقۃ ترجمہ بشیر
بن یسار سے روایت ہے ایک شخص نے انصار مین سے جسکا نام سہل بن ابی حثمہ تھا اون سے بیان کیا کہ چند آدمی اونکی قوم کے خیبر گئے
وہان پہونچکر جدا جدا ہوگئے پھر اون مین سے ایک کو دیکھا قتل کیا گیا ہے جہان پر وہ ملا وہان کے لوگون سے انہون نے کہا تم نے اسکو مارا
وہ لا انہون نے کہا ہم نے نہین مارا نہ ہم اوسکے مارنیوالے کو جانتے ہین پھر ہم سب لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے آپ نے فرمایا
تم گواہ لاؤ اوس شخص پر جسنے اسکو مارا انہون نے کہا ہمارے پاس گواہ نہین ہین آپ نے فرمایا تو پھر وہ (یعنے یہودی جن
پر تمہارا گمان ہے) تمہارے لیے قسم کہا دین گے اُنہون نے کہا ہم یہودیون کی قسمون پر راضی نہونگے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کو برا معلوم ہوا کہ اوسکا خون ضائع جاوے (نہ قصاص ہو نہ دیت ملے) آپ نے سو اونٹ زکوۃ کے اونٹون مین
سے اوسکی دیت مین دی عن رافع بن خدیج قال اصبح رجل من الانصار مقتولا بخیبر فانطلق اولیاؤہ
الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکروا ذلک لہ فقال لکم شاھدان یشھدان علی قتل صاحبکم قالوا
یا رسول اللہ لم یکن ثم احد من المسلمین وانما ھم یھود وقد یجترؤن علی اعظم من ھذا قال فاختاروا
منھم خمسین فاستحلفھم فودہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم من عندہ ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت ہے انصار مین
سے ایک شخص خیبر مین مارا گیا تو وارث اوسکے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف گئے اور آپ سے تمام قصہ اُس کا عرض کیا آپ نے
اون سے فرمایا تمہارے پاس دو گواہ ایسے ہین جو وہ تمہارے رفیق کے مارے جانے پر گواہی دیوین اونہون نے عرض کیا یا رسول اللہ
وہان پر تو مسلمانون مین سے کوئی موجود نہ تھا اور وہ تو سب کے سب یہود ہین ف یعنے وہ تو ظلم اور قتل اور فساد مین مشہور ہین

ف اور مقرر وہ تو اُجرات کرتے ہین اس سے بھی بڑے کام پر پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پچاس آدمی اون مین سے
چن لو اور اون کو حلف دلواؤ اُنہون نے نہ مانا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی دیت اپنے پاس سے دے (تاکہ
اوسکا خون بالکل ضائع نہ جاوے) **عن** عبد الرحمن بن بجید قال ان سهلا و الله اوهم الحدیث ان
رسول الله صلی الله علیه وسلم کتب الی یهود انه قد وجد بین اظهرکم قتیل فدوه فکتبوا یحلفون
بالله خمسین یمینا ما قتلناه ولا علمنا قاتلا قال فودّاه رسول الله صلی الله علیه وسلم من عنده مائة
ناقة **ترجمہ** عبد الرحمن بن بجید سے روایت ہے کہ سہل نے وہم کیا اس حدیث مین اصل یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
یہود کو لکھا کہ تم لوگون کے بیچ مین ایک شخص مقتول ملا تو اب اوسکی دیت دو اُنہون نے جواب مین لکھا کہ ہم پچاس قسمین کھا کر
کہتے ہین ہم نے اوسکو نہین مارا نہ اوسکی مارنیوالے کو ہم جانتے ہین پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی دیت اپنے پاس سے
دی سواونٹ دیے (یہ حدیث ہمین ابو حنیفہ کے مذہب کو مؤید ہے) **عن** رجل من الانصار ان النبی صلی الله علیه وسلم
قال لیهود وبدأ بهم یحلف منکم خمسون رجلا فابوا فقال للانصار استحقوا قالوا نحلف علی الغیب
یا رسول الله فجعلها رسول الله صلی الله علیه وسلم دیة علی یهود لانه وجد بین اظهرهم **ترجمہ** ایک مرد انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے یہودیون سے کہا تم مین سے پچاس آدمی
حلف کرین اُنہون نے انکار کیا پھر آپ نے انصار سے کہا تم اپنا حق ثابت کرو (قسمین کھا کر) اُنہون نے کہا کیا ہم
کہا دین غیب کی بات پر یا رسول اللہ (یعنی جس بات کو ہم نے آنکھ سے نہین دیکھا اُسپر کیونکر قسم کہا دین) پھر رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے دیت اوسکی یہودیون سے دلوائی اسلیے کہ اوسکی لاش اونہی کے یہان سے ملی تھی) **باب** قود من القاتل
قاتل سے قصاص لیا جاوے (یعنی جسطرح اوس نے قتل کیا ہے اوسی طرح وہ بھی قتل کیا جاوے) **عن** انس ان جاریة وجد
قد رضخ راسها بین حجرین فقیل لها من فعل بك هذا افلان افلان حتی سمی الیهودی فاومت برأسها
فاخذ الیهودی فاعترف فامر رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یرضخ راسه بالحجارة **ترجمہ** انس سے روایت
ہے ایک لڑکی نظر آئی اوسکا سر دو پتھرون سے کچلا ہوا تھا تو اوس سے لوگون نے پوچھا کس نے یہ تیرا سر پھوڑا کیا فلانے
فلانے نے یہانتک کہ ایک یہودی کا بھی نام لیا تو اوس نے اپنے سر سے اشارہ کیا پھر اوس یہودی کو پکڑ لائے تو اوس نے اقرار
کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پتھر سے اوسکا بھی سر کچلنے کا حکم فرمایا **عن** انس ان یهودیا قتل جاریة من
الانصار علی حلیها ثم القاها فی قلیب ورضخ راسها بالحجارة فاخذ فاتی به النبی صلی الله علیه وسلم
فامر به ان یرجم حتی یموت فرجم حتی مات قال ابو داود ورواه ابن جریج عن ایوب نحوه **ترجمہ** انس ہی سے روایت ہے ایک
یہودی نے انصار کی کسی لڑکی کو قتل کیا اوسکے زیور کے لیے اوسکو ایک کنوئی مین ڈال دیا اور اوسکا سر کچل دیا پتھرون سے وہ پکڑا
گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لایا گیا آپ نے حکم دیا اوس کے سنگسار کرنیکا یہانتک کہ وہ مر جاوے

تو وہ پتھروں سے مارا گیا یہانتک کہ مرگیا ف اس حدیث پر عمل کیا ہے مالک اور شافعی اور احمد اور ابو ثور اور اسحاق اور ابن منذر رحمہم اللہ **عن** انس ان جاریۃ کان علیھا اوضاح لھا فرضخ راسھا بین حجرین فدخل علیھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبھا رمق فقال لھا من قتلک فلان قتلک فقالت برأسھا قال من قتلک فلان قتلک فقالت برأسھا قال فلان قتلک قالت نعم برأسھا فامر بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقتل بین حجرین ترجمہ انس سے روایت ہے ایک لڑکی انصار کی زیور پہنی تھی اوس کو ایک یہودی نے پکڑا اور اوسکا سر کچل دیا پتھر سے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس کے پاس تشریف لیگئے اور آپ نے اوس سے پوچھا تجھے کس نے مارا کیا فلانے نے اوس نے اپنے سر کے اشارے سے کہا کہ نہیں پھر اوس سے پوچھا کس نے تجھے مارا ہے کیا فلانے نے تجھے قتل کیا ہے پھر اوس نے اپنے سر کے اشارے سے انکار کیا پھر اوس سے تیسری بار پوچھا کیا فلانے نے تجھے قتل کیا ہے اوسنے اپنے سر کے اشارے سے کہا کہ ہاں پھر رسول اللہ نے اوسکے قاتل کو حکم کیا وہ قتل کیا گیا دو پتھروں کے بیچ میں ف ائمہ ثلثہ کے نزدیک جسطرح قاتل مقتول کو مارے اوسی طرح قاتل کو مارنا چاہیے اگر قاتل لکڑی یا پتھر سے مارے یا گلا گھونٹے یا ڈبو دے یا جلادے تو اوسی طرح اوسکو بھی مارین اور ابو حنیفہ کے نزدیک قصاص ہمیشہ تلوار سے لیا جاوے گا دلیل اون کی حدیث ہے طحاوی کی نعمان سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا قود الا بالسیف نہیں ہے قصاص مگر تلوار سے بیہقی نے کہا اس حدیث کا اسناد ثابت نہیں ہے

باب ایقاد المسلم بالکافر مسلمان کو کافر کے بدلے قتل کریں گے **عن** قیس بن عباد قال انطلقت انا والاشتر الی علی علیہ السلام فقلنا ھل عھد الیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیئا لم یعھدہ الی الناس عامۃ قال لا اما فی کتابی ھذا قال مسدد قال فاخرج کتابا و قال احمد کتابا من قراب سیفہ فاذا فیہ المؤمنون تکافأ دماؤھم ویسعی بذمتھم ادناھم الا لا یقتل مؤمن بکافر ولا ذو عھد فی عھدہ من احدث حدثا فعلی نفسہ و من احدث حدثا او اوی محدثا فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین قال مسدد عن ابن عروبۃ فاخرج کتابا **ترجمہ** قیس بن عباد سے روایت ہے میں اور اشتر بن مالک حضرت امیر المومنین علی رضہ کے پاس گئے اور اون سے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص تمکو کوئی بات بتائی ہے جو اوروں کو نہیں بتائی حضرت علی رضہ نے کہا نہیں مگر جو کچھ میری اس کتاب میں ہے پھر اونہوں نے ایک کتاب نکالی اپنے تلوار کے غلاف سے اوس میں یہ لکھا تھا کہ سب مسلمانوں کا خون برابر ہے یعنی اون میں آپس میں کوئی فضیلت خون کریاب میں نہیں ہے ہر ایک مسلمان دوسری مسلمان کے بدلے قتل کیا جاویگا اور وہ ایک ہاتھ اور ایک دل ہیں اپنے غیر پر اور سعی کریگا ذمہ میں اون کے ادنے اونکا اگاہ ہو قتل کیا جاویگا مومن کافر کے بدلے میں اور نہ ذمی اپنے عہد میں اور جو کوئی دین میں نئی بات نکالے تو اوسکا مواخذہ اوسی پر ہوگا اور جو شخص دین میں نئی بات نکالے یا کسی نئی بات نکالنے والے کو اپنے پاس جگہ دیوے تو اوسپر لعنت ہے اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کے

ف شافعی اور احمد اور اسحاق اور اہل ظاہر کا بھی قول ہے کہ مسلمان کافر کے بدلے میں قتل نہ کیا جاوے خواہ وہ کافر ذمی ہو

یا حربی اور ابو حنیفہ کے نزدیک ذمی کے بدلے مسلمان قتل کیا جاویگا عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکر نحو حدیث علی زاد فیہ ویجیر علیہم ادناہم ویرد مشدہم علی مضعیفہم
ومتسریہم علی قاعدہم ترجمہ عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اوس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا مثل اوسی حدیث کی جو اوپر گذری ۔ اتنا زیادہ ہے کہ امان دے سکتا ہے ادنی مسلمین سے اور برابر ہوگا ان
غنیمت میں عمدہ جانور والا اور کم زور جانور والا اور جو لشکر سے باہر نکلے اور لڑے اور جو لشکر ہی میں بیٹھا رہے باب
من قتل مع اھلہ رجلا ایقتلہ جو شخص اپنی بی بی کے ساتھ غیر مرد کو پاوے تو اوسکو قتل نہ کرے عن ابی ہریرۃ ان
سعد بن عبادۃ قال یا رسول اللہ الرجل یجد مع امراتہ ایقتلہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا قال سعد بلی والذی اکرمک بالحق قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اسمعوا الی ما یقول سیدکم
قال عبد الوہاب الی ما یقول سعد ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے سعد بن عبادہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر کوئی اپنی بی بی کے
ساتھ غیر شخص کو پاوے تو کیا اوس شخص کو قتل کر دے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں پھر سعد نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ
قسم اوس شخص کی جس نے آپکو عزت دی حق کی ساتھ (یعنی میں تو قتل کر دونگا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے فرمایا دیکھو تمہارے
سردار کیا کہتے ہیں (انہوں نے) تمہیں غیرت مند جانتے ہیں حالانکہ مجھ اوس سے زیادہ غیرت ہے اور اللہ کو مجھ سے بھی زیادہ ہے عن
ابی ہریرۃ ان سعد بن عبادۃ قال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو جئت مع امراتی رجلا امہلتہ حتی اتی
باربعۃ شہداء قال نعم ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے سعد بن عبادہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اگر میں اپنی
عورت کی ساتھ کسی مرد کو پاؤں تو کیا میں اوسکو مہلت دوں چار گواہ جمع کرنے تک آپ نے فرمایا ہاں ف
سعد نے کہا قسم خدا کی جس نے آپ کو بھیجا میں تو اوسی وقت اوسکو قتل کر دوں آپ نے انصار سے فرمایا دیکھو تمہارے سردار کیا کہتے
وہ اپنے کو بڑا غیرت مند سمجھتے ہیں میں تو اون سے زیادہ غیرت رکھتا ہوں اور اللہ مجھ سے بھی زیادہ غیرت رکھتا ہے باب
العامل یصاب علی یدیہ خطأ جو شخص عامل ہو (زکوۃ وصول کرنیوالا) اوسکی ساتھ سے کسی کو زخم پہونچے یا دانستہ تو کیا کرنا چاہیے
عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعث اباجہم بن حذیفۃ مصدقا فلاجہ رجل فی صدقتہ فضربہ
ابو جہم فشجہ فاتوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا القود یا رسول اللہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
لکم کذا وکذا فلم یرضوا فقال لکم کذا وکذا فلم یرضوا فقال لکم کذا وکذا فرضوا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
انی خاطب العشیۃ علی الناس ومخبرہم برضاکم فقالوا نعم فخطب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال
ان ھؤلاء اللیثیین اتونی یریدون القود فعرضت علیہم کذا وکذا فرضوا ورضیتم قالوا لا فہم
المہاجرون بہم فامرہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکفوا عنہم فکفوا ثم دعاہم فزادہم فقال
ارضیتم فقالوا نعم فقال انی خاطب علی الناس ومخبرہم برضاکم قالوا نعم فخطب النبی صلی اللہ علیہ وسلم

فقال رضیتم قالوا نعم ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوجہم بن حذیفہ کے صدقہ وصول
کرنیکو لیے بھیجا ایک شخص اپنا صدقہ دینے میں اوس سے لڑا تو ابوجہم نے اوس کو مارا اوس کا سر پھوٹ گیا تب اوس کے
لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے اور عرض کرنے لگے قصاص دلایئے یا رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم
اتنا مال لے لو وہ راضی نہوئے آپ نے فرمایا اتنا مال لو وہ راضی ہوئے آپ نے فرمایا اچھا اتنا مال لیلو وہ راضی ہوگئے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں آج تیسرے پہر کو خطبہ پڑھونگا لوگوں کے سامنے اور بیان کرونگا اوس سے رضامندی تمہاری اگر تم
نے کہا بیان کیجیو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور فرمایا یہ لوگ قبیلہ لیث میں سے میرے پاس آئے قصاص کے
برادر سے میں نے اونکو اتنے مال دینے کا وعدہ کیا تو وہ راضی ہوگئے (پھر اون لوگوں کی طرف خطاب کرکے پوچھا) کیا تم راضی
ہوگئے انہوں نے کہا نہیں تو قصد کیا مہاجرین نے اونکو سزا دینے کا اس لیے کہ انہوں نے جہلا یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باز رکھا مہاجرین کو اون سے وہ باز رہے آپ نے پھر اونکو طلبایا اور کچھ زیادہ مال دینے کو کہا پھر
اون سے پوچھا کیا تم راضی ہوئے انہوں نے کہا ان ہم راضی ہوئے آپ نے فرمایا اچھا میں لوگوں کے سامنے خطبہ پڑھونگا اور
اون سے تمہاری رضامندی بیان کرونگا انہوں نے کہا اچھا آپ نے لوگوں کے سامنے خطبہ پڑھا اور اون سے پوچھا تم راضی ہوگئے
انہوں نے کہا ہاں آپ نے لوگوں کے سامنے اون سے اقبال کرالیا تاکہ پھر وہ قصاص کا دعوی کرین اور جھگڑا نہ ہو **باب**
القود بغیر حدید لوہے کے سوا اور چیز سے قصاص لینے کا بیان **عن** ابی سعید الخدری قال بینما رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقسم قسما اقبل رجل فاکب علیہ فطعنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعرجون کان
معہ فخرشہ بوجہہ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعال فاستقد فقال بل عفوت یا رسول اللہ
ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہے ایکبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ تقسیم کررہے تھے اتنے میں ایک شخص آیا اور آپ کے
اوپر اوندھا گرنے لگا آپ نے ایک چھڑی سے اوسی کو پنچا دیا لکڑی اوسکے منہ میں لگی اور زخم پہنچا آپ نے اوس سے کہا آؤ اور
قصاص لے مجھ سے وہ بولا میں نے معاف کیا یا رسول اللہ **ف** سبحان اللہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کتنے حال
تھے کہ جو صدمہ کسی کو ناگہانی پہونچ جاتا اوس کے بھی قصاص کو لینے کہتے اور اپنی عظمت کا خیال نہ کرتے **باب**
القصاص من الضربۃ وقصہ الامیر من نفسہ مار پیٹ کا قصاص اور حاکم کو اپنے سے قصاص دینا **عن** ابی فراس
قال خطبنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فقال انی لم ابعث عمالی لیضربوا بشارکم ولا لیاخذوا
اموالکم فمن فعل بہ غیر ذلک فلیرفعہ الی اقصہ منہ قال عمرو بن العاصی لو ان رجلا ادب بعض
رعیتہ اتقصہ منہ قال ای والذی نفسی بیدہ اقصہ وقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اقص من نفسہ ترجمہ ابو فراس سے روایت ہے حضرت عمر نے خطبہ پڑھا تو فرمایا میں نے اپنے عاملوں کو اسلیے نہیں
بھیجا کہ وہ تمہارے جسموں کو مارین یا تمہارا مال لے لیوین اگر کوئی ایسا کرے تو میرے پاس مرافعہ کرنا میں اوس سے بدلہ لونگا

عمرو بن العاص نے کہا اگر کوئی عامل اپنی رعیت کو کچھ سزا دیوے تو آپ اوسکا بدلہ اُس سے لیوینگے حضرت عمر نے کہا ان تم ہی اوس شخص کی جسکے ہاتھہ مین میری جان ہی مین تو بدلہ لونگا اگر اوس نے بی قصور خلاف شرع کسی کو صدمہ پہونچایا ہوگا اور مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے آپ نے قصاص دلایا اپنی ذات سے جیسے پہلی روایت مین گزرا اور یہی کہ روایتین آئی ہین کہ جناب رسالت مآب نے لوگون کو بدلہ لینے کو کہا علامہ سیوطی نے اسباب مین ایک رسالہ لکھا ہے **باب** عفو النساء عورتین بی قصاص معاف کرسکتی ہین **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال علی المقتتلین ان یعفوا او یقتصوا فالاول فالاول وان کانت امرأۃ قال ابو داود وبلغنی ان عفو النساء فی القتل جائز اذا کانت احد الاولیاء وبلغنی عن ابی عبید فی قولہ یعفوا او یقتصوا عن القود

ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لڑنے والون پر لازم ہی کہ بازہین قصاص لینے سے پہلے جو زیادہ قریب ہے وہ معاف کرے پہر اوسکے بعد ہے اگرچہ عورت ہو **ف** یعنے اگر عورت بہی مقتول کی وارث ہو تو عفو کرسکتی ہے علما نے کہا مراد لڑنیوالون سے مسلمان ہین جو آپس مین لڑین اون کو چاہیے کہ صبر کرین اور بدلہ نہ لیے جاوین ورنہ فساد کی آگ بڑہتی رہیگی۔ بعضون نے کہا مراد یہ ہی کہ مقتول کے وارث قصاص جاہین اور قاتل کے وارث قصاص نہ لینے دین پہر لڑائی شروع ہو اون کو نصیحت کرے کہ معاف کردین اور درگزر کرین **عن** طاؤس قال من قتل فقال ابن عبید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قتل فی عمیا فی رمی یکون بینہم بحجارۃ او بالسیاط او ضرب بعصا فہو خطا وعقلہ عقل الخطا ومن قتل عمدا فہو قود قال ابن عبید قولہ یرتم اتقفا ومن حال دونہ فعلیہ لعنۃ اللہ وغضبہ لا یقبل منہ صرف ولا عدل وحدیث سفیان اتم

ترجمہ طاؤس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بن دیکھے مارا گیا یعنے قاتل کا حال معلوم نہ ہوا پتھر چلانے مین جو انہین مین تہا **ف** یعنے اپنی قوم مین جنگ کرتی تہی اور پتھر مارتی تہے کہ دفعتہ ایک کا پتھر دوسرے کو لگ گیا اور وہ مارا گیا مراد اس کلام کی یہہ نہین ہی کہ قتل پتہر ہی سے ہو بلکہ قید پتھر کی اتفاقیہ ہے **ف** یا کوڑا مارنے سے مارا گیا یا لاٹھی مارنے سے سو وہ قتل خطا ہے اور دیت اوسکی دیت خطا کی ہی اور جو قصدا مارا تو اوس مین قصاص ہے **ف** اس عبارت سے یون معلوم ہوتا ہے کہ اگر قتل ایسی آلے سے ہو جس سے خون نہین ہوتا اکثر جیسی ہلکی چہری یا کوڑا وغیرہ موجب قصاص کا نہین ہے اگرچہ قصدا مارے اور اسی کو قتل شبہ عمد کہتے ہین۔ جمہور علما کا یہی قول ہے پس اگر بڑی لاٹھی یا بہاری پتہر سے مارے یا زہر دے یا جلاوے یا ڈبووے تو وہ عمد ہوگا نہ شبہ عمد اور ابو حنیفہ کے نزدیک شبہ عمد ہوگا اور مالک کے نزدیک شبہ عمد کوئی چیز نہین ہی قتل یا عمد ہی یا خطا **ف** اور جو درمیان مین پڑے بچانے کے لیے اوسکی **ف** یعنے قصاص نہ لینے دیوے اور حکم شرع کو بزور یا مدہنت سے موقوف کردے **ف** تو اوسپر خدا کی لعنت ہی اور اوسکا غصہ ہے اور نہ قبول کی جاوے گی اوس سے توبہ اور نہ فدیہ یا نہ قبول کیا جاویگا فرض اوسکا اور نفل اوسکا **باب** الدیۃ کم ہی دیت کی مقدار کا بیان

عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی ان من قتل خطا فدیتہ
مائۃ من الابل ثلاثون بنت مخاض وثلاثون بنت لبون وثلاثون حقۃ وعشر بنی لبون ذکر ترجمہ
عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اس نے دادا سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطا کی دیت میں
فیصلہ فرمایا سو اونٹ تیس اونٹنی پورے برس بھر کے عمر کی اور تیس اونٹنیاں دو برس کی عمر والیں اور تیس اونٹنیاں تین برس
والیں جو چوتھی برس میں لگی ہوں اور دس اونٹ نر دو دو برس کے جو تیسری میں لگے ہوں) **عن** عمرو بن شعیب
عن ابیہ عن جدہ قال کانت قیمۃ الدیۃ علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثمان مائۃ دینار ثمانیۃ
الاف درھم ودیۃ اھل الکتاب یومئذ النصف من دیۃ المسلمین قال فکان ذلک کذلک حتی
استخلف عمر رحمہ اللہ فقام خطیبا فقال ان الابل قد غلت قال ففرضھا عمر علی اھل الذھب الف دینار
وعلی اھل الورق اثنی عشر الفا وعلی اھل البقر مائتی بقرۃ وعلی اھل الشاء الفی شاۃ وعلی اھل الحلل
مائتی حلۃ قال وترک دیۃ اھل الذمۃ لم یرفعھا فیما رفع من الدیۃ **ترجمہ** عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے
اور اس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دیت کی قیمت آٹھ سو دینار یا آٹھ ہزار
درہم تھے (یعنے دیت کی اونٹوں کی قیمت) اور کتاب والے کی دیت (یعنے ذمی یا معاہد کی) اسوقت مسلمانوں سے آدھی
تھی پھر اسی طرح پر دیت کا حکم جاری رہا یہانتک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے اور آپ خطبہ سنانے کو کھڑے
ہوئے تو فرمایا کہ مقرر اونٹ کی قیمت تو گران ہوگئی۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت عمر نے سونے والے کی دیت ہزار دینار اور
چاندی والے پر بارہ ہزار ٹھہرائے (یعنے درہم) اور گائے بیل والے پر دو سو گائے اور بکری والے پر دو ہزار بکریاں اور حلل
والے پر دو سو حلہ (**ف** یعنے کپڑے والے پر دو سو جوڑے کپڑے کے ہیں حلہ چادر اور ازار کو بولتے ہیں) اخلاق حلہ کا
جفت پر ہی صرف ایک ہی کو نہیں بولتے **ت** اور چھوڑ دی ذمیوں کی دیت **ف** یعنے جیسے دستور تھی ویسی
ہی چھوڑ دی ذمی کی دیت چاندی سونے والے پر نہ بڑھائی **ت** نہ چڑھائی جیسی چڑھائی دیت مسلمان کے (یعنے ذمی کی دیت
دس چار سو دینار یا چار ہزار درہم رہی یعنے مسلمان کی نصف) **عن** عطاء بن ابی رباح ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قضی فی الدیۃ علی اھل الابل مائۃ من الابل وعلی اھل البقر مائتی بقرۃ وعلی اھل الشاء الفی شاۃ
وعلی اھل الحلل مائتی حلۃ وعلی اھل القمح شیئا لم یحفظہ محمد **ترجمہ** عطاء ابن ابی رباح سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت کی بابت حکم فرمایا اونٹ والوں پر سو اونٹ اور گائے بیل والوں پر دو سو گائے
اور بکریوں والے پر دو ہزار بکریوں کا اور حلل والے پر دو سو حلہ اور گیہوں والوں پر اتنی گیہوں جو یاد نہ رہی محمد بن اسحاق کو جو
راوی ہیں اس حدیث کے **عن** جابر بن عبد اللہ فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر مثل حدیث
موسی قال وعلی اھل الطعام شیئا لا احفظہ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ایسا ہی مقرر کیا دیت کو لیکن یا نہیں یا کہ ذمہ والوں پر آپ نے کتنی دیت مقرر کی (راوی کو یاد نہ رہا) **عن** عبداللہ
بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی دیۃ الخطأ عشرون حقۃ وعشرون جذعۃ و
عشرون بنت مخاض وعشرون بنت لبون وعشرون الخ مخاض ذکر ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطا کی دیت کے بارہ میں فرمایا بیس حقے ہیں اور بیس جذعے اور بیس بنت مخاض اور بیس بنت
لبون اور بیس بنی مخاض (بیٹے نر اونٹ ایک ایک برس کے جو دوسرے برس میں لگے ہوں) حقہ اور جذعہ اور بنت مخاض اور
بنت لبون کا بیان کتاب الزکوۃ میں گزرا) **عن** ابن عباس ان رجلا من بنی عدی قتل فجعل النبی صلی اللہ
علیہ وسلم دیتہ اثنی عشر الفا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ایک شخص بنی عدی میں سے قتل کیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اسکی دیت بارہ ہزار درہم مقرر فرمائی (یعنے بارہ ہزار درہم بھی قول ہے مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق علیہم الرحمہ کا
یہ ہے دیۃ الخطأ دیت قتل خطا کی یعنے قتل شبہ عمد کی جسکا حکم خطا کا سا ہے **عن** عبداللہ بن عمرو قال
قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطب یوم الفتح بمکۃ فکبر ثلاثا ثم قال لا الہ الا اللہ وحدہ وحدہ وحدہ
ونصر عبدہ وھزم الاحزاب وحدہ الی ھاھنا حفظتہ عن مسدد ثم اتفقا الا ان کل واحد منھما زاد فی
الجاھلیۃ تذکر او تدعی من دم او مال تحت قدمی ھاتین الا ما کان من سدانۃ البیت وسقایۃ الحاج وساقہ الحدیث ثم قال
الا ان دیۃ الخطأ شبہ العمد ما کان بالسوط والعصا مائۃ من الابل منھا اربعون فی بطونھا اولادھا
وحدیث مسدد اتم ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز خطبہ پڑھا تین
مرتبہ اللہ اکبر کہا پھر فرمایا اور پھر فرمایا نہیں ہے کوئی لائق بندگی کے سوائے اللہ تعالی اکیلے کے سچا کیا اوس نے وعدہ اپنا اور مدد
کی اپنے بندے کی اور شکست دی لشکروں کو اکیلے آگاہ ہو جاؤ جتنی فضیلتیں جاہلیت کے زمانے کی تھیں اور اونکا ذکر ہوا
کرتا تھا یا جتنے دعوی جاہلیت کے تھے خواہ خون کے ہوں یا مال کے وہ سب میرے پاؤں کے تلے ہیں (یعنے لغو اور باطل ہیں
اب کوئی نہیں چل سکتا مگر حاجیوں کا پانی پلانا (جو بنی ہاشم کے سپرد تھا) اور بیت اللہ کنجی مت (جو بنی شیبہ کے سپرد تھی اب بھی
اونہی کو رہیگی) پھر آپ نے فرمایا خبردار ہو جاؤ مقرر خطا کی دیت جو عمد کے مشابہ ہے جب کوڑے اور لاٹھی سے ہو تو سو اونٹ ہیں
ہیں اون میں سے چالیس تو گابھن جنکے پیٹ میں بچے ہوں اور باقی ویسے جیسے اوپر گزرے **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم بمعناہ قال خطب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الفتح وفتح مکۃ علی درجۃ البیت والکعبۃ
ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے اسی طرح جیسے اوپر گزرا انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن خطبہ پڑھا کعبہ
شریف کی سیڑھی پر یا اوس کے چوکھٹ پر فتح یعنے کعبہ شریف کے دروازہ کی چوکھٹ پر یا سیڑھی پر جو اوس سے لگی ہوگی اوپر
چڑھنے کے لیے بعضوں نے کہا اوس وقت ایک لکڑی لگی تھی **عن** مجاھد قال قضی عمر فی شبہ العمد ثلاثین حقۃ
وثلاثین جذعۃ واربعین خلفۃ ما بین ثنیۃ الی بازل عامھا ترجمہ مجاہد سے روایت ہے کہ عمر نے اپنے

حضرت عمر نے حکم فرمایا کہ تیس حقے تیس جذعے تیس اور چالیس اونٹ کہ پہ برس کے سن سے نو برس کے سن تک کے

عن علی رضی اللہ عنہ انہ قال فی شبہ العمد اثلاث ثلاث وثلاثون حقۃ وثلاث وثلاثون

جذعۃ واربع وثلاثون ثنیۃ الی بازل عامہا کلہا خلفۃ وبہ عن ابی اسحاق عن علقمۃ والاسود قال

عبد اللہ فی شبہ العمد خمس وعشرون حقۃ وخمس وعشرون جذعۃ وخمس وعشرون بنات

لبون وخمس وعشرون بنات مخاض ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا شبہ عمد کی

دیت اثلاث کے رو سے ہے یعنے تین قسم سے تینتیس حقے اور تینتیس جذعے اور چونتیس ثنیہ برس بازل تک ہیں ف

بازل اوس اونٹ کو بولتے ہیں جسکے دانت مکمل آویں اور قوت اوسکی تمام وکمال ہو اور بعد اوسکے پھر کوئی دانت

نہ پیدا ہو اور یہ آٹھویں برس کے تمام ہونے اور نویں برس کے شروع ہونے سے ہوتا ہے تو اس حالت کے بعد پھر کوئی نام نہیں

بازل عام اور بازل عامین کہتے ہیں اور بازل اوس مرد کو بھی بولتے ہیں جو کامل ہو ت اور یہ سب گابھن ہوں ش ن

عبد اللہ فی شبہ العمد خمس وعشرون حقۃ وخمس وعشرون جذعۃ وخمس وعشرون بنات لبون

وخمس وعشرون بنات مخاض ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے شبہ عمد کی دیت کے بارے میں روایت ہے پچیس حقے اور پچیس

جذعے اور پچیس بنات لبون اور پچیس بنات مخاض عن علی رضی اللہ عنہ فی الخطأ ارباعا خمس وعشرون حقۃ

وخمس وعشرون جذعۃ وخمس وعشرون بنات لبون وخمس وعشرون بنات مخاض ترجمہ حضرت علی سے

روایت ہے دیت خطائین ارباعا کے رو سے (یعنے چار قسمیں) پچیس حقے اور پچیس جذعے اور پچیس بنات لبون اور پچیس

بنات مخاض مراد اس خطا سے شاید خطائے عمد ہے جسکو شبہ عمد کہتے ہیں عن زید بن ثابت فی الدیۃ المغلظۃ

فذکر مثلہ سواء قال ابو داؤد قال ابو عبید وغیرہ احد اذا دخلت الثانیۃ فالسنۃ الرابعۃ فہو

ثنی والا نثی حقۃ لانہ یستحق ان یحمل علیہ ویرکب فاذا دخلت فی الخامسۃ فہو جذع وجذعۃ

فاذا دخل فی السادسۃ والقی ثنیتہ فہو ثنی فاذا دخل فی السابعۃ فہو رباع ورباعیۃ فاذا دخل

فی الثامنۃ القی السن الذی بعد الرباعیۃ فہو سدیس وسدس فاذا دخل فی التاسعۃ وطرنا

بدہ وطلع فہو بازل فاذا دخل فی العاشرۃ فہو مخلف ثم لیس لہ اسم ولکن یقال بازل عام وبازل عامین

ومخلفۃ عام ومخلف عامین الی ما زاد وقال النضر بن شمیل ابنۃ مخاض نستۃ وابنۃ لبون لنتیر

وحقۃ ثلاثا وجذعۃ کاربع واثنی الخمس ورباع لست وسدیس لسبع وبازل لثمان قال ابو عبید

قال ابو حاتم فاذا القی رباعیۃ فہو رباع وقال ابو عبید اذا القحت فہی خلفۃ فلا تزال خلفۃ

الی عشرۃ اشہر فاذا بلغ عشرۃ اشہر فہو عشراء قال ابو حاتم اذا القی ثنیتہ فہو ثنی واذا القی رباعیتہ

فہو رباع ترجمہ زید بن ثابت سے دیت مغلظہ میں ایسا ہی مروی ہے جیسا اوپر گزرا ف تغلیظ کے معنی دیت کو سخت

کرنا ہے یعنی دیت مغلظہ میں اونٹوں کی تعداد اور اونٹوں کی عمر بڑھا دینا ہے

اور مشکل کر دینا دیت اتمام تباہے قتل خطا مین یعنے بیس بنت مخاض بیس ابن مخاض بیس حقے بیس
جذعے۔ اب اوسکی تغلیظ تشبہ عمد مین ابو حنیفہ اور احمد کے نزدیک یہہ ہے کہ ارباعا کرین یعنی پچیس بنت مخاض پچیس بنت
لبون پچیس حقے پچیس جذعے۔ اور شافعی اور محمد کے نزدیک یہہ ہے کہ اثلاثا ہو یعنی تیس جذعے اور تیس حقے اور چالیس
ثنیے جیسے اوپر کئی روایات مین گزرا۔ ابوداؤد نے کہا جب اونٹنی (یا اونٹ) چوتھے سال مین لگے تو وہ حقہ ہی کیونکہ
وہ لائق ہوی سواری اور باربرداری کے جب پانچوین مین لگے تو وہ جذعہ یا جذع ہی جب چھٹے سال مین لگے اور سامنے کے
دانت نکالے تو وہ ثنی ہی پھر جب ساتوین برس مین لگے تو وہ رباع اور رباعیہ کہتے جب آٹھوین برس مین لگے اور وہ دانت
نکالے جو بعد رباعیہ کے ہے تو وہ سدیس اور مسدس ہے پھر جب نوین برس مین لگے اور نکلیان اوسکی نکل آوین تو وہ بازل ہی
اور جب دسوین برس مین لگے تو وہ مخلف ہے پھر اوسکا کوئی نام نہین لیکن یون کہتے ہین ایک سال کا بازل دو سال کا بازل
ایک سال کا مخلف دو سال کا مخلف نضر بن شمیل نے کہا بنت مخاض ایک سال کی اونٹنی بنت لبون دو سال کی اونٹنی حقہ تین
برس کے جذعہ چار برس کی ثنی پانچ برس کی رباع چھہ برس کے سدیس سات برس کی بازل آٹھہ برس کے اور ابو حاتم اور اصمعی نے
کہا جذعہ ایک وقت ہی کسی سن کا نام نہین ہی ابو حاتم نے کہا جب وہ رباعی دانت نکالی تو رباع ہو جاتی ہی۔ ابو عبید نے
کہا جب وہ حامل ہو جاوی تو اوسکو خلفہ کہتے ہین دس مہینے تک پھر دس مہینے کے بعد وہ عشراء ہے (بیس مہینے مین اونٹنی کا بچہ
پیدا ہوتا ہے تو شروع حمل سے دس مہینے تک اوسکو خلفہ کہتے ہین پھر عشراء اور عشار۔ اور ابو حاتم نے کہا جب وہ سامنے کے دانت
نکالے تو اوسکو ثنی کہتے ہین پھر جب رباعیہ نکالے تو وہ رباع ہے **ف** یہہ مضمون کتاب الزکوۃ مین گزر چکا ہے یہان پھر
دوبارہ ترجمہ کر دیا گیا اسلیے کہ مولف نے دوبارہ بیان کیا اور کچھہ کمی بیشی بھی ہے **باب** دیات کا عضلہ اعضار
کی دیت کا بیان **عن** ابی موسے عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الاصابع سواء عشر عشر من الابل **ترجمہ**
ابو موسے سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انگلیان سب برابر ہین اون کی دیت دس دس اونٹ ہین
(یعنی کسی انگلی کی دیت دوسری انگلی سے کم زیادہ نہین ہے) **عن** الاشعث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
الاصابع سواء قلت عشر عشر قال نعم **ترجمہ** اشعثی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انگلیان سب برابر
ہین عرض کیا کیا ہر ایک انگلی کی دیت دس دس اونٹ ہین آپنے فرمایا ہان **ف** دونون ہاتھہ کی انگلیان اگر کاٹ ڈالے
تو پوری دیت نفس کی یعنی سو اونٹ دینا ہون گے اسی طرح دونون پانون کی انگلیان **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ھذہ وھذہ سواء یعنی الابھام والخنصر **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا انگلیان برابر ہین اور دانت برابر ہین خواہ سامنے کے دانت ہون یا ڈاڑھین ہون یہہ اور وہ برابر ہین یعنی
ہر ایک دانت مین پانچ اونٹ ہین کوئی ہو) **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاسنان سواء
والکل اصابع سواء **ترجمہ** ابن عباس سے۔ روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دانت برابر ہین اور انگلیان ہر ہین

عن ابن عباس قال جعل رسول الله صلى الله عليه وسلم اصابع اليدين والرجلين سواء ترجمہ ابن عباس سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اور پیر دونوں کی انگلیوں کو برابر ٹھہرایا عن عمرو بن شعیب عن ابیه
عن جده ان النبی صلی الله علیه وسلم قال فی خطبته وهو مسند ظهره الی الکعبة فی الاصابع عشر
عشر ترجمہ عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اوس نے اپنے دادا سے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
خطبے میں آپ اپنی پیٹ کعبے کی ٹیک کیے ہوئے تھے کہ انگلیوں میں دس دس اونٹ ہیں عن عمرو بن شعیب عن
ابیه عن جده عن النبی صلی الله علیه وسلم قال فی الاسنان خمس خمس قال ابو داؤد وجدت فی کتابی
عن شیبان ولم اسمعه منه فحدثناه ابوبکر حدثنا ثقة قال ثنا شیبان ثنا محمد یعنی ابن راشد
عن سلیمان یعنی ابن موسی عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم
تقوم دیة الخطأ علی اهل القری اربعمائة دینار او عدلها من الورق یقومها علی اثمان الابل فاذا
غلت رفع فی قیمتها واذا هاجت حط من قیمتها وبلغت علی عهد رسول الله صلی الله
علیه وسلم ما بین اربعمائة دینار الی ثمانمائة دینار وعدلها من الورق ثمانیة آلاف درهم وقضی
رسول الله صلی الله علیه وسلم علی اهل البقر مائتی بقرة ومن کان دیة عقله فی الشاء فالفی شاة قال
وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان العقل میراث بین ورثة القتیل علی قرابتهم فما فضل فللعصبة
قال وقضی رسول الله صلی الله علیه وسلم فی الانف اذا جدع الدیة کاملة وان جدعت ثنیته فنصف
العقل فی الرجل نصف العقل وفی الموضحة ثلث العقل ثلاث وثلاثون من الابل وثلث او قیمتها
من الذهب او الورق او البقر او الشاء والجائفة مثل ذلک وفی الاصابع فی کل اصبع عشر من الابل
وفی الاسنان خمس من الابل فی کل سن قضی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان عقل المراة بین عصبتها من
کانوا لا یرثون منها شیئا الا ما فضل عن ورثتها وان قتلت فعقلها بین ورثتها وهم یقتلون قاتلها
وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لیس للقاتل شیء وان لم یکن له وارث فوارثه اقرب الناس الیه ولا یرث
القاتل شیئا قال محمد هذا کله حدثنی سلیمان بن موسی عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده ترجمہ
عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اوس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دانتوں میں پانچ
پانچ فرمائے یعنی ہر دانت میں پانچ اونٹ ہیں ابو داؤد نے کہا میں نے اپنی کتاب میں شیبان سے روایت کی لیکن میں نے
اون سے اس حدیث کو نہیں سنا پھر ہمارے ایک ساتھی ابوبکر نے ہم سے روایت کیا شیبان سے انہوں نے محمد بن راشد سے کہا
انہوں نے سلیمان بن سے انہوں نے سلیمان بن موسے سے اور سلیمان بن موسے نے روایت کیا عمرو بن شعیب سے اوس نے اپنے باپ سے
اور اس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطا کی دیت کی قیمت کرتی تھی بستی والوں پر چار سو دینار

یا اوسکے برابر چاندی سے اور اوسکی قیمت اونٹون کے مول پر کیا کرتے تھے پھر جب گرانی ہوئی تو اوسکی قیمت بڑھا دیتے
ف یعنے دیت کے اونٹون کی قیمت زیادہ کر دیتے تھے ت اور جب ارزانی معلوم ہوتی تو دیت کی قیمت سے
گھٹا دیتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین دیت کی قیمت چار سو دینار سے لیکر آٹھ سو دینار تک پہونچی اور
اوسی کے برابر چاندی سے آٹھ ہزار درہم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گائے بیل والون پر دو سو گائے کا حکم کیا اور بکری
والون پر دو ہزار بکرون کا راوی کہتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیت کا مال مقتول کے وارثون کی میراث
ہوگا اپنی اپنی قرابت کے موافق (یعنے ترکے کیطرح پہلی ذوی الفرض کو اونکا حصہ ملیگا) پھر جو اون سے بچیگا وہ عصبہ کو ملیگا
راوی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا جب پوری ناک کاٹی جاوے تو پوری دیت لازم ہوگی اور جب
کاٹا جاوے (یعنے نیچے کا گڑا جو نرم ہے) تو آدھی دیت لازم ہوگی یعنے پچاس اونٹ یا اوسکے برابر سونا یا چاندی یا سو گائین
یا ہزار بکریان اور جب ایک ماتھہ کاٹا جاوے تو آدھی دیت لازم ہوگی اسیطرح ایک پانون مین آدھی دیت دینا ہوگی اور موضحہ
(وہ زخم جو دماغ تک پہونچے) مین تہائی دیت دینا ہوگی یعنے تینتیس اونٹ اور ایک تہائی یا اوسقدر قیمت سونے چاندی
سو گائین یا بکریان اور جائفہ (جو زخم پیٹ تک پہونچے) مین ایسا ہی ہے اور انگلیون مین ہر ایک انگلی کے بدلے دس اونٹ
دینا ہونگے اور دانتون مین ہر دانت کے بدلے پانچ اونٹ دینا ہون گے اور حکم فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ عورت کی جنایت
کی دیت اوسکے عصبات کے درمیان تقسیم ہے (یعنے عورت کوئی جنایت کرے تو دیت اوسکے عصبات کو دینا ہوگی) بغیر اون
لوگون کو جو ذوی الفروض سے بچا ہوا مال لیتے ہین (جیسے بیٹا چچا باپ بھائی وغیرہ) پس اگر عورت خود قتل کیجاوے
تو اوسکی دیت اوسکے سب وارثون مین تقسیم ہوگی اور وہی لوگ قصاص کے بھی مالک ہون گے (یعنے ذوی الفروض اور عصبات
سب کو استحقاق ہوگا) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قاتل کو ترکے مین سے کچھہ نہ ملیگا اور مقتول کا اگر کوئی وارث
نہ ہو تو جو سب سے قریب نا تیوالا ہوگا وہی وارث ہوگا لیکن قاتل ہرگز وارث نہ ہوگا ف یہ اوسکے قتل کے سزا ہے کہ میراث سے
پانی سے محروم ہوا عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال عقل شبہ العمد
مغلظ مثل عقل العمد ولا یقتل صاحبہ قال فزاد نا الخلیل عن ابن راشد وذالک ان یتوخی الشیطان
بین الناس فیکون دما فی عمیا فی غیر ضغینۃ ولا حمل سلاح ترجمہ عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اوسنے
اپنے دادا سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شبہ عمد کی دیت مثل دیت عمد کے سخت ہے اور اوسکا قاتل
نہ مارا جاویگا اور قتل شبہ عمد کیا ہے ایک فساد شیطانی ہے لوگون مین جسمین خون ہو جاوے اور خونی معلوم نہ ہو بغیر کینہ اور ہتھیار
اور ہتیا کے عن عبد اللہ بن عمرو ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی المواضح خمس ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مواضح مین پانچ اونٹ ہین (مواضح جمع ہے موضحہ کی یعنے وہ زخم جو ہڈی کھول دیوے)
عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی العین القائمۃ السادۃ لمکانها

بثلث الدیۃ ترجمہ عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اوس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
حکم فرمایا جو انکھ اپنی جگہ قائم رہے لیکن بنایی جاتی ہے تو اوسمین تہائی دیت ہے) باب دیۃ الجنین بیت
کے بچے کی دیت کا بیان عن المغیرۃ بن شعبۃ ان امراتین کانتا تحت رجل من ھذیل فضرب بیت
احداھما الاخری بعمود فقتلتھا فاختصموا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال احد الرجلین کیف ندی من لا صاح
ولا اکل ولا شرب ولا استھل + فقال السجع کسجع الاعراب فقضی فیہ بغرۃ وجعلہ علی عاقلۃ المراۃ ترجمہ
مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے ہذیل مین سے ایک شخص کے پاس دو عورتین تہین پھر اون مین سے ایک نے دوسری کو لکڑی
سے مار کر قتل کر ڈالا اور دونون طرف والون مین جھگڑا ہوا پھر وہ جھگڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا ایک جھگڑنے والے نے
کہا مقتولہ حاملہ تہی اوسکی پیٹ مین بچہ تہا ضرب سے وہ بہی گیا اوسکی وارث بچے کی دیت مانگتی ہے اور قاتلہ کے وارث دیت بچے کی
نہ دیتی ہے) اون مین سے ایک نے کہا ہم کیونکر دیت دین اوس شخص کے جو نہ رویا نہ کہایا نہ پیا نہ چلایا اور ایسے نے تقفی
عبارت مین کہا آپنے فرمایا کیا تم سجع بولتے ہو دیہاتیون کیطرح پھر آپنے حکم کیا ایک بردہ دینے کا بچے کی دیت مین
قاتلہ کے وارثون کو حکم کیا) عن منصور باسنادہ ومعناہ قال فاراد فحل النبی صلی اللہ علیہ وسلم دیۃ المقتولۃ
علی عصبۃ القاتلۃ وغرۃ لما فی بطنھا ترجمہ منصور نے اوسی اسناد سے روایت کیا ہے جیسی گزرا زیادہ ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتولہ کی دیت کو قاتلہ کے جماعت پر ٹہرایا اور ٹہرایا غرہ کو دیت اوس بچے کی جو پیٹ مین تہا (غرہ
کہتے ہین غلام یا لونڈی کو) مطلب یہ ہے کہ آپنے بچے کی دیت مین ایک بردہ دینے کا حکم کیا) عن المسور بن مخرمۃ
ان عمر استشار الناس فی املاص المراۃ فقال المغیرۃ بن شعبۃ شھدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قضی فیہا بغرۃ عبد او امۃ فقال ائتنی من یشھد معک فشھد محمد بن مسلمۃ بزاد حماد بن زید
لہ یعنی ضرب الرجل بطن امراتہ قال ابو داود وبلغنی عن ابی عبید انما سمی املاصا لان الولد یسقط
قبل وقت الولادۃ وکذلک کل ما زلق من الید وغیرہ فقد ملص ترجمہ مسور بن مخرمہ سے روایت ہے
حضرت عمرؓ نے مشورہ لیا لوگون سے استقاط حمل مین (یعنے اسقاط حمل کی دیت کے باب مین اگر کوئی کسی پیٹ والی عورت کے
صدمہ پہونچادی جس سے اوسکا بچہ گر کر ہلاک ہو جاوے) تو مغیرہ بن شعبہ نے کہا مین موجود تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
میرے سامنے اسمین ایک بردہ دینے کا حکم کیا غلام ہو یا لونڈی حضرت عمرؓ نے کہا ایک اور شخص کو لاؤ جو تمہارے ساتھ گواہی
دی وہ محمد بن مسلمہ کو لیکر آئی انہون نے گواہی دی ابو داؤد نے کہا مجہ کو عبید سے یہ پونچا کہ استقاط حمل کو املاص کہتے
ہین اوسکی وجہ سے کہ املاص کے معنے ازلاق یعنے پہسلانے کے ہین اور عورت گویا پہسلا دیتی ہے بچے کو جنی سے پہلے اسطرح ہاتہ سے
کوئی چیز پہسلجاوے تو اوسکو بہی ملص کہتے ہین عن عمر انہ سال عن قضیۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ذلک فقام
حمل بن مالک بن النابغۃ فقال کنت بین امراتین فضربت احداھما الاخری بمسطح فقتلتھا وجنینھا

فقضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جنینہا بغرۃ وان تقتل قال ابوداود قال النضر بن شمیل
المسطح ھو المصوح قال ابوداود وقال ابوعبید المسطح عود من اعواد الخباء ترجمہ حضرت عمر نے
اس باب مین دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا حکم کرتے رہے (پیٹ کا بچہ گرانے مین) تو حمل بن مالک
بن نابغہ کھڑا ہوا اور کہا کہ مین دو عورتون کے بیچ مین تہا اون مین سے ایک نے دوسری کو لکڑی اوٹہا کر ماری
وہ مر گئی اور اوسکے پیٹ کا بچہ بہی گیا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی بہی کی دیت مین ایک بردہ ونیچہ کا حکم کیا اور
قاتلہ کے قتل کیلئے فرمایا (قضاصا) ابوداؤد نے کہا نضر بن شمیل نے کہا یہ لکڑی روٹی پکانے کی لکڑی تہی
ابوعبید نے کہا خیمہ کی ایک لکڑی تہی (مترجم نے کہا اسحدیث سے معلوم ہوا کہ بہاری لکڑی سے مارنا جسسے مرنے
کا گمان ہو قتل عمد ہے اور اوس مین قصاص واجب ہوتا ہی نہ قتل شبہ عمد جیسے امام اعظم نے خیال کیا ہے **عن** طاؤس
قال قام عمر رضی اللہ عنہ علی المنبر فذکر معناہ لم یذکر فان تقتل اذا دبغۃ عبد او امۃ قال فقال
عمر اللہ اکبر لو لم اسمع بہذا لقضینا بغیر ہذا ترجمہ طاؤس نے حضرت عمر سے ایسی ہی روایت کی جیسی اوپر
بیان ہوئی اسمین یہ نہین ہی کہ آپ نے اوس عورت کو قتل کا حکم دیا تہا زیادہ ہے کہ آپ نے ایک بردہ ونیچہ کا حکم کیا خواہ
وہ غلام ہو یا لونڈی حضرت عمر نے کہا اللہ اکبر اگر ہم پہلے سے اسکو نہ سنتے تو ہم کچہہ اور حکم کرتے **عن** عکرمۃ عن
ابن عباس فی قصۃ حمل بن مالک قال فاسقطت غلاما قد نبت شعرہ میتا وماتت المراۃ فقضی علی
العاقلۃ الدیۃ فقال عمہا انہا قد استہلت یا نبی اللہ غلاما قد نبت شعرہ فقال ابو القاتلۃ انہ
کاذب بانہ واللہ ما استہل ولا شرب ولا نطق فمثلہ یطل فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اسجع الجاہلیۃ
وکہانتہا اما فی الصبی غرۃ قال ابن عباس کان اسم احداہما ملیکۃ والاخری مدلجیۃ ترجمہ
ابن عباس سے روایت ہی حمل بن مالک کے قصہ مین کہ اوس عورت کے پیٹ سے بچہ گر پڑا جسکے بال نکل آئے تہے لیکن
وہ مرا ہوا نکلا پہر عورت بہی مر گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری عورت کے کنبہ والون سے دیت والی اوس
چچا نے کہا یا رسول اللہ اوس عورت کے پیٹ سے ایسا بچہ گرا جسکے بال نکل آئے تہے قاتلہ کے باپ نے کہا یہ جہوٹا ہی قسم خدا
کی وہ لڑکا چلایا نہ تہا اوس نے پیا نہ کہایا ایسے لڑکے کا خون لغو ہے (نہ اوسمین دیت ہی نہ قصاص) رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کیا جاہلیت کی سی سجع عبارت بولتا ہی جیسے کاہن بولتے تھے (بہت مقفی عبارت بولنا اور مابین سجع کا خیال
رکہنا یہ جاہلیت کے کاہنون اور نجومیون کا طریقہ تہا جو غیب کی بات بتلایا کرتی تہے تاکہ لوگون کو فریفتہ کرین) اور اگر بچے
کے بدلے مین ایک وہ ابن عباس نے کہا کہ اون دو عورتون مین سے ایک کا نام ملیکہ تہا اور دوسری کا نام ام غطیف **عن** جابر
بن عبد اللہ ان امراتین من ہذیل قتلت احداہما الاخری وکل واحدۃ منہما ذو زوج وولد قال فجعل
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیۃ المقتولۃ علی العاقلۃ القاتلۃ وبرأ زوجہا وولدہا قال فقال عاقلۃ

المقتولة میراثها لنا قال فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا میراث لها لزوجها وولدها ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے ہذیل کی دو عورتوں میں سے ایک نے دوسری کو مار ڈالا اور ہر ایک کا خاوند بھی تھا اور اولاد بھی تھی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتولہ کی دیت قاتلہ کے کنبے والوں سے دلائی (یعنی اوسکی قوم والوں سے) اور اوسکی خاوند اور اولاد سے کچھ مواخذہ نہیں کیا تو مقتولہ کے کنبے والوں نے کہا اوسکی میراث ہم کو ملیگی (اسوجہ سے کہ اگر وہ جنایت کرتے تو اوسکی دیت ہم دیتے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں میراث اوسکی اوسکی خاوند اور اولاد کو ملیگی (لیکن جنایت کی دیت تم لوگوں کو دینا ہوگی یہ حکم شرع شریف کا ہے) عن ابی هریرة قال اقتتلت امرأتان من هذيل فرمت احداهما الاخرى بحجر فقتلتها فاختصموا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقضى رسول الله صلى الله عليه وسلم دية جنينها غرة عبدا او وليدة وقضى بدية المرأة على عاقلتها وورثها ولدها ومن معهم فقال حمل بن النابغة الهذلي يا رسول الله كيف اغرم دية من لا شرب ولا اكل ولا نطق ولا استهل ۞ مثل ذلك يطل ۞ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما هذا من اخوان الكهان من اجل سجعه الذي سجع ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے بنی ہذیل میں سے دو عورتوں نے آپس میں لڑیں اور ایک نے دوسری کو پتھر سے مار ڈالا پھر وہ جھگڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ اوسکی بچہ کی دیت تو غرہ ہے غلام یا لونڈی اور عورت کی دیت کا حکم فرمایا مارنیوالے کی جماعت پر اور اوس عورت کا وارث کیا اوس کے لڑکے کو اور جو اوس کے ساتھ تھے تو حمل بن مالک بن نابغہ نے کہا یا رسول اللہ میں کیونکر تاوان دوں اوس کو جو نہ شراب پیا نہ کھایا نہ بولا نہ چلایا ایسا خون تو لغو ہے آپ نے فرمایا یہ کاہنوں کا بھائی معلوم ہوتا ہے اسلیے کہ اوس نے مسجع عبارت بولی ف امر باطل کے حق کرنیکی لیی لیکن احقاق حق کی لیی مسجع عبارت بولنا درست ہے خود اللہ نے اور اوس کے رسول نے مسجع الفاظ استعمال کیے ہیں اور کاہن لوگ غلط مضامین میں عمدہ الفاظ بولتے ہیں لوگوں کو بہکانے کی لیی (مرقاۃ الصعود) عن ابی هريرة في هذه القصة قال ثم ان المرأة التي قضى عليها بالغرة توفيت فقضى رسول الله صلى الله عليه وسلم بان ميراثها لبنيها وزوجها وان العقل على عصبتها ترجمہ ابوہریرہ سے اس قصے میں روایت ہے پھر وہ عورت جسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غرہ کا حکم فرمایا تھا مر گئی پھر حکم فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میراث اوسکی اوسکے بچے کے لیے ہے اور دیت عصبہ پر ہے (یعنے جو وارث اوسکی اوسکے قوم میں سے ہوں جیسے چچا وا وغیرہ) عن بريدة ان امرأة صدقت امرأة فاسقطت فرفع ذلك الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فجعل في ولدها خمس مائة شاة وفي يونس عن الحسن قال ابو داود وكذا الحديث خمس مائة شاة والصواب مائة شاة ترجمہ بریدہ سے روایت ہے ایک عورت نے دوسری عورت کو پتھر مارا اوسکا حمل گر گیا پھر یہ مقدمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا آپ نے اوس کے

بچہ کے بدلے مین پانسو بکریان دلائین اور آیندہ کے لیے لوگون کو پتھر مارنے سے منع کیا ابو داؤد نے کہا روایت ایسی ہی ہے پانچ
بکریون کی اور صحیح سو بکریان ہین (کشندہ لوگون کی عادت ہی خالی ڈھیلے اور پتھر چلایا کرتے ہین کسی کے لگ جاتا ہی آپ نے اس
سے منع کیا) عن ابی ہریرۃ قال قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الجنین بغرۃ عبد او امۃ وقوم ادا
بقل (ترجمہ) ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا جو بچہ کہ پیٹ مین مر گیا اوسکے بدلے غرہ غلام
ہو یا لونڈی یا گھوڑا یا خچر دیا جاوے۔ عن الشعبی قال الغرۃ خمس مائۃ درھم قال ابوداؤد وقال
ربیعۃ الغرۃ خمسون دینارا (ترجمہ) شعبی نے کہا غرہ کی قیمت پانسو درہم ہین ابو داؤد نے کہا ربیعہ نے کہا پچاس دینار ہین
باب فی دیۃ المکاتب مکاتب کی دیت کا بیان عن ابن عباس قال قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم فی دیۃ المکاتب یقتل یؤدی ما ادی من مکاتبتہ دیۃ الحر وما بقی دیۃ المملوک (ترجمہ) ابن عباس
سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا جب مکاتب قتل کیا جاوے تو جسقدر حصہ بدل کتابت مین سے ادا کر چکا ہی اوسکی
حصہ کی دیت مثل آزاد کی دیجاوے اور باقی کی مثل غلام کے (اوسکی قیمت ادا کرین) عن ابن عباس ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اصاب المکاتب حدا او ورث میراثا یورث علی قدر ما عتق منہ (ترجمہ) ابن عباس
سے روایت ہی جب مکاتب کوئی حد کا کام کرے یا ترکے کا وارث ہو تو جسقدر آزاد ہوا ہے اوس کے موافق وارث ہوگا (اور اوسی کے لحاظ
سے اوس پر حد پڑیگی مثلاً نصف بدل کتابت ادا کر چکا ہے تو نصف آزاد سمجھا جاویگا اور نصف غلام اسکی قیمت پر اور صورتون مین
عمل ہوگا) **باب** فی دیۃ الذمی ذمی کی دیت کا بیان عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال دیۃ المعاھد نصف دیۃ الحر (ترجمہ) عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اوس نے اپنے
دادا سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عہد لے کی دیت بہ نسبت آزاد کے آدہی ہی (یعنے جو کافر
دارالاسلام مین عہد کے روسے رہتا ہو اوسکی دیت مسلمان کی آدہی ہی) **باب** الرجل یقاتل الرجل فیدفعہ
عن نفسہ ایک شخص دوسرے سے لڑے وہ اوسکو دفع کرے تو کچھ سزا نہ ہوگی دفع کرنے والے کو عن یعلی قال قاتل اجیر لی
رجلا فعض یدہ فانتزع یدہ فاندرت ثنیتہ فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاھدرھا وقال ازید ان
یضع یدہ فی فیک تقضمھا کالفحل قال واخبرنی ابن ابی ملیکۃ عن جدہ ان ابا بکر رضی اللہ عنہ اھدرھا
وقال نفلت سنہ (ترجمہ) یعلی سے روایت ہی ایک نوکر نے لڑائی کی ایک شخص سے تو اوسکا ہاتھہ موہنہ سے کاٹا اوس نے
اپنا ہاتھہ گھسیٹا تو اوسکا دانت نکل پڑا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ نے لغو کر دیا (یعنے دیت نہ دلائی اسکو دانت کے)
اور آپ نے فرمایا کیا تو چاہتا ہے کہ وہ اپنا ہاتھہ تیرے موہنہ مین دیدے اور تو اوسکو اونٹ کی طرح چبا ڈالے راوی نے کہا مجھہ سے
ابن ابی ملیکہ نے نقل کیا اپنے دادا سے کہ حضرت ابوبکر صدیق نے اوس دانت کی دیت نہ دلائی اور کہا خدا کرے اوسکا دانت
ہو (حضرت) یعلی ابن امیۃ ہذا زاد شرقا (یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم للعاض ان شئت ان تمکنہ من یدک

فیعلات صحیح

فیقضیها ثم تنزعها من رقبته وابطل دیة استانه ترجمہ یعلے بن امیہ سے دوسری روایت بھی اسی طرح ہے اتنا زیادہ
ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کاٹنے والے سے فرمایا اگر تو چاہے تو یہ ہو سکتا ہے کہ تو ہی اپنا ہاتھ اوس کے مونہہ مین
دیدہ کاٹے پھر تو اوسکو گھسیٹ لی اور نہ دلائی دیت اوسکی دانتون کی) **باب** فیمن تطبب بغیر علم جو شخص علم
طب نہ جانتا ہو اور وہ کسی کا علاج کرے تو کیا سزا ہے **عن** عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده ان رسول الله
صلی الله علیه وسلم قال من تطبب ولا یعلم منه طب فهو ضامن ترجمہ عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور اوس نے
اپنے دادا سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص طبابت نہ جانتا ہو اور وہ اپنے کو خواہ نخواہ
طبیب ٹھہرا دے حالانکہ طبابت مین مشہور نہین ہے اور اوس کے علاج سے کوئی مر گیا تو وہ ضامن ہے **ف** یعنے اوسکو
دیت دینا ہوگی **عن** عبد العزیز بن عمر بن عبد العزیز عن بعض (خ حدثنی) الوفد الذین قدموا علی ابی قال
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ایما طبیب تطبب علی قوم لا یعرف له تطبب قبل ذلک
فاعنت فهو ضامن قال عبد العزیز اما انه لیس بالعنت انما هو قطع العروق والبط والکی ترجمہ عبد العزیز
بن عمر بن عبد العزیز سے روایت ہے کہ بعض لوگ جو میرے باپ پاس آئے اُنہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو طبیب
نہ ہو اور وہ علاج کرے اوسکی طب دانی مشہور نہ ہو پھر اوس کے علاج سے نقصان پہونچے تو وہ ضامن ہے (جیسے فصد کہولنے مین کسی
رگ کا کاٹ ڈالے یا بری طور سے زخم چیرے یا داغ دیوے کہ مریض ہلاک ہو جاوے تو اوسکو دیت دینا ہوگی) **باب**
دیة الخطأ شبه العمد قتل خطا یعنے شبہ عمد کی دیت کا بیان **عن** عبد الله بن عمرو ان رسول الله صلی
الله علیه وسلم قال مسدد خطب یوم الفتح ثم اتفقا فقال الا ان کل ماثرة کانت فی الجاهلیة
من دم او مال تدکر وتدعی تحت قدمی هاتین الا ما کان من سقایة الحاج وسدانة البیت ثم قال الا
ان دیة الخطأ شبه العمد ما کان بالسوط والعصا مائة من الابل منها اربعون فی بطونها اولادها
ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا فتح مکے کے روز تو فرمایا آگاہ ہو جاؤ
جتنی فضیلتین جاہلیت کے زمانے کی تھین اور اونکا ذکر ہوا کرتا تھا یا جتنے دعوی جاہلیت کی ہون خون ہا مال
کی سب میرے پایون کے تلے ہین (یعنے باطل اور نا مسموع ہین) مگر حاجیون کا پانی پلانا اور بیت اللہ کی خدمت پھر آپ نے فرمایا
خبردار ہو خطا شبہ عمد کی دیت جو کوڑے یا لاٹھی سے ہو سو اونٹ ہین اون مین چالیس اونٹنیان حاملہ ہون **ف**
یہہ حدیث اوپر گذر چکی شبہہ عمد کی دیت مین اور نسخہ مطبوعہ دہلی مین اسمقام پہ نہین ہین مگر نسخہ مطبوعہ مصر مین پھر موجود ہے اس لیے ہم نے بھی مکرر لکھدی اور اوسکا ترجمہ دوبارہ لکھدیا **باب** فی جنایة العبد یکون للفقراء
فقیر مفلس کا لڑکا کوئی جنایت کرے تو اوس سے دیت کا داخذہ نہ ہوگا **عن** عمران بن حصین ان غلاما لاناس
فقراء قطع اذن غلام لاناس اغنیاء فاتی اهله النبی صلی الله علیه وسلم فقالوا یا رسول الله انا

الناس فقال الا فلم یجعل علیه شیئا ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے فقیروں مین سے کسی کے لڑکے نے کسی امیر زادی کے لڑکی کا کان کاٹ ڈالا سو اوس غریب زادی کے سب لوگ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم لوگ تو فقیر ہین سو آپ نے اون پر کچھ بھی نہ ٹھہرایا یعنے اون سے دیت نہ دلائی اس لیے کہ وہ فقیر ہے دیت کہان سے دیتے اور قصاص نہ لیا اس وجہ سے کہ جنایت خطا سے ہوگی یا جانے نابالغ ہوگا ایسے شخص کی دیت بیت المال مین سے امام ادا کرے **باب** فیمن قتل فی عمیا بین قوم جو شخص اندھا دھند مین مارا جاوے اوسکا قاتل معلوم نہ ہو **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قتل فی عمیا او رمیا یکون بینهم بحجر او بسوط فعقله عقل الخطاء ومن قتل عمدا فقود یدیه فمن حال بینه وبینه فعلیه لعنة الله والملائکة والناس اجمعین ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بغیر دیکھے مارا گیا یا پتھر چلانے مین اونہین مین کوئی شخص مارا گیا پتھر سے یا کوڑے سے مارا گیا تو دیت اوس کی خطا کی دیت ہوگی اور جو قصداً مارا گیا تو وہ موجب قصاص کا ہے **ف** اگرچہ پتھر یا لکڑی سے مارا جاوے کیونکہ وہ عمد ہے **ف** اور جو دونون مین پردے قاتل کے بچانے کے لیے حائل ہو تو اوسپر خدا کی اور فرشتے اور اور لوگون کی لعنت ہے **باب** فی الدابة تنفح برجلها اگر جانور کسی کو لات مارے تو جانور کے مالک سے مواخذہ نہ ہوگا **عن** ابی هریرة عن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال العجماء جرحها جبار ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جانور کا پانون جو کچھ بگاڑے اوس مین مت ہوگی **عن** ابی هریرة عن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال العجماء جرحها جبار والمعدن جبار والبئر جبار وفی الرکاز الخمس قال ابوداؤد العجماء المنفلتة التی لا یکون معها احد وتکون بالنهار لا تکون باللیل ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چوپایہ کا تلف کرنا باطل ہے **ف** یعنے اگر کسی کے چوپائے نے کسی کا مال یا زراعت کو تلف کر دیا تو کچھ لازم نہین آتا اور چوپایہ والے پر ضمان بھی نہین آتا اور یہہ اوس صورت مین ہے کہ جانور کے ساتھ کوئی ہانکنے والا وغیرہ نہ ہو اور اگر ہون تو وہ ضامن ہین یا پیٹھ پر سوار ہو تو وہ ضامن ہے اور یہہ محمول ہے ضامن نہ ہونا اوس صورت پر کہ جب مال تلف کر دے جبکہ باوجود احتیاط مالک کے **ف** اور کان اور کنوان بھی باطل ہے **ف** یعنے جب کسی نے کان کھدوایا یا کنوان اپنے ملک کی زمین مین پھر ان دونون مین سے کوئی گر پڑا یا کنوان کے کھودنیکو مقرر ہوا اور گر کر ہلاک ہو گیا تو ان صورتون مین کھدوانے والون پر ضمان نہین **ف** اور کان مین خمس دینا ہوگا اور کان جو مال زمین مین گڑا ہوا ملے اوس مین سے پانچوان حصہ امام لیگا باقی پانے والے کا ہے **عن** ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم النار جبار ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگ باطل ہے یعنے کوئی آگ اپنی زمین مین جلاوے اور وہ ہوا سے اور کو کسی کی کھیتی یا اسباب مین لگ جاوے تو کچھ بدلا اوان جلانیوالے پر لازم نہ ہوگا **باب** القصاص من السن دانت کے قصاص کا بیان **عن** انس بن مالک قال کسرت الربیع اخت

انس بن النضر ثنیة امرأة فاتوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقضی بکتاب اللہ القصاص فقال انس بن النضر
والذی بعثک بالحق لا تکسر ثنیتها الیوم فقال یا انس کتاب اللہ القصاص فرضوا بارش اخذوہ فعجب
النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال ان من عباد اللہ من لو اقسم علی اللہ لابرہ قال ابوداؤد وسمعت احمد بن
حنبل قیل لہ کیف یقتص من السن قال یترد ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی کہ ربیع انس بن النضر کی بہن (میری پھوپھی)
نے ایک عورت کا دانت توڑ ڈالا اوسکے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ نے اللہ کی کتاب کے موافق قصاص کا
حکم کیا انس بن النضر نے کہا قسم اوس شخص کی جسنے آپ کو سچا پیغمبر کرکے بھیجا اوسکا دانت تو آج توڑا جاویگا آپ نے فرمایا ای انس اللہ کے
کتاب حکم کرتی ہے قصاص کا پھر جس عورت کا دانت توڑا تھا اوسکے وارث دیت لینے پر راضی ہوگئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے تعجب کیا اور فرمایا بعضے بندے اللہ کے ایسے ہین کہ اگر اللہ کے بھروسے پر کسی بات پر قسم کہا بیٹھین تو اللہ اون کی قسم سچی کردیتا
(تو انس نے غصے مین اللہ کے بھروسے پر قسم کہا لی تھی کہ میری بہن کا دانت نہ توڑا جاویگا) اللہ نے ویسا ہی سچا کردیا

آخر کتاب الدیات

تمام ہوئی کتاب دیتون کی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اول کتاب السنۃ

کتاب اتباع سنت کی شروع ہوئی اللہ کے نام سے جو مہربان ہی رحمت والا ہی

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افترقت الیہود علی احدی او ثنتین وسبعین فرقۃ و
تفرقت النصاری علی احدی او ثنتین وسبعین فرقۃ وتفترق امتی علی ثلاث وسبعین فرقۃ ترجمہ ابوہریرہ سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا متفرق ہوگئی یہود کہتہ یا بہتر فرقون پر (شک ہی راوی کا) اور متفرق ہوگئے
نصاری اکہتر یا بہتر فرقون پر (شک ہی راوی کا) اور میری امت متفرق ہوگی تہتر مذہب پر ف مگر سب فرقے میرے
امت مین داخل ہین اور جو غلطی پر ہین وہ جہنم مین جاوین گے لیکن ہمیشہ جہنم مین نہ رہینگے مثل کافرون کی عن
معاویۃ بن ابی سفیان انہ قام فقال الا ان من قبلکم من اہل الکتاب افترقوا علی ثنتین وسبعین ملۃ
وان ہذہ الملۃ ستفترق علی ثلاث وسبعین ثنتان وسبعون فی النار وواحدۃ فی الجنۃ وہی الجماعۃ
زاد ابن یحیی وتعمرو فی حدیثہما وانہ سیخرج من امتی اقوام تجاری بہم تلک الاہواء کما یتجاری
الکلب لصاحبہ وقال عمرو الکلب بصاحبہ لا یبقی منہ عرق ولا مفصل الا دخلہ ترجمہ معاویہ بن ابی سفیان
سے روایت ہی وہ کہڑے ہوئے انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگون مین کہڑے ہوئے اور فرمایا آگاہ ہوجاؤ
تم سے پہلے اہل کتاب (یہود و نصاری) بہتر فرقے ہوگئے اور اس ملت کے لوگ غریب ہین کہ تہتر فرقے ہوجاوین گے اون مین سے
بہتر جہنم مین جاوین گے اور ایک جنت مین جاوے گا اور وہ فرقہ جماعت کا ہی (جو قائم رہی اللہ کی کتاب پر اور اوسکے رسول کی سنت پر)

اور پیرو ہو صحابہ اور تابعین اور ائمہ راشدین علیہم الرضوان کا اور طریقہ توسط اور اعتدال کا ہو افراط اور تفریط سے درمیان
مین جبریہ اور قدریہ اور رافضی اور خوارج اور مشبہ اور معطلہ کے (ابن یحیی اور عمرو کی روایت مین اتنا زیادہ ہو کہ میری امت
مین ایسے لوگ پیدا ہون گے جن مین گمراہیان ایسی سما جائینگی جیسے کلب (ایک مرض ہے جو دیوانہ کتے کے کاٹنے سے
پیدا ہو جاتا ہو) انسان کی ہر رگ اور جوڑ مین سما جاتا ہے (ایسی ہی بدعتین ان کی ہر رگ و ریشہ مین سما جاوینگی) **باب**
بیان اجتنابہ اھل الاھواء و البدع کی صحبت سے پرہیز کرنا اور ان سے بیزار ہونے کا بیان **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا
قالت قرأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذہ الآیۃ ھو الذی انزل علیک الکتاب منہ آیات محکمات
الی اولوا الالباب قالت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا رایتم الذین یتبعون ما تشابہ منہ
فاولئک الذین سمی اللہ فاحذروھم **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے یہ آیت پڑہی۔ ہو الذی انزل علیک الکتاب تک۔ یعنی اللہ وہ ہو جس نے اوتاری تم پر کتاب اوس مین
بعضی آیتین صاف ہین کہلی ہوئی وہ تو جڑ ہین کتاب کے اور بعضے مشکل ہین پہلو دار جنکے دلون مین گمراہی ہو وہ پیچھے
جاتے ہین اون مشکل وہمو کے والے آیتون کے فساد کرنے کے لیے اور اوسکا مطلب حاصل کرنیکے لیے حالانکہ نہین جانتا کوئی
مطلب اونکا سوا اللہ کے) پہر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم اونہین دیکھو جو پیچھے پڑ جاتے ہین قرآن کے وہمو کے والے پس
کہ تو وہ لوگ وہی ہین جنکا خدا نے قرآن مین نام لیا ہے تو اون سے بچو (یعنی اونکی صحبت سے پرہیز کرو) **ف** قرآن کی آیتین دو طرح
کی ہین۔ محکم اور متشابہ۔ محکم وہ ہے جنکا مطلب صاف صاف کہلا ہی۔ اور متشابہ وہ ہی جسکا مطلب صاف نہین بلکہ اوس
وہمو کہا ہے۔ سو محکم آیتین قرآن کی جڑ ہین دین ہین ہر عمل کرنیکا حکم ہے اور متشابہ آیت کا کہوج کرنا اور اوس کی اصل نہ کو دریافت
کرنے کا حکم نہین قرآن مین حق تعالی نے فرمایا کہ جنکے دلون مین کجی اور گمراہی ہے وہی لوگ متشابہ آیت کا کہوج کرتے
ہین سو حضرت نے فرمایا کہ جو متشابہ آیت کا کہوج کرین تو وہ لوگ اونہین کجی اور گمراہی والون مین ہین جن کا خدا نے
قرآن مین نام لیا اور پتہ بتلایا سو اونکی صحبت سے کنارہ کرو تا اونکی بری صحبت کا اثر تم کو نہ ہو جاوے۔ مسلمان پر واجب ہے کہ سب آیتون قرآن پر ایمان لاوے
محکم پر عمل کرے اور متشابہ آیت کی اصل مطلب کو خدا پر حوالہ کرے جس بات کو مالک حکمت والا منہ کہے ہم کو کیا ضرور ہے جو اوس مین کہوج
کرین اور خدا کے غضب مین گرفتار ہون۔ اب تفصیل متشابہ اور محکم آیتون کی بڑی بڑی کتابون اور تفسیرون مین مذکور ہے
عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الاعمال الحب فی اللہ والبغض فی اللہ **ترجمہ** ابو ذر سے
روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بزرگ ترین اعمال خدا کے واسطے آپس مین دوستی کہنا اور خدا ہی کے لیے دشمنی کہنا
ہو خدا کے لیے دوستی اور دشمنی یہ ہے کہ اوس مین دنیا کا علاقہ نہ ہو خالص خدا کے واسطے ہو) **عن** عبد اللہ بن کعب بن مالک
وکان قائد کعب حین عمی قال سمعت کعب بن مالک وذکر ابن السرح قصۃ تخلفہ عن النبی صلی
اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ تبوک قال وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للمسلمین عن کلامنا ایتھا الثلاثۃ

حتی ذا طال علی تسورت جدار حائط ابی قتادة وھو ابن عمی فسلمت علیہ فواللہ ما رد علی السلام ثم ساق خبر تنزیل توبتہ ترجمہ عبید اللہ بن کعب بن مالک سے روایت ہے وہ کعب کو لیکر چلا کرتے تھے جب وہ اندھے ہو گئے تھے (انکے سب بیٹوں میں سے) اور بیان کیا قصہ انکے پیچھے رہ جانیکا غزوہ تبوک میں سے تو کعب نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کر دیا مسلمانوں کو ہم تین آدمیوں سے باتیں کرنیکو (اسوجہ سے کہ ہم سے گناہ سرزد ہوا تھا یعنے جہاد کے لیے نہ نکلنا اور پیچھے رہ جانا) یہانتک کہ جب بہت دن ہو گئے تو میں ابو قتادہ کے باغ کے دیوار پہاند کر اون کے پاس گیا اور وہ میرے چچا کے بیٹے تھے تو میں نے اونکو سلام کیا قسم خدا کے اونہوں نے میری سلام کا جواب نہ دیا پھر بیان کیا اون کے توبہ اترنے کا قصہ جو اوپر گزر چکا

باب ترک السلام علی اھل الاھواء اہل بدعت کو سلام کا جواب نہ دینا **عن** عمار بن یاسر قال قدمت علی اھلی وقد تشققت یداي فخلقونی بزعفران فغدوت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسلمت علیہ فلم یرد علی قال اذھب فاغسل ھذا عنک ترجمہ عمار بن یاسر سے روایت ہے میں اپنے گھر کے لوگوں کے پاس آیا اور میرے ہاتھ پھٹ گئے تھے تو اونہوں نے زعفران میرے ہاتھوں میں لتھیڑ دیے جب میں صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا تو میں نے سلام کیا آپ نے سلام کا جواب نہ دیا اور فرمایا جا اپنے ہاتھوں کو دھو کر آ اس سے **عن** عائشة رضی اللہ عنہا انہا اعتل بعیر لصفیة بنت حیي وعند زینب فضل ظھر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لزینب اعطیھا بعیرا فقالت انا اعطی تلک الیھودیة فغضب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فھجرھا ذا الحجة والمحرم وبعض صفر ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ام المومنین صفیہ بنت حیی کا اونٹ بیمار ہو گیا اور ام المومنین زینب کے پاس ایک اونٹ فاضل تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین زینب سے فرمایا تم وہ اونٹ صفیہ کو دیدو انہوں نے کہا میں اس یہودیہ کو دیدوں (یہ انہوں نے طعن سے کہا چونکہ پہلی حضرت صفیہ یہودیہ تھیں اور اونکو حقیر جانا) یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غصہ ہو گئے اور آپ نے زینب سے بات کرنا چھوڑ دی ذی الحجہ اور محرم اور کچھ صفر کے دنوں تک **باب** النھی عن الجدال فی القرآن قرآن میں جھگڑا کرنا منع ہے **عن** ابی ھریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المراء فی القرآن کفر ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن میں شک کرکے جھگڑنا کفر ہے **ف** خطابی نے کہا علماء نے اختلاف کیا ہے اس حدیث کی تاویل میں بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ جھگڑا کرے قرات میں مثلاً ایک قرات کو خدا کی طرف سے کہے اور دوسری کا انکار کرے حالانکہ ساتوں قراتیں خدا کی طرف سے ہیں بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ جھگڑا کرے متشابہ آیتوں میں اور انکے معانی ظاہرہ کا باوجہ شبہات عقلی اور فلسفی کے جنکے اہل کلام کا مستور ہے **باب** فی لزوم السنة اتباع حدیث ضرور ہے جیسی اتباع قرآن ضرور ہے **عن** المقدام بن معدیکرب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال الا انی اوتیت الکتاب ومثلہ معہ الا یوشک رجل شبعان علی اریکتہ یقول علیکم بھذا القرآن فما وجدتم فیہ من حلال فاحلوہ وما وجدتم فیہ من حرام فحرموہ الا ولا یحل

لکم لحم الحمار الاهلی ولا کل ذی ناب من السبع ولا لقطة معاهد الا ان یستغنی عنها صاحبها ومن
نزل بقوم فعلیهم ان یقروه فان لم یقروه فله ان یعقبهم بمثل قراه ترجمہ مقدام بن معدی کرب سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار ہو تحقیق دیا گیا ہوں میں کتاب یعنے قرآن اور اوسکے ساتھ اوسی کا مثل اور سنو قریب
ہے کہ خبردار ہو جاوے قریب سے جو ایک شخص پیٹ بھرا ہوا (یعنے آسودہ) اپنی چہرکرسی پر بیٹھا ہوا کہیگا تم اس قرآن ہی کو غنیمت جانکر اوسمیں جو
قرآن میں حلال پاؤ اسکو تو حلال جانو اور جو قرآن میں حرام پاؤ بس اوسکو حرام جانو سنو گھریلو گدھا تمہارے لیے حلال نہیں
اور نہ ہر دانت والا درندوں میں سے (یعنے جیسی چیتا کتا شیر وغیرہ) اور نہ ذمی پڑا ہوا مال مگر جب مالک اوسکا اوس سے بیپرواہ
ہو (یعنے ایسی کم قیمت چیز ہو یا مال ہو کہ مالک کو اوسکی کچھ پرواہ نہ ہو) اور جو شخص کسی قوم پاس مہمان ہو تو اوس قوم کو اوس مہمان
کی مہمانی لازم ہے اور جو وہ قوم اوسکی مہمانی نہ کرے تو اوس مہمان کو پہونچ سکتا ہے کہ اوس قوم سے اپنی مہمانی کے مقدار
لیوے) بجبر یا کسی اور طرح سے یہہ حکم منسوخ ہے ابتدائے اسلام میں تھا پھر اسپر عمل نہیں ہے) عن یزید بن عمیرة وکان
من اصحاب معاذ بن جبل الخبر قال کان یجلس مجلسا للذکر حین یجلس الا قال الله احکم قبل هلاک المرتابون
فقال معاذ بن جبل یوما انکم من وراءکم فتنا یکثر فیها المال ویفتح فیها القرآن حتی یاخذه المومن والمنافق
والرجل والمرأة والصغیر والکبیر والعبد والحر فیوشك قائل ان یقول ما للناس لا یتبعونی وقد قرأت
القرآن ما هم بمتبعی حتی ابتدع لهم غیره فایاکم وما ابتدع فان ما ابتدع ضلالة واحذرکم زیغة
الحکیم فان الشیطان قد یقول کلمة الضلالة علی لسان الحکیم وقد یقول المنافق کلمة الحق قال قلت لمعاذ
ما یدریني ان الحکیم قد یقول کلمة الضلالة وان المنافق قد یقول کلمة الحق قال بلی اجتنب من کلام الحکیم
المشتهرات التی یقال ما هذه ولا یثنینك ذلك عنه فانه لعله ان یراجع وتلق الحق اذا سمعته فان علی
الحق نورا قال ابو داود وقال معمر عن الزهری فی هذا ولا یثنینك ذلك عنه مکان یثنینك وقال
صالح بن کیسان عن الزهری فی هذا المشتبهات مکان المشتهرات وقال لا یثنینك کما قال عقیل وقال
ابن اسحاق عن الزهری قال بلی ما تشابه علیك من قول الحکیم حتی تقول ما اراد بهذه الکلمة ترجمہ
یزید بن عمیرہ سے روایت ہے جو معاذ بن جبل کے ساتھیوں میں سے تھا کہ معاذ بن جبل جب وعظ کہنے کو بیٹھتے تو یہہ کہتے اللہ بڑا عادل
حاکم ہے شک کرنیوالے تباہ ہو گئے ایک روز انہوں نے کہا تمہارے بعد بڑی بڑی فسادیں ہونگی اور مال بہت ہو جاویگا یہانتک کہ حاصل کریگے اوسکو
مومن اور منافق اور مرد اور عورت اور بڑے اور چھوٹے اور غلام اور آزاد پھر قریب ہے کہ ایک کہنے والا کہے لوگوں کو کیا ہوا ہے
جو میری پیروی نہیں کرتے حالانکہ میں قرآن پڑھ چکا ہوں اب وہ میری پیروی نہ کرینگے جبتک میں انکو دوسری ایک نئی
چیز نہ نکالوں سو قرآن کو پھر جو وہ نئی چیز نکالے تم اوس سے بچو کیونکہ جو نئی بات نکلیگی وہ گمراہی ہے اور میں تمکو ڈراتا ہوں عالم کی گمراہی

کیونکہ شیطان گمراہی کی بات عالم کی زبان سے کہتا ہے اور کبھی منافق سچی بات کہتا ہے یہ کہنا ہی یزید کو کہا معاذ کہا یہ مجھے کیونکر معلوم ہو کہ عالم گمراہی کی بات کہہ رہا ہے اور منافق سچی بات
ان ہو سکتا ہے تو عالم کی اون باتون سے بچ جو مشہور ہو جاوین غلطی اور جو شبہ کے ساتھ اور سب لوگ اسکا انکار کرین مگر ایسی باتون
سے تو عالم سے نہ پھر اسلیے کہ گمان ہو اوسکو پھر جانے کا زاور ہدایت پر آجانیکا بسبب روشنی علم کے اور پکڑ لے تو حق کو جب سنی اوسکو
کیونکہ حق مین ایک روشنی ہوتی ہے ف جو خود بخود ہر ایک شخص کو معلوم ہو جاتی ہے بشرطیکہ منصف اور حق کا طالب ہو اور باطل
کی تاریکی اور ظلمت کبھی نہین چھپتی - معاذ بن جبل رضہ نے سہل سے نشانی اہل کی بیان کردی وہ یہ ہے کہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ
مین اوسکا نشان نہ ہو ایک نئی بات ہو جسکو عقل سلیم قبول نکرے اور عالم کے فتنے سے ڈرایا اس واسطے کہ عالم کا فتنہ بہت سخت اور
مشکل ہوتا ہے وہ جھوٹی جھوٹی دلیلون سے عوام کو فریفتہ کرلیتا ہے اور لوگ اوسکے فریب مین آجاتے ہین ہمارے زمانے مین دیکھیے
جتنی خرابیان اور تباہیان دین اسلام پر آئی ہین اکثر مولویون کے اختلافات اور تعصبات سے واقع ہوئی ہین ہوسی اختلاف اور
تعصب کو دور کرکے کہو دیا اور جو اتفاق اور اتحاد اللہ اور اوس کے رسول نے قائم کیا تھا اوسکو توڑ ڈالا نئی نئی باتون کا رواج دیا جو اللہ
نبوی مین نہ تھین اور پھر یہ بھی خیال نہ کیا کہ ان نئی باتون سے دین کی ترقی ہوا الٹا سب حق کو کوئی چارہ نہین ہے بجز اس کے کہ کتاب
اللہ کو دیکھے اور ہر اختلاف مین اوسکی طرف رجوع کرے اگر کتاب اللہ مین مسئلہ نہ ملے تو یہی سمجھے کہ متکبر کتابون مین حدیث کی دیکھو اور ان پر عمل کرے

یہ حدیثین سنہ ۱۳۱۰ھ مطبوعہ مصر سے لی ہین

عن سفیان قال کتب رجل الی عمر بن عبد العزیز یسالہ عن القدر فکتب اما بعد اوصیک بتقوی اللہ
والاقتصاد فی امرہ واتباع سنۃ نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم وترک ما احدث المحدثون بعد ما جرت بہ سنتہ
وکفوا مؤنتہ علیک بلزوم السنۃ فانہا لک باذن اللہ عصمۃ ثم اعلم انہ لم یبتدع الناس بدعۃ الا قد
مضی قبلہا ما ہو دلیل علیہا او عبرۃ فیہا فان السنۃ انما سنہا من قد علم ما فی خلافہا والحمق
بن کثیر من قد علم من الخطا والزلل والحمق والتعمق فارض لنفسک ما رضی بہ القوم لانفسہم فانہم
علی علم وقفوا وببصر نافذ کفوا ولہم علی کشف الامور کانوا اقوی وبفضل ما کانوا فیہ اولی فان
کان الہدی ما انتم علیہ لقد سبقتموہم الیہ ولئن قلتم انما حدث بعدہم ما احدثہ الا من اتبع غیر
سبیلہم ورغب بنفسہ عنہم فانہم ہم السابقون فقد تکلموا فیہ بما یکفی ووصفوا منہ ما یشفی فما دونہم
من مقصر وما فوقہم من متعسف وقد قصر قوم دونہم فجفوا وطمح عنہم اقوام فغلوا وانہم بین ذلک لعلی
ہدی مستقیم کتبت تسال عن الاقرار بالقدر فعلی الخبیر باذن اللہ وقعت ما اعلم ما احدث الناس من محدثۃ
ولا ابتدعوا من بدعۃ ہی ابین اثرا ولا اثبت امرا من الاقرار بالقدر لقد کان ذکرہ فی الجاہلیۃ یتکلمون بہ فی
کلامہم وفی شعرہم یعزون بہ انفسہم علی ما فاتہم ثم لم یزدہ الاسلام بعد الا شدۃ ولقد
ذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غیر حدیث واحد یثین وقد سمعتہ منہ المسلمون فتکلموا بہ فی

کتاب مین نہ لکھی ہو یا اوس نے قرآن مین تقدیر پر دلیل نہ پائی ہو باوجود ان سب باتون کے تقدیر کا منکر اسقدر جلد الہ
کی پکی کتاب مین موجود ہے اوسی مین سے اگر لوگون نے تقدیر کا مسئلہ سیکھا اور اوسی مین سے حاصل کیا اگر تم کہو کہ
پھر اللہ نے یہ آیتین اوتاری اور ایسا کیون کہا (یعنے وہ آیتین جو ظاہر تقدیر کے خلاف ہین) تو اوسکا جواب یہ ہو کہ اگر لوگون کو
ان آیتون کو بھی چھوڑا تھا اور اس کی تاویل خوب جانتے تھے جس کو تم نہین جانتے ہو باوجود اس کے وہ لوگ اللہ کی کتاب
(لوح محفوظ) اور تقدیر کے قائل تھے جو تقدیر مین ہے وہ ہوگا اور جو اللہ چاہے وہ ہوگا اور جو نہ چاہے گا وہ نہ ہوگا ہم اپنے نفع
کو نفع یا نقصان پہونچانے کا پورا اختیار نہین رکھتے دینے مالک نفع و نقصان ہم نہین ہین) پھر اس اعتقاد پر بھی اگلے لوگ
اچھے کام کرتے رہے اور برے کاموں سے ڈرتے رہے **محسن** نا قال کان لابن عمر صدیق من اھل الشام یراسلہ و یکاتبہ
فکتب الیہ ابن عمر انہ بلغنی انک تکلمت فی شیء من القدر فایاک ان تکتب الی فانی سمعت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انہ سیکون فی امتی اقوام یکذبون بالقدر **محسن** حمید نافع سے روایت ہے
ابن عمر رضہ کا ایک دوست تھا شام مین جو اون سے خط کتابت رکھتا تھا ایک بار ابن عمر نے اوس کو لکھا مجھے یہ خبر پہونچی
ہے کہ تو نے تقدیر کے مسئلے مین گفتگو نکالی ہے تو اب مجھ سے خط کتابت نہ کیجیو کیونکہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا ہے آپ فرماتے تھے میری امت مین ایسے لوگ پیدا ہون گے جو تقدیر کو جھٹلا دینگے **قف** یعنے یہ کہینگے کہ تقدیر کوئی
چیز نہین سب کام تدبیر ہی سے درست ہوتے ہین اس زمانے مین ایسے لوگ بہت نکلے ہین یہ حدیث گو نہایت صحیح نکلی شرع
کا حکم یہ ہے کہ تدبیر کرو غافل اور کاہل بن کے مت بیٹھو لیکن تقدیر پر اعتقاد رکھو **محسن** خالد الحذاء قال قلت للحسن
یا ابا سعید الحیوان من ادم ام للسماء خلق ام للارض قال لا بل للارض قلت رایت لواعتصم فلیاکل
من التمرة قال لم یکن لہ منہ بد قلت اخبرنی عن قولہ تعالی ما انتم علیہ بفاتنین الا من ھو صال
الجحیم قال ان الشیاطین لا یفتنون بضلالتہم الا من اوجب اللہ علیہ الجحیم **تحسین** حمید خالد حذاء سے روایت ہے
مین نے حسن بصری سے پوچھا **قف** چونکہ تقدیر کا مسئلہ مین نے پہلے بصرہ مین شروع ہوئی اخیر زمانہ صحابہ مین اور حسن بصری مین
کو پتہ ہے ہوسکتا ہے لوگون **قف** شبہہ ہوا کہ شاید یہی تقدیر کے قائل نہ ہون تو اون سے سوال کیا یا یہ وجہ تھی کہ لوگون نے اون پر
تہمتین کی تہین کہ یہ تقدیر کے منکر ہین یا اون کے بعض شاگرد جیسے معبد جہنی وغیرہ تقدیر کے منکر ہو گئے تھے تو لوگون
نے حسن بصری کی طرف بھی اہل سنت کو پھیرا تھے یہی گمان ہوا یہان پر بہت سی آیتین ابو داؤد نے ایسی ہی لکھی ہین جن سے
حسن بصری کا تقدیر پر اعتقاد رکھنا ثابت ہوتا ہے **قف** اے ابا سعید مجھ کو بتا دا دم آسمان کے لیے بنا گئی ہے یا زمین کے لیے
انہون نے کہا زمین کے لیے مین نے کہا اگر وہ گناہ سے بچ رہے اور درخت مین سے نہ کھاتے انہون نے کہا وہ ضرور کھاتے (کیونکہ
تقدیر مین یہی لکھا تھا) مین نے کہا اللہ نے یہ جو فرمایا شیاطین سے تم کسی کو گمراہ نہین کر سکتے مگر اوسکو جو جہنم مین جانیوالا ہے انہون نے کہا بیشک شیاطین
انہین گمراہی مین کسی کو پھانس نہین سکتے مگر وہی شخص کہ جسکو اللہ نے جہنم بنایا ہے اوسی آیت مین ہے کہ حسن نے کہا اس آیت مین ولذلک

ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نئے بات نکالی ہمارے اس کام میں جو نہیں ہے ہمارے دین میں وہ رد ہے اور شرح السنہ میں جو اس میں نہیں ہے دین وہ نئی بات یا اس کا نکالنے والا مردود ہے یعنی جو دین میں وہ نئی بات نکالی جس کی شرع میں سند نہ ہو نہ کہلے نہ پچھلے بدعت گمراہی ہے اور اسکا نام بدعت ہے دین میں چار چیزیں ہیں اصل میں ایک تو قرآن دوسرے حدیث تیسرے اجماع چوتھے قیاس شرعی جسکی بحث اصول فقہ میں ہے سو جو بات ان چاروں اصول میں نہیں وہی بدعت ہے جتنی بدعتیں لوگوں نے خلاف شرع نکالی ہیں سب اسی حدیث سے رد ہو گئیں تفصیل کی کچھ حاجت نہیں مثلاً قبر پر گچ کرنا گنبد بنانا قبروں پر بوسہ دینا تعزیہ بنانا قبر کو سجدہ کرنا میلا کرنا اور یہ ساری سنت ہندوؤں کی ہے جو شرک کی نشان کہلاتی ہے کرنا اس سے دین کے خلاف ہیں قرآن اور حدیث اور اجماع اور قیاس شرعی میں انکی اصل نہیں بلکہ تمام صریح احادیث میں منع ہیں اسیطرح اور بدعتوں کو بھی خیال کر لے اگر کوئی کہے کہ قیاس کرنا جائز ہے تو ہمارے قیاس میں یہ بدعتیں درست معلوم ہوتی ہیں تو اوسکا جواب یہ ہے کہ یہ بھی بیخبری کی جلوہ خوردن یا روئی یا مد۔ قیاس کے بہت شرطیں ہیں سوائے مجتہد کے کسی کا قیاس حجت نہیں اور وہ بھی اس مقام میں جہاں کوئی نص آیت حدیث نہ ہو غرض کہ اس حدیث میں عجب قاعدہ کلیہ حضرت نے فرمایا جو سب بدعتوں کی بیخ کنی ہو گئی اگر دانا آدمی ہو کر خوب سمجھ لیوے تو بدعتوں کی بڑی خود بخود بہت سی زیادہ دلیلوں کی کچھ حاجت نہیں اسی لئے کہ علماء نے کہا ہے کہ اس حدیث پر اسلام ہے ہزاروں بدعتیں صرف اس حدیث سے رد ہوتی ہیں تضلم سنی ہو کر نو بدعتی مت بن + کیونکہ بدعت ہوئی کی نہ بن ہو گئی محمدی بیچارہ بادشاہوں تجھ سے ہو سکے سو کر (ترجمہ مشارق) عن عبد الرحمن بن عمرو السلمی وحجر بن حجر قالا اتینا العرباض بن سارية وهو ممن نزل فيه ولا على الذين اذا ما اتوك لتحملهم قلت لا اجد ما احملكم عليه فسلمنا و قلنا اتيناك زائرين وعائدين ومقتبسين فقال العرباض صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم ثم اقبل علينا فوعظنا موعظة بليغة ذرفت منها العيون ووجلت منها القلوب فقال قائل يا رسول الله كان هذا موعظة مودع فماذا تعهد الينا فقال اوصيكم بتقوى الله والسمع والطاعة وان عبدا حبشيا فانه من يعش منكم يرى بعدي اختلافا كثيرا فعليكم بسنتي وسنة الخلفاء المهديين الراشدين تمسكوا بها وعضوا عليها بالنواجذ واياكم ومحدثات الامور فان كل محدثة بدعة وكل بدعة ضلالة ترجمہ عبد الرحمن بن عمرو سلمی اور حجر بن حجر سے روایت ہے ہم عرباض بن ساریہ پاس گئے اور وہ ان لوگوں میں سے ہے جنکی شان میں یہ آیت اور نہ ہی ولا على الذين اذا ما اتوك لتحملهم قلت لا اجد ما احملكم عليه یعنے ان پر کچھ حرج نہیں جو آتے ہیں تیرے پاس اسلیے کہ تو ان کو سوار کر لی پھر تو کہتا ہے میری پاس سواری نہیں مفوضہ اپنی طرف سے جہاد کو جانے میں کوتاہی نہیں کرتے مگر سواری نہ ہونے سے محبور ہیں) ہم نے ان سے کہا ہم تمہاری زیارت اور عیادت کو اور تم سے مستفید ہونے کو آئے ہیں یعنے علم دین حاصل کرنیکو انہوں نے کہا (یعنے عرباض نے) ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو نماز پڑھوائی پھر آپ نے ذات مبارک سے ہماری طرف متوجہ ہوئے اور نصیحت فرمائی ہمارے لیے نہایت خوب نصیحت جس سے انکھوں نے آنسو بہائے اور دل ڈر گئے پھر ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ نصیحت تو گویا رخصت کرنیوالے کی سی ہے تو ہمارے لیے کچھ وصیت فرمایئے تب آپ نے فرمایا میں تم کو وصیت کرتا ہوں اللہ سے ڈرنے کی اور حکم قبول کرنیکی اور

تابعداری کرنے کی ف یعنے مسلمانون کے سردار کی تابعداری کرنا اور اوسکا حکم بدل و جان قبول کرنا سرور عالم صلعم
کیون نہ ہووے ف یہ آپ نے مبالغہ فرمایا کہ کیسا ہی سردار ہو اسلیے کہ امیر ہونیمین ایک یہہ بھی خطرہ ہو کہ آزاد ہو غرض کہ امیر کو حکم
ہونیمین فتنہ و فساد سہی ہوتا ہے بعد اسکے امیرون کی تابعداری کرنیکی وجہ بیان فرمائی ف مطلب یہ ہے کہ تم مین کچھ امیر بعد
شخص زندہ رہیگا قریب ہے کہ وہ بہت ہی اختلاف دیکھیگا تو لازم پکڑ اوسمیر طریقہ اور طریقہ خلیفہ کا جو راہ نیک پر ہین اور سیدھی راہ چلی
ہوئی ہین چنگل مار و سیر ہی طریقی اور خلیفہ کی طریقی پہ اور اوسی کو دانتون سے مضبوط پکڑ کو اور نئی باتون سے تم بچو اس لیے کہ جو نئی بات ہو
وہ بدعت ہو اور ہر بدعت گمراہی ہو ف صراح مین بدعت کے معنے لکھے ہین کہ دین مین نئی رسم نکالنا دین کے پورا ہو جانے کے بعد اور
ظاہر ہی کہ دین کی تکمیل ہو گئی تھی عہد نبوی مین اور عہد صحابہ اور تابعین تک پھر جو کوئی نئی بات اسکے بعد نکلی جسکی اصل کتاب
وسنت سے نہ ہو وہ بدعت مذمومہ ہے عن عبد اللہ بن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا ھلاک المتنطعون
ثلاث مرات ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار رہو ہلاک ہوئے ہیں بہت سے
کرنیوالے اور جھگڑنیوالے (اللہ کا حکم نہ ماننے والے) باب لزوم السنۃ اتباع سنت کا بیان یعنے سنت کی پیروی اور بدعت سے
کی فضیلت عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من دعا الی ھدی کان لہ من الاجر مثل اجور
من تبعہ لا ینقص ذلک من اجورھم شیئا ومن دعا الی ضلالۃ کان علیہ من الاثم مثل اثام من تبعہ لا ینقص
ذلک من اثامھم شیئا ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو خلق کو نیک کام کی طرف
بلاویگا تو اوسکو بھی ثواب ملیگا اون کے ثواب کے برابر جو نیک کام مین اوسکا تابع ہونگے اور بتانے والیکا ثواب کرنے والون کے
ثواب کو نہ گھٹا دیگا یعنے دونون کو پورا ثواب ملیگا یہہ نہ ہوگا کہ کچھ بتانے والیکو ملے اور کچھ کرنے والونکو اور جو کوئی
کیطرف لوگونکو بلاوے تو اوسپر بھی اوتنا ہی گناہ ہوگا جتنا اوس کے کہنا ماننے والون پر ہوگا گروہ کر نیوالیکا گناہ کم نیوالون کے
گناہ کو نہین گھٹا دیگا یعنے دونون کو برابر پورا پورا گناہ ہوگا عن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اعظم
المسلمین فی المسلمین جرما من سال عن امر لم یحرم فحرم علی الناس من اجل مسالتہ ترجمہ سعد سے روایت ہو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مقرر سب مسلمانون مین بہت بڑا گنہگار مسلمان وہ ہو کہ جسنے وہ بات پوچھی جو حرام نہ تھی
پھر اوسکی پوچھنے کے سبب سے لوگون پر حرام ہو گئی ف مسئلہ پوچھنا دو قسم ہو ایک تو وہ ہو کہ اوسکی حاجت پڑی ہو اور وہ بات معلوم نہ ہو
تو دریافت کیواسطے پوچھے یہہ تو درست ہو بلکہ اسکا حکم ہو کہ دریافت کرے دوسرے یہہ کہ ناحق کی حاجت پوچھنا اور تکلف کرنا یہہ
سو اسی کو حضرت نے منع فرمایا کہ ناحق بے حاجت باتین نہ پوچھا کرو شاید حلال چیز تمہاری بیفائدہ سوال سے حرام ہو جاوے اور تم
گنہگار ہو باب فی التفضیل صحابہ مین سب سے افضل کون ہو پھر اسکے بعد کون ہے عن ابن عمر قال کنا نقول
فی زمن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا نعدل بابی بکر احدا ثم عمر ثم عثمان ثم نترک اصحاب النبی صلی اللہ علیہ
وسلم لا نفاضل بینھم ترجمہ ابن عمر سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانی مین ہم کہا کرتے کہ حضرت ابوبکر کے برابر

برابر ہم کسی کو نہیں کرتے انکے بعد ہر حضرت عمر کے برابر ہر حضرت عثمان کے ساتھ کسیکو برابر نہ کرتے پھر اصحاب کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے برابر چھوڑتے ہیں اور ان میں سے پھر کسیکو کسی پر فضیلت نہ دیتے رشایہ ذکر ہوا ان صحابہ کا جو اہل بیت میں نہیں ہیں ورنہ امیر
المؤمنین علی خود حضرت عثمان کو بہت سے افضل ہیں عن ابن عمر قال کنا نقول و رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم حی افضل امۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعدہ ابو بکر ثم عمر ثم عثمان رضی اللہ عنہم ترجمہ ابن
عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہم کہا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بہترین
امت ابو بکر ہیں پھر عمر پھر عثمان رضوان اللہ علیہم اجمعین عن محمد بن الحنفیۃ قال قلت لابی ای الناس خیر بعد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابو بکر قال قلت ثم من قال ثم عمر قال ثم خشیت ان اقول ثم من
فیقول عثمان فقلت ثم انت یا ابۃ قال ما انا الا رجل من المسلمین ترجمہ محمد بن حنفیہ سے روایت ہے میں نے
اپنے باپ سے (حضرت علی سے) پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب لوگوں میں افضل کون ہے تو انہوں نے جواب دیا
کہ حضرت ابو بکر پھر میں نے پوچھا پھر کون تو کہا کہ پھر عمر پھر میں ڈر گیا کہ میں پوچھوں پھر کون وہ حضرت عثمان کا
نام لیں میں نے کہا پھر تم ہی ہیں ہو باپ انہوں نے کہا میں کیا ہوں ایک شخص ہوں مسلمانوں میں سے رہا میں نے تو صفائی اور
انکسار فرمایا جیسے بزرگوں کی عادت ہے عن سفیان یقول من زعم ان علیا علیہ السلام کان احق بالولایۃ
منہما فقد خطأ ابا بکر و عمر و المہاجرین و الانصار و ما اراہ یرتفع لہ مع ہذا عمل الی السماء ترجمہ سفیان
سے روایت ہے جو شخص یہ سمجھے کہ حضرت علی زیادہ مستحق تھے خلافت کے ابو بکر اور عمر سے تو اس نے خطا نکالی ابو بکر اور عمر اور تمام مہاجرین
اور انصار کی (اس لیے کہ خلافت ابو بکر کی مہاجرین اور انصار کے اتفاق سے ہوئی تھی) اور وہ خوب جانتے تھے استحقاق کو
اور جو ایسا اعتقاد رکھے تو میں نہیں سمجھتا کہ اوسکا کوئی عمل آسمان کو جاوے (قبول ہو) عن سفیان یقول الخلفاء
خمسۃ ابو بکر و عمر و عثمان و علی و عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہم ترجمہ سفیان سے روایت ہے کہ خلیفہ پانچ ہیں
ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی اور عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہم (کیونکہ یہ لوگ عادل اور متبع شرع تھے) باب فی الخلفاء
خلافت کا بیان عن ابی ہریرۃ یحدث ان رجلا اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی اری اللیلۃ ظلۃ
تنطف منہا السمن و العسل فاری الناس یتکففون بایدیہم فالمستکثر و المستقل و اری سببا واصلا من السماء الی الارض
فاراک یا رسول اللہ اخذت بہ فعلوت ثم اخذ بہ رجل اخر فعلا بہ ثم اخذ بہ رجل اخر فعلا بہ ثم
اخذ بہ رجل اخر فانقطع ثم وصل فعلا بہ قال ابو بکر بابی و امی لتدعنی فلاعبرہا فقال اعبرہا قال
اما الظلۃ فظلۃ الاسلام و اما ما ینطف من السمن و العسل فہو القرآن لینہ و حلاوتہ و اما المستکثر
و المستقل فہو المستکثر و المستقل من القرآن و اما السبب الواصل من السماء الی الارض فہو الحق الذی انت
علیہ تاخذ بہ فیعلیک اللہ ثم یاخذ بہ بعدک رجل فیعلو بہ ثم یاخذ بہ رجل اخر فیعلو بہ ثم

یاخذ به رجل اخر فینقطع ثم یوصل له فیعلوبه ای رسول اللہ لتحدثنی اصبت ام اخطات فقال اصبت
بعضا واخطات بعضا فقال اقسمت یارسول اللہ لتحدثنی ما اللہ لاخطات فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
لا تقسم ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا رات کو میں نے (خواب میں) ایک بادل دیکھا
دیکھا جس میں سے گھی اور شہد ٹپک رہا تھا تو میں دیکھتا تھا لوگوں کو انہیں ہاتھ پھیلائے ہوئے جو وہ گھی اور شہد لے رہے ہیں تو کسی نے بہت سا لیا
کسی نے تھوڑا لیا اور میں نے دیکھا کہ ایک رسی آسمان سے زمین تک لٹکی ہوئی ہے پہلے آپ کو دیکھا یا رسول اللہ کہ آپ نے اس
رسی کو پکڑا اور اوپر چلے گئے پھر اور ایک شخص نے اس رسی کو پکڑا وہ بھی اوپر چلا گیا پھر ایک اور شخص نے پکڑا وہ بھی اوپر چلا
گیا پھر ایک اور شخص نے اس رسی کو پکڑا تو وہ رسی ٹوٹ گئی لیکن پھر ملگئی اور وہ اوپر چلا گیا ابوبکر نے یہ خواب سنکر کہا یا رسول
اللہ میری ماں باپ آپ پر صدقے ہوں مجھے اس خواب کی تعبیر کہہ دیجیے آپ نے فرمایا اچھا تعبیر کہو ابوبکر نے کہا دو ابر کا ٹکڑا
تو دین اسلام ہے اور وہ گھی اور شہد اس میں سے جو ٹپکتا ہے تو اس سے مراد قرآن ہے جس میں نرمی اور شیرینی ہے اور یہ جو لوگ لے
رہے ہیں اور کسی نے بہت لیا بعضوں نے تھوڑا لیا تو یہی ہے کسینے بہت قرآن حاصل کیا اور کسی نے کم حاصل کیا اور لیکن وہ رسی جو آسمان سے زمین
تک لٹکی ہوئی ہے تو وہ حق ہے جسکو آپ لیے ہوئے ہیں پھر اللہ آپکو اٹھا لیگا آپکے بعد اس حق (خلافت) کو ایک اور شخص لیگا وہ بھی
اٹھ جاویگا پھر ایک اور شخص لیگا وہ بھی اٹھ جاویگا پھر ایک اور شخص لیگا وہ کٹ جانیکے قریب ہوگا (یعنی خلافت چھوڑنے پر آمادہ ہوگا
جیسے حضرت عثمان کا یہ حال ہوا) لیکن پھر بچا دے گا اور اوپر اٹھ جاویگا یا رسول اللہ آپ فرمایئے میں نے ٹھیک تعبیر کہی یا غلط
کی آپ نے فرمایا تم نے کچھ ٹھیک کہا کچھ غلط کہا ابوبکر نے کہا یا رسول اللہ فرمایئے میں قسم کہاتا ہوں میں نے کونسی غلطی کی آپ نے
فرمایا نہیں قسم مت کہا ف کیونکہ میں نہیں بتاؤنگا پھر تمہاری قسم پوری نہ ہوگی (آپ نے تفصیل غلطی اور ثواب کی
بیان نہ کی اس لیے کہ اللہ کا حکم بتانے کے لیے نہ ہوگا تاکہ فتنے اور فساد کی خبریں پہلے سے مشہور نہ ہو جاویں اور اسلام کی ترقی میں
خلل پڑے دوسری یہ کہ اگر آپ بتاتے تو اون آدمیوں کا نام بھی بیان کرتے جو بعد آپ کے اس رسی کو سنبھالیں گے اس صورت میں
خلافت پر تخصیص ہو جاتی اور یہ اللہ اور رسول کو منظور نہ تھا منظور یہی تھا کہ خلافت مبہم رہے مسلمان جسکو پسند کریں وہ مقرر ہو ع عن
ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھذہ القصۃ قال فانی تخبر ترجمہ ابن عباس سے دوسری روایت میں یہ
قصہ مذکور ہے اس میں یہ ہے کہ جب ابوبکر نے چاہا کہ آپ اونکی غلطی بیان کریں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے انکار کیا ع عن
ابی بکرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ذات یوم من رای منکم رؤیا فقال رجل انا رایت کان میزانا نزل من السماء
فوزنت انت وابوبکر فرجحت انت بابی بکر ووزن عمر وابوبکر فرجح ابوبکر ووزن عمر وعثمان فرجح عمر ثم
رفع المیزان فرایتا الکراھیۃ فی وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز فرمایا جس شخص نے تم میں سے کوئی خواب دیکھا ہو تو بیان کرے ایک شخص بولا میں نے دیکھا کہ ایک ترازو
آسمان سے اتری پھر آپ تولیگئے اور ابوبکر تو آپ بھاری ہوئے پھر ابوبکر اور عمر تولے گئے تو ابوبکر بھاری ہوئے پھر عمر اور عثمان تولے گئے تو

عمر ساری ہوئی بعد اوسکے ترازو اٹھ گیا راوی نے کہا ہم نے آپکے چہرے مین ناراضی پائی ف کیونکہ خلافت کا زمانہ پوشیدہ تھا اور ایک طرح سے کہدیا گیا اور اوسکی دلیل یہ ہے کہ اسی طرح سے خلافت واقع ہوئی دوسری یہ کہ خواب دیکھنوالے نے پورا خواب نہین دیکھا کہ عثمان کے بعد کون خلیفہ ہوگا اور حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کا بیان نکیا عن ابی بکرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ذات یوم ایکم رأی رویا فذکر معناہ ولم یذکر الکراھیۃ قال فاستاذ لھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی فسارہ ذلک فقال خلافۃ نبوۃ ثم یؤتی اللہ الملک من یشاء ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز فرمایا تم مین سے جسنے کوئی خواب دیکھا ہو وہ بیان کرے پھر بھی حدیث بیان کی لیکن ناراضی کا بیان نہین کیا یہ کہا کہ آپ کو یہ خواب برا معلوم ہوا آپ نے فرمایا تو نے جو یہ دیکھا وہ خلافت نبوت کی ہے پھر جو وہ چاہیگا اللہ بادشاہت دیگا یعنی یہ مت سمجھو کہ ان تین شخصون کے بعد پھر دین اسلام اوٹھ جاویگا بلکہ دین قیامت تک باقی رہیگا البتہ خلافت ارشاد جاتی رہیگی عن جابر بن عبد اللہ انہ کان یحدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اری اللیلۃ رجل صالح ان ابابکر نیط برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونیط عمر بابی بکر ونیط عثمان بعمر قال جابر فلما قام من عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلنا اما الرجل الصالح فرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واما نیوط بعضھم ببعض فنعلم ولاۃ ھذا الامر الذی بعث اللہ بہ نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج کی رات خواب مین ایک مرد صالح دکھلایا گیا یعنی ایک صالح مرد نے دیکھا خواب مین یعنی خود مین نے خواب مین دیکھا گویا کہ ابوبکر لٹکائے گئے ہین اور پیوست کیے گئے ہین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور عمر ابوبکر کے ساتھ پیوست کیے گئے اور لٹکائے گئے ہین اور عثمان عمر کے ساتھ لٹکائے گئے ہین جابر نے کہا پھر جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اوٹھے تو ہم نے کہا یعنی اجتہاد سے اور ظن غالب سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مرد صالح فرمایا سو اوس سے مراد خود آنحضرت ہی ہین اور تعلق اور اتصال جو بعض کا بعض کے ساتھ ہے اوسکو یہ معنے ہین کہا تو اس کام کو کہ اللہ تعالی نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا یعنی احکام دین اور شریعت کے جاری کرنے مین یہ آپکے خلیفہ ہین بہ ترتیب مذکور پہلے ابوبکر خلیفہ ہونگے پھر عمر پھر عثمان راضی ہو اللہ ان سب سے ایسا ہی ہوا عن سمرۃ بن جندب ان جلا قال یا رسول اللہ رایت کان دلوا دلی من السماء فجاء ابوبکر فاخذ بعراقیھا فشرب شربا ضعیفا ثم جاء عمر فاخذ بعراقیھا فشرب حتی تضلع ثم جاء عثمان فاخذ بعراقیھا فشرب حتی تضلع ثم جاء علی فاخذ بعراقیھا فانتشطت وانتضح علیہ منھا شئ ترجمہ سمرہ بن جندب سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ مین نے دیکھا ایک ڈول لٹکایا گیا آسمان سے تو پہلے ابوبکر آئے اور اوسکی کڑیون کو دونون کر نے پکڑ کے اونہون نے کچھ پیا یعنی خوب اچھی طرح نہ پیا پھر عمر آئے انہون نے اوسکو پکڑ کے خوب سیر ہو کر پیا پھر عثمان آئے انہون نے اوسکو پکڑ کے خوب سیر ہو کر پیا پھر علی آئے انہون نے اوسکو پکڑا تو وہ ڈول بل گیا اور اوس مین سے کچھ پانی حضرت علی پر گیا (اسمین اشارہ ہے اون فتنون کیطرف جو حضرت علی کی خلافت مین واقع ہوئی اور خلافت

یہہ حدیثین نسخہ مطبوعہ مصر مین نہین ہین

اور اور بہی بہت نسخون مین نہین ہین لیکن الطراف مین یہہ حدیثین مذکور ہین اور اونکی نسبت ابوداؤد کیطرف کی ہے

عن مکحول قال لتخرجن الروم الشام اربعین صباحا لا یمتنع منہا الا دمشق وعمان ترجمہ مکحول نے کہا روم کے لوگ شام مین چالیس دن تک گہسے آئینگے کوئی شہر اون کے ہاتہہ سے نہ بچیگا سوا دمشق اور عمان کے (اگرچہ یہ حدیث قول ہے مکحول کا مگر حکم مین مرفوع کے ہے اس لیے کہ یہہ باتین سوا پیغمبر کے اور کسی آدمی کو معلوم نہین ہوسکتین) عن عبد الرحمن بن سلمان یقول سیاتی ملک من ملوک العجم یظہر علی المدائن کلہا الا دمشق ترجمہ عبد الرحمن بن سلمان نے کہا ایک بادشاہ عجم کے بادشاہون مین سے آویگا وہ سب شہرون کو لے لیگا سوا دمشق کے عن مکحول ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال موضع فسطاط المسلمین فی الملاحم ارض یقال لہا الغوطۃ ترجمہ مکحول سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانونکا خیمہ لڑائیون کے وقت ایک مقام مین ہوگا جسکو غوطہ کہتے ہین (وہ ایک مقام ہے دمشق کے پاس ملک شام مین) عن عوف بن ابی جمیلۃ قال سمعت الحجاج یخطب وہو یقول ان مثل عثمان عند اللہ کمثل عیسی بن مریم ثم قرأ ہذہ الآیۃ یقرأہا ویفسرہا اذ قال اللہ یا عیسی انی متوفیک ورافعک الی ومطہرک من الذین کفروا یشیر الینا بیدہ والی اہل الشام ترجمہ عوف بن ابی جمیلہ سے روایت ہے مین نے سنا حجاج بن یوسف (بادشاہ ظالم) خطبہ پڑہتا تہا اور کہتا تہا عثمان رض کی مثال اللہ کے نزدیک ایسی ہے جیسے حضرت عیسی علی نبینا وعلیہ السلام کی پہر پڑہا اوس نے اس آیت کو - اذ قال اللہ یا عیسی انی متوفیک ورافعک الی ومطہرک من الذین کفروا وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیمۃ ف یعنے کہا اللہ جل جلالہ نے اے عیسی مین تم کو دنیا سے اوٹہانیوالا ہون اور اپنی طرف بلانیوالا ہون اور پاک کرنیوالا ہون تجھکو کافرون سے اور تیری تابعدارون کو قیامت کے دن تک کافرون پر قیامت تک تو ایسا ہی حضرت عثمان کا بہی حال ہوا کہ اون کے مخالفین جنہون نے اون کو قتل کیا دنیا مین ذلیل و خوار ہوئے اور اون کے چاہنے والے معزز اور ممتاز ہوئے ف اشارہ کرتا تہا حجاج ہماری طرف اور شام والون کی طرف (جنہون نے بدلہ لیا حضرت عثمان کے قاتلون سے اور تباہ کیا اون کو مگر جو اہل شام اور عراق اہل بیت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی دشمن ہے اور اون کو ایذا دیتے تہے اون کی مثال حضرت عیسی کے تابعدارون کی نہین ہوسکتی کیونکہ وہ سب انجام مین ذلیل ہوگئے اور انکی سلطنت برباد ہوگئی اور چونکہ حجاج خود بہی ظالم تہا اور ظالمون کا شریک تہا اس واسطے اوس نے اپنے تئین اور بنی امیہ کو جاکر اون کو اور شام کے لوگون کو عموماً حضرت عیسی کے تابعدارون سے تشبیہ دی عن الربیع بن خالد الضبی قال سمعت الحجاج یخطب فقال فی خطبتہ رسول احدکم فی حاجتہ اکرم علیہ ام خلیفتہ فی اہلہ فقلت فی نفسی للہ علی ان لا اصلی خلفک صلوۃ ابدا وان وجدت قوما یجاہدونک لاجاہدنک معہم فزاد اسحق فی حدیثہ قال فقاتل فی الجماجم حتی قتل ترجمہ ربیع بن خالد ضبی سے روایت ہے مین نے حجاج کو سنا خطبہ پڑہتا ہوا وہ کہتا تہا

تم مین سے کسیکا پیام پہونچانیوالا دیجو مین زیادہ ہی یا جو اسکا نام مقام اور خلیفہ ہو اسکو گہرا مین ف معاذ اللہ کبرت کلمۃ خرجت من فیہ
کتنا بڑا کلمہ حجاج ظالم نے کہا اس سے یہہ مقصود تہا کہ لوگ عبد الملک بن مروان کو جو اوس زمانے کا حاکم اور حجاج اوسکا ایک عامل تہا پیغمبر خدا
سے زیادہ سمجہین اسلیے کہ پیغمبر تو صرف اللہ کا پیام لیکر آئے تہے اور عبد الملک اللہ کا خلیفہ تہا اور یہ دونا نہ سمجہا کہ پیغمبر اللہ کو بہیجے ہوئے
ہین اور اسکے خلیفے مین اسکی مخلوقات مین خصوصًا ہمارے پیغمبر کو تمام انبیا کے سر ہین اللہ جل جلالہ نے آدم کو کلیم فرمایا جو درجہ مین ہمارے
پیغمبر سے کم تہے اور جاہل نے الارض خلیفہ پہر ہمارے پیغمبر کا کتنا بڑا درجہ اللہ کے نزدیک ہوگا جو اللہ کے خلیفہ اور رسول اور خلیل اور حبیب کہے ہین
ف مین نے اپنے دل مین کہا اللہ کا حق میری اوپر یہہ ہی کہ مین اسکی سچی نماز نہ پڑہون کبہی اور جو مجہکو ایسے لوگ مین جو اسپر جہاد کرین تو مین ہی اون کے
ساتہہ اسپر جہاد کرون عن عاصم قال سمعت الحجاج وھو علی المنبر یقول اتقوا اللہ ما استطعتم لیس فیہا مثنویۃ
واسمعوا واطیعوا لیس فیہا مثنویۃ یا امیر المؤمنین عبد الملک واللہ لو امرت الناس ان یخرجوا من باب من ابواب المسجد
فخرجوا من باب لحللت لہم ما صنعوا واللہ لو اخذت ربیعۃ بعضرمان ذلک لی من اللہ حلال او قال ہادی
من ہذہ الحمراء یزعم لہم انی رجل بالحجر فیقول الی ان یقع الحجر قد حللتہم واللہ لکادعہم کالامس الذاہب قال فذکرتہ
للاعمش فقال انا واللہ سمعتہ منہ ترجمہ عاصم سے روایت ہی مین نے حجاج کو منبر پر کہتے سنا ڈرو تم اللہ سے جہانتک تمکو قدرت ہو سنو
شرط نہین ہے نہ استثنا یعنی اللہ سے ڈرنا قطعی ہے ہر حال مین) اسی طرح سنو اور اطاعت کرو بغیر استثنا (اور شرط کے امیر المومنین عبد الملک بن
مروان کی ف اوس زمانے مین جبکہ ظالم سلاطین بنی امیہ کا تسلط ہوا تو صالح اور متقی لوگ مجبوری سے مصلحت اس طرح بیعت کر لیتے کہ تمہارے
اطاعت کرینگے بشرطیکہ تمہارا حکم خلاف شرع کے نہو حجاج کا مطلب یہہ تہا کہ لوگ بلا شرط اطاعت کرین خواہ وہ حکم امیر کا شرع کے موافق ہو یا مخالف
اسلیے کہ اگر اس شرط سے بیعت ہوگی تو لوگون کو بعض حکمون سے جو شرع کے مخالف ہون انحراف کا موقع ملیگا ف قسم خدا کی اگر مین حکم کرون لوگونکو
کہ مسجد کے اس دروازے سے نکلا کرین پہر دوسری دروازے سے نکلین تو حلال ہوجاوینگے میرے لیے انکے خون اور مال ف جہوٹا ہے مردود
اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کا خون دست نہین مگر تین صورتون مین ایک جان بدلے جان کے دوسری شادی زنا ہی محصنہ مین ف
قسم خدا کی اگر مین مضر (ایک قبیلہ ہی) کے قصور پر ربیعہ کو پکڑون تو اللہ کیطرف سے مجہے رخصت ہے ف جہوٹا ہی مردود ظلم کسی کو درست نہین نہ
اللہ سبحانہ کرتا ہی ظالمونکو اللہ تعالی فرماتا ہی وتعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان) اور فرماتا ہی اذا حکمتم فاحکموا بینہم بالقسط اور فرماتا ہی
اعدلوا ہو اقرب للتقوی اور فرماتا ہی ولا تزر وازرۃ وزر اخری ف کون علم رکہتا ہی یا مین عبد ہذیل (یعنی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) عن ابی جعفر (کہ میرے باپ نے کہا جب
مین کسی شخص سے قرآن کو پڑہتا ہون وہ اللہ کے طرف سے ہے قسم خدا کی وہ ایک گانا ہی جو بنا لیا گانون مین سے اللہ نے اوسکو نہین اوتارا اپنے پیغمبر
ف جہوٹا ہی مردود عبد اللہ بن مسعود بڑے اور ذی علم صحابی تہے انہون نے اپنے کانون سے قرآن رسول اللہ صلعم سے سنا اور آپ نے فرمایا کہ قرآن بہت
طرح اترا ہے اور طرحین اللہ کی طرف سے ہین ف کون مذکر کیگا میرے پاس ان عجمی لوگون کی طرف سے ان مین سے کوئی ایک شہر
پہنچکر یعنی فساد کی بات نکالتا ہی پہر کہتا ہی دیکہون یہہ کہانتک جاتا ہی کچہہ نہین بات ہوئی قسم خدا کی مین انکو مل کے دن کی طرح نہیں دیکہتا

امین کا تین امیہ کی ریعنی بنی مروان کی گویا یہ بات ایسی تھی کہ وہان سے نہیں نکلے گا ہم سے نکلی عن عبد اللہ بن ظالم
المازنی قال سمعت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل قال لما قدم فلان الکوفۃ اقام ثلاثا یخطبا
فاخذ بیدی سعید بن زید فقال ائتنی الی ھذا الظالم فاشھد علی التسعۃ انھم فی الجنۃ ولو شھدت
علی الخامس لم ایثم قال این ادریس والعرب تقول اثم قلت ومن التسعۃ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم وھو علی حراء اثبت حراء انہ لیس علیک الا نبی او صدیق او شھید قلت ومن التسعۃ
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابو بکر وعمر وعثمان وعلی وطلحۃ والزبیر وسعد بن ابی وقاص
وعبد الرحمن بن عوف قلت ومن العاشر فتلکاء ھنیئۃ ثم قال انا ترجمہ عبد اللہ بن ظالم مازنی سے روایت
ہے جب فلانا کوفے میں آیا اور اوس نے فلانے کو خطبہ پڑھنے کی لیے کھڑا کیا (مراد معاویہ ہیں جب آئے تھے کوفے کو اور کھڑا کیا
تھا انہوں نے مغیرہ بن شعبہ کو خطبہ پڑھنے کے لیے مقصود معاویہ کا تھا کہ اہل کوفہ کے دلوں کو حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ
کی طرف سے پھیر دیں اور ایسی باتیں بیان کریں جن سے معاویہ کی فضیلت اون پر ثابت ہو اس لیے ابو داؤد نے معاویہ کا نام
نہیں لیا بلکہ مغیرہ بن شعبہ کا) تو سعید بن زید نے میرا ہاتھ پکڑ کے کہا کیا تو نہیں دیکھتا اس ظالم کو جو بڑھ رہا ہے علی رضی اللہ عنہ
کو میں گواہی دیتا ہوں نو آدمیوں پر کہ وہ جنتی ہیں اور اگر میں دسویں آدمی کو بھی بیان کروں تو گنہگار نہ ہونگا میں نے
کہا وہ نو لوگ کون ہیں سعید نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرا پر تشریف رکھتے تھے اور وہاں آپ نے فرمایا تم جما
تجھ پر کوئی نہیں ہے سوائے نبی اور صدیق اور شہید کے میں نے کہا وہ نو آدمی کون ہیں انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور سعد بن ابی وقاص اور عبد الرحمن بن عوف - پھر میں نے
کہا دسواں آدمی کون ہے تو وہ تھوڑی دیر تک چپ رہے پھر انہوں نے کہا دسواں آدمی میں ہوں راضی ہوا اللہ سب سے

عن عبد الرحمن بن الاخنس انہ کان فی المسجد فذکر رجل علیا علیہ السلام فقام سعید بن زید فقال
اشھد علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی سمعتہ وھو یقول عشرۃ فی الجنۃ النبی فی الجنۃ و
ابو بکر فی الجنۃ وعمر فی الجنۃ وعثمان فی الجنۃ وعلی فی الجنۃ وطلحۃ فی الجنۃ والزبیر بن العوام
فی الجنۃ وسعد بن مالک فی الجنۃ وعبد الرحمن بن عوف فی الجنۃ ولو شئت لسمیت العاشر
قال فقالوا من ھو فسکت قال فقالوا من ھو فقال ھو سعید بن زید ترجمہ عبد الرحمن بن اخنس سے روایت ہے وہ مسجد
میں تھے اتنے میں ایک شخص نے ذکر کیا حضرت علی کا (برائی کے ساتھ) تو سعید بن زید (جو عشرہ مبشرہ میں سے ہیں) کھڑے ہوئے اور
کہنے لگے میں گواہی دیتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر میں نے آپ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ دس آدمی جنتی ہیں - ایک
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنت میں ہونگے دوسرے ابو بکر جنت میں ہونگے تیسرے عمر جنت میں ہونگے چوتھے عثمان جنت میں
ہونگے پانچویں علی جنت میں ہونگے چھٹے طلحہ جنت میں ہونگے ساتویں زبیر بن عوام جنت میں ہونگے آٹھویں

سنہ
شہادت کی
کہ ہیں ۱۲

سعد بن مالک جنت مین ہون گے تو مین عبد الرحمن بن عوف جنت مین ہونگا اور اگر مین چاہون تو دسوین آدمی کا بھی نام لے
دون لوگون نے کہا وہ دسوان آدمی کون ہی وہ چپ ہورہی جب انہون نے پوچھا وہ دسوان آدمی کون ہی تو اونہون نے
کہا سعید بن زید رچونکہ دسوین آدمی یہ خود تھے اسواسطے اپنا نام پہلے بیان نہ کیا تاکہ استکبار اور تفاخر نہ نکلے پھر جب لوگون
نے ضرار کیا تو بتا دیا عن رباح بن الحارث قال کنت قاعدا عند فلان فی مسجد الکوفۃ وعندہ
اھل الکوفۃ فجاء سعید بن زید بن عمرو بن نفیل فرحبنا بہ وحیاہ واقعدہ عند رجلہ علی السریر
فجاء رجل من اھل الکوفۃ یقال لہ قیس بن علقمۃ فاستقبلہ فسب وسب فقال سعید من یسب ھذا
الرجل قال یسب علیا قال الا اری اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسبون عندک ثم ذکر
ولا تغیر انا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول وانی لعنی ان اقول علیہ ما لم یقل فیسالنی عنہ
غدا اذا لقیتہ ابو بکر فی الجنۃ وعمر فی الجنۃ وساق معناہ ثم قال اشھد لسمعت منھ وھو مع رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یغبر فیہ وجھہ خیر من عمل اھلکم عمر وکل عمر نوح ترجمہ رباح بن الحارث سے روایت ہی
مین یہ تھا فلان شخص کے پاس (یعنی مغیرہ بن شعبہ) کے کوفے کی مسجد مین اور اون کے پاس کوفے کے لوگ جمع تھے اتنے مین سعید
بن زید بن عمرو بن نفیل آئے (مغیرہ نے) مرحبا کہا اور سلام علیک کے اور اپنے پاؤن کی پاس اونکو تخت پر بٹھایا پھر ایک شخص
کوفے کا رہنے والا آیا جس کا نام قیس بن علقمہ تھا مغیرہ نے اوسکا استقبال کیا اوس نے برا کہا حضرت علی کو سعید نے پوچھا
یہ کسکو برا کہتا ہے انہون نے کہا حضرت علی کو برا کہتا ہی سعید نے کہا مین دیکھتا ہون کہ لوگ تمہاری سامنے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہتے ہین پھر نہ تم منع کرتے ہو نہ اسکو موقوف کرتی ہو مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی
فرماتے تھے (اور مجھکو کیا ضرورت ہی کہ مین آپ پر وہ بات کہون جو آپنے نہین فرمائی پھر قیامت مین آپ مجھسے سوال کرین
ملاقات کیوقت) ابوبکر جنت مین ہونگے اور عمر جنت مین ہونگے پھر بیان کیا حدیث کو جہانتک اوسی طرح جیسے اوپر بیان
ہوئی پھر سعید بن زید نے کہا صحابہ مین سے کسی شخص کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ رہنا جس سے اوسکی منہ پر گرد پڑی
افضل ہے تم مین سے کسی کی ساری عمر کے اعمال سے اگرچہ اوس کی عمر حضرت نوح علیہ السلام کی برابر ہو ف یعنی ایک ہزار برس تک
بھی اگر اعمال صالحہ کیا کرے تو اوسکا درجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ادنی صحابی کی برابر نہ ہوگا یہ بات اکثر علماء امت کے
نزدیک مسلم ہی کہ ولی کیسی ہی بڑے درجے کا ہو مگر صحابی نہ ہو تو اونے صحابی کی درجہ تک پہونچیگا عن انس بن مالک ان
نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صعد احدا فتبعہ ابوبکر وعمر وعثمان فرجف بھم فضربہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم برجلہ وقال اثبت احد نبی وصدیق وشھیدان ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم احد کے پہاڑ پر چڑھے اور آپکے ساتھ ابوبکر اور عمر اور عثمان تھے پہاڑ لرزنے لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو اپنے پاؤن
سے مارا اور فرمایا تھم جا احد تجھپر ایک نبی ہی اور ایک صدیق اور دو شہید مین (صدیق ابوبکر اور دو شہید عمر اور عثمان تھے) ہا

آپکا پورا ہوا ابوبکر اپنی موت سے مرے اور عمر اور عثمان دونون شہید ہوئے) عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اتانی جبرئیل فاخذ بیدی فاراني باب الجنۃ الذی تدخل منہ امتی فقال ابوبکر یا رسول
اللہ وددت انی کنت معک حتی انظر الیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما انک یا ابابکر اول
من یدخل الجنۃ من امتی ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبرئیل علیہ السلام میرے
پاس آئے اور میرا ہاتھ پکڑا اور مجھکو جنت کا دروازہ دکھلایا جس مین سے میری امت جاویگی۔ ابوبکر صدیق نے کہا یا رسول
اللہ مین یہ چاہتا تھا کہ مین بھی آپ کے ساتھ ہوتا تو جنت کا دروازہ دیکھ لیتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے
ابوبکر تو سب سے پہلے میری امت مین جنت مین جاویگا یہ حدیث نسخہ مطبوعہ مصر مین اسی مقام پر ہے اور نسخہ مطبوعہ دہلی مین
بعد مسور بن مخرمہ کے حدیث کے ہے جو آگے آتی ہے اور بجائے اس کے بعد حدیث انس کے حدیث جابر کی ہے لا یدخل النار احد الخ تک
عن جابر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لا یدخل النار احد ممن بایع تحت الشجرۃ
ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص اون شخصون مین سے جنہون نے شجرۃ الرضوان
کے تلے بیعت کی جہنم مین نہ جاویگا (یہ بیعت جان نثاری اور کافرون سے لڑنے پر کی تھی) عن ابی ہریرۃ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال موسی فلعل اللہ وقال ابن سنان اطلع اللہ علی اہل بدر فقال اعملوا ما
شئتم فقد غفرت لکم ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے بدر والونکو
دیکھا (یعنے جو صحابہ جنگ بدر مین آپ کے ساتھ شریک تھے جو پہلے جنگ ہی اسلام مین) اور فرمایا تم جیسے چاہو
عمل کرو مین نے تم کو بخش دیا (یعنے اگر اب تم سے گناہ بھی سرزد ہونگے تو معاف کردیے جاوینگے) عن المسور بن
مخرمۃ قال خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم زمن الحدیبیۃ فذکر الحدیث قال فاتاہ یعنی عروۃ بن مسعود
فجعل یکلم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکلما کلمہ اخذ بلحیتہ والمغیرۃ بن شعبۃ قائم علی النبی صلی اللہ
علیہ وسلم ومعہ السیف وعلیہ المغفر فضرب یدہ بنعل السیف وقال اخر یدک عن لحیتہ فرفع عروۃ
راسہ فقال من ھذا قالوا المغیرۃ بن شعبۃ ترجمہ مسور بن مخرمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
صلح حدیبیہ مین نکلے پھر بیان کیا حدیث کو (جیسے اوپر گزر چکی) تو عروہ بن مسعود آپ پاس آیا اور آپ سے
گفتگو کرنے لگا پھر وہ جب بات کرتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ریش مبارک کو ہاتھ مین لیتا (عرب کا قاعدہ ہے کہ
بات کرتے وقت داڑھی پکڑتے ہین خاص کر محبت اور ملاطفت کیوقت) اور مغیرہ بن شعبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھڑے ہے اون کے
ہاتھ مین تلوار تھی اور سر پر خود تھا انہون نے تلوار کی کوٹھی سے عروہ کے ہاتھ پر مارا اور کہا جدا رکھ اپنا ہاتھ آپ کی ریش مبارک
سے عروہ نے سر اوٹھا کر پوچھا کون ہے لوگون نے کہا مغیرہ ہین (یہ سنکر عروہ غصے ہوا مغیرہ پر کہ مین نے تجھپر ایسی ایسی احسان کیے
اور تو یہ حرکت کرتا ہے جیسی دوسری روایت مین ہے عن الاقرع مؤذن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال ابتعثنی عمر الی الاسقف فدعوتہ

فقال له عمر هل تجد نی فی الکتاب قال نعم قال کیف تجدنی قال اجدك قرنا قال فرفع علیه الدرة فقال
قرن مه فقال قرن صدید امین شدید قال کیف تجد الذی یجیئ بعدی فقال اجده خلیفة
صالحا غیر انه یوثر قرابته فقال عمر یرحم الله عثمان ثلثا فقال کیف تجد الذی یجیئ بعده قال
اجده صدا صدید قال فوضع عمر یده علی راسه فقال یا دفراه یا دفراه فقال یا امیر
المؤمنین انه خلیفة صالح ولکنه تستخلف حین یستخلف والسیف مسلول والدم مهراق

ترجمہ اقرع سے روایت ہے جو مؤذن تھا عمر بن الخطاب کا کہ حضرت عمر نے مجھ کو بھیجا نصاری کے ایک پادری کی طرف
بیں اوسکو بلا لایا حضرت عمر نے اوس سے پوچھا تو میرا بھی حال کچھ اپنی کتاب میں پاتا ہے وہ بولا انہوں نے کہا کہ بیشک اوس نے
کہا قرن حضرت عمر نے اوسپر درہ اوٹھایا اور کہا قرن کیا ہے وہ بولا قرن کہ سخت امانت دار مضبوط اور سخت پھر حضرت عمر نے
کہا میرے بعد جو خلیفہ ہوگا اوسکا کیا حال ہے وہ بولا وہ خلیفہ نیک ہے گا اپنی قرابت کا خیال زیادہ رکھے گا حضرت عمر نے
کہا اللہ رحم کرے عثمان پر تین بار پھر کہا جو خلیفہ اوس کے بعد ہوگا اوسکا کیا حال ہے اوس نے کہا وہ تلوار ہے کا میل
ہوگا (یعنے رات دن خنگ میں مصروف رہے گا) حضرت عمر نے کہا اے گندی بدبودار یہ کیا کہتا ہے اوس نے کہا اے
امیر المومنین وہ خلیفہ نیک ہوگا مگر جسوقت وہ خلیفہ ہوگا اوسوقت تلواریں کھینچی ہوں گی اور خون بہہ رہا ہوگا (یعنے
فتنے میں اون کی خلافت ہوگی پھر وہ فتنے اون سے مٹ نہ سکے گا) یہ حدیث نسخہ مطبوعہ مصر میں نہیں ہے) **باب**
فی فضل اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم اصحاب رسول اللہ کی فضیلت کا بیان **عن** عمران بن
حصین قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم خیر امتی القرن الذین بعثت فیهم ثم الذین یلونهم
ثم الذین یلونهم والله اعلم اذکر الثالث ام لا ثم یظهر قوم یشهدون ولا یستشهدون و
یخونون ولا یؤتمنون وینذرون ولا یوفون ویفشو فیهم السمن ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین امت اس زمانے کے لوگ ہیں جن میں میں بھیجا گیا (یعنے آپکے زمانہ نبوت سے خیر زمانہ صحابہ کا ہے
سنہ ۱۲ ہجری تک) پھر وہ لوگ جو اون سے نزدیک ہیں (یعنے تابعین کا زمانہ ایک سو ستر ہجری تک) پھر وہ لوگ جو اون سے نزدیک ہیں
(یعنے تبع تابعین کا زمانہ سنہ ۲۲۰ ہجری تک) معلوم نہیں تیسرے لوگوں کا آپنے ذکر کیا یا نہ کیا پھر آپنے فرمایا وہ لوگ نکلیں گے
جو گواہی کو مستعد ہوں گے بدون طلب کے اور نذر کریں گے مگر پورا نہ کریں گے اور خیانت کریں گے اور امانت دار نہ ہونگے
اور ظاہر ہو جاویگا اون میں موٹاپا (حرام کے مال کھانے سے) **باب** النهی عن سب اصحاب رسول الله صلی الله
علیه وسلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو برا کہنے کی ممانعت **عن** ابی سعید قال قال رسول الله صلی
الله علیه وسلم لا تسبوا اصحابی فوالذی نفسی بیده لو انفق احدکم مثل احد ذهبا ما بلغ مد
احدهم ولا نصیفه ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت برا کہو میرے صحابہ

قسم اُس شخص کی جسکے قبضہ مین میری جان ہے اگر تم مین سے ربیعہ و مضر لوگ جو تمہارے بعد پیدا ہونگے اون مین سے کوئی
احد پہاڑ برابر سونا صرف کرے تو اون کے ایک مد یا آدھی مد کے برابر نہ ہوگا (مد سوا رطل کا یا دو رطل کا ہوتا ہے)
عمرو بن ابی قرۃ قال کان حذیفۃ بالمدائن فکان یذکر اشیاء قالها رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لاناس من اصحابہ فی الغضب فینطلق ناس ممن سمع ذلک من حذیفۃ فیاتون سلمان فیذکرون
له قول حذیفۃ فیقول سلمان حذیفۃ اعلم بما یقول فیرجعون الی حذیفۃ فیقولون له
قد ذکرنا قولک لسلمان فما صدقک ولا کذبک فاتا حذیفۃ سلمان وهو فی مبقلۃ فقال یا
سلمان ما یمنعک ان تصدقنی بما سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال سلمان انا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کان یغضب فیقول فی الغضب لناس من اصحابہ ویرضی فیقول فی الرضی لناس من
اصحابہ اما انتہی حتی تورث بینهم احنا ورجالا بعضهم ببعض وحتی توقع اختلافا وفرقۃ ولقد علمت
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطب فقال ایما رجل من امتی سببتہ سبۃ او لعنتہ لعنۃ فی غضبی فانما
انا من ولد آدم اغضب کما یغضبون وانما بعثنی رحمۃ للعالمین فاجعلها علیهم صلوۃ یوم القیمۃ واللہ
لتنتهین او لاکتبن الی عمر ترجمہ عمرو بن ابی قرہ سے روایت ہے حذیفہ بن الیمان (جو ایک صحابی مشہور ہین مدائن
(ایک شہر ہے) مین اون باتونکا ذکر کیا کرتے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چند اصحاب سے غصے کی
حالت مین فرمائین تھین پھر بعضے لوگ اون سے یہ باتین سنکر سلمان فارسی پاس جاتے اور جو باتین حذیفہ سے
سنتے وہ اون سے بیان کرتے سلمان اون کو سنکر یہہ کہتے کہ جو حذیفہ کہتے ہین اوس کو وہی خوب جانتے ہین لوگ
سلمان سے یہہ سنکر حذیفہ پاس آتے اور کہتے ہم نے تمہاری حدیث سلمان سے بیان کی تو اونہون نے نہ جھٹلایا نہ سچا کہا نہ تمہارے
تصدیق کی نہ تکذیب یہہ سنکر حذیفہ سلمان پاس آتے اور وہ اپنی ترکاری کے کھیت مین تھے اون سے کہا ای سلمان تم کو کیا ہوا ہے
جو تم میری تصدیق نہین کرتے اون باتون مین جو مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنے ہین سلمان نے کہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی غصے ہوتے تھے تو غصے مین چند باتین اپنی اصحاب کو کہدیتے پھر کبھی خوش ہوتے
تھے تو خوشی مین چند باتین اپنے اصحاب کو کہدیتے تم شاید باز نہین آؤ گے جبتک بعضون کی دوستی لوگون کے دلون
مین ڈال دو اور بعضون کی دشمنی یہانتک کہ لوگون مین اختلاف اور پھوٹ ہو جاوے اور حالانکہ تم جانتے ہو کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑہا تو فرمایا مین نے اپنی اُمت مین سے جس شخص کو برا کہا یا اُس پر لعنت کی غصے کی حالت مین تو اسوجہ سے
کہ مین بھی آدم کی اولاد ہون جیسے اور آدمیون کو غصہ آتا ہے مجھ کو بھی غصہ آتا ہے لیکن اللہ نے مجھے سب عالمون کے
لیے رحمت کرکے بھیجا ہے یا اللہ تو اوس لعنت یا برے کہنے کو رحمت کردے اون پر قیامت کے روز قسم خدا کی تم باز آؤ
(ایسی حدیثین بیان کرنے سے) ورنہ مین حضرت عمر رضہ کو لکھ بھیجونگا

باب فی استخلاف ابی بکر رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر صدیق

صدیق کی خلافت کی دلیل **عن** عبداللہ بن زمعۃ قال لما استعز برسول اللہ صلی اللہ وانا عندہ وقد حضر من المسلمین
دعاہ بلال الی الصلوٰۃ فقال مروا من یصلی للناس فخرج عبداللہ بن زمعۃ فاذا عمر فی الناس وکان ابوبکر
غائبا فقلت یا عمر قم فصل بالناس فتقدم فکبر فلما سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صوتہ وکان عمر رجلا
فقال فاین ابوبکر یابی اللہ ذلک والمسلمون یابی اللہ ذلک والمسلمون یابی اللہ ذلک فبعث الی ابی بکر فجاء بعد ان صلی عمر تلک
الصلوٰۃ فصلی بالناس **ترجمہ** عبداللہ بن زمعہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بیماری کی سختی ہوئی تو میں آپ
پاس بیٹھا تھا اور چند آدمیوں کی ساتھ تھے میں بلال آپ کو بلانے کے لیے آئے نماز کی واسطے آپ نے فرمایا کسی اور کو حکم کرو وہ نماز پڑھاوے
تو میں باہر نکلا تو عمر بن الخطاب ہے اور ابوبکر صدیق رض اوس وقت نہ تھے میں نے عمر سے کہا کہڑی ہو اور نماز پڑھاؤ وہ آگے بڑھے اور انہوں نے تکبیر
کہی جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اون کی آواز سنی وہ تو ایک ہی آواز کے آدمی تھے تو آپ نے فرمایا ابوبکر کہاں ہیں اللہ اسکا
انکار کرتا ہے اور مسلمان بھی اسکا انکار کرتے ہیں (کہ جب ابوبکر موجود ہوں تو سوا اون کے دوسرا کوئی شخص صحابہ میں سے امامت کرے)
پھر آپ نے ابوبکر رض کو بلا بھیجا انہوں نے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھی وہی نماز جسکو حضرت عمر پڑھا چکے تھے یہ حدیث حضرت ابوبکر صدیق
کی خلافت کی بڑی دلیل ہے اسواسطے کہ قریب وفات کے آپ نے اون کو نماز پڑھانے کے لیے حکم کیا اور امامت صغری مؤید ہے امامت
کبری کو واللہ اعلم **عن** عبداللہ بن زمعۃ لخبرہ بھذا الحدیث قال لما سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم صوت
عمر قال ابن زمعۃ خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی اطلع راسہ من حجرتہ ثم قال کلا لا یصلی
للناس ابن ابی قحافۃ یقول ذلک مغضبا **ترجمہ** عبداللہ بن زمعہ سے روایت ہے بھی حدیث اوس میں ہے
کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رض کی آواز سنی تو آپ نکلے یہانتک کہ اپنا سر حجرہ سے نکالا پھر فرمایا نہیں
نہیں نہیں نماز پڑھاویں لوگوں کی ابوقحافہ کے بیٹے یہ آپ نے غصہ سے فرمایا **باب** آپ کو منظور نہ تھا کہ ابوبکر صدیق نماز پڑھاویں
چنانچہ دوسری روایت میں یہ امر موجود ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر کو نماز پڑھانے کے لیے کہا مگر حضرت عائشہ نے
اس خیال سے کہ ابوبکر نرم دل ہیں وہ آنحضرت کی جگہہ خالی دیکھکر تاب نہ لاوینگے عمر کو امامت کے لیے کہا آپ نے چلانا اون
کی سنی تو پھر ابوبکر کی امامت کو لیے کہا **باب** ما یدل علی ترک الکلام فی الفتنۃ جب مسلمانوں میں فتنہ اور فساد ہو
تو چپکے رہنا بہتر ہے دیکھو غزلت اور جدا رہنا لوگوں سے **عن** ابی بکرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للحسن بن
علی ان ابنی ھذا سید ولعل اللہ ان یصلح بہ بین فئتین من امتی وقال فی حدیث حماد ولعل
اللہ ان یصلح بہ بین فئتین من المسلمین عظیمتین **ترجمہ** ابوبکرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت
حسن بن علی کو فرمایا یہ بیٹا میرا سید ہے (یعنی سردار اور شریف) اور مجھے امید ہے کہ اللہ جل
جلالہ اس کی وجہ سے میری امت کے دو گروہوں میں صلح
کرا دیوے حماد کی روایت میں ہے کہ شاید اللہ جل جلالہ اسکی وجہ سے

مسلمانون کے دو بڑے گروہون مین صلح کرادی ف بہ پیشین گوئی آپ کی سچ ہوئی امام حسن علیہ السلام نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے صلح کرلی اور بڑا فتنہ موقوف کردیا عن حذیفۃ ما احد من الناس تدرکہ الفتنۃ الا انا اخافہا علیہ محمد بن مسلمۃ فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تضرک الفتنۃ ترجمہ حذیفہ بن الیمان سے روایت ہے مین کوئی آدمی ایسا نہین جانتا جو فتنے مین پڑے اور مجھکو اوسکی بگڑ جانے کا ڈر نہو مگر محمد بن مسلمہ کیونکہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے محمد بن مسلمہ سے تجھکو فتنہ ضرر نہ کریگا ف شاید آپ نے اون کے لیے دعا کردی ہو کہ اللہ اون کو فتنے سے بچاوے عن ثعلبۃ بن ضبیعۃ قال دخلنا علی حذیفۃ فقال انی لا اعرف رجلا لا تضرہ الفتن شیئا قال فخرجنا فاذا فسطاط مضروب فدخلنا فاذا فیہ محمد بن مسلمۃ فسالناہ عن ذلک فقال ما ارید ان یشتمل علی شیء من امصار کم حتی تنجلی عنہا ترجمہ ثعلبہ بن ضبیعہ سے روایت ہے کہ حذیفہ بن الیمان کو ہاں گئے اُنہون نے کہا مین ایک شخص کو جانتا ہون جسکو فتنہ نقصان نہ کریگا پھر ہم اون کے پاس سے نکلے تو دیکھا ایک خیمہ لگا ہوا ہے ہم اوس مین گئے وہان محمد بن مسلمہ تھے اون سے ہم نے خیمے مین رہنے کا (اور شہر چھوڑنیکا) سبب پوچھا انہون نے کہا مین نہین چاہتا کہ تمہارے شہر مین سے کوئی جگہہ مجھکو گھیر لے (یعنے مین وہان رہنا اختیار کرون) جبتک کہ شہر ان فتنون سے صاف نہ ہوجاوے (اس روایت سے باب کا مضمون معلوم ہوا کہ فتنے کے زمانے مین آبادی سے دور رہنا اور تنہائی اور گوشہ نشینی بہتر ہے عن قیس بن عباد قال قلت لعلی رضی اللہ عنہ اخبرنا عن مسیرک ہذا عہد عہدہ الیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام رای رایتہ فقال ما عہد الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیئا ولکنہ رای رایتہ ترجمہ قیس بن عباد سے روایت ہے مین نے امیر المومنین علی رض سے پوچھا آپ یہ جو سفر کرتے ہین (معاویہ سے جنگ کرنیکے لیے) یہ آپکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے یا آپکی رای ہے مین اسکو مناسب جانتے ہین انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو مجھکو اس بارے مین کوئی حکم نہین دیا لیکن یہ میری رای ہے ف اگرچہ آپنے حکم نہین دیا تہا مگر آپ نے اس فتنے کے خبر کردی تھی کہ مسلمانون مین ایک پھوٹ پیدا ہوگی جیسے دوسری حدیث مین ہے عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمرق مارقۃ عند فرقۃ من المسلمین یقتلہا اولی الطائفتین بالحق ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانون مین پھوٹ کے وقت ایک فرقہ نکلے گا اوس سے وہ فرقہ لڑیگا جو حق کے قریب ہوگا ف مراد فرقہ معاویہ اور علی رض ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ علی اور اصحاب علی اس معاملے مین حق پر تہے **باب** فی التخییر بین الانبیاء علیہم الصلوۃ والسلام پیغمبرون مین سے ایک کو دوسرے پر فضیلت دینا کیسا ہے عن ابی سعید الخدری قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تخیروا بین الانبیاء ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا ست فضیلت دو پیغمبرون مین ایک کو دوسرے پر ف اس طرح سے کہ دوسری پیغمبر کی حقارت ہو سب پیغمبرون کو بزرگ اور بہتر سمجھنا چاہیے) عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما ینبغی لعبد ان یقول انی خیر من یونس بن متی ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی شخص کو نہین کہنا چاہیے کہ مین یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم یونس بن متی سے بہتر ہون یہ آپنے تواضع کی راہ سے فرمایا اس لیے کہ لوگ مجھکو فضیلت دینے سے تو انبیا علیہم السلام کی تحقیر نہ کرنے لگین عن عبداللہ بن جعفر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما ینبغی لنبی ان یقول انی خیر من یونس بن متی ترجمہ عبداللہ بن جعفر سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کسی پیغمبر کو نہین کہنا لایق نہین ہے کہ مین یونس علیہ السلام سے بہتر ہون ف کیونکہ اس مین خود ستائی اور اپنے منہ سے اپنی تعریف نکلتی ہے جو پیغمبر کی شان کے خلاف ہے ہر چند ایک کو دوسری پر فضیلت ہے عن ابی ھریرۃ قال قال رجل من الیھود والذی اصطفی موسی ورفع الطور بیدہ فلطم رجل من الانصار الیھودی فذھب الیھودی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تخیروا بین انبیاء اللہ فان الناس یصعقون فاکون اول من یفیق فاذا موسی باطش بقائمۃ من قوائم العرش فلا ادری کان فیمن صعق فافاق قبلی او کان ممن استثنی اللہ عز وجل ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے ایک یہودی نے کہا قسم اوس ذات کی جس نے چن لیا موسی علیہ السلام کو ایک مسلمان نے یہہ سنکر اوسکو ایک طمانچہ لگایا وہ یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ سے یہہ حال بیان کیا آپ نے فرمایا مجھکو مت فضیلت دو حضرت موسے علیہ السلام پر کیونکہ حشر مین ایک بے ہوشی ہوگی (شاید یہہ بیہوشی حشر کی ہو اس لیے کہ قیامت کے بعد سب سے پہلے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اوٹھین گے) تو مین سب سے پہلے ہوش مین آونگا اور دیکھونگا کہ موسے علیہ السلام عرش کا کونا تھامے ہوئے ہین اب مین نہین جانتا کہ موسے علیہ السلام مجھسے پہلے ہوش مین آوین گے یا وہ بے ہوش ہی نہ ہون گے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مفضول کو تمام صفات مین افضل سے کم ہونا ضرور نہین ہے اگرچہ فضیلت مطلقہ مین کم ہو بعض صفات حضرت علی اور عبداللہ بن مسعود مین ایسے تھے جو حضرت ابوبکر صدیق اور عمر فاروق مین نہین پائی جاتی عن انس قال قال رجل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا خیر البریۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذاک ابراھیم ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک شخص نے خیر البریۃ کہا (یعنی افضل اور بہترین خلق تمام مخلوقات سے بہتر) آپ نے فرمایا یہہ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام ہین (اونکا لقب خیر البریۃ ہوگا کیونکہ وہ اپنے عہد مین بہترین خلق تھے اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اگرچہ اولین اور آخرین سب سے بہتر ہین مگر تواضع اور انکسار کی راہ سے آپ نے یہ لقب پسند نہ کیا) عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا سید ولد آدم واول من تنشق عنہ الارض واول شافع واول مشفع ترجمہ

ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سردار ہوں آدم کی اولاد کا اور سب سے پہلے زمین میری ہے اوپر سے پھٹے گی (یعنی میں قبر سے نکلوں گا) اور میں سب سے پہلے شفاعت کرونگا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی (مگر شفاعت اللہ کے حکم سے ہوگی) عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ادری اتبع لعین ھو ام لا وما ادری اعزیر نبی ھو ام لا (ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نہیں جانتا کہ تبع (جسکا ذکر کلام اللہ میں ہے) قابل لعنت کے ہے یا نہیں اور میں نہیں جانتا کہ عزیر پیغمبر ہے یا نہیں (حاکم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے میں نہیں جانتا کہ ذوالقرنین پیغمبر تھے یا نہیں اور حدود گناہ کا کفارہ ہوتے ہیں یا نہیں) عن ابی ھریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انا اولی الناس بابن مریم الانبیاء اولاد علات ولیس بینی وبینہ نبی (ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے مجھے سب سے زیادہ علاقہ ہے عیسیٰ بن مریم علیہ السلام سے کیونکہ پیغمبر علاتی بھائی ہیں آپس میں (جیسے علاتی بھائیوں کا باپ ایک ہوتا ہے مائیں جدا جدا ایسی طرح سب انبیا کے اصول متحد ہیں جیسے توحید اور ملائکہ اور حشر ونشر لیکن فروع میں اختلاف ہے) اور اسوجہ سے کہ میری اور عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان کوئی پیغمبر نہیں ہوا) اور اس وجہ سے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے آپ کے آنے کی بشارت دی اور قیامت کے قریب اتریں گے اور آپ کا دین جاری کریں گے اور اوس کے تابع ہوں گے

باب فی ذکر الخوارج وصفاتھم

مرجیہ کا رد (وہ ایک فرقہ ہے جو کہتا ہے ایمان کے ساتھ کوئی گناہ نقصان نہیں کرتا اور اعمال صالحہ ایمان میں داخل نہیں ہیں یہ فرقہ گمراہ ہے اہل سنت سے باہر ہے اہل سنت کے پیشواؤں کا یہ عقیدہ ہے کہ اعمال صالحہ مومن کو ضرور ہیں اور اعمال بد سے ضرر ہوگا۔ لیکن اکثر علماے اہل حدیث نے اعمال صالحہ کو ایمان میں داخل کیا ہے۔ اور بعضوں نے ایمان میں داخل نہیں کیا ہے مگر ضروری سمجھا جاتا ہے) عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الایمان بضع وسبعون افضلھا قول لا الہ الا اللہ وادناھا اماطۃ الاذی عن الطریق والحیاء شعبۃ من الایمان (ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان کے کئی اوپر ستر شاخیں ہیں سب سے پہلے اعلے تو یہ ہے کہ لا الہ الا اللہ کہے یعنی نہیں ہے کوئی لائق پوجنے کی سوا اللہ کے اور سب سے کم یہ ہے کہ ہڈی کو راستہ سے ہٹا دیوے یا کانٹے یا پتھر کو جس سے چلنے والوں کو تکلیف پہنچنے کا خیال ہو اور حیا (یعنی شرم) بھی ایمان کی ایک شاخ ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اچھے کام بھی ایمان میں داخل ہیں اور رد ہو گیا مرجیہ پر) عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکمل المومنین ایمانا احسنھم خلقا (ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ پورا ایمان اوس شخص کا ہے جسکے خلق اچھے ہوں (یعنے خوش خلق اور بامروت ہو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایمان کم وزیادہ ہوتا ہے)

باب الدلیل علی الزیادۃ والنقصان

ایمان کے گھٹنے اور بڑھنے پر دلیلیں (جو اہل سنت کے

اکثر علماء کے نزدیک نیک کام ایمان میں داخل ہے تو جسقدر نیک کام زیادہ ہونگے اوسی قدر ایمان بڑھیگا اور جسقدر نیک کام کم ہونگے ایمان گھٹیگا **عن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین العبد وبین الکفر ترک الصلوٰۃ ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا بندہ کے اور کفر کے بیچ میں نماز ہے جسنے نماز کفر کی روک ہے جب نماز چھوڑدی تو گویا کفر سے پردہ اوٹھ گیا اب یہ شخص کافر ہوگیا یا قریب کفر کے پہونچا **عن** عبداللہ بن عمرو ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما رأیت من ناقصات عقل ودین اغلب لذی لب منکن قالت وما نقصان العقل والدین قال اما نقصان العقل فشہادۃ امرأتین شہادۃ رجل واما نقصان الدین فان احداکن تظل رمضان وتقیم ایاما لا تصلی ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے عورتوں سے فرمایا میں نے عقل اور دین میں ناقص اور عقلمند کو بے عقل تباہ کرنیوالا تم سے زیادہ نہیں دیکھا ایک عورت نے کہا یارسول اللہ ہم میں عقل اور دین کا کیا نقصان ہے آپنے فرمایا عقل کا تو نقصان یہ ہے کہ دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کی گواہی کے برابر ہے اور دین کا نقصان یہ ہے کہ تم میں سے ہر ایک عورت رمضان میں روزے نہ رکھتی ہے اور کئی کئی روز تک نماز نہیں پڑھتی (بوجہ حیض اور نفاس کے تو نماز اور روزے کی کمی کو آپنے دین کا نقصان قرار دیا اس سے معلوم ہوا کہ ایمان زیادہ کم ہوتا ہے) **عن** ابن عباس قال لما توجہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی الکعبۃ قالوا یا رسول اللہ فکیف الذین ماتوا وہم یصلون الی بیت المقدس فانزل اللہ تعالیٰ وما کان اللہ لیضیع ایمانکم ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے جب رسول اللہ صلعم نے کعبہ کیطرف منہ کرنا شروع کیا (اس سے پہلے بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتے تھے) تو صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ ان لوگونکا کیا حال ہوگا جو بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتے ہوئے مرگئے تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری وما کان اللہ لیضیع ایمانکم اللہ تمہارے ایمان برباد نہ کریگا ایمان سے مراد نماز ہے یعنے اون کو بھی نماز کا ثواب ملیگا **عن** عامر بن سعد بن ابی وقاص عن ابیہ قال اعطی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجالا ولم یعط رجلا منہم شیئا فقال سعد یا رسول اللہ اعطیت فلانا وفلانا ولم تعط فلانا شیئا وہو مؤمن فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم او مسلم حتی اعادہا سعد ثلاثا والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول او مسلم ثم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انی لاعطی رجالا وادع من ہو احب الیہم منہم لا اعطیہ شیئا مخافۃ ان یکبوا فی النار علی وجوہہم ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب لوگون کو دیا اور ایک شخص کو نہ دیا (یعنے کچھ مال تقسیم کیا لوگون کو اور اون میں سے ایک شخص کو کچھ نہ دیا) تو سعد نے کہا یارسول اللہ آپنے فلانے اور فلانے کو دیا اور فلانے کو کچھ نہ دیا حالانکہ وہ مومن ہے یہ تین بار سعد نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن ہے یا مسلم ہے بعد اوسکے آپ نے فرمایا بعض آدمیونکو دیتا ہوں اور جس شخص کو بہت چاہتا ہوں اوسکو کچھ نہیں دیتا اس خوف سے کہ کہیں اوندھے منہ جہنم میں نہ جاویں **ف** مومن اور مسلم میں اس حدیث سے فرق نکلا کیونکہ سعد نے اوسکو مومن کہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو مسلم کہا تو معلوم ہوا کہ ایمان میں کمی بیشی ہوتی ہے اس لیے کہ مسلم میں ہے ایمان ہے مگر وہ کامل نہیں ہے اس لیے

کہ اوسکے اعمال صالحہ اور نیک نہین ہین یا اسوجہ سے کہ اوسکی تصدیق اوس قدر یقینی نہین ہے جیسے مومن کے کیونکہ مومن کا ایمان دلائل مبنی ہے
اور مسلم کا اسلام تقلیدی ہے **عن** الزہری قال لہ تؤمنوا ولکن قولوا اسلمنا قال فی ان الاسلام الکلمۃ والایمان
العمل ترجمہ زہری نے کہا یہ جو اللہ نے فرمایا اعراب سے تم ایمان نہین لائے ہو لیکن یون کہو ہم مسلمان ہوگئے ہمارے نزدیک اسکا مطلب یہ
ہے کہ اسلام زبان سے اقرار کرنیکا نام ہے اور ایمان نیک کامونکا بجالانا ہے **عن** سعد ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قسم یوما
الناس قسما فقلت اعط فلانا فانہ مومن قال او مسلم انی لاعطی الرجل العطاء وغیرہ احب الیہ منہ فخافۃ ان
یکب علی وجہہ ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ نے لوگون کو مال بانٹا اور ایک شخص کو نہ دیا میں نے کہا
فلانے کو بھی دیجیے وہ مومن ہے آپنے فرمایا یا مسلم ہے میں ایک شخص کو دیتا ہون اور جسکو نہین دیتا ہون اوس سے زیادہ مجھکو محبت ہے مگر جسکو
دیتا ہون تو اس ڈر سے دیتا ہون کہ کہین وہ جہنم مین اوندہے منہ گرے (یعنی دین اسلام سے پھر کر کافر نہ ہوجاوے) مال کے شوق مین کیونکہ اوس کا
اسلام ابھی کامل نہین ہوا پس اگر اوسکا دل ملائمیت لیے اوسکو مال نہ دینگے تو ڈر ہے کہ وہ دین سے پھر جاوے اور جو لوگ دین مین مضبوط ہین اونسے
مجھکو بہت محبت ہے لیکن اونکے پھر جانے کا ڈر نہین اسوجہ سے اونکو مال دینا اتنا ضرور نہین جانتا یہ کوئی نہ سمجھے کہ مجھکو اونکا خیال نہین ہے
عن ابن عباس قال ان وفد عبد القیس لما قدموا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لہم بالایمان باللہ قال
تدرون ما الایمان باللہ قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ واقام الصلوۃ وایتاء
الزکوۃ وصوم رمضان وان تعطوا الخمس من المغنم ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے عبد القیس کے بھیجے ہوئے لوگ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس
آئے تو آپنے اونکو حکم کیا اللہ پر ایمان لانیکا آپنے فرمایا تم جانتے ہو اللہ پر ایمان کیا ہے انہون نے کہا اللہ اور اوسکا رسول خوب جانتا ہے آپنے فرمایا ایمان اسپر ہے
کہ گواہی دیوے بیشک کی کہ نہین ہے کوئی سچا معبود سوا اللہ کے اور بیشک محمد اوسکے رسول ہین اور وقت پر ادا کرے نماز کو اور زکوۃ دیوے اور
رمضان کے روزے رکھے اور پانچوان حصہ غنیمت کا مال مین سے دیوے **ف** اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ نیک عمل ایمان مین داخل ہین پھر جو کوئی نیک
عمل نہ کریگا اوسکا ایمان کم ہوگا اور جو کریگا اوسکا ایمان زیادہ ہوگا **عن** ابی امامۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من احب للہ
وابغض للہ واعطی للہ ومنع للہ فقد استکمل الایمان ترجمہ ابو امامہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص محبت
رکھے اللہ کے لیے اور دشمنی رکھے اللہ کے لیے اور دیوے اللہ کے لیے اور نہ دیوے اللہ کے لیے اوسنے اپنا ایمان پورا کیا (ورنہ اوسکا ایمان ناقص ہے)
عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لا ترجعوا بعدی کفارا یضرب بعضکم رقاب بعض ترجمہ عبد اللہ بن
عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد کافر مت ہوجاؤ ایکدوسرے کی گردن مارنے لگو معلوم ہوا کہ گناہون سے
ایمان مین نقص ہوتا ہے کفر مین تو بہت ہے **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما رجل سلم
اخاہ مسلما فان کان کافرا فکما قال وان لم یکن کافرا کان ہو الکافر ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو
دوسرے مسلمان کو کافر کہے تو اگر وہ کافر ہے تو بہتر ورنہ یہ کہنیوالا کافر ہوجاویگا (اس لیے کہ مسلمان کو کافر کہنا بھی کفر ہے اللہ سے بچاوے)
عن عبید اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربع من کن فیہ کان منافقا خالصا ومن کانت فیہ خلۃ

من کان فیه خلة من نفاق حتی یدعها اذا حدث کذب واذا وعد اخلف واذا عاهد غدر واذا خاصم فجر ترجمہ سے ظاہر ہے

سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص میں چار یا دو خصلتیں ہوں وہ منافق ہے اور جس میں ایک خصلت ہو اس میں ایک خصلت نفاق کی ہے جبتک اسکو چھوڑ نہ دے یہ منافق کی خصلتیں ہیں جب بات کہے جھوٹ کہے اور جب وعدہ کرے تو خلاف کرے اور جب قرار کرے تو پورا نہ کرے عہد کو توڑے اور جب کسی سے لڑے تو زبان سے گالیاں بکے یعنی سخت وست کہے اور گالیاں بکنا بیہودہ شرافت کے خلاف ہے ۱۲ عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله

علیه وسلم لا یزنی الزانی حین یزنی وهو مؤمن ولا یسرق السارق حین یسرق وهو مؤمن ولا یشرب الخمر حین یشربها وهو مؤمن ولا ینتهب

معروف یرفع الناس الیه فیها ابصارهم حین ینتهبها وهو مؤمن ولا یغل احدکم حین یغل وهو مؤمن فایاکم ایاکم ۱۲ بعد تم جمعہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زنا کرنیوالا زنا کرتے وقت مومن نہیں رہتا اور شراب پینیوالا شراب پیتے وقت مومن نہیں رہتا اور چوری کرنیوالا چوری کرتے وقت مومن نہیں رہتا بلکہ ایمان اوس سے جدا ہوجاتا ہے یا اوس میں نقص آجاتا ہے پھر توبہ سے ایمان کی جگہ ہوجاتی ہے یعنی اگر توبہ کرلی تو پھر ایمان درست ہوگیا

کی انتہی والا ہے عن ابی هریرة یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا زنی الرجل خرج منه الایمان کان علیه کالظلة فاذا اقلع رجع الیه الایمان ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی آدمی زنا کرتا ہے تو ایمان اوس میں سے نکلکر اوسکے سر پر مثل ایک سایہ کے رہتا ہے جب وہ یہ کام کرچکتا ہے تو ایمان پھر پہونچ آتا ہے ف طیبی کہتے ہیں یہ حدیث اوس حدیث کی مفسر ہے جس میں ہے الحیاء شعبة من الایمان یعنی حیا ایمان کا ایک شعبہ ہے کہ ایمان کے ساتھ رہتا ہے جب وہ یہ کام کرچکتا ہے تو ایمان بھی

الجزو الثلثون

پارہ تیسوان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال القدریۃ مجوس ھذہ الامۃ ان مرضوا فلا تعودوھم وان ماتوا فلا تشھدوھم ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قدریہ مجوس ہین اس اُمت کے اگر وہ بیمار ہون تو اونکی بیمار پرسی کو نہ جاؤ اگر مرجاوین تو اون کے جنازہ مین شریک نہ ہو

ف قدریہ وہ فرقہ ہے جو کہتا ہے بندہ اپنے افعال کا آپ خالق ہی اس فرقے کو مجوس سے مشابہت دی کیونکہ مجوس کہتے ہین ایک خیر کا خالق یعنے یزدان اور ایک شر کا خالق ہے یعنے اہرمن - اہل سنت کے نزدیک خیر و شر سب کا خالق ایک ہی ہے یعنے اللہ سبحانہ جیسے فرماتا ہے - ہل من خالق غیر اللہ اور فرماتا ہے واللہ خلقکم وما تعملون اور فرماتا ہی خالق کل شئ البتہ اوس نے بندے کو اختیار دیا ہی وہ اپنے اختیار سے اگر نیک کام کریگا تو ثواب ملیگا اگر بد کام کریگا تو عذاب ہوگا - لیکن یہ مسئلہ بہت باریک اور تفصیل طلب ہے اور اسکی تحقیق بڑی بڑی کتابون مین ہی - حافظ سراج الدین قزوینی نے اس حدیث کو موضوع کہا اور ابن حجر نے اونکی رد مین لکھا کہ اس حدیث کو ترمذی نے حسن کہا اور حاکم نے صحیح کہا اور رجال اسکی صحیح کے ہین البتہ اس مین دو علتین ہین اور اون دونونکا محدثین نے جواب دیا ہی (مرقاۃ الصعود مع زیادہ) **عن** حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکل امۃ مجوس ومجوس ھذہ الامۃ الذین یقولون لا قدر من مات منھم فلا تشھدوا جنازتہ ومن مرض منھم فلا تعودوھم وھم شیعۃ الدجال وحق علی اللہ ان یلحقھم بالدجال **ترجمہ** حذیفہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر اُمت مین مجوس ہین اور اس اُمت کے مجوس وہ ہین جو تقدیر کے قائل نہین ہین یعنے تقدیر کے منکر ہین اور کہتے ہین بندے اپنے افعال مین بالکل مختار ہے اور خود اون افعال کا خالق ہے اجو اون مین سے مرجاوے اوسکے جنازے مین نہ جاؤ اور جو اون مین سے بیمار ہو اوس کو دیکھنے کو نہ جاؤ اور وہ لوگ دجال کے گروہ ہین اور اللہ کو ضرور ہی اونکا ملانا دجال سے **عن** ابی موسیٰ الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ خلق آدم من قبضۃ قبضھا من جمیع الارض فجاء بنو آدم علی قدر الارض جاء منھم الابیض والاحمر والاسود وبین ذلک والسھل والحزن والخبیث والطیب **ترجمہ** ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے پیدا کیا آدم علیہ السلام کو ایک مٹھی خاک سے جو اوٹھایا اوسکو ساری زمین سے پھر آدم کی اولاد اپنی اپنی مٹی پر ہوئے کوئی سفید کوئی سرخ کوئی سیاہ اور ان مین کوئی نرم ہی کوئی سخت اور بد خلق کوئی ناپاک ہے (کافر) کوئی پاک (مسلمان)

عن علی قال کنا فی جنازۃ فیھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقیع الغرقد فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فجلس ومعه مخصرة فنكت بالمخصرة في الارض ثم رفع راسه فقال ما منكم من احد ما من
نفس منفوسة الا قد كتب الله مكانها من النار او من الجنة الا قد كتبت شقية او سعيدة
قال فقال رجل من القوم يا نبي الله افلا نمكث على كتابنا وندع العمل فمن كان من اهل السعادة
ليكونن الى السعادة ومن كان منا من اهل الشقوة ليكونن الى الشقوة فقال اما اهل السعادة
فييسرون للسعادة واما اهل الشقوة فييسرون للشقوة ثم قال نبي الله صلى الله عليه
وسلم فاما من اعطى واتقى وصدق بالحسنى فسنيسره لليسرى واما من بخل واستغنى وكذب بالحسنى
فسنيسره للعسرى ترجمہ حضرت علی رضؓ سے روایت ہی ہم ایک جنازہ مین موجود تھے جس مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم بھی تھے بقیع الغرقد بقیع قبرستان ہی مدینہ منورہ کا اور غرقد ایک درخت ہی کانٹہ دار جو بقیع مین تھا مین گیا
تشریف لائے اور بیٹھے آپ کے ہاتھ مین ایک چھڑی تھی اوس کی نوک زمین پر ماری تھی پھر آپ نے اپنا سر اونچا کیا اور
فرمایا تم مین سے کوئی باقی نہین ہے یا کوئی نفس پیدا نہین ہوا مگر اللہ نے اوسکا ٹھکانا لکھدیا ہے جنت یا دوزخ میں
اور یہ بھی لکھا ہے کہ وہ شقی (بدبخت) یا سعید (نیکبخت) ہی یہ سنکر جو لوگ بیٹھے تھے اون مین سے ایک شخص نے
کہا یا نبی اللہ پھر ہم اللہ کے لکھے پر اعتماد کرین اور عمل کرنا چھوڑ دین جو نیک بخت لکھا ہوگا وہ ضرور نیکبختی کیطرف جاویگا
اور جو بدبخت لکھا ہوگا وہ ضرور بدبختی کیطرف جاویگا آپ نے فرمایا عمل کرو ہر ایک کو توفیق دیجاویگی جو نیک بخت ہی
وہ نیکبختی کی توفیق دیا جاویگا اور جو بدبخت ہی وہ بدبختی کی توفیق دیا جاویگا پھر آپ نے فرمایا فاما من اعطى الآیۃ یعنے
اللہ جل جلالہ نے بھی سورہ واللیل مین ایسا ہی ارشاد فرمایا کہ جو شخص دیوے اور خدا سے ڈرے اور کلمہ توحید کو سچ جانے اور اسپر
یقین کرے تو ہم اوسکو توفیق دینگے آسانی اور خوشی کی (یعنے جنت عنایت کرینگے) اور جو شخص کنجوسی کرے اور نیک اعمال کیطرف
خیال نہ کرے اور کلمہ توحید کو جھٹلاوے تو ہم اوسکو توفیق دینگے سختی اور بدبختی کی (یعنے جہنم مین لیجاوینگے) ۵۵ خطابی
کہا جب کہ اس حدیث مین اچھی طرح تامل کرے تو جتنے شبہے تیرے دل مین تقدیر کے باب مین گزرتے ہین وہ سب قائم ہوجاوینگے
اسواسطے کہ پوچھنے والے نے کوئی بات نہ چھوڑی جسکا پوچھنا تقدیر کے باب مین ضرور تھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اوسکو بتلادیا کہ اس مسئلہ مین قیاس کو دخل نہین ہے اور سوال کرنا لغو ہے اور یہ امر ایسا ہے جو دنیا کے اور امورون کی مانند
نہین ہے جسکا خاص مخبر بی معلوم ہوسکے اور آپ نے فرمایا کہ اعمال صالحہ کیے جاوین تاکہ نشانی ہو سعادت اور نیکبختی کی اور
عن یحیی بن یعمر قال کان اول من تکلم فی القدر بالبصرة معبد الجهنی فانطلقت انا وحمید
بن عبد الرحمن الحمیری حاجین او معتمرین فقلنا لو لقینا احدا من اصحاب رسول الله صلی الله علیه
وسلم فسالناه عما یقول هؤلاء فی القدر فوفق الله لنا عبد الله بن عمر داخلا فی المسجد فاکتنفته
انا وصاحبی فظننت ان صاحبی سیکل الکلام الی فقلت ایا عبد الرحمن انه قد ظهر قبلنا ناس یقرءون القرآن

ویتقفرون العلم ویزعمون ان لا قدر ولا امر انف فقال اذا لقیت اولئک فاخبرهم انی بری منهم وانهم
برآء منی والذی یحلف به عبد الله بن عمر لو ان لاحدهم مثل احد ذهبا فانفقه ما قبله الله منه حتی یؤمن
بالقدر ثم قال حدثنی عمر بن الخطاب قال بینا نحن عند رسول الله صلی الله علیه وسلم اذ طلع علینا رجل
شدید بیاض الثیاب شدید سواد الشعر لا یری علیه اثر السفر ولا نعرفه حتی جلس الی رسول الله صلی
الله علیه وسلم فاسند رکبتیه الی رکبتیه ووضع کفیه علی فخذیه وقال یا محمد اخبرنی عن الاسلام قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم الاسلام ان تشهد ان لا الٰه الا الله وان محمدا رسول الله وتقیم الصلوٰة
وتؤتی الزکوٰة وتصوم رمضان وتحج البیت ان استطعت الیه سبیلا قال صدقت قال فعجبنا
له یسأله ویصدقه ثم قال فاخبرنی عن الایمان قال ان تؤمن بالله وملئکته وکتبه ورسله والیوم الآخر
وتؤمن بالقدر خیره وشره قال صدقت قال فاخبرنی عن الاحسان قال ان تعبد الله کانک تراه فان لم تکن
تراه فانه یراک قال فاخبرنی عن الساعة قال ما المسئول عنها باعلم من السائل قال فاخبرنی عن اماراتها
قال ان تلد الامة ربتها وان ترٰی الحفاة العراة العالة رعاء الشاء یتطاولون فی البنیان قال ثم
انطلق فلبثت ثلثا ثم قال یا عمر اتدری من السائل قلت الله ورسوله اعلم قال فانه جبریل اتاکم یعلمکم
دینکم ترجمہ یحییٰ بن یعمر سے روایت ہے پہلے جنہوں نے تقدیر کے مسئلہ مین گفتگو کی معبد جہنی تھا بصرہ مین تو مین اور حمید بن
عبد الرحمن حمیری کے ارادہ سے نکلے اور اپنے دل مین کہا اگر کسی صحابی سے ملاقات ہوجاوے اور جو گفتگو یہ لوگ تقدیر کے بارے مین
ہین اوسکی تحقیق کرلین (تو بہت بہتر ہو) پھر اللہ تعالیٰ نے ایسی ہی توفیق دی کہ عبد اللہ بن عمر کو مسجد مین جاتے ہوئے ملے مین نے
(یا ابا عبد الرحمن کنیت ہے حضرت عبد اللہ بن عمر کی) ہماری طرف کچھ لوگ نکلے ہین جو قرآن پڑھتے ہین اور اوس مین بکمال
بھالتے ہین وہ کہتے ہین تقدیر کوئی چیز نہین ہے سب کام یون ہی ہوگئے ہین یعنے پہلے سے اللہ جل جلالہ
نے کسی کے بارے مین کچھ نہین لکھا کہ وہ جنتی ہے یا دوزخی ہر شخص اپنے عملون کی وجہ سے جنت مین جاویگا
یا دوزخ مین) عبد اللہ بن عمر نے کہا جب تو اون لوگون سے ملے تو کہدیجیو مین اون سے بیزار ہون وہ مجھ
سے بیزار ہین قسم ہے اوس شخص کی جس کی عبد اللہ قسم کھایا کرتا ہے (یعنی اللہ جل جلالہ) اگر کسی کے پاس احد پہاڑ برابر سونا
ہو پھر وہ اوسکو خرچ کردے اللہ کی راہ مین تو بھی اللہ اسکو قبول نہ کریگا جبتک وہ تقدیر پر ایمان نلاوے بعد اوس کے کہا مجھ سے
نقل کیا عمر بن الخطاب نے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس بیٹھے تھے اتنے مین ایک شخص دکھلائی دیا جو بہت اچھے کپڑے پہنے تھا
اور بال اوسکے خوب کالی تھے یہ نہین معلوم ہوتا تھا کہ وہ سفر سے آیا ہے نہ ہم اوسکو پہچانتے تھے وہ آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
بیٹھ گیا اور اپنے گھٹنے آپ کے گھٹنون سے ملادیے پھر اوسنے کہا اے محمد مجھ کو بتا اسلام کیا چیز ہے آپ نے فرمایا اسلام یہ ہے کہ تو گواہی
دے یہ بات کی کوئی معبود سچا نہین ہے سوا اللہ کے اور حضرت محمد اوسکے بھیجے ہوئے ہین اور نماز کو قائم کرے اور زکوٰۃ دیدے

اور رمضان کے روزے رکھے اور بیت اللہ کا حج کرے اگر تجھ کو طاقت ہو اوس شخص نے کہا سچ کہا ہم کو تعجب ہوا کہ خود ہی پوچھتا ہے پھر آپ ہی سچ کہتا ہے پھر اوس شخص نے کہا مجھکو بتاؤ ایمان کیا ہے آپ نے فرمایا ایمان یہ ہے کہ تو یقین کرے اللہ پر اور اوسکے فرشتوں پر اور اوسکی کتابوں پر اور اوس کے پیغمبروں پر اور ایمان لاوے تو تقدیر پر کہ برا بھلا سب اللہ کیطرف سے ہے پھر اوس شخص نے کہا سچ کہا پھر اوس نے کہا مجھکو بتاؤ احسان کیا ہے آپ نے فرمایا احسان یہ ہے کہ تو اللہ کو پوجے اسطرح جیسے تو اوسکو دیکھ رہا ہے اگر یہ نہ ہو سکے تو یہ تو ہو کہ وہ تجھکو دیکھ رہا ہے پھر اوس شخص نے کہا مجھکو بتاؤ قیامت کب ہوگی آپ نے فرمایا جس شخص سے پوچھا جاوے وہ پوچھنیوالے سے زیادہ نہیں جانتا اوس شخص نے کہا پھر مجھکو اوس کے نشانیاں بتاؤ آپ نے فرمایا اوسکی نشانی یہ ہے کہ لونڈی اپنی بیوی کو جنیگی یا اپنے میاں کو جنیگی (یعنے لونڈی سے اولاد بہت پھیلیگی تو بیٹی بیٹا گویا اپنے ماں کے مالک ہونگے یا بیٹی بیٹیاں ماؤں پر ایسی حکومت کرینگے کہ اون کو اپنی لونڈی کی برابر سمجھینگے اور اون کی نافرمانی کرینگے) اور تو ننگے کھلے محتاج بکریاں چرانیوالوں کو دیکھے گا وہ اونچی اونچی عمارتیں بناوینگے پھر وہ شخص چلا گیا حضرت عمرؓ کہا میں تین دن تک (یا تین ساعت تک) آپ پاس ٹہرا رہا (ایک نسخہ میں ملتا ہے بعوض ثلثا کے یعنے تھوڑی دیر تک ٹہرا رہا) آپ نے پوچھا ہے عمر تو جانتا ہے یہ پوچھنیوالا کون تھا میں نے کہا اللہ اور اوس کا رسول خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا وہ شخص جبرئیل علیہ السلام تھے تم کو دین سکھانے کیلیے آئے تھے دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے قال وسالہ رجل من مزینۃ او جھینۃ فقال یا رسول اللہ فیما نعمل افی شئ قد خلا ومضی او شئ یستانف الآن قال فی شئ قد خلا ومضی فقال الرجل او بعض القوم ففیم العمل قال ان اھل الجنۃ میسرون لعمل اھل الجنۃ وان اھل النار میسرون لعمل اھل النار ترجمہ جب آپ نے تقدیر کا بیان کیا تو ایک شخص قبیلہ مزینہ یا جہینہ سے کہنے لگا یا رسول اللہ پھر ہم کیا جانکر عمل کریں کیا یہ جانکر کہ تقدیر میں سب کچھ لکھا گیا ہے یا یوں ہی نئی طور سے آپ نے فرمایا نہیں بھی جانکر کہ جسکے تقدیر میں لکھا گیا ہے پھر ایک شخص بولا کچھ لوگ بولی پھر عمل کیا ضرور ہے آپ نے فرمایا جنت میں جانیوالی توفیق دیجاوینگے جنتیوں کے اعمال کی اور دوزخ میں جانے والی توفیق دیجاوینگے دوزخیوں کے اعمال کی ایک روایت میں یوں ہے قال فما الاسلام قال اقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ وحج البیت وصوم شھر رمضان والاغتسال من الجنابۃ ترجمہ اوس شخص نے کہا مجھکو بتایئے کہ اسلام کیا ہے آپ نے فرمایا وقت پر نماز پڑہنا اور زکوۃ دینا اور حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا اور جنابت سے غسل کرنا

عن ابی ذر وابی ھریرۃ قالا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجلس بین ظھرانی اصحابہ فیجیئ الغریب فلا یدری ایھم ھو حتی یسال فطلبنا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نجعل لہ مجلسا یعرفہ الغریب اذا اتاہ قال فبنینا لہ دکانا من طین فجلس علیہ وکنا نجلس بجنبتیہ فذکر نحو حدیث الخبر فاقبل رجل وذکر ھیئتہ حتی سلم من طرف السماط فقال السلام علیک یا محمد قال فرد علیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ ابوذر اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے بیچ میں بیٹھتے تو جب کوئی نیا شخص آتا

آپ کو نہ پہچانتا جبتک پوچھتا نہین ہم نے چاہا کہ آپ کیواسطے ایک ایسی جگہہ بیٹھنے کی بنا دین کہ نیا شخص آتے ہے آپ کو پہچان لے
راوی نے کہا پھر ہم نے آپ کو لیی ایک چبوترہ مٹی کا بنایا آپ اوسپر بیٹھے اور ہم آپکے آس پاس بیٹھے پھر بیان کیا حدیث کو اسی
طرح بعد اوس کے کہا ایک شخص آیا جسکی شکل اونہون نے بیان کی یہانتک کہ اوس نے جماعت کے کنارے سے سلام کیا اور
کہا السلام علیک یا محمد آپ نے سلام کا جواب دیا وہ شخص جبرئیل علیہ السلام تھے پھر بیان کیا حدیث کو خیر تک جیسی اوپر گزری

عن ابن الدیلمی قال اتیت الی ابی بن کعب فقلت له وقع فی نفسی شیء من القدر فحدثنی بشیء لعل
الله تعالی ان یذهبه من قلبی فقال لو ان الله تعالی عذب اهل سمواته واهل ارضه عذبهم و
هو غیر ظالم لهم ولو رحمهم کانت رحمته خیرا لهم من اعمالهم ولو انفقت مثل احد ذهبا فی سبیل
الله تعالی ما قبله الله تعالی منك حتی تؤمن بالقدر وتعلم ان ما اصابك لم یکن لیخطئك وما اخطأك
لم یکن لیصیبك فلو مت علی غیر هذا لدخلت النار قال ثم اتیت عبد الله بن مسعود فقال مثل
ذلك قال ثم اتیت حذیفة بن الیمان فقال مثل ذلك ثم اتیت زید بن ثابت فحدثنی عن النبی صلی
الله علیه وسلم مثل ذلك ترجمہ عبد اللہ بن فیروز دیلمی سے روایت ہے مین ابی بن کعب کے پاس گیا اور اون سے کہا میرے دل مین
تقدیر کی طرف سے کچھہ شبہ آگیا ہے تو کچھ بیان کر شاید اللہ تعالی اس شبہ کو میری دل سے دور کردے ابی نے کہا اگر اللہ تعالی
جتنے لوگ آسمانون اور زمین مین ہین سب کو عذاب کرے تو وہ کبھی ظالم نہ ہوگا (کیونکہ ظلم کہتے ہین غیر کے ملک مین تصرف
کرنیکو اور آسمان و زمین اور جو کچھہ اون دونون مین ہے سب اللہ کے ملک ہے) اور جو سب پر رحمت کرے تو اوسکی رحمت اون کے لیے
اون کے عملون سے زیادہ بہتر ہوگی اور جو تو احد پہاڑ برابر سونا خدا کی راہ مین صرف کرے تو اللہ اوسکو قبول نہ کریگا جبتک تو تقدیر پر
ایمان نہ لاوے اور جانے کہ جو تجھہ پہونچا وہ ضرور پہونچنے والا تہا اور جو نہین پہونچا وہ کبھی پہونچنے والا نہ تہا اگر تو اس اعتقاد
کے اور کسی اعتقاد پر مریگا جہنم مین جاویگا پھر مین عبد اللہ بن مسعود پاس آیا اونہون نے بھی ایسا ہی کہا پھر حذیفہ بن الیمان پاس آیا
اونہون نے بھی ایسا ہی کہا پھر زید بن ثابت پاس آیا اونہون نے بھی ایسی ہی حدیث بیان کی عن ابی حفصة قال قال لی عبادة بن الصامت
لابنه یا بنی انك لن تجد طعم حقیقة الایمان حتی تعلم ان ما اصابك لم یکن لیخطئك وما اخطأك لم یکن لیصیبك
سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان اول ما خلق الله تعالی القلم وقال له اکتب فقال رب وماذا اکتب قال
اکتب مقادیر کل شیء حتی تقوم الساعة یا بنی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من مات علی غیر هذا
فلیس منی ترجمہ ابو حفصہ سے روایت ہے عبادہ بن صامت نے اپنے بیٹے سے کہا ای بیٹے میرے تو ایمان کے حلاوت کبھی نہ
پاویگا جبتک یہ نہ سمجھے کہ جو تجھے پہونچا وہ کبھی چوکنے والا نہ تہا اور تجھہ نہ پہونچا وہ کبھی ملنے والا نہ تہا مین نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا اللہ تعالی نے پہلے قلم کو پیدا کیا اور اوس سے کہا لکھ اوس نے کہا کیا لکھون فرمایا
لکھہ ہر چیز کا اندازہ قیامت تک اے بیٹے میرے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تہے جو کسی اور اعتقاد پر

مرے دو بجہہ سے علاقہ نہیں کہتا عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال استبّ آدم وموسیٰ فقال
موسیٰ یا آدم انت ابونا خیبتنا واخرجتنا من الجنۃ فقال آدم انت نبی اصطفاک اللہ بکلامہ و
خط لک التوراۃ بیدہ تلومنی علی امر قدرہ علی قبل ان یخلقنی بار بعین سنۃ فحج آدم موسیٰ رواہ مسلم
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدم اور موسیٰ علیہما السلام نے بحث کی موسیٰ نے کہا اے آدم تم ہمارے باپ
ہو تم ہی نے ہم کو محروم کیا اور جنت سے نکلوایا اللہ کی نافرمانی کرکے اور ہم سب جنت میں آدم سے کہتے ہیں آدم نے کہا ای موسیٰ
تو وہ ہے جسکو اللہ نے برگزیدہ کیا اوس سے بات کرکے اور تیرے لیے توراۃ شریف کو اپنے ہاتھ سے لکھا کیا تو مجھ پر ملامت کرتا ہے اوس کام
پر جو اللہ نے میری تقدیر میں لکھدیا تھا چالیس برس سے پہلے میری پیدائش سے پھر غالب ہوگئے آدم موسیٰ پر ف پیغمبر سے علیہ السلام
بحث میں مغلوب ہوگئے اور آدم غالب ہوئے اسوجہ سے کہ بشر کو دوسرے بشر کے گناہ پر اعتراض اور مواخذہ نہیں ہوسکتا یہ تو خالق
کا منصب ہے کہ وہ اپنے مخلوق سے گناہ کا مواخذہ کرے یا معاف کردیوے ایک حدیث میں ہے تم بندوں کے گناہوں
کو اسطرح نہ دیکھو گویا تم رب ہو بلکہ اسطرح دیکھو کہ تم بندے ہو عن عمر بن الخطاب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ان موسیٰ قال یا رب ارنا آدم الذی اخرجنا ونفسہ من الجنۃ فاراہ اللہ آدم فقال انت ابونا
آدم فقال آدم نعم قال انت الذی نفخ اللہ فیک من روحہ وعلمک الاسماء کلہا وامر الملئکۃ
فسجدوا لک فقال نعم قال فما حملک علی ان اخرجتنا ونفسک من الجنۃ قال لہ آدم ومن انت قال انا
موسیٰ قال انت نبی بنی اسرائیل الذی کلمک اللہ من وراء الحجاب لم یجعل بینک وبینہ رسولا من خلقہ قال
نعم قال افما وجدت ذلک کائنا فی کتاب اللہ قبل ان اخلق قال نعم قال فبم تلومنی فی شیء
سبقنی من اللہ تعالی فیہ القضاء قبلی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عند ذلک فحج آدم موسیٰ
علیہما السلام ترجمہ حضرت عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت موسیٰؑ نے کہا ای رب یہ
دکھلا دے مجھکو آدم علیہ السلام کو جنہوں نے ہم کو اور خود اپنے تئیں بھی جنت سے نکالا تو اللہ تعالی نے دکھلا دیا اونہیں آدم علیہ السلام
کو موسیٰ علیہ السلام نے آدم علیہ السلام سے کہا تم ہمارے باپ آدم ہو اونہوں نے کہا ہاں موسیٰ نے کہا تم وہی آدم ہو جن میں
اللہ تعالی نے اپنے پیدا کی ہوئی روح پھونکی اور سب نام اونکو بتائے اور فرشتوں کو حکم کیا اونہوں نے سجدہ کیا تم کو اونہوں نے
کہا ہاں موسیٰ علیہ السلام نے کہا پھر تمہیں کیا ہوا کہ تم نے نکالا ہم کو اور اپنے تئیں بھی جنت سے حضرت آدم نے کہا تم کون ہو
انہوں نے کہا موسیٰ آدم نے کہا تم نبی ہو بنی اسرائیل کے تم سے باتیں کی اللہ جل جلالہ نے پردے کی آڑ سے بغیر کسی مخلوق
کے واسطے کے (یعنی اللہ نے خود تم سے کلام کیا اور کسی فرشتے کا ذریعہ نہیں کیا جیسے اور نبیا سے کیا) اونہوں نے کہا
ہاں آدم نے کہا کیا تم نہیں جانتے ہو کہ جو بات ہے کیا وہ اللہ کی کتاب میں موجود تھا میرے پیدا ہونے سے پہلے موسیٰ نے کہا کیوں نہیں
جانتا ہوں آدم نے کہا پھر تم کیا ملامت کرتی ہو اوس کام پر جسکو اللہ تعالی پہلے ہی لکھ چکا تھا پھر میرے پیدا ہونے سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فرمایا اوس وقت آدم غالب ہوگئے موسے علیہ السلام پر ترجمہ مسلم بن یسار الجہنی ان عمر بن الخطاب سئل عن
هذه الآية واذ اخذ ربك من بنى آدم من ظهورهم قال قرأ القعنبى الآية فقال عمر قد سمعت رسول
الله صلى الله عليه وسلم سئل عنها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله عز وجل خلق آدم ثم مسح
ظهره بيمينه فاستخرج منه ذرية فقال خلقت هؤلاء للجنة وبعمل اهل الجنة يعملون ثم مسح ظهره فاستخرج
منه ذرية فقال خلقت هؤلاء للنار وبعمل اهل النار يعملون فقال رجل يا رسول الله ففيم العمل فقال رسول
الله صلى الله عليه وسلم ان الله تعالى اذا خلق العبد للجنة استعمله بعمل اهل الجنة حتى يموت على عمل
من اعمال اهل الجنة فيدخله به الجنة واذا خلق العبد للنار استعمله بعمل اهل النار حتى يموت على عمل
من اعمال اهل النار فيدخله به النار ترجمہ مسلم بن یسار سے روایت ہے حضرت عمر رضہ سے کسی نے اس آیت کو پوچھا
واذ اخذ ربك من بنى آدم من ظهورهم ذريتهم واشهدهم على انفسهم الست بربكم قالوا بلى شهدنا
ان تقولوا يوم القيمة انا كنا عن هذا غافلين او تقولوا انما اشرك اباؤنا من قبل وكنا ذرية
من بعدهم افتهلكنا بما فعل المبطلون ف یاد کرا وسوقت کو جب تیرے رب نے آدم کی اولاد کو انکی پیٹ سے نکالا
پھر اونکو گواہ کیا اس بات پر کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں انہوں نے کہا کیوں نہیں ہم نے اسپر تم کو گواہ کر لیا کہ تم قیامت
میں یوں نہ کہو ہم اس سے غافل تھے یا یوں کہنے لگو ہمارے باپ دادا ہم سے پہلے شرک میں پڑ گئے ہم اونکی اولاد ہوئے کیا تو
ہم کو ہلاک کرتا ہے اوس گناہ سے جو جھوٹوں نے کیا ف حضرت عمر نے کہا میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے
اس آیت کو پوچھا آپ نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے آدم کو پیدا کیا پھر اونکی پیٹ پر اپنا داہنا ہاتھ پھیرا اور اولاد نکالی اور فرمایا میں نے
ان لوگوں کو جنت کے لیے پیدا کیا اور یہ لوگ جنتیوں کے کام کرینگے پھر اونکی پیٹ پر ہاتھ پھیرا اور اولاد نکالی اور فرمایا ان لوگوں کو
میں نے جہنم کے لیے پیدا کیا اور یہ لوگ جہنمیوں کے کام کرینگے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ پھر عمل سے کیا فائدہ آپ نے فرمایا اللہ جس
کسی بندے کو جنت کے لیے پیدا کرتا ہے تو اوس سے جنتیوں کے کام کراتا ہے یہانتک کہ وہ مرتا ہے جنتیوں کے کاموں میں سے کسی کام پر یعنے
خاتمہ بخیر ہوتا ہے تو اوسکو جنت میں لیجاتا ہے اور جب کسی بندے کو دوزخ کے لیے پیدا کرتا ہے تو اوس سے دوزخیوں کے
کام کراتا ہے یہانتک کہ وہ دوزخیوں کے کاموں میں سے کسی کام پر مرتا ہے یعنے خاتمہ برا ہوتا ہے معاذ اللہ پھر اوسکو دوزخ
میں لیجاتا ہے عن ابی بن کعب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الغلام الذى قتله الخضر طبع
کافرا ولو عاش لارهق ابويه طغيانا وكفرا ترجمہ ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
سلم نے فرمایا جس غلام کو خضر علیہ السلام نے قتل کیا تھا وہ پیدا ہوا تھا کافر پس اگر زندہ رہتا تو اوسکی تقدیر میں یہ لکھا تھا کہ اگر بڑا ہوگا تو اپنے
ہوجاویگا اور جو وہ جیتا تو اپنے ماں باپ کو شرارت اور کفر میں پھانس دیتا عن ابی بن کعب قال سمعت رسول الله
صلى الله عليه وسلم يقول فى قوله وامّا الغلام فكان ابواه مؤمنين وكان طبع يوم طبع كافرا

ہین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر سنی وامّا الغلام فکان ابواہ مؤمنین کہ وہ لڑکا جسکا ن پیدا ہوا تہا کفر پیدا ہوا تہا یعنی اوسکی تقدیر مین یہہ لکہا تہا کہ بڑا ہوکر کافر ہوجاویگا **عن** ابی بن کعب عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال ابصر الخضر غلاما یلعب مع الصبیان فتناول راسہ فقلعہ فقال موسیٰ اقتلت نفسا زاکیۃ ترجمہ ابی بن کعب سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خضر علیہ السلام نے ایک لڑکے کو لڑکون کے ساتہ کہیلتا ہوا دیکہا اوسکے سر کو پکڑکر اکہیڑ لیا موسیٰ نے کہا اقتلت نفسا زکیۃ بغیر نفس یعنے تو نے مار ڈالا ایک شخص کو جس نے کوئی خون نہین کیا تہا **عن** عبد اللہ بن مسعود قال حدثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو الصادق المصدوق ان خلق احدکم یجمع فی بطن امہ اربعین یوما ثم یکون علقۃ مثل ذلک ثم یکون مضغۃ مثل ذلک ثم یبعث اللہ الیہ ملکا فیؤمر باربع کلمات فیکتب رزقہ واجلہ وعملہ ثم یکتب شقی او سعید ثم ینفخ فیہ الروح فان احدکم لیعمل بعمل اہل الجنۃ حتی ما یکون بینہ وبینہا الا ذراع او قید ذراع فیسبق علیہ الکتاب فیعمل بعمل اہل النار فیدخلہا وان احدکم لیعمل بعمل اہل النار حتی ما یکون بینہ وبینہا الا ذراع او قید ذراع فیسبق علیہ الکتاب فیعمل بعمل اہل الجنۃ فیدخلہا ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمسے بیان کیا اور آپ سچے ہین کہ تم مین سے ہر ایک شخص کا نطفہ اوسکی ماں کے پیٹ مین اکہٹا کیا جاتا ہی چالیس دن مین پہر وہ ایک خون کی پہٹکی ہوجاتا ہی پہر ایک گوشت کا ٹکڑا ہوجاتا ہی پہر اللہ اوسکی پاس ایک فرشتے کو بہیجتا ہی وہ چار باتین اللہ کے حکم سے لکہتا ہے ایک تو روزی اوسکی دوسری عمر اوسکی تیسری عمل اوسکی چوتہی یہہ وہ شقی ہی یا سعید ہے پہر اوس مین روح پہونکی جاتی ہی تم مین سے کوئی عمل کیا کرتا ہی جنتیون کی سی جب اوسکی اور جنت کی بیچ مین ایک ہاتہہ کے برابر فاصلہ رہ جاتا ہی تو اوسکی تقدیر کا لکہا پورا ہوجاتا ہے اور وہ جہنمیون کا کام کرتا ہی تو جہنم مین جاتا ہی اور تم مین سے کوئی دوزخیون کے کام کیسے ہی کرتا ہے یہانتک کہ دوزخ سے ایک ہاتہہ برابر فاصلہ رہ جاتا ہے پہر اوس پر تقدیر کا لکہا غالب ہوتا ہی وہ جنتیون کا کام کرلیتا ہے اور جنت مین جاتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خاتمے کا بڑا اعتبار ہی اچہے یا برے ہی کامون پر پورا یقین نہین ہوسکتا کہ آدمی جنت مین جاویگا یا دوزخ مین جاویگا مومن کو چاہیے کہ ہمیشہ نیک اعمال کرتا رہی اور خدا سے خاتمہ ہونے کی دعا کرتا رہی امید ہی کہ جب ساری عمر نیک اعمال کریگا تو آخر مین بھی اوس سے نیک ہی کام صادر ہوگا واللہ اعلم **عن** عمران بن حصین قال قیل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا رسول اللہ اعلم اہل الجنۃ من اہل النار قال نعم قال ففیم یعمل العاملون قال کل میسر لما خلق لہ ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچہا یا رسول اللہ کیا جنتی اور جہنمی پہلے ہی سے معلوم ہوچکے ہین اللہ کے علم مین آپ نے فرمایا ہان اوس نے کہا پہر عمل کرنیوالے کس بہروسے پر عمل کرتے ہین آپ نے فرمایا ہر عمل کرو ہر ایک توفیق دیا جاویگا اوس کام کی جسکے لیے وہ پیدا کیا گیا **عن** عمر بن الخطاب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یتجالسوا اہل القدر ولا تفاتحوہم ترجمہ عمر بن

عمر بن الخطاب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بیٹھو قدریہ کے ساتھ اور مت ابتدا کرو اون سے ساتھ سلام
اور کلام کے **باب** فی ذراری المشرکین مشرکون کی اولاد کے بیان میں **عن** ابن عباس ان النبی النبی صلی اللہ
سئل عن اولاد المشرکین قال اللہ اعلم بما کانوا عاملین ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے
پوچھا مشرکون کی اولاد (یعنی جو لڑکے یا لڑکیاں اونکے بچپن میں مرجاوین) کو آپ نے فرمایا اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ وہ عمل کرتے
بڑے ہونیکے بعد (یعنی اللہ جل جلالہ اونکے حال کو خوب جانتا ہے کہ یہ بڑے ہوکر کافر رہیگا اور یہ اطاعت کریگا پس اپنے علم کے موافق
اونکا فیصلہ کریگا **عن** عائشۃ قالت قلت یارسول اللہ ذراری المؤمنین فقال من آبائہم فقلت یارسول اللہ بلا عمل
قال اللہ اعلم بما کانوا عاملین قلت یارسول اللہ فذراری المشرکین قال من آبائھم قلت بلا عمل قال اللہ اعلم بما کانوا
عاملین ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے میں نے کہا یارسول اللہ مؤمنین کے اولاد کا کیا حال ہوگا آپ نے فرمایا اپنی ماں باپ کا میں نے عرض کیا یارسول اللہ
بغیر عمل کے اونکا کیا حال ہوگا آپ نے فرمایا اللہ خوب جانتا ہے جو وہ عمل کرتے میں نے کہا یارسول اللہ مشرکین کے اولاد کا کیا حال ہوگا آپ نے فرمایا اپنے ماں باپ کا
میں نے کہا بغیر عمل کیے آپ نے فرمایا اللہ خوب جانتا ہے جو وہ عمل کرتے ف پس اللہ اپنے علم کیموافق مؤمنین اور مشرکین کے اولاد کا فیصلہ کریگا جسکو وہ جانتا ہے
کہ یہ نیک عمل کرتا اگر جیتا اوسکو وہ جنت میں لیجاویگا اور جسکو وہ جانتا ہے کہ یہ بد اعمال کرتا اگر جیتا اوسکو جہنم میں لیجاویگا اس مسئلہ میں علماء کے
اقوال میں بعضو نے کہا یہ قول ہے کہ اولاد اپنے ماں باپ کے تابع میں اگر ماں باپ مؤمنین ہیں تو جنت میں جاوینگے اگر مشرکین ہیں تو دوزخ میں جاوینگے
بعضونکے نزدیک اسی ظاہر حدیث پر یہ ہے کہ اللہ تعالی اون میں تفریق کریگا اور طیع کو گنہگار سے ممتاز کریگا بعضو نے اس مسئلہ میں توقف
کیا ہے بعضون نے اونکو جنتی کہا ہے بعضون نے دوزخی اور اللہ خوب جانتا ہے جو حق ہے **باب** میں **عن** عائشۃ ام المؤمنین قالت اتی النبی صلے
اللہ علیہ وسلم بصبی من الانصار یصلی علیہ قالت قلت یارسول اللہ طوبی لھذا لم یعمل شرا ولم یدرکہ فقال او غیر ذلک
یا عائشۃ ان اللہ خلق الجنۃ وخلق لھا اھلا وھم فی اصلاب آبائھم وخلق النار وخلق لھا اھلا وھم فی اصلاب آبائھم ترجمہ حضرت ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس انصار کی ایک
لڑکے کا جنازہ آیا نماز پڑھنے کے لیے تو میں نے کہا یارسول اللہ خوشی ہے اسکے لیے اس نے کوئی گناہ نہیں کیا نہ گناہ کو سمجھا
آپ نے فرمایا کیا تو ایسا ہی سمجھتی ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے اللہ تعالے نے جنت کو پیدا کیا اور اوس کے
لیے لوگون کو بھی پیدا کیا اور جنت کو اونہی لوگون کے واسطے بنایا اور وہ اپنی باپون کی پشت میں تھے
اور پیدا کیا جہنم کو اور بنایا جہنم کے لیے لوگون کو اور بنایا لوگون کو جہنم کے لیے اور وہ اپنے باپون کے
پشت میں تھے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل مولود
یولد علی الفطرۃ فابواہ یھودانہ وینصرانہ کما تناتج البھیمۃ ھل تحس من جدعاء حتی تکونوا انتم تجدعونھا قالوا یارسول اللہ افرایت من یموت وھو صغیر قال اللہ اعلم بما کانوا عاملین ترجمہ ابوہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بچہ پیدا ہوتا ہے فطرت پر پھر اسکے ماں باپ اسکو یہودی یا نصرانی یا مجوسی بناتے ہیں جیسے
چوپایہ سے بچہ پیدا ہوتا ہے کیا تم اوسکے کان کاٹتے ہو یہاں تک کہ وہ کٹا ہوا ہوتا ہے صحابہ نے کہا یارسول اللہ آپ کا کیا حکم ہے اگر کوئی بچہ

پھر اوسکی ماں باپ اوسکو یہودی اور نصرانی بنا دیتے ہین جیسے اونٹ صحیح و سالم جانور سے پیدا ہوتا ہے پھر اوس مین کم کی کٹا
نظر آتا ہے ویسے جانور کا بچہ صحیح و سالم پوری اعضا کے ساتھ پیدا ہوتا ہے اور وہ سب عیوب سے پاک ہوتا ہے پھر لوگ
اوسکے کان کاٹتے ہین داغ دیتے ہین اوسکی صورت بگاڑتے ہین اسی طرح آدمی کا بچہ بھی شرک اور کفر سے پاک ہوتا ہے پیدا
ہونے کیوقت اگر اوسکو یون ہی چھوڑ دیا جاوے تو اسلام جلدی تاثیر کرے مگر ماں باپ اوسکو شرک اور کفر مین پھانس دیتے
ہین) لوگون نے عرض کیا یارسول اللہ اوسکا کیا حال ہوگا جو بچپن مین مر جاوے آپ نے فرمایا اللہ خوب جانتا ہے جو وہ
عمل کرین گے ابن وہب نے کہا مین نے دیکھا مالک سے ایک شخص نے پوچھا اس حدیث سے اہل بدعت یعنی قدریہ حجت لاتے ہین
اس بات کی کہ برائی بھلائی انسان کے اختیار مین ہے اور تقدیر کوئی چیز نہین ہے کیونکہ اس حدیث مین ہے کہ بچہ کو جو
پیدا ہوتا ہے پھر انسان اوسکو یہودی اور نصرانی بنا دیتے ہین) امام مالک نے کہا تم اون پر حجت لاؤ اس حدیث کو آخر ہے کیا مگر اس
مین یہ ہے لوگون نے عرض کیا یارسول اللہ اوسکا کیا حال ہوگا جو بچپن مین مر جاوے آپ نے فرمایا اللہ خوب جانتا ہے
جو وہ عمل کرینگے اس سے معلوم ہوا کہ جو کچھ قیامت تک ہونیوالا تھا وہ سب پہلے اللہ جل جلالہ کے علم مین مقرر اور مقدر ہو چکا
تنبیہ اس حدیث سے بعض ملاحدہ یہہ استدلال کرتے ہین کہ جب انسان پیدا ہوتا ہے تو اوسکا کوئی مذہب نہین ہوتا
پس مذہب کا التزام ایک امر فضول ہے کیونکہ فطرت مین کوئی مذہب نہین اور مراد اسلام سے وہی حالت فطری ہے جو ہر ایک انسان
کو ولادت کیوقت ہوتی ہے نہ یہ اسلام جو علمائے اسلام نے ٹھہرایا ہے جواب اس کا یہہ ہے کہ اس حدیث کے معنے تم نہین سمجھے البتہ اوسنے

بعد روایت اس حدیث کے حجاج بن منہال سے روایت کیا قال سمعت حماد بن سلمۃ یفسر حدیث کل مولود یولد
علی الفطرۃ قال ھذا عندنا حیث اخذ اللہ علیہم المعھد فی اصلاب اٰبائھم حیث قال الست بربکم
قالوا بلی ترجمہ مین نے حماد بن سلمہ سے سنا وہ تفسیر کرتے تھے اس حدیث کی کہ مراد فطرت سے وہ عہد ہے جو اللہ تعالے نے انسان
سے لیا تھا جب وہ اپنی باپ دادا کی پشت مین تھے کہ مین تمہارا رب نہین ہون ان ہون نے کہا بیشک تو ہمارا رب ہے پس
مطلب حدیث کا یہہ ہے کہ جو بچہ دنیا مین پیدا ہوتا ہے وہ اسی اقرار پر پیدا ہوتا ہے پھر مشرکین اور یہود و نصاریٰ کی صحبت
توحید بھول جاتا ہے اور شرک اور کفر مین پھنس جاتا ہے عن عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الوائدۃ
والموءودۃ فی النار ترجمہ عامر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زندہ گاڑنیوالی اور جو زندہ گاڑی گئی
دونون جہنم مین جاوینگے ف زندہ گاڑنیوالے تو اسواسطے کہ وہ مشرک ہے اور اوس نے خون کیا ایک نفس کا بغیر قصاص کے
اور زندہ گاڑی گئی اسواسطے کہ وہ مشرک کی اولاد ہے اور وہ بھی تابع ہے اپنے ماں باپ کے اگر مسلمان عورت اپنی لڑکی کو گاڑدے
(زندہ ہی گڑھے مین) تو لڑکی کو جہنم مین جانا ضرور نہین عن انس ان رجلا قال یا رسول اللہ این ابی قال ابوک
فی النار فلما قفا قال ان ابی وابائک فی النار ترجمہ انس سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یارسول اللہ میرا باپ کہان
ہے آپ نے فرمایا تیرا باپ جہنم مین ہے جب وہ پیٹھ پھیر کر چلا آپ نے فرمایا میرا باپ بھی جہنم مین ہے اور تیرا باپ بھی جہنم مین ہے

دیر آپ نے اوسکی تسکین کے لیے فرمایا تاکہ اوسکو ملال نہ ہو اور وہ خوب سمجھ جاوے کہ آخرت مین کسی کا عمل دوسرے کے کام نہین آتا اور کافر مشرک کو کوئی عذاب سے بچا نہین سکتا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو اللہ کے حبیب ہین اور اوس کے سب بندون مین اللہ کے نزدیک زیادہ پیاری ہین اونکا باپ جہنم مین ہو تو میرا باپ کیونکر جنت مین ہو سکتا ہے بعض علماے نے جیسے جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے ثابت کیا ہی کہ اللہ تعالی نے آنحضرت کی کی ان باپ کو دوبارہ جلایا اور وہ اسلام سے شرف ہوئی اور عذاب سے مخلصی پائی بعضون نے کہا وہ شرک سے محفوظ تھے اور اسلام سے شرف نہ ہوئے کیونکہ وہ زمانہ فترت تہا اسلیے اون کو نجات ہوگی لیکن اکثر علما کے نزدیک دلائل اون کے دوبارہ جلائے جانے کے اور اسلام سے مشرف ہونیکی قوی نہین ہین اسلیے سکوت اس مسئلہ مین اولی اور انسب ہے واللہ اعلم **عن** انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشیطان یجری من ابن ادم مجری الدم ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان آدمی کے بدن مین اسطرح پہرتا ہے جیسے خون گردش کرتا ہے (یعنے ہر رگ و ریشہ مین شیطان کا اثر ہو سکتا ہے) **باب** فی الجہمیۃ جہمیہ کا بیان **ف** جہمیہ ایک فرقہ ہی بدتر گمراہ فرقون مین سے جو منسوب ہے جہم بن صفوان کی طرف اور ظہور اوسکا اوائل زمانہ تبع تابعین مین ہوا یہہ فرقہ منکر ہی اللہ جل جلالہ کے صفات کا جیسے استوا اور نزول اور سمع اور بصر اور کلام اور جلوس اور فوقیت کا جنکا ثبوت آیات اور احادیث سے ہی اور کہتا ہی کہ اللہ جل جلالہ خالی ہی اون صفات سے جو مخلوق مین پائی جاتی ہین جیسے اوترنا چڑہنا بیٹہنا دیکہنا سننا اہل حدیث اور ائمہ اہل سنت و جماعت نے سلفا اور خلفا اونکا خوب رد کیا ہی اور صفات اللہ کو متعدد احادیث اور آیات سے ثابت کیا ہی اکثر حدیث کی کتابون مین اس فرقہ کا رد موجود ہی اور اسکیواسطے ایک علحدہ باب ہی جس مین احادیث صفات بیان کیجاتی ہین زیادہ تفصیل کے اسمقام مین گنجایش نہین ہے جسکو منظور ہو وہ کتاب الانتہا فی الاستوا یا کتاب التنزول ابن تیمیہ یا کتاب العرش والعلو امام ذہبی کے ملاحظہ کرے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال الناس یتساءلون حتی یقال ھذا خلق اللہ الخلق فمن خلق اللہ فمن وجد من ذلک شیئا فلیقل امنت باللہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ لوگ لڑتے جھگڑتے اور بحث کرتے رہین گے یہانتک کہینگے اللہ نے تو تمام مخلوقات کو پیدا کیا پہر اللہ کو کس نے پیدا کیا تو جس شخص کو ایسا شبہہ گزرے وہ یون کہے ایمان لایا مین اللہ پر **ف** تاکہ ایمان اوسکا پہر نیا ہو جاوے دوسری روایت مین یون ہے فاذا قالوا ذلک فقولوا اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد ثم لیتفل عن یسارہ ولیستعذ باللہ من الشیطان ترجمہ یعنے جب لوگ ایسا کہنے لگین تو یون کہو اللہ ایک ہی اپنی ذات اور صفات مین کوئی اوسکی مثل نہین ہی اللہ کو احتیاج نہین ہی نہ وہ جنا ہے نہ جنا گیا ہی نہ اوسکی جوڑ کا کوئی ہی پہر بائین طرف تین بار تہوکے اور اللہ کی پناہ مانگے شیطان سے **عن** العباس بن عبد المطلب قال کنت فی البطحاء فی عصابۃ فیھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فمرت بھم سحابۃ فنظر الیھا فقال ما تسمون ھذہ

قالوا السحاب قال والمزن قالوا والمزن قال والعنان قالوا والعنان قال ابوداؤد ولم اتقن العنان حميد
قال هل تدرون ما بعد ما بين السماء والارض قالوا الله ورسوله اعلم قال ان بعد ما بينهما اما واحدة او
ثنتان او ثلاث وسبعون سنة ثم السماء فوقها كذلك حتى عد سبع سموات ثم فوق السابعة
بحر بين اسفله واعلاه مثل ما بين سماء الى سماء ثم فوق ذلك ثمانية اوعال بين اظلافهم وركبهم
مثل ما بين سماء الى سماء ثم على ظهورهم العرش بين اسفله واعلاه مثل ما بين سماء الى سماء ثم
الله تعالى فوق ذلك ترجمہ عباس بن عبدالمطلب سے روایت ہے میں بطحاء میں ایک جماعت کے ساتھ بیٹھا تھا جس میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی موجود تھے اتنے میں ایک ابر کا ٹکڑا اوپر گزرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو
دیکھا اور فرمایا تم اوسکو کیا کہتے ہو لوگوں نے کہا سحاب آپ نے فرمایا اور مزن بھی لوگوں نے کہا ہاں مزن بھی کہتے
ہیں آپ نے فرمایا عنان بھی لوگوں نے کہا عنان بھی کہتے ہیں آپ نے فرمایا تم جانتے ہو کہ آسمان و زمین میں کتنا فاصلہ
ہے لوگوں نے کہا ہم نہیں جانتے آپ نے فرمایا اکہتر یا بہتر یا تہتر برس کا پہراو سکی اوپر دوسرا آسمان ہے اتنے ہی فاصلے
پر ہے پھر تیسرا آسمان یہانتک کہ آپ نے ساتوں آسمانوں کو بیان کیا پھر آپ نے فرمایا ساتوں آسمان کی اوپر ایک دریا ہے جسکی
اوپر اور تہہ میں اتنا فاصلہ ہے جیسی آسمان سے دوسری آسمان تک پھر اوسکی اوپر آٹھ بکریاں ہیں (یعنی فرشتے بصورت
بکریوں کے) جنکے گھر اور گھٹنوں میں اتنا فاصلہ ہے جیسے آسمان سے دوسری آسمان تک پھر اون کی پشت پر عرش
ہے اوسکی اوپر اور نیچے کے کناروں میں اتنا فاصلہ ہے جیسے ایک آسمان سے دوسری آسمان تک پھر اللہ تعالی جل جلالہ اور
نرشانہ اوس عرش کے اوپر ہے عن جبیر بن مطعم قال اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعرابی فقال یا رسول اللہ
جهدت الانفس وضاعت العیال ونهکت الاموال وهلکت الانعام فاستسق الله لنا فانا نستشفع
بك على الله ونستشفع بالله عليك قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ويحك اتدري ما تقول
وسبح رسول الله صلى الله عليه وسلم فما زال يسبح حتى عرف ذلك في وجوه اصحابه ثم قال ويحك
انه لا يستشفع بالله على احد من خلقه شان الله اعظم من ذلك ويحك اتدري ما الله ان عرشه على سمواته
لهكذا وقال باصابعه مثل القبة عليه وانه ليئط به اطيط الرحل بالراكب قال ابن بشار
في حديثه ان الله فوق عرشه وعرشه فوق سمواته وساق الحديث ترجمہ جبیر بن مطعم
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک گنوار آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مصیبت میں پڑ گئی لوگ اور تباہ
ہوگئے گھر بار اور گھٹ گئے مال اور مر گئے جانور تو دعا کیجئے اللہ سے پانی برسنے کی - ہم سفارش لیجاتے ہیں آپ اللہ کے پاس اور
سفارش لاتے ہیں اللہ کی آپ پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ارے تو سمجھتا ہے کیا کہہ رہا ہے اور آپ نے سبحان اللہ کہا پھر
اللہ کی تعریف کرتی رہے (بڑی دیر تک) یہانتک کہ معلوم ہوا اثر اوس گنوار کے کہنے کا آپ کے صحابہ کے چہروں میں ف

یعنی سب کے چہروں میں کراہت اور ناخوشی پائی گئی اسوجہ سے کہ اوس گنوار نے اللہ جل جلالہ کی نسبت جو ساری جہان
اور زمین و آسمان کا مالک ہی سفارش کرنیکا لفظ کہا حالانکہ سفارش کرنیوالا وہ نسبت اوس شخص کے جسکو سفارش
کرنے کم ہوتا ہے تا پھر آپنے فرمایا الٰہی اللہ کی سفارش نہیں کی جاتی اوسکی مخلوقات میں سے کسی پر اللہ جل جلالہ
کی شان بہت بڑی اور برتر ہے ایسی بات سے اری تو جانتا ہی کہ اللہ جل جلالہ کی بڑائی اور بزرگی کیسی ہی اوسکا عرش تخت
آسمانوں پر اسطرح ہے اور اشارہ کیا اونگلیوں سے ایک گنبد کے طور پر باوجود اسکے وہ چرچراتا ہی اللہ کی ذات اور عظمت سے جیسے
پالان چرچراتی ہی سوار کے نیچے ابن بشار نے اپنی روایت میں اتنا زیادہ کیا کہ اللہ جل جلالہ اپنے عرش کے اوپر ہے اور عرش
اوسکا اوسکے آسمانوں کے اوپر ہی ف پس اللہ تعالی فوق الفوق اور فوق مخلوق ہی اوس سے فوق کوئی چیز نہیں ہے

عن جابر بن عبد اللہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذن لی ان احدث عن ملک من ملائکۃ
اللہ تعالی من حملۃ العرش ان ما بین شحمۃ اذنہ الی عاتقہ مسیرۃ سبعمائۃ عام ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھکو اجازت ہوئی ایک فرشتہ کا حال بیان کرنیکی اون فرشتوں میں سے
جو اللہ جل جلالہ کو عرش اٹھائے ہوئے ہیں اوسکی کان کی لو سے مونڈھے تک سات برس کی راہ ہی عن ابی ھریرۃ
کان یقرأ ھذہ الآیۃ ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامانات الی اھلھا الی قولہ سمیعا بصیرا قال رأیت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضع ابھامہ علی اذنہ والتی تلیھا علی عینہ قال ابو ھریرۃ رأیت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقرأھا ویضع اصبعیہ قال المقری وھذا رد علی الجھمیۃ ترجمہ ابو ہریرہؓ اس آیت
کو پڑھتے تھے ان اللہ یامرکم سے خیر تک یعنی سمیعا بصیرا تک اور کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ سمیعا
بصیرا پڑھتے وقت انگوٹھی کو کان پر رکھ لیتے اور کلمہ کی اونگلی کو آنکھ پر ف آپ اشارہ کرتے ہے صفت سمع اور بصر
پر یعنی اللہ جل جلالہ دیکھتا ہے اور سنتا ہے حقیقۃً نہ مجازاً جیسے جہمیہ کا قول ہے کہ سننے اور دیکھنے سے مراد علم ہی
ت مقری نے کہا یہ رد ہی جہمیہ پر باب فی الرؤیۃ اللہ تعالی کے دیدار کا بیان عن جریر بن عبد اللہ
قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلوسا فنظر الی القمر لیلۃ البدر لیلۃ اربع عشرۃ فقال انکم
سترون ربکم کما ترون ھذا لا تضامون فی رؤیتہ فان استطعتم ان لا تغلبوا علی صلوۃ قبل طلوع الشمس
وقبل غروبھا فافعلوا ثم قرأ ھذہ الآیۃ فسبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس وقبل غروبھا ترجمہ جریر بن
عبد اللہ سے روایت ہی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے تھے آپ نے چاند کو دیکھا چودھویں رات کو اور فرمایا تم دیکھ
ہی کہ تم اپنے رب کو دیکھو جیسے اسکو دیکھتے ہو اوسکے دیکھنے میں کشمکش اور زحمت نہ ہوگی پس اگر تم سے ہو سکے تو محافظت کرو
اوس نماز کی جو آفتاب نکلنے سے پہلے ہے (یعنی فجر) اور جو آفتاب ڈوبنے سے پہلے ہے (یعنی عصر) پھر آپ نے اس آیت کو
پڑھا فسبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس الآیۃ یعنے پاکی بیان کر اپنے رب کی آفتاب نکلنے سے پہلے اور آفتاب ڈوبنے سے پہلے اور رات

کرتے ہین اور ان کے نکرنے مین اخیر تک عن ابی ہریرۃ قال قال ناس یارسول اللہ انا نری ربنا عز وجل یوم
یوم القیمۃ قال ھل تضارون فی رؤیۃ الشمس فی الظھیرۃ لیست فی سحابۃ قالوا لا قال ھل
تضارون فی رؤیۃ القمر لیلۃ البدر لیس فی سحابۃ قالوا لا قال والذی نفسی بیدہ لا تضارون
فی رؤیتہ الا کما تضارون فی رؤیۃ احدھما ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے لوگون نے کہا یارسول اللہ کیا ہم اپنے پروردگار
کو قیامت مین دیکھینگے آپ نے فرمایا کیا تم کو کوئی مشکل ہوتی ہے دوپہر کو سورج دیکھنے مین جب ابر نہ ہو لوگون نے کہا نہین آپ
نے فرمایا کیا تم کو مشکل ہوتی ہے چودھوین رات کے چاند دیکھنے مین جب ابر نہ ہو لوگون نے کہا نہین آپ نے فرمایا قسم اس
شخص کی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے تم کو اللہ جل جلالہ کے دیکھنے مین بھی کوئی مشکل نہ ہوگی مگر جتنی چاند یا سورج کے دیکھنے
مین ہوتی ہے ف مطلب یہ ہے کہ کچھ دقت نہ ہوگی اور نہ کشمکش اور روک ہوگی جیسے دنیا کے بعض چیزون کے دیکھنے
مین ہوتی ہے کہ ایک پر ایک گرتا ہے اور دیکھنا نہین ملتا وہان ہر شخص فراغت سے بکمال وسعت اپنے پروردگار کو دیکھیگا عن
ابی رزین العقیلی قال قلت یارسول اللہ اکلنا یری ربہ قال ابن معاذ مخلیا بہ یوم القیمۃ وما ایۃ ذلک
فی خلقہ قال یا ابا رزین الیس کلکم یری القمر قال ابن معاذ لیلۃ البدر مخلیا بہ ثم اتفقا قلت بلی
قال فاللہ اعظم قال ابن معاذ قال فما ھو خلق من خلق اللہ فاللہ اجل واعظم ترجمہ ابورزین عقیلی سے
روایت ہے مین نے کہا یارسول اللہ کیا ہم مین سے ہر ایک شخص الگ الگ اپنے رب کو دیکھیگا یعنے بغیر زحمت اور کشمکش کے آپ نے
فرمایا ہان اے ابورزین کیا تم مین سے ہر ایک شخص چاند کو دیکھتا ہے
چودھوین رات کو بغیر دقت اور کشمکش کے مین نے کہا کیون نہین آپ نے فرمایا پھر اللہ کی تو شان بہت بڑی ہے چاند تو اسکی
مخلوق مین سے اسکی ایک بنائی ہوئی چیز ہے جب اللہ اس کو سب دیکھتے ہین اور کسی طرح کا ہجوم نہین ہوتا نہ مشکل پڑتی ہے پس اللہ تعالی
بھی قادر ہے کہ بلا دقت اور ہجوم کے اپنا جمال مبارک سب مؤمنین کو دکھادے عن عبداللہ بن عمر قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یطوی اللہ تعالی السموت یوم القیمۃ ثم یاخذھن بیدہ الیمنی ثم یقول انا
الملک این الجبارون این المتکبرون ترجمہ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی
قیامت کے روز آسمانون کو لپیٹ لیگا پھر انکو داہنے ہاتھ مین پکڑ کر فرماویگا مین بادشاہ ہون کہان ہین بڑے بڑے بادشاہ جبابرہ اور کہان ہین
غرور کرنیوالے پھر زمینون کو لپیٹ کر دوسرے ہاتھ مین لیکر فرماویگا مین بادشاہ ہون کہان ہین بڑے بڑے جابر بادشاہ کہان ہین
کبر کرنیوالے عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ینزل ربنا عز وجل کل لیلۃ الی السماء الدنیا
حین یبقی ثلث اللیل الاخر فیقول من یدعونی فاستجیب لہ من یسالنی فاعطیہ من یستغفرنی فاغفر لہ
ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اترتا ہے پروردگار ہمارا ہر رات کو پہلے آسمان پر جب باقی رہتا ہے

ف یطوی اللہ السموت یوم القیمۃ ثم یاخذھن بیدہ الیمنی ثم یقول انا الملک این الجبارون این المتکبرون

رات باقی رہتی ہے پھر فرماتا ہی کون دعا کرتا ہے مجھ سے کہ میں اوسکی دعا قبول کروں اور کون مانگتا ہی مجھ سے کہ میں اوسکو دوں کون بخشش چاہتا ہی مجھ سے کہ میں اوسکو بخشوں ف خطابی نے کہا علما سلف اور ایمہ فقہا کا مذہب یہہ ہی کہ اس قسم کے احادیث کو جیسا ہی پر رکھیں اور اوس کی تاویل نہ کریں کیونکہ اونکا علم قاصر ہے ان کے سمجھنے سے پھر روایت کیا اوزاعی سے کہ مکحول اور زہری کہتے تھے ہماری کروان احادیث کو جیسے آئین **باب فی القرآن** قرآن اللہ کا کلام ہے ف یعنی یہی قرآن جسکو ہم نماز میں پڑھتے ہین اور جو لکھا گیا مصحف مین یہہ اللہ جل جلالہ کا کلام ہی حضرت جبرئیل علیہ السلام اسکو اللہ سے سنکر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو آن کر سناتے پھر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگونکو سناتی تھے عن جابر بن عبد اللہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعرض نفسہ علی الناس بالموقف فقال الا رجل یحملنی الی قومہ فان قریشا قد منعونی ان ابلغ کلام ربی ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیش کرتے تھے اپنے تئین لوگون پر موقف مین (یعنی وقوف کی جگہہ مین مراد عرفات ہی) آپ نے فرمایا کیا کوئی شخص ہی جو مجھکو اوٹھا لیچلے اپنی قوم پاس کیونکہ قریش نے مجھہ کو روک دیا ہے میرے رب کے کلام پہونچانے سے عن عامر بن شہر قال کنت عند النجاشی فقرا ابن لہ آیۃ من الانجیل فضحکت فقال اتضحک من کلام اللہ تعالی ترجمہ عامر بن شہر سے روایت ہی مین نجاشی (ایک بادشاہ کا لقب ہے) پاس بیٹھا تھا اون کے ایک بیٹے نے انجیل کی آیت پڑہی تو مین ہنسنے لگا نجاشی نے کہا کیا تو اللہ کی کلام پر ہنستا ہے عن عائشۃ قالت ولشانی فی نفسی کان احقر من ان یتکلم اللہ فی امر یتلی ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہی (اوس قصے مین جب لوگون نے اون کو بری کام کی تہمت لگائی تھی) اونہون نے کہا مین اپنے تئین اس لائق نہ جانتی تھی کہ اللہ جل جلالہ میرے باب مین کچھہ کلام کریگا جو ہمیشہ پڑہا جاویگا عن ابن عباس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعوذ الحسن والحسین اعیذکما بکلمات اللہ التامۃ من کل شیطان وھامۃ ومن کل عین لامۃ ثم یقول کان ابوکم یعوذ بھا اسمعیل واسحاق ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین علیہما السلام کو یہہ پناہ مانگتے تھے بہطرح آپ فرماتے تھے پناہ دیتا ہون مین تم کو اللہ کے کلمات کی جو پوری ہین (اون مین کوئی نقص اور عیب نہین) ہر شیطان سے جو ایذا پہونچاوے (جیسے سانپ بچھو وغیرہ) اور ہر آنکھہ سے جو لگ جاوے (یعنی بد نظر سے) پھر فرماتے تھے تمہارے باپ پناہ مانگتے تھے انہی کلمات سے (یعنی اسمعیل اور اسحاق علیہما السلام) عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تکلم اللہ تعالی بالوحی سمع اھل السماء للسماء صلصلۃ کجر السلسلۃ علی الصفا فیصعقون فلا یزالون کذلک حتی یاتیھم جبرئیل حتی اذا جاءھم جبرئیل فزع عن قلوبھم قال فیقولون یا جبرئیل ماذا قال ربک فیقول الحق فیقولون الحق الحق ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالے وحی بھیجنے کی کلام کرتا ہی تو ایک آسمان والے دوسرے آسمان والے

سنتے ہین اسطرح کی جیسے زنجیر کھینچی جاوے صفا پہاڑ پر یہ آواز سنکر وہ بی ہوش ہوجاتے ہین پھر اسی حالت مین رہتے ہین
یہانتک کہ جبرئیل علیہ السلام اونکے پاس آتے ہین جب جبرئیل وہان آتے ہین تو اونکو ہوش آجاتا ہے اور کہتے ہین اے جبرئیل تیرے
رب نے کیا فرمایا وہ کہتے ہین حق فرمایا وہ بھی کہتے لگتے ہین حق فرمایا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالے جل شانہ کلام
کرتا ہے اور اوسکے کلام مین صوت ہے جسکو جبرئیل سنتے ہین اور اور فرشتے بھی سنتے ہین بعض لوگون نے اللہ کے کلام کو صوت
سے منزہ جانا ہے حالانکہ یہی اونکی غلطی ہے بہت سے آیات اور احادیث سے ثابت ہے کہ اللہ تعالی کے کلام مین صوت ہے چنانچہ
فرماتا ہے وناداہ ربک موسی ان ائت القوم الظالمین وناداہ ان یا ابراہیم اور نداء بمعنے صوت ہے - دوسری جگہ
فرماتا ہے فلما جاءہا نودی من شاطئ الوادی الایمن فی البقعۃ المبارکۃ من الشجرۃ ان یا موسی انی انا اللہ رب العالمین - پھر
تعالی نے خود حضرت موسی سے کلام کیا اور حضرت موسی نے آواز سنی حدیث صحیح مین ہے فینادی بصوت یسمعہ من بعد
کما یسمعہ من قرب یعنی اللہ تعالے قیامت کے روز ایک آواز سے پکاریگا جو دور اور نزدیک سب سنینگے عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال کل ابن آدم تاکل الارض الا عجب الذنب منہ خلق وفیہ یرکب
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کے سب بدن کو زمین کہا جاتی ہے مگر ریڑہ کی
ہڈی کو اسی سے آدمی پیدا ہوا اور اوسی سے دوبارہ پیدا کیا جاویگا ف شاید وہ ہڈی جو باقی رہ جاتی ہے اس سے پیدا ہوتی
ہو کہ لوگون کو محسوس نہ ہوتی ہو پھر یہہ شبہ کیونکر چل سکتا ہے کہ تجربے کے بھی برخلاف ہے اسلیے کہ ایک بات دوسری مین بعینہا
مروی کے قضا ہوجاتے ہین باب فی الشفاعۃ شفاعت کا بیان عن انس بن مالک عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال شفاعتی لاھل الکبائر من امتی ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا شفاعت میری اون لوگون کیواسطے ہے جو کبیرہ گناہ کرین میری امت مین سے ف جیسے ناحق شراب خمر
سود خواری وغیرہ عن عمران بن حصین عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یخرج قوم من النار بشفاعۃ
محمد صلی اللہ علیہ وسلم فیدخلون الجنۃ ویسمون الجھنمیین ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ لوگ جہنم مین سے نکلینگے میری شفاعت سے پھر داخل ہونگے جنت مین اونکو لوگ جہنمی کہینگے
ف یہہ لقب اونکی حقارت سے نہوگا بلکہ یاد دلانے کے لیے تاکہ اونکو زیادہ خوشی ہو کیونکہ عیش کے حلاوت بحر کی یاد سے
زیادہ ہوتی ہے عن جابر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اھل الجنۃ یاکلون فیھا
ویشربون ترجمہ جابر سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جنتی لوگ جنت مین
کھاوینگے اور پیوینگے باب فی خلق الجنۃ والنار جنت اور جہنم دونون کو اللہ تعالی پیدا کرچکا ہے عن
ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لما خلق اللہ الجنۃ قال لجبریل اذھب فانظر الیھا فذھب
فنظر الیھا ثم جاء فقال ای رب وعزتک لا یسمع بھا احد الا دخلھا ثم حفھا بالمکارہ ثم قال یا جبریل

اذهب فانظر اليها فذهب فنظر اليها ثم جاء فقال اى رب وعزتك لقد خشيت ان لا يدخلها
احد قال فلما خلق الله تعالى النار قال يا جبريل اذهب فانظر اليها فذهب فنظر اليها ثم جاء فقال
اى رب وعزتك لا يسمع بها احد فيدخلها فحفها بالشهوات ثم قال يا جبريل اذهب فانظر اليها
فذهب فنظر اليها فقال اى رب وعزتك وجلالك لقد خشيت ان لا يبقى احد الا دخلها مترجم
ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالی نے جنت کو پیدا کیا تو جبرئیل علیہ السلام سے
کہا جا اور جنت کو دیکھ وہ گئی اور دیکھا پھر لوٹ کر آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ قسم ہے تیری عزت کی جو سنے گا
جنت کا حال سنیگا یعنی جو جو وہاں عیش اور راحت ہے وہ اوس میں چلا جاویگا پھر اللہ تعالی نے جنت کو ڈھانپ دیا
مکروہات سے یعنی اون کاموں پر جنت میں جانا موقوف کر دیا جنکا کرنا نفس پر دشوار ہے جیسے نماز روزہ زکوۃ وغیرہ اور پھر
جبرئیل سے کہا جا جنت کو دیکھ آ وہ گئی اور دیکھا پھر آکر اللہ تعالی سے عرض کیا قسم ہے ای پروردگار تیری عزت کی میں
تو ڈرتا ہوں کہ جنت میں کوئی نہ جاوے پھر آپ نے فرمایا جب اللہ تعالی نے دوزخ کو بنایا تو فرمایا اسی جبرئیل جا اور
اوسکو دیکھ آ وہ گئی اور اوسکو دیکھا پھر اللہ تعالی پاس آئے اور عرض کیا قسم ہے ای رب تیری عزت کے کوئی دوزخ کا
حال سنکر اوسمیں نہ جاویگا تب اللہ تعالی نے اوسکو ڈھانپ دیا شہوات سے یعنی اون کاموں سے جو نفس کو مرغوب اور پسند
ہیں جیسے شراب پینا سو کہا نا نماز قضا کرنا روزہ نہ رکھنا برا یا مال چکھ جانا) پھر فرمایا اے جبرئیل جا اور اوسکو دیکھ آ وہ گئی
کر آئے اور عرض کیا ای پروردگار قسم ہے تیری عزت اور جلال کی میں تو سمجھتا ہوں کہ کوئی باقی نہ رہیگا جو دوزخ میں جاوے باب فی الحوض عرض
کوثر کا بیان عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان امامكم حوضا ما بين ناحيتيه كما بين جربا واذرح
ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا تمہارے سامنے ایک حوض ہے (یعنی حشر کے روز تمہارے سامنے ہوگا) اوسکی دونوں کناروں میں اتنا
فاصلہ ہوگا جیسے جربا اور اذرح میں (دونوں گاؤں میں ملک شام میں اونکی بیچمیں تین دن کا فاصلہ ہے) عن نزید بن ارقم قال
كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلنا منى قال ما انتم جزء من مائة الف جزء ممن يرد على الحوض قال قلت كم كنتم
يومئذ قال سبعمائة او ثمانمائة ترجمہ یزید بن ارقم سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آنحضرت نے فرمایا تم کیا ہو آپ نے فرمایا تم لاکھ
حصوں میں سے ایک حصہ بھی نہیں ہو یعنی اون لوگوں کے جو حشر میں حوض کوثر پر آوینگے راوی نے کہا میں نے یزید بن ارقم سے پوچھا تم اوس دن کتنے آدمی تھے یزید نے کہا
سات سو یا آٹھ سو تو اگر ایک لاکھ حصے بھی کہے جاویں جب بھی ستر کروڑ اور آٹھ کروڑ ہوئے امید ہے کہ اس سے بہت زیادہ ہونگے
انس بن مالك يقول عفى رسول الله صلى الله عليه وسلم عفاة فزع لرسله شبتما فاما قالوا له يا رسول الله
فحكت فقال انه انزلت على سورة فقرأ بسم الله الرحمن الرحيم انا اعطيناك الكوثر حتى ختمها فلما قرأها قال هل تدرون
ما الكوثر قالوا الله ورسوله اعلم قال فانه نهر وعدنيه ربي في الجنة وعليه خير كثير عليه حوض ترد عليه امتي يوم القيمة
آنیتہ عدد الكواكب فيختلج العبد منهم ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلعم کی ذاتی خدمت لگ گئی پھر آپ نے کئی بار پوچھا یا ہنسے ہو تو آپ نے خود کہا یا صحابہ نے آپ سے

اذ ذهبنا بشر اهلی فقال المسکین قال الکافر اذا وضع فی قبره اتاه ملک فیقعدانه فیقولان له کنت تعبد فیقول لا ادری فیقال له لا دریت
ولا تلیت فیقال له ما کنت تقول فی هذا الرجل فیقول کنت اقول ما یقول الناس فیقال له لا دریت ولا تلیت ویضرب بمطارق من حدید ضربة
الحدیث رواہ الثقلین ترجمہ انس بن مالک کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بنی النجار کے باغ مین گئے وہان ایک آواز سنی تو آپ گھبرگئے اور پوچھا یہ قبر مین کن
لوگون کی ہین لوگون نے کہا یا رسول اللہ یہ کچھ لوگون کی ہین جو مرگئے ہین زمانہ جاہلیت مین آپ نے فرمایا پناہ مانگو اللہ سے جہنم کے عذاب سے اور دجال
کے فساد سے لوگون نے عرض کیا کیون یا رسول اللہ آپ نے فرمایا مومن قبر مین جب بٹھایا جاتا ہے تو اوسکے پاس ایک فرشتہ آتا ہے اور کہتا ہے تو کس کو
پوجتا تھا پھر اگر اللہ اوسکو راہ دکھلاتا ہے تو وہ کہدیتا ہے مین اللہ جل جلالہ کو پوجتا تھا پھر اوس سے کہا جاتا ہے تو اس شخص کے باب مین کیا کہتا ہے
یعنی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی باب مین شاید وہ فرشتہ آپکا نام لیکر پوچھتا ہوگا اور بعضون نے کہا کہ آپ کی صورت مبارک اوسکو دکھائی جاتی
ہے۔ مگر دوسری کوئی حدیث اس مضمون کی تا ہمین نہین کی تھی وہ جواب دیتا ہے کہ وہ اللہ کے بندے ہین اور اسکے پیغمبر ہین پھر اوسکے پاس
ہمین پوچھنے جاتی بعد اوسکے اوسکو ایک گھر کی طرف لیجاتی ہین جو جہنم مین ہے اور اوس سے کہتی ہین تیرا یہ گھر تھا جہنم مین مگر اللہ نے تجھ پر رحم کیا
بچایا اور تجھپر رحم کیا اور اوسکے بدلے مین ایک دوسرا گھر دیا جنت مین وہ کہتا ہے مجھکو چھوڑو تو مین اپنے گھر والون کو خوشخبری دون اوسنے
کہا کہ مجھکو جنت مین گھر ملا لیکن اوس سے کہا جاتا ہے ٹھہرا رہ اور کافر جب قبر مین رکھا جاتا ہے تو اوسکے پاس ایک فرشتہ آتا ہے ف دوسری
حدیثون مین دو فرشتون کا ذکر ہے ایک کو منکر کہتے ہین دوسرے کو نکیر مطابقت یون دی ہے کہ بعضونکے پاس دو آتے ہونگے بعضون کے پاس ایک یا اپنے
سے مراد سوال کرنا ہے کیونکہ سوال ایک ہی کرتا ہوگا اور وہ ایک ہی رہتا ہوگا مگر یہ تاویل ضعیف ہے اور پہلی تاویل قوی ہے
ف اور ڈانٹ کر پوچھتا ہے تو کسکو پوجتا تھا وہ کہتا ہے مین نہین جانتا پھر اوس سے کہا جاتا ہے نہ تو نے خود علم حاصل کیا
نہ کسی کی پیروی کی ف یعنی نہ مجتہد ہوا نہ مقلد آدمی کو چاہیے کہ علم دین خود حاصل کرے اور دلائل دیکھکر اپنا ایمان
صحیح اور مضبوط کرے اگر یہ نہو سکے تو صحابہ و تابعین اور سلف صالحین کی پیروی کرے اگر وہ نوبتین نہ ہون تو پھر خرابی
ہے ف پھر اوس سے پوچھا جاتا ہے تو اس شخص کے باب مین کیا کہتا تھا یعنی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے باب مین وہ کہتا ہے مین
وہی کہتا تھا جو لوگ کہتے تھے ف یعنی مین نہین جانتا جو کچھ اور لوگ کہتے ہونگے وہی مین کہتا ہونگا ف پھر وہ فرشتہ اوسکو
مارتا ہے لوہے کی گرز سے اوسکے دونون کانون کے بیچ مین وہ چلاتا ہے اور اللہ کی سب مخلوق اوس کی آواز سنتی ہے مین
سوا آدمی اور جن کے دوسری روایت مین یون ہے قال ان العبد اذا وضع فی قبره وتولی عنه اصحابه انه لیسمع قرع نعالهم فیاتیه ملکان فیقعدانه
الحدیث رواہ احمد ترجمہ بندہ جب قبر مین رکھا جاتا ہے اور اوسکے لوگ دفن کرکے پیٹھ موڑتے ہین تو وہ اون کے جوتون کی آواز سنتا ہے پھر اوس کے پاس دو فرشتے آتے
ہین بعد اوس کے بیان کیا قریب قریب پہلی حدیث کے آپ نے فرمایا کافر منافق اور فرمایا سنتی ہین اوسکی آواز جو اوسکی نزدیک ہے
سوا جن اور بشر کے عن البراء بن عازب قال خرجنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی جنازة رجل من الانصار فانتهینا الی القبر ولما یلحد فجلس
رسول الله صلی الله علیه وسلم وجلسنا حوله کانما علی رؤسنا الطیر وفی یده عود ینکت به فی الارض فرفع رأسه فقال استعیذوا بالله من عذاب القبر

مرتین او ثلاثا زاد فی حدیث جریر ههنا وقال انه لیسمع خفق نعالهم اذا ولوا مدبرین حین
یقال له یا هذا من ربك وما دینك من نبیك قال هناد قال ویاتیه ملکان فیجلسانه فیقولان له
من ربك فیقول لی الله فیقولان له ما دینك فیقول دینی الاسلام فیقولان له ما هذا الرجل
الذی بعث فیکم قال فیقول هو رسول الله صلی الله علیه وسلم فیقولان وما یدریك فیقول قرات
کتاب الله فامنت به وصدقت زاد فی حدیث جریر فذلك قول الله تعالی یثبت الله الذین
امنوا بالقول الثابت فی الحیوة الدنیا وفی الاخرة الایة ثم اتفقا قال فینادی منادٍ من السماء
ان صدق عبدی فافرشوه من الجنة والبسوه من الجنة وافتحوا له بابا الی الجنة قال فیاتیه
من روحها وطیبها قال ویفتح له فیها مد بصره قال وان الکافر فذکر موته قال وتعاد روحه
فی جسده ویاتیه ملکان فیجلسانه فیقولان من ربك فیقول هاه هاه لا ادری فیقولان له
ما دینك فیقول هاه هاه لا ادری فیقولان ما هذا الرجل الذی بعث فیکم فیقول هاه هاه
لا ادری فینادی منادٍ من السماء ان کذب فافرشوه من النار والبسوه من النار وافتحوا له بابا الی
النار قال فیاتیه من حرها وسمومها قال ویضیق علیه قبره حتی تختلف فیه اضلاعه زاد فی
حدیث جریر قال ثم یقیض له اعمی ابکم معه مرزبة من حدید لو ضرب بها جبل لصار ترابا
قال فیضربه بها ضربة یسمعها ما بین المشرق والمغرب الا الثقلین فیصیر ترابا قال ثم تعاد

فداؤلی وح ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک مرد انصاری کے جنازے
مین نکلے جب قبر پر پہونچے تو وہ کہنہ چکے تھے اسلیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور ہم آپ کے گرد بیٹھ گویا ہماری
سروں پر چڑیان بیٹھی ہین (یعنے چپچاپ) آپ کے ہاتھ مین ایک لکڑی تھی اوس سے زمین کو کرید رہے تھے ایک ہی
دفعہ آپ نے سر اوٹھایا اور فرمایا قبر کے عذاب سے پناہ مانگو دو یا تین بار ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ مردہ آدمی کی جوتیون
کی آواز سنتا ہے جب دفن کر کے رخصت ہوتے ہین جب اوس سے کہا جاتا ہے ای شخص تیرا رب کون ہے اور تیرا دین کیا ہے
اور تیرا نبی کون ہے منجانب اللہ کے کہا مردی کے پاس دو فرشتے آتے ہین اوسکو بٹھاتے ہین اور پوچھتے ہین تیرا رب کون ہے کہتا ہے
میرا رب اللہ ہے پھر پوچھتے ہین تیرا دین کیا ہے وہ کہتا ہے میرا دین اسلام ہے پھر پوچھتے ہین یہ کون شخص ہے جو تمہاری طرف
بھیجا گیا (یعنے حضرت محمد کو پوچھتے ہین وہ کون تھے) مردہ کہتا ہے وہ اللہ کے بھیجے ہوئے تھے پھر وہ دونو فرشتے کہتے ہین
پھر کہان سے معلوم ہوا وہ کہتا ہے مین نے اللہ کی کتاب (قرآن شریف) کو پڑھا (سمجھکر یہ نہین کہ فقط اوسکے لفظون کو پڑھا اور سمجھے
سے غافل رہا) اور اوسپر ایمان لایا اور اوسکو سچ سمجھا یہی مراد ہے اللہ جل جلالہ کے اس قول سے یثبت اللہ الذین امنوا بالقول
الثابت فی الحیوة الدنیا وفی الاخرة (جسکی تفسیر اوپر گزری) پھر ایک پکارنیوالا آسمان سے پکار دیتا ہے سچ کہا میری

بندی نے اب اوسکا بچھونا جنت مین کردو اور اوسکو جنت کے کپڑے پہنا دو اور ایک دروازہ جنت کا اوسپر کھولدو پھر جنت کی ہوا
اور خوشبو اوسپر آنے لگتی ہی اور جہانتک اوسکی نگاہ پہونچتی ہی وہان تک قبر کھلجاتی ہی پھر کافر کی موت کا بیان کیا اور
کہا روح اوس کے بدن مین ڈالی جاتی ہی اور دو فرشتے اوس کے پاس آتے ہین اور اوسکو بٹہاتے ہین اور اوس سے پوچھتے ہین تیرا
رب کون ہی وہ کہتا ہے ہاہ ہاہ مین نہین جانتا پھر پوچھتے ہین تیرا دین کیا ہے وہ کہتا ہے ہاہ ہاہ مین نہین جانتا پھر پوچھتے
ہین یہ کون شخص ہے جو تمہاری طرف بھیجا گیا (یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) وہ کہتا ہے ہاہ ہاہ مین نہین جانتا اوس وقت
ایک پکارنیوالا آسمان سے پکارتا ہی جھوٹا ہے یہہ اسکا بچھونا جہنم مین کردو اور اسکو جہنم کے کپڑے پہنا دو اور ایک دروازہ جہنم کا اوسپر
کھولدو پھر اوسپر جہنم کی گرمی اور لو (گرم ہوا) آنے لگتی ہی اور قبر اوسپر تنگ ہوجاتی ہی یہانتک کہ اوسکی پسلیان ادہر سے ادہر
ہوجاتی ہین (اللہ کی پناہ عذاب سے) جریر کی روایت مین اتنا زیادہ ہے پھر اوسکو اوپر ایک اندہا گونگا فرشتہ جو اوسکی تکلیف
کو نہین دیکھتا نہ اوسکی فریاد سنتا ہے) مقرر کیا جاتا ہی اوسکے پاس ایک گرز ہوتا ہی لوہے کا اگر پہاڑ پر وہ گرز مارا جاوے تو خاک
ہوجاوی اوس گرز سے اوسکو ایک مار مارتا ہی جسکی آواز تمام مخلوق سنتی ہی سوا جن و بشر کے وہ مٹی ہوجاتا ہی پھر اوس مین روح ڈالی
جاتی ہی (پھر مارتا ہی پھر مٹی ہوجاتا ہے اسی طرح قیامت تک عذاب رہتا ہی) **باب** ذکر المیزان ترازو کا بیان جسمین
اعمال تولے جاوینگے عن عائشۃ انہا ذکرت النار فبکت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یبکیک
قالت ذکرت النار فبکیت فہل تذکرون اہلیکم یوم القیمۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اما فی ثلثۃ مواطن فلا یذکر احد احدا عند المیزان حتی یعلم ایخف میزانہ او یثقل وعند الکتاب
حین یقال ہاؤم اقرؤا کتابیہ حتی یعلم این یقع کتابہ افی یمینہ ام فی شمالہ ام من وراء ظہرہ
وعند الصراط اذا وضع بین ظہرانی جہنم ترجمہ حضرت عائشہ رضؓ نے جہنم کو یاد کیا اور رونے لگین رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کیون روتے ہو انہون نے کہا تمہکو جہنم یاد آیا مین رونے لگی آپ اپنے گہر کے لوگون کو یاد کرین گے
قیامت کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین مقامون مین کوئی کسیکو یاد نکریگا ایک ترازو کے پاس جبتک
یہ معلوم نہوجاوی کہ اوسکی ترازو ہلکی اوتری یا بھاری دوسری جبوقت کہا جاویگا اوڑہ لیوے اپنی اپنی کتاب جبتک یہ معلوم نہوجاوے
کہ اوسکی کتاب کدہر ملیگی داہنے ہاتہہ سے یا بائین ہاتہہ سے یا پیٹہ کی پیچہے سے تیسری پل صراط پر جبکہ جہنم پر رکہا جاویگا (اور
بال سے زیادہ باریک اور تلوار کی دہار سے زیادہ تیز ہوگا جبتک اوس سے پار نہوجاوین) **باب** فی الدجال دجال
کا بیان عن ابی عبیدۃ بن الجراح قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول انہ لم یکن نبی بعد نوح الا وقد
انذر الدجال قومہ وانی انذرکموہ فوصفہ لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال لعلہ سیدرکہ من
قد رانی وسمع کلامی قالوا یا رسول اللہ کیف قلوبنا یومئذ امثلہا الیوم قال او خیر ترجمہ ابو عبیدہ
بن الجراح سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے کوئی نبی ایسا نہین گزرا بعد حضرت نوح علیہ السلام

کہ جس نے اپنی اُمت کو دجال سے نہ ڈرایا ہو میں بھی تم کو ڈراتا ہوں اوس سے پھر آپ نے اوسکا حال بیان کیا اور فرمایا دجال کو وہ شخص پاویگا جس نے مجھ کو دیکھا ہے اور میری بات سنی ہے ف یعنی میرا ایک صحابی اوسکو دیکھ لیگا مراد تمیم داری ہیں جو دجال کو دیکھکر آئے تھے اور آنحضرت سے اوسکا حال بیان کیا تھا یا حضرت خضر علیہ السلام ہیں جو قیامت تک زندہ رہینگے اور دجال کو دیکھینگے بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ دجال کو وہ شخص پاویگا جس نے مجھ کو دیکھا ہے یا میرا کلام سنا ہے تو راوی کے معنے میں ہے جیسے ترمذی کی روایت میں آیا ہے یعنی دجال یا تو صحابہ کے عہد ہی میں نکل آویگا یا بعد نکلیگا مگر اوس وقت تک مسلمان ہوچکے ہونگے اور حدیث و قرآن باقی رہینگے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اوس دن ہم لوگوں کے دل کیسے ہونگے کہا ایسے ہی ہونگے جیسے آج ہیں آپ نے فرمایا اس سے بھی بہتر کیونکہ ایمان کا قائم رہنا باوجود فتنہ و فساد کے زیادہ مشکل ہے

عن ابن عمر قال قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الناس فاثنی علی اللہ بما ھو اھلہ ثم ذکر الدجال فقال انی لانذرکموہ وما من نبی الا وقد انذر قومہ لقد انذر نوح قومہ ولکنی سأقول لکم فیہ قولا لم یقلہ نبی لقومہ تعلمون انہ اعور وان اللہ لیس باعور ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں کھڑے ہوئے اور اللہ جل جلالہ کی تعریف کی جیسے اوسکو لائق ہے پھر دجال کا بیان کیا اور فرمایا میں تم کو اوس سے ڈراتا ہوں اور کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی اُمت کو دجال سے نہ ڈرایا ہو یہاں تک کہ حضرت نوح نبی بھی اپنی قوم کو دجال سے ڈرایا لیکن میں تم سے ایسی بات کہہ دیتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتلائی جان رکھو کہ دجال کانا ہوگا اور تمہارا پروردگار کانا نہیں ہے

باب فی قتل الخوارج خوارج کے قتل کا بیان ف خوارج ایک فرقہ ہے بہت گمراہ فرقوں میں سے جسکا ظہور حضرت امیر المؤمنین علی کی خلافت میں ہوا یہ فرقہ براکہتا تھا علی اور عائشہ اور عثمان رضی اللہ عنہم کو اور کہتا تھا جو گناہ کبیرہ کرے وہ کافر ہے اور ظاہر میں نماز اور روزہ اور تمام عبادات کو اچھی طرح ادا کرتا تھا لیکن قرآن کے معنے غلط اور صحابہ جو معنے سمجھے ہیں اوسکے خلاف سمجھتا تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اوسکو قتل کیا اور مارا

عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فارق الجماعۃ قید شبر فقد خلع ربقۃ الاسلام من عنقہ ترجمہ ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جماعت سے نکل گیا (یعنی مسلمانوں کے اجماع اور اتفاق کے خلاف ہوگیا) بالشت بھر بھی تو اوس نے اسلام کی رسی کو اپنی گردن سے نکال ڈالا ف یعنی کافر ہوگیا یا کفر کے قریب ہوگیا دوسری روایت میں ہے کہ اللہ جل جلالہ کا ہاتھ جماعت پر ہے ایک روایت میں ہے کہ میری اُمت گمراہی پر اتفاق نہ کریگی یعنی سب کے سب گمراہ نہ ہونگے پس جو بات دین اسلام میں ایسی ہے جسپر تمام اُمت نے اجماع کیا اوسکی مخالفت کسیطرح درست نہیں ہے

عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف انتم وامراء من بعدکم یستأثرون بھذا الفیء قلت اما واللذی بعثک بالحق لاضعن سیفی علی عاتقی ثم اضرب بہ حتی القاک او الحقک قال اولا ادلک علی خیر من ذلک تصبر حتی تلقانی ترجمہ ابو ذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا کیا حال ہوگا جب تمہارے بعد حاکم ہونگے جو مال غنیمت کو اپنا مال سمجھینگے یعنی

مجاہدین کو موافق حکم شرع کے تقسیم کریں گے) مین نے کہا قسم اوس شخص کی جس نے آپکو سچا پیغمبر کرکے بھیجا مین اپنی تلوار اپنے کاندہے پر رکھونگا پھر اوس سے مارونگا یہانتک کہ آپ سے ملجاؤن آپ نے فرمایا مین تجھ سے بہتر تدبیر نہ بتاؤن تو صبر کر یہانتک کہ مجھ سے ملے عن ام سلمة زوج النبی صلی الله علیه وسلم قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ستکون علیکم ایمة تعرفون منهم وتنکرون فمن انکر بلسانه فقد بری ومن کرهه بقلبه فقد بری ومن کرهه فقد سلم ولکن من رضی وتابع قیل یا رسول الله افلا نقاتلهم قال لا ما صلوا الحدیث ترجمہ ام المؤمنین ام سلمہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد ایسے ایسے حاکم ہونگے جنکے کام اچھے بھی ہونگے اور بُرے بھی ہونگے پھر جو کوئی (اون کے) بُرے کام پر انکار کرے اپنی زبان سے وہ بری ہوگیا (مواخذہ سے) اور جو کوئی (زبان سے) نہ کہہ سکے لیکن دل سے برا جانے اوسکو بھی بری ہوگیا یا سالم رہا لیکن جس شخص نے اوس کام کو پسند کیا اور اوسکی پیروی کی وہ تباہ ہوگیا (اور اوسکا دین برباد ہوا) لوگون نے کہا یا رسول اللہ ہم اونکو قتل نہ کرڈالین آپنے فرمایا نہین جبتک وہ نماز پڑھتے رہین عن عرفجة قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ستکون فی امتی هنات وهنات فمن اراد ان یفرق امر المسلمین وهم جمیع فاضربوه بالسیف کائنا من کان ترجمہ عرفجہؓ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے میری امت مین فساد ہونگے فساد ہونگے پھر جو شخص پھوٹ ڈالنا چاہے مسلمانون مین اور وہ اتفاق کیے ہوئے ہون تو مارو اوسکو تلوار سے کوئی بھی ہو عن عبیدة ان علیا ذکر اهل النهروان فقال فیهم رجل مودن الید او مخدج الید او مثدون الید لولا ان تبطروا لنبأتکم ما وعد الله الذین یقتلونهم علی لسان محمد صلی الله علیه وسلم قال قلت انت سمعت هذا من محمد قال ای ورب الکعبة ترجمہ عبیدہؒ سے روایت ہے حضرت علیؓ نے نہروان (ایک مقام کا نام ہے جہان پر خوارج جمع ہوئے تھے) والونکا ذکر کیا تو فرمایا کہ اون لوگون مین ایک شخص ہے چھوٹی باہہ والا (مودن الید یا مخدج الید کا ترجمہ ہے اور مثدون الید سے بھی یہی مقصود ہے اور بعض نسخون مین مثدن الید ہے یعنی چھوٹی باہہ والا گویا باہہ اوسکے مشابہ مین ثند کے یعنے سرستان کے کیونکہ ثند کہتے ہین بہنگی کو تلکیب کے مثدن ہوگیا) اگر تم میری بات مانتے تو مین تم کو بتا دیتا وہ وعدہ جو اللہ جل جلالہ نے اون کے قتل کرنیوالون کے لیے کیا ہے حضرت محمدؐ کی زبان پر (یعنے جو اجر اور ثواب اون لوگون کو قاتلین کو ملیگا) عبیدہ نے کہا میرے علیؓ سے پوچھا کیا تم نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے انہون نے کہا ہان قسم ہے کعبہ کے رب کی عن ابی سعید الخدری قال بعث علی الی النبی صلی الله علیه وسلم بذهیبة فی تربتها فقسمها بین اربعة بین الاقرع بن حابس المنظلی ثم المجاشعی وبین عیینة بن بدر الفزاری وبین زید الخیل الطائی ثم احد بنی نبهان وبین علقمة بن علاثة العامری ثم احد بنی کلاب فقال فغضبت قریش والانصار وقالت

یعطی صنادید اهل نجد ویدعنا فقال انما انا لقهم قال فاقبل رجل غائر العینین مشرف الوجنتین
ناتی الجبین کث اللحیة محلوق قال اتق الله یا محمد فقال من یطع الله اذا عصیته ایامنی الله علی
اهل الارض فلا تامنونی قال فسال رجل قتله احسبه خالد بن الولید قال فمنعه قال فلما ولی قال ان
من ضئضئ هذا او فی عقب هذا قوما یقرءون القرآن لا یجاوز تراقیهم یمرقون من الاسلام مروق السهم
من الرمیة یقتلون اهل الاسلام ویدعون اهل الاوثان لئن انا ادرکتهم لاقتلنهم قتل عاد

ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے حضرت علیؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یمن سے تھوڑا سا سونا بھیجا مٹی میں لگا ہوا
یعنی جسطرح زمین سے نکلتا ہے مٹی کے اندر ویسے ہی مٹی سمیت بھیجدیا آپ نے اوس سونے کو بانٹ دیا اقرع بن حابس اور
عیینہ بن بدر اور زید طائی اور علقمہ بن علاثہ کو تو قریش اور انصار کے لوگ غصہ ہوئے اور کہنے لگے کہ آپ دیتے ہیں بڑے
رئیسوں کو اور ہمکو چھوڑ دیتے ہیں آپ نے فرمایا میں اون کے دلوں کو ملاتا ہوں (کیونکہ ابھی) اون کے دلوں میں ایمان کا نور اچھی
طرح سمایا نہیں ہے پس دنیا کا مال دیکر اون کے دلوں کو مائل کرتا ہوں کہ وہ اسلام سے راضی ہوں اور تم تو سمجھ اور سچے مسلمان
ہو گئے ہو اگر تم کو دنیا کا مال بھی نہ ملے جب بھی اسلام سے پھرنیوالے نہیں ہو) اتنے میں ایک شخص آیا جسکی آنکھیں اندر گھسی ہوئی
تھیں اور گلے اوپر اوٹھے ہوئے اور پیشانی بلند تھی ڈاڑھی خوب گھنی ہوئی تھی سر منڈا ہوا تھا اور کہنے لگا خدا سے ڈر اے محمد
صلی اللہ علیہ وسلم) آپ نے فرمایا جب میں اللہ کی نافرمانی کروں تو پھر اوسکی اطاعت کون کریگا کیا اللہ جل جلالہ نے زمین
والوں پر مجھکو امانت دار سمجھا اور تم مجھے امانت دار نہیں جانتے پھر ایک شخص نے (میں سمجھتا ہوں وہ خالد بن الولید رضی
سیف اللہ) تھے اجازت چاہی آپ سے اوسکے قتل کے آپ نے منع کیا جب وہ شخص چلا گیا تو آپ نے فرمایا اسکی نسل سے کچھ
لوگ ایسے پیدا ہونگے کہ قرآن اونکے حلق کے نیچے نہ اوتریگا (یعنے دل پر تاثیر نہ کریگا) وہ لوگ اسلام سے نکل جاوینگے
جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے قتل کرینگے وہ لوگ مسلمانوں کو اور چھوڑ دینگے بت پوجنے والوں کو اگر میں اونکو پاؤں تو قوم
عاد کیطرح اونکو قتل کروں (یعنی جڑ پیڑ سے اون کو مٹا دوں) عن ابی سعید الخدری قانس بن مالک عن رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال سیکون فی امتی اختلاف وفرقة یوم یحسنون القیل ویسیئون الفعل
یقرءون القرآن لا یجاوز تراقیهم یمرقون من الدین مروق السهم من الرمیة لا یرجعون حتی یرتد
علی فوقه هم شر الخلق والخلیقة طوبی لمن قتلهم وقتلوه یدعون الی کتاب الله ولیسوا منه فی شیء
من قاتلهم کان اولی بالله تعالی منهم قالوا یا رسول الله ما سیماهم قال التحلیق ترجمہ ابو سعید خدری اور انس
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں پھوٹ اور مخالفت ہوگی کچھ لوگ ایسے پیدا ہونگے جو باتیں
اچھی کرینگے لیکن کام برے کرینگے قرآن کو پڑھینگے مگر وہ اونکے حلق کے نیچے نہ اوتریگا وہ لوگ دین سے باہر ہو جاوینگے جیسے
کمان سے باہر ہو جاتا ہے وہ کبھی اپنے طریقے سے نہ پھریں گے جبتک تیر اوس شکار پر نہ پھرے (اور پھر نا ممکن ہے) پس جو لوگ

گمراہی میں ایسے مضبوط ہونگے کہ اسلام کیطرف انکا پھرنا محال ہوگا) وہ لوگ بدترین مخلوقات میں خوشی ہو اسکے لیے جو انکو قتل کرے یا وہ اس کے ہاتھ سے قتل کیا جاوے بلا دینگے وہ لوگ اللہ کی کتاب کیطرف (ظاہر میں) حالانکہ وہ اللہ کی کتاب سے کچھ علاقہ نہیں رکھتے) جو شخص ان سے لڑے وہ میری امت میں اللہ سے زیادہ نزدیک ہوگا لوگوں نے کہا یا رسول اللہ انکی نشانی کیا ہے آپ نے فرمایا سر منڈانا (یعنی وہ سر منڈے ہونگے) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بال رکھنا سر منڈانے سے افضل ہے اگرچہ سر منڈانا بھی درست ہے) دوسری روایت میں ہے فیما یلی الخلیقۃ والتسمید فاذا رایتموھم فاینموھم یعنے نشانی انکی سر منڈانا اور بال دور کرنا ہے جب تم انکو دیکھو تو انکو قتل کرو

عن سوید بن غفلۃ قال قال علی اذا حدثتکم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیثا فلان اخر من السماء احب الی من ان اکذب علیہ واذا حدثتکم فیما بینی وبینکم فان الحرب خدعۃ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یاتی فی اخر الزمان قوم حدثاء الاسنان سفہاء الاحلام یقولون من خیر قول البریۃ یمرقون من الاسلام کما یمرق السہم من الرمیۃ لایجاوز ایمانہم حناجرہم فاینما لقیتموھم فاقتلوھم فان قتلھم اجر لمن قتلھم یوم القیمۃ ترجمہ سوید بن غفلہ سے روایت ہے حضرت امیر المومنین علی نے فرمایا جب میں تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی حدیث بیان کروں تو سمجھو کہ آسمان سے گرنا مجھے اچھا معلوم ہوتا ہے آپ پر جھوٹ باندھنے سے اور جب میں تم سے کوئی بات آپس میں کہوں تو لڑائی چالاکی اور فریب کا نام ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے آخر زمانے میں کچھ لوگ ایسے پیدا ہونگے جو کم عمر ہونگے اور کم عقل ایسی باتیں کہینگے جو تمام مخلوق کی باتوں سے بہتر ہونگی (یعنی ظاہر میں بھلی معلوم ہونگی یا کلام اللہ پڑھینگے لیکن سمجھے کچھ نہ پڑھینگے) وہ اسلام سے نکل جاوینگے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے انکا ایمان حلق کے نیچے نہ اتریگا جہاں تم سے وہ ملیں انکو قتل کرو کیونکہ انکا قتل کرنا ثواب ہے قتل کے لیے قیامت تک

عن زید بن وھب انہ کان فی الجیش الذین کانوا مع علی الذین ساروا الی الخوارج فقال علی ایھا الناس انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یخرج قوم من امتی یقرؤن القرآن لیست قراءتکم الی قراءتھم شیئا ولا صلوتکم الی صلاتھم شیئا ولا صیامکم الی صیامھم شیئا یقرؤن القرآن یحسبون انہ لھم وھو علیھم لا تجاوز صلاتھم تراقیھم یمرقون من الاسلام کما یمرق السہم من الرمیۃ لو یعلم الجیش الذین یصیبونھم ما قضی لھم علی لسان نبیھم صلی اللہ علیہ وسلم لاتکلوا عن العمل وآیۃ ذلک ان فیھم رجلا لہ عضد ولیست لہ ذراع علی عضدہ مثل حلمۃ الثدی علیہ شعرات بیض فتذبذبون الی معاویۃ واھل الشام وتترکون ھؤلاء یخلفونکم فی ذراریکم واموالکم واللہ انی لارجو ان یکون ھؤلاء القوم فانھم قد سفکوا الدم الحرام واغاروا فی سرح الناس فسیروا علی اسم اللہ قال سلمۃ بن کھیل فقتل زید بن وھب ثم مر بنا علی قنطرۃ قال فلما التقینا وعلی الخوارج عبد اللہ بن وھب الراسبی

فقال لهم القوا الرماح وسلوا السيوف من جفونها فاني لخائف ان يناشدوكم كما ناشدوكم
يوم حروراء قال فوحشوا برماحهم واستلوا السيوف وقبرجع الناس برماحهم قال وقتلوا بعضهم على
بعض قال وما اصيب من الناس يومئذ الا رجلان فقال علي عليه السلام التمسوا فيهم المخدج فلم يجدوه فقام
علي بنفسه حتى اتى ناسا قد قتل بعضهم على بعض فقال اخرجوهم فوجدوه مما يلي الارض فكبر وقال
قال صدق الله وبلغ رسوله فقام اليه عبيدة السلماني فقال يا امير المؤمنين الله الذي لا اله الا هو
لقد سمعت هذا من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اي والله الذي لا اله الا هو حتى استحلفه ثلثا وهو
يحلف لهم (ترجمہ) زید بن وہب جہنی سے روایت ہے وہ اوس لشکر میں تھے، جو حضرت علیؓ کے ساتھ گیا تھا خارجیوں سے لڑنے
کے لیے حضرت علی نے کہا اے لوگو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے میری امت میں ایسے لوگ نکلینگے
جو قرآن کو پڑھینگے اور تمہارا پڑھنا اون کے سامنے کچھ نہ ہوگا نہ تمہاری نماز اون کی نماز کے سامنے کچھ ہوگی نہ تمہارا روزہ
اونکے روزے کے سامنے کچھ ہوگا پڑھینگے وہ لوگ قرآن کو ثواب سمجھکر حالانکہ وہ عذاب ہوگا اون پر (اسوجہ سے کہ اوس سے
صحیح معنی نہ نکالینگے اور غلط مطلب نکالینگے) اون کی نماز ہسلی کے نیچے نہ اوترے گی (یعنی اوسکی تاثیر دل تک نہ پہونچیگی فقط
زبان سے نماز پڑھ لینگے) وہ لوگ اسلام سے اسطرح نکل جاوینگے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے اور اگر اوس لشکر کے لوگ جو اون
کو قتل کرینگے اون فضیلتوں کو سنیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کی لیے بیان کی ہیں تو اور نیک عمل چھوڑدیں (اس
خیال سے کہ یہ عمل نجات کی لیے کافی ہے بعض نسخوں میں لاتکلوا علی العمل ہے یعنی بس نہ کریں اسی عمل پر اوعنوف چھوڑدیں)
اوس فرقے کی نشانی یہ ہے کہ اون میں ایک ایسا شخص ہوگا جسکا بازو ہوگا لیکن ہاتھ نہ ہوگا اوسکے بازو پر ایک
بہٹنی سی ہوگی اُسپر سفید بال ہونگے کیا تم جانتے ہو معاویہ اور اہل شام سے لڑنے کے لیے اور چھوڑ دیتے ہو ان لوگوں کو اپنے اہل و
اور اسباب پر (یعنی پہلے ان سے لڑنا ضرور ہے جو تمہارے پاس موجود ہیں اگر ان کو یہاں چھوڑ کر تم دوسری دشمن سے
لڑنے جاؤگے تو یہ تمہارے مال اور اولاد کو تباہ کرینگے) قسم خدا کی میں سمجھتا ہوں کہ جن لوگوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے بیان کیا وہ یہی لوگ ہیں کیونکہ انہوں نے بہایا اوس خون کو جو حرام تھا اور لوٹ لیا لوگوں کی چراگاہ کو پس چلے
اللہ کا نام لیکر سلمہ بن کہیل نے کہا زید بن وہب نے مجھے ایک مقام بتایا اور اونہی مقاموں میں سے جہاں وہ لڑنے گئے
تھے خارجیوں سے یہانتک کہ گزری ہم ایک پل پر جب دونوں طرف کے لوگ ملے تو سردار خارجیوں کا عبداللہ بن وہب تھا اوس نے
اپنے لوگوں سے کہا تم نیزے پھینک دو اور تلواریں کھینچ لو میان سے ایسا نہ ہو کہ وہ تم کو قسم دیں جیسے قسم دی تھی حروراء میں (حروراء
ایک مقام ہے جہاں پہلے خوارج جمع ہوئے تھے اور حضرت علیؓ نے عبداللہ بن عباس کو اون کو سمجھانیکے لیے بھیجا تھا
کچھ لوگوں نے اونکا کہنا مان لیا اور کتنوں نے نہ مانا وہ نہروان کو چلے گئے اور وہاں جاکر جمع ہوئے) راوی نے کہا کہ
اُن لوگوں نے اپنے نیزے پھینک دیا اور تلواریں کھینچ لیں مسلمانوں نے اونکو دیکھا کہ انہوں نے نیزے پھینک دیے ہیں ایک آدمی

اور حضرت علی کیطرف اوس وقت کوئی نہین مارا گیا سوا دو آدمیون کے حضرت علی نے لوگون سے کہا تلاش کرو ان لوگون مین مخدج کو (یعنے اوس لنجے کو جسکے ہاتھہ چھوٹے چھوٹے تھے) اونہون نے تلاش کیا لیکن اوسکو نہ پایا پھر حضرت علی خود کھڑے ہوئے اور اُن لاشون پاس آئے جو تلے اوپر پڑے تھے اور کہا انکو الگ الگ کرو دیکھا تو وہ زمین پر پڑا تھا سب کے نیچے اُنہون نے اللہ اکبر کہا اور کہا سچا ہے اللہ اور پہونچا دیا اوسکے رسول نے (جو اللہ نے فرمایا تھا) پھر ایک شخص کھڑا ہوا جسکا نام عبیدہ سلمانی تھا اور اوس نے کہا قسم ہے اوس اللہ کی جسکی سوا کوئی عبادت کے لائق نہین ہے کیا تم نے یہ سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت علی نے کہا ہان قسم ہے اوس اللہ کی جسکی سوا کوئی لائق نہین ہے عبادت کے یہانتک کہ اوس نے تین بار حضرت علی کو قسم دی اور اونہون نے تین بار قسم کہائی دوسری روایت مین یون ہے قال علی اطلبوا المخدج فلن کذبت الحدیث فاستخرجوہ من تحت القتلی فی طین قال ابو الوضی فکانی انظر الیہ حبشی علیہ قریط قلہ لحدے یلیہ مثل ثدی المرأۃ علیہا شعیرات مثل شعیرات التی تکون علی ذنب الیربوع ترجمہ حضرت علی نے کہا مخدج کو ڈہونڈہو پھر بیان کیا حدیث کو تو لوگون نے نکالا اوسکو مردون کے نیچے مٹی مین سے ابو الوضی نے کہا گویا مین اوس کی طرف دیکھہ رہا ہون وہ ایک حبشی تھا کرتہ پہنے ہوئے اوسکا ایک ہاتھہ عورت کے پستان کی مانند تھا اوسپر بیس بال تھے جیسے جنگلی چوہے کے دم پر ہوتے ہین عن نعیم بن حکیم عن ابی مریم قال ان کان ذلک المخدج لمعنا یوم تدنی فی المسجد یجالسنا باللیل والنہار وکان فقیرا ورایتہ مع المساکین یشہد طعامہ علی علیہ السلام مع الناس وقد کسوتہ بردین قال ابو مریم وکان المخدج یسمی ناقصا ذا الثدیۃ وکان فی یدہ مثل ثدی المرأۃ علی راسہ حلمۃ مثل حلمۃ الثدی علیہ شعیرات مثل سبالۃ السنور ترجمہ ابو مریم سے روایت ہے یہ مخدج ہمارے ساتھہ تھا اوس نے مسجد مین رات دن مسجد ہی مین بیٹھا رہتا فقیر تھا اور مین نے اوسکو دیکھا فقیرون کے ساتھہ آتا تھا جب حضرت علی لوگون کے ساتھہ کھانا کھاتے تھے مین نے اوسکو ایک کپڑا دیا تھا پہنچ کو لیکن اوسکو ناقص ذو الثدیہ یعنے چھاتی والا کہتے تھے کیونکہ اوس کے ہاتھہ مین چھاتی تھی جیسے عورت کی چھاتی ہوتی ہے اور اوسپر بیٹھنی بھی تھی جیسے چھاتی پر ہوتی ہے اور بیٹھنی پر بال تھے بلے کی موچھہ کیطرح باب فی قتال اللصوص چوروں سے مقابلہ کرنے کا بیان عن عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اراد مالہ بغیر حق فقاتل فقتل فہو شہید ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے مال لینے کا ارادہ کیا جاوے اور وہ لڑے (اپنا مال بچانے کے لیے) یہانتک کہ مارا جاوے تو وہ شہید ہے عن سعید بن زید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من قتل دون مالہ فہو شہید ومن قتل دون اہلہ او دون دمہ او دون دینہ فہو شہید ترجمہ سعید بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قتل کیا جاوے اپنا مال بچانے مین یا اپنے بال بچون کے بچانے مین یا اپنی جان بچانے مین یا اپنا دین بچانے مین تو وہ

شہید اس لیے کہ وہ ظالم کے ظلم کو دفع کرتا ہے پس اگر مارا گیا تو مظلوم مارا گیا اور وہی شہید ہے مگر اس کا شہید کا
اس اہل شہید سے کم ہے جو جہاد میں خدا کے لیے مارا جاوے عن معاویۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اشفعوا توجروا فانی لا ارید الامر فاؤخرہ کیما تشفعوا فتوجروا فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال اشفعوا توجروا ترجمہ معاویہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سفارش کیا کرو تم کو ثواب ہوگا
اور میں حکم کرنے میں دیر کرتا ہوں اس لیے کہ تم سفارش کرو اور تم کو ثواب ہو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
سفارش کرو تم کو ثواب ہوگا ف یہ حدیث اکثر نسخوں میں اس مقام پر نہیں ہے اور نسخہ مطبوعہ دہلی میں حدیث اور حجاج
کی حدیث ان مثل عثمان عند اللہ جو انتیسویں پارے خلافت کے بیان میں گزر چکی اس مقام پر مذکور ہے **کتاب**
الادب ادب کا بیان رسمی ادب تہذیب کا جو دنیا میں لوگوں سے کرنا چاہیے **باب** فی الخلق والخلق
النبی صلی اللہ علیہ وسلم بردباری کا بیان اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اخلاق کا ذکر عن انس کان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احسن الناس خلقا فارسلنی یوما لحاجۃ فقلت واللہ لا اذہب وفی نفسی ان
اذہب لما امرنی بہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فخرجت حتی امر علی صبیان وہم یلعبون فی السوق
فاذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قابض بقفائی من ورائی فنظرت الیہ وہو یضحک فقال
یا انیس اذہب حیث امرتک قلت نعم انا اذہب یا رسول اللہ قال انس واللہ لقد خدمتہ سبع
سنین او تسع سنین ما علمت قال لشیء صنعت لم فعلت کذا وکذا او لا لشیء ترکت ہلا فعلت
کذا وکذا ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں میں بہتر تھے خلق میں ایک روز آپ نے مجھے
کسی کام کے لیے بھیجا میں نے زبان سے کہا قسم خدا کی میں نہیں جاؤنگا اور دل میں بھی تھا کہ جاؤنگا اس لیے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے پھر میں نکلا تو لڑکوں کو بازار میں کھیلتا ہوا پایا (میں بھی وہاں کھڑا ہو گیا) رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے سے آکر میری گردن پکڑی میں نے آپ کی طرف دیکھا تو آپ ہنس رہے تھے آپ نے فرمایا
اے انیس (یہ بیار سے تصغیر ہے انس کی) جا جہاں میں نے کہا ہے میں نے کہا بہتا اچھا جاتا ہوں یا رسول اللہ
انس نے کہا قسم خدا کی میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی سات برس یا نو برس تک لیکن مجھ معلوم نہیں کہ
میں نے کوئی کام کیا ہو اور آپ نے فرمایا ہو کہ تو نے یہ کیوں کیا یا میں نے کوئی کام نہ کیا ہو اور آپ نے فرمایا ہو تو نے یہ
کیوں نہیں کیا **عن** انس قال خدمت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عشر سنین بالمدینۃ وانا غلام لیس کل
امری کما یشتہی صاحبی ان یکون علیہ ما قال لی فیہا اف قط وما قال لی لم فعلت ہذا وہلا فعلت ہذا
ترجمہ انس سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی دس برس تک اور میں لڑکا تھا اور ہر کام میرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
موافق نہ تھا مگر آپ نے کبھی مجھ سے نہ کہا (اف) ایک کلمہ ہے جھڑکی کا اور نہ کبھی یہ کہا تو نے اس کام کو کیوں کیا یا یہ کیوں کیا **عن**

ابی هریرة کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یجلس عندنا فی المسجد یحدثنا فاذا قام قمنا قیاما حتی نراه قد دخل بعض بیوت
ازواجه فحدثنا یوما فقمنا حتی قام فنظرنا الی اعرابی قد ادرکه فجبذه برداءه حتی قامت فقه قال ابوهریرة وکان رداءه خشنا
فالتفت فقال له او امر الی ان احمل الی علی بعیریه هذین فانک لا تحمل من مالک ولا من مال ابیک فقال النبی صلی الله علیه وسلم
کلا واستغفر الله کلا واستغفر الله کلا واستغفر الله لا احملک حتی تقید منی جبذتک التی جبذتنی فکل ذلک یقول له الاعرابی
والله لا اقید کها فذکر الحدیث ثم دعا رجلا فقال احمل له علی بعیر هذین علی بعیر شعیر وعلی آخر تمرا ثم التفت
الینا فقال انصرفوا علی برکة الله ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ بیٹھتے تھے مسجد میں باتیں کرتے کیسی اچھی باتیں
ہوتی تو ہم بھی کھڑے رہتے یہانتک کہ آپ کو دیکھتے کہ اپنی کسی بی بی کے گھر جاتے ہو ایک روز آپ نے ہم سے باتیں کیں پھر جب آپ اٹھے تو ہم بھی کھڑے
ہوئے ایک اعرابی کو دیکھا اس نے آپکو پکڑ کر چادر ڈالکر کھینچا یہانتک کہ آپ کی گردن لال ہوگئی ابوہریرہ نے کہا وہ چادر کھردری تھی آپ نے اوسکیطرف
دیکھا اوس اعرابی نے کہا میرا مال لو اونٹوں کا دو بھیر (خچر سے کیونکہ آپ اپنا مال مجھے نہیں دیتے ہیں اپنے باپکا (یہ کلمہ اوس اعرابی نے گستاخی کا کہا گو اوسمیں
تہذیب نہیں ہوتی) رسول اللہ صلعم نے فرمایا بیشک میں اپنا مال نہیں دیتا اور استغفار کرتا ہوں اللہ سے پھر کہا تین بار فرمایا بعد اسکے فرمایا میں
تیرے اونٹوں کو نہ لادونگا جبتک تو مجھ سے بدلہ نہ دیگا اس کھینچنے کا جو تو نے کھینچا مجھکو اوس نے کہا نہیں ہرگز قسم خدا کی نہیں تجھکو بدلہ دونگا (اسوجہ سے کہ وہ جانتا
تھا کہ رسول اللہ بدلہ نہ لینگے) پھر آپ نے اوسشخص کو بلایا اور اوس سے کہا اسکے دونوں اونٹوں کو لادو ایک کو جو اور دوسرے کو کھجور پھر آپ ہم لوگوں کیطرف دیکھا اور فرمایا
جاؤ اللہ کے برکت پر پھر سوار کرکے باب فی الوقار فی الاکل اور دوسرے رہنے کی فضیلت عن عبد الله بن عباس ان نبی الله صلی الله علیه وسلم قال ان
فی الهدی الصالح والسمت الصالح والاقتصاد جزء من خمسة وعشرین جزءا من النبوة ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا
نیک چلنی اور خوش خصلتی اور میانہ روی نبوت کی پچیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے یعنی کہ ہر کام میں توسط کا طریقہ اختیار
کرے نہ اسراف اور فضولخرچی کرے نہ بخیلی اور کنجوسی نہ جلدی اور اضطرابی کرے نہ سستی مجہولی اسیطرح کام میں توسط اختیار کرے چھوٹے اور بڑے کاموں میں
وہی حال ہے وقار کا من کظم غیظا عضہ وکنی کی فضیلت عن معاذ ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من کظم غیظا وهو قادر علی ان ینفذه
دعاه الله تعالی یوم القیمة علی رؤس الخلائق حتی یخیره من الحور ما شاء ترجمہ معاذ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو شخص غصہ کو روکے
حالانکہ اوسکو اختیار ہو اپنا غصہ پورا کرنیکا تو قیامت کے دن اللہ اوسکو بلاویگا سب لوگوں کے سامنے اور فرماویگا جس حور کو تو چاہے پسند کرلے وہ تجھکو ملیگی
اللہ امنا و ایمانا پھر دیگا اللہ اسکو امن اور ایمان سے اور بدلے کا حال نہیں بیان کیا اتنا زیادہ ہے وہ من ترک لبس ثوب تجمل وهو یقدر علیه قال ثوبا لحسبه
قال وانضا کساه الله الکرامة ومن زوج لله توجه الله تاج الملک ترجمہ اور جو شخص عمدہ کپڑا پہننا چھوڑ دیگا حالانکہ وہ طاقت رکھتا ہے اوسکو بہتر پہننے
عاجزی کی راہ سے تو اللہ اوسکو قیامت کے دن عزت کا جوڑا پہنا دیگا اور جو شخص نکاح کریگا کسی مفلس محتاج کا اللہ کے لیے تو قیامت کے روز اللہ اوسکو تاج بادشاہی
کا پہنا دیگا عن عبد الله قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما تعدون الصرعة فیکم قالوا الذی لا یصرعه الرجال قال ولکنه الذی
یملک نفسه عند الغضب ترجمہ عبداللہ سے روایت ہے رسول صلعم نے فرمایا تم پہلوان کشتی زن کسکو کہتے ہو لوگوں نے کہا وہ شخص کہ لوگ پچھاڑ نہ سکیں
آپ نے فرمایا نہیں پہلوان وہ ہے جو اپنے نفس پر قابو رکھے غصہ کے وقت عن معاذ بن جبل قال استدبرنا ان صلی النبی صلی الله علیه وسلم فنظر

سحر و نذر و نکو دیکھا کرنا یعنی علم نجوم سیکھنا تھا انکیار اوس نے گواہی دی ابن طاؤس نے اوسکی گواہی قبول نہ کی **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المؤمن غر کریم والفاجر خب لئیم **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا مومن بھولا ہوتا ہے یعنی اکثر فریب کہا جاتا ہے اسلیئے اوسکی نیت میں بے ایمانی نہیں ہوتی اور شناخت فریب کرنے والا نجیل ہوتا ہے حاشیہ حافظ زین الدین عراقی نے اسحدیث کو ضعیف کہا ہے لیکن ابن حجر نے اوسکو صحیح کیا ہے اور کہا ہے کہ حجاج بن فرافصہ اور بشر بن رافع اگرچہ ضعیف ہیں لیکن حدیث موضوع نہیں ہوسکتی کیونکہ روایت کیا اوسکو حاکم نے بیہقی نے کہا یہ حدیث حسن کے درجہ سے کم نہیں ہوسکتی کیونکہ حجاج کی توثیق کی ہے ابن حبان اور ابوحاتم نے اور ابن معین نے بشر کو حق کہا واللہ اعلم **عن** عائشۃ قالت استاذن رجل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ائذنوا لہ بئس ابن العشیرۃ او بئس رجل العشیرۃ ثم قال ائذنوا لہ فلما دخل الان لہ القول فقالت عائشۃ یا رسول اللہ الذی قلت ما قلت قال ان شر الناس عند اللہ منزلۃ یوم القیمۃ من ودعہ او ترکہ الناس اتقاء فحشہ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے ایک شخص نے اجازت مانگی رسول اللہ صلعم سے اندر آنے کی آپ نے فرمایا یہ اپنے کنبہ کا برا مرد ہے اوسکو اندر آنے دو جب وہ آیا تو آپ نے اوس سے نرمی سے باتیں کیں حضرت عائشہ نے کہا یا رسول اللہ آپنے اوس سے باتیں کیں نرمی سے اوپر پہلے آپ کیا کہہ چکے تھے اوسکی بابت میں کہ وہ برا ہے تو برے کی ساتھ برائی سے پیش آنا تھا آپنے فرمایا سب سے برا شخص اللہ کے نزدیک قیامت میں وہ ہوگا جسکو لوگ دنیا چھوڑ دیں اوسکی سخت دلائی کیوجہ سے۔ دوسری روایت میں ہے آپنے فرمایا یا عائشہ ان من شرار الناس الذین یکرمون اتقاء السنتھم **ترجمہ** برے لوگ میں وہ لوگ جنکی زبان کی خوف سے تعظیم کیجاوے یعنی لوگ انکی تعظیم و تکریم کریں اس خیال سے کہ برا بھلا کہیں **عن** انس قال ما رایت رجلا اخذ بید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فینحی یدہ حتی یکون الرجل ھو الذی ینحی یدہ عنہ ولا رایت رجلا اخذ بفیہ فقرل لہ فیدعہ حتی یکون الرجل ھو الذی یدع فاہ **ترجمہ** انس سے روایت ہے میں نے نہیں دیکھا کہ کسی شخص نے رسول اللہ صلعم کے کان میں منہ کہا ہو کوئی بات چپکے سے کہنی کیلیے پہر آپنے اپنا سر اوسکے سر سے ہٹا لیا ہو اوس کے ہٹانیسے پہلے اور میں نے کسی شخص کو نہیں دیکھا کہ اوس نے رسول اللہ صلعم کا ہاتھ پکڑا ہو پہر آپنے اوس سے ہاتھ چھڑا لیا ہو اوسکی چھوڑنیسے پہلے **عن** عائشۃ ان رجلا استاذن علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم بئس اخو العشیرۃ فلما دخل انبسط الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکلمہ فلما خرج قلت یا رسول اللہ لما استاذن قلت بئس اخو العشیرۃ فلما دخل انبسطت الیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عائشۃ ان اللہ لا یحب الفاحش المتفحش **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے ایک شخص نے اجازت مانگی رسول اللہ صلعم سے اندر آنیکی آپنے فرمایا یہ اپنے کنبہ میں برا شخص ہے جب وہ اندر آیا تو آپ کہلکر اوسکی دلجوئی باتیں کیں جب چلا گیا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ جب اوس نے اجازت چاہی تھی تو آپنے فرمایا تھا یہ اپنے کنبہ کا برا جب وہ اندر آیا تو آپ اوس سے کہلکر ملے رسول اللہ صلعم نے فرمایا عائشہ تو نہیں چاہتا ہے سخت گو بیہودہ کو اور جو لوگوں کو برا بھلا کہے اور بیفائدہ لغو بات ٹالی دانائی اور حکمت عملی ہے کہ حسن خلق اور نرمی سے شر سے بچنے کی راہ کرلی **باب** ما جاء فی الحیاء اور شرم کا بیان **عن** عمران بن عمران النبی صلی اللہ علیہ وسلم مر علی رجل من الانصار وھو یعظ اخاہ فی الحیاء فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعہ فان الحیاء من الایمان **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلعم ایک شخص انصاری پر گزرے وہ اپنے بھائی کو نصیحت کر رہا تھا شرم کم کرنیکی لیے یعنی یہ سمجھا رہا تھا کہ بہت شرم کرنا برا ہے آپنے فرمایا چھوڑ دے اوسکو شرم تو ایمان میں داخل ہے **عن** ابی قتادۃ قال کنا مع عمران بن حصین وثم بشیر بن کعب فحدث عمران بن حصین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحیاء خیر کلہ او قال الحیاء کلہ خیر فقال بشیر بن کعب انا نجد فی بعض الکتاب او فی بعض الکتب ان منہ سکینۃ ووقارا وھو ضعفا فاعاد عمران الحدیث فاعاد بشیر الکلام قال فغضب عمران حتی احمرت عیناہ وقال الا ارانی احدثک عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتحدثنی عن کتبک قال فقلنا یا ابا نجید انہ لہ **ترجمہ** عمران بن حصین کہتے ہیں اور بشیر بن کعب بھی وہیں تھے عمران نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ نے فرمایا شرم سب کی سب بہتر ہے یا شرم سب بہتر ہے بشیر نے کہا ہمکو کتاب میں لکھا ہے بعض علم الحیاء اور وقار ہے اور بعض شرم کمزوری ہے عمران نے حدیث اعادہ کی بشیر نے کلام اعادہ کیا عمران غصہ ہوئے یہانتک کہ سرخ ہوگئیں آنکھیں اور کہا کیا میں تمکو حدیث بیان کرتا ہوں رسول اللہ صلعم کی اور تم میری حدیث کو کتابوں سے بیان کرتے ہو ہم نے کہا اے ابا نجید بیشک ہم

ناتوانی ہوتی ہے (جیسے کوئی علم حاصل کرنے مین شرم کرے یا حلال کام مین شرم کرے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد وہی ہے
ہے جو خلاف شرع کام کرنے مین ہو اور وہ سراسر بری ہے) عمران نے یہ حدیث بیان کی بشیر نے یہ سنی کہا تب تو عمران غصہ ہو
یہانتک کہ اونکی آنکھین لال ہوگئین اور کہنے لگے مین تو تجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتا ہون اور تو اور اون کے
مقابلے مین اپنی کتابون سے بیان کرتا ہے ہم لوگون نے عمران سے کہا ای ابا نجید (کنیت ہے عمران کی) بس جانے ہو جس پر
ف صحابہ کرام اور تمام سلف صالحین کا قاعدہ تھا کہ جب کوئی خدا اور رسول کے کلام کے مقابلے مین کسی اور کی کلام سے سنتے
لاتا تو غصہ ہوتے اور اوسکو سزا دیتے اگرچہ یہان بشیر کا کلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف نہین ہے لیکن کہ اپکی مراد شرم سے ہے
شرم ہے جو ناجائز کامون سے روکے اور وہ سراسر بہتر ہے مگر چونکہ ظاہر مین ایک دنیا سے مخالفت معلوم ہوتی ہے کہ آنحضرت نے سراسر
شرم کو بہتر کہا اور بشیر نے بعض کو بہتر کہا اور بعض کو نہ کہا اسلیے عمران اون پر خفا ہوئے عن ابی سعید قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان مما ادرک الناس من کلام النبوۃ الاولی اذا لم تستحی فاصنع ما شئت ترجمہ
ابو مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کلام اگلے پیغمبرونکا لوگون کو یاد رہ گیا ہے اور مین یہ بھی ہے
جب تجکو شرم نہ ہو تو جو جی چاہے کر **باب** فی حسن الخلق خوش خلقی کے بیان مین عن عائشۃ قالت سمعت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان المؤمن لیدرک بحسن خلقہ درجۃ الصائم القائم ترجمہ حضرت عائشہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن اپنی خوش خلقی سے درجہ حاصل کر لیتا ہے اوس شخص کا جو سارا مہینہ روزہ رکھے اور رات
بھر عبادت کرے عن ابی الدرداء عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من شیء اثقل فی المیزان من حسن الخلق
ترجمہ ابو الدرداء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ترازو مین حشر کے روز کوئی چیز خوش خلقی سے زیادہ بھاری
نہ ہوگی (یعنے سب نیکیون سے اسکا پلہ زیادہ ہوگا) عن ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا زعیم
ببیت فی ربض الجنۃ لمن ترک المراء وان کان محقا وببیت فی وسط الجنۃ لمن ترک الکذب وان کان مازحا
وببیت فی اعلی الجنۃ لمن حسن خلقہ ترجمہ ابو امامہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین ضامن ہون جنت کے
کنارے ایک گھر کا اوس شخص کے لیے جو جھگڑا چھوڑ دے اگرچہ حق پر ہو اور ایک گھر کا بیچ جنت مین اوسکے لیے جو جھوٹ کو چھوڑ دے اگرچہ
ہنسی اور مذاق سے ہو اور ایک گھر کا بلندی مین جنت کے اوس شخص کے لیے جو خوش خلقی کرے عن عائشۃ بنت قدامۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل الجنۃ الجواظ ولا الجعظری ترجمہ حارثہ بن وہب سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت مین نہ جاویگا زیبی یا مال جوڑنے والا اور دوسری خرچ نہ کرنے والا یا موٹا غلیظ یا بیہودہ
چلانے والا یا بدخلق تیز کش (یہ سب جواظ کے معنی ہین) اور مغرور سخت گو یا موٹا بہیمہ لیکن بہت کہانیوالا (یہ جعظری ہے کہ جو لوگ
دولت سے موٹا ہوا ہو) **باب** فی کراہیۃ الرضۃ فی الامر ذنیک کی برائی عن انس قال کانت العضباء
تسبق فجاء اعرابی علی قعود لہ فسابقہا فسبقہا الاعرابی فکان ذلک شق علی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم فقال حق علی اللہ عزوجل ان لا یرفع شیئا من الدنیا الا وضعہ ترجمہ انس سے روایت ہی عضباء (آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی اونٹنی کا نام تہا) شرط مین کبہی پیچہے نہین رہتی تہی (یعنی کسی اونٹ سے دوڑنے مین ہارتی نہ تہی) ایکبار ایک اعرابی اپنی
اونٹنی پر سوار ہوکر (یعنی کم سن اونٹ پر) اور اوس نے دوڑانے کی شرط کی عضباء سے پیچہے آگے نکل گئی اسپر عضباء سے تو یہ امر
شاق گذرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب پر آپ نے فرمایا اللہ کو ضرور ہی کہ جو چیز بڑہ جاوے اوسکو گہٹا دیوے دوسری
روایت مین ہی ان حقا علی اللہ تعالی ان لا یرفع شیئ من الدنیا الا وضعہ یعنی اللہ پر حق ہی کہ جب کوئی چیز دنیا کی بڑہتی
ہے تو اوسکو گہٹا دیوے (تاکہ اوسکی خدائی معلوم ہو) **باب** فی کراہیۃ التماد ح خوشامد کی برائی عن ہمام
قال جاء رجل فاثنی علی عثمان فی وجہہ فاخذ المقداد بن الاسود ترابا فحثا فی وجہہ وقال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رایتم المداحین فاحثوا فی وجوہہم التراب ترجمہ ہمام سے روایت ہی کہ ایک شخص
حضرت عثمان پاس آیا اور اون کے منہ پر اونکی خوشامد کرنے لگا تو مقداد بن الاسود نے مٹی لیکر اوسکے منہ پر ڈالدی اور کہا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم خوشامد کرنیوالون کو دیکہو تو اون کی منہ پر مٹی ڈالو **وف** خطابی نے کہا مراد خوشامد سے وہ تعریف
ہے جو دنیا کمانے کے لیے ہو اور ممدوح کے خوش کرنے کے لیے لیکن جو تعریف نفس الامر مین سچ ہو اور نیک کام مین رغبت دلانے
کی لیے ہو وہ درست ہی **عن** ابی بکرۃ ان رجلا اثنی علی رجل عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ قطعت عنق
صاحبک ثلث مرات ثم قال اذا مدح احدکم صاحبہ لا محالۃ فلیقل احسبہ کذا ان کان یری انہ
یقول ذلک ولا انکیہ علی اللہ تعالی ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہی کہ ایکشخص نے تعریف کی ایکشخص کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے سامنے آپ نے فرمایا تو نے اوسکی گردن کاٹی تین بار فرمایا بعد اوس کے فرمایا جب کوئی تم مین سے اپنی یار کی تعریف
کرے ضرورت کیوقت تو یون کہے مین اوسکو ایسا سمجہتا ہون لیکن نہین پاک کہتا ہون مین اوسکو اللہ پر (یعنی مین یہ نہین
کہتا کہ وہ اللہ کے نزدیک بہی پاک اور ایسا ہے) **عن** مطرف قال قال لی ان انطلقت فی وفد بنی عامر الی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلنا انت سیدنا فقال السید اللہ قلنا وافضلنا فضلا واعظمنا طولا
فقال قولوا بقولکم او بعض قولکم ولا یستجرینکم الشیطان ترجمہ مطرف سے روایت ہی میری باپ
(عبداللہ بن الشخیر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے بنی عامر کے لوگون کے ساتہہ تو ہم نے کہا آپ ہمارے سید ہین آپ نے فرمایا
سید تو اللہ ہی **وف** خطابی نے کہا سید مشتق ہی سیادت سے جسکے معنی سرداری کے ہین حقیقتہً تو سردار ساری
جہان کا اللہ جل جلالہ ہی کیونکہ سب اوسکے بندے ہین اور مجازاً اور کو بہی سید کہتے ہین اور آپ نے اونکو سید کہنے سے
اسلیے منع کیا کہ وہ لوگ نئے مسلمان ہوئے تہے ایسا نہ ہو حضرت کی سیادت کو مثل دنیا کی سرداری کے سمجہین جیسے اون کی قوم
مین ایک ایک سید (سردار) ہوا کرتا تہا اور سید کے معنی مجازی کا اطلاق مولی پر ہوتا ہی اور ہر ایک قوم کے رئیس پر اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس لقب کے مستحق ہین کیونکہ آپ سید ہین تمام اولاد آدم کے دوسری حدیث مین ہی انا سید ولد آدم ولا فخر

مطرف بن الشخیر

اللھم صل وسلم علی سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین ت ہم نے کہا چاہا آپ ہم سب میں افضل ہیں
اور درجہ میں بڑی ہیں آپ نے فرمایا جو کہا کرتے ہو وہی کہو (یعنے اللہ کو نبی اور رسول) یا اوس میں سے کچھ کہو (میرے
نبی اللہ یا رسول اللہ) دیکھو کہیں ایسا نہ ہو کہ شیطان (یعنے ایسا نہ ہو کہ شیطان تمھاری زبان سے ایسی کلمی کہوا دیوے جو میرے
شان کے لائق نہ ہون بلکہ اسکی شان کے لائق ہون **باب** فی الرفق نرمی کے بیان **عن** عبد اللہ بن مغفل
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ رفیق یحب الرفق ویعطی علیہ ما لا یعطی علی العنف ترجمہ
عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نرم ہے دوست رکھتا ہے نرمی اور ملائمت کو اور
جو ثواب نرمی پر دیتا ہے وہ سختی پر نہین دیتا **عن** شبیب قال سالت عائشۃ عن البداوۃ فقالت کان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یبدو الی ھذہ التلاع وانہ اراد البداوۃ مرۃ فارسل الینا ناقۃ محرۃ من ابل الصدقۃ
فقال لی یا عائشۃ ارفقی فان الرفق لم یکن فی شیء قط الا زانہ ولا نزع من شیء قط الا شانہ ترجمہ شبیب
سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ رض سے پوچھا جنگل میں جانا کیسا ہے انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کبھی جایا کرتے
تھے ان ٹیلون کیطرف ایکبار آپ نے جنگل میں جانیکا قصد کیا تو میری پاس ایک اونٹنی بھیجی جسپر سواری نہین ہوتی تھی
زکوۃ کے اونٹون میں سے اور فرمایا اے عائشہ نرمی کیا کر اسواسطے کہ نرمی جس چیز میں ہوتی ہے اوسکو زینت دیدیتی ہے اور جس چیز
سے نکل جاتی ہے اوسکو عیب دار کردیتی ہے **عن** جریر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یحرم الرفق
یحرم الخیر کلہ ترجمہ جریر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نرمی اور ملائمت سے محروم ہے وہ سب
بھلائیون سے محروم ہے **عن** سعد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال التؤدۃ فی کل شیء الا فی عمل الاخرۃ
ترجمہ سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جلدی نہ کرنا بہتر ہے ہر کام میں مگر آخرت کے کامون میں (یعنی
جو کام نیک ہین جیسے نماز روزہ زکوۃ صدقہ وغیرہ ان میں فکر و تامل کیضرورت نہین ہے ۔ درکار خیر حاجت استخارہ
نیست + باقی اور دنیا کے کامون میں تامل اور فکر اور صلاح و مشورہ ضرور ہے **باب** فی شکر المعروف احسان
کا شکر کرنا ضرور ہے **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یشکر اللہ من لا یشکر الناس ترجمہ ابوہریرہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کا شکر نہین کرتا وہ جو آدمیون کا شکر نہین کرتا ف یعنے جو آدمیون کے
احسان کو نہین مانتا اور احسان فراموشی کرتا ہے اوس سے کچھ عجب نہین کہ اللہ کی بھی شکری کرے یا مطلب حدیث کا یہ ہے
جو شخص بندہ کا احسان نہ مانے اوسکا شکر اللہ تعالی قبول نہ کریگا لیکن اس صورت میں اللہ کے لفظ کو مرفوع پڑھنا چاہیے فاعلیت
پر اور حدیث اول میں منصوب قاضی ابوبکر بن العربی نے کہا حدیث میں چار وجہین روی ہین ایک برفع اللہ اور ناس
دوسری بہ نصب اللہ و ناس تیسری وجہ مشہور ہے تیسری کا برفع اللہ اور نصب ناس چوتھی بہ نصب اللہ اور برفع ناس واللہ اعلم **عن**
انس ان المھاجرین قالوا یا رسول اللہ ذھبت الانصار بالاجر کلہ قال لا ما دعوتم اللہ لھم واثنیتم علیھم

ترجمہ انس سے روایت ہے کہ مہاجرین نے کہا یارسول اللہ انصار سارا ثواب لوٹ لیگئے آپ نے فرمایا نہین جبتک تم اسکے
حق میں دعا کرتے رہوگے اور انکی تعریف کرتی رہوگے ف یعنی اگر انکا شکریہ ادا کرتے رہوگے تو تم کو
بھی ثواب ہوگا اور انکو بھی اور جو تم انکی ناشکری کروگے اور انکو برا کہوگے تو تم کو کچھ ثواب نہ ہوگا سب انھی کو ہوگا

عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اعطی عطاء فوجد فلیجز بہ فان
لم یجد فلیثن بہ فمن اثنی بہ فقد شکرہ ومن کتمہ فقد کفرہ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو کوئی چیز دیجاوے پھر اوسکو مقدرت ہو تو اوسکا بدلہ دیوے
اگر بدلہ نہ دیسکے تو تعریف کرے جس نے تعریف کی اوس نے شکر ادا کیا اور جس نے چھپایا (احسان کو) اوس نے
ناشکری کی عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ابلی بلاء فذکرہ فقد شکرہ وان کتمہ
فقد کفرہ ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو کوئی چیز ملے وہ اوسکا ذکر کرے
تو اوس نے شکر ادا کیا اوسکا اور جو چھپایا اوسکو تو ناشکری کی **باب** فی الجلوس بالطرقات راہ میں بیٹھنے کا بیان

عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ایاکم والجلوس بالطرقات فقالوا یارسول
اللہ مالنا من مجالسنا نتحدث فیہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ابیتم فاعطوا الطریق
حقہ قالوا وما حق الطریق یارسول اللہ قال غض البصر وکف الاذی ورد السلام والامر بالمعروف والنہی
عن المنکر ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم راستون میں بیٹھنے سے
لوگون نے عرض کیا یارسول اللہ ہم کو ضرور ہی ہے اپنی مقامون میں بیٹھنا باتین کرنے کو (یعنی راستی میں بیٹھنے کے
بغیر ہمارا کام چل نہین سکتا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ضرور ہی تو حق ہے راستی کا اوسکو ادا کرو انھون نے
عرض کیا راستی کا حق کیا ہے یارسول اللہ آپ نے فرمایا نگاہ نیچے رکھنا (تاکہ غیر محرم پر نظر نہ پڑی) اور کسی ایذا
نہ دینا اور سلام کا جواب دینا اور اچھی بات کا حکم کرنا بری بات سے منع کرنا۔ دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہے وارشاد
السبیل یعنی راہ بتانا (بھولے بھٹکے کو) حضرت عمر کے روایت مین اتنا زیادہ ہے وتغیثوا الملہوف وتہدوا الضال
یعنی مدد کرو آفت مین پڑے ہوئے کی اور راہ بتاؤ بھولی بھٹکے کو عن انس قال جاءت امرأۃ الی النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فقالت یارسول اللہ ان لی الیک حاجۃ فقال لہا یا ام فلان اجلسی فی ای نواحی السکک
شئت حتی اجلس الیک قال فجلس النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی قضت حاجتہا ترجمہ انس سے روایت ہے
ایکعورت (راہ مین) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور کہنے لگے یارسول اللہ مجھ کو آپ سے کچھ کام ہے آپ نے فرمایا جہا
چل کسی گلی کے کونہ مین (یعنے راہ مین بیٹھنا اچھا نہین کسی کونے مین چلکر کہہ جو تجھ سے کہنا ہو) جہان تو چاہے وہان میں
بیٹھ جاؤنگا تیری پاس وہ عورت بیٹھ گئی (وہان جاکر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی بیٹھ گئے۔ یہانتک کہ اوس عورت

نے اپنا کام پورا کیا (یعنے جو کچھ کہتا تھا کہا) عن ابی سعید الخدری قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول خیر المجالس اوسعھا ترجمہ ابو سعید خدری کی روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا آپ فرماتے تھے
بہتر جگہہ بیٹھنے کی وہ ہے جو کشادہ ہو (جسمین لوگون کو تکلیف نہ ہوتی ہو) **باب** فی الجلوس بین الشمس والظل
کچھ دھوپ مین اور کچھ سایہ مین بیٹھنا کیسا ہے عن ابی ھریرۃ یقول قال ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان احدکم
فی الشمس وقال مخلد فی الفیٔ فقلص عنہ الظل فصار بعضہ فی الشمس وبعضہ فی الظل فلیقم ترجمہ ابو ہریرہ
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی دھوپ مین بیٹھا ہو پھر سایہ مین جاوے یا سایہ مین
بیٹھا ہو اور دھوپ مین آجاوے اسطرح سے کہ کچھ بدن دھوپ ہو اور کچھ بدن پر سایہ تو وہان سے اوٹھ کھڑا ہو کیونکہ اس
مین ضرر کا خوف ہے جیسے ایک وقت مین گرم و سرد کا استعمال مضر ہے اگرچہ شرعاً جائز ہے چنانچہ بیہقی نے مجاہد سے انہون نے
ابو ہریرہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کے پاس آتے ہے دھوپ مین اور آدھی سایہ مین بیٹھے تھے **عن** ابی
حازم انہ جاء ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب فقام فی الشمس فامر بہ فحول الی الظل ترجمہ ابو حازم سے
روایت ہے وہ آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے تو وہ دھوپ مین کھڑے ہوگئے بعد اوس کے حکم کیا تو وہ سایہ
مین جلے آئے **باب** فی الحلق گروہ باندھ کر بیٹھنا کیسا ہے عن جابر بن سمرۃ قال دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم المسجد وھم حلق فقال مالی اراکم عزین ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد مین گئے
اور لوگ جدا جدا حلقے باندھے بیٹھے تھے آپ نے فرمایا کیا ہوا مجھکو مین تم کو جدا جدا دیکھتا ہون **عن** جابر بن سمرۃ قال
کنا اذا اتینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم جلس احدنا حیث ینتھی ترجمہ جابر سے روایت ہے ہم جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پاس جاتے تو جہان جگہہ ملتی وہین بیٹھ جاتے رہتے نہ ہوتا کہ لوگون کو پھاندتے لانگتے اندر گھستے **عن** حذیفۃ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لعن من جلس وسط الحلقۃ ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی
اوس شخص پر جو حلقے کے بیچ مین بیٹھے ف خطابی نے کہا مقصود اوس سے یہ ہے کہ کوئی شخص حلقے پر آوے اور لوگون کی گردنین
پھاند کر بیچ مین جا بیٹھے بعضون کیطرف منہ کرے بعضون کیطرف پیٹھ اور لوگون کو تکلیف دیوے **باب** فی الرجل یقوم
للرجل من مجلسہ ایک شخص دوسری شخص کے لیے اپنی جگہہ سے اوٹھے تو یہ کیسا ہے عن سعید بن ابی الحسن قال جاء ابو
بکرۃ فی شہادۃ فقام لہ رجل من مجلسہ فابی ان یجلس فیہ وقال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن
ذا ونھی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یقیم الرجل ویدہ بثوب لم یکسہ ترجمہ سعید بن ابی الحسن سے روایت ہے ابو بکرہ
ایک گواہی مین ہمارے پاس آئے تو ایک شخص اونکے لیے اپنی جگہہ سے اوٹھا ابو بکرہ نے وہان بیٹھنے سے انکار کیا اور کہا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے اور منع کیا ہے آپ نے اس سے کہ کوئی شخص اپنا ہاتھ بیچے دوسرے کے کپڑے کے جو اسکو
نہین دیا گیا ہے بغیر اوسکی اجازت کے تاکہ اوسکو ناگوار نہ ہو **عن** ابن عمر قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقام لہ

رجل عن جلیسه فذهب یجلس فیه فنهاه النبی صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے ایک شخص
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا تو ایک شخص اپنی جگہ سے کہٹ ہو گیا اوسکے لیے وہ وہان بیٹھنے لگا آپ نے اوسکو منع کیا وہان بیٹھنے
سے **باب من یؤمران یجالس** کس کی صحبت مین بیٹھنا چاہیے **عن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مثل المؤمن الذی یقرأ القرآن مثل الاترجة ریحها طیب وطعمها طیب ومثل المؤمن الذی لا یقرأ
القرآن مثل التمرة طعمها طیب ولا ریح لها ومثل الفاجر الذی یقرأ القرآن کمثل الریحانة ریحها طیب
وطعمها مر ومثل الفاجر الذی لا یقرأ القرآن کمثل الحنظلة طعمها مر ولا ریح لها ومثل الجلیس الصالح کمثل
صاحب المسک ان لم یصبک منه شئ اصابک من ریحه ومثل جلیس السوء کمثل صاحب الکیر ان لم
یصبک من سواده اصابک من دخانه ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مثال اُس
مومن کی جو قرآن پڑہتا ہے ایسی ہی جیسی ترنج اوسکی بو بہی عمدہ ہو اور مزہ بہی اچہا ہے اور مثال اُس مومن کی جو قرآن نہین پڑہتا
کہجور کی سی ہے مزہ اوسکا اچہا ہے اور خوشبو نہین ہے اور مثال اُس منافق کی جو قرآن پڑہتا ہے ریحان کی سی ہے جسکی بو تو اچہی اور مزہ
کڑوا ہے اور مثال اُس فاسق کی جو قرآن نہین پڑہتا ہے اندرائن کی پہل کی سی ہے اوسمین خوشبو بہی نہین ہے اور مزہ بہی کڑوا
ہے اور مثال اُس ساتھی کی جو نیک ہے مشک کی سی ہے اگر اوس مین سے کچہہ تجھے نہ ملے تو خوشبو ہی پہنچی اور مثال بُرے ساتھی کی ایسی ہے
جیسی بہونکنی والا اگر اوسکے کالے سے تو بچ جاوے تو دہان ہی لگ جاویگا **عن** ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا
تصاحب الا مؤمنا ولا یاکل طعامک الا تقی ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
مت ساتھ کر کسیکا سوا مومن کے اور مت کہلا اپنا کہانا مگر پرہیزگار کو **وف** خطابی نے کہا مراد کہانا دعوت کا ہے نہ ضرورت کا
اور مقصود حدیث سے یہ ہے کہ بدکارون کی صحبت مین نہ بیٹہے نہ اون کے ساتھ خلط ملط کرے ورنہ اوکی عادتین اسمین بہی اثر کرینگی
عن ابی هریرة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الرجل علی دین خلیله فلینظر احدکم من یخالل ترجمہ ابوہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی اپنی دوست کے دین پر ہوگا تو دیکھ لے کس سے دوستی کرتا ہے (یعنی سمجہہ بوجہکر
دوستی کرے ایسا نہ ہو کہ مشرک یا بدعتی سے دوستی کرے پہر اوسکے ساتھ آپ بہی جہنم مین جا) رزین سے حافظ سراج الدین قزوینی نے
اس حدیث کو موضوع کہا ہے اور ابن حجر نے اوسکا رد کیا ہے کہ حسن کہا ہے حدیث کو ترمذی نے اور صحیح کہا ہے اوسکو حاکم نے (مرقاۃ المصعود)
عن ابی هریرة یرفعه قال الارواح جنود مجندة فما تعارف منها ائتلف وما تناکر منها اختلف ترجمہ
ابوہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روحین جمع ہونے کی جہنڈیان (یعنی قبل پیدا ہونے بدن کے روحون کے جہنڈ
جہنڈ الگ الگ تہے) پہر جنمین آپس مین جان پہچان تہی وہ دنیا مین بہی ایک دوسرے سے الفت کرتے ہین اور جن سے جدائی اور ناواقفی
تہی وہ دنیا مین بہی الگ الگ رہتے ہین **باب** فی کراهیة المراء جہگڑے اور فساد کی ممانعت **عن** ابی موسی قال کان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا بعث احدا من اصحابه فی بعض امره قال بشروا ولا تنفروا ویسروا ولا تعسروا

ترجمہ ابو موسیٰ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے اصحاب میں کسی کو کسی کام پر بھیجتے تو فرماتے خوش خبری دینا
اور نفرت مت دلانا اور آسانی کرنا دشواری مت ڈالنا **ف** یعنی جہاں تک ہو سکے اللہ کے فضل اور رحمت کو زیادہ بیان
کرنا اور دین کے احکام کو آسانی سے کرانا تاکہ لوگ مایوس نہ ہوں اور نفرت نہ کرنے لگیں **عن** السائب قال اتیت النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فجعلوا یثنون علی بین کردنی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اعلمکم یعنی به قلت صدقت
بابی وامی کنت شریکی فنعم الشریک لا تداری ولا تماری ترجمہ سائب سے روایت ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر
لوگ میرا ذکر کر رہے تھے اور میری تعریف کر رہے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں خوب جانتا ہوں سائب نے کہا سچ کہتے
میری ان باپ کی قسم آپ میرے شریک تھے پھر کیا اچھے شریک تھے نہ جھگڑتے تھے نہ جھگڑتے تھے **باب** الحث فی اکرام
کرنا مجرم بات کرنا چاہیے **عن** عبد اللہ بن سلام قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جلس تحدث یکثر ان
یرفع طرفه الی السماء ترجمہ عبد اللہ بن سلام سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب باتیں کرنے بیٹھتے تو اکثر آسمان کی طرف
دیکھتے **ف** اس حال ہے کہ شاید حضرت جبرئیل علیہ السلام وحی لیکر آتے ہوں **عن** جابر بن عبد اللہ یقول کان فی کلام
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترتیل او ترسیل ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہر ٹھہر کر
صاف صاف باتیں کرتے تھے **عن** عائشة قالت کان کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلاما فصلا یفهمه
کل من سمعه ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسی طرح الگ الگ باتیں کرتے تھے کہ ہر شخص سمجھ لیتا
تھا **عن** ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل کلام لا یبدا فیه بحمد اللہ فهو اجذم ترجمہ ابو ہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کلام اللہ کی تعریف سے شروع نہ کیا جاوے وہ لنڈورا ہے **ف** نہ بڑا خطابی
نے کہا یعنی منقطع اور پریشان اور بے انتظام **باب** فی الخطبة خطبہ کا بیان **عن** ابی هریرة عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال کل خطبة لیس فیها تشهد فهی کالید الجذماء ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جس خطبہ میں تشہد نہ ہو (یعنی اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ) وہ ایسا ہی ہے جیسے کٹا ہوا ہاتھ (یعنی ناقص
اور ناقص) **باب** فی تنزیل الناس منازلهم ہر آدمی کو اسکے مرتبہ پر رکھنا چاہیے **عن** میمون بن ابی شبیب عن عائشة مر
بها سائل فاعطته کسرة ومر بها رجل علیه ثیاب وهیئة فاقعدته فاکل فقیل لها فی ذلک فقالت قال رسول اللہ صلی
اللہ علیه وسلم انزلوا الناس منازلهم ترجمہ میمون بن ابی شبیب سے روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے سے ایک سائل گزرا
انہوں نے اسکو ایک ٹکڑا روٹی کا دیدیا پھر ایک شخص کپڑے پہنے معقول صورت گزرا تو انہوں نے اسکو بٹھا کر کھلایا لوگوں نے اسکی وجہ
انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک شخص کو اسکے مرتبہ پر رکھو کیونکہ یہ ضعیفہ ہے مرتبے کا لحاظ واجب کہنا
ہذیب میں داخل ہے **عن** ابی موسیٰ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ان من اجلال اللہ اکرام ذی الشیبة
المسلم حامل القرآن غیر الغالی فیه والجافی عنه واکرام ذی السلطان المقسط ترجمہ ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہے رسول اللہ صلی

اسد علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی تعظیم ہی تعظیم اوس شخص کی جو بوڑھا مسلمان ہو قرآن شریف کا حافظ ہو نہ اوس مین غلو کرتا ہو نہ تساہل
ف غلو یہہ ہے کہ قرآن مین حد شرعی سے تجاوز کرے مثلاً وسوسے یا شک کرے یا اعتراض کرے اوسکی مضامین پر
یا اوسکے الفاظ کی تلاوت مین حد سے زیادہ جلدی کرے یا محض ہوا سے خلاف سلف کے اوس کے معنے یا تاویل کرے
جیسے اہل بدعات کا دستور ہے اور تساہل یہہ ہے کہ اوس سے کمی کرے یعنے اوس کے احکام پر عمل نہ کرے اور اوس کے
ممنوعات سے پرہیز نہ کرے ف اور تعظیم اوس حاکم کی جو منصف ہو عدل و انصاف کرے) باب فی الرجل
یجلس بین الرجلین بغیر اذنھما ایک شخص دو شخصون کے بیچ مین بغیر اون کے اجازت کے گھس نہ بیٹھے عن
عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یجلس بین رجلین الا
باذنھما ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن عبد العاص سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص دو آدمیون
کے بیچ مین گھس پل کر نہ بیٹھے بغیر اون کی اجازت کے عن عبد اللہ بن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال لا یحل لرجل ان یفرق بین اثنین الا باذنھما ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی شخص کو درست نہین ہی کہ دو آدمیون کو (جو ملکر ایک جگہہ بیٹھے ہون)
جدا کردے مگر اون کی اجازت سے باب فی جلوس الرجل کیطرح بیٹھے عن ابی سعید الخدری
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا جلس احتبی بیدیہ ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھتے تو دونون ہاتھون سے احتبا کر لیتے ف احتبا یہہ ہے کہ سرین
زمین پر لگا دے اور دونون پاتون کھڑے کرلے اور دونون ہاتھون کو پاتون پر حلقہ کرلے عن قیلۃ
بنت مخرمۃ اتتھا رات النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو قاعد القرفصاء فلما رایت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المتخشع وقال الوہبی المتخشع فی الجلسۃ ارعدت من الفرق ترجمہ
قیلہ بنت مخرمہ سے روایت ہی اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قرفصاء کے طور پر بیٹھا دیکھا (قرفصاء
احتبار کے طور پر بیٹھنا اور ہاتھون پر زور دینا یا گھٹنون کے بل بیٹھنا اور رانون کو پیٹ سے ملانا اور بیٹھنے
کو بغلون کے نیچے کرلینا) جب مین نے آپکو دیکھا جو بہت عاجزی کرنیوالے تھے تو مین لرز گئی خوف سے
(یہہ جلال تھا نور الٰہی کا کہ باوصف عاجزی کے آپکا رعب اس قدر ہوا گیا) عن التمیمی بن سویل
قال مر بی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا جالس ھکذا وقد وضعت یدی الیسری
خلف ظھری واتکأت علی الیۃ یدی فقال اتقعد قعدۃ المغضوب علیھم ترجمہ تمیمی بن سوید سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری پاس آگئے اور مین بیٹھا تھا اسطرح کہ میرا بایان ہاتھہ پیٹھ پر تھا اور ٹیکا
لگائے تھا ایک ہاتھہ کی انگوٹھی پر آپنے فرمایا کیا تو اون لوگون کیطرح بیٹھتا ہے جن پر غضب الٰہی کا ہوا باب فی القسم

فی الشر بعد العشاء عشا کی نماز کے بعد باتین کرنا کیسا ہے عن ابی برزۃ قال کان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ینھی عن النوم قبلھا والحدیث بعدھا ترجمہ ابو برزہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منع کرتے تھے عشا کی نماز سے پہلے سونے کو (تاکہ عشا کی نماز قضا نہ ہو جاوے)
اور بعد عشا کی نماز کے باتین کرنے کو (ایسا نہ ہو کہ فجر کی نماز قضا ہو جاوے) باب فی الرجل یجلس
متربعا چار زانو (یا پالتھی مار کر) بیٹھنا درست ہے عن جابر بن سمرۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم اذا صلی الفجر تربع فی مجلسہ حتی تطلع الشمس حسنا ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز پڑھ کر چار زانو بیٹھے رہتے جبتک خوب آفتاب نکل آتا باب
فی التناجی سرگوشی (کانا پھوسی) کرنا کیسا ہے عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لا ینبغی اثنان دون صاحبھما فان ذلک یحزنہ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو آدمی اپنے تیسرے ساتھی کو چھوڑ کر سرگوشی
نہ کریں کیونکہ اس سے اوسکو رنج ہوگا (کہ مجھکو شریک نہ کیا قابل اعتماد کے نہ سمجھا یا وہم ہوگا کہ میرے
نقصان کے لیے مشورہ کرتے ہون گے یا میری برائی کرتے ہون گے خطابی نے ابو عبید سے نقل کیا
کہ یہہ ممانعت سفر مین ہے نہ حضر مین اور آبادی مین) دوسری روایت عبد اللہ بن عمر سے بھی ایسی ہی ہے اتنا
زیادہ ہے کہ ابو صالح نے ابن عمر سے پوچھا اگر چار آدمی ہون انہون نے کہا کچھ مضایقہ نہین
اس لیے کہ وہ کیسا لازم ہے گا چوتھے آدمی سے اوسکی وحشت رفع ہوگی باب اذا قام من مجلس
ثم رجع ایک آدمی اپنی جگہہ سے اوٹھکر گیا پھر لوٹ کر آیا تو وہ اپنے جگہہ کا مستحق ہے عن
سھیل بن ابی صالح قال کنت عند ابی جالسا وعندہ غلام فقام ثم رجع
فحدث ابی عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قام الرجل من مجلس
ثم رجع الیہ فھو احق بہ ترجمہ سہیل بن ابی صالح سے روایت ہے مین اپنی باپ پاس بیٹھا تھا
وہان ایک لڑکا بھی تھا وہ اوٹھکر گیا پھر آیا تو میرے باپ نے حدیث بیان کی ابو ہریرہ سے انہون
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جب کوئی شخص کھڑا ہوا اپنی جگہہ سے پھر لوٹ کر آوے تو
اوسکا مستحق ہے عن ابی الدرداء کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جلس وجلسنا
حولہ فقام فاراد الرجوع تنحنح فعلیہ او بعض ما یکون علیہ فیعرف ذلک
اصحابہ فیقعدون ترجمہ ابو الدرداء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھتے
اور ہم بھی آپ کے گرد بیٹھتے پھر آپ کھڑے ہوتے لیکن لوٹنے کا ارادہ ہوتا تو اپنی جوتیان اوتار کر رکھتے

یا اور کوئی چیز رکھ جاتے آپ کے اصحاب سمجھ جاتے (کہ آپ پھر آوین گے) وہ ٹھہرے رہتے یا
کراھیۃ یقوم الرجل من مجلس ولا یذکر اللہ تعالیٰ کسی جگہ آدمی بیٹھے اور وہان سے اوٹھنے
تک اللہ کو یاد نہ کرے تو مکروہ ہے عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من
قوم یقومون من مجلس لا یذکرون اللہ فیہ الا قاموا عن مثل جیفۃ حمار وکان
علیھم حسرۃ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ کسی مقام
مین (بیٹھکر کہین وہان) سے اوٹھکر کھڑے ہون اور اللہ کو یاد نہ کرین اگرچہ ایک ہی بار سہی تو گویا اوٹھے
مردہ گدھے کیطرح اور اون کو حسرت ہوگی (قیامت کے روز) عن ابی ھریرۃ عن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من قعد مقعدا لم یذکر اللہ فیہ کانت علیہ من اللہ
ترۃ ومن اضطجع مضجعا لا یذکر اللہ فیہ کانت علیہ من اللہ ترۃ ترجمہ ابوہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہین بیٹھے اور اوس جلسے مین اللہ
کو یاد نہ کرے تو اللہ کی طرف سے اوسکو ندامت ہوگی اور جو کہین لیٹے اور اللہ کو وہان یاد نہ کرے
تو اللہ کیطرف سے اوسکو ندامت ہوگی باب فی کفارۃ المجالس مجلس کے کفارے کا
بیان عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص انہ قال کلمات لا یتکلم عنہ ولا
یقولھن فی مجلس خیر ولا مجلس ذکر الا ختم لہ بھن علیہ کما یختم بالخاتم
علی الصحیفۃ۔ سبحانک اللھم وبحمدک لا الہ الا انت استغفرک واتوب الیک
ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے چند کلمے ہین جو کوئی اون کو مجلس سے اوٹھتے وقت
تین بار کہہ لے گا تو وہ کفارہ ہوجاوین گے (اون گناہونکے جو اوس مجلس مین ہوئے) اور اگر نیکی کے یا
ذکر الٰہی کی مجلس ہین اون کو کہے تو وہ مثل مہر کے خاتمہ ہوجاوینگے جیسی کتاب پر آخر مین
مہر ہوتی ہے وہ کلمات یہ ہین سبحانک اللھم اخیر تک عن ابی برزۃ الاسلمی
کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول بآخرۃ اذا اراد ان یقوم
من المجلس سبحانک اللھم وبحمدک اشھد ان لا الہ الا انت استغفرک
واتوب الیک فقال رجل یا رسول اللہ انک لتقول قولا ما کنت
تقولہ فیما مضی قال کفارۃ لما یکون فی المجلس ترجمہ ابوبرزہ اسلمی سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخیر مین جب مجلس سے اوٹھنے لگتے تو فرماتے سبحانک
اللھم وبحمدک اشہد ان لا الہ الا انت استغفرک واتوب الیک ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ

تو آپ یہ نہ کہتے تھے آپ نے فرمایا یہ کفارہ ہے اون کا تونکا جو مجلس مین ہوئے **باب** فی دفع الحدیث
بات لگانا کسی کی شکایت مین) منع ہے **عن** عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا یبلغنی احد من اصحابی عن احد شیئا فانی احب ان اخرج الیکم وانا سلیم الصدر
ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی صحابی کسیکی طرف سے بات نہ لگاوے
(اوسکی شکایت مین) کیونکہ مین چاہتا ہون جب تمھارے پاس آؤن میرا سینہ صاف ہو (یعنی کسی کی طرف سے میرے دل
مین کدورت نہ ہو) شکر خدا کا تمام ہوا پارہ ثلثون یعنی الی داؤد کی بتیس پارون مین اب شروع ہوتا ہے پارہ اکتیسوان انشاء اللہ تعالے

ثم الجزء الثلثون ویتلوہ الجزء الحادی والثلثون انشاء اللہ

فہرست پارہ سی ایک من ابی داؤد علیہ الرحمۃ

باب	صفحہ	باب	صفحہ	باب	صفحہ
قدریہ کا بیان	۱۲۲۰	تامل اور وقار سے رہنے	۱۲۲۷	گروہ باندھکر بیٹھنا کیسا ہے	۱۲۳۵
مشرکون کی اولاد کا بیان	۱۲۲۶	کی فضیلت	″	ایک شخص دوسرے شخص کے لیے اپنی جگہ	
جہمیہ کا بیان	۱۲۲۸	غصہ روکنے کی فضیلت	″	سے اوٹھنے کو کیسا ہے	
اللہ تعالی کے دیدار کا بیان	۱۲۲۰	درگزر اور عفو کرنے کا	۱۲۲۸	کس کی صحبت مین بیٹھنا چاہیے	۱۲۳۹
قرآن اللہ کا کلام ہے	۱۲۲۳	بیان۔	″	جھگڑے اور فساد کی ممانعت	″
شفاعت کا بیان	۱۲۲۴	حسن معاشرت کا بیان	″	کسطرح بات کرنا چاہیے	۱۲۳۶
″ جنت اور جہنم دونون پیدا ہوچکے ہین		شرم کا بیان	۱۲۲۹	خطبہ کا بیان	″
حوض کوثر کا بیان	۱۲۲۲	خوش خلقی کا بیان	۱۲۳۰	ہر آدمی کو اوسکی منہ پر کہنا چاہیے	″
قبر کے سوال اور عذاب کا بیان	۱۲۲۵	دونیگ کی برائی۔	″	ایک شخص دو شخصونکی بیچ مین بغیر اونکی اجازت	۱۲۳۷
ترازو کا بیان	۱۲۲۶	خوشامد کی برائے	۱۲۳۱	کسطرح بیٹھے	″
″ دجال کا بیان	۱۲۲۷	نرمی اور ملائمت کا بیان	۱۲۳۲	عشا کی نماز کے بعد باتین کرنا کیسا ہے	۱۲۳۸
خوارج کے قتل کا بیان	۱۲۲۹	احسان کا شکر کرنا ضرور ہے	″	(تاروں کو دیکھتے ہوئے) بیٹھنا درست ہے	″
چوروں سے مقابلہ	۱۲۳۲	راہ مین بیٹھنے کا بیان	۱۲۳۳	کانا پھوسی کا بیان	″
کرنے کا بیان	۱۲۳۴	کچھ خواب مین اور کچھ بیداری		ایک آدمی اپنی جگہ سے اوٹھ گیا پھر لوٹ	
ادب کا بیان۔	۱۲۳۵	مین بیٹھنا کیسا ہے۔		کر آیا وہ اپنی جگہ کا مستحق ہے)	
				کسی جگہ آدمی بیٹھے اور وہان سے اوٹھ کر	۱۲۳۹

ہ اللہ کو ناراض کرنے سے بچتا رہے (۱۲) بات لگانا کسی کی شکایت مین منع ہے

الجزء الحادی والثلثون

پارہ اکتیسواں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب فلیحذر من الناس لوگون سے پرہیز کرنا یعنی اون کے فعل اور فریب سے بچتی رہنا ہر شخص پر اطمینان اور اعتماد نہ کر لینا

عن عمرو بن الفغواء الخزاعی قال دعانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد اراد ان یبعثنی بمال الی ابی سفیان یقسمه فی قریش بمکة بعد الفتح فقال القمس صاحبا قال فجاءنی عمرو بن امیة الضمری فقال بلغنی انک تریدالخروج والقمس صاحبا قال قلت اجل فانا لک صاحب قال فجئت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت قد وجدت صاحبا قال فقال من قلت عمرو بن امیة الضمری قال اذا هبطت بلادقومه فاحذره فانه قد قال لقائل اخرج البکرے فلا تامنه حتی خرجنا حتی اذا کنت بالابواء قال انی اریدان اعرج الی قومی بودان فقلبت لی قلت راشدا قلما ولی ذکرت قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم فشددت علی بعیری حتی خرجت وضعته حتی اذا کنت بالاصافر اذا هو یارضنی فی هبط قال فاوضعت فسبقته فلما رانی قد فته انصرف وجئت فنقلت کانت لی الی قومی حاجة قال قلت اجل ومضینا حتی قدمنا مکة فدفعت المال الی ابی سفیان ترجمہ عمرو بن فغواء خزاعی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو بلایا آپ میری ساتھ کچھ روپیہ بھیجنا چاہتے تھے ابوسفیان پاس تاکہ وہ تقسیم کری اوسکو مکہ مین قریش کے لوگون کو بعد فتح مکہ کے آپ نے فرمایا تو کوئی اور ساتھی اپنا ڈھونڈھ لی عمرو بن امیہ ضمری میری پاس آیا اور کہنے لگا مین نے سنا ہے تم مکے جانا چاہتے ہو اور ساتھی ڈھونڈھتے ہو مین نے کہا ہان عمرو نے کہا اچھا مین تمہارا ساتھ چلونگا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا اور عرض کیا کہ مجھکو ساتھی مل گیا ہے آپ نے فرمایا کون شخص مین نے کہا عمرو بن امیہ ضمری آپ نے فرمایا جب تو اوسکی قوم کے ملک مین پہونچی تو بچکے جانا (ایسا نہ ہو کہ وہ اپنی قوم سے سازش کرکے تجھکو لٹوا دی) کیونکہ اپنے شخص کا قول ہی اپنی سگے بھائی سے بھی بیخوف نہ ہونا چاہیے (یعنی غیر مین کیا ذکر ہے اپنون پر بالکل اعتماد نہ کرنا چاہیے نیت کا اعتبار نہین دم بھر مین بگڑ جاتی ہے پس جہانتک ہوسکے اپنا بچاؤ رکھے اور فی بونہ کہو گے) عمرو بن فغواء نے کہا پھر ہم نکلے جب ابواء (ایک مقام ہے درمیان مین مکے اور مدینے کے) مین پہونچی تو عمرو بن امیہ ضمری نے کہا مجھے اپنے لوگون سے کچھ کام ہی ذرا دیر مین (ذرا ایک موضع کا نام ہے) ٹھہرو تو مین ہو کر آتا ہون مین نے کہا اچھا جاؤ آہستہ نہ ہونا جب وہ چلا تو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہنا یاد آیا مین اپنی اونٹ پر سوار ہوا اور زور سے اوسکو ہنکا ہوا نکلا جب مین اصافر **لغت** جلال الدین سیوطی نے مرقاۃ الصعود مین لکھا کہ صافر کو مین نے تلاش کیا لغت اور غریب الحدیث کی کتابون مین مگر کہین نہ ملا پھر مین نے کتاب الاکمال شیخ ابو الفتح کی دیکھی تو اوس مین صفر ملا وہ ایک پہاڑ ہے سمرخ رنگ کا ذیب مدینے کی سایا اصافر اوسی کو کہتے ہین جون کے **لغت** مین پہونچا

تو دیکھا کہ عمر بن ابیسہ تغلبی چند ادمی اپنی قوم کے لیے ہوے میری طرف کو آرہے ہین میں نے اونٹنی کو ہانکا یہانتک کہ مین سب سے آگے نکل گیا جب اوس نے دیکھا کہ وہ مجھے نہین پاسکتا تو اوسکی ساتھی لوٹ گئے اور وہ میری پاس اکر کہنے لگا کہ مجھے اپنے لوگون سے کچھ کام تہا مین نے کہا ہان ہوگا پھر ہم مکے مین آئے اور مین نے جو مال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو دیا تہا ابو سفیان کے حوالے کیا ف اس حدیث سے بہت بڑی تعلیم امت کو مقصود ہے کہ جب اون کے ساتھ روپیہ غیرہ جمع ہو تو وہ ہر شخص کا اعتبار نہ کرین ہر ایک کو رفیق نہ بنالین اگر بنائین بھی تو ہر وقت ہوشیار رہین ورنہ دغا دیدین گے مال تو جاویگا اور شاید جان بھی اوسکی ساتھ جاوے اگلے عاقلون کی نصیحت ہے کہ سفر مین جو شخص ساتھ ہو جاوے اوسکا کچھ پہروسا نہ کرین خصوصاً اوس حال مین کہ مفلس فقیر ہو کیونکہ دنیا کی طمع دل مین اسی جاتی ہے **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لا یلدغ المومن من جحر واحد مرتین ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین ڈسا جاتا ہے یا نہ ڈسا جاویگا کہا ہے مومن ایک سوراخ سے دوبار ف اصل لفظی معنے یہ ہین کہ ایک سوراخ سے دوبار ڈنگ نہین کہاتا اور مطلب یہ ہے کہ جب ایکبار کسی بات مین دہوکا اٹہاتا ہے تو دوبارہ وہ کام نہین کرتا وہ ہوشیار رہتا ہے جیسے کوئی شخص ایک سوراخ مین انگلی ڈالی اور سانپ یا بچھو اوسکو ڈنگ ماری تو عقلمند دوبارہ اوس مین انگلی نہین ڈالے گا **باب** فی مشی الرجل بحال کا بیان **عن** انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا مشی کانہ یتوکا ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب چلتے تھے تو ایسا معلوم ہوتا گویا آگے جھکے جاتے ہین **عن** ابی الطفیل قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت کیف رایتہ قال کان ابیض ملیحا اذا مشی کانما یھوی فی صبب ترجمہ ابو الطفیل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا سعید نے کہا کیونکر دیکھا ابو الطفیل نے کہا آپ سفید تھے نمکین جب چلتے تو گویا اوتار مین اتر رہے آگے کو زور دیکر قوی اور طاقت ور لوگون کی ایسی ہی چال ہوتی ہے) **باب** فی الرجل یضع احدی رجلیہ علی الاخری بیٹھے مین ایک پانون دوسری پانون پر نہ رکھے **عن** جابر قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یضع وقال قتیبۃ یرفع الرجل احدی رجلیہ علی الاخری زاد قتیبۃ وھو مستلق علی ظھرہ ترجمہ جابر سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پانون کو دوسرے پانون پر رکھنے سے چت لیٹ کر شاید اسوجہ سے کہ ستر نہ کہلے یہ جب ہے کہ نہ بند باندہے ہو اور جو پاجامہ پہنی ہو اور ستر کہلنے کا خوف نہ ہو تو کچھ مضایقہ نہین **عن** عباد بن تمیم عن عمہ انہ رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مستلقیا قال القعنبی فی المسجد واضعا احدی رجلیہ علی الاخری ترجمہ عباد بن تمیم نے اپنے چچا سے روایت کیا انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا چت لیٹے ہوئی ایک پانون نے اپنا دوسرے پانون پر رکہے تھے **عن** سعید بن المسیب ان عمر بن الخطاب وعثمان بن عفان کانا یفعلان ذلک ترجمہ سعید بن مسیب سے روایت ہے حضرت عمر اور عثمان ایسا کیا کرتے تہے **باب** فی نقل الحدیث بات اوٹانا منع ہے یعنے جو بات راز کی ہو اور کوئی مسلمان دوسرے سے بیان کرے صلاح لینے کیلیے تو اسکو

افشا نہ کرنا چاہیے عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا حدث الرجل بالحدیث
ثم التفت فھی امانۃ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص بات
کرکے پھر غافل ہو جاوے تو وہ امانت ہے (اوسکو ضائع نہ کرنا چاہیے) افشا کرکے عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المجالس بالامانۃ الا ثلثۃ مجالس سفک دم حرام او فرج حرام او اقتطاع مال بغیر حق
ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صحبت میں بیٹھے وہ امانت دار ہے (یعنی اوس
صحبت کی باتیں دوسری جگہ نہ بیان کرے) مگر تین صحبتوں میں ایک جہاں ناحق خون کیا جاوے دوسرے جہاں ناحق زنا
جاوے تیسری جہاں پر ایا مال ناحق لوٹ لیا جاوے) (ایسی صحبتوں کا حال بیان کر دینا درست ہے تاکہ اور مسلمانوں کو ضرر نہ ہو)
عن ابی سعید الخدری یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من اعظم الامانۃ عند اللہ یوم القیامۃ
الرجل یفضی الی امراتہ وتفضی الیہ ثم ینشر سرھا ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا بڑی خیانت امانت میں اللہ کے نزدیک قیامت کے دن یہ ہوگی کہ مرد اپنی بی بی پاس رہے اور وہ مرد پاس رہے پھر مرد عورت
کا راز فاش نہ کرے) باب فی القتات چغل خور کا بیان عن حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا یدخل الجنۃ قتات ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چغل خور جنت میں نہیں جاوے گا باب
فی ذی الوجھین منافق کا بیان جو ہر شخص کے سامنے اوسکی سی بات کہدی اور فریقین ملا رہے عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قال من شر الناس ذو الوجھین الذی یاتی ھؤلاء بوجہ وھؤلاء بوجہ ترجمہ ابو ہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب لوگوں میں برا وہ شخص ہے جو دو موہنہ کہتا ہے ان لوگوں پاس ایک
موہنہ لیکر آتا ہے اور اون لوگوں پاس دوسرا موہنہ لیکر جاتا ہے (یعنے جس فریق میں جاتا ہے اوسی کیموافق کہدیتا ہے حرج کا
کا خیال نہیں کرتا) عن عمار قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان لہ وجھان فی الدنیا کان لہ یوم
القیامۃ لسانان من نار ترجمہ عمار سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کی دو موہنہ ہوں تو قیامت کے دن
اوسکی دو زبانیں ہونگی آگ کی باب فی الغیبۃ غیبت کا بیان عن ابی ھریرۃ انہ قیل یا رسول اللہ ما الغیبۃ
قال ذکرک اخاک بما یکرہ قیل افرایت ان کان فی اخی ما اقول قال ان کان فیہ ما تقول فقد اغتبتہ
وان لم یکن فیہ ما تقول فقد بھتہ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا یا رسول اللہ
غیبت کیا ہے آپ نے فرمایا اپنی بھائی کا ذکر کرنا اسطرح سے کہ (اگر وہ ہو) تو اوسکو ناگوار ہو کسی نے کہا یا رسول اللہ اگر
میرے بھائی میں وہ عیب موجود ہو جو میں ذکر کروں (تو اوسکو غیبت کہیں گے یا نہ کہیں گے) آپ نے فرمایا اگر اوس میں وہ عیب
ہے جب ہی تو غیبت ہے اور جو اوس میں وہ عیب نہ ہو تو نے بہتان کیا اسپر (جو غیبت سے بھی زیادہ سخت ہے) عن عائشۃ
قالت قلت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم حسبک من صفیۃ کذا وکذا قال غیر مسدد تعنی قصیرۃ فقال لقد

قلت کفاک من صفیۃ کذا وکذا قال وحکیت لہ انسانا فقال ما احب انی حکیت انسانا وان لی کذا وکذا

ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کافی ہے آپکو صفیہ کا عیب (مسدد کی روایت میں ہے یعنی اونکا قد چھوٹا ہونا صفیہ بنت حیی آنحضرتؐ کی بی بی تھیں حضرت عائشہ کی سوت اور سوت کی شان میں اکثر ایسی شکایت کی کل ہی جاتی ہیں) آپ نے فرمایا ہی عائشہ تو نے ایسا کلمہ کہا کہ اگر وہ دریا میں گھولا جاوے تو دریا پر غالب آوی (یعنی اوسکا زنگ بگاڑ دی تہ شمیل ہو اس گناہ کی برائی کی) حضرت عائشہ نے کہا میں نے ایکشخص کے نقل کی آپنے فرمایا میں نہیں چاہتا کہ کسی کے نقل کروں اگرچہ مجھے اتنا اتنا دیوے ف کیونکہ نقل کرنا بھی غیبت میں داخل ہی جب کسی کے عیب کو اوسکے پیٹھ پیچھے بیان کرے زبان سے کہی یا ویسی صورت بنا دی وہ غیبت میں داخل ہی عن سعید بن زید عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال صزاربی الربا الاستطالۃ فی عرض المسلم بغیر حق ترجمہ سعید بن زید سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ بدی سود سے زیادہ یہ ہی کہ کسی مسلمان کی عزت لیوے ناحق ف جیسے مسلمان سے مال میں زیادہ لینا حرام ہی یعنی سود ویسی ہی اوسکی عزت لینا حرام ہی اگر وہ کوئی کام ایسا کرے جو اسکی عزت میں خلل ڈالے تو یہ بھی اوسیقدر بدلیوی نہ یہ کہ زیادتی کر ہی سود کہانے سے بھی بدتر ہی عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما عرج بی مررت بقوم لہم اظفار من نحاس یخمشون وجوہہم وصدورہم فقلت من ھؤلاء یا جبریل قال ھؤلاء الذین یاکلون لحوم الناس ویقعون فی اعراضہم ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس رات میں آسمان پر گیا تو میں نے ایسے لوگوں کو دیکھا جنکے ناخون تانبے کے تھے اور وہ اپنی منہ اور سینے اوس سے نوچ رہے تھے میں نے پوچھا ای جبرئیل یہ کون لوگ ہین انہوں نے کہا یہ وہ لوگ ہین جو آدمیون کا گوشت کہاتے تھے اور انکی عزت لیتے تھے (گوشت کہانی سے مراد غیبت کرنا ہی) عن ابی برزۃ الاسلمی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا معشر من امن بلسانہ ولم یدخل الایمان قلبہ لا تغتابوا المسلمین ولا تتبعوا عوراتہم فانہ من تتبع عوراتہم یتتبع اللہ عورتہ ومن یتتبع اللہ عورتہ یفضحہ فی بیتہ ترجمہ ابو برزہ اسلمی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای وہ لوگو جو زبان سے ایمان لائے ہین اور دلون مین اون کے ایمان نہین گیا مت غیبت کرو مسلمانون کی اور مت پیچھے پڑو اون کی عیبون کے کیونکہ جو کوئی کسی کی عیب کے پیچھے پڑ گیا اللہ اوس کی عیب کے پیچھے پڑیگا اور جسکی عیب کے پیچھے اللہ پڑ جاوے تو وہ رسوا کریگا اوسکو اوسی کے گھر مین (یعنی باہر جانا ضرور نہین اگر وہ چھپکر گھر مین بیٹہا رہے گا جب بھی رسوا ہو جاویگا عن المستورد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اکل برجل مسلم اکلۃ فان اللہ یطعمہ مثلہا من جہنم ومن کسی ثوبا برجل مسلم فان اللہ یکسوہ مثلہ من جہنم ومن قام برجل مقام سمعۃ ورياء فان اللہ یقوم بہ مقام سمعۃ ورياء یوم القیمۃ ترجمہ مستورد بن شداد سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان کا عیب بیان کریگا ایک نوالہ کہاوی تو اللہ اوسکو اتنا ہی نوالہ جہنم سے کہلاویگا اور جو کوئی کسی مسلمان

کا عیب بیان کرکے ایک کپڑا پہنی تو اللہ اسکو ایک ریا اور نفاخ حلہ اور شہری کی مقام پر پہونچاوے یا پہونچے تو اللہ اسکو قیامت
کے دن ایسے مقام پر کھڑا کریگا جہان غضب اوسکی شہرت ہو یعنی ایسی سزا اوسکو دیجاویگی اور ایسا برا عذاب ہوگا کہ سب لوگون
مین اوسکا چرچہ ہوجاویگا عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل المسلم علی المسلم حرام دمہ
وعرضہ وذمہ حسب امرئ من الشران یحقر اخاہ المسلم ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا مسلمان کی سب چیزین دوسری مسلمان پر حرام ہین اوسکا مال اور اوسکی عزت اور اوسکا خون اور کافی ہے آدمی مین اتنی
برائی کہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر جانے **باب** الرجل یذب عن عرض اخیہ ایک شخص اپنے بھائی کیطرف سے بولے اوسکی
عزت بچانیکو عن معاذ بن انس الجھنی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من حمی مومنا من منافق ارا یہ قال یعث
اللہ ملکا یحمی لحمہ یوم القیامۃ من نار جھنم ومن رمی مسلما بشئ یرید شینہ بہ حبسہ اللہ علی جسر
جھنم حتی یخرج مما قال ترجمہ معاذ بن انس جہنی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے بچایا مسلمان
کو کسی منافق سے (یعنے منافق نے اوسکی غیبت کی اور اس نے اوسکی کلام کو رد کیا اور منافق کو شرا دی) تو اللہ قیامت کے روز ایک
فرشتہ بھیجیگا جو اوسکی گوشت کو جہنم سے بچاویگا اور جو شخص مسلمان پر تہمت کری عیب لگانیکو تو اللہ اسکو روکیگا جہنم کے پل پر
جبتک اوسکی خبر اوری نہ ہو عن جابر بن عبد اللہ وابی طلحۃ بن سہل الانصاری یقولان قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ما من امرئ یخذل امرأ مسلما فی موضع ینتھک فیہ حرمتہ وینتقص فیہ من عرضہ الا
خذلہ اللہ فی موطن یحب فیہ نصرتہ وما من امرئ ینصر مسلما فی موضع ینتقص فیہ من عرضہ وینتھک
فیہ من حرمتہ الا نصرہ اللہ فی موطن یحب نصرتہ ترجمہ جابر بن عبد اللہ اور ابی طلحہ بن سہل سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مسلمان کو ذلیل کری ایسے مقام پر کہ اوسکی عزت جاتی ہو یا اوسکی آبرو گھٹ جاوے تو
اللہ اوسکو ذلیل کریگا ایسے مقام مین جہان وہ اوسکی مدد چاہیگا اور جو کوئی شخص مدد کرے کسی مسلمان کی ایسے مقام مین جہان
اوسکی عزت گھٹتی ہو یا آبرو جاتی ہو تو اللہ اوسکی مدد کریگا ایسے مقام مین جہان وہ اوسکی مدد چاہیگا (یعنے قیامت کے روز) عن
جندب قال جاء اعرابی فاناخ راحلتہ ثم عقلھا ثم دخل المسجد فصلی خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فلما سلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی راحلتہ فاطلقھا ثم رکب ثم نادی اللھم ارحمنی ومحمدا ولا
تشرک فی رحمتنا احدا فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تقولون ھو اضل امر بعیرہ ام تسمعون الی ما قال
قالوا بلی ترجمہ جندب سے روایت ہے ایک اعرابی آیا اوس نے اپنا اونٹ بٹھایا اور اوسکا پانون باندہ دیا پھر مسجد مین گیا تو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑہی جب آپ نے سلام پھیرا تو اپنے اونٹ پاس گیا اور اوسکے چھوڑ دیا پھر اوس پر سوار ہوا پھر آواز دی
یا اللہ رحم کر مجھپر اور محمد پر اور کسی پر رحم نہ کر رسول اللہ نے صحابہ کیطرف دیکھکر فرمایا کیا کہتے ہو یہ اعرابی زیادہ احمق ہے یا اوسکا اونٹ
کیا تم نے سنا نہین اوس نے کیا کہا صحابہ نے کہا کیون نہین سنا۔ (ایک نسخہ مین یہ باب زیادہ ہے) **باب** ما جاء فی الرجل

عمل الرجل قراغتا الرایکشخص دوسرے شخص کو اپنی غیبت معاف کردے **عن** قتادۃ یعجز احدکم ان یکون مثل ابی ضمضم او ضمضم شک ابن عبید کان اذا اصبح قال اللھم انی تصدقت بعرضی علی عبادک ترجمہ قتادہ نے کہا کیا تم میں سے کوئی عاجز ہے اس بات سے کہ ہوجاوے مثل ابی ضمضم کے یا ضمضم کے شک ہے راوی کو وہ جب صبح ہوتی تو کہتا یا اللہ میں نے اپنی عزت کو تصدق کردیا تیرے بندوں پر (یعنے معاف کیا میں نے انکی غیبت کو) **عن** عبد الرحمن بن عجلان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایعجز احدکم ان یکون مثل ابی ضمضم قالوا ومن ابو ضمضم قال رجل فیمن کان قبلکم یمناہ قال عرضی لمن شتمنی ترجمہ عبد الرحمن بن عجلان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا عاجز ہے تم میں سے کوئی اس بات سے کہ ہوجاوے مثل ابو ضمضم کے صحابہ نے پوچھا وہ کون تھا آپ نے فرمایا ایک شخص تھا اگلے لوگوں میں وہ کہا کرتا تھا عزت میری اوسی کی ہے جو مجھے برا کہے (یعنے مجھے کچھ دعوی نہیں اپنے بڑا کہنیوالے اور غیبت کرنیوالے سے) **باب** فی النھی عن التجسس ٹوہ لگانے کی ممانعت **عن** معاویۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انک ان ابتغیت عورات الناس افسدتھم او کدت ان تفسدھم فقال ابو الدرداء کلمۃ سمعھا معاویۃ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نفعہ اللہ بھا ترجمہ معاویہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اگر تو لوگوں کے پردوں کو ڈھونڈیگا (اور اون کے عیبوں کی ٹوہ لگاویگا) تو اوزکو بگاڑ دیگا یا بگاڑنے کے قریب ہوگا) یہ سنکر جب اونکا راز فاش ہوجاویگا تو وہ کہینگے اب تو شرم سے چھپ کر کرتے تھے ابو الدرداء نے کہا یہ وہ کلمہ ہے جسکو معاویہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور اللہ نے اون کو اس سے فائدہ دیا **عن** محمد بن سیرین وکثیر بن مرۃ وعمرو بن الاسود والمقدام بن معدیکرب وابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الامیر اذا ابتغی الریبۃ فی الناس افسدھم ترجمہ محمد بن سیرین وکثیر بن مرہ اور عمرو بن الاسود اور مقدام بن معدیکرب اور ابی امامہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حاکم جب گمان پر عمل کریگا (اور شرعی ثبوت کو چھوڑ دیگا) تو لوگوں کو بگاڑ دیگا **عن** زید قال اتی ابن مسعود فقیل ھذا فلان تقطر لحیتہ خمرا فقال عبد اللہ انا قد نھینا عن التجسس ولکن ان یظھر لنا شیء نأخذ بہ ترجمہ زید سے روایت ہے عبد اللہ بن مسعود پاس ایک شخص لایا گیا لوگوں نے کہا یہ وہ شخص ہے جسکی داڑھی سے شراب ٹپکتا ہے عبد اللہ نے کہا ہم منع کیے گیے ٹوہ لگانے سے لیکن اگر کوئی بات کھلجاوے تو ہم مؤاخذہ کرینگے **باب** فی الستر علی المسلم مسلمان کے عیب کو چھپانا بہتر ہے **عن** عقبۃ بن عامر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من رأی عورۃ فسترھا کان کمن احیا موؤدۃ ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی کسی عیب کو دیکھے پھر اوسکو چھپادی تو گویا اوس نے جلا دیا اوس لڑکی کو جو زندہ دبا دین میں دبی گئی ہے **عن** وحشیۃ کانت عقبۃ بن عامر قال کنا جیرانا بیشربون الخمر فنھیتھم فلم ینتھوا فقلت لعقبۃ بن عامر ان جیرانا ھؤلاء یشربون الخمر وانی نھیتھم فلم ینتھوا وانا داع علیھم الشرط فقال دعھم ثم رجعت الی عقبۃ مرۃ اخری فقلت ان جیرانا

قد ابوا ان ینتهوا عن شرب الخمر وانا داع لهم الشرط قال ویحك دعهم فانی سمعت رسول الله صلی الله
علیه وسلم فذکر معنی حدیث مسلم قال ابو داود قال هاشم بن القاسم عن لیث فی هذا الحدیث قال
تقعاس لکن عظامهم وتقدتهم ترجمہ وائل حضرمی سے روایت ہے جو عقبہ بن عامر کے نشی تھے کہا ہم سے میں کچھ لوگ رہتے ہیں
جو شراب پیا کرتے تھے میں نے انکو منع کیا وہ باز نہ آئے میں نے عقبہ بن عامر سے کہا کہ یہ لوگ ہمسایہ ہیں ہمارے شراب پیتے ہیں اور میں
نے انکو منع کیا لیکن وہ باز نہ آئے اب میں ان کیواسطے کوتوال کو بلاؤنگا عقبہ نے کہا نہیں جانے دو پھر میں نے دوبارہ عقبہ سے
کہا کہ ہمارے ہمسایوں نے شراب پینا نہ چھوڑی اور میں نے منع کیا وہ باز نہ آئے اب میں کوتوال سے اطلاع کرونگا عقبہ نے کہا ہاں
ہوتیری آپ چارہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے بیان کیا وہی حدیث کو جو اوپر گزری ایک روایت میں ہے
کہ عقبہ نے کہا کوتوال سے اطلاع مت کر لیکن ان کو نصیحت کر اور ڈرا کر اگر تم نہ مانوگے تو میں کوتوال کو خبر کرونگا باب
الملاعنۃ بھائی چارہ کا بیان حدثنا عبد اللہ بن عمران النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المسلم اخو المسلم لا یظلمه ولا یسلمه
من کان فی حاجۃ اخیه کان اللہ فی حاجته ومن فرج عن مسلم کربۃ فرج اللہ عنه بها کربۃ من کرب یوم
القیامۃ ومن ستر مسلما ستره اللہ یوم القیامۃ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان
دوسرے مسلمان کا بھائی ہے نہ اوسپر ظلم کرے نہ اوسکو مصیبت میں پھنسنے دے جو شخص اپنے بھائی کے کام میں ہوگا تو اللہ اوس کے
کام میں ہوگا اور جو کسی مسلمان کی سختی دور کریگا اللہ قیامت کے روز اوسکی ایک سختی دور کریگا اور جو مسلمان کے عیب چھپاویگا
اللہ اوسکے عیب کو چھپاویگا باب المستبان گالی گلوچ دینے والوں کا بیان عن ابی هریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیه
وسلم قال المستبان ما قالا فعلی البادی منهما ما لم یعتد المظلوم ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب دو آدمی گالی گلوچ کریں تو دونوں کا گناہ اوپر ہوگا جس نے شروع کی جبتک زیادتی نہ کرے دوسرا اگر
زیادتی کرے تو زیادتی کا گناہ اوسی پر ہوگا حدثنا حکیم بن حزام ان اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ان اللہ
اوحی الی ان تواضعوا حتی لا یبغی احد علی احد ولا یفخر احد علی احد ترجمہ عیاض بن حمار سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے مجھکو وحی بھیجی کہ عاجزی کرو یہانتک کہ کوئی دوسری پر زیادتی نہ کرے نہ ایک دوسری پر فخر کرے باب
الانتصار بدلہ لینے کا بیان فصلا جب ایک دوسری پر ظلم کرے تو مظلوم کو صبر کرنا بہتر ہے اگر بدلہ ہو سکے تو بدلہ لینا بھی برا نہیں ہے
مگر بہتر یہ ہے کہ زیادتی نہ کرے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ولمن انتصر بعد ظلمه فاولئك ما علیهم من سبیل یعنی جو بدلہ لینے میں ظلم کرنے
کے بعد تلا ہو سو کچھ ضرر نہیں ہے عن سعید بن المسیب قال بینما رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم جالس معه
اصحابه وقام رجل یاتی بکر فاذاه قصمت عنه ابو بکر شذاذا الثانیة قصمت عنه ابو بکر شذاذا الثالثة
فانتصر منه ابو بکر فقام رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم حین انتصر ابو بکر فقال ابو بکر ارجعت علی یا رسول اللہ
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم نزل معك ملك یرد علیه بما قال لك فلما انتصرت وقع الشیطان

فلما لن ينتصر بعد ظلمه فاولئك ما عليهم من سبيل قرجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کے پاس آپ کے
صحابہ بھی بیٹھے ہوئے تھے اتنے مین ایک شخص نے ابوبکر کو برا کہا اور انکو ایذا دی ابوبکر چپ ہو رہے پھر اس نے ایذا دی پھر ابوبکر چپ
ہو رہے پھر اس نے چوتھی بار ابوبکر نے جواب دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوٹھ کھڑے ہوئے ابوبکر کو جواب دینے پر
نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ مجھ پر غصہ ہوئے آپ نے فرمایا آسمان سے ایک فرشتہ اترا تیرا کہنیوالا کہ جبتک تو رہا جواب
تو نے جواب دیا تو شیطان آن پڑا اور جب شیطان آن پڑا تو مین بیٹھنے والا نہین عن ابن عون قال کنت اسال عن قتادہ
ولمن انتصر بعد ظلمه فاولئك ما عليهم من سبيل فحدثني علي بن زيد بن جدعان عن ام محمد امراة انيسة
وزعموا انها كانت تدخل على ام المؤمنين قالت قالت ام المؤمنين دخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم وعندي
زينب بنت جحش فجعل يصنع شيئا بيده فطلت بيده حتى فطنته لها فامسك واقبلت زينب تقسو
لعائشة فنهاها فابت ان تنتهي فقال لعائشة سبيها فسبتها فغلبتها فانطلقت زينب الى علي فقالت ان
عائشة وقعت بكم وفعلت فجاءت فاطمة فقال لها انها حبة ابيك ورب الكعبة فانصرفت فقالت انها
انى قلت له كذا وكذا فقال لها كذا وكذا قال وجاء علي الى النبي صلى الله عليه وسلم فكلمه في ذلك ترجمہ ابن
عون سے روایت ہے مین انتصار کے معنی پوچھتا تھا اس آیت مین ولمن انتصر بعد ظلمه فاولئك ما عليهم من سبيل تو حدیث بیان کی
مجھ سے علی بن زید بن جدعان نے اپنی باپ کے بی بی ام محمد سے لوگ کہتے تھے کہ وہ ام المومنین کے پاس جایا کرتی تھین ام المومنین
(عائشہ رض) ہمارے پاس بیٹھین تھین آپ اپنے ہاتھ سے مجھے چھپانے لگے (جیسے خاوند جورو سے کیا کرتے ہین) مین نے ایک
ہاتھ کے اشارے سے جتا دیا کہ زینب بنت جحش بیٹھی ہین تو آپ رک گئے اور زینب آن کر عائشہ کو برا کہنے لگین آنحضرت نے
اون کو منع کیا انہون نے نہ مانا تب تو آپ نے عائشہ سے کہا تم بھی انکو برا کہو حضرت عائشہ نے بھی برا کہنا شروع کیا اور لڑائی مین
اون پر غالب آئین تو زینب حضرت علی کے پاس گئین اور اون سے کہا عائشہ نے تم کو برا بھلا کہا اور ایسا کیا ایسا (زینب بنی ہاشم مین
سے تھین اور علی بھی بنی ہاشم تھے اسواسطے زینب نے اون سے شکایت کی) پھر فاطمہ رضی اللہ عنہا تشریف لائین آنحضرت
پاس (حضرت عائشہ کی شکایت کرنیکو کہ انہون نے بنی ہاشم کو برا کہا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ تیری باپ کے
چہیتی ہین قسم ہے کعبہ کی رب کی (یعنی گواہ ہو کہ تم درگذر کرو اس خیال سے کہ تمہاری باپ اون سے محبت رکھتے ہین)
یہہ سنکر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا تشریف لے گئین اور بیان کیا بنی ہاشم سے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ نے ایسا
ایسا فرمایا پھر حضرت علی تشریف لائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور گفتگو کی آپ سے اسباب مین باب فی النهي عن
سب الموتى مردون کو برا کہنا منع ہے اگرچہ وہ برے ہون لیکن شرط یہ ہے کہ وہ مسلمان ہون تو اونکا ذکر برائی کے ساتھ نہ کرے
اسد بن موسیٰ عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا مات صاحبكم فدعوه ولا تقعوا
قتیبہ ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارا رفیق جاوے یعنی مرے تو اسکی برائی مت

ف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے کا ذکر زینب بنت جحش اور ام سلمہ کے ساتھ آیا ہے

اور اوسکا عیب بیان نکرو عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذکروا محاسن موتاکم وکفوا عن
مساویهم ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی مردون کی خوبیان کرو اور اون
کی برائیان مت بیان کرو باب فی النهی عن البغی شرارت اور تکبر کا بیان عن ابی هریرة سمعت رسول الله صلی الله
علیه وسلم یقول کان رجلان فی بنی اسرائیل متواخیین فکان احدهما یذنب والآخر مجتهد فی العبادة
فکان لا یزال المجتهد یری الآخر علی الذنب فیقول اقصر فوجده یوما علی ذنب فقال له اقصر فقال خلنی
وربی ابعثت علی رقیبا فقال والله لا یغفر الله لک او لا یدخلک الله الجنة فقبض ارواحهما فاجتمعا
عند رب العلمین فقال لهذا المجتهد اکنت بی عالما او کنت علی ما فی یدی قادرا وقال للمذنب اذهب فادخل
الجنة برحمتی وقال للآخر اذهبوا به الی النار قال ابوهریرة والذی نفسی بیده لتکلم بکلمة اوبقت دنیاه
واخرته ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتی تھے بنی اسرائیل مین دو شخص تھے برابر کے ایک
تو اون مین گناہ کیا کرتا تھا دوسرا عبادت کیا کرتا تھا ہمیشہ عبادت کرنیوالا دوسری شخص کو گناہ کرتے دیکھتا اور کہتا باز رہ
ایک دن اوسکو ایک گناہ کرتے ہوئی پایا تو کہنے لگا باز رہ وہ بولا تو چھوڑ دی مجھکو میری پروردگار کے ساتھہ کیا تو میرا نگہبان ہوکر آیا ہی
وہ بولا قسم خدا کی اللہ تجھہ نہ بخشیگا یا تجھی جنت مین نہ لیجاویگا پھر دونون مر گئے اور اون کی روحین ایک ساتھہ پروردگار پاس گئین
پروردگار نے عبادت کرنیوالی سی کہا کیا تو میرا حال جانتا تھا یا میری اوپر حق یار رکھتا تھا (جو تو نے کہا کہ اللہ اسکو نہ بخشیگا
یا جنت نہ دیگا کیا جنت دوزخ تیری اختیار مین ہی) پھر گناہ گار سے کہا جا تو جنت مین جا میری رحمت سی اور عبادت کرنیوالی کو
کہا اسکو جہنم مین لیجاؤ ابوہریرہ نے کہا قسم اوسکی جسکے ہاتھہ مین میری جان ہی اوس نے ایسی بات کہی جس سی اوسکی دنیا اور آخرت
دونون بگڑ گئین (دنیا تو اسواسطے کہ زندگی بھر تکلیف اٹھائی عبادت کی نفس کی خواہشون سی محروم رہا اور آخرت کی تباہی
تو ظاہر ہے یہی حال ہوگا ہر متکبر خود پرست کا جو اپنی عبادت اور تقوی کے سامنے اور خدا کے بندون کو حقیر سمجھی اور اپنی تئین جنتی جانے
اور اون کو دوزخی اللہ تعالی کو عبادت کی حاجت نہین وہ تو حاجتری اور بندگی اور مسکینی جہانتک ہو پسند کرتا ہی) عن ابی بکرة
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من ذنب احدان یعجل الله تعالی لصاحبه العقوبة فی الدنیا مع
ما یدخر له فی الآخرة مثل البغی وقطیعة الرحم ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی
گناہ اس سزا کے لائق نہین ہے کہ اللہ تعالی اوسکو کرنیوالیکو دنیا مین عذاب دیوی سوا اوس عذاب کے جو آخرت مین اوسکے
لیے رکھہ چھوڑا ہی شرارت اور تکبر اور ناتا توڑنے سے زیادہ تر سزا سب گناہون مین زیادہ سے زیادہ اس سزا کے لائق ہی دو گناہ ہین)
باب فی الحسد حسد کا بیان عن ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال ایاکم والحسد فان الحسد
یاکل الحسنات کما تاکل النار الحطب او قال العشب ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا بچو تم حسد سے کیونکہ حسد کہا لیتا ہی نیکیون کو جیسے آگ کہا لیتی ہی لکڑی کو یا کہا گھاس کو عن انس بن مالک ان رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول لا تشددوا علی انفسکم فیشدد علیکم فان قوما شددوا علی انفسہم فشدد
اللہ علیہم فتلک بقایاہم فی الصوامع والدیار رہبانیۃ ابتدعوہا ما کتبناہا علیہم ثم غدا من الثلث
فقال لترکب لننظر ولتعبر قال لہم فرکبوا جمیعا فاذا ہم بدیار وآثار فلما رأوہا وتقصوا وقفوا خاریۃ علی
بئر منہا فقال لہا تعرفین ہذہ الدیار فقالت ما اعرفنی بہا وبأہلہا ہذہ دیار قوم اہلکتہم البغی ان
الحسد یطفی نور الحسنات والبغی یصدق ذلک او یکذبہ والعین تزنی والکف والقدم والجسد والسان
والفرج یصدق ذلک او یکذبہ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے سختی نہ کرو
جانوں پر نہیں تو تمہیں ہی سختی ہوگی کیونکہ بعض لوگوں نے سختی کی تھی اپنی جانوں پر تو اللہ نے سختی کی اون پر پھر یہی اون کی نشانیاں
ہیں گرجاؤں اور گھروں میں وہ سختی کی باقی ہے رہبانیت کی (دنیا کی لذتوں کو چھوڑ دینا) انہوں نے اوسکو خود نکال لیا تھا اللہ نے
اون پر فرض نہیں کی تھی ابو امامہ نے کہا پھر صبح کو میں انس کے پاس گیا انہوں نے کہا تم سوار نہیں ہوتے اسکی قسم تعجب کرتا ہوں
اور عبرت لینے کو میں نے کہا ان پھر سب سوار ہوئے تو ایسی گھروں پر گذرے کہ بنیاد ہی سے گر گئے اور گذر گئے تھے اور گھر کہنہ کیطرح ہو گئے تھے
پر گر پڑی تھی انس نے کہا تم جانتے ہو ان گھروں کو پھر کہا میں جانتا ہوں ان گھروں کو اور گھر والوں کو یہ دون لوگوں کے گھر ہیں جنکو ظلم کی
کرنیا شرارت نے بیشک حسد بجھا دیتا ہے نیکیوں کے نور کو اور شرارت اور جھوٹ سچ کرتی ہے یا جھوٹ اسکو اور آنکھ زنا کرتی ہے
اور ہاتھ اور قدم اور جسد اور زبان اور شرمگاہ اوسکی تصدیق کرتی ہے یا تکذیب ہوتی ہے) باب فی اللعن لعنت کرنیکا بیان عن ابی الدرداء قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ان العبد اذا لعن شیئا صعدت اللعنۃ الی السماء فتغلق ابواب السماء دونہا ثم تہبط الی الارض
فتغلق ابوابہا دونہا ثم تاخذ یمینا وشمالا فاذا لم تجد سبیلا رجعت الی الذی لعن فان کان لذلک
اہلا والا رجعت الی قائلہا ترجمہ ابو الدرداء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ جب کسی کو لعنت کرتا ہے
تو وہ لعنت آسمان کیطرف جاتی ہے اوسکے جاتے ہی آسمان کو دروازے بند ہو جاتے ہیں وہ زمین پر اترتی ہے زمین کو دروازے بند ہو جاتے
ہیں پھر وہ داہنے بائیں گھوما کرتی ہے جب کوئی رستہ نہیں پاتی تو اوس شخص پر جاتی ہے جس پر لعنت کی اگر وہ لعنت کے لائق ہے اور جو
وہ لعنت کے لائق نہیں ہوتا تو کہنے والے پر لوٹ آتی ہے قصہ وہ خود ملعون ہو جاتا ہے اسی واسطے لعنت کرنا چاہیے جن
لوگوں پر اللہ نے لعنت کی جیسے ظالمین اور فاسقین اور کافرین اور مشرکین پر تو ہر لعنت کرے اور جن لوگوں پر اللہ اور اوسکی رسول نے
لعنت نہیں کی اون پر لعنت نکرنا بہتر ہے اگرچہ وہ لعنت کے مستحق ہوں عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال لا تلاعنوا بلعنۃ اللہ ولا بغضب اللہ ولا بالنار ترجمہ سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت لعنت
کیا کرو اللہ کی لعنت سے نہ اوس کے غضب سے نہ جہنم سے (یعنی کسی کو یا زید کو یا خدا کی لعنت (یا ایسا کار) یا اوسکا غضب یا جہنم
عن ابی الدرداء قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لیکون اللعانون ترجمہ ابو الدرداء سے روایت ہے

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ نیالی سفارش میں کرنہ گواہ ہوں گا قیامت میں اس کا مطلب یہ ہے
کہ میری امت سے باہر ہیں اسلیے کہ آپ کی امت گواہ ہوگی اور امتوں پر قیامت کے روز **عن** ابن عباس ان رجلا لعن
الریح فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تلعنہا فانہا مامورۃ وانہ من لعن شیئا لیس لہ باہل رجعت اللعنۃ علیہ ترجمہ ابن عباس سے روایت
ہے کہ ایک شخص کی چادر ہوا نے اوڑا دی تو اوس نے لعنت کی ہوا پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سنے میں آیا نے فرمایا مت لعنت
کر ہوا پر کیونکہ وہ تابعدار ہے (یعنے ہوا کیا قصور وہ تو اپنی مالک کے حکم کیموافق تیز اور دھیمی ہوتی ہے) اور بیشک جو کوئی لعنت
کریگا کسی چیز پر جو لائق لعنت کے نہیں ہے تو وہ لعنت اوسی پر لوٹ جاویگی **باب** **فیمن دعا علی ظالمہ** ظالم کو بددعا کرنا
کیسا ہے **عن** عائشۃ قالت سرق لبعض نسائی فجعلت تدعو علیہ فقال لہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا تسبخی عنہ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے اون کی کوئی چیز چوری گئی تو اونہوں نے چور کو بددعا کرنی شروع کی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت کم کر عذاب چور پر یعنی **شف** یعنے دنیا میں تو جتنا اوسکو برا بھلا کہے گی اپنا غصہ نکالیگی
اوسی قدر آخرت میں اوسکا عذاب کم ہوگا بلکہ تیرا ثواب اور اجر جاتا رہیگا تو کچھ تجھ نہیں پہر کیا فائدہ گالیاں بکنی اور کوسنی
سے چپا رہنا اور صبر کرنا لاکھ درجی بہتر ہے آخر وہ چیز تو ملنی والی نہیں کچھ ہی کوسو یا کاٹو **باب** **فی ہجرۃ اہل**
الریاء اپنی بھائی کی ملاقات چھوڑ دینا (خطہ کرکہ) کیسا ہے **عن** انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال لا تباغضوا ولا تحاسدوا ولا تدابروا وکونوا عباد اللہ اخوانا ولا یحل لمسلم ان یہجر اخاہ
فوق ثلث لیال ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بغض (دشمنی) رکھو ایک
دوسری سے نہ حسد کرو ایک دوسری سے نہ پیٹ دکھاؤ ایک دوسری کو (یعنے ملاقات چھوڑ دو) اور ہو جاؤ اللہ کے بندے آپس میں
بھائی بھائی اور نہیں درست ہے کسی مسلمان کو چھوڑ دینا اپنے بھائی کا (یعنے اوسکی ملاقات ترک کر دینا دنیاوی سنجر کی وجہ سے) تین
رات سے زیادہ **شف** بلکہ ضرور ہے کہ تین رات کے اندر صفائی کرلیوے خطابی نے کہا مراد حدیث سے یہ ہے کہ کوئی اپنی بھائی کو
چھوڑ دیوے غصہ اور ملال کی وجہ سے تو اجازت ہے تین دن تک کیونکہ یہ مدت تھوڑی ہے لیکن باپ کو اپنے اولاد کا چھوڑ دینا یا خاوند
کا جورو کو اور جوان کے مشابہ ہے اوسمیں تین دن کی قید نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعضی بیبیوں کو ایک مہینے سے
زیادہ تک چھوڑ دیا ہے سعید ملی نے کہا جو ممانعت چھوڑ دینے کی اس حدیث میں ہے وہ اوس صورت میں ہے کہ ترک ملاقات دنیا
کی باعث ہو جیسی دوستی کی حقوق میں کی ہے لیکن جو ترک ملاقات دین کے لیے ہو جیسی اہل معاصی کا چھوڑ دینا وہ اس سے
مستثنی ہے اوسکا چھوڑنا درست ہے جبتک وہ توبہ کریں **عن** ابی ایوب الانصاری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
لا یحل لمسلم ان یہجر اخاہ فوق ثلثۃ ایام یلتقیان فیعرض ہذا ویعرض ہذا وخیرہما الذی یبدأ بالسلام
ترجمہ ابو ایوب انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں درست ہے کسی مسلمان کو چھوڑ دینا اپنی بھائی کا تین دن

زیادہ ہجور سے کہ جبا ملتا ہو تو یہ اوس سے پہر جاوے تو اس سے پہر جاوے دونون مین جو بہتر ہو سلام کرے
عن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یحل لمؤمن ان یھجر مؤمنا فوق ثلث فان مرت بہ ثلث
فلیلقہ فلیسلم علیہ فان رد علیہ السلام فقد اشترکا فی الاجر وان لم یرد علیہ فقد باء بالاثم
زاد احمد وخرج المسلم من الھجرۃ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کو درست نہین
ہے چھوڑ دینا مسلمان کا تین دن سے زیادہ اگر تین دن گزر جاوین تو اوس سے ملاقات کرے اور اوسکو سلام کرے پہر اگر اوس نے
جواب دیا تو دونون شریک ہوگئے (بھلائی کے) ثواب مین اور جو جواب نہ دیا تو سارا گناہ اوسی پر پڑا احمد کی روایت مین اتنا
زیادہ ہے کہ سلام کرنیوالا چھوڑنے کے گناہ سے نکل گیا عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یکون
لمسلم ان یھجر مسلما فوق ثلثۃ فاذا لقیہ سلم علیہ ثلث مرار کل ذلک لا یرد علیہ فقد باء باثمہ ترجمہ حضرت
عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کو نہ چاہیے کہ چھوڑ دے دوسرے مسلمان کو تین دن سے زیادہ
جب اوس سے ملے تو اوسکو سلام کرے تین مرتبہ اگر وہ تینون بار مین جواب نہ دے تو سارا گناہ سمیٹ لیگا عن ابی ہریرۃ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل لمسلم ان یھجر اخاہ فوق ثلث فمن ھجر فوق ثلث فمات دخل النار
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کو درست نہین ہے چھوڑ دینا اپنے بھائی کا تین دن سے
زیادہ جو شخص چھوڑ دیگا تین دن سے زیادہ پہر مر جاویگا تو جہنم مین جاویگا عن ابی خراش السلمی انہ سمع رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول من ھجر اخاہ سنۃ فھو کسفک دمہ ترجمہ ابوخراش سلمی (اس روایت مین اسطرح
ہے اور صحیح السلمی ہے نام اوسکا حدرد بن ابی جدرد ہے) سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص اپنے بھائی
کو چھوڑ دے ایکسال تک تو گویا اوسکو قتل کیا (یعنی گناہ مین قریب قریب مین پہنچ گیا شدید کے طور پر) عن
ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال تفتح ابواب الجنۃ کل یوم اثنین وخمیس فیغفر فی ذلک
الیوم لکل عبد لا یشرک باللہ شیئا الا من بینہ وبین اخیہ شحناء فیقال انظروا ھذین حتی یصطلحا
ابوداؤد اذا کانت الھجرۃ للہ فلیس من ھذا بشئ عمر بن عبد العزیز عطی وجمہ عن رجل ترجمہ ابوہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھولدیجاتے ہین دروازے جنت کے ہر پیر اور جمعرات کو پہر بخشا جاتا ہے اوس دن دونون مین ہر
بندہ جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہین کرتا مگر وہ بندہ جو اپنے بھائی سے بغض رکھتا ہو (بخشا نہین جاتا) اور کہا جاتا ہے ان دونون
کو رہنے دو جبتک صلح نہ کرین۔ ابوداؤد نے کہا ان حدیثون مین وہ چھوڑ دینا داخل نہین ہے جو اللہ کے لیے ہو عمر بن عبد العزیز نے کہا
منہ ڈھانپ لینا اپنا (جس سے منہ منظور تھا) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعض بیبیون کو چھوڑ دیا تھا
اور عبد اللہ بن عمر نے اپنی ایک بیٹی کو چھوڑ دیا تھا اور میمون بن مہران نے کہا چھوڑ دینے احمق کو اس سے بہتر کوئی علاج نہین پایا
فی الظن بدگمانی کرنا برا ہے عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ایاکم والظن فان الظن الذی

الحدیث ولا تحسسوا ولا تجسسوا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو تم بدگمانی سے کیونکہ بدگمانی پلے سرے کا جھوٹ ہے اور نہ ٹوہ لگاؤ آپ نہ دوسرے کو لگانے دو **باب فی النصیحۃ** (خلوص دل سے خیرخواہی) کا بیان **عن** ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال المؤمن مرآۃ المؤمن والمؤمن اخو المؤمن یکف علیہ ضیعتہ ویحوطہ من ورائہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان آئینہ ہے دوسرے مسلمان کا (تو جسقدر صاف رہے اوسقدر بہتر ہے اگر ذرا بھی میل آویگا آئینہ کام کا نہ رہیگا یا مقصود یہ ہے کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کی اصلاح اسطرح کرے کہ مانند آئینہ کے ہے جیسے آئینہ میں صورت کے عیب دکھلائی دیتے ہیں اسی میں سیرت کے عیب معلوم ہوں اور اوسکی اصلاح کرے) اور مسلمان بھائی ہے دوسرے مسلمان کا روکے نقصان اوسکا) اور خیانت کرے اوسکی اوسکی پیٹھ پیچھے (یعنے اوسکی غیبت میں جب کوئی اوسکا مال لینا چاہے یا اوسکی عزت میں خلل ڈالے اوسکو برا کہے تو حتی المقدور اپنے بھائی کی مدد کرے اور اوسکو فکر سے **باب فی** اصلاح ذات البین میل جول کرا دینے کی فضیلت **عن** ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اخبرکم بافضل من درجۃ الصیام والصلوٰۃ والصدقۃ قالوا بلے قال اصلاح ذات البین وفساد ذات البین الحالقۃ ترجمہ ابی الدرداء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تم کو بتاؤں وہ بات جو بہتر ہے درجے میں روزے اور نماز اور زکوٰۃ سے لوگوں نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ ضرور بتائیے فرمایا میل جول کرا دینا آپس میں۔ آپس کی لڑائی اور پھوٹ مونڈ دینے والی ہے (یعنے دین کو جڑ سے مٹا دیتی ہے) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اتفاق اور اتحاد دین اسلام میں اصل اصول ہے اور پھوٹ اور مخالفت سب خرابیوں کی جڑ ہے جہانتک ہو سکے اسکو گھٹانا چاہیے) **عن** حمید بن عبد الرحمن عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس الکذاب من نمی بین اثنین لیصلح وقال احمد ومسدد لیس بالکاذب من اصلح بین الناس فقال خیرا ونمی خیرا ترجمہ حمید بن عبد الرحمن نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جھوٹ نہیں ہے وہ شخص جسنے بات بنائی دو آدمیوں میں صلح کرا دینے کے لیے احمد اور مسدد کی روایت میں ہے جھوٹا نہیں ہے وہ جو صلح کرا دی لوگوں میں بھروہ نیک بات کہے یا بنا دے **ف** بات بنانے دو آدمیوں میں لڑائی ہے اب ایک شخص ان میں میل کرانیکی دوسرے کیطرف سے یہ باتیں کہے کہ وہ تمہاری تعریف کرتا تھا یا تم سے بہت محبت رکھتا ہے تاکہ ان دونوں میں ملاپ ہو جائے تو درست ہے اگرچہ اوس نے یہ باتیں نہ کہی ہوں اور جھوٹ کا گناہ نہ ہوگا بقول شخصے۔ دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز **عن** ام کلثوم بنت عقبۃ قالت ما سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرخص فی شیء من الکذب الا فی ثلث کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا اعدہ کاذبا الرجل یصلح بین الناس یقول القول ولا یرید بہ الا الاصلاح والرجل یقول فی الحرب والرجل یحدث امرأتہ والمرأۃ تحدث زوجہا ترجمہ ام کلثوم بنت عقبہ سے روایت ہے میں نے نہیں سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جانبتا دیتے ہوئے جھوٹ بولنے کی مگر تین مقاموں میں آپ فرماتے تھے میں جھوٹا نہیں جانتا اوس شخص کو جو صلح کرا دے لوگوں میں اور

کوئی بات بنا کر کہدہ جس سے ملاپ کر دینا منظور ہو یا لڑائی میں اوسکی بات بنا کر کہے (جس سے خصم گھبرا دے اور مسلمانوں کو قوت ہو شلا اپنی شوکت بیان کرے اور کافروں کی ضعف اور بے سامانی یا نامردی) یا جانور اپنی جورو سے کہے یا جورو اپنے خاوند سے کہے (ایکدوسرے کی محبت سے) ف جلیمی نے کہا مراد وہ نہیں ہے جو صریح جھوٹ ہو کیونکہ وہ کسی حال میں درست نہیں بلکہ درست وہ جھوٹ ہے جسکو ایک معنے مخفے ہوں اور وہ سچ ہوں لیکن مخاطب اوسکو کہلے ہوئے معنے سمجھے مثال اوسکی یہ ہے کہ کافروں نے مذاق کے واسطے ابوبکر صدیق رضہ سے پوچھا تمہارے پیچھے اونٹ پر کون بیٹھا ہے انہوں نے کہا رجل یہدینی السبیل یعنے ایک شخص ہے جو مجھکو راہ بتاتا ہے ابوبکر کی یہ غرض تھی کہ دین کی راہ بتاتے ہیں اور ایمان کی ہدایت کرتے ہیں اور کافر یہ سمجھکر کہ دنیا کی راہ بتاتا ہے یہ سمجھی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اگر ابوبکر صاف صاف کہدیتے کہ یہ محمد ہیں تو وہ ایذا پہونچاتے پس یہ درحقیقت جھوٹ نہیں ہے لیکن مخاطب کے فہم کے خلاف ہوئی اسکو جھوٹ کہا جاتا ہے اور اسکو عربی میں توریہ کہتے ہیں وہ درست ہے پس مقاموں میں جہاں ضرور پوچھا جاوے نہ چاہیے جھوٹ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کا جھوٹ بھی توریہ تھا واللہ اعلم **باب فی النہی للغناء** گانے کا بیان **عن** الربیع بنت معوذ بن عفراء قالت جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدخل علی صبیحۃ بنی علی فرشہ کمجلسک منی فجعلت جویریات یضربن بالدف ویندبن من قتل من آبائی یوم بدر الی ان قالت احداہن وفینا نبی یعلم ما فی غد فقال دعی ھذا وقولی بالذی کنت تقولین ترجمہ ربیع بنت معوذ بن عفراء کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اوس رات کی صبح کو جس رات میں اپنی خاوند کے پاس گئی ہوں (یعنے شادی کی صبح کو) تو آپ بیٹھ گئے میرے بچونے پر جیسے تو بیٹھا ہے میرے پاس (یہ خطاب ہے خالد بن ذکوان کیطرف جو روایت کرتا ہے اس حدیث کو ربیع سے) پھر ہماری لڑکیوں نے دف بجانا اور گانا شروع کیا وہ بیان کرتی تھیں ہمارے باپ دادوں کا جو مارے گئے تھے جنگ بدر میں یہانتک کہ انمیں سے ایک کہنے لگی وفینا نبی یعلم ما فی غد یعنے ہم میں ایک نبی ہے جو کل ہونیوالی بات جانتا ہے آپ نے فرمایا یہ مت کہو جو کہتی تھی وہی کہہ جو کہتی تھی ف احدیث سے شادی میں گانے اور دف بجانیکی اباحت ثابت ہوئی **عن** انس قال لما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ لعبت لہ الحبشۃ لقدومہ فرحا بذلک لعب الحراب صحیح انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینے میں تشریف لائے تو حبشہ آپکے آنیکی خوشی میں (یا آپ) اپنی برچھی لیکر یا **کسر** اصیبۃ الغنا والرقص گانے اور بجانیکے ممانعت میں **عن** نافع قال سمع ابن عمر مزمارا فوضع اصبعیہ علی اذنیہ ونأی عن الطریق وقال لی یا نافع ھل تسمع شیئا قال فقلت لا قال فرفع اصبعیہ من اذنیہ وقال کنت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسمع مثل ھذا فصنع مثل ھذا قال ابو عیسی ھذا حدیث منکر صحیح نافع سے روایت ہے ابن عمر رضہ نے ایک باجے کی آواز سنی اور انگلیاں اپنے کانوں میں کرلیں اور راستے سے دور ہو گئے اور مجھ سے کہا اے نافع تو کچھ سنتا ہے میں نے کہا نہیں اونہوں نے اونگلیاں کانوں سے نکالیں اور کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپ کو بھی ایسی آواز

تو آپ نے ایسا ہی کیا (یعنی کان بند کر لیے) ابوداؤد نے کہا یہ حدیث منکر ہی ف سیوطی نے قرۃ العینین میں لکھا ہی کہ کہا
حافظ شمس الدین ابن عبد الہادی نے اس حدیث کو ضعیف کیا محمد طاہر نے اور کہا کہ متفرد ہی اسا تھہ اسکی سلیمان بن موسے سے اور ضعیف
ہی حالانکہ یہہ صحیح نہین سلیمان کی حدیث حسن ہی اور توثیق کی اوسکی کئی اماموں نے اور ثابت کی اوسکی میمون بن مہران نے نافع
سے مسند ابی یعلی مین اور مسلم بن مقدام کی طبرانی مین تو یہ دونون متابع ہین سلیمان کے پھر وہم کیا عسقلانی کو ابن طاہر کی ساتھہ تقریر طویل کے
باب فی الحکم فی المخنثین ہیجڑون اور زنانون کا بیان عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتی بمخنث قد
خضب یدیہ ورجلیہ بالحناء فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما بال ھذا فقیل یا رسول اللہ یتشبہ
بالنساء فامر بہ ففی الی النقیع قالوا یا رسول اللہ الا نقتلہ فقال انی نھیت عن قتل المصلین ترجمہ ابوہریرہ
سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس ایک زنانہ آیا جس نے اپنا ہاتھہ اور پانون مہندی سے رنگی تھی آپنے فرمایا اسکا کیا
حال ہے لوگون نے کہا یا رسول اللہ وہ عورت بنتا ہی آپنے حکم کیا وہ نکالا گیا نقیع کیطرف (شہر مدینہ سے ابوہاشم نے کہا
نقیع ایک جانب ہی مدینہ سے اور بقیع مین نہین ہی) لوگون نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم اسکو مار ڈالین آپنے فرمایا منع کیا گیا میں
نمازیون کو مارنے سے عن ام سلمۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل علیھا وعندھا مخنث وھو یقول لعبد اللہ
اخیھا ان یفتح اللہ الطائف غدا دللتک علی امراۃ تقبل باربع وتدبر بثمان فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
اخرجوھم من بیوتکم ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اون کے پاس آئے اور وہان ایک ہیجڑا بیٹھا تھا وہ عبد اللہ
اون کے بھائی سے کہہ رہا تھا کہ اگر اللہ تعالی کل طائف فتح کریگا تو مین تجھکو ایک عورت بتاؤنگا جب وہ سامنے آتی ہی تو چار شکن لیکر
آتی ہی اور جب پیٹھہ پھیرتی ہے تو آٹھہ شکن لیکر جاتی ہی (یعنی خوب موٹی اور تیار ہی اوس کے پیٹ پر چار شکن ہین سامنے سے
اوپر پیچھے سے وہ آٹھہ معلوم ہوتے ہین چار اس طرف اور چار اوس طرف) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نکال دو ان
زنانون کو اپنے گھرون سے (کیونکہ وہ عورتون کی خوبی اور برائی سے واقف ہین اگرچہ جماع پر قادر نہ ہون) عن ابن عباس
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لعن المخنثین من الرجال والمترجلات من النساء قال واخرجوھم من بیوتکم
ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہیجڑے اور زنانے مردون پر اور اون عورتون
پر جو مردون بنین اور فرمایا نکال دو زنانون کو اپنے گھرون مین سے عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لعن
المخنثین من الرجال والمترجلات من النساء قال واخرجوھم من بیوتکم واخرج فلانا وفلانا
یعنی المخنثین ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی زنانے مردون پر اور مردانی
عورتون پر اور فرمایا نکال دو زنانون کو اپنے گھر سے اور نکالو فلان فلان ہیجڑے کو باب اللعب بالبنات گڑیون سے کھیلنا
عن عائشۃ قالت کنت العب بالبنات فربما دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعندی الجواری فاذا
دخل خرجن واذا خرج دخلن ترجمہ عائشہ سے روایت ہی مین گڑیون سے کھیلتی تھی تو کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے

پاس آتے اور لڑکیان بھی ہوتین جب باپ آتے تو وہ لڑکیان چلی جاتین اور جب آپ چلے جاتے تو وہ آتین عن عائشۃ قالت
قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من غزوۃ تبوک او حنین وفی سہوتہا ستر فہبت الریح فکشفت
ناحیۃ الستر عن بنات لعائشۃ لعب فقال ما ہذا یا عائشۃ قالت بناتی فرای بینہن فرسا لہ جناحان
من رقاع فقال ما ہذا الذی اری وسطہن قالت فرس قال وما ہذا الذی علیہ قالت جناحان قال
فرس لہ جناحان قالت اما سمعت ان لسلیمان خیلا لہا اجنحۃ قالت فضحک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
حتی رایت نواجذہ ترجمہ ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک یا خیبر سے واپس آئے
اور میری گہر کے طاق یا موکھی میں پردہ پڑا تہا (اوسکی اندر گڑیان رکہی تہین) ہوا جو چلی تو پردہ کا ایک کونا اوڑہ گیا اور گڑیان
میرے کہیلنے کی دکہائی دین آپ نے پوچہا یہ کیا ہین ای عائشہ میں نے کہا میری گڑیان ہین آپ نے فرمایا یہ کیا ہی بیچ میں
کہا گہوڑا ہے آپ نے فرمایا یہ گہوڑے پر کیا لگے ہین میں نے کہا پر لگے ہین آپ نے فرمایا گہوڑے کے پر بھی ہوتے ہین میں نے
کہا آپ نے نہین سنا حضرت سلیمان کے پاس پر دار گہوڑے تہے یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے یہانتک کہ آپکی
دندہین کھل گئین **باب** فی الارجوحۃ بہولی کا بیان عن عائشۃ قالت فلما قدمنا المدینۃ جاءنی کبشۃ
وانا العب علی ارجوحۃ وانا مجمۃ فذہبن بی فہیأننی وصنعننی ثم اتین بی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فبنی بی وانا بنت تسع سنین ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے جب ہم مدینہ میں آئے تو میری
پاس کچہہ عورتین آئین اور میں اوس وقت بہولی پر کہیل رہی تہی میرے بال چہوٹے چہوٹے تہے اور وہ مجہے لی گئین اور بنا سنوار کے
مجہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائین آپ نے مجہسے صحبت کی اوسوقت میں نو برس کی تہی دوسری روایت میں ہے وانا
علی الارجوحۃ ومعی صواحبا تی فادخلنی بیتا فاذا نسوۃ من الانصار فقلن علی الخیر والبرکۃ
ترجمہ میں ایک بہولی پر تہی اور میری ساتہہ میری لڑکیان تہین وہ مجہے ایک کوٹہری میں لی گئین وہان چند عورتین
انصار کی انہون نے کہا آؤ بہتری اور برکت کے ساتہہ **عن** عائشۃ قدمنا المدینۃ فنزلنا فی بنی الحارث بن
الخزرج قالت فوالله انی لعلی الارجوحۃ بین عذقین فجاءتنی امی فانزلتنی وانا حدیثۃ وساق الحدیث
ترجمہ حضرت عائشہؓ فرماتی کہا ہم مدینہ میں آئے اور بنی حارث بن خزرج کے پاس اوترے قسم خدا کی اوسوقت میں بہولی پر سوار تہی ترجمہ
ماں آئی اور مجہکو اوتارا میرے سر پر چہوٹے چہوٹے بال تہے پہر یہان کہا حدیث کو آخیر تک **باب** فی النہی عن اللعب بالنرد
چوسر کہیلنے کی ممانعت **عن** ابی موسی الاشعری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من لعب بالنرد فقد عصی
اللہ ورسولہ ترجمہ ابو موسی اشعری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چوسر کہیلی اوس نے نافرمانی
کی اللہ کی اور اوسکی رسول کے (کینکہ اللہ اور اوسکے رسول نے کہیل کو دکہو منع کیا ہے جسمین خدا سے غفلت نہ ہو جائے اور وقت ضائع
نہ ہو پہر عاقل کو چاہیے کہ اپنی عمر میں وقت کو بہت عزیز سمجہے پہر وقت بیہودی خیال کہو کہ وہ کام کرے جس میں دنیا کا فائدہ یا عقبیٰ کا ثواب

دونوں کا فائدہ نہ ہو اوسکو چھوڑ دیوے) عن بریدۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من لعب بالنرد
شیر فکانما غمس یدہ فی لحم خنزیر ودمہ ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو
شخص چوسر کھیلی گویا اوس نے اپنا ہاتھ سوئر کے گوشت اور خون مین ڈالا یا (یعنی چوسر کھیلنا سوئر کے گوشت اور
خون کھانے کے برابر ہے) باب فی اللعب بالحمام کبوتر بازی کا بیان عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم رای رجلا یتبع حمامۃ فقال شیطان یتبع شیطانۃ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کبوتر کے ساتھ (یعنی کبوتر اڑاتے ہوئے) تو آپ نے فرمایا شیطان ہے جو شیطان کے
ساتھ ہے ف کبوتر اڑانے والا اسلیے شیطان ہوا کہ وہ خدا کی یاد سے غافل ہو گیا اور اس کام مین جو کام نہین آتا اور
کبوتر اسلیے شیطان ہوا کہ اوس نے اوڑانے والے کو خدا سے غافل کر دیا علماء نے کہا کہ کبوتر پالنا رفع وحشت کے لیے درست ہے لیکن
اوسکا اڑانا مکروہ ہے اور شرط کے ساتھ حرام ہے سیوطی نے مرقاۃ الصعود مین لکھا کہ یہ حدیث اون حدیثون مین سے ہے
جنکو حافظ سراج الدین قزوینی نے موضوع کہا اور حافظ ابن حجر نے اونکا پیچھا کیا اسطرح پر کہ اسکی اسناد مین محمد بن عمر واقدی ہے اور یہ
حدیث اوسکی حسن کے درجے مین ہے اور اگر کوئی اور اوسکا متابع ہوتا تو حدیث صحیح ہو جاتی غایت درجہ یہ ہے کہ توقف کیا جاوے اوسکی
روایت مین نہ یہ کہ ضعیف ہو جیسا کہ باطل یا موضوع ہو فقط باب فی الرحمۃ شفقت اور مہربانی کا بیان عن
عبداللہ بن عمرو یبلغ بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم الراحمون یرحمہم الرحمن ارحموا اھل الارض یرحمکم
من فی السماء ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رحم کرنیوالون پر رحم کریگا رحمن اللہ تعالیٰ (تم)
تم رحم کرو زمین والون پر رحم کریگا تمپر وہ جو آسمان مین ہے ف یعنی آسمانون کے اوپر ہے اللہ جل جلالہ وتعالی مکانہ ۔
ابن الصلاح نے اپنی امالی مین لکھا کہ اس قسم کی حدیثون مین تین فرقے ہو گئے ۔ ایک فرقہ تو وہ ہے جو تاویل کرتا ہے ۔ اور ایک فرقہ
وہ ہے جو تشبیہ دیتا ہے اللہ کو ساتھ مخلوقات کے اور ایک فرقہ وہ جو کہتا ہے کہ جو لفظ اللہ نے اپنے اوپر اطلاق کیا ہے یا اوسکے
رسول نے اطلاق کیا ہے اوسکا اطلاق بہتر ہے اور جسطرح اوس نے اطلاق کیا ویسی ہی ہم بھی اطلاق کرتے ہین لیکن اسکے
ساتھ ہم اوسکو مقدس اور منزہ جانتے ہین تحدید اور تشبیہ سے اور یہی طریقہ ہے اُمت کے پیشواؤن اور اگلے لوگون کا اور اسی کو
اختیار کیا ہے اماموں نے فقہ اور حدیث کے اور کوئی شخص ہماری متکلمین مین سے اس طریقہ کا انکار نہین کرتا اور امام غزالی رح نے بھی
اسکی تصریح کی ہے کئی مقامون مین (مرقاۃ الصعود) عن ابی ھریرۃ قال سمعت ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم
الصادق المصدوق صاحب ھذہ الحجرۃ یقول لا تنزع الرحمۃ الا من شقی ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ مین
نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جو سچے تھے اور لوگ اون کو سچا جانتے تھے اس حجرہ مین کہتے تھے آپ فرماتے تھے رحمت
شفقت اور مہربانی اور نرمی) نہین چھینی جاتی ہے مگر بدبخت سے (یعنے بدبخت دل ہوتا ہے اور نیکبخت پر رحم ۔
عن عبداللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من لم یرحم صغیرنا ویعرف حق کبیرنا فلیس منا

ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص حج کرنے پر جمع نہ کرے اور بچے کا حق نہ پہچانے
تو وہ ہم میں سے نہیں ہے اور یہ غیر ایمان مسلمان کے طریقہ کے خلاف ہے کہ خود دوں پر شفقت نہ ہو اور نہ بزرگوں کی تعظیم کیجاوے

باب فی النصیحۃ نصیحت کا بیان ف نصیحت کے متعلق بہت سے حکم ہیں اور اور بھی مسائل ہیں کہ اون سب کا
ایک لفظ کے ساتھ تعبیر نہیں ہو سکتا لیکن اس کے ساتھ نصیحت وہ بھی ہے کہ اوسکو دھوکہ نہ دے اور جو نیک کام کرے
اوسکی رضامندی کی کوشش کرے اور کتاب اللہ کے ساتھ نصیحت یہ ہے کہ اوپر ایمان لاوے اور عمل کرے اور رسول کے ساتھ نصیحت
یہ ہے کہ اوسکی نبوت کی تصدیق کرے اور جن باتوں کا حکم کرے اوسکو مانے اور جن سے منع کرے اون سے باز رہے اور مسلمان حاکموں کے
ساتھ نصیحت یہ ہے کہ حق بات میں انکی فرمانبرداری کرے اور بغیر کسی وجہ شرعی کے اونکی اطاعت سے منہ نہ موڑے اور بغاوت نہ کرے
اور عوام مسلمانوں کے ساتھ نصیحت یہ ہے کہ اون کو نیک باتوں کی تعلیم کرے بری باتوں سے منع کرے تمام ہو کلام خطابی کا من فاقہ
الصحیح اور علماء کے ساتھ نصیحت یہ ہے کہ اون کی فتوی پر عمل کرے اور اون کی تعظیم اور اکرام کرے واللہ اعلم عن تمیم الداری

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الدین النصیحۃ ان الدین النصیحۃ ان الدین النصیحۃ
قالوا لمن یا رسول اللہ قال للہ وکتابہ ورسولہ ولائمۃ المسلمین وعامتہم اولائمۃ المسلمین حاصلہم

ترجمہ تمیم داری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دین کیا ہے نصیحت ہے دین کیا ہے نصیحت ہے دین کیا ہے نصیحت ہے
لوگوں نے کہا کن کن کے ساتھ نصیحت ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا اللہ کے ساتھ اور اوسکی کتاب کے ساتھ اور اوسکے رسول کے
ساتھ اور مسلمان حاکموں کے ساتھ اور عام مسلمانوں کی ساتھ عن جریر قال بایعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علی السمع والطاعۃ وان ینصح لکل مسلم قال فکان اذا باع الشیء او اشتراہ قال اما ان الذی لخذنا منک
احب الینا مما اعطیناک فاختر ترجمہ جریر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی سننے اور ماننے
اوپر (یعنی جو حکم آپ فرماویں گے اوسکو سنیں گے اور قبول کریں گے) اور نصیحت کرنے پر ہر مسلمان کے ساتھ (یعنی اس امر
پر کہ میں ہر مسلمان کا دل سے خیر خواہ رہونگا) پھر جریر جب کوئی چیز بیچتے یا خریدتے تو کہدیتے بھائی جو چیز ہم تم سے لیتی ہے میں
ہم کو زیادہ پسند ہے اوس چیز سے جو ہم تم کو دیتے ہیں اب تمہیں اختیار ہے (چاہو ہمکو بیچو یا نہ بیچو خریدو یا نہ خریدو) باب فی الحث
للمسلم مسلمان کو مدد دینے کا بیان عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من نفس عن مسلم کربۃ من کرب الدنیا
نفس اللہ عنہ کربۃ من کرب یوم القیمۃ ومن یسر علی معسر یسر اللہ علیہ فی الدنیا والاخرۃ ومن ستر علی مسلم
ستر اللہ علیہ فی الدنیا والاخرۃ واللہ فی عون العبد ما کان العبد فی عون اخیہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلعم نے فرمایا جو شخص کسے مسلمان پر سے دنیا کی کوئی سختی اٹھاویگا تو اللہ اوسکی اوپر سے قیامت کی سختی اوٹھاویگا اور جو کوئی آسانی
کریگا (اپنا روپیہ وصول کرنیمیں) تو اللہ اوسپر آسانی کریگا دنیا اور آخرت میں اور جو کوئی مسلمان کا عیب چھپاویگا
تو اللہ اوسکا عیب چھپاویگا دنیا اور آخرت میں اور اللہ جل جلالہ اپنے بندہ کی مدد میں رہیگا جبتک وہ اپنے بھائی کی مدد میں رہیگا

عن حذیفة قال قال نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم کل معروف صدقة ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر اچھی بات ایک صدقے کا ثواب رکھتی ہے باب فی الاسماء نام رکھنے کا بیان عن ابی الدرداء
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکم تدعون یوم القیمة باسمائکم واسماء اٰبائکم فاحسنوا
اسماءکم ترجمہ ابو الدرداء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم قیامت میں بلائے جاؤ گے
اپنے نام اور اپنے باپ دادا کے نام سے تو اچھے نام رکھا کرو عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
احب الاسماء الی اللہ عز وجل عبد اللہ وعبد الرحمن ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کو سب ناموں میں زیادہ پسند نام ہیں عبد اللہ اور عبد الرحمن عن ابی وھب الجشمی وکانت له
صحبة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسموا باسماء الانبیاء واحب الاسماء الی اللہ عبد اللہ وعبد الرحمن
واصدقھا حارث وھمام واقبحھا حرب ومرة ترجمہ ابو وہب جشمی سے روایت ہے وہ صحابی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا پیغمبروں کے نام رکھا کرو اور سب ناموں میں زیادہ پسند اللہ کو عبد اللہ اور عبد الرحمن ہیں اور سب ناموں میں
سچے یہ نام ہیں (جو اسم با مسمی ہیں) حارث (کہتی کرنیوالا یا کمانے والا انسان کو بغیر اسکے مفر نہیں ہے) اور ہمام (رنج اٹھانے
والا کوئی آدمی دیکھا اور رنج سے خالی نہیں) اور سب ناموں میں بدترین نام ہیں حرب (لڑائی کیونکہ لڑائی کا نام برا ہے) اور مرہ
(کڑوا اور تلخ) عن انس قال ذھبت بعبد اللہ بن ابی طلحة الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین ولد وانا بین
صلی اللہ علیہ وسلم فی عباءة یھنأ بعیر له قال ھل معك تمرات ثم قال فاولته تمرات فالقاھن فی فیه
فلاکھن ثم فغر فاہ فاوجرھن ایاہ فجعل الصبی یتلمظ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم حب الانصار التمر
وسماہ عبد اللہ ترجمہ انس سے روایت ہے میں عبد اللہ بن ابی طلحہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے گیا جب
وہ پیدا ہوا) آپ اس وقت ایک عبا پہنی ہوئی اپنے اونٹ کو روغن لگا رہی تھی آپ نے پوچھا تیرے پاس کھجور ہے میں نے کہا ہاں
پھر میں نے آپکو کئی کھجوریں دیں آپنے اون کو اپنے منہ میں ڈالا اور چبا کر بچے کا منہ کھولا اور اوس کے منہ میں ڈالدیا بچہ اپنی زبان
چلانی لگا (یعنی اوسکو کھانے لگا) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار کی جان ہے کھجور پھر اوس لڑکے کا نام عبد اللہ رکھا
باب فی تغییر الاسم القبیح برے نام کو بدل دینا چاہیے عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیر اسم
عاصیة وقال انت جمیلة ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاصیہ کا نام بدل
دیا (عاصیہ حضرت عمر کی بیٹی تھی) اور کہا تو جمیلہ ہے ف عاصیہ کے معنے گناہ کرنیوالی اور نافرمان یہ نام برا تھا اسواسطے
آپ نے اوسکو بدل کر عمدہ نام رکھدیا جو عورتوں کو زیب دیتا ہے یعنی جمیلہ عن محمد بن عمرو بن عطاء ان زینب بنت
ابی سلمة سالته ما سمیت ابنتك قال سمیتھا برة فقالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن ھذا سمیت
برة فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تزکوا انفسکم اللہ اعلم باھل البر منکم فقال ما نسمیھا قال

سموها زینب ترجمہ محمد بن عمرو بن عطا سے روایت ہی زینب بنت ابی سلمہ نے اون سے پوچھا تم نے اپنی بیٹی کا نام کیا
رکھا انہون نے کہا برہ (نیکبخت) زینب نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نام سے منع کیا ہے پہلے میرا نام برہ رکھا گیا تو
آپ نے فرمایا مت تعریف کرو اپنے اللہ خوب جانتا ہے کون نیک بخت ہی تم مین سے لوگون نے پوچھا پھر کیا نام رکھین آپ نے فرمایا
زینب نام رکھو عن اسامۃ بن الخدری ان رجلا یقال لہ اصرم کان فی النفر الذین اتوا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اسمک قال انا اصرم قال بل انت زرعۃ ترجمہ اسامہ
بن الخدری سے روایت ہی ایک شخص کا نام اون شخصون مین سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اصرم تھا آپ نے پوچھا
تیرا نام کیا ہے اوس نے کہا اصرم (یعنی کاٹنے والا) آپ نے فرمایا نہین تو تو زرعہ ہی (یعنی کھیتی لگانے والا) عن انس ان
انہ لما قدم الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع قومہ سمعہم یکنونہ بابی الحکم فدعاہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فقال ان اللہ ھو الحکم والیہ الحکم فلم تکنی ابا الحکم فقال ان قومی اذا اختلفوا
فی شیء اتونی فحکمت بینہم فرضی کلا الفریقین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما احسن ھذا
فما لک من الولد قال لی شریح ومسلم وعبد اللہ قال فمن اکبرھم قال قلت شریح قال فانت ابو شریح
ترجمہ انس سے روایت ہی جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اپنی قوم کے ساتھ تو آپ نے دیکھا کہ اوس کی قوم کے لوگ اوسکو
ابو الحکم پکارتے ہین آپ نے اوسکو بلایا اور کہا کہ حکم تو اللہ ہی اور حکم اوسی کا ہے تیرا نام ابو الحکم کیون ہی وہ بولا کہ میری قوم کے
لوگ جب کسی بات مین تکرار کرتی ہین تو میرے پاس آتے ہین مین اوسکا فیصلہ کر دیتا ہون سو جس کو دونون طرف کے
لوگ راضی ہو جاتے ہین آپ نے فرمایا یہ کیا اچھی بات ہے پھر پوچھا تیرے کتنے لڑکے ہین مین نے کہا شریح اور مسلم اور عبد اللہ آپ نے
فرمایا سب مین بڑا کون ہی مین نے کہا شریح آپ نے فرمایا پس تو ابو شریح ہی عن حزن ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال لہ ما اسمک قال حزن قال انت سہل قال السہل یوطأ ویمتہن قال سعید فظننت انہ سیصیبنا
بعدہ حزونۃ ترجمہ حزن سے روایت ہی جو سعید بن المسیب کے دادا تھے اون سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تیرا نام کیا ہی انہون
نے کہا حزن (حزن کہتے ہین سخت اور درشت گزار زمین کو) آپ نے فرمایا تو سہل ہی (سہل کہتے ہین نرم اور عمدہ زمین کو) ضد ہے
حزن کی) وہ بولا سہل کو تو لوگ روندتے ہین اور ذلیل کرتے ہین سعید نے کہا مین سمجھا کہ ہمارے خاندان مین کچھ تکلیف ہونیوالی ہی
اور سختی (اسوجہ سے کہ میرے دادا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہا ہوا نا قبول اور پسند نہ کیا) ابو داؤد نے کہا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے عاص کا نام مبدل دیا اسکے معنی گنہگار اور نافرمان کے ہین) اور غرنہ کا (کیونکہ وہ اللہ کا نام ہی) اور عتلہ کا (کیونکہ
اوسکے معنی سختی کے ہین) اور شیطان کا اور حکم کا اور غراب کا (کیونکہ غراب کوے کو کہتے ہین یا اوسکے معنی دوری اور غربت کے ہین)
اور حباب کا (کیونکہ وہ شیطان کا نام ہی) اور شہاب کا (کیونکہ وہ ایک شعلہ ہے شیطان کو بہگانے کے لیے آپ نے شہاب کے بدلے
ہشام رکھ دیا اور حرب کے بدلے سلم (جسکے معنی صلح کے ہین) اور مضطجع (لیٹنے والا) کے بدلے منبعث (اٹھنے والا) اور جس زمین کا نام

عفرہ تہا (یعنی بنجر اور ناآباد) آپ نے بدل کر خضرہ رکھا (یعنی تر و تازہ اور سرسبز) اور شعب الضلالہ کا نام شعب الہدیٰ رکھا اور بنو الزنیہ کا نام بنو الرشدہ اور بنی معاویہ کا بنی رشدہ۔ ابو داؤد نے کہا میں نے ان ناموں کے بدلنے کی سند میں نہیں پائی لیکن انتصار کے لیے عن مسروق قال لقیت عمر بن الخطاب فقال من انت قلت مسروق بن الاجدع فقال عمر سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الاجدع شیطان ترجمہ مسروق سے روایت ہے میں حضرت عمرؓ سے ملا انہوں نے پوچھا تیرا نام کیا ہے میں نے کہا مسروق بن الاجدع انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اجدع شیطان کا نام ہے عن سمرۃ بن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسمین غلامک رباحا ولا یسارا ولا نجیحا ولا افلح فانک تقول اثم ھو فیقول لا انما ھن اربع فلا تزیدن علی ترجمہ سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت نام رکھ اپنے غلام کا رباح (منفعت) اور نہ یسار (تونگری اور مالداری) اور نہ نجیح (مطلب برآری اور نجات) اور نہ افلح (مقصد پورا ہونا) کیونکہ تو پوچھیگا کیا اسجگہ ہے وہ (افلح یا نجیح یا یسار یا رباح) پھر دوسرا کہے گا نہیں ہے (تو ایک فال بد ہوگی) سمرہ نے کہا پس یہ چار نام ہیں اب (زیادہ کی) تہمت مجھ پر نہ لگا کر میں نے سب نام موقوف کر دیے) عن سمرۃ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نسمی رقیقنا اربعۃ اسماء افلح ویسارا وناصحا ورباحا ترجمہ سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہم کو کہ ہم اپنے غلاموں کا نام ان چار نامون میں سے رکھیں افلح اور یسار اور ناصح اور رباح عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان عشت ان شاء اللہ تعالیٰ امتی ان یسموا ناقا وافلح وبرکۃ قال الاعمش ولا ادری اذکر نافعا ام لا فان الرجل یقول اذا جاء اثم برکۃ فیقولون لا ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انشاء اللہ اگر میں جیونگا تو اپنی امت کو منع کرونگا نافع اور افلح اور برکت نام رکھنے سے (اعمش نے کہا مجھ کو یاد نہیں ہے کہ ابو سفیان نے نافع بھی کہا یا نہیں) اس لیے کہ ایک آدمی پوچھتا ہے کیا اسجگہ برکت ہے وہ کہتی ہیں نہیں ہے) پس ایک فال بد نکلتی ہے) عن ابی ھریرۃ یبلغ بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخنع اسم عند اللہ یوم القیامۃ رجل یسمی بملک الاملاک ترجمہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے برا نام اللہ کے نزدیک قیامت کے روز وہ شخص ہوگا جسکو لوگ (دنیا میں) شہنشاہ کہتے ہوں گے (یعنی مہاراجہ سب بادشاہوں کا بادشاہ اور سب راجوں کا راجہ یہ تو اللہ جل جلالہ ہے اور کسی کی کیا رتبہ ہے جو یہ نام اختیار کرے) **باب** فی الالقاب برے لقب (نام) کا بیان عن ابی جبیرۃ بن الضحاک قال فینا نزلت ھذہ الآیۃ فی بنی سلمۃ ولا تنابزوا بالالقاب بئس الاسم الفسوق بعد الایمان قال قدم علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولیس منا رجل الا ولہ اسمان او ثلثۃ فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یا فلان فیقولون مہ یا رسول اللہ انہ یغضب من ھذا الاسم فانزلت ھذہ الآیۃ ولا تنابزوا بالالقاب ترجمہ ابو جبیرہ بن الضحاک سے روایت ہے وہ کہتے ہیں یہ آیت بنی سلمہ کی شان

مین یہ آیت اوتری ولا تنابزوا بالالقاب بئس الاسم الفسوق بعد الایمان مت پکارو ایک دوسری کو برے نامون سے جبا نہین ہے برا نام جایز
کی بعد ابوجہیرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم مین سے کوئی شخص نہ تہا جسکو دو تین نام نہ ہون
لیکن جسنے نام لیتے سے وہ خوش ہوتا ہے اور بعضے نام سے ناراض ہوتا) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پکارے جاتے ہے کسی فلانے دو لوگ
کہتے تہے چپ رہیے یا رسول اللہ وہ اس نام سے غصہ ہوتا ہے تب یہ آیت اوتری ولا تنابزوا بالالقاب **باب** فیمن یکنی
بابی عیسی جو کوئی اپنی کنیت ابوعیسی کہے تو کیسا ہے **ف** چونکہ حضرت عیسی علی نبینا وعلیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوے تہے
اسوسطے ابوعیسی کنیت رکہنا بعضون نے مکروہ جانا اس خیال سے کہ کہین یہ وہم نہ ہو کہ عیسی علیہ السلام کے باپ تہے **عن** اسلم ان
عمر بن الخطاب ضرب ابنا له تکنی بابی عیسی فقال له عمر لما یکفیک ان تکنی بابی عبد الله فقال ان
رسول الله صلی الله علیه وسلم کنانی فقال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قد غفر لما تقدم من ذنبه
وما تاخر وانا فی جلجلتنا قلم یزل یکنی بابی عبد الله حتی هلک **ترجمہ** اسلم سے روایت ہے حضرت عمر نے اپنے ایک
بیٹے کو مارا اسبات پر کہ اوس نے اپنی کنیت ابوعیسی کہی تہی حضرت عمر نے کہا کیا تجہکو کافی نہین ہے کنیت رکہنا ابوعبد اللہ
اوس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری کنیت رکہی ہے حضرت عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تو اگلے اور پچلے
سب گناہ بخشدیے گئے تہے) اور ہم تو ایک جنجہٹ مین ہین (یہ جب ہے کہ فی جلجلتنا ہو، اور اکثر نسخون مین فی جلجلتنا ہے یعنے
ہم اپنی مانند لوگون مین ہین) پہر وہ لڑکا ہمیشہ پکارا جاتا تہا ابوعبد اللہ کی کنیت سے یہانتک کہ مر گیا **ف** حضرت عمر نے
یہ خیال کیا کہ اس زمانے مین مسلمانون کے کافرون سے زیادہ خلط ملط ہے ایسا نہو کہ جہل کی وجہ سے کفر کا عقیدہ مسلمین سمجہا جاوے
کہ عیسی علیہ السلام کی بہی باپ تہے **باب** فی الرجل یقول لابن غیر یابنی ایک شخص دوسرے کے بیٹے کو کہے اے میرے بیٹے **عن**
انس ان النبی صلی الله علیه وسلم قال له یابنی **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا انکو اے چہوٹے
بیٹے میرے (پیارا اور محبت سے) **باب** فی الرجل یتکنی بابی القاسم کوئی شخص اپنی کنیت ابوالقاسم رکہے تو کیسا ہے **ف**
ابوالقاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت تہی علما نے اختلاف کیا ہے اس مسئلہ مین بعضون نے کہا آپکا نام رکہنا درست ہے لیکن
کنیت رکہنا درست نہین ہے بعضون نے کہا محمد نام رکہنا اور ابوالقاسم کنیت رکہنا درست نہین ہے، اور جو صرف نام محمد ہو یا
کنیت ابوالقاسم ہو تو قباحت نہین ہے بعضون نے کہا یہ ممانعت بہی آپکی حیات مین تہی اب محمد نام رکہنا اور ابوالقاسم کنیت رکہنا
دونون درست ہے بعضون نے کہا صرف ابوالقاسم کی کنیت رکہنا ممنوع تہی اور وہ بہی زمانہ حیات نبوی مین اب کسیطرح کی ممانعت
نہین ہے **عن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم تسموا باسمی ولا تکنوا بکنیتی **ترجمہ**
ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا نام رکہو لیکن میری کنیت نہ رکہو **باب** فیمن رای ان
یجمع بینهما جس شخص کے نزدیک محمد نام اور کنیت ابوالقاسم دونون رکہنا درست نہین ہے اوس کی دلیل **عن** جابر ان
النبی صلی الله علیه وسلم قال من تسمی باسمی فلا یکنی بکنیتی ومن اکتنی بکنیتی فلا یتسمی باسمی **ترجمہ** جابر سے

روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص میرا نام رکھے وہ میری کنیت نہ رکھے اور جو میری کنیت رکھے وہ میرا نام نہ رکھے **باب** فی الرخصۃ فی الجمع بینہما کنیت اور نام دونوں کہنے کی اجازت **عن** محمد بن الحنفیۃ قال قال علی قلت یا رسول اللہ ان ولد لی من بعدک ولدا سمیہ باسمک واکنیہ بکنیتک قال نعم ترجمہ محمد بن الحنفیہ سے روایت ہی حضرت علی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ اگر میرے آپ کے بعد میرا کوئی لڑکا پیدا ہو تو میں اوسکا نام آپ کے نام پر رکھوں اور اوس کی کنیت بھی وہی رکھوں جو آپ کی کنیت ہے آپ نے فرمایا ہاں **عن** عائشۃ قالت جاءت امراۃ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ انی قد ولدت غلاما فسمیتہ محمدا وکنیتہ ابا القاسم فذکر لی انک تکرہ ذلک فقال ما الذی احل اسمی وحرم کنیتی او ما الذی حرم کنیتی واحل اسمی ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہی ایک عورت آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہنے لگی یا رسول اللہ میرے ایک لڑکا پیدا ہوا میں نے اوسکا نام محمد رکھا اور کنیت اوسکی ابو القاسم رکھی پھر مجھے لوگوں نے کہا کہ آپ اسکو برا جانتے ہیں آپ نے فرمایا کیا سبب میرا نام رکھنا تو درست ہوا اور کنیت رکھنا درست نہو **باب** فی الرجل تکنی ولیس لہ ولد کوئی شخص کنیت رکھے اور اوسکا کوئی لڑکا نہو **عن** انس بن مالک قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدخل علینا ولی اخ صغیر یکنی اباعمیر وکان لہ نغر یلعب بہ فمات فدخل علیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم فراہ حزینا فقال ما شانہ فقالوا مات نغرہ فقال یا اباعمیر ما فعل النغیر ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آیا کرتے میرا ایک چھوٹا بھائی تھا جسکی کنیت ابو عمیر تھی اور اسکی پاس ایک چڑیا پلی تھی وہ اس سے کھیلا کرتا تھا اتفاق سے وہ چڑیا مر گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ایکر دن دیکھا تو وہ غمگین ہے آپ نے وجہ پوچھی لوگوں نے کہا اوسکی چڑیا مر گئی آپنے فرمایا ای ابا عمیر کیا ہوا النغیر (نغیر ابا عمیر چڑیا کا نام ہے) **باب** فی المراۃ تکنی عورت کی کنیت رکھنا کیسا ہی **عن** عائشۃ انہا قالت یا رسول اللہ کل صواحبی لہن کنی قال فاکنی بابنک عبد اللہ ترجمہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رض سے روایت ہی انہوں نے کہا یا رسول اللہ میری جتنی عورتیں ساتھی ہیں سب کے کنیتیں ہیں آپ نے فرمایا تو بھی کنیت رکھ لے عبد اللہ کے ساتھ جو تیرا بیٹا ہی (یعنی تیری بہن اسماء کا) **باب** فی المعاریض اشارہ کنایہ کی گفتگو کا بیان **ف** جسکو مخاطب ظاہر میں سمجھ جائے مگر درحقیقت جو مطلب بولنے والے نے سمجھا ہی وہ غلط اور جھوٹ مقصود ہو اور ایسی گفتگو ضرورت کے وقت درست ہی اور بلا ضرورت مکروہ **عن** سفیان بن اسید الحضرمی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول کبرت خیانۃ ان تحدث اخاک حدیثا ہو لک بہ مصدق وانت لہ بہ کاذب ترجمہ سفیان بن اسید روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑی خیانت ہی یہ کہ تو اپنے بھائی سے ایسی بات کہی جسکو وہ سچ جانے اور تو اوسکو جھوٹ سمجھے **باب** فی دعوی العمل کا بیان **ف** بعض لوگوں کا یہ کلام تہا

کہ جس بات کو یقینی نہ جانتے اوسکو لوگوں سے بیان کرنے کے لفظ زعموا یعنی لوگوں نے ایسا زعم و گمان کیا ہے نہ یقین کیا ہے
سو کہنے کو ہین لیکن قول اور زعم مین بہت فرق ہے کہ قول عام ہے اور زعم اوسی مقام پر بولا جاتا ہے جہان صحت اور ثبوت پر بلکہ
خلاف کے احتمال یا ظن ہو آپ نے اس لفظ کو تحقیق کلام کرنے سے منع کیا اسوجہ سے کہ جو بات یقینی نہ ہو اوسکا کہنا ہی کیا ضرور ہے ہر ایک
کی نسبت کسی امر کے خبر دینے سے اوسکی تکذیب ہوتی ہے عن ابی مسعود قال قال رجل یا رسول اللہ او قال ایہ یا رسول اللہ
یا ابا فلان سمعت ما سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی زعموا قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
بئس مطیۃ الرجل زعموا ترجمہ ابو مسعود سے ہے کہا یا ابا مسعود سے ابو مسعود نے کہا تم نے کیا سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے زعموا کے باب مین اونہون نے کہا مین نے سنا ہے آپ فرماتے تھے برا ہے یہ کلمہ آدمی کے زعموا باب قال الرجل یقول فی
خطبتہ اما بعد خطبہ مین اما بعد لفظ کہنا کیسا ہے عن زید بن ارقم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہم فقال اما
بعد ترجمہ زید بن ارقم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ سنایا لوگون کو تو کہا اما بعد یعنی بعد حمد و ثنا کے
یہ لفظ اوس مقام پر بولا جاتا ہے جہان خدا کی ثنا اور رسول کی تعریف سے فراغت ہوتی ہے اور مقصود شروع ہوتا ہے باب فی
الکرم و حفظ اللسان انگور کو کرم نہ کہنا چاہیے اور زبان کو مشکل کی انداز سے روکنا چاہیے عن ابی ہریرۃ
اسوجہ سے کہ اون کی نزدیک انگور کی شراب سے آدمی مین کرم (یعنی مروت اور شفقت اور سخاوت) پیدا ہوتی ہے سبب شراب پینے کے اسلام
مین حرام ہوا اور بخیل ناپاک ہوا تو آپ نے انگور کا نام کرم کہنے سے بھی منع کیا تاکہ شراب کی بہتری خیال مین بھی نہ آوے
اس باب کی حدیثون سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ جس لفظ سے شرک یا کفر کی بو یا حرام چیز کی تعریف نکلے اوسکا استعمال سے
اور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اگرچہ بولنے والے کی یہ غرض نہ ہو تب بھی ایسے لفظون کے بولنا جس سے بری بات کا وہم ہو جائز نہیں ہے عن
ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یقولن احدکم الکرم فان الکرم قلب المسلم و لکن قولوا
حدائق الاعناب ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے (انگور کو) کرم کبھی نہ کہے کیونکہ کرم مسلمان
یون کہو عنب کے باغ (عنب بھی انگور کو کہتے ہین) یعنی لفظون مین یہان ایک باب انعام کیا ہے یعنی - باب لا یقول المملوک ربی
و منی یعنی غلام لونڈی اپنے مالک سے یون نہ کہے ربی میرا رب (کیونکہ رب اگرچہ پالنے والے کو کہتے ہین مگر اطلاق اوسکا مشہور ہے
ہی پروردگار عالم پر) عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یقولن احدکم عبدی و امتی و لا یقولن
المملوک لسیدہ ربی و ربیتی و لیقل الثلاث فتای و فتاتی و لیقل المملوک سیدی و سیدتی فانکم المملوکون و الرب اللہ تعالی
ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مین سے کوئی یون نہ کہے (اپنے غلام لونڈی کو) عبدی میرا اور امتی میری
کیونکہ عبد بندے کو کہتے ہین اور غلام کو بھی اسی طرح امۃ بندی اور لونڈی دونون کو کہتے ہین) نہ غلام لونڈی یون کہین ربی میرا اور ربتی میری
بلکہ مالک یون کہے فتای میرا (غلام کو) اور فتاتی میری (لونڈی کو) اور غلام لونڈی یون کہین سیدی میرے یا سیدتی
میری اس لیئے کہ تم سب مملوک ہو اور حقیقۃ مالک (پالنے والا) اللہ ہے - دوسری حدیث مین ہے و لیقل

سیدنا وموٰنا یعنے غلام لونڈی یون کہین کہ میرا سید میری اور میں اسکا سیدہ عن بریدۃ قال قال رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم لا تقولوا للمنافق سیدا فانہ ان یک سیدا فقد اسخطتم ربکم عزوجل ترجمہ بریدہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق کو سردار مت کہو اسلیے کہ اگر اوس کو تم نے اپنا سردار کہا تو اپنے پروردگار کو ناراض کیا
باب لا یقول خبثت نفسی یہ نہ کہے کہ میرا نفس خبیث ہوگیا (کیونکہ خبیث بمعنے کفر کے آیا ہے) عن سہل بن حنیف
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یقولن احدکم خبثت نفسی ولیقل لقست نفسی ترجمہ سہل
بن حنیف سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے یون نہ کہے کہ میرا دل خبیث ہوگیا بلکہ (اگر ضرورت ہو)
یون کہے میرا دل پریشان ہوگیا عن عائشۃ عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال لا یقولن احدکم خاثت نفسی ولکن
لیقل لقست نفسی ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی یون نہ کہے میرا دل خراب
ہوتا ہے بلکہ یون کہے میرا جی پریشان ہے عن حذیفۃ عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال لا تقولوا ما شاء اللہ وشاء
فلان ولکن قولوا ما شاء اللہ ثم شاء فلان ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یون نہ کہو
جو اللہ چاہے اور فلانا چاہے (خواہ وہ فلانا فرشتہ ہو یا پیغمبر یا غوث یا قطب) بلکہ یون کہو اللہ چاہے پھر فلان شخص چاہے
ف اس لیے کہ صورت اول میں دوسرے شخص کو شریک کر دیا اللہ کے ساتھ چاہنے میں حالانکہ ہر کام میں اللہ کا چاہنا کافی ہے
خواہ کوئی چاہے یا نہ چاہے اور دوسری صورت میں اللہ کے چاہنے کے بعد اوسکا چاہنا کہا اس میں کچھ قباحت نہیں کیونکہ جب اللہ
کسی کام کو چاہے گا تو اوس کے مقرب بندے ہی اوسکو چاہینگے پس وہ کام اللہ ہی کے چاہنے سے ہوگا۔ دوسری روایت میں ہے
کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کہا جو اللہ چاہے اور آپ چاہو آپ نے فرمایا تو نے مجھے اللہ کے برابر کر دیا
مسلمان کو لازم ہے کہ ایسے کلمات سے پرہیز رکھے جس میں شرک یا کفر کی بو ہو عن عدی بن حاتم ان خطیبا خطب عند النبی صلے اللہ
علیہ وسلم فقال من یطع اللہ ورسولہ فقد رشد ومن یعصہما فقال قم او قال اذہب فبئس الخطیب انت ترجمہ
عدی بن حاتم سے روایت ہے ایک شخص نے خطبہ پڑہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تو کہنے لگا جس نے اطاعت کی اللہ اور
اوسکی رسول کی اوس نے راہ پائی اور جس نے نافرمانی کی اون دونون کی۔ آپ نے فرمایا چل کھڑا ہو یا چلا جا تو برا خطیب ہے تا
ف وجہ یہ ہے کہ اوس نے نافرمانی میں اللہ اور رسول کو برابر ذکر کیا ضمیر کے ساتھ چاہیے یون تہا کہ پہلے اللہ کو ذکر کرتا پہر اوس کے
رسول کو بعضون نے کہا اوس وقت کا موقع ہے تہا (آپ نے فرمایا اور نہ ایسے الفاظ حدیث میں ہو) عن ابی الملیح عن
رجل قال کنت ردیف النبی صلے اللہ علیہ وسلم فعثرت دابتہ فقلت تعس الشیطان فقال لا تقل تعس الشیطان فانک
اذا قلت ذلک تعاظم حتی یکون مثل البیت ویقول بقوتی ولکن قل بسم اللہ فانک اذا قلت
ذلک تصاغر حتی یکون مثل الذباب ترجمہ ابو الملیح نے ایک شخص سے سنا وہ کہتا تہا میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ سوار تہا ایک جانور پہسلا اوس جانور نے ٹھوکر کی تو میں نے کہا مرے شیطان آپ نے فرمایا یہ نہ کہہ مرے شیطان کو یکہ ایسا کہنے سے

شیطان بھی ل جاتا ہی یہانتک کہ ایک گھر کی برابر ہوجاتا ہی وہ کہتا ہی میرا زور ماں گیا (یعنی بیچارہ یہ سمجھا کہ شیطان مجھ سے ہوچکا سکتا ہی لیکن جوں کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کہتا ہی تو شیطان سکڑ سمٹ کر اتنا چھوٹا ہوجاتا ہی جیسی مکھی **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا سمعت رجلا یقول ھلک الناس فھو اھلکھم **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو کسی کو یہ کہتے سنے کہ لوگ تباہ ہوگئے تو وہ سب سے زیادہ تباہ ہو **ف** جب تو سب آدمیوں کو تباہ کہتا ہی یا وہ سب سے زیادہ تباہ ہوگا کیونکہ اوسنے زبان سے برا کلمہ نکالا اس اوسکا وبال اوسی پر زیادہ ہوگا یا اوس نے خود تباہ کیا یہ کلمہ کہکر لوگون کو۔ ابو داؤد نے کہا یا مالک نے کہا جب کلمہ کوئی رنج سے کہے لوگون کے دین کا حال دیکھکر تو کچھ قباحت نہین ہی اور جب تکبر کی راہ سے اور وںکو حقیر جانکر کہے تو مکروہ ہی اور اسی کی ممانعت ہی **باب** فی صلوۃ العتمۃ عشا کی نماز کو عتمہ کی نماز کہنا اچھا نہین ہی **ف** عتمہ کے معنے تاریکی اور اندھیری کے ہین اور یہ نماز اندھیرے مین پڑھی جاتی ہی اسلیے عرب کے دیہاتی لوگ اس نماز کو صلوۃ العتمہ کہتے ہین اور کلام اللہ مین اس نماز کا نام صلوۃ العشاء تصریح سے آیا ہی پس وہی نام کہنا بہتر ہی جو اللہ نے کہا **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تغلبنکم الاعراب علی اسم صلوتکم الا وانھا العشاء ولکنھم یعتمون بالابل **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہین ایسا نہو عرب کے جنگلی لوگ تم پر غالب آوین اس نماز کے نام مین (یعنی تم تو اوس نماز کو عتمہ کہنے لگو) آگاہ ہو اس نماز کا نام عشاء ہی لیکن وہ اندھیر کیا کرتے ہین اونٹنیون کے دودھ دوہنے مین (اور اوسی وقت اس نماز کو پڑھتے ہین اسلیے اوسکو عتمہ کہنے لگے تو تم اونکی پیروی نکرو عشا کہا کرو جیسے اللہ نے کہا ہی **عن** سالم بن ابی الجعد قال قال رجل (قال مسعر اراہ من خزاعۃ) لیتنی صلیت فاسترحت فکانھم عابوا ذالک علیہ فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یا بلال اقم الصلوۃ ارحنا بھا **ترجمہ** سالم بن ابی الجعد سے روایت ہی ایک شخص نے کہا (مسعر نے کہا یہ شخص بنی خزاعہ مین سے تھا) کاش مین نماز پڑھ لیتا تو مجھکو آرام ہوتا لوگون نے اسبات پر اوسکی عیب کیا (کہ نماز کو تکلیف سمجھتا ہی) اوسنے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اے بلال تکبیر کہہ نماز کے لیے آرام دے ہمکو نماز سے **ف** یعنی نماز پڑھ لین تو دلکو بیفکری ہو تردد اور وسوسے رفع ہو اس سے یہ مطلب نہین کہ نماز تکلیف ہی بلکہ غرض یہ ہے کہ جبتک نماز نہین پڑھ لیتے اوسکا خیال رہتا ہی دل پریشان رہتا ہے پس نماز پڑھ لینے سے بیفکر اور پریشانی جاتی رہیگی **عن** عبد اللہ بن محمد بن الحنفیۃ قال انطلقت انا وابی الی صھر لنا من الانصار نعودہ فحضرت الصلوۃ فقال بعض اھلہ یا جاریۃ ائتونی بوضوء لعلی اصلی فاستریح فقال فانکر ذالک فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یا بلال اقم فارحنا بالصلوۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن محمد حنفیہ سے روایت ہی مین اور میرے باپ سسرال مین ایک انصار کے گئے کہ اوسکی بیمار پرسی کو تو نماز کا وقت آیا اوسنے اپنے گھر مین ایک لڑکی سے کہا وضو کا پانی لیکر آ تاکہ مین نماز پڑھون اور آرام پاؤن ہمکو یہ بات بری معلوم ہوئی اوسنے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اے بلال اوٹھ اور آرام دے ہمکو نماز سے **عن**

عائشہ قالت ما سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینسب احدا من الناس الی دین ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہین دیکھا کسیکو نسبت کرتے ہوئی مگر دین کیطرف (یعنی دنیا کی چیزون باپ دادون کیطرف آپ نسبت نہ کرتے ہے بلکہ ہر کام مین دین ہی کا خیال رکھتے ہے تو نسبت بھی دین ہی کی کا مونسی دیتی جو مختصر دین مین زیادہ پکا ہوتا اوسکو مقدم رکھتے دوسرے اگرچہ نسب مین کم ہو **باب** فیما روی من الرخصۃ فی ذلک دنیا کی چیزون سے نسبت دینے کی اجازت **عن** انس قال کان فزع بالمدینۃ فرکب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرسا لابی طلحۃ فقال ما رأینا شیئا وما رأینا من فزع وان وجدناہ لبحرا ترجمہ انس سے روایت ہے مدینے مین کچھ خوف معلوم ہوا (یعنی کسی دشمن کا) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو طلحہ کے گھوڑے پر سوار ہوئی (اور باہر گئے جب لوٹ کر آئی) تو فرمایا ہم نے کچھ نہین دیکھا یا کوئی خوف کی بات نہین دیکھی اور اس گھوڑے کو تو ہمنے دریا پایا (یعنی بڑی تیز اور عمدہ اور بی تکان اسکی چال ہے جیسی دریا ہی یا کوئی دریا مین تو تیری تو نسبت دی آپ نی گھوڑی کو سات دریا کی) **باب** التشدید فی الکذب جھوٹ بولنا کیسا ہے **عن** عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایاکم والکذب فان الکذب یھدی الی الفجور وان الفجور یھدی الی النار وان الرجل لیکذب ویتحری الکذب حتی یکتب عند اللہ کذابا وعلیکم بالصدق فان الصدق یھدی الی البر وان البر یھدی الی الجنۃ وان الرجل لیصدق ویتحری الصدق حتی یکتب عند اللہ صدیقا ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم جھوٹ سے کیونکہ جھوٹ لیجاتا ہے فسق و فجور (گناہ) کیطرف اور فسق و فجور لیجاتا ہے جہنم کو اور آدمی جھوٹ بولتا ہے پھر بولتے بولتے اللہ کے نزدیک جھوٹا لکھ لیا جاتا ہے اور لازم کرو سچ بولنے کو کیونکہ سچ لیجاتا ہے نیکی کیطرف اور نیکی لیجاتی ہے جنت کو اور آدمی سچ بولتا ہے پھر بولتے بولتے اللہ کے نزدیک سچا لکھ لیا جاتا ہے **عن** بھز بن حکیم حدثنی ابی عن ابیہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ویل للذی یحدث فیکذب لیضحک بہ القوم ویل لہ ویل لہ ترجمہ بہز بن حکیم نے اپنے باپ سے سنا اوسنے اپنے باپ سے کہا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے خرابی ہے اوس شخص کے لیے جو جھوٹ بولی لوگون کو ہنسانی کے لیے خرابی ہے اوسکے لیے خرابی ہے اوسکے لیے (آخرت مین) **عن** عبد اللہ بن عامر انہ قال دعتنی امی یوما ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاعد فی بیتنا فقالت ھا تعال اعطیک فقال لھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما اردت ان تعطیہ قالت اعطیہ تمرا فقال لھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما انک لو لم تعطیہ شیئا کتبت علیک کذبۃ ترجمہ عبد اللہ بن عامر سے روایت ہے میری ماں نے مجھے ایکدن بلایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر مین بیٹھے ہوئے تھے تو اوسنے کہا ادھر آ مین تجھے چیز دونگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا تو نے کیا دینکی نیت کی اوسنے کہا مین کھجور دونگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو اسکو کچھ نہ دیتی تو تیرے اوپر ایک جھوٹ کا گناہ لکھا جاتا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو لوگ لڑکون کو بہلانے کو کوئی چیز دینیکا وعدہ کرکے یا کسی چیز کا دینا کرنے کے ارادہ سے کوئی جھوٹ اور حرام ہے

اسلئے کہ بجاوسے کہ لوگ اس بلا میں گرفتار ہیں اسکو جھوٹ نہیں کہہ سکتے عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال کفی بالمرء اثما ان یحدث بکل ما سمع ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافی
ہے آدمی کو گناہ کے لیے جو سنے اسکو کہدینا اور بلا تحقیق یہ بھی جھوٹ میں داخل ہے باب فی حسن الظن ہر شخص کے
ساتھ نیک گمان رکھنے کی فضیلت عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال حسن الظن من حسن العبادۃ
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیک گمان رکھنا اچھی عبادت ہے رہنے ہر مسلمان کے ساتھ
جبتک اوسکا قصد ظاہر نہ ہو نیک گمان رکھنا چاہیے بدگمانی کرنا اسلام کی وضع کے خلاف ہے) عن صفیۃ قالت
کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معتکفا فاتیتہ ازورہ لیلا فحدثتہ فقمت فانقلبت فقام معی
لیقلبنی وکان مسکنھا فی دار اسامۃ بن زید فمر رجلان من الانصار فلما رایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اسرعا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی رسلکما انھا صفیۃ بنت حیی فقالا سبحان اللہ یا رسول اللہ
قال ان الشیطان یجری من الانسان مجری الدم فخشیت ان یقذف فی قلوبکما شیئا او قال شیئا
ترجمہ ام المومنین صفیہ بنت حیی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف میں تھے میں آیا میں رات کو آئی اپکو کچھ کہنے کو لیے
میں نے یا تین کس پہر میں کہڑی ہوئی جانیکے لیے آپ بھی میرے ساتھ کہڑے ہوئے میرے پہونچانیکو لیے (اور نون صفیہ اسامہ بن زید کے گہر میں
رہتی تھیں) راہ میں دو مرد انصار میں سے اُنہوں نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو جلدی جلدی چلنا شروع کیا (تاکہ
دیکھیں اتنی رات کو آپ کہاں تشریف لیجاتے ہیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو دیکھکر فرمایا اپنے چال سے چلو یہ
عورت صفیہ بنت حیی ہے (یعنے یہ غیر عورت نہیں ہے میری بی بی ہے) اُنہوں نے کہا سبحان اللہ یا رسول اللہ (یعنے کیا ہم آپ
پر معاذ اللہ بدگمانی کرتے ہیں) آپنے فرمایا شیطان آدمی میں اسطرح پہرتا ہے جیسے خون پہرتا ہے تو مجھکو ڈر ہوا کہ میں تمہارے
دل میں بری بات نہ ڈالدوں (یا تم یہ گمان کرو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتنی رات کو غیر عورت کے ساتھ جاتے ہیں یہ کیا بات ہے)
باب فی العدۃ وعدہ کا بیان عن زید بن ارقم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا وعد الرجل اخاہ ومن
نیتہ ان یفی فلم یجئ للمیعاد فلا اثم علیہ ترجمہ زید بن ارقم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جب کوئی شخص وعدہ کرے اپنے بھائی سے اور اوسکی نیت یہ ہو کہ وعدے کو پورا کریگا پھر وہ پورا نہ کر سکے (کسی عذر کی وجہ سے) اور وعدے
پر نہ آوے تو اوسکو گناہ نہ ہوگا عن عبد اللہ بن ابی الحمساء قال بایعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ببیع قبل ان یبعث
ویقبض لہ بقیۃ فی عدتہ فوعدتہ ان آتیہ بھا فی مکانہ فنسیت فذکرت بعد ثلاث فجئت فاذا ھو فی مکانہ
فقال لقد شققت علی انا ھھنا منذ ثلث انتظرک ترجمہ عبد اللہ بن ابی الحمساء سے روایت ہے میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک چیز خریدی آپ کی نبوت سے پہلی کچھ قیمت اوسکی میرے ذمہ رہ گئی تھی تو میں نے وعدہ کیا کہ میں یہیں آکر
اس کو پہونچا دونگا پھر میں بھول گیا تین دن کے بعد مجھے یاد آیا میں گیا تو دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہیں موجود ہیں آپنے فرمایا ای

جوان تو نے کلمت دی مجھکو میں اسی بنا پر تین ان سے تیرا انتظار کرونگا ہوں ف چند صفات انبیا میں فطری ہوتے
ہیں جو نبوت سے پہلے موجود ہوتے ہیں جیسے۔ سچ بولنا۔ وعدہ پورا کرنا۔ حلم۔ اور شجاعت۔ اور حسن خلق وغیرہ **باب**
فیمن یشبع بما لم یعط جو کوئی فخر کے طور پر ایسی چیز کا دعوی کرے جو اسکو نہ دی گئی ہو یا دوسرے کو جو بات نہ دی ہو
اسماء بنت ابی بکر ان امرأۃ قالت یا رسول اللہ ان لی ضرۃ فھل علی جناح ان تشبعت من زوجی قال المتشبع بما لم یعط کلابس ثوبی زور ترجمہ اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے ایک عورت نے کہا یا رسول
اللہ میری ایک سوت (سوکن) ہے کیا مجھکو گناہ ہوگا اگر میں اس سے بیان کروں کہ خاوند نے مجھ کو یہ یہ چیزیں دی ہیں حالانکہ نہ دی ہوں
(اور اسکے جلانے کے لیے) آپ نے فرمایا جو کوئی اپنے پاس وہ چیزیں بیان کرے جو اسکو نہیں ملیں تو اسکی مثال ایسی ہے
جیسے کسی نے دو کپڑے پہن لیے (یعنی لوگوں کو دکھانیکے لیے چادر اور تہبند اوڑھ لیا کہ وہ اس کو فقیر زاہد سمجھیں اور دل
میں دنیا کی طمع بھری ہوئی ہے یا دو کپڑے مل کے پہنے یعنے دو ملکر کیے ایک تو یہ کہ اوس کے پاس وہ چیز نہ تھی اور کہا ہے
دوسرا یہ کہ جھوٹ باندھا دیکھنے والے پر وہ اندھا ہو یا کوئی آدمی ہو) **باب** ملاعبۃ فی المزاح دل لگی اور خوش طبعی کا
بیان عن انس رضی اللہ عنہ ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ احملنی فقال النبی صلی اللہ علیہ
وسلم انا حاملوک علی ولد ناقۃ قال وما اصنع بولد الناقۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم و
ھل تلد الابل الا النوق ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مجھ سواری
دیجیے آپنے فرمایا ہم تجھ سوار کرینگے اونٹنی کے بچے پر اوس نے کہا میں اونٹنی کا بچہ لیکر کیا کرونگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا آخر اونٹ کسی کے بچے ہوتے ہیں اونٹنیوں کے تو ہوتے ہیں (آپ اسی قسم کا مذاق کبھی کبھی کرتے جو سچ ہو) **باب** التعانق
و التقبیل قال استاذن ابوبکر علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسمع صوت عائشۃ عالیا فلما دخل تناولھا
لیلطمھا وقال الا اراک ترفعین صوتک علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یحجزہ وخرج ابوبکر مغضبا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین خرج ابوبکر کیف رایتنی انقذتک من
الرجل قال فمکث ابوبکر ایاما ثم استاذن علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوجدھما قد اصطلحا
فقال ادخلانی فی سلمکما کما ادخلتمانی فی حربکما فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد فعلنا قد فعلنا
ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے ابوبکر نے اجازت چاہی اندر آنے کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے سنا ام المؤمنین
عائشہ کی آواز کو بلند ہو رہی ہے جب وہ اندر آئے تو وہ جھپٹے حضرت عائشہ کو پکڑ طمانچہ مارنے کو لیے اور کہا میں دیکھ رہا ہوں تو
اپنی آواز بلند کرتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوکو روکنا شروع کیا (یعنی منع کیا ابوبکر کو طمانچہ
مارنے سے) تو ابوبکر غصہ ہو کر باہر نکلے جب باہر چلے گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ سے فرمایا دیکھا میں نے
تم کو کیسی بچایا (ایک مردود سے) یعنے اون کے باپ سے آپ نے مزاحاً فرمایا آخر باپ ہے تو ایک مدت (پھر) ابوبکر کئی روز تک ٹھہرے رہے

بلند ہوگئی اور اجازت چاہی اندر آنے کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو دیکھا تو وہ دونوں بھی ہوگئی ہیں اتنے رسول اللہ صلعم اور عائشہ
صدیقہ ابوبکر نے کہا شریک کرو تم مجھکو اپنی صلح میں جیسے شریک کیا تھا مجھکو لڑائی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہم نے شریک کیا ہم نے شریک کیا عن عوف بن مالک الاشجعی قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فی غزوۃ تبوک وھو فی قبۃ من ادم فسلمت فرد وقال ادخل فقلت اکلی یا رسول اللہ قال کلک فدخلت
ترجمہ عوف بن مالک اشجعی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا غزوہ تبوک میں آپ ایک چمڑے کی خیمہ میں تھے میں نے
سلام کیا آپ نے جواب دیا اور فرمایا اندر آ میں نے کہا کیا بالکل اندر چلا آؤں آپ نے فرمایا بالکل تو میں اندر گیا عثمان بن
ابی العاتکہ نے کہا عوف نے یہ سو سطر لوچھا کہ وہ خیمہ چھوٹا تھا عن انس قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا ذا
الاذنین ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اون کے اے دو کان والے یہ آپ نے مزاح کے طور پر فرمایا
ہر آدمی کے دو کان ہوتے ہیں **باب** من یاخذ الشیء من مزاح جو کوئی ہنسی سو کسی کی چیز لیوے تو کیا عن
عبد اللہ بن السائب بن یزید عن ابیہ عن جدہ انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یاخذن احدکم
متاع لعبۃ لاعبا ولا جادا وقال سلیمان لعبا ولا جدا ومن اخذ عصا اخیہ فلیردھا ترجمہ عبد اللہ بن السائب
بن یزید سے روایت ہے اوس نے سنا اپنے باپ سے اوس نے اوسکے دادا سے اوسنے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا کوئی شخص
تم میں سے اپنے بھائی کی چیز نہ لیوے نہ سچ طور سے نہ ہنسی سے اور جو کوئی اپنی بھائی کی لکڑی لی تو اوسکو پھیر دیوے (یعنی مانگ کر لیوے تو کھ
نہ لی کام ہوگیا پر دیدی) عن عبد الرحمن بن ابی لیلی قال حدثنا اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم انہم کانوا
یسیرون مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فنام رجل منہم فانطلق بعضہم الی حبل معہ فاخذہ ففزع فقال
النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل لمسلم ان یروع مسلما ترجمہ عبد الرحمن بن ابی لیلی سے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے صحابہ نے وہ ساتھ تھے سفر میں رسول اللہ صلعم کے تو اون میں سے ایک شخص سو گیا بعضوں نے اوسکی پاس ایک رسی تھی وہ لی
تو وہ ڈر گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کو درست نہیں ہے مسلمان کو ڈرانا **باب** فی التشدق فی الکلام
ترجمہ باتیں کرنیکا بیان عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یبغض البلیغ من الرجال الذی
یتخلل بلسانہ تخلل البقرۃ بلسانہا ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ دشمنی رکھتا ہے بہت
ترپڑ باتیں کرنیوالی سے جو اپنی زبان کو اسطرح پھیرتا ہے جیسی گائی چیر چیر کرتی ہے گھاس کھانے میں یعنی بے سوچے سمجھے جو جی میں آتے
بکی جاتا ہے عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تعلم صرف الکلام لیسبی بہ قلوب الرجال او
الناس لم یقبل اللہ منہ یوم القیامۃ صرفا ولا عدلا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی
شخص علم گفتگو سیکھے لوگوں کے دل پھیرنے کے لیے (حق بات سے) تو اللہ قیامت کے روز اوسکا نفل اور فرض کچھ قبول نہ کریگا
عن عبد اللہ بن عمر انہ قال قدم رجلان

من الشعر قطعا فيعجب الناس بعينه بيانها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان من البيان لسحرا وان بعض البيان لسحر ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے دو شخص پورب کیطرف سے آئے انہون نے خطبہ پڑہا لوگون کو تعجب ہوا اونکی بیان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض بیان سحر ہوتا ہے فقہ یعنے سحر کی طرح تاثیر کرتا ہے دلون مین اور سما جاتا ہے آدم سید حلی نے مرقاۃ الصعود مین لکھا کہ کہا ابو عبید بکری اندلسی نے شرح ہشام کی ابو عبید قاسم بن سلام مین کہ لوگ اس حدیث کو زبان کی تعریف مین لایا کرتے ہین حالانکہ وہ اسکے برخلاف ہین امام مالک نے موطا مین اسکو ذکر کیا ہے باب ما یکرہ من الکلام مین اور محمول کیا ہے اس حدیث کو اوس کلام کی برائی پر نہ خوبی پر جو سحر کے مثل ہو اور یہی صحیح ہے اس حدیث کی تاویل مین انتہی عن ابی ظبیان عمرو بن العاص قال یوما وقام رجل فاکثر القول فقال عمرو لو قصد فی قولہ کان خیرا لہ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لقد رایت او لمرت ان ابتحن فی القول فان الجواد خیر ترجمہ ابو ظبیہ سے روایت ہے عمرو بن العاص نے ایک شخص کو کہا جس نے بہت بیان کیا تہا اگر متوسط بیان کرتا (نہ بہت کم نہ بہت زیادہ) تو بہتر ہوتا اوسکی لیے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے مجھے حکم ہوا یا مجھے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بیچ کا طریقہ اختیار کرون بات کرنے مین یعنے نہ یہ بات کہ جاون نہ بالکل خاموش رہون بلکہ ضرورت کیوقت باتین کرون اور بے ضرورت خاموش رہون کیونکہ بیچ کی حال بہتر ہے (سب کاموں مین) باب ما جاء فی الشعر شعر کا بیان عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لان یمتلی جوف احدکم قیحا خیر لہ من ان یمتلی شعرا ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم مین سے کسی کا پیٹ پیپ سے بہر جاوے تو وہ اس سے بہتر ہے کہ اوسکا پیٹ شعرون سے بہر جاوے ف ابو علی نے کہا مجھے ابو عبید سے پہونچا انہون نے کہا مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ اوسکا پیٹ شعرون سے ایسا بہر جاوے کہ وہ قرآن اور ذکر الٰہی سے محروم رہے جب قرآن یا علم دین زیادہ ہو اور شعر کم ہون تو شعرون سے پیٹ کے بہرا نہ کہینگے اور ان من البیان لسحرا کا یہ مطلب ہے کہ جس شخص کا بیان اس درجے کو پہونچے کہ جب وہ کسی کی تعریف کرے تو ایسے مبالغہ اور خوش بیانی سے کرے کہ لوگون کے دل اوسطرف مائل ہوجاوین پھر جب اوسی کی برائی کرے تو اسطرح سے بیان کرے کہ لوگون کے دل برائی کیطرف آجاوین تو گویا اوس نے سحر کیا سننے والون پر ایسا بیان کرکے عن ابی بن کعب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان من الشعر حکمۃ ترجمہ ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض شعر حکمت ہوتی ہے یعنے اوس سے فائدہ ہوتا ہے سننے والی کو مراد وہ شعرین ہین جنکا مضمون عمدہ ہو اور اون مین نصیحت ہو لوگون کو ایسے شعرین پڑہنا یا کہنا برا نہین ہے عن ابن عباس قال جاء اعرابی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجعل یتکلم بکلام فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من البیان سحرا وان من الشعر حکما ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ایک اعرابی (دیہاتی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور باتین کرنے لگا نہایت بلاغت اور فصاحت سے تو رسول اللہ صلی اللہ

صلیہ وسلم نے فرمایا بعض بیان سحر ہوتا ہے اور بعض شعر حکمت ہوتی ہے ۔ عن بریدۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
ان من البیان سحرا وان من العلم جھلا وان من الشعر حکما وان من القول عیلا ۔ ترجمہ یہ روایت ہے بریدہ سے کہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے بعض بیان سحر ہوتا ہے اور بعض علم جہل ہوتا ہے اور بعض شعر حکمت ہوتی ہے اور بعض بات بوجھ ہوتی ہے ۔ صفحہ ۱۰۰
کہا سچ کہا رسول اللہ صلعم نے جو کہا بعض بیان سحر ہوتا ہے اور اسکی مثال یہ ہے ایک شخص پر کسی کا روپیہ آتا ہو وہ زبان میں تیز ہو اور
قرضخواہ سے اور ایسی باتیں بنا دے لوگوں کے سامنے کہ دوسری کا روپیہ ڈبا دے اور یہ جو کہا کہ بعض علم جہل ہوتا ہے
یہ ہے کہ عالم ایسی باتوں میں اپنے علم کو لیجاوے جنکو وہ نہیں جانتا تو جاہل سمجھا جاویگا جیسے آیات صفات یا متشابہات
کی حقیقت میں غور کرے اور اسکو حاصل کرنا چاہیے اور یہ جو کہا بعض شعر حکمت ہے تو وہ یہی نصیحتوں کی اور مسئلوں کی شعر بندی
جن سے لوگوں کو پند ہوتی ہے اور یہ جو کہا بعض بات بوجھ ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ تو اپنا کلام اس شخص کے پیش کرے جو اسکا خواہاں ہو جو اسکے
لائق نہ ہو ورنہ اوسپر بوجھ ہوگا جیسے ایک جاہل سے علم کی دقیق باتیں بیان کرو ۔ عن سعید قال مر عمر بحسان وھو ینشد
فی المسجد فلحظ الیہ فقال کنت انشد وفیہ من ھو خیر منک ۔ ترجمہ یہ روایت ہے سعید سے کہ حضرت عمر حسان بن ثابت
پر گزرے اور وہ مسجد میں شعر پڑھ رہے تھے تو حضرت عمر نے دیکھا اون کیطرف حسان نے کہا میں تو مسجد میں اوسوقت شعر پڑھتا
تھا جب اوس میں تم سے بہتر شخص موجود تھے (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) ۔ عن ابی ھریرۃ استاذن حسان بن ثابت
برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاجازہ ۔ ترجمہ ابوہریرہ سے ایسا ہی روی ہے کہ حضرت عمر نے کہا کہ میں حسان کو
منع کرتا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے اسکو اجازت دی اور کہا عن عائشۃ انھا کانت عند
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضع لحسان منبرا فی المسجد فیقوم علیہ یھجو من قال فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان روح القدس مع حسان ما ناضح عن رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ۔ ترجمہ ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسان کے لیے مسجد میں ایک منبر بچھاتے تھے وہ اسپر
کھڑے ہو کر ہجو (برائی) کرتے اون لوگوں کی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا روح القدس حضرت جبرئیل علیہ السلام حسان کے ساتھ ہیں جبتک تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے (یعنی مجھ
کرین کفار اور مشرکین کی) ۔ عن ابن عباس قال والشعراء یتبعھم الغاوون فنفض من ذلک ویستثنی وقال الا
الذین امنوا وعملوا الصالحات وذکروا اللہ کثیرا ۔ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے یہ جو اللہ نے فرمایا والشعراء یتبعھم الغاوون
یعنی شاعروں کی پیروی وہ کرتے ہیں جو گمراہ ہیں پس جو گمراہ ہیں پس جو لوگ خبکو اللہ نے بیان کیا الا الذین امنوا وعملوا
الصالحات وذکروا اللہ کثیرا اگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک کام کیے اور اللہ کو بہت یاد کیا ۔ باب ما جاء فی الرؤیا
خواب کا بیان ۔ عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا انصرف من صلوۃ الغداۃ یقول ھل رای
احد منکم اللیلۃ رؤیا ویقول انہ لیس یبقی بعدی من النبوۃ الا الرؤیا الصالحۃ ۔ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھ چکتے تو فرماتے کیا تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے اس بات کو اور فرماتی تھے میری بعد نبوت کا کوئی حصہ باقی نہ رہے گا سوا نیک خواب کے ف یعنی نبوت ختم ہوگئی میرے اوپر اب میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا نہ نبوت کے حصے باقی رہیں گے صرف ایک حصہ رہ جاوے گا یعنی بہتر اور عمدہ خواب جسکو مسلمان نیکبخت حالت صحت اور اعتدال میں دیکھے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سچا خواب بھی نبوت کے لوازم میں سے ہے انبیا کی خواب صحیح اور سچی ہوتے ہیں دوسری حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حال نبوت کے قریب یہ تھا کہ جو کچھ خواب میں دیکھتے وہ سچا اور صحیح نکلتا اور اوسکی تعبیر صبح کی روشنی کیطرح ظاہر ہو جاتی کلام اللہ میں حضرت یوسف کا خواب مذکور ہے انہوں نے دیکھا کہ چاند اور سورج اور گیارہ تارے انکو سجدہ کرتے ہیں پھر یہ خواب اپنے باپ حضرت یعقوب سے بیان کیا اور اوسکی تعبیر ظاہر ہوئی کہ اونکے ماں باپ اور بھائیوں نے اونکو سجدہ کیا یہ بھی کلام اللہ میں ہے کہ حضرت یوسف نے قید خانے میں دو قیدیوں کے خواب کی تعبیر بیان کی اور عزیز مصر کی خواب کی تعبیر کہی اور سب سچے نکلیں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خواب میں دیکھا اللہ کے حکم سے وہ اپنے بیٹے کو ذبح کرتے ہیں پھر جاگ کر اس حکم کو پورا کیا بہرحال قرآن کی بہت آیتوں سے اور صحیح صحیح حدیثوں سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ خواب سچی اور صحیح بھی ہوتی ہیں پس بالکل خواب کی صحیت کا انکار کرنا اور اوسکو وہم و خیال سمجھنا کفر اور الحاد ہے ہاں اس میں بھی شک نہیں کہ بعضے خواب حالت مرض میں یا بعضے میں عوارض سے ہوتے ہیں جو قابل اعتبار کے نہیں ہیں عن عبادۃ بن الصامت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال رؤیا المؤمن جزء من ستۃ واربعین جزءا من النبوۃ ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کا خواب ایک ٹکڑا ہے نبوت کے چھیالیس ٹکڑوں میں سے ف یعنی نبوت کے چھیالیس باتوں میں سے اون میں سے ایک بات یہ بھی ہے خواب کا صحیح اور سچا ہونا بعضوں نے اس حدیث کے یہ معنے کہے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر چھ مہینے تک خواب میں وحی آتی رہی پھر جاگتے میں تیئیس برس تک آئی تو خواب کی نبوت چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہوئی واللہ اعلم عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اقترب الزمان لم تکد رؤیا المسلم ان تکذب واصدقھم رؤیا اصدقھم حدیثا والرؤیا ثلث فالرؤیا الصالحۃ بشری من اللہ والرؤیا تحزین من الشیطان ورؤیا مما یحدث بہ الرجل نفسہ فاذا رای احدکم ما یکرہ فلیقم فلیصل ولا یحدث بھا الناس قال واحب القید واکرہ الغل والقید ثبات فی الدین ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب زمانہ نزدیک ہو جاویگا ف یعنی قیامت کے قریب ابوداؤد نے کہا میرا دیہ ہے جب دن رات برابر ہوں یعنی فصل ربیع جو اعتدال کا زمانہ ہوتا ہے تو مسلمان کا خواب جھوٹ نہ ہوگا اور سب سے زیادہ اوسی کا خواب سچا ہوگا جسکی بات سب سے زیادہ سچی ہوگی خواب تین طرح کی ہیں ایک تو عمدہ اور بہتر خواب وہ تو خوشخبری ہے اللہ کیطرف سے دوسری تکلیف اور رنج شیطان کیطرف سے تیسری اپنے دل کے خیالات ہر جب کوئی تم میں سے خواب میں کوئی بات دیکھے تو کھڑا ہو کر نماز پڑھے اور وہ خواب کسی سے بیان نہ کرے اپنے فرمایا میں خواب میں گلے میں طوق دیکھنا پسند کرتا ہوں

مین کہا تو بشارت ہو اون کے لیے کہ وہ زندگی مین ہی دیکھینگے بعضون نے کہا نہین یہ حدیث اپنے معنی ظاہر سے
قبول ہو اور جو آپ کو سوتے مین دیکھیگا وہ بیداری مین ہی دیکھیگا ظاہر آنکھ سے یا دل کی آنکھ سے ابن ابی جمرہ نے
ابن عباس سے نقل کیا اونہون نے خواب مین آپ کو دیکھا پھر جاگکر سوچ مین رہے کہ اب جاگتے مین کس طرح دیکھونگا تو کیا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بی بی پاس اونہون نے وہ آئینہ نکالکر دیا جس مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھا
کرتے تھے پھر ابن عباس نے اوس مین دیکھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت مبارک دکھلائی دی اور اپنی صورت نہ
دکھلائی دی اور ایک جماعت صالحین سے منقول ہو کہ اونہون نے آپکو خواب مین دیکھا پھر عالم بیداری مین دیکھا اور آپ
سے مسائل دریافت کیے۔ یہ خلاصہ ہو اوس تقریر کا جسکو شیخ جلال الدین سیوطی نے مرقاۃ الصعود مین لکھا اسکے بعد شیخ رحمۃ اللہ

عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من صور صورۃ عذبہ اللہ بہا یوم القیمۃ حتی ینفخ فیہا
ولیس بنافخ ومن تعلم کلمۃ ان یعقد شعیرۃ ومن استمع الی حدیث قوم یفرون منہ صب فی اذنہ الانک یوم
القیمۃ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مورت بنادی اوسپر اللہ عذاب کریگا قیامت کے روز
جبتک وہ اوسمین جان نہ ڈالے اور وہ جان ڈال نہ سکیگا اور جو شخص جھوٹ خواب بیان کرے اوسکو قیامت مین حکم ہوگا کہ بال کے دونو
کنارون مین گرہ دیوے (یا وہ دو مین گرہ دیگا اور وہ گرہ نہ دیسکیگا مطلب یہ ہے کہ بہت مدت تک عذاب ہوگا) اور جو شخص اوران
لوگون کی باتین سنے جو اسکو سنانا نہین چاہتے تو اوسکے کان مین قیامت کے روز سیسہ گلاکر ڈالا جاویگا (اللہ کی پناہ اس عذاب سے)

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال رایت اللیلۃ کانا فی دار عقبۃ بن رافع واتینا
برطب من رطب ابن طاب فاولت ان الرفعۃ لنا فی الدنیا والعاقبۃ فی الاخرۃ وان دیننا قد طاب ترجمہ
انس بن مالک سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا مین نے رات کو دیکھا جیسے ہم عقبہ بن رافع کے گھر مین ہین اور
ہمارے پاس تر کھجورین لائی گئین ابن طاب کی (ایک قسم ہو کھجور کی اوسکا نام ابن طاب ہے) تو مین نے یہ تعبیر دی کہ بلندی
ہمارے واسطے ہے دنیا مین (یہ آپ نے رافع کی لفظ سے نکالا) اور عاقبت بھی ہمارے لیے ہے آخرت مین (یہ عقبہ کے لفظ
سے نکالا) اور دین ہمارا عمدہ اور اچھا ہو گیا (یہ ابن طاب سے نکالا کیونکہ طاب کے معنے پاک اور صاف اور عمدہ ہوا)

باب ما جاء فی التثاوب بجائی کا بیان عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا
تثاوب احدکم فلیمسک علی فیہ فان الشیطان یدخل ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جب کوئی شخص تم مین سے جمائی لیوے تو اپنا منہ بند کرلے اس لیے کہ شیطان گھس جاتا ہو دوسری روایت مین ہے
فی الصلوۃ فلیکظم ما استطاع جب نماز مین جمائی آوے تو جہانتک ہو سکے منہ بند کرے عن
ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یحب العطاس ویکرہ التثاؤب فاذا
تثاوب احدکم فلیرد ما استطاع ولا یقل ھاہ ھاہ فانما ذلک من الشیطان یضحک منہ

ابوہریرہؓ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ دوست رکھتا ہی چھینک کو (کیونکہ چھینک جب
آتی ہی کہ بدن ہلکا ہو مسامات کھلی ہون اور پیٹ خالی ہو اور وہ علامت ہی صحت کی) اور برا جانتا ہی جمائی کو (کیونکہ وہ
جب آتی ہے کہ پیٹ بھرا ہو سستی چھا رہی ہو اور علامت ہی مرض کی) پھر جب کوئی شخص تم مین سے جمائی لیوے
تو جہانتک ہو سکے اوسکو روکے یہ نہین کہ ہا ہا کرنے لگے (آواز سے جیسے بعض لوگون کی عادت ہوتی ہی) اسلیے کہ
یہ شیطان کیطرف سے ہی وہ خوش ہوتا ہی یا ہنستا ہے (آدمی کی یہ حالت دیکھکر کہ اوسکی صورت ہی بگڑ گئی ہی)
بھی سست ہو گیا اب عبادت مین کوتاہی کرے گا ف چون کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر شیطان کو
تسلط نہ تھا اس لیے آپ کو جمائی نہین آتی تھی ابن ابی شیبہ نے مصنف مین اور بخاری نے تاریخ مین
مرسلا یزید بن الاصم سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی جمائی نہین لی اور خطابی
نے اخراج کیا مسلمہ بن عبد الملک بن مروان کی طریق سے کہ کسی نبی نے جمائی نہین لی اور مسلم نے بعض صحابہ سے یہ کہا ہے
تو یہ حدیث موقوف ہی (مرقاۃ الصعود)

باب فی العطاس چھینک کا بیان عن ابی ھریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اذا عطس وضع یدہ او ثوبہ علی فیہ وخفض او غض بھا صوتہ شک راوی ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جب چھینکتے تو اپنا ہاتھ یا کپڑا منہ پر رکھ لیتے (تاکہ کوئی چیز منہ یا ناک سے اوڑکر دوسرے پر نہ پڑے اور گردن پھیر لیتے
گردن اوسی طرح رہ جاتی) اور آہستہ آواز سے چھینکتے عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس تجب للمسلم
علی اخیہ رد السلام وتشمیت العاطس واجابۃ الدعوۃ وعیادۃ المریض واتباع الجنازۃ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ چیزین واجب ہین ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کے لیے ایک تو سلام کا جواب دینا
دوسری چھینک کا جواب دینا تیسری دعوت قبول کرنا چوتھی بیمار کو جاکر دیکھنا پانچوین اوسکی جنازہ مین شریک ہونا

باب کیف تشمیت العاطس چھینکنے والی کا جواب کیونکر دیوے عن ھلال بن یساف قال کنا مع سالم بن عبید فعطس رجل من القوم فقال السلام علیکم فقال سالم وعلیک وعلی امک ثم قال یعد لعاطس وجد ثم قلت لہ قال لو ددت انک لم تذکر امی بخیر فما بشر قال انما قلت لک کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
انا بینا نحن عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ عطس رجل من القوم فقال السلام علیکم فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیک وعلی امک ثم قال اذا عطس احدکم فلیحمد اللہ قال فذکر
بعض الحامد ولیقل الرجل من عندہ یرحمک اللہ ولیرد یعنی علیہم یغفر اللہ لنا ولکم ترجمہ ہلال بن یساف سے روایت ہی
ہم سالم بن عبید کے ساتھ تھے تو ایک شخص نے چھینکا اور کہا السلام علیکم سالم نے کہا وعلیک وعلی امک ہے یعنی سلام ہو تجھپر اور تیری ماں
پھر تھوڑی دیر کے بعد کہا شاید تجھکو ناگوار ہوا ہو میرا کہنا وہ بولا میں تو یہ چاہتا تھا کہ میری ماں کا ذکر نہ کرتی نیکی کے ساتھ جیسے
ساتھ سالم نے کہا میں نے تجھسے وہی کہا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ایک روز ہم آپ پاس تھے آپ نے فرمایا کہ تم مین سے کوئی جب

ایک شخص نے چھینکا تو کہا السلام علیکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وعلیک وعلی ابیک پھر فرمایا جب کوئی تم میں سے چھینکے تو الحمد کی تعریت کرے یعنی الحمد للہ علی کل حال یا الحمد للہ رب العلمین یا صرف الحمد للہ کہو اس نعمت کے شکریہ میں کہ اوسکا دماغ صاف ہوا اور حواس درست ہوگئی پھر بیان کیا بعض تعریفوں کو اور جو شخص اوسکے پاس بیٹھا ہو وہ یرحمک اللہ کہے پھر چھینکنے والا اوسکا جواب دیوے یغفر اللہ لنا ولکم (یا) یہدیکم اللہ ویصلح بالکم (کہہ کر) عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا عطس احدکم فلیقل الحمد للہ علی کل حال ولیقل اخوہ او صاحبہ یرحمک اللہ فاذا قال لہ یرحمک اللہ فلیقل یہدیکم اللہ ویصلح بالکم ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص چھینکے تم میں سے تو الحمد للہ علی کل حال کہو اور اوسکا بھائی یا ساتھی یرحمک اللہ کہو اور پھر وہ کہے یہدیکم اللہ ویصلح بالکم باب کم یشمت العاطس چھینک کا جواب کتنی بار دینا چاہیے عن ابی ھریرۃ قال شمت رجل عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یرحمک اللہ ثم شمتہ الثانیۃ فقال ھذا رجل مزکوم ترجمہ ابوہریرہ نے کہا ایک بھائی کو تین بار تک چھینک کا جواب دی پھر اس سے زیادہ چھینکے تو وہ زکام ہے جواب دینا ضروری نہیں ہے عن عبید بن رفاعۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال تشمت العاطس ثلثا فان شئت ان تشمتہ فشمتہ وان شئت فکف ترجمہ عبید بن رفاعہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھینکنے والے کو جواب دی تین بار تک پھر اگر تیرا جی چاہے تو جواب دی چاہے نہ دے عن سلمۃ بن الاکوع ان رجلا عطس عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال الیرحمک اللہ ثم عطس فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الرجل مزکوم ترجمہ سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے ایک شخص نے چھینکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپ نے یرحمک اللہ کہا پھر وہ چھینکا تو آپ نے فرمایا اسے زکام ہوگیا ہے ف اختلاف کیا ہے علما نے کہ کتنی بار چھینکنے کے بعد یہ کہنا چاہیے تجھکو زکام ہوگیا ہے دوسری بار یا تیسری بار یا چوتھی بار لیکن صحیح تیسری بار ہے (مرقاۃ الصعود) باب کیف تشمیت الذمی کافر ذمی کو چھینک کا جواب کیونکر دیوے عن ابی بردۃ عن ابیہ قال کانت الیہود تعاطس عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجاء ان یقول لھا یرحمکم اللہ فکان یقول یہدیکم اللہ ویصلح بالکم ترجمہ ابوبردہ نے اپنے باپ سے سنا کہ یہود چھینکا کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس امید سے کہ آپ یرحمکم اللہ کہیں لیکن آپ کہتے تھے یہدیکم اللہ ویصلح بالکم یعنی ہدایت کرے تم کو اللہ اور درست کرے دل تمہارے (باب) فیمن یعطس ولا یحمد اللہ جو شخص چھینکے اور اللہ کی تعریف نہ کرے عن انس قال عطس رجلان عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فشمت احدھما وترک الاخر فقال فقیل یا رسول اللہ رجلان عطسا فشمت احدھما قال ھذا حمد اللہ وان ھذا لم یحمد اللہ ترجمہ انس سے روایت ہے دو شخصوں نے چھینکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپ نے ایک کو جواب دیا (یرحمک اللہ کہا) اور دوسرے کو جواب نہ دیا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے ایک کو جواب دیا اور دوسری کو نہیں دیا آپ نے فرمایا اوس نے تو الحمد للہ کہا تھا (پس میں نے) اوسکو جواب دیا اور اوس نے نہیں کہا (پس) اسکو

جواب یہی نیا ضرور نہین) باب فی الرجل ینقلب علی بطنہ اوندھا اپنے پیٹ پر لیٹنا کیسا ہے عمر بن شیبہ بن
خطفہ بن قیس الغفاری قال کان ابی من اصحاب الصفۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انطلقوا
بنا الی بیت عائشۃ فانطلقنا فقال یا عائشۃ اطعمینا فجاءت بحیسۃ فاکلنا ثم قال یا عائشۃ اطعمینا
فجاءت بحیسۃ مثل القطاۃ فاکلنا ثم قال یا عائشۃ اسقینا فجاءت بقدح من اللبن فشربنا ثم قال
یا عائشۃ اسقینا فجاءت بقدح صغیر شربنا ثم قال ان شئتم نمتم وان شئتم انطلقتم الی المسجد
قال فبینما انا مضطجع فی المسجل من السحر علی بطنی اذا رجل یحرکنی برجلہ فقال ان ھذہ ضجعۃ
یبغضھا اللہ تعالی قال فنظرت فاذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ یعیش بن طخفہ سے روایت
ہی میرا باپ اصحاب صفہ مین سے تہا (یعنے اون لوگون مین سے جو مسجد نبوی کے سائبان مین رہا کرتے تہے کوئی اونکا گہر
نہ تہا رات دن مسجد مین پڑے رہتے اگر کوئی کہلا دیتا تو کہا لیتے نہین تو اسکی بابت مین یہ رہتے) ایکبار رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے ساتہہ چلو عائشہ کے گہر مین تو ہم گئے آپنے فرمایا اے عائشہ ہم کو کہانا کہلاؤ تو لیکر کہانا
ہم نے کہا ئی پہر آپنے فرمایا اے عائشہ ہم کو کہانا کہلاؤ حیس (ایک کہانا ہی عرب کا جس مین کہجور اور ستو دونون ہوتا ہی)
لیکر آئین چڑہایا برابر (یعنے تہوڑا سا) ہم نے اوسکو کہایا پہر آپنے فرمایا اے عائشہ ہم کو پلاؤ تو ایک بڑا پیالہ دودہ کا لیکر آئین
ہم نے پیا پہر آپنے فرمایا اے عائشہ ہم کو پلاؤ تو ایک چہوٹا پیالہ لائین ہم نے پیا پہر آپنے ہم لوگون سے کہا تمہارا جی چاہے تو
تمہین تم مسجد مین چلو میرے باپ نے کہا مین صبح کے قریب مسجد مین لیٹا ہوا تہا اپنے پیٹ پر (یعنے پشت اوپر کی اور پیٹ نیچے زمین
اوندہا لیٹا تہا) یکایک ایک شخص اپنے پاؤن سے مجہے ہلانے لگا اور کہنے لگا اسطرح لیٹنے سے اللہ ناراض ہوتا ہی وہ ہاتہ دریافت
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین باب فی القوم علی السطح لیس علیہ جدار یا جی جو شخص ایسے چھت پر سوے
جسپر کوئی آڑ نہ ہو (یعنے نہ دیوار ہو نہ لکڑی لگی ہو کہ اگر سوتی مین گر پڑیگا تو اوس سے رکجاویگا) عمر علی بن شیبان قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بات علی ظہر بیت لیس علیہ جدار فقد برئت منہ الذمۃ ترجمہ علی بن شیبان سے
سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سوے ایسی چھت پر جسپر روک نہ ہو تو اوس سے ذمہ اللہ کا بیزار (یعنے
اوسکی حفاظت کا ذمہ نہین وہ تو آپنے گرنے کا سامان کیا ہی جیسے کوئی کنوے کے کنارے سوے) باب فی الوضوء عند النوم
باوضو سونے کی فضیلت عمر معاذ بن جبل عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من مسلم یبیت علی ذکر طاھرا فتعار من اللیل
فیسال اللہ خیرا من الدنیا والاخرۃ الا اعطاہ ایاہ ترجمہ معاذ بن جبل سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو
مسلمان اللہ کی یاد کرکے باوضو سوے پہر رات کو جو اٹھکر اللہ سے مانگے خوبی دنیا کی یا آخرت کی تو اللہ اسکو عنایت کریگا
عمر عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قام من اللیل فقضی حاجتہ وغسل وجہہ ویدیہ ثم نام یعنی بالا ترجمہ ابن عباس سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اٹہے اور حاجت اوکی (یعنے پیشاب کیا) پہر منہ دہویا اور سونے کا وضو کیا (یعنے پاکیزگی حاصل کی) پہر سوے

النبی صلی اللہ علیہ وسلم تحت ما یوضع الانسان فی قبرہ وکان المسجد عند راسہ ترجمہ ام سلمہؓ کے
کسی عزیز سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بچھونا وسطر جسے بچھایا جیسی آدمی قبر میں لٹایا جاتا ہے اور مسجد آپ
کے سر ہانے ہوتی **باب ما یقول عند النوم سوتے وقت کیا دعا پڑھے** عن حفصۃ زوج النبی صلی اللہ
علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اراد ان یرقد وضع یدہ الیمنی تحت خدہ
ثم یقول اللھم قنی عذابک یوم تبعث عبادک ثلث مرات ترجمہ ام المومنین حفصہؓ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سونیکا ارادہ کرتے تو اپنا داہنا ہاتھ اپنے گال کے تلے رکھ لیتے اور فرماتے ۔ اللھم قنی عذابک یوم
تبعث عبادک تین بار ترجمہ یا اللہ بچا تو مجھ کو اپنے عذاب سے جس دن اوٹھاویگا تو اپنے بندوں کو **عن البراء بن**
عازب قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتیت مضجعک فتوضأ وضوئک للصلوٰۃ ثم
اضطجع علی شقک الایمن وقل اللھم اسلمت وجھی الیک وفوضت امری الیک والجاءت ظھری الیک
رھبۃ ورغبۃ الیک لا ملجا ولا منجا منک الا الیک امنت بکتابک الذی انزلت وبنبیک الذی
ارسلت قال فان مت مت علی الفطرۃ واجعلھن اٰخر ما تقول قال البراء فقلت استذکرھن فقلت
وبرسولک الذی ارسلت قال لا وبنبیک الذی ارسلت ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے مجھسے فرمایا جب تو سونے لگے تو نماز کی طرح وضو کر جیسے نماز کیلئے کرتا ہے پھر داہنی کروٹ پر لیٹ اور کہہ اللھم اسلمت وجہی الخ یعنی
میں نے اپنے تئین تیرا تابعدار کر دیا اور سب کام اپنے تجھے سونپ دیئے اور میں نے بھروسا کیا تیری ذات پر تیری عذاب سے ڈر کر
اور تیری ثواب کی خواہش کر کے تجھسے بھاگ کر جانے کی کہیں جگہ نہیں مگر تیری ہی پس میں ایمان لایا تیری کتاب پر جو تو نے
اوتاری اور تیرے نبی پر جسکو تو نے بھیجا آپ نے فرمایا پھر اگر تو مر جاویگا تو مریگا دین اسلام پر اور سب سے اخیر میں یہ دعا پڑھ براء
کہا میں نے انکو یاد کیے لیتا ہوں تو میری زبان سے نکلا و برسولک الذی ارسلت آپ نے فرمایا نہیں وبنبیک الذی ارسلت
(اس سے معلوم ہوا کہ ادعیہ ماثورہ میں الفاظ کا بدلنا بہتر نہیں جو لفظ آپ نے ارشاد فرمایا اوسی کو پڑھنا چاہیے) دوسری
روایت میں ہے اذا اویت الی فراشک طاھرا فتوسد یمینک یعنی جب تو جاوے اپنے بچھونے پر باوضو تکیہ کر داہنی
کلائی کا **عن حذیفۃ** قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا نام قال اللھم باسمک احیی واموت واذا استیقظ
قال الحمد للہ الذی احیانا بعد ما اماتنا والیہ النشور ترجمہ حذیفہؓ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے لگتے تو فرماتے یا اللہ میں تیرے ہی نام پر جیتا ہوں اور مرتا ہوں (یعنی جاگتا ہوں اور سوتا ہوں) اور
اور جب جاگتے تو فرماتے شکر ہے اوس اللہ کا جس نے ہم کو جلایا مارکر اور اوسی کیطرف پھر جانا ہے **عن ابی جحیفۃ**
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اوی احدکم الی فراشہ فلینفض فراشہ بداخلۃ ازارہ فانہ
لا یدری ما خلفہ علیہ ثم لیضطجع علی شقہ الایمن ثم لیقل باسمک ربی وضعت جنبی وبک ارفعہ

ن امسکت نفسی فارحمها وان ارسلتها فاحفظها بما تحفظ به الصالحین ترجمہ ابوہریرہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے بچھونے پر جاوے تو اوسکو چاہئے کہ اپنے تہبند
کے کونے سے (شاید کوئی کیڑا وغیرہ ہو) کیونکہ وہ نہیں جانتا اوسکے جگہ پر کون آگیا ہے پھر (اپنی کروٹ پر لیٹے اور
کہے۔ باسمک ربی + اخیر تک یعنی تیرے نام پر اے پروردگار میں اپنی کروٹ رکھتا ہوں (زمین پر) اور تیرے نام پر اوٹھاؤں
گا اگر تو میری جان کو روک رکھے تو اوسپر رحم کر اور جو چھوڑ دی تو اوسکی حفاظت کر جس سے تو اپنے نیک بندوں کی
حفاظت کرتا ہے عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یقول اذا اوی الی فراشہ
اللھم رب السموٰت ورب الارض ورب کل شیء فالق الحب والنوی ومنزل التوراۃ والانجیل والقرآن
اعوذ بک من شر کل ذی شر انت اٰخذ بناصیتہ انت الاول فلیس قبلک شیء وانت الاٰخر فلیس
بعدک شیء وانت الظاھر فلیس فوقک شیء وانت الباطن فلیس دونک شیء + زاد وھب فی
حدیثہ + اقض عنی الدین واغننی عن الفقر ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب
اپنے بچھونے پر جاتے (سونیکو) تو فرماتے + اللھم رب السموٰت اخیر تک یعنی یا اللہ مالک آسمانوں اور زمین کے اور پالنے
والے ہر چیز کے چیر نیوالے دانہ اور گٹھلی کے اتارنیوالے توراۃ اور انجیل اور قرآن کے پناہ مانگتا ہوں تیں فساد سے
ہر فسادی کی جو تیرے قبضہ میں ہے تو سب سے پہلے ہی تیرے پہلے کچھ نہ تھا اور تو سب کے بعد رہیگا تیرے بعد کچھ نہیں
تو کھلا ہے تجھسے زیادہ کھلا کوئی نہیں تو چھپا ہے تجھسے زیادہ چھپا کوئی نہیں ادا کردے تو قرض میرا اور مالدار کردے مجھے
محتاجی سے عن علی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یقول عند منامہ + اللھم انی اعوذ
بوجھک الکریم وکلماتک التامۃ من شر ما انت اٰخذ بناصیتہ اللھم انت تکشف المغرم
والماثم اللھم لا یھزم جندک ولا یخلف وعدک ولا ینفع ذا الجد منک الجد سبحانک وبحمدک
ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوتے وقت یہ دعا پڑھتے تھے۔ اللھم انی اعوذ بک اخیر تک یعنی اے
اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری منہ کی جو بزرگی والا ہے اور تیری پوری کلموں کی اوس چیز کی برائی سے جو تیری قبضہ میں ہے
اے اللہ تو ہی ادا کرتا ہے قرض کو اور معاف کرتا ہے گناہ کو اے پروردگار تیری لشکر کو شکست نہ ہوگی اور تیرا وعدہ خلاف
نہ ہوگا اور کسی تونگر کی تونگری تیرے سامنے کام نہ آویگی پاک ہے تو اور تیری تعریف کرتا ہوں عن انس ان النبی صلی
اللہ علیہ وسلم کان اذا اوی الی فراشہ قال الحمد للہ الذی اطعمنا وسقانا وکفانا وآوانا فکم ممن
لا کافی لہ ولا مؤوی ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بچھونے پر جاتے تو فرماتے شکر ہے
اوس اللہ کا جسنے ہم کو کھلایا اور پلایا اور بچایا ہر آفت سے اور ٹھکانے لگایا کتنے بندے ایسے ہیں جنکا کوئی بچانیوالا نہیں ہے نہ جگہ
دینے والا ف یعنی اللہ جل جلالہ نے اونکو چھوڑ دیا ہے اونکے اوپر جیسی فرمایا ان الکافرین لا مولی لھم یعنے کافروں کا کوئی

مولی نہین حالانکہ اسد سب کا مولے ہی مگر وہ بھول گئے اور سکو عن ابی الازہر انصاری ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کان اذا اخذ مضجعہ من اللیل قال بسم اللہ وضعت جنبی اللھم اغفر لی ذنبی واخسا
شیطانی وفک رھانی واجعلنی فی الندی الاعلی ترجمہ ابوالازہر انصاری سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جب سونیکی جگہہ پر جاتے رات کو تو فرماتے بسم اللہ وضعت اخیر تک یعنی اللہ
کے نام پر مین نے اپنی کروٹ رکھی یا اللہ بخشدے میرا گناہ اور دور کردے میرے سے شیطان کو (مجبسی) اور چھوڑادے میری گردن کو (یعنے جو اعضا میرے
گردن مین اسبات پر کہ اگر نیک عمل کرینگے تو رہائی ہوگی نہین تو جہنم مین قید کیجاوینگے) اور کردے مجھکو اوپر کی مجلس مین
(یعنی فرشتون اور پیغمبرون کے ساتھ جو آسمانون کے اوپر رہتے ہین) عن لیث قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ
اقرأ قل یا یھا الکافرون ثم نم علی خاتمتھا فانھا برائۃ من الشرک ترجمہ لیث سے روایت ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا پڑہ تو قل یا یہا الکافرون پھر سوجا اوسکو ختم کرکے کیونکہ وہ پاک کرتی ہی شرک سے
ف اسوجہ سے کہ اوسمین انکار ہی مشرکون کے معبودون کی عبادت کا اور اپنے دین پر قائم رہنے کا عن عائشۃ ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اوی الی فراشہ کل لیلۃ جمع کفیہ ثم نفث فیھما فقرأ فیھما قل ھو اللہ
احد وقل اعوذ برب الفلق وقل اعوذ برب الناس ثم یمسح بھما ما استطاع من جسدہ یبدأ
بھما علی راسہ ووجھہ وما اقبل من جسدہ یفعل ذلک ثلث مرات ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بچھونے پر آتے تو ہر رات کو اپنے دونو ہتھیلیون کو ملاتے پھر اون مین پھونکتے اور قل ہو اللہ
احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑہتے پھر اون دونو ہتھیلیون کو جہانتک ہو سکتا اپنے ساری بدن پر پھیرنے
شروع کرتے تھے اپنے سر اور مونہہ سے اور سامنے کے بدن سے یہ تین بار کرتے عن عبد اللہ بن سلمۃ قال رأیتہ عن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کان یقرأ السبحات قبل ان یرقد وقال ان فیھن آیۃ افضل من الف آیۃ ترجمہ عبداللہ بن سلمہ سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سونے سے پہلے مسبحات کو پڑہتے (یعنی اون سورتون کو جنکے شروع مین سبح یا یسبح ہے) اور
فرماتے کہ ان مین ایک آیت ہی جو ہزار آیتون سے بہتر ہے عن ابن عمیر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان
یقول اذا اخذ مضجعہ الحمد للہ الذی کفانی وآوانی واطعمنی وسقانی والذی من علی فافضل و
الذی اعطانی فاجزل الحمد للہ علی کل حال اللھم رب کل شیء ومالکہ والہ کل شیء اعوذ بک من النار
ترجمہ عبداللہ بن عمیر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سونیکی جگہہ مین جاتے تو فرماتے الحمد للہ الذی اخیر تک
یعنی شکر ہے اوس اللہ کا جسنے مجھکو بچایا ہر آفت سے اور ٹہکانے لگایا اور کہلایا اور پلایا اور جسنے مجھپر احسان کیا تو بڑا
احسان کیا اور مجھکو دیا تو بہت دیا سب تعریف ہی اللہ کو ہر حال مین یا اللہ پالنے والے ہر چیز کے اور مالک ہر چیز کے اور معبود
ہر چیز کے پناہ مانگتا ہون مین تیرے جہنم سے عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اضطجع

الجزء الثانی والثلاثون

پارہ تیسواں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب ما یقول الرجل اذا تعار من اللیل جب آدمی کی آنکھ رات کو کھلجاوے تو کیا کہے عن عبادۃ بن الصامت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تعار من اللیل فقال حین یستیقظ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئ قدیر سبحان اللہ والحمد للہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ ثم دعا رب اغفر لی قال الولید او قال دعا استجیب لہ فان قام فتوضأ ثم صلی قبلت صلوتہ ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رات کو ہوشیار ہوا اور جاگتے وقت یہ کہے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئ قدیر سبحان اللہ والحمد للہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ پھر کہے رب اغفر لی تو اوسکی دعا قبول ہوگی اگر کھڑا ہوا اور وضو کرے پھر نماز پڑھی تو اوسکی نماز قبول ہوگی عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا استیقظ من اللیل قال لا الہ الا انت سبحانک اللھم استغفرک لذنبی واسالک رحمتک اللھم زدنی علما ولا تزغ قلبی بعد اذ ھدیتنی وھب لی من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو بیدار ہوتے تو فرماتے لا الہ الا انت اخیر تک یعنی کوئی سچا معبود نہیں ہے سوا تیری اے پروردگار میں اپنے گناہ کی معافی تجھ سے چاہتا ہوں اور تیری رحمت کا خواستگار ہوں یا اللہ زیادہ کر علم میرا اور مت گمراہ کر میرے دل کو بعد ہدایت کے اور اپنی خاص رحمت مجھکو عنایت فرما بیشک تو ہی ہے عنایت کرنیوالا باب فی التسبیح سبحان اللہ کی فضیلت عن علی قال شکت فاطمۃ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما تلقی فی یدھا من الرحی فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم سبی فاتتہ تسالہ فلم تدرہ فاخبرت بذلک عائشۃ فلما جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخبرتہ فاتانا وقد اخذنا مضاجعنا فذھبنا نقوم فقال علی مکانکما فجاء فقعد بیننا حتی وجدت برد قدمیہ علی صدری فقال الا ادلکما علی خیر مما سالتما اذا اخذتما مضاجعکما فسبحا ثلاثا وثلاثین واحمدا ثلاثا وثلاثین وکبرا اربعا وثلاثین فھو خیر لکما من خادم ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے فاطمہ زہرا نے شکایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اوس تکلیف کی جو پہونچتی تھی اونکو چکی پیسنے سے ایکبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے (کافروں کی) تو فاطمہ رسول اللہ صلعم پاس آئیں ایک خادم مانگنے کو لیکن آپ نہ ملے وہ حضرت عائشہ سے کہکر چلی گئیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو حضرت عائشہ نے آپ سے بیان کیا (کہ فاطمہ آئیں ہیں اور ایک خادم مانگتی تھیں) یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے ہم سونیکو اپنی اپنی جگہ لیٹ رہے تھے ہم نے اوٹھنا چاہا آپ نے فرمایا نہیں کچھ ضرور نہیں جہاں ہو وہیں رہو پھر

ب حکم میرے اور فاطمہ کے درمیان جو کچھ ہوا یہانتک کہ آپ کے قدمون کی آہٹ تک میری سینے کو معلوم ہوئی آپ نے فرمایا کیا
مین تمکو اوس سے بہتر چیز نہ بتاؤن جسکی تم درخواست کرتے ہو جب تم سونے لگو تو تینتیس بار سبحان اللہ کہو اور تینتیس
بار الحمد للہ کہو اور چونتیس بار اللہ اکبر کہو یہ بہتر ہے تمہارے لیے ایک خادم سے عن ابی الورد بن ثمامة قال قال
علی لابن اعبد الا احدثك عني وعن فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم وكانت احب اهله
اليه وكانت عندها فجرت بالرحاء حتى اثرت بيدها واستقت بالقربة حتى اثرت في نحرها وقمت
البيت حتى اغبرت ثيابها واوقدت القدر حتى دكنت ثيابها فاصابها من ذلك ضر فبعثنا
ان رفيقا اتى بهم النبي صلى الله عليه وسلم فقلت لو اتيت اباك فسالتيه خادما يكفيك فاتته
فوجدت عنده حداثا فاستحيت فرجعت فغدا علينا وفي لفاعنا فجلس عند راسها فادخل
راسها في اللفاع حياء من ابيها فقال اما كان حاجتك امس اى ال محمد فسكتت مرتين فقلت
انا والله احدثك يا رسول الله ان فلانة جرت عندي بالرحا حتى اثرت في يدها واستقت
بالقربة حتى اثرت في نحرها وكنست البيت حتى اغبرت ثيابها واوقدت القدر حتى دكنت ثيابها
وبلغنا انه قد اتاك رفيق او خدم فقلت لها سليه خادما فذكر معنى حديث الحكم وانتم

ترجمہ حضرت علی نے ابن اعبد سے کہا کیا مین تجھسے اپنا اور فاطمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کا حال
بیان نکرون فاطمہ آپ کو سب گھر والون سے زیادہ محبوب تھین وہ میری خدمت مین ہین انہون نے چکی پیسی یہانتک
کہ اون کے ہاتھون مین نشان پڑ گئے اور مشک سے پانی بھرا یہانتک کہ اون کے سینے مین درد ہونے لگا اور گھر مین جھاڑو دی
یہانتک کہ کپڑے اون کے سب گرد مین بھر گئے اور ہانڈی پکائی یہانتک کہ کالے ہو گئے کپڑے اون کے اور اونکو تکلیف
پہونچی پھر ہم نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس غلام لونڈی آئے ہین تو مین نے فاطمہ سے کہا کاش تم انپے باپ پاس
جاتین اور اون سے ایک خادم مانگتین جو کافی ہوتا تمہاری خدمت کے لیے یہ سنکر فاطمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
آئین اور لوگون کو دیکھا آپ پاس بیٹھے ہوئے باتین کر رہے ہین انہون نے شرم سے کچھ بات نہ کی اور لوٹ آئین دوسرے دن صبح کو
آپ ہمارے پاس تشریف لائے ہم لحاف اوڑھے ہوئے تھے آپ فاطمہ کے سر کے نیچے گئے انہون نے اپنا سر لحاف کے اندر کر لیا
آپ نے لحاظ سے آپ نے پوچھا کیا کام تھا تم کو اے آل محمد جو کل آئین تھین فاطمہ دوبارہ یہ سنکر چپ ہو رہین مین نے کہا قسم خدا
کی یا رسول اللہ مین آپ سے کہتا ہون انہون نے چکی پیسی اسقدر کہ ان کے ہاتھون مین نشان پڑ گئی اور پانی بھرا مشکین
بھر بھر کے یہانتک کہ سینے مین اوسکا اثر معلوم ہوا اور جھاڑو دی گھر مین یہانتک کہ کپڑے اون کے گرد آلودہ ہو گئے اور کھانا پکایا
یہانتک کہ کپڑے کالے ہو گئے اور ہم کو خبر پہونچی ہے کہ آپ پاس کچھ سے آئے ہین یا خادم اسلیے مین نے ان سے کہا تھا کہ تم آپ سے ایک خادم
مانگ لو پھر بیان کیا حدیث کو اوسی طرح اخیر تک جیسے اوپر گزری بلکہ اوس سے بھی تفصیل سے عن علی عن ابی صلی اللہ علیہ

وسلم بهذا الخبر قال فيه قال علی فما ترکتهن منذ سمعتهن من رسول الله صلی الله علیه وسلم لا
لیلة صفین فانی ذکرتها من اخر اللیل فقلتها ترجمہ حضرت علی نے ایسا ہی روایت کیا جیسا اوپر گزرا اس
روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ علی نے کہا پھر میں نے اس تسبیح کو کبھی ناغہ نہیں کیا مگر صفین کی رات میں اخیر رات کو مجھے یاد
آئی میں نے اوسی وقت پڑھ لی **فت** صفین وہ مقام ہے جہاں پر امیر المومنین علی بن ابی طالب اور معاویہ میں سخت
جنگ واقع ہوئی **عن** عبد الله بن عمرو عن النبی صلی الله علیه وسلم قال خصلتان او خلتان لا یحافظ
علیهما عبد مسلم الا دخل الجنة هما یسیر ومن یعمل بهما قلیل یسبح فی دبر کل صلوة عشرا ویحمد
عشرا ویکبر عشرا فذلک خمسون ومائة باللسان والف وخمسمائة فی المیزان ویکبر اربعا وثلثین
اذا اخذ مضجعه ویحمد ثلثا وثلثین ویسبح ثلثا وثلثین فذلک مائة باللسان والف فی المیزان
فلقد رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم یعقدهما بیده قالوا یا رسول الله کیف هما یسیر ومن
یعمل بهما قلیل قال یاتی احدکم فی منامه یعنی الشیطان فینومه قبل ان یقولهما ویاتیه فی صلوته
فیذکره حاجته قبل ان یقولها ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
دو خصلتیں ہیں جو کوئی مسلمان اونکو ہمیشہ کیا کرے وہ جنت میں جاویگا اور وہ آسان ہیں مگر اون پر عمل کرنیوالے تھوڑے
ہیں۔ ہر نماز کے بعد دس بار سبحان اللہ اور دس بار الحمد للہ اور دس بار اللہ اکبر کہنا دن رات میں ایکسو پچاس بار ہوئے
زبان سے اور قیامت میں میزان میں ایک ہزار پانسو بار ہونگے۔ (کیونکہ ہر نیکی کا ثواب دس گنا ہوتا ہے) اور سونیکے وقت
چونتیس بار اللہ اکبر اور تینتیس بار الحمد للہ اور تینتیس بار سبحان اللہ کہنا یہ سو بار ہوئے زبان سے اور میزان میں ایک ہزار بار ہوئے
عبد اللہ بن عمرو نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ شمار کرتے تھے تسبیح کا اونگلیوں سے صحابہ نے عرض
کیا یا رسول اللہ یہ دونوں امر آسان ہیں پھر ان پر عمل کرنیوالے کیونکر تھوڑے ہونگے آپنے فرمایا تم میں سے جب کوئی سونے لگتا ہے
تو شیطان اوسکو سلا دیتا ہے ان کلمات کے کہنے سے پہلے اسی طرح نماز کے اندر کوئی کام یاد دلا دیتا ہے پھر وہ چلا جاتا ہے
ان تسبیحوں کے پڑھنے سے پہلے **عن** ام الحکم او ضباعة ابنتی الزبیر انها قالت اصاب رسول الله صلی الله
علیه وسلم سبیا فذهبت انا واختی فاطمة بنت النبی صلی الله علیه وسلم الی النبی صلی الله علیه وسلم
فشکونا الیه ما لقین فیه وسالناه ان یامر لنا بشیء من السبی فقال النبی صلی الله علیه وسلم سبقکن
یتامی بدر ثم ذکر قصة التسبیح قال علی فما ترکهن صلوة لم یذکرنی الا نوم ترجمہ ام حکم یا ضباعہ بنت زبیر سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس قیدی آئے تو میں اپنی بہن فاطمہ زہرا رضہ کے ساتھ رسول اللہ صلعم پاس گئی اور
بیان کیا حال اپنی محنت اور مشقت کا اور ہم نے قیدیوں میں سے ایک ایک بردہ مانگا آپنے
اور بردہ اونکو تقسیم ہو گئے بعد اسکے تسبیح کا قصہ بیان کیا اگر نماز کے بعد
ہمیں بیان کیا باب

ما یقول اذا اصبح صبح کیا دعا پڑھے عن ابی هریرة ان ابا بکر الصدیق قال یا رسول الله
مرنی بکلمات اقولهن اذا اصبحت واذا امسیت قال قل اللهم فاطر السموت والارض
عالم الغیب والشهادة رب کل شیء وملیکه اشهد ان لا اله الا انت اعوذ بک من شر نفسی
وشر الشیطان وشرکه قال قلها اذا اصبحت واذا امسیت واذا اخذت مضجعک ترجمہ
ابوہریرہ سے روایت ہے ابوبکر صدیق رضؓ نے کہا یا رسول اللہ صلعم حکم کیجئے مجھکو چند کلمات کا جنکو صبح اور شام میں کہا کروں
آپ نے فرمایا کہ تو اللهم فاطر السموت والارض آخیر تک یعنے یا اللہ پیدا کرنیوالے آسمانوں اور زمین کے جاننے والے
غایب اور حاضر کے مالک اور دینی ہر چیز کے میں گواہی دیتا ہوں اسبات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود برحق سوا
تیری پناہ مانگتا ہوں میں تیری اپنی نفس کے شر سے اور شیطان کی شرک سے یا کرنے سے - کہا کر ان کلمات کو صبح
شام اور سوتے وقت عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم انه کان یقول اذا اصبح اللهم
بک اصبحنا وبک نحیی وبک نموت والیک النشور واذا امسی قال اللهم بک امسینا وبک نحیی
وبک نموت والیک النشور ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو یہ فرماتے یا اللہ ہم
صبح کی تیرے نام پر اور جیتے ہیں تیرے نام پر اور مرتے ہیں تیری نام پر اور تیری ہی طرف جاوینگے مرنے کے بعد اور شام
کو فرماتے یا اللہ تیرے ہی نام پر ہم نے شام کی اور تیری ہی نام پر جیتے ہیں اور تیرے نام پر مرتے ہیں اور تجھ کیطرف جاوینگے
مرنیکے بعد عن انس بن مالک ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من قال حین یصبح او یمسی اللهم
انی اصبحت اشهدک واشهد حملة عرشک وملئکتک وجمیع خلقک بانک انت الله لا اله الا انت
وان محمدا عبدک ورسولک اعتق الله ربعا من النار فمن قالها مرتین اعتق الله نصفه ومن
قال ثلثا اعتق ثلثة ارباعه فان قالها اربعا اعتقه الله من النار ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی شخص صبح اور شام یہ دعا پڑھے اللهم انی اصبحت آخیر تک (یعنے صبح کیوقت
اور شام کیوقت امسیت کہے) یا اللہ میں نے صبح کی میں گواہ کرتا ہوں تجھکو اور تیرے عرش اٹھانیوالی فرشتوں کو اور تیرے
کل مخلوق کو کہ تو اللہ ہے سوا تیرے کوئی معبود برحق نہیں ہے اور بیشک محمد تیرے بندے اور رسول ہیں تو اللہ اوسکا چوتھائی حصہ
جہنم سے آزاد کردیگا پھر اگر دو بار کہے تو نصف آزاد کردیگا اگر تین بار کہے تو تین ربع آزاد کردیگا اگر چار بار کہے تو پوری کو آزاد
کردیگا جہنم سے عن بریدة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من قال حین یصبح او حین یمسی اللهم
انت ربی لا اله الا انت خلقتنی وانا عبدک وانا علی عهدک ووعدک ما استطعت اعوذ بک من
شر ما صنعت ابوء بنعمتک علی وابوء بذنبی فاغفر لی انه لا یغفر الذنوب الا انت فمات من یومه
او من لیلته دخل الجنة ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو شخص صبح یا شام کو یہ دعا

الله علیه وسلم قال من قال حین یصبح اللهم ما اصبح بی من نعمة فمنك وحدك لا شریك لك
فلك الحمد ولك الشكر فقد ادی شكر یومه ومن قال مثل ذلك حین یمسی فقد ادی شكر لیلته
ترجمہ عبد اللہ بن غنام بیاضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کو یہ کہے اللھم ما اصبح بی
(تک) یعنی یا اللہ صبح کو جو نعمتین میرے پاس ہین وہ تیری ہی دی ہوئی ہین تو اکیلا ہے تیرا کوئی شریک نہین تجھ
کو تعریف سجتی ہے اور تیرا ہی شکر کرتا ہون) تو اوس نے دن کا شکر ادا کر دیا پھر جو کوئی شام کو یہ کہے اوس نے رات
کا شکر ادا کر دیا عن ابن عمر یقول لم یكن رسول الله صلی الله علیه وسلم یدع هؤلاء الدعوات حین
یمسی وحین یصبح اللهم انی اسالك العافیة فی الدنیا والاخرة اللهم انی اسالك العفو والعافیة
فی دینی ودنیای واهلی ومالی اللهم استر عوراتی وآمن روعاتی اللهم احفظنی
من بین یدی ومن خلفی وعن یمینی وعن شمالی ومن فوقی واعوذ بعظمتك ان اغتال من تحتی
ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح اور شام کو یہ دعا ناغہ نہ کرتی اللھم انی (تک)
یعنی یا اللہ مین تجھ سے تندرستی چاہتا ہون دنیا اور آخرت مین یا اللہ میں تجھ سے بخشش اور تندرستی چاہتا ہون میرے
اور دنیا اور کنبے اور مال مین یا اللہ چھپا دے ستر ہماری اور امن دے ہمارے دلون کو یا اللہ حفاظت کر میرے سامنے اور پیچھے اور
داہنے اور بائین اور اوپر سے اور پناہ مانگتا ہون مین تیری اسبات سے کہ ہلاک ہون نیچے کیطرف سے (وکیع نے کہا یعنے
دھنس جاؤن زمین مین) عن عبد الحمید مولی بنی هاشم ان امه حدثته وكانت تخدم
بعض بنات النبی صلی الله علیه وسلم ان بنت النبی صلی الله علیه وسلم حدثتها ان النبی صلی الله
علیه وسلم كان یعلمها فیقول قولی حین تصبحین سبحان الله وبحمده لا قوة الا بالله ما شاء الله
كان ومالم یشا لم یكن اعلم ان الله علی كل شیء قدیر وان الله قد احاط بكل شیء علما فانه
من قالهن حین یصبح حفظ حتی یمسی ومن قالهن حین یمسی حفظ حتی یصبح ترجمہ عبد الحمید سے
جو مولی ہین بنی ہاشم کے روایت ہے اون کی ان (جنکا نام معلوم نہین ہوا) نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی صاحبزادی
سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو سکھایا صبح کیوقت یہ کہا کر سبحان اللہ وبحمدہ (تک) یعنی پاکی
بیان کرتا ہون اللہ کی اور تعریف کرتا ہون اوسکی کسی مین زور نہین ہے سوا خدا کے جو چاہے وہ ہوگا اور جو نہ چاہے وہ
نہ ہوگا مین جانتا ہون کہ اللہ جل جلالہ ہر چیز پر قادر ہے اور سب چیزون کو جانتا ہے۔ جو شخص ان کلمات کو صبح کہے گا
وہ شام تک محفوظ رہے گا اور جو شام کو کہیگا وہ صبح تک محفوظ رہے گا (ہر آفت اور بلا سے) عن ابن عباس عن رسول
الله صلی الله علیه وسلم انه قال من قال حین یصبح فسبحان الله حین تمسون وحین تصبحون وله
الحمد فی السموت والارض وعشیا وحین تظهرون یخرج الحی من المیت ویحی الارض بعد موتها

وکذلک تخرجون ادرک ما فاتہ فی یومہ ذلک ومن قال حین یمسی ادرک ما فاتہ فی لیلتہ

ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یہ کہیگا فسبحان اللہ حین تمسون تک صبح کیوقت یعنی

انکی بیان کرو اللہ کی شام اور صبح کے وقت اور تعریف بیان کرتے ہیں اسکی جتنے لوگ ہیں آسمانوں میں اور زمین میں اور

پہر کو اور دوپہر کے بعد نکالتا ہے زندہ کو مردے سے اور نکالتا ہے زمین کو مرجانے کے بعد اسی طرح تم بھی پیدا کیجاؤگے یعنے دوبارہ حشر ہوگا تو جسقدر ثواب اوسکے ہاتھ سے جاتا رہا وہ اوسکو حاصل کریگا اور جو شخص ان

کلمات کو شام کو کہے وہ رات کا ثواب جو اوسکے ہاتھ سے جاتا رہا حاصل کریگا عن ابی عیاش ان رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم قال من قال اذا اصبح لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد

وھو علی کل شیء قدیر کان لہ عدل رقبۃ من ولد اسمعیل وکتبت عشر حسنات وحط

عنہ عشر سیئات ورفع لہ عشر درجات وکان فی حرز من الشیطان حتی یمسی وان قالھا

اذا امسی کان لہ مثل ذلک حتی یصبح قال فی حدیث حماد فرای رجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم فیما یری النائم فقال یا رسول اللہ ان ابا عیاش یحدث عنک بکذا وکذا قال صدق

ابو عیاش ترجمہ ابو عیاش (زید بن عیاش) سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کیوقت یہ کہے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الخ تک تو اوسکو ایک بردہ آزاد کرنے کا جو اسمعیل کی اولاد سے ہو ثواب ہوگا اور دس نیکیاں اوسکے لیے لکھی جاوینگی اور دس برائیاں اوس کی معاف ہونگی اور دس درجے اوسکے بلند ہونگے اور شیطان کے شر سے محفوظ رہیگا شام تک اور اگر شام کو یہ کہے تو صبح تک یہی حال ہوگا حماد کی روایت

میں ہے کہ ایک شخص نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور عرض کیا یا رسول اللہ ابو عیاش آپ سے

یہ حدیث نقل کرتا ہے آپ نے فرمایا ابو عیاش سچا ہے عن مسلم بن الحارث التمیمی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم انہ اسر الیہ فقال اذا انصرفت من صلوۃ المغرب فقل اللھم اجرنی من النار سبع مرات

فانک اذا قلت ذلک ثم مت فی لیلتک کتب لک جوار منھا واذا صلیت الصبح فقل کذلک

فانک ان مت فی یومک کتب لک جوار منھا اخبرنی ابو سعید عن الحارث انہ قال اسرھا

الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن غضف اخبرنا بھا ترجمہ مسلم بن حارث تمیمی سے روایت ہے رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے سرگوشی کی یعنے کان میں چپکے سے کہا جب تو مغرب کی نماز سے فارغ ہو تو

سات بار کہہ اللھم اجرنی من النار یا اللہ بچادے مجھکو جہنم سے پناہ لکھی جاویگی اور جب فجر کی نماز پڑھ کر یہ کہے پھر مرجاوے تو جہنم سے پناہ لکھی جاوے گی محمد بن شعیب نے کہا مجھسے ابو سعید نے بیان کیا کہ حارث بن مسلم کہتے ہیں رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے چپکے سے یہ امر بیان کیا ہم سے اسلیے ہم اپنے بھائیوں سے اسکو بیان کرتے ہیں (ہر شخص سے

حدیث کو تمیمی اور غضف کو غطفانی بھی کہتے ہیں)

نہین کہتے یا ہم خاص سمجھتے ہین اس دعا کو اپنے خاندان کے لیے) عن حارث بن مسلم التمیمی ان النبی صلے
اللہ علیہ وسلم قال بنحو ما قال لہ غیر انہا لا انہ قال لہ اقبل ان تکلم احدا قال نعم بن
سہل فحدثہ ان اباہ حدثہ وقال علی وابن المصفی قال بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فی سریۃ فلما بلغنا المغار استحثثت فرسی فسبقت اصحابی وتلقانی الحی بالرنین فقلت لہم
قولوا لا الہ الا اللہ تحرزوا فقالوہا فلامنی اصحابی فقالوا حرمتنا الغنیمۃ فلما قدمنا علی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخبروہ بالذی صنعت فدعانی فحسبت لی ما صنعت وقال
اما ان اللہ قد کتب لک من کل انسان منہم کذا وکذا قال عبد الرحمن فانا نسیت الثواب
ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما انی سا کتب لک بالوصاۃ بعدی قال ففعل وختم علیہ
رفعہ الی وقال لی ثم ذکر معناہ ترجمہ حارث بن مسلم تمیمی سے ایسی ہی روایت ہے جیسی اوپر گزری مگر
اتنا زیادہ ہے اس روایت مین کہ نماز مغرب اور صبح کے بعد یہ دعا پڑھے کسی سے بات کرنے سے پہلے اور اسی روایت مین
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایک لشکر کے لشکر مین روانہ کیا جب ہم اوس موضع پر پہونچے جسکو لوٹنے
کے لیے گئے تھے تو مین نے اپنے گھوڑے کو تیز کیا اور سب ساتھیون سے آگے ہو گیا موضع والون نے چلانا شروع کیا مین نے
اون سے کہا تم لا الہ الا اللہ کہو تو بچ جاؤ گے اونہون نے لا الہ الا اللہ کہا میرے ساتھی مجھپر خفا ہوئے اور کہنے لگے تم نے ہم کو
غنیمت سے محروم کیا یعنے اگر تم اون لوگون کو لا الہ الا اللہ نہ سکھلاتے اور وہ کلمہ نہ پڑھتے تو ہم اونکا مال لوٹتے
جب یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے تو اونہون نے آپ سے بیان کیا جو کام مین نے کیا تھا آپ نے مجھے بلا بھیجا
میری تعریف کی اور فرمایا اللہ تعالی نے تجھے ہر آدمی کے بدلے مین جو اوس موضع مین تھا اتنا اتنا ثواب دیا ہے عبد الرحمن
کہتے ہین کہا مین بھول گیا اوس ثواب کو جو آپ نے فرمایا تھا پھر فرمایا آپ نے مین تیری لیے ایک وصیت نامہ لکھے دیتا ہون آپ نے
اوسکو لکھا اور اوس پر مہر کی اور مجھے دیدیا عن عبد اللہ بن حبیب انہ قال خرجنا فی لیلۃ مطر وظلمۃ شدیدۃ
نطلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیصلی لنا فادرکناہ فقال قل قال فلم اقل شیئا ثم قال قل فلم اقل شیئا
ثم قال قل فقلت ما اقول یا رسول اللہ قال قل ہو اللہ احد والمعوذتین حین تمسی وحین
تصبح ثلث مرات تکفیک من کل شیء ترجمہ عبد اللہ بن حبیب سے روایت ہے ہم نکلی بارش اور اندھیری
رات مین ڈھونڈتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس لیے کہ آپ نماز پڑھاوین پھر پایا ہم نے آپ کو آپ نے مجھے فرمایا
کہ مین نے کچھ نہین کہا پھر آپ نے فرمایا کہہ مین نے کچھ نہین کہا پھر آپ نے فرمایا کہہ کیا کہون یا رسول اللہ
آپ نے فرمایا قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس شام اور صبح یہ کفایت کرینگی تجھکو ہر بلا کے دفع
کرنے کے لیے عن ابی مالک قال قالوا یا رسول اللہ حدثنا بکلمۃ نقولہا اذا اصبحنا واذا امسینا

۱۰ اضطجعنا فامرهم ان یقولوا اللهم فاطر السموت والارض عالم الغیب والشهادة انت رب کل شیء
والملئکة یشهدون انک لا الٰہ الا انت فانا نعوذ بک من شر انفسنا ومن شر الشیطان الرجیم وشرکه
وان نقترف سوء علی انفسنا او نجره الی مسلم قال ابو داؤد وبهذا الاسناد ان رسول الله صلی
الله علیه وسلم قال اذا اصبح احدکم فلیقل اصبحنا واصبح الملک لله رب العالمین اللهم انی اسالک
خیر هذا الیوم فتحه ونصره ونوره وبرکته وهداه واعوذ بک من شر ما فیه وشر ما بعده
فاذا امسی فلیقل ذلک ترجمہ ابو مالک سے روایت ہی صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ ہم کو ایسی دعا بتلائی جسکو ہم صبح
اور شام اور لیٹنے وقت کہا کریں آپ نے حکم کیا اس دعا پڑھنے کا اللھم فاطر السموت والارض اخیر تک یعنے ای اللہ پیدا کرنے
والی آسمانوں اور زمین کے جاننے والے غائب اور حاضر کے تو رب ہی ہر چیز کا اور فرشتے گواہی دیتے ہین اسبات کی کہ نہین
ہی کوئی معبود سوا تیری ہم پناہ مانگتے ہین اپنے نفسون کی برائیون سے اور شیطان مردود کے شر سے اور مکر سے یا اوس کے
شرک سے اور گناہ کی بات آپ کرنیسے یا کسی مسلمان سے گناہ کی بات کرانیسے۔ ابو داؤد نے کہا اسی اسناد سے مروی ہی کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب صبح ہو تو یہہ کہے اصبحنا واصبح الملک لله اخیر تک یعنے صبح کی ہم نے اور
اللہ کی سلطنت اور ملک نے جو پالنے والا ہے ساری جہان کا یا اللہ مین تجھسے بہتری چاہتا ہون اس دن کی اور اوس کے
فتح اور مدد اور نور اور برکت اور ہدایت اور پناہ مانگتا ہون مین اوسکی برائی سے اور اوسکے بعد کی برائی سے پھر جب شام ہو
تو یہی کہے عن شریق الهوزنی قال دخلت علی عائشة فسالتها بم کان رسول الله صلی الله علیه وسلم
یفتتح اذا هب من اللیل فقالت لقد سالتنی عن شیء ما سالنی عنه احد قبلک کان اذا هب من
اللیل کبر عشرا وحمد عشرا وقال سبحان الله وبحمده عشرا وقال سبحان الملک القدوس عشرا
واستغفر عشرا وهلل عشرا ثم قال اللهم انی اعوذ بک من ضیق الدنیا وضیق یوم القیامة عشرا
ثم یفتتح الصلوة ترجمہ شریق ہوزنی سے روایت ہی مین حضرت عائشہ رض پاس گیا اور اون سے پوچھا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کون سے دعا پڑھنا شروع کرتی جب رات کو جاگتے انہون نے کہا تم نے مجھسے ایسی بات پوچھی جو تم سے
کسی نے پہلے نہین پوچھی آپ جب رات کو بیدار ہوتی تو دس بار اللہ اکبر کہتے اور دس بار الحمد للہ کہتے اور سبحان اللہ و
بحمدہ دس بار کہتے اور سبحان الملک القدوس دس دس بار کہتے اور دس بار استغفار کرتے اور دس بار لا الٰہ الا اللہ کہتے پھر فرماتے
یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون دنیا کی تنگی اور قیامت کی تنگی سے پھر شروع کرتے تھے نماز کو عن ابی هریرة قال کان
رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا کان فی سفر فاسحر یقول سمع سامع بحمد الله ونعمته وحسن
بلائه علینا اللهم صاحبنا وافضل علینا عائذا بالله من النار ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو جب سفر مین صبح ہوتی تو فرماتے سنتا ہی سننے والا اللہ کی حمد اور نعمت اور حسن امتحان کو یا اللہ رفاقت کر

ہماری اور احسان کرنیوالا مانگتا ہون مین اللہ کی جہنم سے عن عثمان بن عفان یقول سمعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول من قال بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شیء فی الارض ولا فی السماء
وھو السمیع العلیم ثلث مرات لم تصبہ فجاءۃ بلاء حتی یصبح ومن قالھا حین یصبح ثلث
مرات لم تصبہ فجاءۃ بلاء حتی یمسی قال فاصاب ابان بن عثمان الفالج فجعل الرجل الذی سمع
منہ الحدیث ینظر الیہ فقال لہ مالک تنظر الی فواللہ ما کذبت علی عثمان ولا کذب عثمان
علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولکن الیوم الذی اصابنی فیہ ما اصابنی غضبت فنسیت
ان اقولھا ترجمہ عثمان بن عفان سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے
جو شخص کہے بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شیء فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم تین بار
تو اوسکو کوئی ناگہانی بلا نہ پہونچیگی صبح تک اور جو کوئی صبح کو اوسے تین بار کہے تو شام تک اوسکو کوئی ناگہانی بلا نہ پہونچ
گی پھر ابان بن عثمان کو جو اوس حدیث کے راوی ہین فالج کا عارضہ ہوا تو جس شخص نے اون سے یہ حدیث سنی تھی وہ اون
کی طرف دیکھنے لگا (تعجب سے کہ تم تو یہ حدیث روایت کرتے تھے جو کوئی اسکو پڑھے اوسکو کوئی آفت ناگہانی نہ ہوگی پھر فالج
کا عارضہ کہان سے ہوگیا) ابان نے کہا تو کیا دیکھتا ہے میری طرف قسم خدا کی مین نے جھوٹ نہین باندھا عثمان پر اور
نہ عثمان نے جھوٹ باندھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر لیکن جس دن یہ عارضہ مجھکو ہوا اوسدن مین غصے مین تھا اس
دعا کا پڑھنا بھول گیا عن عبد الرحمن بن ابی بکرۃ انہ قال لابیہ یا ابت انی اسمعک تدعو کل غداۃ
اللھم عافنی فی بدنی اللھم عافنی فی سمعی اللھم عافنی فی بصری لا الہ الا انت تعیدھا ثلثا
حین تصبح وثلثا حین تمسی فقال انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدعو بھن فانا احب
ان استن بسنتہ قال عباس فیہ وتقول اللھم انی اعوذ بک من الکفر والفقر اللھم انی اعوذ
بک من عذاب القبر لا الہ الا انت تعیدھا ثلثا حین تصبح وثلثا حین تمسی فتدعو بھن
فاحب ان استن بسنتہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعوات المکروب اللھم رحمتک
ارجو فلا تکلنی الی نفسی طرفۃ عین واصلح لی شانی کلہ لا الہ الا انت وفی بعضھم یزید علی
صاحبہ ترجمہ عبد الرحمن بن ابی بکرہ نے اپنے باپ سے کہا اے باپ میری مین سنتا ہون تم ہر صبح کو یہ دعا پڑھتے
ہو اللھم عافنی فی بدنی اللھم عافنی فی سمعی اللھم عافنی فی بصری لا الہ الا انت تین بار صبح کو اور تین بار شام کو تو مین
نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا پڑھتے دیکھا تو مجھے پسند ہے آپکی سنت پر چلنا ایک روایت مین
اتنا زیادہ ہے اللھم انی اعوذ بک من الکفر والفقر اللھم انی اعوذ بک من عذاب القبر لا الہ الا انت تین بار صبح اور
تین بار شام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسپر سختی ہو یا آفت مین مبتلا ہو اوسکی دعا یہ ہے اللھم رحمتک

ارجوا فلا تکلنی الی نفسی طرفۃ عین واصلح لی شانی کلہ لا الہ الا انت۔ بعضی راویون نے کمی بیشی کی ہے الفاظ مین

باب ما یقول الرجل اذا رای الہلال چاند دیکھکر آدمی کیا کہے عن قتادۃ ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کان اذا رای الہلال قال ہلال خیر ورشد ہلال خیر ورشد ہلال خیر ورشد

آمنت باللذی خلقک ثلث مرات ثم یقول الحمد للہ الذی ذہب بشہر کذا وجاء بشہر کذا

ترجمہ قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو فرماتے یہ چاند ہی بہتری اور ہدایت

کا یہ چاند ہے بہتری اور ہدایت کا یہ چاند ہی بہتری اور ہدایت کا۔ ایمان لایا مین اوس شخص پر

جسنے تجھکو پیدا کیا تین بار یہہ فرماتے شکر ہے اوس خدا کا جو فلان مہینہ لیگیا اور فلان مہینہ لایا یعنے گزشتہ گزار لے

گیا اور نیا لایا عن قتادۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا رای الہلال صرف وجہہ

عنہ ترجمہ قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب چاند کو دیکھتے تو اوسطرف سے مونہہ پھیر لیتے اور کہتے

فرماتے پناہ مانگتا ہون مین شر سے اس خاسق کے یعنے چھپ جانے والے اور تاریک ہوجانے والے سے باب

ما جاء فیمن دخل بیتہ ما یقول جو شخص اپنے گھر مین جاوے تو کیا کہے عن ام سلمۃ قالت ما خرج رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بیتی قط الا رفع طرفہ الی السماء فقال اللہم انی اعوذ بک ان اضل

او اضل او ازل او ازل او اظلم او اظلم او اجہل او یجہل علی ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر سے جب نکلے تو اپنی آنکھ کو آسمان کیطرف اوٹھایا اور فرمایا یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون

تیرے گمراہ ہونے سے یا گمراہ کیے جانے سے اور پھسل جانے سے یا پھسلائے جانے سے اور ظلم سے اور ظلم کیے جانے سے اور

جہل سے اور جہل کیے جانے سے مجھپر عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا خرج الرجل

من بیتہ فقال بسم اللہ توکلت علی اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ قال یقال حینئذ ہدیت وکفیت

ووقیت فتنحی لہ الشیطان فیقول شیطان اخر کیف لک برجل قد ہدی وکفی ووقی ترجمہ

انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مرد اپنی گھر سے نکلتا ہے اور کہتا ہے

بسم اللہ توکلت علی اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ اوس وقت فرشتے اوس سے کہتے ہین تو نے راہ پائی اور بچایا گیا

تو ہر بلا سے اور کافی ہی تجھکو یہہ جا پھر شیطان اوس سے جدا ہوجاتا ہے اور دوسرا شیطان اوس سے کہتا ہے اب تو

کیا کرسکتا ہے اوس شخص سے جسکو راہ مل گئی اور کافی ہوگئی اور وہ دعا دسکے لیے اور بچایا گیا ہر بلا سے عن ابی مالک

الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ولج الرجل بیتہ فلیقل اللہم انی اسالک

خیر المولج وخیر المخرج بسم اللہ ولجنا وبسم اللہ خرجنا وعلی اللہ ربنا توکلنا ثم لیسلم علی اہلہ

ترجمہ ابو مالک اشعری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی آدمی اپنے گھر مین جانے لگے

تو یہ کہے اللھم انی اسالک خیر ھذا یعنی یا اللہ مین مانگتا ہون تجھسے اندر جانیکی بہتری اور باہر نکلنے کی بہتری اللہ کے نام
پر ہم اندر جاتے ہین اور اللہ کے نام پر ہم باہر نکلتے ہین اور بہروسا کرتے ہین ہم اللہ پر جو ہمارا پروردگار ہے پھر اوپر
جاکر گھر کے لوگون سے سلام علیک کرے **باب ما یقول اذا ھاجت الریح** جب آندہی آوے تو کیا کہے

عن ابی ھریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الریح من روح اللہ تاتی بالرحمۃ
وتاتی بالعذاب فاذا رایتموھا فلا تسبوھا وسلوا اللہ خیرھا واستعیذوا باللہ من شرھا

ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے ہوا اللہ کا ایک
حکم ہے کبھی رحمت لیکر آتی ہے کبھی عذاب لاتی ہے جب تم ہوا کو دیکھو تو اوسکو برا مت کہو لیکن اللہ سے اوسکی
بھلائی مانگو اور اوسکی برائی سے پناہ مانگو **عن عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انھا قالت ما رایت**
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قط مستجمعا ضاحکا حتی اری منہ لھواتہ انما کان یتبسم
وکان اذا رای غیما او ریحا عرف ذلک فی وجھہ فقلت یا رسول اللہ الناس اذا رای الغیم فرحوا
رجاء ان یکون فیہ المطر وارالک اذا رایتہ عرفت فی وجھک الکراھیۃ فقال یا عائشۃ ما
یومننی ان یکون فیہ عذاب قد عذب قوم بالریح وقد رای قوم العذاب فقالوا ھذا عارض

ممطرنا ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے انہون نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی اتنا
زور سے ہنستے نہین دیکھا کہ آپکا کوا دیکھون بلکہ آپ ہمیشہ تبسم کیا کرتے تھے (تبسم وہ خفیف ہنسی ہے جسمین آواز نہ ہو) صرف
سامنے کے دانت کھلجاوین یا لبون کو جنبش ہو اور آپ جب ابر یا ہوا کو دیکھتے تو اوسکا اثر آپ کے چہرے مین معلوم
ہوتا (یعنے آپ کے چہرے پر اثر تردد اور تشویش کا معلوم ہوتا) مین نے عرض کیا یا رسول اللہ لوگ جب ابر کو دیکھتے
ہین تو آپکے چہرے مین ناراضی معلوم ہوتی ہے اسکا کیا باعث ہے آپ نے فرمایا اے عائشہ مجھے اسبات سے امن نہین
ہے کہ اوسمین اللہ کا عذاب ہو ایک قوم کو عذاب ہو چکا ہے ہوا سے (عاد کی قوم کو) اور ایک قوم ابر مین (یا عذاب
دیکھ چکی ہے) جب وہ کہتے ہین یہ ابر تو برسنے والا ہے ہمپر (ہمپر اون پر تہر برسے اور وہی سب ہلاک ہو گئے یعنے نمرود
حضرت صالح علیہ السلام کی امت) **عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا رای ناشئا فی**
افق السماء ترک العمل وان کان فی صلوۃ ثم یقول اللھم انی اعوذ بک من شرھا فان مطر قال
اللھم صیبا ھنیئا ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آسمان کے کنارے سے ابر اوٹھتا
ہوا دیکھتے تو جس کام مین ہوتے اوسکو چھوڑ دیتے اگرچہ نماز مین ہوتے اور فرماتے یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون اوسکے شر سے
پھر اگر وہ برسنے لگتا تو فرماتے یا اللہ خوب برسا برکت والا **باب فی المطر منہ** کا بیان (یعنے بارش کا) **عن**
انس قال اصابنا ونحن مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مطر فحسر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نوٹ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ابر کو دیکھکر تشویش ہونا اور اسکے برسنے کا اندیشہ کرنا اور اسکو دیکھکر ناراض ہونا توکل کے خلاف نہین ہے

فحسر ثوبه عنه حتى اصابه فقلنا يارسول الله لم صنعت هذا قال لانه حديث عهد بربه

ترجمہ حضرت انس سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اتفاق سے بادل برسنے لگا آپ باہر نکلے اور اپنا بدن کھول دیا یہاں تک کہ مینہ آپ کے جسم مبارک پر گرا ہم نے عرض کیا یارسول اللہ آپ نے ایسا کیوں کیا فرمایا اسلیے کہ وہ ابھی تازہ وحی اپنے رب کے پاس سے آیا ہے (تو بدن پر اوسکا گرنا برکت کا باعث ہے یہ حدیث دلیل ہے اللہ جل جلالہ کے علو اور فوقیت پر) **باب** فی الدیك والبهائم مرغ اور اور چارپایوں کا بیان

عن زيد بن خالد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تسبوا الديك فانه يوقظ للصلوة

ترجمہ زید بن خالد سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مت برا کہو مرغ کو کیونکہ وہ جگاتا ہے صبح کی نماز کے لیے **ف** یعنی جب صبح صادق ہوتی ہے یا اوس سے آگے پیچھے اذان کہنا شروع کر دیتا ہے۔ مرغ میں بعض صفات ایسی ہیں جنکو دیکھکر آدمی کو سبق لینا چاہیے حیا اور شجاعت اور سویرے جاگنا اور لوگوں کو جگانا بانگ دیکر نماز کے واسطے عن ابی هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا سمعتم صياح الديكة فسلوا الله من فضله فانها رات ملكا واذا سمعتم نهيق الحمار فتعوذوا بالله من الشيطان فانها رات شيطانا

ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مرغ کی بانگ سنو تو اللہ کا فضل مانگو کیونکہ وہ فرشتے کو دیکھتا ہے اور جب تم گدہے کی آواز سنو تو شیطان سے پناہ مانگو اللہ کی اسلیے کہ وہ شیطان کو دیکھکر بولتا ہے عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سمعتم نباح الكلاب ونهيق الحمير بالليل فتعوذوا بالله فانهن يرين ما لا ترون

ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کتوں کا چلانا اور گدہوں کا پکارنا رات کو سنو تو پناہ مانگو اللہ کی اسلیے کہ وہ دیکھتے ہیں اون چیزوں کو جنکو تم نہیں دیکھتے عن جابر بن عبد الله وعلى بن عمر بن حسين بن علي قالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقلوا الخروج بعد هدأة الرجل فان لله تعالى دوابّ يبثهن في الارض في تلك الساعة وقال فان لله خلقا ثم ذكر نباح الكلاب والحمير نحوه

ترجمہ جابر بن عبد اللہ اور علی بن عمر بن حسین بن علی رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کم نکلا کرو رات کو بعد اسکے سنسان ہو جائے کیونکہ اللہ جل جلالہ کے کچھ جانور ہیں جنکو وہ چھوڑ دیتا ہے اوسوقت یعنے جب رات کئی راستہ بیدا موقوف ہو جاتا ہے پھر بیان کیا کتوں اور گدہوں کے چلانے کو جیسے اوپر گزرا **باب** فی المولود یوذن فی اذنه

بچے کے کان میں اذان کہنا جب وہ پیدا ہو عن ابی رافع قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم اذن في اذن الحسين بن علي حين ولدته فاطمة بالصلوة

ترجمہ ابو رافع سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم کو دیکھو اپ نے ان کو اور ان کی حسن بن علی رضہ کے کان میں جب حضرت فاطمہ رضہ نے ان کو نہلایا تھا کہ
کے لیے ان کے لیے ہیں عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یؤتی بالصبیان فیدعو
لھم بالبرکۃ وزار نی یوسف وھنکھم ولم یذکر بالبرکۃ ترجمہ حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس بچے لائے جاتے اپ ان کے لیے برکت کی دعا فرماتے اور کھجور چبا کر ان کے منہ میں دیتے عن
عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل رای احدکم غیارہ ما بین المغربون قلت
وما المغربون قال الذین یشترک فیھم الجن ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کیا تم میں مغربین کسی نے دیکھے ہیں میں نے کہا مغربین کیا اپ نے فرمایا وہ لوگ جن میں
جنوں کی شرکت ہوتی ہے بنو شیطان سے ان کو علاقہ ہے اور اللہ کی یاد سے غافل ہوتے ہیں بعضوں نے کہا زنا کی اولاد
مراد ہے جس میں شیطان کی شرکت ضرور ہوتی ہے بعضوں نے کہا کاہن اور نجومی مراد ہیں بعضوں نے کہا مراد وہ
لڑکے ہیں جو عورتوں سے پیدا ہوتے ہیں جنوں کے لطفے سے یا جنوں کے جماع کرنے سے مگر وہ خلاف عادت ہے
باب فی الرجل یستعیذ من الرجل کوئی آدمی کسی آدمی سے پناہ مانگے تو کیا عن ابن عباس ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من استعاذ باللہ فاعیذوہ ومن سالکم بوجہ اللہ فاعطوہ قال عبید اللہ
من سالکم باللہ ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پناہ مانگے
کی اوسکو پناہ دو اور جو سوال کرے اللہ کے نام پر اوسکو دو عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من استعاذکم باللہ فاعیذوہ ومن سالکم باللہ فاعطوہ وقال سھل وعثمان ومن دعاکم
فاجیبوہ ثم اتفقوا ومن اتی الیکم معروفا فکافئوہ قال مسدد وعثمان فان لم تجدوا ما تکافئونہ
لہ حتی تعلموا ان قد کافئتموہ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو شخص تم سے پناہ مانگے اللہ کی تو پناہ دو اوسکو اور جو شخص تم سے سوال کرے اللہ کے نام پر دو اوسکو سہل اور عثمان
نے کہا جو شخص دعوت کرے تمہاری تو قبول کرو اوسکو اور جو شخص تم پر احسان کرے تو بدلہ کرو اوسکا مسدد اور عثمان نے
کہا اگر تم بدلہ نہ کر سکو تو اوس کے لیے دعا کرو یہانتک کہ تم سمجھ لو اوس کے احسان کا بدلہ تم نے کر دیا باب فی رد
الوسوسۃ وسوسہ کے دور کرنے کا طریقہ عن ابی تمیلۃ قال سالت ابن عباس فقلت ما شیء اجدہ فی صدری
قال ما ھو قلت واللہ ما اتکلم بہ قال فقال لی اشیء من شک قال وضحک قال ما نجا احد من ذلک
حتی انزل اللہ تعالی فان کنت فی شک مما انزلنا الیک فسئل الذین یقرءون الکتاب الایۃ قال
فقال لی اذا وجدت فی نفسک شیئا فقل ھو الاول والاخر والظاھر والباطن وھو بکل شیء علیم
ترجمہ ابو تمیلہ سے روایت ہے میں نے ابن عباس سے پوچھا کیا ہوا ہے میری دل کو وسوسہ کہا کیا ہے میں نے کہا خدا

کی مین اون باتون کو نہ کہونگا (یعنے جو میری دل مین وسوسے گذرتے ہین شیطان کے اغوا سے) اُنہون نے کہا کیا
شک ہے اور ہنسے لگے پھر کہا اس سے کوئی نہین بچا بیٹھا تک کہ اللہ تعالی نے یہ آیت اوتاری اگر تجھکو شک ہے اوس کلام مین
جو ہمنے اوتارا تجھپر تو پوچھ لے اون لوگون سے جو پڑھتے ہین کتاب (توراۃ یا انجیل) کو تجھ سے پہلے (ہرچند اس آیت
مین خطاب شک کار سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف ہی لیکن مراد اور لوگ ہین اسواسطے کہ آپ کو اپنی سچی ہونے مین
کچھہ شک نہ تھا) پھر ابن عباس نے کہا جب تیرے دل مین اس قسم کے خیال پیدا ہون تو یہ آیت پڑھ ہو الاول والآخر
والظاہر والباطن وہو بکل شے علیم عن ابی ھریرۃ قال جاء ناس من اصحابہ فقالوا یا رسول اللہ نجد
فی انفسنا الشیٔ نعظم ان نتکلم بہ او الکلام بہ ما نحب ان لنا او انا تکلمنا بہ قال او قد وجدتموہ
قالوا نعم قال ذاک صریح الایمان ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے چند لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب
مین سے آپ کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم اپنے دلون مین ایسی وسوسے دیکھتے ہین جنکو بیان کرنا ہم پر گران
ہے اور ہم نہین چاہتے کہ اون کو بیان کرین آپنے فرمایا کیا تم کو یہ وسوسے ہوتے ہین اونہون نے کہا ہان آپ نے فرمایا
یہ تو عین ایمان کی نشانی ہے (جسقدر ایمان کامل ہوتا جاتا ہے اوسی قدر شیطان اُسکا زیادہ دشمن ہوتا جاتا ہے اور
کوشش کرتا ہے اوسکی بہکانے اور وسوسے ڈالنے مین پھر جب تم نے اون وسوسونکو نہ مانا اور اونکا بیان کرنا بُرا جانا
بس یہی ایمان کی نشانی ہے عن ابن عباس قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول
اللہ ان احدنا یجد فی نفسہ یعرض بالشیٔ لان یکون حممۃ احب الیہ من ان یتکلم بہ فقال
اللہ اکبر اللہ اکبر الحمد للہ الذی رد کیدہ الی الوسوسۃ قال ابن قدامۃ رد امرہ کان
رد کیدہ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور عرض کیا
یا رسول اللہ ہم مین سے کسی شخص کے دل مین ایسا وسوسہ پیدا ہوتا ہے کہ اوسکو بیان کرنیسے راکھہ ہو جانا یا جلکر کویلہ
ہو جانا بہتر معلوم ہوتا ہے آپ نے فرمایا اللہ اکبر اللہ اکبر شکر ہے اوس خدا کا جسنے شیطان کے مکر کو وسوسہ کر دیا
یعنے اوراوسکو کچھ قابو نہ رہی اب اسی کام کا رہ گیا کہ کبھی کبھی دلمین وسوسہ ڈالتا ہے لیکن یہ بھی مومن کو ضرر
نہین کر سکتا جب وہ خدا کی یاد کیا کرتا ہے اور اوسکی پناہ مانگا کرتا ہے) باب فی الرجل ینتمی الی غیر
موالیہ جو غلام اپنے مولے (معتق) کو چھوڑ کر دوسرے کو مولی بناوے یعنے جھوٹ کہے کہ مین فلان کا آزاد کیا ہوا
ہون یا لڑکا اپنا باپ چھوڑ کر کسی اور کو باپ بنادے تو کتنا بڑا گناہ کرتا ہے عن سعید بن مالک سمعتہ
اذناہ ووعاہ قلبی من محمد صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من ادعی الی غیر ابیہ وھو یعلم
انہ غیر ابیہ فالجنۃ علیہ حرام قال ابو عثمان فلقیت ابا بکرۃ فذکرت ذلک لہ فقال سمعتہ
اذناہ ووعاہ قلبی من محمد صلی اللہ علیہ وسلم قال صاحبہ فقلت یا ابا عثمان لقد شھد عندک

رجلان ایما رجلین فقال اما احدھما فاول من رمی بسھم فی سبیل اللہ او فی الاسلام یعنی

سعد بن مالک والاخر قدم من الطائف فی بضعۃ وعشرین رجلا علی اقدامھم فذکر فضائلہ

ترجمہ سعد بن مالک سے روایت ہے میری کانوں نے سنا اور میری دل نے یاد رکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا جو شخص اپنے باپ کے سوا اور کسی کو بیٹا اپنے تئیں کہیگا جان بوجھ کر تو اوسپر جنت حرام ہے ابو عثمان نے کہا

میں نے یہ حدیث سعد سے سنکر پھر ملا ابو بکرہ سے انہوں نے کہا میرے کانوں نے سنا اور میری دل نے یاد رکھا رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی فرمایا عاصم نے کہا میں نے ابو عثمان سے کہا تم سے مردوں نے گواہی دیں اور کسی دو مردوں نے

انہوں نے کہا ایک تو یہی ہیں جنہوں نے سب سے پہلے اللہ کی راہ میں تیر مارے دوسری الیسر ہیں جو طائف کی

آدمیوں کے ساتھ آئی پہرا دن کی فضیلت بیان کی عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ترک

قوما بغیر اذن موالیہ فعلیہ لعنۃ اللہ والملئکۃ والناس اجمعین لا یقبل منہ یوم القیمۃ

صرف ولا عدل ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بغیر اپنے موالی کے

اجازت کے اور لوگوں سے دغا کرے تو اوس پر لعنت ہے اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی قیامت کے دن اوسکی

فرض قبول ہوگی نہ نفل عن انس بن مالک قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من ادعی

الی غیر ابیہ او انتمی الی غیر موالیہ فعلیہ لعنۃ اللہ المتتابعۃ الی یوم القیامۃ ترجمہ انس بن

مالک سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص اپنے باپ کے سوا اور کسی کو

باپ بناوے یا اپنے مولی کے سوا اور کسیکو مولی بناوے تو اوسپر لعنت ہے اللہ کی پی درپی قیامت تک باب

فی التفاخر بالاحساب حسب نسب پر فخر کرنا منع ہے عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم ان اللہ قد اذھب عنکم عبیۃ الجاھلیۃ وفخرھا بالاباء مومن تقی وفاجر شقی

انتم بنو آدم وآدم من تراب لیدعن رجال فخرھم باقوام انما ھم فحم من فحم جھنم اولیکونن

اھون علی اللہ من الجعلان التی تدفع بانفھا النتن ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ نے دور کیا تم سے جاہلیت کی نخوت اور غرور کو اور اپنے باپ دادا پر فخر کرنے کو ابو

آدمی دو قسم کے ہیں یا مومن ہیں پرہیزگار یا فاجر ہیں بدکار یعنی مومنوں میں اور کوئی تفریق نہیں ہے کہ یہ

شریف ہے یہ رذیل سب مسلمان اپنے برابر اور اپنے بھائی ہیں تفریق باعتبار اعمال کے ہو سکتی ہے) تم سب آدم

کی اولاد ہو اور آدم مٹی سے پیدا ہوئے (تو سب کی اصل یکساں ہے پھر فخر کرنا کیسا) لوگوں کو چاہیے کہ اپنی اپنی قوم پر

فخر کرنا چھوڑ دیں وہ تو ایک کوئلہ ہیں جہنم کے کوئلوں میں سے (یعنی جن باپ دادا پر عرب کے لوگ فخر کرتے ہیں وہ

تو کافر ہونے کے سبب جہنمی ہو گئے پھر اون پر فخر کرنا گویا لوگوں کو دوبارہ جہنم میں جھونکنا ہے کہ ہمارے باپ دادا جہنمی ہیں

اگر نہ چھوڑیں گے تو اللہ اور رسول کے بیر سے کیڑے سے ذلیل سمجھیگا جو اپنے ناک سے گرہ غلیظ دھکیل کر لیجاتا ہے فقط
یعنی ادنیٰ بھی تو یہ اونکی اللہ جل جلالہ کے سامنے نہ ہوگی باب فی العصبیۃ تعصب کرنا (یعنی اپنی قوم
اور عزیزوں کی ناحق طرفداری کرنا) منع ہے عن عبداللہ بن مسعود قال من نصر قومہ
علی غیر الحق فھو کالبعیر الذی وقع فھو ینزع بذنبہ ترجمہ عبداللہ بن مسعود نے کہا جس شخص
نے اپنی قوم کی مدد کی ناحق پر تو اوسکی مثال ایسی ہے جیسے اونٹ کوئیں میں گر پڑا اب لوگ اوسکی دم پکڑ کے کھینچ
رہے تو وہ کسیطرح نکل نہ سکیگا اسی طرح یہ آدمی جہنم میں گرا اب نکلنا اوسکا مشکل ہوگا عن عبداللہ بن مسعود
قال انتہیت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو فی قبۃ من ادم فذکر نحوہ ترجمہ عبداللہ بن مسعود نے
کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا آپ ایک قبہ کے اندر تھے چمڑے کا بنا تھا پھر آپ نے بھی فرمایا جو
اوپر گزرا عن واثلۃ بن الاسقع یقول قلت یا رسول اللہ ما العصبیۃ قال ان تعین قومک علی
الظلم ترجمہ واثلہ بن الاسقع سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ تعصب کیا چیز ہے آپ نے فرمایا تعصب
یہ ہے کہ مدد کرے تو اپنی قوم کی ظلم پر عن سراقۃ بن مالک بن جعشم المدلجی قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فقال خیرکم المدافع عن عشیرتہ مالم یاثم ترجمہ سراقہ بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا تو فرمایا بہتر تم میں سے وہ شخص ہے جو اپنی قوم پر ظالم ہو نہ ہو (یعنی اگر کوئی اون پر ظلم
کرے تو اوسکو دفع کرے) مگر گناہ میں اونکا شریک نہ ہو عن جبیر بن مطعم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال لیس منا من دعا الی عصبیۃ ولیس منا من قاتل علی عصبیۃ ولیس منا من مات علی عصبیۃ
ترجمہ جبیر بن مطعم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم میں سے نہیں ہے جو شخص بلاوے لوگوں کو
تعصب کیطرف (یعنی خلاف شرع کام کے لیے) اور جو شخص لڑے تعصب سے اور جو شخص مرے تعصب پر عن ابی موسی
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما رجل انتسب الی القوم منہم ترجمہ ابو موسے سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی قوم کا اوسی قوم میں سے ہے (جب اوسکی باپ کیطرف کی وارث
نہ ہوں) عن ابی عقیلۃ وکان مولی من اصل فارس قال تہددت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
احدا فضربت رجلا من المشرکین فقلت خذھا منی وانا الغلام الفارسی فالتفت الی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال فھلا قلت خذھا منی وانا الغلام الانصاری ترجمہ ابو عقیلہ سے
روایت ہے وہ ملک فارس کا رہنے والا تھا اور عرب کا مولی تھا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا
جنگ احد میں میں نے ایک شخص کو مارا مشرکوں میں سے اور بول اوٹھا کہ لے یہ وار میرا اور میں فارسی غلام ہوں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف دیکھا اور فرمایا تو نے یہ کیوں نہیں کہا یہ لی وار میرا اور میں انصاری غلام

ہون ف یہ عربیون کی عادت ہی کہ جب ایک دوسرے پر وار کرتے ہین تو کہتے ہین تو کیا ہوا - رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فارسی ہونے پر فخر کرنا برا جانا اسلیے کہ فارس اوس زمانے مین مجوسی آتش پرست تہی یہ بہی احتمال ہے کہ
ابو عقیبہ نے اپنے تئین حقیر جانکر یہ کہا ہو کہ میرا وار دیکھہ حالانکہ مین فارسی غلام ہون انصاری یا قریشی نہین ہون
جنکی شجاعت مشہور ہے آپ نے فرمایا نہین تو انصاری ہے کیونکہ مولی ہے انصار کا اور ہر قوم کا مولی اوسی قوم
مین سے شمار کیا جاتا ہے **باب** الرجل یحب علی خصلۃ یا کہ جس شخص سے محبت رکہی تو اوس سے کہدے کہ مین
تجہسے محبت رکہتا ہون **عن** المقدام بن معدیکرب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا احب الرجل
اخاہ فلیخبرہ انہ یحبہ ترجمہ مقدام بن معدیکرب سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب
کوئی شخص اپنے مسلمان بہائی سے محبت رکہے تو اوس سے بیان کردے کہ مین تجہسے محبت رکہتا ہون ف غرض
اس بیان سے یہ ہی کہ اوسکا بہی دل اسکی طرف مائل ہو اور محبت زیادہ بڑہے کیونکہ یہ محبت دنیا کی غرض سے نہین
ہے بلکہ خالص خدا کیواسطے ہے **عن** انس بن مالک ان رجلا کان عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فمر رجل
فقال یا رسول اللہ انی لاحب ہذا فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعلمتہ قال لا قال اعلمہ
قال فلحقہ فقال انی احبک فی اللہ فقال احبک الذی احببتنی لہ ترجمہ انس بن مالک سے روایت
ہی ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹہا تہا اتنے مین ایک اور شخص سامنے سے گزرا وہ شخص بولا یا رسول
اللہ مین اسکو چاہتا ہون آپنے فرمایا تو نے اوسکو خبر کردی ہی وہ بولا نہین آپنے فرمایا اوسکو خبر کردی یہ سنکر وہ شخص
اوٹہا اور اوس سے جاکر ملا اور بولا مین تجہسے محبت رکہتا ہون خدا کیواسطے وہ شخص بولا تجہسے بہی محبت کریوہ شخص
جسکی واسطے تو نے مجہسے محبت کی **عن** ابی ذر انہ قال یا رسول اللہ الرجل یحب القوم ولا
یستطیع ان یعمل کعملہم قال انت یا اباذر مع من احببت قال فانی احب اللہ ورسولہ قال فانت مع
من احببت قال فاعادہا ابوذر فاعادہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ ابوذر رض سے روایت
ہی انہون نے کہا یا رسول اللہ ایک شخص محبت کرتا ہی کسی قوم سے لیکن اونکے برابر عمل نہین کرسکتا آپنے فرمایا تو اوسی
اوسی کی ساتہہ ہوگا جس سے محبت رکہتا ہی ابوذر نے کہا مین تو اللہ اور اوسکی رسول سے محبت رکہتا ہون آپنے فرمایا
تو اوسی کے ساتہہ ہوگا جس سی محبت رکہتا ہے ابوذر نے پہر یہی کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہر یہی فرمایا
ف یعنی علماے صالحین کی محبت رکہنا اگرچہ اونکا سا عمل نہ ہوسکے بہت فضیلت ہی کیونکہ قیامت مین آدمی لوگون کا ساتہہ
ہوگا جن سے دنیا مین الفت اور محبت رکہتا تہا **فذکر** احب الصالحین ولست منہم + لعل اللہ یرزقنی صلاحا
عن انس بن مالک قال ما رایت اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرحوا بشیء اشد منہ قال رجل
یا رسول اللہ الرجل یحب الرجل علی العمل من الخیر یعمل بہ ولا یعمل بمثلہ فقال رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم الرجل من احب ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو کبھی اتنا خوش ہوتے نہین دیکھا جتنا اس بات پر خوش ہوئے ایک شخص بولا یا رسول اللہ ایک آدمی دوسری آدمی کو چاہتا ہے اور اوس سے محبت کرتا ہے نیک عملون پر لیکن وہ خود ویسے عمل نہین کر سکتا آپ نے فرمایا آدمی اوسی کے ساتھ ہوگا جس سے دوستی رکھے اور محبت کرے ف کوئی چیز اس سے زیادہ ہمارے حق مین مفید نہین ہو سکتی کہ ہم اپنے مالک اور مربی خدای عزوجل سے محبت رکھین کیونکہ غایت محبت کی یہ ہے کہ محبوب سے جو منفعت ہماری خیال مین جم گئی ہے وہ اٹھا دین خواہ اوس کے دیدار سے لذت حاصل کرین یا اوسکی اقتدارات سے متمتع ہون پھر جتنی محبوب سوا خدا کے ہین اون مین سے کوئی صاحب اقتدار نہین ہے نہ کسی کا جمال ازلی اور ابدی ہے یہ قدرت اور یہ جمال خاصہ ہمارے مالک اور مربی کا ہے پس خداوند کریم ہی سے ہم کو محبت رکھنا چاہیے اس محبت مین کسی کو اوسکے ساتھ شریک نہ کرنا چاہیے اگر کوئی اعتراض کرے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا اور اولیا اور صلحا سے بھی محبت رکھنا ضرور ہے اوسکا جواب یہ ہے کہ محبت بھی خدا کی محبت ہے اوسی کے ضمن مین اوسکے رسول کی محبت اوسکی اچھی اور پاک بندون کی محبت ہے نہ یہ کہ ہم کو بالذات سوا خدا کے اور کسی سے محبت رکھنا چاہیے۔ مثلاً جب ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھی تو یہ محبت اسوجہ سے ہے کہ وہ ہمارے مالک اور مربی کے بھیجے ہوئے ہین اور اوسکے بندون مین سے ایک اعلیٰ درجہ کے برگزیدہ اور پسندیدہ بندے ہین پس یہ درحقیقت خدا کی محبت ہوئی اسیطرح صحابہ سے محبت کیون ہے اس لیے کہ وہ ہماری مالک اور مربی کے برگزیدہ بندے کے دوست ہین اسیطرح اہل بیت سے محبت کیون ہے کہ وہ ہمارے مالک اور مربی کے رسول کے عزیز و اقارب ہین حاصل یہ کہ اور سب کی محبت خداوند کریم کی محبت کے ضمن مین ہو اور محبوب بالذات سوا خداوند کریم کے اور کوئی نہ ہو اوس وقت ایمان کی حلاوت عمدہ طور سے حاصل ہوتی ہے یہی طریقہ عداوت مین بھی برتنا چاہیے کہ خدا کا دشمن ہمارا عدو بالذات ہے اور باقی کی عداوت اوسکے ضمن مین ہے یہ خلاصہ ہے اون تقریرات کا جو ہماری مشائخ سے ماثور ہین واللہ اعلم **باب** فی المشورۃ مشورہ کا بیان **عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المستشار مؤتمن** ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس سے مشورہ لیا جاوے وہ امانت دار ہے ف یعنی نیک صلاح اوسکی پاس ہے اوسمین خیانت نہ کرے یا جس امر مین صلاح لی ہے وہ اوسکی پاس امانت ہے کہ اوسکا راز فاش نہ کرے بہت آیات اور احادیث سے مشورہ لینے کی فضیلت اور تاکید ثابت ہے یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود بہت سے امور مین اپنے صحابہ سے مشورہ لیتے ہر چند آپ کو مشورہ کی حاجت نہ تھی مگر اسمین تعلیم تھی امت کو کہ وہ کوئی کام ملکی یا قومی بدون اہل الرای کے صلاح و مشورہ کی نہ کرین ایک حکیم نے کہا ہے کہ جس حکومت یا سلطنت کا مدار مشورہ پر ہوگا اور اوسکے مشیر خیر خواہ اور مخلص اپنے ملک اور قوم کی دوست ہونگے وہ سلطنت کبھی تباہ نہ ہوگی بلکہ روز بروز ترقی کرے گی **باب** فی الدال علی الخیر جو شخص بھلائی کی ہدایت کرے وہ بھلائی کرنیوالے کی برابر ہے **عن ابی مسعود الانصاری قال جاء**

رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی ابدع بی فاحملنی قال لا اجد ما احملک علیہ ولکن ادلک علی من یحملک فاتی رجلا فحمله فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبره فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من دل علی خیر فله مثل اجر فاعله ترجمہ ابو مسعود انصاری سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے پاس سواری نہیں ہے مجھ سواری دیجیے آپ نے فرمایا میرے پاس سواری نہیں ہے لیکن تو فلان شخص کے پاس جا شاید وہ تجھے سواری دیدے وہ شخص اوسکے پاس گیا اوس نے سواری دی پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لوٹ کر آیا اور بیان کیا آپ نے فرمایا جو شخص نیکی بات کی طرف لوگوں کو بلاوے اوسکو اوتنا ہی ثواب ہے جتنا اوس بات کرنیوالیکو ہے **باب** فی الھوی نفس کی خواہش کا بیان **عن** ابی الدرداء عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال حبک الشی یعمی ویصم ترجمہ ابو الدرداء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی چیز کی محبت تجھکو اندھا اور بہرا کر دیتی ہے **ف** یعنی تو اوسکی محبت میں ایسا غافل ہو جاتا ہے کہ اوسکی عیوب اور برائی کو آنکھ سے دیکھتا نہیں کان سے سنتا نہیں جب تیری آنکھ کان کا یہ حال ہوا تو اور کسی کی نصیحت بھی مفید نہیں پس یہ حدیث ضعیف ہے بلکہ بعضوں نے موضوع کہا ہے حالانکہ وہ مبالغہ ہے **باب** فی الشفاعة سفارش کا بیان **عن** ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشفعوا الی لتوجروا ولیقض اللہ علی لسان نبیه ما شاء ترجمہ ابو موسی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفارش کرو مجھ پر تاکہ تم کو ثواب ہو پھر فیصلہ تو نبی کی زبان سے وہی ہوگا جو خدا کو منظور ہوگا **باب** فی الرجل یبدء بنفسه فی الکتاب جب خط لکھے تو پہلے اپنا نام لکھے پھر مکتوب الیہ کا **عن** بعض ولد العلاء ان العلاء الحضرمی کان عامل النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی البحرین فکان اذا کتب الیه بدء بنفسه ترجمہ علاء کے بعض لڑکوں سے روایت ہے کہ علاء حضرمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عامل تھے بحرین پر وہ جب آپ کو کوئی تحریر بھیجتے تو اوسمیں پہلے اپنا نام لکھتے **ف** اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس پر اعتراض نہیں کیا طریقہ مسنون یہی ہے کہ کاتب خط یوں لکھے از طرف فلان (نام کاتب) بخدمت فلان (نام مکتوب الیہ) **عن** العلاء بن الحضرمی انه کتب الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فبدء باسمه ترجمہ علاء حضرمی سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خط لکھا تو پہلے اپنا نام لکھا **باب** کیف یکتب الی الذمی کافر کو کیونکر خط لکھا جاوے **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کتب الی هرقل من محمد رسول اللہ الی هرقل عظیم الروم سلام علی من اتبع الھدی وقال ابن سیبه عن ابن عباس ان ابا سفیان اخبره قال فدخلنا علی هرقل فاجلسنا بین یدیه ثم دعا بالکتاب الذی بعث به رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا فیه بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ الی هرقل عظیم الروم سلام علی من اتبع الھدی اما بعد ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرقل

روم کو اسطرح سے لکھا۔ محمد کیطرف سے جو اللہ کے رسول ہین ہرقل کو جو روم کا بڑا ہے معلوم ہو سلام ہو اس
شخص پر جو ہدایت کی راہ پر چلے ایک روایت مین ابن عباس سے یہ ہے کہ ابوسفیان نی اون سے بیان کیا
ہم ہرقل پاس گئے اوس نے ہم کو اپنے سامنے بٹھلایا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خط منگوایا اوس مین یہ
لکھا تھا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ الی ہرقل عظیم الروم سلام علی من اتبع الہدی اما بعد

باب فی بر الوالدین ماں باپ سے نیکی کرنا عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لا یجزی ولد والدہ الا ان یجدہ مملوکا فیشتریہ فیعتقہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لڑکا اپنے باپ کے احسان کا بدلہ نہین کر سکتا مگر جب اپنے باپ کو کسیکا غلام
دیکھے اور خرید کر اوسکو آزاد کر دیوے عن عبد اللہ بن عمر قال کانت تحتی امراۃ وکنت احبہا وکان
عمر یکرہہا فقال لی طلقہا فابیت فاتی عمر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ذلک لہ فقال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم طلقہا ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے میری نکاح مین ایکعورت تھی مین اوسکو چاہتا
تھا لیکن عمر رض اوسکو برا جانتے تھے انہون نی مجھ سے کہا تو طلاق دیدے اوس عورت کو مین نے انکار کیا وہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا طلاق دیدے اوسکو (یعنے باپ کا حکم مان) عن بہز بن حکیم
عن ابیہ عن جدہ قال قلت یا رسول اللہ من ابر قال امک ثم امک ثم امک ثم اباک ثم الاقرب
فالاقرب وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یسال رجل موالہ من فضل ہو عنده فیمنعہ ایاہ
الا دعی لہ یوم القیمۃ فضلہ الذی منعہ شجاعا اقرع ترجمہ بہز بن حکیم سے روایت ہے انہون نی اپنے
باپ سے سنا انہون نی اپنے دادا سے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ مین کسکے ساتھہ احسان کرون آپ نی فرمایا اپنے
ماں کے ساتھہ پھر اپنی ماں کے ساتھہ پھر اپنی ماں کے ساتھہ پھر اپنے باپ کے ساتھہ پھر جو جو سب سے پہلے قریب رشتہ دار ہو پھر
جو اوسکے بعد ہو اسیطرح اور آپ نی فرمایا جو شخص اپنے آزاد کیے ہوئے غلام سے وہ مال منگے جو اوسکی حاجت سے زیادہ
ہو پھر وہ اوسکو نہ دے تو قیامت کی روز وہ مال بشکل ایک گنجے سانپ کے بنکر اوسکے سامنے آویگا عن کلیب
بن منفعۃ عن جدہ انہ اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ من ابر قال امک وابا ک واختک
واخاک ومولاک الذی یلی ذلک حقا واجبا ورحما موصولۃ ترجمہ کلیب بن منفعہ نے اپنے دادا کی
روایت سے سنا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ مین کسکے ساتھہ سلوک کرون آپ نے
فرمایا اپنی ماں اور باپ اور بہن اور بھائی کے ساتھہ اور اپنی آزاد کرنیوالے کے ساتھہ ان لوگون کا حق واجب ہے اور ناتا
ہے جسکا ملانا چاہیے عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من اکبر الکبائر ان
یلعن الرجل والدیہ قیل یا رسول اللہ کیف یلعن الرجل والدیہ قال یلعن ابا الرجل فیلعن اباہ ویلعن

امه فیلعن امه ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب گناہون مین بڑا گناہ یہ ہے کہ آدمی اپنی ماں باپ پر لعنت کرے لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ اپنی ان باپ پر آدمی کیسی لعنت کریگا آپ نے فرمایا اسطرح کہ لعنت کرے ایک شخص کے باپ پر وہ اوسکی باپ پر لعنت کریگا اوسکی ان پر وہ اوسکی ان پر لعنت کرے (تو یہی ذریعہ اپنی ماں باپ پر لعنت کرانے کا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو بُرے کام کا ذریعہ اور باعث ہو وہ بھی برا ہے جیسے اللہ نے فرمایا تم اون لوگون کو برا نہ کہو جنکو مشرکین پکارتے ہین اللہ کے سوا کہ وہ لوگ برا کہین اللہ جل جلالہ کو اپنی نادانی سے) عن مالک بن ربیعۃ الساعدی قال بینا نحن عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ جاءہ رجل من بنی سلمۃ فقال یا رسول اللہ ھل بقی من برابوی شئ ابرھما بہ بعد موتھما قال نعم الصلوۃ علیھما والاستغفار لھما والانفاذ عھدھما من بعدھما وصلۃ الرحم التی لا توصل الا بھما واکرام صدیقھما ترجمہ مالک بن ربیعہ ساعدی سے روایت ہی ہم بیٹھے ہوئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اتفاقا ایک شخص آیا بنی سلمہ مین سے اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ مرگئے ہین اب بھی کوئی صورت اون کے ساتھ احسان کرنی کی باقی ہے آپ نے فرمایا ہان کیون نہین اون کے واسطے دعا اور استغفار کرنا اور اونکی وصیت یا اقرار کو پورا کرنا اور اوس ناتے کو جوڑنا جو اونہی سے جڑا ہوا ہے اور اون کے دوست کی خاطر کرنا عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ابر البر صلۃ الرجل اھل ود ابیہ بعد ان یولی ترجمہ ابن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بڑی نیکی یہ ہے کہ آدمی خاطر کرے اپنے باپ کے دوستون کی جب باپ کا انتقال ہوجاوے عن ابی الطفیل قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقسم لحما بالجعرانۃ قال ابو الطفیل وانا یومئذ غلام احمل عظم الجزور اذا قبلت امراۃ حتی دنت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فبسط لھا ردائہ فجلست علیہ فقلت من ھی فقالوا ھذہ امہ التی ارضعتہ ترجمہ ابو الطفیل سے روایت ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جعرانہ (ایک مقام ہے مکے سے اکیس منزل پر طائف کی راہ مین جسکو بڑا عمرہ کہتے ہین) مین آپ گوشت تقسیم کر رہے تھے مین اون دنون ایک لڑکا تھا جو اونٹ کی ہڈی اوٹھایا کرتا تھا اتنے مین ایک عورت آئی جب قریب پہونچی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تو آپ نے اپنی چادر اوسکی لیی بچھادی وہ اوس پر بیٹھی مین نے پوچھا یہ عورت کون ہی لوگون نے کہا یہ وہ عورت ہی جس نے آپکو دودھ پلایا تھا (یعنی حلیمہ) عن عثمن بن السائب انہ بلغہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان جالسا یوما فاقبل ابوہ من الرضاعۃ فوضع لہ بعض ثوبہ فقعد علیہ ثم اقبلت امہ فوضع لھا شق ثوبہ من جانبہ الاخر فجلست علیہ ثم اقبل اخوہ من الرضاعۃ فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاجلسہ بین یدیہ ترجمہ عثمن بن سائب سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن

بیٹھے ہوئے تھے اتنے مین آپ کے رضاعی باپ (دودھ باپ) آئے آپ نے اون کے لیے اپنے کپڑے کا ایک کونہ بچھا دیا وہ اوس پر بیٹھ گئے پھر آپ کے رضاعی ماں آئین آپ نے اون کے لیے دوسرا کونا اپنے کپڑے کا بچھا دیا وہ اوس پر بیٹھ گئین پھر آپ کے رضاعی بھائی آئے آپ کھڑے ہو گئے اور اون کو اپنے سامنے بٹھایا **باب** فی فضل من عال یتامی جو شخص یتیمون کی پرورش کرے تو اوسکو کتنا ثواب ہے **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کانت له انثی فلم یئدها ولم یهنها ولم یؤثر ولده علیها قال یعنی الذکور ادخله الجنة ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکے پاس لڑکی (دختر) ہو پھر اوسکو جیتا نہ گاڑے (جیسے کافر کیا کرتے تھے) نہ اوسکو ذلیل و خوار سمجھے نہ لڑکے کو اوسپر فوقیت دے (یعنے لڑکے کی زیادہ خاطر اوس لڑکی سے نہ کرے) تو اللہ اوسکو جنت مین لیجاویگا **عن** ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عال ثلث بنات فادبهن وزوجهن واحسن الیهن فله الجنة ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تین بیٹیون کو پرورش کرے پھر اونکو تعلیم دے (یعنے ادب اور طریقہ خانہ داری اور حسن معاشرت اور کفایت شعاری) سکھاوے اور اونکا نکاح کر دے اور اون کے ساتھ اچھا سلوک کرے تو اوسکیواسطے جنت ہے دوسری روایت مین ہے ثلث اخوات او ثلث بنات او ابنتان او اختان یعنے تین بہنین ہون یا تین بیٹیان ہون یا دو بہنین ہون یا دو بیٹیان ہون **عن** عوف بن مالک الاشجعی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا وامرأة سفعاء الخدین کهاتین یوم القیمة واومی یزید بالوسطی والسبابة امرأة آمت من زوجها ذات منصب وجمال حبست نفسها علی یتاماها حتی بانوا او ماتوا ترجمہ عوف بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت مین مین اور جو عورت کالی رخسارون کی ہو (یعنے خاوند کے مرجانے سے زیب اور زینت چھوڑ دی اور یتیم بچون کی پرورش مین کالی پیلی ہو جاوے) اسطرح ہون گے اشارہ کیا کلمہ کی اونگلی اور بیچ کی اونگلی سے (جن مین کچھ فاصلہ نہین ہے) وہ عورت مراد ہے جو اپنی خاوند کے مرجانے کے بعد بہت عزت اور خوبروئی رکھتی ہو پر دوسرا نکاح نہ کری یتیمون کی پرورش کے لیے یہانتک کہ وہ بڑی ہو جاوین یا مر جاوین (یہ بہتر ہے کہ سوا اوس عورت کے اور کوئی بچون کا سنبھالنے والا نہ ہو اور اوس عورت کو دل سے خاوند کی خواہش نہ ہو ورنہ نکاح کر لینا بہتر ہے) **باب** جو شخص یتیم کی پرورش اپنے ذمے لیوے **عن** سهل ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انا وکافل الیتیم کهاتین فی الجنة وقرن بین اصبعیه الوسطی والتی تلی الابهام ترجمہ سہل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین اور یتیم کا پالنے والا قیامت مین ایسے قریب ہون گے (اشارہ کیا کلمہ کی اور بیچ کی اونگلی سے) **باب** فی حق الجوار وحسن الجوار بیان **عن** عائشة عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما زال جبرئیل یوصینی بالجار حتی ظننت انه سیورثه ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ

اصلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ جبریل مجھکو ہمسائے کے ساتھ سلوک کرنیکا حکم دیتے رہے یہانتک کہ میں سمجھا وہ اوسکو وارث بنادینگے
عن عبد اللہ بن عمرو انہ ذبح شاۃ فقال اھدیتم لجارنا الیہودی فانی سمعت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یقول ما زال جبریل یوصینی بالجار حتی ظننت انہ سیورثہ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو
سے روایت ہے انہوں نے ایک بکری ذبح کی اور کہا تم نے میرے ہمسایے یہودی کے حصہ بھیجا کیونکہ میں نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے ہمیشہ جبریل مجھکو ہمسائے کے ساتھ سلوک کرنیکا حکم دیتے رہے یہانتک کہ میں
سمجھا وہ اوسکو وارث بنادینگے عن ابی ھریرۃ قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یشکو
جارہ قال اذھب فاصبر فاتاہ مرتین او ثلاثا فقال اذھب فاطرح متاعک فی الطریق فطرح
متاعہ فی الطریق فجعل الناس یسالونہ فیخبرھم خبرہ فجعل الناس یلعنونہ فعل اللہ بہ وفعل فجاء
الیہ جارہ فقال لا ارجع لا تری منی شیئا تکرھہ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور اپنے ہمسائی کی شکایت کرنی لگا آپ نے فرمایا جا اور صبر کر وہ دو تین بار پھر آیا آپ نے
فرمایا اپنا اسباب مکان سے نکال کر راستے پر ڈالدے اوس نے اپنا اسباب راستے میں ڈالدیا لوگون نے وجہ پوچھنا شروع
کی اوس نے اپنے ہمسائی کی ایذادہی کا حال بیان کیا تو لوگون نے اوسکے ہمسائے پر لعنت کرنا اور بددعا کرنا شروع
کیا کہ اللہ اوسکو ایسا کرے ایسا کرے اسپر اوسکا ہمسایہ آیا اور کہا چلو اپنے گھر میں چلو اب میں کوئی ایسی بات نہ کرونگا جو تمہیں
ناگوار ہو عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان یؤمن باللہ والیوم الاٰخر
فلیکرم ضیفہ ومن کان یؤمن باللہ والیوم الاٰخر فلا یوذ جارہ ومن کان یؤمن باللہ
والیوم الاٰخر فلیقل خیرا او لیصمت ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص
ایمان لایا ہے اللہ اور پچھلے دن پر تو چاہیے کہ خاطر کرے اپنے مہمان کی اور جو شخص ایمان لایا ہے اللہ اور پچھلے دن پر
تو ایذا نہ دے اپنے ہمسائی کو اور جو شخص ایمان لایا ہے اللہ اور پچھلے دن پر تو چاہیے کہ زبان سے نکالے بات کبھی نہیں تو چپ رہے
(فضول اور لغو باتیں نہ کرے) عن عائشۃ قالت قلت یا رسول اللہ ان لی جارین فبایھما ابدا قال یا عائشۃ
الی ایھما بابا ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے دو ہمسائے ہیں میں کس کے ساتھ پہلے
احسان کرون آپ نے فرمایا جسکا دروازہ قریب ہو (اگرچہ دیوار دور ہو) باب فی حق المملوک غلام لونڈی کے
حقوق کا بیان عن علی قال کان اٰخر کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوۃ الصلوۃ اتقوا اللہ
فیما ملکت ایمانکم ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے اخیر کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ تھا نماز کا خیال رکھو نماز کا خیال رکھو
غلام لونڈی کے بابت میں (یعنی اون پر ظلم نہ کرو طاقت سے زیادہ اون سے محنت نہ لو قصور سے زیادہ
سزا نہ دو کھانے کپڑے کی تکلیف نہ دو بعضون نے کہا ما ملکت ایمانکم سے اور اموال زکوۃ میں یعنی زکوۃ دیا کرو عن

المعرور بن سويد قال رايت ابا ذر بالربذة وعليه برد غليظ وعلى غلامه مثله قال فقال
القوم يا ابا ذر لو كنت اخذت الذى على غلامك فجعلته مع هذا فكانت حلة وكسوت
غلامك ثوبا غيره قال فقال ابو ذر انى كنت سابيت رجلا وكانت امه اعجمية فعيرته
بامه فشكانى الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا ابا ذر انك امرؤ فيك جاهلية قال
انهم اخوانكم فضلكم الله عليهم فمن لم يلائمكم فبيعوه ولا تعذبوا خلق الله ترجمہ معرور بن
سوید سے روایت ہے کہ مین نے ابو ذر کو دیکھا ربذہ (ایک موضع ہے قریب مدینے کی) مین وہ ایک موٹی چادر پہنے ہوئے تھے
اور اونکا غلام بھی ویسی ہی چادر پہنے ہوئے تھا لوگون نے کہا ای ابو ذر تم غلام پر کی چادر لے کیون نہین لیتے تاکہ جوڑا پورا
ہو جاوے اوسکو ایک اور کپڑا لے دینا ابو ذر نے کہا مین نے ایک شخص سے گالی گلوچ کی اوسکی ماں عربی نہ تھی تو مین نے
اان کی گالی اوسکو دی اوس نے میری شکایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کی آپ نے فرمایا ای ابو ذر تو ایسا
آدمی ہے جسمین جاہلیت کی بو باقی ہو (جیسی جاہلیت کا قاعدہ تھا کہ فخر کرتے تھے نسب اور حسب پر اور حقیر جانتے
تھے اور ملک کے لوگون کو) آپ نے فرمایا غلام لونڈی تمہاری بھائی بہن ہین (کیونکہ سب آدم کی اولاد ہین)
مگر اللہ نے تم کو اون پر فضیلت دی (یعنے تم کو اونکا حاکم بنایا اور اونکو محکوم کر دیا) تو جس پر تم کو موافقت نہو
اوسکو بیچ ڈالو یہ نہین کہ خواہ مخواہ ظلم کر کے اوسکو رکھو) اور مت تکلیف دو اللہ کی مخلوق کو) عن المعرور قال
دخلنا على ابى ذر بالربذة فاذا عليه برد وعلى غلامه مثله فقلنا يا ابا ذر لو اخذت برد غلامك
فكانت حلة وكسوته ثوبا غيره قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اخوانكم جعلهم الله
تحت ايديكم فمن كان اخوه تحت يده فليطعمه مما ياكل وليكسه مما يلبس ولا يكلفه ما يغلبه
فان كلفه ما يغلبه فليعنه ترجمہ معرور سے روایت ہے ہم ابو ذر پاس ربذہ مین گئے وہ ایک چادر اوڑھے ہی
تھی اور اونکا غلام بھی ویسی ہی چادر اوڑھے تھا ہم نے کہا تم اپنے غلام کی چادر لے کیون نہین لیتے ایک جوڑا ہو جاویگا
اور اوسکو دوسرا کپڑا بنا دینا انہون نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے یہ تمہاری
بھائی ہین جنکو اللہ نے تمہاری ماتحتی کر دیا ہے پھر جسکا بھائی اوس کے ماتحتی ہو تو جو آپ کھاوے وہی اوسکو کھلاوے
اور جو آپ پہنے وہی اوسکو پہناوے اور ایسی کام کو اوس سے نہ کہے جس سے وہ عاجز ہو جاوے اگر کہے تو آپ بھی اوس کی
مدد کرے عن ابى مسعود الانصارى قال كنت اضرب غلاما لى فسمعت من خلفى صوتا اعلم ابا
مسعود قال ابن المنتفق من تين لله اقدر عليك منك عليه فالتفت فاذا هو رسول الله صلى الله عليه
وسلم فقلت يا رسول الله هو حر لوجه الله قال اما انك لو لم تفعل للفحتك النار او لمستك
النار ترجمہ ابو مسعود انصاری سے روایت ہے مین اپنی ایک غلام کو مار رہا تھا اتنے مین ایک آواز پیچھے سے آئی ای

ابا مسعود جان کہہ اللہ تجھ پر اس سے زیادہ اختیار رکھتا ہے جتنا تو اس پر رکھتا ہے میں نے اوہر دیکھا تو رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ آزاد ہے اللہ کیواسطے آپ نے فرمایا اگر تو ایسا نہ کرتا تو تجھے جہنم کی آگ
لپٹ لیتی یا لپٹ جاتی **عن** ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ملکتم من مملوکیکم
فاطعموہم مما تاکلون واکسوہم مما تکسون ومن لم یلایمکم منہم فبیعوہ ولا تعذبوا خلق اللہ
ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص موافق نہ تمہارے مزاج کی غلام لونڈی میں سے
تو اوسکو کھلاؤ جو تم کھاتے ہو پہناؤ جو تم پہنتے ہو اور جو نا موافق ہو اوسکو بیچ ڈالو اور مت خراب کرو اللہ کی مخلوق کو
عن رافع بن مکیث وکان ممن شہد الحدیبیۃ مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال حسن للملکۃ یمن وسوء الخلق شوم ترجمہ رافع بن مکیث سے روایت ہے وہ صلح حدیبیہ میں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ نے فرمایا غلام لونڈی کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا برکت ہے اور برا برتاؤ کرنا نحوست ہے **عن** عبداللہ
بن عمر یقول جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ کم نعفو عن الخادم فصمت ثم
اعاد الیہ الکلام فصمت فلما کان فی الثالثۃ قال اعفوا عنہ فی کل یوم سبعین مرۃ ترجمہ عبداللہ
بن عمر سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ کتنی بار ہم معاف کریں
خدمتگار کے قصور کو آپ چپ ہوئے پھر اوس نے پوچھا آپ چپ ہو رہے پھر اوس نے پوچھا آپ نے فرمایا ہر روز ستر بار معاف
کیا کرو **عن** ابی ھریرۃ حدثنی ابو القاسم نبی التوبۃ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قذف مملوکہ وھو بری
مما قال جلد لہ یوم القیمۃ حدا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے مجھ سے ابوالقاسم نبی التوبہ (یعنی بہت استغفار کرنیوالے
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص زنا کی تہمت اپنی غلام یا لونڈی کو لگاوے حالانکہ وہ غلام یا لونڈی اس فعل سے
پاک ہوں تو اگرچہ دنیا میں اوسپر حد قائم نہ ہوئی ہو قیامت کے روز کوڑے مارا جاویگا حد قذف میں **عن** ھلال بن
یساف قال کنا نزلا فی دار سوید بن مقرن وفینا شیخ فیہ حدۃ ومعہ جاریۃ فلطم وجہہا فما
رایت سویدا اشد غضبا منہ قال الیوم قال عجل علیک الا حر وجہہا لقد رایتنا سابعۃ سبعۃ من
ولد مقرن وما لنا الا خادم فلطم اصغرنا وجہہا فامرنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعتقہا ترجمہ ہلال بن
یساف سے روایت ہے ہم سوید بن مقرن کے گھر میں اترے تھے اور ہمارے ساتھ ایک بوڑھا تھا اور اوسکی لونڈی ہے
بوڑھے نے اوسکو طمانچہ مارا تو سوید کو میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ اتنے غصہ ہوئے ہوں جیسا اوس روز غصہ ہوئے اور کہا اب تو
عاجز ہوگئے سوا اسکے کہ اوسکو آزاد کرے اور تو نے ہم کو دیکھا ہم سات بھائی ولد ہیں مقرن کی اور ہمارے پاس
ایک خادم تھا ہم میں سے جو سب سے چھوٹا تھا اوس نے اوس خادم کے منہ پر طمانچہ مارا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ہمکو اوسکو آزاد کرنیکا حکم دیا **عن** معاویۃ بن سوید بن مقرن قال لطمت مولی لنا فدعانی فقال

اقترعنه فاقمنا معشر بنی مقرن کنا سبعة علی عهد النبی صلی الله علیه وسلم لیس لنا الا خادم
فلطمها رجل منا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اعتقوها قالوا انه لیس لنا خادم غیرها
قال فلیتخدمهم حتی یستغنوا فاذا استغنوا فلیعتقوها ترجمہ معاویہ بن سوید بن مقرن سے روایت
ہے میں نے ایک آزاد کیہوئی غلام کو طمانچہ لگایا تو میری باپ نے مجھکو اور اوسکو بلا بھیجا پھر اوس سے کہا تو نے کیا
تو ہی ایک طمانچہ مار لے حالانکہ وہ غلام تنہا ان کی گہر کا (کیونکہ ہم مقرن کی بیٹی ہیں ہم سات نفر تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے وقت میں اور سوا ایک خادم کے اور کوئی خادم نہ تھا ہم میں سے کسی نے اوسکو ایک طمانچہ مارا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا اوسکو آزاد کردو ہم لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اور کوئی خادم ہمارے پاس نہیں ہے آپ نے فرمایا
اچھا جبتک یہ لوگ غنی نہ ہوں تب تک یہی خادم خدمت کریں جب غنی ہو جاویں تو اوسکو آزاد کردیں **عن** ذاذان
قال اتیت ابن عمر وقد اعتق مملوکا له فاخذ من الارض عودا او شیئا فقال مالی فیه من الاجر ما
یسوی هذا سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من لطم مملوکه او ضربه فکفارته ان یعتقه
ترجمہ ذاذان سے روایت ہے میں عبداللہ بن عمر کے پاس آیا انہوں نے اپنا ایک غلام آزاد کیا تھا تو زمین سے ایک تنکا اٹھایا یا
اور کچھ پھر کہا اسکے آزاد کرنے میں مجھکو اتنا بھی ثواب نہیں ہے کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے
تھے جو شخص اپنے غلام کو طمانچہ لگاوے یا مارے تو اوسکا کفارہ یہ ہے کہ اوسکو آزاد کردی **باب** فی المملوک اذا
نصح غلام لونڈی جب اپنے مالک کی خیر خواہی کریں تو اون کو کتنا ثواب ہے **عن** عبداللہ بن عمر ان رسول الله
صلی الله علیه وسلم قال ان العبد اذا نصح لسیده واحسن عبادة الله فله اجره مرتین ترجمہ عبداللہ
بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب غلام خیر خواہی کرے اپنے مالک کی اور اچھی طور سے عبادت
کرے اللہ کی تو اوسکو دوہرا ثواب ہے **باب** فیمن خبب مملوکا علی مولاه جو شخص کسی کے غلام کو بہکا دی تو
کتنا بڑا گناہ ہے **عن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من خبب زوجة امرأ او
مملوکه فلیس منا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی کی جورو یا غلام
لونڈی کو بہکا دے (اور اوسکو خاوند یا مالک سے بغی کردے) تو وہ ہم میں سے نہیں ہے (یعنے مسلمانوں کے فرقے میں سے
نہیں ہے اسلیے کہ یہ فعل شیوہ اسلام کے خلاف ہے) **باب** فی الاستیذان اذن مانگکر اور اجازت لیکر
کسی کے مکان میں جانا چاہیے **عن** انس بن مالك ان رجلا اطلع من بعض حجر النبی صلی الله علیه وسلم
فقام الیه رسول الله صلی الله علیه وسلم بمشقص او مشاقص فقال کاني انظر الی رسول الله صلی الله علیه
وسلم یختله لیطعنه ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ایک شخص نے جہانکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی
حجرے میں آپ ایک تیر لیکر اوسکے طرف گویا میں آپکو دیکھ رہا ہوں تاکہ ماریں اوسکو غفلت میں (جو شخص کسیکے گہر میں بغیر اجازت

فاتيته فاستاذنت ثلثا فلم يوذن لي فرجعت فقال ما منعك ان تاتينى فقلت قد جئت
فاستاذنت ثلثا فلم يوذن لي وقد قال النبي صلى الله عليه وسلم اذا استاذن احدكم ثلثا فلم يوذن
له فليرجع قال لتاتينى على هذا بالبينة قال فقال ابو سعيد لا يقوم معك الا اصغر القوم
قال فقام ابو سعيد معه فشهد له ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے مین انصار کے ساتھ ایک مجلس
مین بیٹھا تھا اتنے مین ابو موسیٰ گھبراتی ہوئی آئے ہم نے کہا کیون کیا ہوا انہون نے کہا مجھ عمر رضؓ نے بلا
بھیجا مین گیا تین بار اون سے اذن مانگا اذن آنیکا لیکن کچھ جواب نہ ملا تو مین لوٹ گیا انہون نے پھر کہا تم کیون
اذن نہ آئے مین نے کہا مین آیا اور تین بار اذن مانگا لیکن جواب نہ ملا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جب تم مین سے کوئی تین بار اذن مانگے پھر اوسکو اذن نہ ملی تو وہ لوٹ جاوے عمر نے کہا تم اسبات پر کوئی گواہ لاؤ
(یعنی کوئی صحابی کو پیدا کرو جس نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو) ابو سعید نے کہا تمہاری ساتھ
وہ شخص جاویگا جو سب مجلس کے لوگون مین چھوٹا ہے پھر ابو سعید ابو موسیٰ کے ساتھ گئے اور گواہی دی ف کہ مین
نے بھی یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے - یہ فعل حضرت عمر کا محمول ہے احتیاط اور تاکید اور تنبیہ پر
تاکہ لوگ حدیث کی روایت مین احتیاط کرین اور جو جھوٹے ہون وہ عمداً غلط روایت کرنا چھوڑین اس خیال سے
کہ دوسرا گواہ نہ ملیگا تو سزا ہوگی اس سے یہہ غرض نہین ہے کہ ایک شخص عادل کی روایت حدیث مین معتبر نہین ہے
کیونکہ خود حضرت عمرؓ نے کئی مقامون مین ایک شخص کی روایت قبول کی ہے جیسی حمل بن مالک کی جنین کی
دیت مین اور عبد الرحمن بن عوف کی جزیہ مین - ابن دقیق العید نے کہا اسحدیث سے رد ہوتا ہے اون متعصب مقلدین
پر جنکے سامنے حدیث بیان کیجاتی ہے وہ کہتے ہین کہ اگر یہ حدیث صحیح ہوتی تو فلان مجتہد کو معلوم نہ ہوتی کیونکہ حضرت عمر
ایسے شخص پر بہت سی حدیثین پوشیدہ تھین اور اونکو معلوم نہ تھین پھر اور مجتہد یا عالم کا کیا ذکر ہے عن ابی موسیٰ
انه اتى عمر فاستاذن ثلثا فقال يستاذن ابو موسى يستاذن الاشعري يستاذن عبد الله بن قيس فلم
ياذن له فرجع فبعث اليه عمر ما ردك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يستاذن احدكم
ثلثا فان اذن له والا فليرجع قال ائتنى ببينة على هذا فذهب ثم رجع فقال هذا ابى فقال ابى
يا عمر لا تكن عذابا على اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال عمر لا اكون عذابا على اصحاب رسول
الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہے وہ حضرت عمر رضؓ پاس آئے اور تین بار اجازت مانگی اندر
آنے کی اسطرح سے کہ ایکبار کہا اذن چاہتا ہے ابو موسیٰ پھر کہا اذن چاہتا ہے اشعری پھر کہا اذن چاہتا ہے عبد اللہ
بن قیس (پہلے ابو موسیٰ نے اپنی کنیت جو مشہور تھی بیان کی پھر نسبت بیان کی پھر نام بیان کیا تاکہ حضرت عمرؓ نے
ایک آدمی اون کے پیچھے روانہ کیا (جب وہ آئے) تو کہا تم کیون لوٹ گئے تھے انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ف کہ مین نے بھی یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے

نے فرمایا اذن مانگی ہر کوئی تم مین سے تین مرتبہ پھر اگر اذن دیا جاوے تو بہتر (اندر جاوے) ورنہ لوٹ جاوے حضرت عمر نے کہا اس بات پر گواہ لاؤ وہ لوٹ گئے اور ابی بن کعب کو لیکر آئے ابو موسی نے کہا یہ ابی گواہ ہین رشاید یا ابو سعید کی گواہی کے بعد پھر ابی نے کہا ای عمر مت تکلیف دو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو حضرت عمر نے کہا مین ہرگز نہین تکلیف دونگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو **عن** عبید بن عمیر ان ابا موسی استاذن علی عمر ثلثا فی القصة قال فیه فانطلق بابی سعید فشهد له فقال اخفی علی هذا من امر رسول الله صلی الله علیه وسلم الهانی الصفق بالاسواق ولکن تسلیم ما شیت فلا استاذن ترجمہ عبید بن عمیر سے روایت ہے ابو موسی نے اذن مانگا حضرت عمر سے پھر پوری قصہ بیان کیا یہانتک کہ ابو موسی ابو سعید کو لیکر آئے انہون نے گواہی دی تب حضرت عمر نے کہا کیا یہ حدیث مجھسے پوشیدہ رہ گئی غافل کر دیا مجھکو بازارون کی خرید و فروخت نے ابا تم سلام کیا کرو جتنی مرتبہ چاہو اور اذن لینے کیضرورت نہین (یہ حضرت عمر نے ابو موسی کی خوش کرنیکے لیے کہا کہ آیندہ سے تم بلا تکلف سلام کیا کرکے چلے آیا کرو تمہاری واسطے اجازت لینے کیضرورت نہین ہے) **عن** ابی بردة عن ابیه بهذه القصة قال فقال عمر لابی موسی انی لم اتهمك ولکن الحدیث عن رسول الله صلی الله علیه وسلم شدید ترجمہ ابو بردہ نے ابو موسی سے ایسا ہی روایت کیا اس مین یہ ہے کہ حضرت عمر نے ابو موسی سے کہا مین نے تم کو جھوٹا نہین سمجھا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کرنا ایک سخت امر ہے (یعنے بڑی احتیاط اور ہوشیاری حدیث کی روایت مین لازم ہے ایسا نہو کہ بھول چوک ہو جاوے یا نافہمی سے الفاظ بدلنے مین مطلب کچھ کا کچھ ہو جاوے) دوسری روایت مین ہے قال سعد لابی موسی اما انی لم اتهمك ولکن خشیت ان یتقول الناس علی رسول الله صلی الله علیه وسلم ترجمہ عمر نے ابو موسی سے کہا مین نے تم کو جھوٹا نہین سمجھا لیکن مین ڈر گیا ایسا نہو کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر باتین گڑھنے لگین (یعنے حدیث کی روایت مین احتیاط چھوڑ دین) **عن** قیس بن سعد قال زارنا رسول الله صلی الله علیه وسلم فی منزلنا فقال السلام علیکم ورحمة الله قال فرد سعد ردا خفیا فقال قیس فقلت الا تاذن لرسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ذره یکثر علینا من السلام فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم السلام علیکم ورحمة الله ثم رجع رسول الله صلی الله علیه وسلم واتبعه سعد فقال یا رسول الله انی کنت اسمع تسلیمك وارد علیك ردا خفیا لتکثر علینا من السلام قال فانصرف معه رسول الله صلی الله علیه وسلم واتی له سعد بغسل فاغتسل ثم ناوله ملحفة مصبوغة بزعفران او ورس فاشتمل بها ثم رفع رسول الله صلی الله علیه وسلم یدیه وهو یقول اللهم اجعل صلواتك ورحمتك علی ال سعد بن عبادة قال ثم اتی باب رسول الله صلی الله علیه وسلم من الطعام فلما اراد الانصراف قرب له سعد حمارا قد وطأ علیه بقطیفة فرکب رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال سعد

حاشیہ: ورود سعد رد خفیا فقال الی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السلام علیکم ورحمة اللہ

یا قیس اصحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قیس فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ارکب فابیت ثم قال اما ان ترکب واما ان تنصرف قال فانصرفت ترجمہ قیس بن سعد بن عبادہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ملاقات کو ہمارے گھر میں تو آپ نے (باہر ٹھہر کر) فرمایا السلام علیکم ورحمۃ اللہ
وبرکاتہ سعد نے آہستہ سے جواب دیا قیس نے کہا کیوں تم اجازت نہیں دیتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اندر آنے
کی سعد نے کہا فرا صبر کر آپ زیادہ تر سلام کریں گے ہم لوگوں پر (یعنی اگر پہلی ہی مرتبہ میں آپکو بلا لیونگے تو دوبارہ
اور سہ بارہ سلام کی نوبت نہ آویگی حالانکہ آپ کے ہر ایک سلام میں امید ہے بڑی برکت اور رحمت اور صحت اور سلامتی
کی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا السلام علیکم ورحمۃ اللہ سعد نے آہستہ سے جواب دیا پھر آپ نے فرمایا السلام
علیکم ورحمۃ اللہ بعد اوسکے آپ لوٹے اور سعد آپکے پیچھے نکلے سعد نے کہا یا رسول اللہ میں آپ کے سلام کو سنتا تھا
لیکن آہستہ سے جواب دیتا تھا اس آرزو سے کہ آپ زیادہ وسلام کریں ہم لوگوں پر پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سعد کے
ساتھ لوٹ آئے سعد نے ایک چادر آپکو دی جو زعفران یا ورس میں رنگی ہوئی تھی آپ نے اوسکو لپیٹ لیا بعد اوس کے
دونوں ہاتھ اوٹھا کر فرمایا یا اللہ اپنی برکت اور رحمت نازل کر سعد بن عبادہ کی اولاد پر پھر آپ نے کھانا کھایا جب لوٹنے
کا قصد کیا تو سعد سواری کے لیے ایک گدھا لائے جسپر چادر پڑی ہوئی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسپر سوار ہوئے
سعد نے کہا اے قیس ساتھ جا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قیس کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے
فرمایا سوار ہو جا میں نے انکار کیا آپ نے فرمایا تو سوار ہو نہیں جا میں لوٹ آیا عن عبد اللہ بن بسر قال کان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی باب قوم لم یستقبل الباب من تلقاء وجھہ ولکن من رکنہ
الایمن او الایسر ویقول السلام علیکم السلام علیکم وذلک ان الدور لم تکن علیہا یومئذ
ستور ترجمہ عبد اللہ بن بسر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی قوم کے دروازے پر آتے تو دروازے
کیطرف منہ کر کے نہ کھڑے ہوتے بلکہ داہنی یا بائیں جھکٹ کیطرف کھڑے ہوتے اور فرماتے السلام علیکم السلام علیکم کیونکہ
اون دنوں دروازوں پر پردے نہ تھے عن جابر انہ ذھب الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی دین ابیہ فدققت
الباب فقال من ھذا فقلت انا قال انا کانہ کرھھا ترجمہ جابر سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پاس گیا اپنے باپ کے قرضے کی گفتگو کو لیکر تو میں نے دروازہ ہلایا آپ نے پوچھا کون ہے میں نے کہا میں ہوں
آپ نے فرمایا میں تو میں ہی ہوں اور آپ نے اسکو برا جانا (اسلیے کہ میں کہنا بھی فائدہ ہے جیسی ہندوستان کا قاعدہ ہے
وہ تو پوچھتا ہے کہ تو کون ہے اسکے جواب میں اپنا نام ونشان بیان کرنا چاہیے تاکہ اشتباہ رفع ہو اور میں کہنے سے تو ویسا ہی
ابہام رہتا ہے) عن نافع بن عبد الحارث قال خرجت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی
دخلت حائطا فقال لی امسک الباب فضربت الباب فقلت من ھذا وساق الحدیث ترجمہ نافع بن عبد الحارث

اپنے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہونے کی وجہ سے اور اپنے کو آپ کے اہل بیت میں سے ہونے کی وجہ سے

سے روایت ہی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ نکلا ایک باغ مین کیا آپ نے فرمایا اسکا دروازہ بند کیی رہنا
ایک شخص نے دروازہ باہر سے ٹہونکا مین نے پوچہا کون ہی پہر بیان کیا حدیث کو اخیر تک **باب** فی الرجل یدعی
ایکون ذالک اذنہ جب کوئی شخص بلایا جاوے تو اوسکو اذن لینے کی حاجت ہی یا نہین **عن** ابی ھریرۃ ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال رسول الرجل الی الرجل اذنہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص ایک آدمی کو کسی کے بلانے کے لیے بہیجے تو وہی اوسکا اذن ہی پھر جب اوسکے ساتھہ جاتا
ہو تو دوبارہ اذن لینے کی ضرورت نہین مگر یہہ جب ہے کہ مکان قریب ہو اور وہ مکان مردانہ ہو ورنہ پہر اذن لینا
اعلام کو بہتر ہے **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا دعی احدکم
فجاء مع رسول فان ذلک لہ اذن ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جب تم مین سے کوئی بلایا جاوے آدمی بہیجکر اور وہ اوسکے ساتھہ آوے تو اذن لینے کی حاجت نہین (بیہقی نے
کہا یہہ جب ہی کہ اوسکے گھر مین اوسکی عورت نہ ہو ورنہ اذن لینا چاہیے) **باب** فی الاستیذان فی العورات
الثلث کلام اللہ مین تین وقت جو اذن لینے کا حکم آیا ہے اوسکے موافق اب عمل کرنا ضرور ہی یا نہین **عن** ابن
عباس یقول لم یؤمن بہا اکثر الناس ایۃ الاذن وانی لآمر جاریتی ھذہ تستاذن علی
ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی آیت استیذان پر اکثر لوگون نے عمل نہین کیا مگر مین نے تو اپنے اس لونڈی کو بھی
حکم دیدیا ہے کہ میرے پاس اذن لیکر آوے **عن** عکرمۃ ان نفرا من اھل العراق قالوا یا ابن عباس
کیف ترٰی ھذہ الایۃ التی امرنا فیہا بما امرنا ولم یعمل بہا احد قول اللہ تعالی یا ایہا
الذین آمنوا لیستاذنکم الذین ملکت ایمانکم والذین لم یبلغوا الحلم منکم ثلث مرات
من قبل صلوۃ الفجر وحین تضعون ثیابکم من الظہیرۃ ومن بعد صلوۃ العشاء ثلث
عورات لکم لیس علیکم ولا علیہم جناح بعدھن طوافون علیکم بعضکم علی بعض واللہ
علیم حکیم قال ابن عباس ان اللہ علیم رحیم بالمومنین یحب الستر وکان الناس لیس
لبیوتہم ستور ولا حجال فربما دخل الخادم او الولد او یتیمۃ الرجل والرجل علی اھلہ
فامرھم اللہ بالاستیذان فی تلک العورات فجاءھم اللہ بالستور والخیر فلم ار احدا یعمل بذالک
بعد ترجمہ عکرمہ سے روایت ہی چند لوگون نے جو عراق کے رہنے والے تھے ابن عباس سے کہا تم کیا کہتے ہو اس آیت
کے بابت ہمین ہم کو حکم ہوا جو حکم ہوا لیکن اوسپر کسینے عمل نہین کیا یعنے یہ آیت یا ایہا الذین آمنوا لیستاذنکم الذین
اخیر تک یعنے ایمان والو چاہیے کہ اذن لیکر آوین تمہارے پاس تمہارے غلام لونڈیان اور جو لڑکے تمہارے لیکن ابہی
جوان نہین ہوئے تین بار فجر کی نماز سے پہلے اور جب دوپہر کو تم کپڑے اوتارتے ہو اور عشا کی نماز کے بعد یہہ تین وقت ہین

جن مین شرکہلنے کا خیال ہوتا ہے اور ان کے سوا اور وقتون مین کچھہ گناہ نہین پھر نہ اونپر کہ ایک دوسرے پاس جاوین
اور اللہ خوب جانتا ہے حکمتوالا (ابن عباس نے کہا اللہ جل جلالہ رحیم اور حلیم ہے مومنین کے ساتھہ اور دوست کہتا ہے
پردہ پوشی کو جب یہ آیت اوتری اوس وقت مین لوگون کے گھرون مین نہ پردے تھے نہ مہریان تھین تو اکثر خدمتگار
یا لڑکا یا یتیم ایسے وقت مین چلا آتا کہ آدمی اپنی بی بی سے صحبت کرتا ہوتا اسلیے اللہ نے حکم دیا اوسکو اذن لینے کا ان وقتون
مین پھر بعد اسکے اللہ نے اپنے فضل سے پردے دیئے اور سبھی کچھہ عنایت فرمایا اوس وقت سے مین نے کسیکو اس آیت پر عمل کرتے
نہین دیکھا **باب** افشاء السلام آپسمین ایک دوسرے کو ملاقات کیوقت سلام کرنا **عن** ابی ھریرۃ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لا تدخلوا الجنۃ حتی تؤمنوا ولا تؤمنوا
حتی تحابوا افلا ادلکم علی امر اذا فعلتموہ تحاببتم افشوا السلام بینکم ترجمہ ابوہریرہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اوس شخص کی جسکے قبضے مین میری جان ہے تم جنت مین نہ جاؤگے جبتک
ایمان نہ لاؤ اور ایمان تمہارا پورا نہ ہوگا جبتک آپس مین ایکدوسری سے محبت نہ کرو کیا مین تم کو ایسا امر بتاؤن جب
تم اوسکو کرو تو آپسمین محبت ہوجاوے السلام علیکم ایکدوسری کو دل کہولکر کیا کرو (یعنے پکار پکار کر مسلمانون کا یہی طریقہ
ہے کہ جب ایکدوسرے سے ملین سلام علیکم کرین چاہے چھوٹا ہو یا بڑا پھر بڑا بھی کتنا ہی درجہ کا ہو یہ نہین کہ اہل دنیا نے کیطرح
بڑے بڑے دنیا داروں کو جھک کر زمین دوز آداب یا بندگی بجالا دین یہ کفار کا طریقہ ہے اسلام کے شیوے کے خلاف ہے)
عن عبداللہ بن عمرو ان رجلا سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای الاسلام خیر قال تطعم الطعام
وتقرء السلام علی من عرفت ومن لم تعرف ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اسلام کا کون سا طریقہ بہتر ہے آپ نے فرمایا کھانا کھلانا اور سلام کرنا ہر شخص کو اوس سے جان پہچان
ہو یا نہ ہو **باب** کیف السلام سلام کیونکر کرنا چاہیے **عن** عمران بن حصین قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فقال السلام علیکم فرد علیہ ثم جلس فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عشر ثم جاء اخر
فقال السلام علیکم ورحمۃ اللہ فرد علیہ فجلس فقال عشرون ثم جاء اخر فقال السلام علیکم ورحمۃ اللہ
وبرکاتہ فرد علیہ فجلس فقال ثلاثون ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
پاس آیا اور عرض کیا السلام علیکم آپ نے اوسکو جواب دیا وہ بیٹھہ گیا آپ نے فرمایا اوسکو دس نیکیان ملین پھر ایک اور شخص آیا
اوس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ آپ نے اوسکو جواب دیا وہ بیٹھہ گیا آپ نے فرمایا اسکو بیس نیکیان ملین پھر ایک اور
شخص آیا اوس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپ نے جواب دیا وہ بیٹھہ گیا آپ نے فرمایا اسکو تیس نیکیان ملین **عن**
معاذ بن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمعناہ زاد ثم اتی اخر فقال السلام علیکم ورحمۃ اللہ و
برکاتہ ومغفرتہ فقال اربعون قال ھکذا تکون الفضائل ترجمہ اس روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ پھر اور

قال لا تبدأوهم بالسلام واذا لقيتموهم في الطريق فاضطروهم الى اضيق الطريق ترجمہ سہیل بن ابی صالح سے روایت ہے میں اپنے باپ کے ساتھ شام کو گیا لوگ گزرنے لگے نصاریٰ کے گروہ پر اور اون پر سلام کرنے لگے تو میرے باپ نے کہا مت سلام کرو پہلے اون پر کیونکہ ابوہریرہ نے حدیث بیان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا مت کرو سلام پہلے یہود اور نصاریٰ کو اور جب ملو تم اون سے راستوں میں تو لاچار کر دو اونکو تنگ راستے کی طرف یعنے بچا پہنچ راستے میں سے بہتا کو ایک کونے میں کر دو اسمیں اشارہ ہے کہ وہ سیدھے راہ سے ہٹ گئے میں عن عبد اللہ بن عمر انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الیہود اذا سلموا علیکم احدھم فانما یقول السام علیکم فقولوا وعلیکم ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود جب تم میں سے کسیکو سلام کرتی ہیں تو السلام علیکم کے بدلے السام علیکم کہتی ہیں یعنے موت پڑی تمپر تو تم اوسکی جواب میں وعلیکم کہا کرو یعنے تمہارے ہی اوپر موت پڑی عن انس ان اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالوا للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اھل الکتاب یسلمون علینا فکیف نرد علیھم قال قولوا وعلیکم ترجمہ انس سے روایت ہے صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اہل کتاب (یہود اور نصاریٰ) ہم کو سلام کرتے ہیں ہم کیونکر جواب دیں آپ نے فرمایا وعلیکم باب فی السلام اذا قام من المجلس جب رخصت ہونے لگے تو سلام علیک کرے عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا انتھی احدکم الی المجلس فلیسلم فاذا اراد ان یقوم فلیسلم فلیست الاولی باحق من الاخرۃ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کسی مجلس میں جاوے تو سلام علیکم کہے۔ پھر جب اوٹھنے لگی تو سلام کرے کیونکہ پہلا سلام کچھ اخیر کے سلام سے زیادہ ضروری نہیں ہے (یعنے جیسی آتے وقت سلام کرنا ضرور ہے ویسی ہی جاتی وقت بھی سلام کرنا ضرور ہے) باب کراھیۃ ان یقول علیک السلام علیک السلام کہنا مکروہ ہے (یعنے شروع میں یوں کبھی السلام علیک یا سلام علیک بتقدیم سلام نہ علیک السلام البتہ جواب میں علیک السلام کہہ سکتا ہے عن ابی جحیفۃ قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت علیک السلام یا رسول اللہ قال لا تقل علیک السلام فان علیک السلام تحیۃ الموتی ترجمہ ابوجری جحیفی سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا تو میں نے کہا علیک السلام یا رسول اللہ آپ نے فرمایا علیک السلام مت کہہ کیونکہ یہ مردوں کا سلام ہے (یعنے مردوں سے جب خطاب کرتے ہیں تو یوں کہتے ہیں یا مردی کی روح دوسری دنیا کی روح سے جب ملتی ہیں تو یوں کہتی ہیں علیک السلام واللہ اعلم باب ما جاء فی رد واحد عن الجماعۃ ایک آدمی جماعت میں سے سلام کا جواب دے تو کافی ہے عن علی بن ابی طالب قال ابو داؤد وروی الحسن بن علی قال یجزئ عن الجماعۃ اذا مروا ان یسلم احدھم ویجزئ عن الجلوس ان یرد احدھم ترجمہ حضرت علی نے روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب ایک

بن علی کی روایت میں ہی فرمایا جب جماعت کسی مقام پر گزرے اور اوس میں سے ایک شخص سلام کرے تو سب کیطرف سے کافی ہوگا اور جب ایک جماعت بیٹھی ہو اور اوس میں سے ایک شخص سلام کا جواب دے تو سب کیطرف سے کافی ہوگا

باب فی المصافحۃ مصافحہ کا بیان **عن البراء بن عازب** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا التقی المسلمان فتصافحا وحمدا اللہ واستغفرا غفر لہما ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو مسلمان ملیں اور مصافحہ کریں اور اللہ کی تعریف کریں اور اوس سے مغفرت چاہیں تو اونکی مغفرت ہوگی ف مصافحہ مسنون ہی ملاقات کیوقت سلام کے بعد اور نماز کے بعد مصافحہ کرنے کی کوئی اصل شریعت میں نہیں ہی بلکہ بعضوں نے اوسکو بدعت مذمومہ لکھا ہے **عن البراء** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلمین یلتقیان فیتصافحان الا غفر لہما قبل ان یفترقا ترجمہ براء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو مسلمان ایکدوسری سے ملیں اور مصافحہ کریں تو اون کی گناہ بخشدیئے جاتے ہیں جدا ہونیسے پہلے **عن انس بن مالک** قال لما جاء اہل الیمن قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد جاءکم اہل الیمن وہم اول من جاء بالمصافحۃ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی جب یمن کے لوگ آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمھارے پاس یمن کے لوگ آئے ہیں وہ لوگ ہیں جنھوں نے سب سے پہلے مصافحہ شروع کیا **عن رجل من غزۃ** انہ قال لابی ذر حیث سیر من الشام انی اریدان اسالک عن حدیث من حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اخبرتک بہ الا ان یکون سرا قلت انہ لیس بسر ہل کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصافحکم اذا لقیتموہ قال ما لقیتہ قط الا صافحنی وبعث الی ذات یوم ولم اکن فی اہلی فلما جئت اخبرت انہ ارسل الی فاتیتہ وہو علی سریرہ فالتزمنی فکانت تلک اجود واجود ترجمہ ایک شخص نے ابوذر سے پوچھا جب وہ شام سے چلگئے کہ میں تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایکحدیث پوچھتا ہوں ابوذر نے کہا میں بتادونگا مگر جب کوئی راز ہو تو نہ بتاؤں گا اوس شخص نے کہا نہیں راز نہیں ہے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملاقات کیوقت تم سے مصافحہ کرتے تھے ابوذر نے کہا میں نے جب کبھی آپ سے ملاقات کی تو آپنے مجھ سے مصافحہ کیا ایک روز آپنے مجھے بلا بھیجا میں گھر میں نہ تھا جب آیا تو مجھے خبر ہوئی میں آپ پاس گیا آپ تخت پر تھے آپنے مجھے چمٹا لیا یہ بہت عمدہ تھا بہت عمدہ ف معانقہ بھی ہی مگر اوس شخص کے ساتھ ہو سفر سے آوے اور عید میں ملنے معانقہ کرنے کی شرع شریف سے کوئی اصل نہیں ہے، **باب فی القیام** تعظیم کیواسطے کھڑے ہوجانا کیسا ہی **عن ابی سعید الخدری** ان اہل قریظۃ لما نزلوا علی حکم سعد ارسل الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجاء علی حمار فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قوموا الی سیدکم او الی خیرکم فجاء حتی قعد الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے

قریظہ کے لوگ جب سعد بن معاذ کے فیصلہ پر اپنے قلعوں سے اترآئے تو رسول اللہ صلعم نے اونکو بلا بھیجا وہ ایک گدھے پر سوار ہو کر آئے رسول اللہ صلعم نے صحابہ سے فرمایا کھڑے ہو جاؤ اپنے سردار کے لیے یا اوس شخص کے لیے جو بہتر ہے تم میں پھر سعد آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ف الحدیث سے بعضوں نے کھڑے ہو جانا عالم یا رئیس کی تعظیم کے لیے جائز کیا ہے اور بعضوں نے اوسکو مکروہ کہا ہے بدلیل اور احادیث کے اور جواب دیا ہے اس حدیث سے کہ یہاں امر بالقیام تعظیم کے لیے نہ تھا بلکہ اسوجہ سے تھا کہ سعد بیمار تھے اون کے اتارنے کے لیے لوگوں کو جانے کا حکم فرمایا واللہ اعلم دوسری روایت میں ہے فلما کان قریبا من المسجد قال للانصار قوموا الی سیدکم یعنی جب سعد قریب مسجد کے پہونچے تو انصار سے فرمایا کھڑے ہو اپنے سردار کی لیے عن ام المؤمنین عائشۃ انہا قالت ما رایت احدا کان اشبہ سمتا ودلا وقال الحسن ھدیا وحدیثا وکلاما ولا من کرلحسن السمت والھدی والدل برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فاطمۃ ثم کانت اذا دخلت علیہ قام الیہا فاخذ بیدہا فقبلہا واجلسہا فی مجلسہ وکان اذا دخل علیہا قامت الیہ فاخذت بیدہ فقبلتہ واجلستہ فی مجلسہا ترجمہ ام المومنین عائشہ صدیقہ سے روایت ہے میں نے کسیکو چال چلن اور بات چیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہ حضرت فاطمہ سے زیادہ نہیں دیکھا جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آتیں تو آپ کھڑے ہو جاتے اور اونکا ہاتھ پکڑ کے شفقت سے اون کو پیار کرتے اور اپنی جگہ بٹھاتے اسی طرح جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاطمہ کے پاس جاتے تو وہ کھڑی ہو جاتیں اور محبت سے آپکو پیار کرتیں اور اپنی جگہ بٹھلاتیں یا صیغ وقبلۃ الرجل ولدہ آدمی اپنے بچے کو پیار کرے عن ابی ھریرۃ ان الاقرع بن حابس ابصر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یقبل حسینا فقال ان لی عشرۃ من الولد ما قبلت ھذا بواحد منھم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لا یرحم لا یرحم ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے اقرع بن حابس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ جو پیار کر رہے تھے امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ کو تو کہا میرے دس بچے ہیں میں نے اون میں سے کسیکو پیار نہیں کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رحم نکرے اوس پر رحم نہ ہوگا عن عروۃ ان عائشۃ قالت ثم تعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابشری یا عائشۃ فان اللہ قد انزل عذرک وقرا علیہا القران فقال ابوای قومی فقبلی راسہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت احمد اللہ عزوجل لا ایاکما ترجمہ عروہ سے روایت ہے حضرت عائشہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ماں باپ سے کہا اوٹھو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کو چوم لو میں نے کہا میں تو خدا کا شکر کرتی ہوں تمہارا نہیں کیونکہ تم کو میری بے گناہی معلوم ہو گیا تھا اور تم نے میری طرفداری نہ کی یہانتک کہ جل جلالہ

نی میری عصمت اور پاکدامنی بیان فرمائی بس اوسیکا شکر مین کرون گی) **باب** فی قبلة ما بین العینین
دونو آنکھون کے بیچ مین بوسہ دینا **عن** الشعبی ان النبی صلی الله علیه وسلم تلقی جعفر بن ابی طالب فالتزمه
وقبل ما بین عینیه ترجمہ شعبی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معانقہ کیا جعفر بن ابیطالب سے جب
وہ ملک حبشہ سے آئے (اور بوسہ دیا اون کی دونو آنکھون کے بیچ مین) **باب** فی قبلة الخد گال پر بوسہ دینا
عن ایاس بن دغفل قال رایت ابا نضرة قبل خد الحسن رضی الله عنه ترجمہ ایاس بن دغفل سے
روایت ہے مین نے ابونضرہ کو دیکھا اونہون نے امام حسن رض کے گال پر بوسہ دیا **عن** البراء قال دخلت مع ابی بکر
اول ما قدم المدینة فاذا عائشة ابنته مضطجعة قد اصابتها حمی فاتاها ابو بکر فقال لها
کیف انت یا بنیة وقبل خدها ترجمہ براء سے روایت ہے مین ابوبکر صدیق کے ساتھہ جب وہ پہلے پہل مدینے
مین آئے دیکھا تو اون کی صاحبزادی عائشہ صدیقہ رضی ہوئین ہین اور اون کو بخار چڑھہ آیا ہے تو ابوبکر اون کے پاس گئے
اور پوچھا کیسی ہے بیٹیا اور بوسہ دیا اون کی گال پر **باب** فی قبلة الید ہتھہ پر بوسہ دینا **عن** عبد الله بن
عمر وذکر قصة قال فدنونا یعنی من النبی صلی الله علیه وسلم فقبلنا یده ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت
ہے ایک قصہ بیان کیا اور یہ کہا کہ ہم نزدیک گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بوسہ دیا آپ کے ہتھہ پر **ف**
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عالم متقی اور پرہیزگار جو وارث حقیقت وارث رسول ہے اوسکے ہاتھہ کا بوسہ دینا تعظیما درست ہے
باب فی قبلة الجسد اور کسی مقام پر جسم مین بوسہ دینا **عن** اسید بن حضیر رجل من الانصار قال بینما
هو یحدث القوم وکان فیه مزاح بینا یضحکهم فطعنه النبی صلی الله علیه وسلم فی خاصرته بعود
فقال اصبرنی قال اصطبر قال ان علیک قمیصا ولیس علی قمیص فرفع النبی صلی الله علیه
وسلم عن قمیصه فاحتضنه وجعل یقبل کشحه قال انما اردت هذا یا رسول الله ترجمہ
اسید بن حضیر سے روایت ہے جو ایک شخص تھے انصار مین سے وہ لوگون سے باتین کر رہے تھے اور دل لگی کرکے لوگون کو ہنساتے
تھے آپنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کوچہ دیا لکڑی سے اون کی کوکھہ مین اسید نے کہا یا رسول اللہ مجھے اسکا
بدلہ دیجیے آپ نے فرمایا اچھا بدلہ لیلے اسید نے کہا آپ قمیص پہنے ہین مین ننگا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا
قمیص اٹھایا تو اسید چمٹ گیا آپ سے اور بوسہ دینے لگا آپ کے پہلو پر اور عرض کیا میرا مقصد یہی تھا یا رسول اللہ
عن زارع وکان فی وفد عبد القیس قال لما قدمنا المدینة فجعلنا نتبادر من رواحلنا فنقبل
ید رسول الله صلی الله علیه وسلم ورجله وانتظر المنذر الاشج حتی اتی عیبته فلبس ثوبیه ثم اتی
النبی صلی الله علیه وسلم فقال له ان فیک خلتین یحبهما الله الحلم والاناة قال یا رسول الله
انا اتخلق بهما ام الله جبلنی علیهما قال بل الله جبلک علیهما قال الحمد لله الذی جبلنی علی خلقین

یحبہما اللہ ورسولہ ترجمہ نازع سے روایت ہے وہ عبدالقیس کے ایلچیون مین تہا کہ جب ہم مدینہ مین آئے تو اپنے اونٹون
سے جلدی جلدی اتر کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ چومنے لگے اور منذر اشج نے انتظار کیا یہانتک کہ اپنی کٹھری
سے دو کپڑے نکالکر پہنے پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے تب آپ نے فرمایا اے منذر تجھ مین دو خصلتین ہین جنکو
اللہ تعالی پسند کرتا ہے ایک تو حلم دوسری اناۃ یعنے تسکین اور تشفی اور متانت سمجھ بوجھکر دیر مین کام کرنا جلدی
اور گھبراہٹ کے کام مین نہ کرنا منذر نے کہا یارسول اللہ یہ دو خصلتین جو مجھ مین ہین ان کو مین نے اختیار کیا ہے
یا اللہ نے مجھ مین پیدایش ہی یہ خصلتین رکھین ہین منذر نے کہا شکر ہے خدا کا کہ اوس نے مجھ مین دو خصلتین ایسے
پیدا کین جنکو اللہ اور اوسکا رسول پسند کرتا ہے **باب** فی الرجل یقول جعلنی اللہ فداک کوئی شخص دوسرے
سے کہے اللہ مجھکو تجھپر فدا کرے تو کیسا ہے **عن** ابی ذر قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا اباذر فقلت
لبیک وسعدیک یارسول اللہ وانا فداک ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے مجھکو پکارا اے اباذر مین نے کہا حاضر اور مستعد ہون آپکی خدمت مین یارسول اللہ اور فدا ہون آپ پر **باب**
فی الرجل یقول انعم اللہ بک عینا ایک شخص دوسرے سے کہے اللہ جل جلالہ تمہاری آنکھ ٹھنڈی رکھے **عن**
عمران بن حصین قال کنا نقول فی الجاھلیۃ انعم اللہ بک عینا وانعم صباحا فلما کان الاسلام
نھینا عن ذلک قال عبدالرزاق قال معمر یکرہ ان یقول الرجل انعم اللہ بک عینا ولا بأس
ان یقول اتعم اللہ عینک فی الخیر ترجمہ عمران سے روایت ہے کہا ہم لوگ زمانہ جاہلیت مین کہا کرتے تھے
انعم اللہ بک عینا وانعم صباحا یعنے اللہ تمہاری آنکھ ٹھنڈی رکھے یا خوشی ہو صبح کو جب دین اسلام آیا تو اس سے ممانعت
ہوئی عبدالرزاق نے کہا معمر نے کہا یہ کہنا مکروہ ہے انعم اللہ بک عینا کیونکہ اسمین یہ وہم ہوتا ہے کہ اللہ جل جلالہ
کی آنکھ ٹھنڈی ہے تیری وجہ سے اگرچہ اصل مطلب یہی ہے کہ تیری آنکھ ٹھنڈی رہے یہ طریقہ جاہلیت کا ہے اور یون
کہنے مین کچھ قباحت نہین ہے انعم اللہ عینیک ٹھنڈی رکھے اللہ تعالی تیری دونو آنکھین **باب** الرجل یقول
للرجل حفظک اللہ ایک شخص دوسرے سے یون کہے اللہ جل جلالہ تجھکو محفوظ رکھے **عن** ابی قتادۃ ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم کان فی سفرلہ فعطشوا فانطلق سرعان الناس فلزمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلک اللیلۃ
فقال حفظک اللہ بما حفظت بہ نبیہ ترجمہ ابوقتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر مین تھے
لوگون کو پیاس لگی وہ سب جلدی جلدی چل گئے اور مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کی اوس رات کو تو آپنے فرمایا اللہ
جل جلالہ تیری حفاظت کرے جیسی تو نے اوسکی نبی کی حفاظت کی ہے **باب** الرجل یقوم للرجل یعظمہ
ایک شخص دوسرے شخص کے تعظیم کو کھڑا ہو جاوے تو کیسا ہے **عن** ابی مجلز قال خرج معاویۃ علی ابن الزبیر
وابن عامر فقام ابن عامر فجلس ابن الزبیر فقال معاویۃ لابن عامر اجلس فانی سمعت رسول اللہ

۵ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسکو یہ پسند ہو کہ لوگ اوسکے لئے کھڑے ہون

صلی اللہ علیہ وسلم یقول من احب ان یمثل لہ الرجال قیاما فلیتبوا مقعدہ من النار ترجمہ
ابو مجلز سے روایت ہے معاویہ بن ابی سفیان نکلے عبد اللہ بن الزبیر اور ابن عامر پاس آکر بیٹھے ہوئے اور عبد اللہ
بن الزبیر بیٹھے ہوئے تھے معاویہ نے ابن عامر سے کہا بیٹھ جا کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ
فرماتے تھے جو شخص پسند کرے اس بات کو کہ لوگ اوسکے لیے کھڑے رہیں تو وہ بنا لیوے اپنا ٹھکانا جہنم میں ف
اس حدیث سے قیام تعظیمی کے حلال اور فضلا کی ہیئت ممانعت نہیں نکلتی بلکہ اس حدیث کا مقصود یہ ہے کہ جس شخص کی طبیعت
میں غرور اور سخوت ہو اور وہ یہ چاہے کہ لوگ میری تعظیم کو کھڑے ہوا کریں اور اگر کھڑے نہ ہوں تو وہ برا مانے اوسکے واسطے
جہنم ہے عن ابی امامۃ قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متوکئا علی عصا فقمنا
الیہ فقال لا تقوموا کما تقوم الاعاجم یعظم بعضہا بعضا ترجمہ ابو امامہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم برآمد ہوئے ایک لکڑی پر ٹیک لگائے ہوئے تو ہم سب کھڑے ہو گئے آپ نے فرمایا مت کھڑے ہوا کرو
جیسے کھڑے ہوا کرتے ہیں عجم کے لوگ ایک دوسرے کی تعظیم کو ف یہ حدیث نص ہے ممانعت قیام میں مگر مجمول
کیا ہے اوسکو عادت کرنے پر ہر اوسنے اور اوسکے لیے جیسا کہ ہندوستان میں دستور ہے کہ ہر ایک کی تعظیم کے لیے
قیام کرتے ہیں یہ امر ممنوع ہے اور گاہ گاہ قیام عالم و دیندار کے واسطے جو درحقیقت خدا کی تعظیم ہے اسکا منع نہیں
ہے سیوطی نے کہا کہ طبرانی نے اس حدیث کو ضعیف اور مضطرب الاسناد کہا ہے اور ابو الحدیس اسکو اسناد میں مجہول ہے
باب فی الرجل یقول فلان یقرئک السلام جو شخص دوسرے کی طرف سے سلام پہنچاوے تو جواب میں کیا
کہے عن غالب قال اتانا یحیی بن یعمر و بباب الحسن اذ جاء رجل فقال حدثنی ابی عن جدی قال بعثنی
ابی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ایتہ فاقرئہ السلام قال فاتیتہ فقلت ان ابی
یقرئک السلام فقال علیک وعلی ابیک السلام ترجمہ غالب سے روایت ہے ہم حسن کے دروازے پر بیٹھے
تھے اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا مجھ سے میرے باپ نے بیان کیا اوس نے میرے دادا سے سنا کہ میرے باپ نے مجھکو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس بھیجا اور کہا جب جانا تو میری طرف سے سلام کہنا میں گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے
باپ نے آپکو سلام کہا ہے آپ نے فرمایا تیرے اور تمہارے باپ پر سلام ہے عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال لہا ان جبریل یقرأ علیک السلام فقالت وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام تم کو سلام کہتے ہیں تو اونہوں نے کہا علیہ السلام ورحمۃ اللہ
الرجل ینادی الرجل فیقول لبیک ایک شخص دوسری کو پکارے وہ اوسکے جواب میں لبیک کہے عن ابی عبد الرحمن الفہری
قال شہدت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حنینا فرنا فی یوم قائظ شدید الحر فنزلنا تحت ظل الشجر فلما
زالت الشمس لبست لامتہ وترکبت فرسی فاتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو فی فسطاطہ فقلت السلام علیک یا رسول اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

قد حان الرواح فقال الجمل ثم قال قم یا بلال قم فثار من تحت سمرة کان ظله ظل طائر فقال لبیک وسعدیک وانا فداک فقال اسرج لی الفرس فاخرج سرجا دفتاه من لیف لیس فیهما اشر ولا بطر فرکب وکبنا وساق الحدیث ترجمہ ابو عبد الرحمن فہری کہتا ہے روایت ہے مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا جنگ حنین میں تو چلے ہم سخت گرمی کے دن تھا پہر دوپہر کی ایک درخت کے سائے میں جب آفتاب ڈھل گیا تو میں زرہ پہنکر گھوڑی پر سوار ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ اپنے ڈیرے میں تھے میں نے کہا السلام علیک یا رسول اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ چلنے کا وقت آگیا آپ نے فرمایا ہاں اے بلال اور اٹھا وہ ایک درخت کے تلے ہے کود کر نکلے اور نکلا سایہ اتنا پڑتا تھا جیسے ایک چڑیا کا سایہ ہوتا ہے (یہ مبالغہ ہے اون کی صنعف اور لاغری میں) انہوں نے کہا لبیک وسعدیک میں آپ پر فدا ہوں آپ نے فرمایا زین کسو میری گھوڑے پر انہوں نے ایک زین نکالا جس کو دونوں کنارے خرما کی پوست کے تھے نہ اون میں تکبر تھا نہ غرور (جیسے دنیا داروں کی زین میں ہوتا ہے) مطلب یہ ہے کہ وہ زین سادہ اور بے تکلف تھا) پھر آپ سوار ہوئے اور ہم بھی سوار ہوئے **باب** فی الرجل یقول الرجل اضحک اللہ سنک ایک شخص دوسرے شخص سے کہے اللہ تعالیٰ تمہاری منہ کو ہنستا رکھے **عن** مرداس قال ضحک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابو بکر وعمر اضحک اللہ سنک ترجمہ مرداس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے تو ابو بکر یا عمر نے کہا اللہ آپ کو ہمیشہ ہنستا رکھے **باب** فی البناء مکان بنانے کا بیان **عن** عبد اللہ بن عمرو قال مر بی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا اطین حائطا لی انا واهی فقال ما هذا یا عبید اللہ فقلت یا رسول اللہ شیئ اصلحه فقال الامر اسرع من ذلک ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر سے گزرے اور میں اور میری ماں ایک دیوار پر گلاوہ کر رہے تھے آپ نے پوچھا یہ کیا ہے اے عبد اللہ میں نے کہا دیوار کو درست کر رہا ہوں آپ نے فرمایا موت اس سے بھی جلد آنیوالی ہے پہر اپنی ذات کیواسطے ضرورت سے زیادہ مکان تیار اور آراستہ کرنا بیفائدہ ہے مگر جو تعمیر خدا کی واسطے یا بندگان خدا کی داسطے کیجاوے وہ البتہ مفید ہے) دوسری روایت میں ہے مر علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن نعالج خصا لنا وهی فقال ما هذا فقلنا خصنا وهی فنحن نصلحه فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اری الامر الا اعجل من ذلک ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر گزرے اور ہم اپنی کوٹھری کو درست کر رہے تھے آپ نے فرمایا یہ کیا ہے میں نے کہا ہمارا حجرہ ہے جو بوسیدہ ہو گیا تھا اوسکو درست کر رہے ہیں آپ نے فرمایا میں تو جانتا ہوں موت اس سے جلد آنے والی ہے **عن** انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج فرای قبة مشرفة فقال ما هذه فقال له اصحابه هذه لفلان رجل من الانصار فقال فسکت وحملها فی نفسه حتی اذا جاء صاحبها رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلم علیه فی الناس اعرض عنه صنع ذلک مرارا حتی عرف الرجل الغضب فیه واعراضه عنه فشکر

ذلك الى اصحابه فقال والله انى لانكر رسول الله صلى الله عليه وسلم قالوا فخرج فراى قبة
فرجع الرجل الى قبته فهدمها حتى سواها بالارض فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم
فلم يرها فقال ما فعلت القبة قالوا شكا الينا صاحبها اعراضك عنه فاخبرناه فهدمها
فقال اما ان كل بناء وبال على صاحبه الا ما لا بد منه الا ما لا يعنى ما ترجمہ انس بن مالک سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے راہ میں ایک بلند مکان دیکھا پوچھا یہ کیا ہے لوگوں نے عرض کیا یہ فلان انصاری
کا مکان ہے آپ سنکر چپ ہو رہے اور دل میں اسبات کو رکھا جب وہ شخص آپ پاس آکر سب لوگوں میں اور آکر سلام کیا آپ
نے اوسکی طرف التفات نہ کیا اور چند بار ایسا ہی کیا یہانتک کہ اوسکو معلوم ہو گیا غصہ آپکا اوس نے اپنے دوستوں سے
شکایت کی اور کہا قسم خدا کی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے سا نہ دیکھا نہ ایسا نہیں پاتا جیسے پہلے آپ میرے ساتھ
محبت کرتے تھے لوگوں نے کہا آپ ایک روز باہر نکلے تھے تو یہ مکان دیکھا تہا شاید اوسی مکان کو دیکھکر آپ ناراض
ہوئے ہوں یہ سنکر وہ شخص اپنے مکان میں آیا اور اوسکو گرا دیا زمین کے برابر کر دیا پھر ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نکلے اور اوس مکان کو نہ دیکھا آپ نے فرمایا وہ مکان کیا ہوا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اوسکی مالک نے ہم سے شکایت
کی آپ کی بے التفاتی کی تو ہم نے اوسکو بتا دیا اوس نے گرا دیا اوس مکان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو اگاہ رہو ہر عمارت
وبال ہے اوسکی بنا بنوانیوالی پر مگر ضرورتی ہے **باب** فی اتخاذ الغرف بالاخانے بنانیکا بیان **عن** دکین بن سعید
المزنی قال اتینا النبی صلی الله علیه وسلم فسالناه الطعام فقال یا عمر اذهب فاعطهم فاتقنا الى علية
فاخذ المفتاح من حجن ثم فتح ترجمہ دکین بن سعید مزنی سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے
غلہ مانگنے کو آپ نے فرمایا اے عمر جاؤ اور دو اونکو عمر ہم کو ایک بالاخانہ پر لیکر چڑہے پھر کنجی لیکر اوسکو کھولا **باب** فی
قطع السدر بیری کا درخت کاٹنا کیسا ہے **عن** عبد الله بن حبشی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
من قطع سدرة صوب الله راسه فی النار ترجمہ عبد اللہ بن حبشی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو شخص بیری کا درخت کاٹی اوس نے اپنا سر اوندہا گرا دیا جہنم میں **ف** مراد حرم کی بیری ہے یا وہ بیری جسکے سایہ میں
اور پہلوں سے لوگوں کو فائدہ ہو اور بیضرورت کاٹنا دی بھی حکم ہے ہر درخت سایہ دار اور میوہ دار کا **عن** حسان
بن ابراهيم قال سالت هشام بن عروة عن قطع السدر وهو مستند الى قصر عروة فقال ارى هذه
الابواب والمصاريع انما هى من سدر عروة كان عروة يقطعه من ارضه وقال لا باس به زاد حميد
فقال حى يا عراقى جئتنى ببدعة قال قلت انما البدعة من قبلكم سمعت من يقول بمكة لعن
رسول الله صلى الله عليه وسلم من قطع السدر ترجمہ حسان بن ابراہیم سے روایت ہے میں نے ہشام بن عروہ سے پوچھا
بیری کا درخت کاٹنا کیسا ہے اور وہ ٹیکہ لگا ہوا تھا عروہ کے مکان پر تو ہشام نے کہا تم کیا سمجھتے ہو ان دروازوں اور